بہجۃ الناظرین

شرح

ریاض الصالحین

ابو زکریا یحیی بن شرف النووی رحمہ اللہ

تحقیق وتخریج

فضیلۃ الشیخ ابی اسامہ سلیم بن عید الہلالی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بهجة الناظرين

شرح

رياض الصالحين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاض الصالحین

شرح

بهجة الناظرين

جلد دوم

تالیف

ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ

تحقیق وتخریج

فضیلۃ الشیخ سلیم بن عید الہلالی حفظہ اللہ

ترجمہ وتلخیص

ابو الانس محمد سرور گوہر

نظر ثانی:

ابو الفردوس حافظ مطیع اللہ — ابو عمر محمد اشتیاق

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت ——— 2009

اہتمام طباعت
ابوبکر قدوسی

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ ⊙ غزنی سٹریٹ ⊙ اردو بازار ⊙ لاہور پاکستان

قدوسیہ اسلامک پریس

Ph: 42-37351124 , 37230585
E-mail: *maktaba_quddusia@yahoo.com*
Website: www.quddusia.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

کِتَابُ آدَابِ النَّوْمِ ..... سونے کے آداب

۱۲۷۔ باب: سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس، ہمنشیں اور خواب کے آداب ۱۷

۱۲۸۔ باب: چت لیٹنے، جب ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہوتو ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر لیٹنے، چوکڑی مار کر اور گوٹھ مار کر (سرین پر بیٹھ کر ہاتھوں کو ٹانگوں کے گرد کر کے) بیٹھنے کا جواز ۲۰

۱۲۹۔ باب: مجلس اور ہم نشین کے آداب ۲۲

۱۳۰۔ باب: خواب اور اس کے متعلقات ۲۸

کِتَابُ السَّلَامِ ..... سلام کا بیان

۱۳۱۔ باب: سلام کرنے کی فضیلت اور اسے پھیلانے کا حکم ۳۳

۱۳۲۔ باب: سلام کی کیفیت ۳۶

۱۳۳۔ باب: سلام کے آداب ۳۹

۱۳۴۔ باب: اسے بار بار سلام کہنا مستحب ہے جس سے قرب کی وجہ سے بار بار ملاقات ہوتی ہو وہ اس طرح کہ وہ اس کے پاس آئے پھر باہر جائے پھر اندر آئے یا ان کے درمیان درخت اور اس قسم کی کوئی چیز حائل ہو جائے تو پھر سلام کرے ۴۰

۱۳۵۔ باب: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا مستحب ہے ۴۱

۱۳۶۔ باب: بچوں کو سلام کرنا ۴۲

۱۳۷۔ باب: آدمی کا اپنی بیوی کو، اپنی محرم عورت کو اور اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہوتو (ایک) اجنبی عورت کو یا (زیادہ) عورتوں کو سلام کرنا اور اسی شرط کے ساتھ عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا ۴۲

۱۳۸۔ باب: کافر کو سلام کرنے میں پہل کرنا حرام ہے اور ان کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ اور اہل مجلس کو سلام کرنا مستحب ہے جس میں مسلمان اور کافر دونوں موجود ہوں ۴۳

۱۳۹۔ باب: جب کوئی مجلس سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں یا ساتھی سے جدا ہو تو سلام کرنا مستحب ہے ۴۴

۱۴۰۔ باب: اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب ۴۵

۱۴۱۔ باب: سنت تو یہی ہے کہ جب اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو؟ تو وہ جس نام یا کنیت سے مشہور و معروف ہو وہ بیان کرے اور اس کا اس طرح کہنا کہ ''میں ہوں'' یا اس جیسے مبہم الفاظ کہنا پسندیدہ نہیں ۴۷

۱۴۲۔ باب: چھینک لینے والا جب ''الحمد للہ'' کہے تو اس کو جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنا مستحب ہے اور اگر وہ ''الحمد للہ'' نہ کہے تو اس کو جواب دینا ناپسندیدہ ہے اور چھینک کا جواب دینے، چھینک لینے اور جمائی کے آداب ۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۳۔ باب: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا، خندہ پیشانی سے ملنا' نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا اور شفقت سے اپنے بچے کو چومنا اور آنے والے سے معانقہ کرنا مستحب ہے جبکہ جھک کر ملنا مکروہ ہے ۵۲

كِتَابُ الْجَنَائِزِ ...... جنازوں کا بیان

مریض کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' نماز جنازہ پڑھنا' اس کی تدفین میں شریک ہونا اور اسے دفنانے کے بعد اس کی قبر پر کچھ دیر ٹھہرنا ۵۶

۱۴۵۔ باب: مریض کو کن الفاظ سے دعا دی جائے؟ ۵۹

۱۴۶۔ باب: مریض کے اہل خانہ سے مریض کی حالت پوچھنا مستحب ہے ۶۳

۱۴۷۔ باب: جو شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے وہ کیا دعا پڑھے ۶۴

۱۴۸۔ باب: مریض کے اہل خانہ اور اس کے خدمت گاروں کو مریض کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے اور اس کی طرف سے پیش آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے اور اسی طرح جس شخص کی موت حد یا قصاص کے نافذ ہونے کی وجہ سے قریب ہو اس کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرنا مستحب ہے ۶۵

۱۴۹۔ باب: مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف یا شدید تکلیف ہے' یا بخار ہے یا میرا سر گیا اور اس قسم کے کلمات کہنا جائز ہے' اس میں کوئی کراہت نہیں لیکن یہ تب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ناراضی اور جزع فزع کے اظہار کے طور پر نہ ہو ۶۶

۱۵۰۔ باب: قریب الموت انسان کو ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرنا ۶۷

۱۵۱۔ باب: میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟ ۶۸

۱۵۲۔ باب: میت کے پاس کیا کہا جائے اور میت کے وارث کیا کہیں؟ ۶۹

۱۵۳۔ باب: میت پر بین اور نوحہ کے بغیر رونا جائز ہے ۷۲

۱۵۴۔ باب: میت میں کوئی عیب نظر آئے تو اسے بیان نہیں کرنا چاہیے ۷۳

۱۵۵۔ باب: میت کی نماز جنازہ پڑھنے، اس کے ساتھ چلنے، اس کی تدفین میں شریک ہونے کا بیان اور جنازوں کے ساتھ عورتوں کے چلنے کی کراہت ۷۴

۱۵۶۔ باب: نماز جنازہ میں نمازیوں کا کثیر تعداد میں ہونا اور تین یا اس سے زیادہ صفیں بنانا مستحب ہے ۷۵

۱۵۷۔ باب: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟ ۷۶

۱۵۸۔ باب: جنازے کو جلدی لے جانے کا حکم ۸۱

۱۵۹۔ باب: میت کے قرض کی ادائیگی اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہیے' البتہ اچانک فوت ہونے کی صورت میں توقف کرنا چاہیے تاکہ اس کی موت کا یقین ہو جائے ۸۱

۱۶۰۔ باب: قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنا ۸۲

۱۶۱۔ باب: میت کو دفنانے کے بعد اس کے لیے دعا کرنا اور کچھ دیر کے لیے اس کی قبر کے پاس اس کے لیے دعا و استغفار اور قراءت کرنے کے لیے بیٹھنا ۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۲۔باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا ۸۴
۱۶۳۔باب: میت کی لوگوں کی طرف سے تعریف ۸۶
۱۶۴۔باب: اس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہو جائیں ۸۷
۱۶۵۔باب: ظالموں کی قبروں اور ان کی تباہی و بربادی کے مقامات سے گزرتے وقت رونا' ڈرنا اور اللہ کی طرف اپنی احتیاج ظاہر کرنا اور اس میں غفلت کرنے سے اجتناب کرنا ۸۹

کِتَابُ آدَابِ السَّفَرِ ..... آداب سفر کا بیان

۱۶۶۔باب: جمعرات کے دن سفر کا آغاز کرنا اور دن کے پہلے پہر میں روانہ ہونا مستحب ہے ۹۱
۱۶۷۔باب: سفر کے لیے ساتھی تلاش کرنا اور ان میں سے کسی ایک کا امیر بنانا اور اس کی اطاعت کرنا مستحب ہے ۹۲
۱۶۸۔باب: سفر میں چلنے، پڑاؤ ڈالنے، رات بسر کرنے اور دوران سفر سونے کے آداب، رات کو سفر کرنا، جانوروں کے ساتھ نرمی کرنا اور ان کے آرام و مصلحت اور راحت کا خیال رکھنا مستحب ہے اور جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے سواری بٹھالینا جائز ہے اور جو شخص سواری کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرے اسے اس کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلانی چاہیے ۹۴
۱۶۹۔باب: دوست کی مدد کرنا ۹۸
۱۷۰۔باب: سفر کے لیے سواری پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ ۱۰۰
۱۷۱۔باب: جب مسافر بلندی وغیرہ پر چڑھے تو ''اللہ اکبر'' کہے اور جب کسی گھاٹی یا وادی وغیرہ میں اترے تو ''سبحان اللہ'' کہے اور تکبیر و تسبیح وغیرہ زیادہ بلند آواز سے نہ کہے ۱۰۳
۱۷۲۔باب: دوران سفر دعا کرنا مستحب ہے ۱۰۵
۱۷۳۔باب: جب لوگوں کا خوف وخطرہ ہو تو کون سی دعا پڑھی جائے؟ ۱۰۶
۱۷۴۔باب: جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالے تو کیا دعا پڑھے؟ ۱۰۷
۱۷۵۔باب: جب مسافر کا مقصد سفر پورا ہو جائے تو اس کا فوراً گھر والوں کے پاس آنا مستحب ہے ۱۰۸
۱۷۶۔باب: اپنے اہل وعیال کے پاس (سفر سے) دن کے وقت آنا مستحب اور بلا ضرورت رات کے وقت آنا مکروہ ہے ۱۰۹
۱۷۷۔باب: جب سفر سے لوٹے اور اپنے شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے؟ ۱۰۹
۱۷۸۔باب: سفر سے واپس آنے والے کے لیے پہلے اپنی قریبی مسجد میں آ کر دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے ۱۱۰
۱۷۹۔باب: عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے ۱۱۰

کِتَابُ الْفَضَائِلِ ..... فضیلتوں کا بیان

۱۸۰۔باب: قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت ۱۱۲
۱۸۱۔باب: قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم اور اسے بھلا دینے کے انجام سے ڈرانا ۱۱۶
۱۸۲۔باب: قرآن مجید کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا' جس شخص کی آواز اچھی ہو اس سے قرآن پڑھنے کی درخواست کرنا ۱۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسے غور سے سننا مستحب ہے ۱۱۷
۱۸۳۔ باب: مخصوص سورتیں اور مخصوص آیتیں پڑھنے کی ترغیب ۱۱۹
۱۸۴۔ باب: قرآن مجید پڑھنے کے لیے جمع ہونا مستحب ہے ۱۲۸
۱۸۵۔ باب: وضو کی فضیلت ۱۲۸
۱۸۶۔ باب: اذان کی فضیلت ۱۳۳
۱۸۷۔ باب: نمازوں کی فضیلت ۱۳۸
۱۸۸۔ باب: نماز صبح اور نماز عصر کی فضیلت ۱۴۰
۱۸۹۔ باب: مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت ۱۴۳
۱۹۰۔ باب: نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت ۱۴۶
۱۹۱۔ باب: باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت ۱۴۸
۱۹۲۔ باب: نماز فجر اور نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کی ترغیب ۱۵۱
۱۹۳۔ باب: فرض نمازوں کی حفاظت کرنے کا حکم اور انہیں چھوڑنے کی سخت ممانعت اور شدید وعید کا بیان ۱۵۳
۱۹۴۔ باب: پہلی صف کی فضیلت' پہلی صفوں کو مکمل کرنے ،صفوں کو برابر کرنے اور خوب مل کر کھڑے ہونے کا حکم ۱۵۶
۱۹۵۔ باب: فرض نمازوں کے ساتھ مؤکدہ سنتوں کی فضیلت اور ان کی کم سے کم ،اکمل اور ان کی درمیانی صورت کی تعداد ۱۶۳
۱۹۶۔ باب: صبح کی دوسنتوں کی تاکید ۱۶۴
۱۹۷۔ باب: فجر کی دو رکعتیں ہلکی پڑھنی چاہییں نیز ان میں کیا پڑھا جائے اور ان کا وقت کیا ہے؟ ۱۶۶
۱۹۸۔ باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں پہلو پر لیٹنا مستحب ہے اور اس کی ترغیب خواہ اس نے نماز تہجد پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو ۱۶۸
۱۹۹۔ باب: ظہر کی سنتیں ۱۶۹
۲۰۰۔ باب: عصر کی سنتیں ۱۷۱
۲۰۱۔ باب: نماز مغرب سے پہلے اور بعد کی سنتیں ۱۷۱
۲۰۲۔ باب: نماز عشاء سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں ۱۷۳
۲۰۳۔ باب: جمعہ کی سنتیں ۱۷۳
۲۰۴۔ باب: نوافل کا گھر میں ادا کرنا مستحب ہے' خواہ وہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ' نیز نفل پڑھنے کے لیے فرض والی جگہ سے ہٹنے یا فرض ونفل کے درمیان گفتگو وغیرہ سے فصل (فرق،جدائی) کرنے کا حکم ۱۷۴
۲۰۵۔ باب: نماز وتر کی ترغیب اور یہ بیان کہ وہ سنت مؤکدہ ہے اور اس کے وقت کا بیان ۱۷۶
۲۰۶۔ باب: نماز چاشت کی فضیلت' اس کی کم از کم' زیادہ سے زیادہ اور درمیانی تعداد کا بیان اور اس پر محافظت کی ترغیب ۱۷۹
۲۰۷۔ باب: نماز چاشت سورج کے بلند ہونے سے سورج ڈھلنے تک پڑھنا جائز ہے اور افضل یہ ہے کہ گرمی کی شدت اور سورج کے خوب چڑھ جانے پر پڑھی جائے ۱۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۸۔باب: تحیۃ المسجد کی ترغیب، تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھنے کی کراہت خواہ وہ کسی وقت بھی داخل ہو۔ نیز یہ سب برابر ہے کہ وہ آنے والا یہ دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھے یا فرض نماز کی نیت سے یا سنت راتبہ یا غیر راتبہ کی نیت سے پڑھے ۱۸۱

۲۰۹۔باب: وضو کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے ۱۸۲

۲۱۰۔باب: جمعہ کے دن کی فضیلت، نماز جمعہ کے وجوب' اس کے لیے غسل کرنے، خوشبو لگانے، اس کے لیے جلدی جانے، جمعہ کے دن دعا کرنے، اس روز نبی ﷺ پر درود بھیجنے اور اس گھڑی کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے اور جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے مستحب ہونے کا بیان ۱۸۲

۲۱۱۔باب: کسی ظاہری نعمت کے حاصل ہونے یا کسی ظاہری مصیبت کے ٹل جانے پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے ۱۸۸

۲۱۲۔باب: رات کی نماز کی فضیلت ۱۸۹

۲۱۳۔باب: قیام رمضان یعنی تراویح کے مستحب ہونے کا بیان ۱۹۹

۲۱۴۔باب: شب قدر کے قیام کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان راتوں میں سے کون سی رات زیادہ امید والی ہے؟ ۲۰۰

۲۱۵۔باب: مسواک کی فضیلت اور فطری چیزیں ۲۰۳

۲۱۶۔باب: وجوب زکوٰۃ کی تاکید' اس کی فضیلت اور اس سے متعلقہ احکام ۲۰۷

۲۱۷۔باب: رمضان کے روزوں کا وجوب' ان کی فضیلت اور ان سے متعلقہ احکام ۲۱۴

۲۱۸۔باب: ماہ رمضان میں سخاوت، نیک عمل اور زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کرنا اور آخری عشرے میں اس سے بھی زیادہ اہتمام کرنا ۲۲۰

۲۱۹۔باب: نصف شعبان کے بعد استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا منع ہے' سوائے اس شخص کے جس کا اس کو ماقبل سے ملانے یا پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور یہ دن اتفاقاً اس کے موافق جائے ۲۲۱

۲۲۰۔باب: رؤیت ہلال کے وقت کون سی دعا پڑھی جائے ۲۲۳

۲۲۱۔باب: سحری کھانے اور اس میں تاخیر کرنے کی فضیلت جبکہ طلوع فجر کا اندیشہ نہ ہو ۲۲۳

۲۲۲۔باب: افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت اور جس چیز سے افطار کیا جائے اور افطار کے بعد پڑھی جانے والی دعا کا بیان ۲۲۶

۲۲۳۔باب: روزہ دار اپنی زبان اور دوسرے اعضا کو شرعی امور کی مخالفت اور گالی گلوچ وغیرہ سے محفوظ رکھے ۲۲۹

۲۲۴۔باب: روزے کے مسائل ۲۳۰

۲۲۵۔باب: محرم، شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزوں کی فضیلت ۲۳۱

۲۲۶۔باب: ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزے اور دیگر اعمال خیر کی فضیلت ۲۳۳

۲۲۷۔باب: یوم عرفہ، عاشورہ اور نویں محرم کو روزہ رکھنے کی فضیلت ۲۳۳

۲۲۸۔باب: شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے ۲۳۵

۲۲۹۔باب: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا مستحب ہے ۲۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۰۔ باب: ہر مہینے تین روزے رکھنا مستحب ہے ۲۳۶
۲۳۱۔ باب: روزہ افطار کرانے کی فضیلت اور اس روزہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے اور مہمان کا میزبان کے لیے دعا کرنا ۲۳۹

کِتَابُ الْاِعْتِكَافِ ...... اعتکاف کا بیان

۲۳۲۔ باب: اعتکاف کی فضیلت ۲۴۱

كِتَابُ الْحَجِّ ...... حج کا بیان

۲۳۳۔ باب: حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت ۲۴۳

كِتَابُ الْجِهَادِ ...... جہاد کے مسائل

۲۳۴۔ باب: جہاد کی فضیلت ۲۴۹
۲۳۵۔ باب: اخروی اجر کے لحاظ سے شہداء کی اس جماعت کا بیان جنہیں غسل دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی' ان شہداء کے برعکس جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہوئے ۲۸۲
۲۳۶۔ باب: غلاموں کو آزاد کرنے کی فضیلت ۲۸۵
۲۳۷۔ باب: غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت ۲۸۶
۲۳۸۔ باب: اس غلام کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے ۲۸۷
۲۳۹۔ باب: ہرج یعنی فتنے اور فساد کے دور میں عبادت کرنے کی فضیلت ۲۸۹
۲۴۰۔ باب: خرید و فروخت اور لین دین میں نرمی کرنے، ادائیگی اور تقاضا کرنے میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور جھکتا ہوا ناپنے تولنے کی فضیلت اور کم ناپنے تولنے کی ممانعت اور مالدار کے تنگ دست کو مہلت دینے اور اسے قرض معاف کر دینے کی فضیلت ۲۹۰

كِتَابُ الْعِلْمِ ...... علم کا بیان

۲۴۱۔ باب: علم کی فضیلت ۲۹۵

كِتَابُ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشُكْرِهٖ ...... اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف اور اس کا شکر

۲۴۲۔ باب: حمد و شکر کی فضیلت ۳۰۴

كِتَابُ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ...... رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام کا بیان

۲۴۳۔ باب: رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت ۳۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کِتَابُ الْأَذْکَارِ ......ذکرواذکار کا بیان

۲۴۴۔باب: ذکر کی فضیلت اوراس کی ترغیب ۳۱۳

۲۴۵۔باب: کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہوئے، وضو کے بغیر اور حالت جنابت اور حیض میں اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے البتہ جنبی اور حائضہ قرآن نہیں پڑھ سکتے ۳۳۳

۲۴۶۔باب: سونے اور بیدار ہونے کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ ۳۳۴

۲۴۷۔باب: ذکر کے حلقوں کی فضیلت'ان میں شرکت کا مستحب ہونا اور عذر کے بغیر انہیں چھوڑنے کی ممانعت ۳۳۵

۲۴۸۔باب: صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ۳۴۰

۲۴۹۔باب: سونے کے وقت پڑھنے کی دعائیں ۳۴۵

کِتَابُ الدَّعْوَاتِ ......دعا کے مسائل

۲۵۰۔باب: دعا کی فضیلت ۳۵۰

۲۵۱۔باب: پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت ۳۶۷

۲۵۲۔باب: دعا کے متعلق بعض مسائل ۳۶۸

۲۵۳۔ باب: اولیاء کی کرامات اور ان کی فضیلت ۳۷۲

کِتَابُ الْأُمُوْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ......حرام کردہ کاموں کا بیان

۲۵۴۔باب: غیبت کی حرمت اور زبان کی حفاظت کرنے کا حکم ۳۸۶

۲۵۵۔باب: غیبت سننا حرام ہے'اگر کوئی شخص غیبت محرمہ سنے تو وہ اس کا رد کرے اور غیبت کرنے والے کو منع کرے'اگر وہ عاجز ہو یا اس کی بات نہ مانی جائے تو ممکن ہو تو اس مجلس سے الگ ہو جائے ۳۹۶

۲۵۶۔باب: غیبت کی جائز صورتیں ۳۹۹

۲۵۷۔باب: چغل خوری حرام ہے'چغل خوری سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے ایک کی بات دوسرے سے بیان کرنا ۴۰۴

۲۵۸۔باب: جب کسی مصلحت کا تقاضا یا کسی فساد وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو تو پھر امراء سے لوگوں کی شکایت کرنا منع ہے ۴۰۷

۲۵۹۔باب: دورخے شخص کی مذمت ۴۰۷

۲۶۰۔باب: جھوٹ کی حرمت ۴۰۹

۲۶۱۔ باب: جھوٹ کی بعض جائز صورتیں ۴۱۶

۲۶۲۔باب: انسان جو بات کرے یا اسے آگے بیان کرے اس کی تحقیق کرنے کی ترغیب ۴۱۸

۲۶۳۔باب: جھوٹی گواہی کی شدید حرمت ۴۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۴۔باب: کسی خاص شخص یا جانور پر لعنت کرنا حرام ہے ۴۲۰

۲۶۵۔باب: متعین کیے بغیر اہل معاصی پر لعنت بھیجنا جائز ہے ۴۲۴

۲۶۶۔باب: مسلمانوں کو ناحق برا بھلا کہنا حرام ہے ۴۲۶

۲۶۷۔باب: فوت شدگان کو ناحق اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر برا بھلا کہنا حرام ہے ۴۲۸

۲۶۸۔باب: تکلیف پہنچانے کی ممانعت ۴۲۹

۲۶۹۔باب: باہم بغض رکھنے، قطع تعلق کر لینے اور ایک دوسرے سے اعراض کرنے کی ممانعت ۴۳۰

۲۷۰۔باب: حسد کی حرمت ۴۳۱

۲۷۱۔باب: ٹوہ لگانے اور کسی کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی بات سننے کی ممانعت ۴۳۲

۲۷۲۔باب: بلا ضرورت مسلمانوں سے بدگمانی کرنا منع ہے ۴۳۴

۲۷۳۔ باب: مسلمانوں کو حقیر جاننا حرام ہے ۴۳۴

۲۷۴۔باب: مسلمان کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا منع ہے ۴۳۶

۲۷۵۔باب: شرعی طور پر ثابت نسب میں طعن کرنا حرام ہے ۴۳۷

۲۷۶۔باب ملاوٹ کرنے اور دھوکا دہی کی ممانعت ۴۳۸

۲۷۷۔باب: بدعہدی حرام ہے ۴۴۰

۲۷۸۔باب: عطیہ وغیرہ دینے کے بعد احسان جتلانا منع ہے ۴۴۱

۲۷۹۔باب: فخر کرنے اور سرکشی کرنے کی ممانعت ۴۴۲

۲۸۰باب: مسلمانوں کو آپس میں تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا حرام ہے' البتہ بدعتی شخص سے یا علانیہ فسق و فجور کے مرتکب وغیرہ سے قطع تعلق کرنا جائز ہے ۴۴۳

۲۸۱۔باب: تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر دو آدمیوں کا آپس میں سرگوشی کرنا منع ہے مگر کسی ضرورت کے تحت تیسرے کی اجازت سے ایسے راز دارانہ انداز میں بات کرنا کہ وہ ان کی باتیں نہ سن سکے تو یہ جائز ہے اور اسی معنی میں یہ بھی ہے کہ وہ دو آدمی ایسی زبان میں بات چیت کریں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکے ۴۴۷

۲۸۲۔باب: غلام، جانور، بیوی اور اولاد کو کسی شرعی عذر کے بغیر یا حد ادب سے زیادہ سزا دینا منع ہے ۴۴۸

۲۸۳۔باب: تمام حیوانات حتیٰ کہ چیونٹی وغیرہ کو بھی آگ میں سزا دینا حرام ہے ۴۵۳

۲۸۴۔باب: قدرت کے باوجود صاحب حق کے مطالبے پر حق ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا حرام ہے ۴۵۵

۲۸۵۔باب: ہبہ واپس لینے کی کراہت' سوائے اس ہبہ کے جو ابھی موہوب لہ (جسے ہبہ کیا جائے) کے سپرد ہی نہ کیا ہو اور وہ ہبہ جو اپنی اولاد کو کیا ہو اور خواہ وہ سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو' اس شخص سے وہ چیز خریدنے کی کراہت جو اس پر صدقہ کی ہو یا اسے بطور زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ کے ادا کیا ہو' لیکن کسی دوسرے شخص سے اسے خریدنے میں کوئی حرج نہیں جس کی طرف وہ چیز منتقل ہو گئی ہو ۴۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۶۔باب: یتیم کے مال کی حرمت کی تاکید ۴۵۸
۲۸۷۔باب: حرمت سود کی شدت ۴۵۹
۲۸۸۔باب: ریا کاری کی حرمت ۴۶۰
۲۸۹۔باب: ایسی چیزیں جن کے بارے میں ریا کا وہم ہوتا ہے حالانکہ وہ ریا نہیں ہوتیں ۴۶۴
۲۹۰۔باب: اجنبی عورت اور بے ریش خوبصورت لڑکے کی طرف کسی شرعی ضرورت کے بغیر دیکھنا حرام ہے ۴۶۵
۲۹۱۔باب: اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام ہے ۴۶۹
۲۹۲۔باب: لباس اور حرکت وادا میں مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے ۴۷۰
۲۹۳۔باب: شیطان اور کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت ۴۷۳
۲۹۴۔باب: مرد اور عورت دونوں کو اپنے بال سیاہ رنگ کرنا منع ہے ۴۷۴
۲۹۵۔باب: سر کے کچھ بال مونڈنا اور کچھ چھوڑ دینا منع ہے' البتہ سر کے سارے بال مونڈنا جائز ہے لیکن عورت کے لیے نہیں ۴۷۴
۲۹۶۔باب: مصنوعی بال ملانے (وگ لگانے) گودنے اور دانتوں کو باریک کرنے کی حرمت ۴۷۶
۲۹۷۔باب: ڈاڑھی اور سر وغیرہ کے سفید بال اکھاڑنا اور بے ریش لڑکے کو ڈاڑھی کے بال اکھاڑنا منع ہے جب اس کی ڈاڑھی کے بال نکلنا شروع ہوں ۴۷۸
۲۹۸۔باب: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور بلا عذر دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کو چھونے کی کراہت ۴۷۹
۲۹۹۔باب: کسی عذر کے بغیر ایک جوتے یا ایک موزے میں چلنا اور کھڑے کھڑے جوتا اور موزا پہننے کی کراہت ۴۸۰
۳۰۰۔باب: سوتے وقت یا اس طرح کے کسی اور وقت گھر کے اندر جلتی ہوئی آگ چھوڑنے کی ممانعت' خواہ وہ چراغ کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں ۴۸۱
۳۰۱۔باب: تکلف برتنے سے ممانعت اور یہ قول وفعل میں کسی مصلحت کے بغیر مشقت کا نام ہے ۴۸۲
۳۰۲۔باب: میت پر بین کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، بال اکھاڑنا، سر کے بال منڈوانا اور ہلاکت و بربادی کی بددعا کرنا حرام ہے ۴۸۳
۳۰۳۔باب: کاہنوں، نجومیوں، قیافہ شناسوں، اصحاب رمل اور کنکریوں اور جو وغیرہ کے ذریعے سے پرندوں کو اڑا کر نیک شگونی یا بدشگونی لینے والوں کے پاس جانے کی ممانعت ۴۸۸
۳۰۴۔باب: بدشگونی لینے کی ممانعت ۴۹۱
۳۰۵۔باب: بستر، پتھر، کپڑے، درہم و دینار اور تکیے وغیرہ پر کسی جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت' اسی طرح دیوار، پردے، عمامے اور کپڑے وغیرہ پر تصویر بنانے کی حرمت اور تصویروں کو تلف کرنے کا حکم ۴۹۳
۳۰۶۔باب: شکار یا مویشی یا کھیتی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھنے کی حرمت ۴۹۷
۳۰۷۔باب: اونٹ یا دیگر جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے اور دوران سفر کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنے کی ممانعت ۴۹۸
۳۰۸۔باب: جلالہ پر سوار ہونا منع ہے' جلالہ سے مراد گندگی کھانے والا اونٹ یا اونٹنی ہے' اگر وہ پاک چارہ کھائے اور اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت پاک ہو جائے تو پھر ممانعت کا حکم باقی نہیں رہے گا ۴۹۹
۳۰۹۔ باب: مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اگر اس میں تھوک پڑا ہو تو اسے دور کرنے اور مسجد کو دیگر گندگیوں سے پاک رکھنے کا حکم . ۴۹۹
۳۱۰۔ باب: مسجد میں جھگڑا کرنے، آواز بلند کرنے، گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرنے، خرید و فروخت کرنے اور مزدوری وغیرہ کے معاملات کرنے کی ممانعت ۵۰۱
۳۱۱۔ باب: لہسن' پیاز یا گندنا یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر اس کی بدبو زائل کیے بغیر مسجد میں داخل ہونا منع ہے' مگر بوقت ضرورت جائز ہے ۵۰۳
۳۱۲۔ باب: جمعہ کے دن دوران خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنا مکروہ ہے' اس لیے کہ اس سے نیند آتی ہے جس وجہ سے خطبہ نہیں سنا جاتا اور وضو کے ٹوٹنے کا بھی اندیشہ ہے ۵۰۴
۳۱۳۔ باب قربانی کا ارادہ رکھنے والے کو ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک اپنے بال یا ناخن نہیں کاٹنے چاہییں ۵۰۵
۳۱۴۔ باب: مخلوق کی قسم کھانے کی ممانعت جیسے نبی' کعبہ' فرشتوں، باپ دادا، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی زندگی اور اس کے انعامات کی اور کسی کی قبر کی اور امانت کی قسم کھانا نیز امانت کی قسم کھانے کی شدید ممانعت ہے ۵۰۶
۳۱۵۔ باب: عمداً جھوٹی قسم کھانے کی شدید ممانعت ۵۰۷
۳۱۶۔ باب: جو شخص کسی کام پر حلف اٹھالے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام کو بہتر سمجھے تو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ اسے اختیار کرلے اور قسم کا کفارہ ادا کردے ۵۰۹
۳۱۷۔ باب: لغو قسم کے معاف ہونے کا بیان اور یہ کہ اس میں کفارہ نہیں اور لغو قسم وہ ہے جو ارادۂ قسم کے بغیر عادت کے طور پر زبان پر آجائے' جیسے لا واللہ، و بلی واللہ اور اس طرح کے دیگر الفاظ ۵۱۰
۳۱۸۔ باب: بیع کرتے وقت قسم اٹھانے کی کراہت اگرچہ وہ سچا ہی ہو ۵۱۱
۳۱۹۔ باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے سے جنت کے علاوہ کسی اور چیز کا سوال کرنا نامناسب ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگنے والے اور اس کے ذریعے سفارش کرنے والے کو انکار کرنا ناپسندیدہ ہے ۵۱۲
۳۲۰۔ باب: بادشاہ وغیرہ کو شہنشاہ کہنا حرام ہے' اس لیے کہ اس کے معنی ہیں بادشاہوں کا بادشاہ اور یہ وصف صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کے شایان شان ہے ۵۱۳
۳۲۱۔ باب: فاسق اور بدعتی کو سید (سردار، آقا) وغیرہ کہنے کی ممانعت ۵۱۴
۳۲۲۔ باب: بخار کو برا بھلا کہنا ناپسندیدہ ہے ۵۱۵
۳۲۳۔ باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت اور ہوا کے چلتے وقت کی دعا ۵۱۶
۳۲۴۔ باب: مرغ کو برا بھلا کہنا ناپسندیدہ ہے ۵۱۷
۳۲۵۔ باب: یہ کہنا منع ہے کہ ہمیں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی ۵۱۷
۳۲۶۔ باب: کسی مسلمان کو کافر کہنا حرام ہے ۵۱۸
۳۲۷۔ باب: فحش گوئی اور بدزبانی کی ممانعت ۵۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۸۔ باب: گفتگو میں تصنع کرنا، باچھیں کھولنا، تکلف سے فصاحت کا اظہار کرنا اور عوام وغیرہ سے مخاطب ہوتے وقت غیر معروف الفاظ اور دقیق معانی بیان کرنا ناپسندیدہ ہے ۵۲۰
۳۲۹۔ باب: یہ کہنا ناپسندیدہ ہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے ۵۲۱
۳۳۰۔ باب: انگور کا نام کرم رکھنا ناپسندیدہ ہے ۵۲۲
۳۳۱۔ باب: کسی مرد کے سامنے کسی عورت کے محاسن بیان کرنا منع ہے، بجز اس کے کہ کسی شرعی مقصد جیسے نکاح وغیرہ کے لیے اس کی ضرورت ہو ۵۲۳
۳۳۲۔ باب: انسان کا یہ کہنا ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے'' ناپسندیدہ ہے، بلکہ یقین کے ساتھ دعا کی جائے ۵۲۳
۳۳۳۔ باب: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو فلاں چاہے کہنا ناپسندیدہ ہے ۵۲۴
۳۳۴۔ باب: عشاء کے بعد باتیں کرنے کی کراہت ۵۲۵
۳۳۵۔ باب: شرعی عذر کے بغیر عورت کے لیے اپنے خاوند کے بلانے پر اس کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے ۵۲۶
۳۳۶۔ باب: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کا نفلی روزہ رکھنا حرام ہے ۵۲۷
۳۳۷۔ باب: مقتدی کا رکوع یا سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانا حرام ہے ۵۲۷
۳۳۸۔ باب: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا ناپسندیدہ ہے ۵۲۷
۳۳۹۔ باب: کھانے کی موجودگی میں جب کہ طبیعت کھانے کی طرف راغب ہو یا پیشاب، پاخانے کی شدید حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے ۵۲۸
۳۴۰۔ باب: دوران نماز آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا منع ہے ۵۲۸
۳۴۱۔ باب: کسی عذر کے بغیر دوران نماز ادھر ادھر دیکھنا ناپسندیدہ ہے ۵۲۹
۳۴۲۔ باب: قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے ۵۳۰
۳۴۳۔ باب: نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے ۵۳۰
۳۴۴۔ باب: مؤذن کے اقامت شروع کرنے کے بعد مقتدی کے لیے نفلی نماز پڑھنا مکروہ ہے خواہ وہ اس نماز کی سنت ہو یا کوئی اور نماز ۵۳۰
۳۴۵۔ باب: جمعے کے دن کو روزے کے لیے یا جمعے کی رات کو دیگر راتوں سے نماز کے لیے مخصوص کرنا ناپسندیدہ ہے ۵۳۱
۳۴۶۔ باب: صوم وصال کی حرمت یعنی دو یا اس سے زیادہ دن کچھ کھائے پیے بغیر مسلسل روزہ رکھنا منع ہے ۵۳۳
۳۴۷۔ باب: قبر پر بیٹھنے کی حرمت ۵۳۳
۳۴۸۔ باب: قبر کو پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت ۵۳۴
۳۴۹۔ باب: غلام کا اپنے آقا سے فرار ہونا سخت حرام ہے ۵۳۴
۳۵۰۔ باب: حدود میں سفارش کرنے کی حرمت ۵۳۵
۳۵۱۔ باب: لوگوں کے راستے، ان کی سایہ دار جگہوں میں اور پانی کے گھاٹ اور اس طرح کی دیگر جگہوں میں قضائے حاجت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ممانعت ۵۳۶
۳۵۲۔باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنا منع ہے ۵۳۶
۳۵۳۔باب: باپ کا ہبہ یا عطیہ میں اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسروں پر ترجیح دینا ناپسندیدہ ہے ۵۳۷
۳۵۴۔باب: عورت کے لیے کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرنا حرام ہے' البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے ۵۳۸
۳۵۵۔باب: شہری کا دیہاتی کے لیے سودا کرنا' تجارتی قافلوں کو (بازار پہنچنے سے پہلے راستے میں) ملنا' اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرنا اور اس کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجنا حرام ہے مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے یا وہ رد کر دے ۵۳۹
۳۵۶۔باب: ایسی جگہوں میں جہاں شریعت نے اجازت نہیں دی مال ضائع کرنا منع ہے ۵۴۲
۳۵۷۔باب: کسی مسلمان کی طرف قصداً یا مزاحاً ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا منع ہے اور ننگی تلوار پکڑنا بھی منع ہے ۵۴۳
۳۵۸۔باب: اذان کے بعد کسی عذر کے بغیر فرض نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا ناپسندیدہ ہے ۵۴۴
۳۵۹۔باب: بلا عذر خوشبو کا ہدیہ واپس کرنا ناپسندیدہ ہے ۵۴۵
۳۶۰۔باب: کسی ایسے شخص کی منہ پر تعریف کرنا ناپسندیدہ ہے جس کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ وہ فخر و غرور میں مبتلا ہو جائے گا اور جس کے بارے میں یہ اندیشہ نہ ہو تو اس کے منہ پر اس کی تعریف کرنا جائز ہے ۵۴۶
۳۶۱۔باب: جس شہر میں وبا پھیل جائے وہاں سے جانے اور کسی دوسرے شہر سے اس شہر میں آنے کی کراہت ۵۴۸
۳۶۲۔باب: جادو کی شدید حرمت ۵۵۱
۳۶۳۔باب: کافروں کے علاقوں میں قرآن مجید ساتھ لے کر سفر کرنا منع ہے' جب اس کا دشمن کے ہاتھوں میں جانے کا اندیشہ ہو ۵۵۲
۳۶۴۔باب: کھانے پینے' طہارت اور استعمال کی دیگر صورتوں میں سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا حرام ہے ۵۵۲
۳۶۵۔باب: آدمی کے لیے زعفرانی رنگ کا لباس پہننا حرام ہے ۵۵۳
۳۶۶۔باب: ایک دن اور رات تک خاموش رہنا منع ہے ۵۵۴
۳۶۷۔باب: انسان کا اپنے باپ یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہونے کی حرمت ۵۵۵
۳۶۸۔باب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان کے ارتکاب سے ڈرانا ۵۵۸
۳۶۹۔باب: جب کوئی شخص کسی منع کردہ کام کا ارتکاب کر لے تو وہ کیا پڑھے اور کیا کرے؟ ۵۵۸

كِتَابُ الْمَنْثُوْرَاتِ وَالْمُلَحِ ...... متفرق احادیث اور علامات قیامت کا بیان

۳۷۰۔باب: متفرق احادیث اور علامات قیامت ۵۶۰

كِتَابُ الْاِسْتِغْفَارِ ...... توبہ و استغفار کا بیان

۳۷۱۔باب: مغفرت طلب کرنے کا حکم اور اس کی فضیلت ۶۰۹
۳۷۲۔باب: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے جو کچھ جنت میں تیار کیا ہے ۶۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ آدَابِ النَّوْمِ

سونے کے آداب

١٢٧- بَابُ آدَابِ النَّوْمِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ وَالرُّؤْيَا

۱۲۷۔ باب: سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس، ہمنشیں اور خواب کے آداب

٨١٤- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ. آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ. وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۸۱۴۔ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دائیں کروٹ پر سوتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کر دیا' میں نے اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کر دیا' اپنے معاملے کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت کو رغبت وخوف کے ساتھ تیری طرف لگا دیا اور تجھ سے بھاگ کر کوئی جائے پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٣٥٧ - فتح).

فقه الحديث☆
1. بندے کو چاہیے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر کسی طرف جانا چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف بھاگے' اس لیے کہ اس ذات باری تعالیٰ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں۔
2. اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور اس کی تصدیق کرنے کا بیان۔
3. انسان کو قلب ونفس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔
4. اپنے معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے' وہ بہترین کارساز اور مددگار ہے۔

٨١٥- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ ..)) وَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَفِيْهِ: ((وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ)). متفق عليه.

۸۱۵۔ حضرت براء بن عازب ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہو پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو......'' اور سابقہ دعا ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے: ''ان (دعائیہ کلمات) کو اپنی آخری گفتگو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بناؤ“۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۱۰۹ ۔ فتح)، ومسلم (۲۷۱۰).

فقه الحديث☆ ❶ سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے تا کہ اگر اس رات سوتے میں موت آ جائے تو انسان باوضو ہو اور پھر مسنون دعا پڑھ کر سونا چاہیے تا کہ ظاہری طہارت کے ساتھ ساتھ قلبی طہارت بھی ہو سکے۔

❷ باوضو سونے سے انسان جو خواب دیکھتا ہے وہ تقریباً سچے ہوتے ہیں اور شیطانی وساوس سے محفوظ ہوتے ہیں۔

❸ دائیں کروٹ لیٹنا مستحب ہے' اس طرح دل پر بوجھ نہیں پڑتا کیونکہ دل بائیں طرف ہے۔

❹ حدیث میں مذکورہ الفاظ توقیفی (وحی الٰہی پر موقوف) ہیں' ان میں ردوبدل کرنا درست نہیں۔ کیونکہ حدیث کے راوی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے دعا یاد کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی تو انھوں نے ”وبنبيك الذى أرسلت“ کی بجائے ”وبرسولك الذى أرسلت“ کے الفاظ پڑھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”ایسے نہیں بلکہ ”وبنبيك الذى أرسلت“ پڑھو“ حالانکہ معانی میں اتنا خاص فرق نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ پوری شریعت توقیفی ہے' اس میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسے ہی عمل کرنا چاہیے' اسی میں خیر وفلاح ہے۔

۸۱٦۔ **وعن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ. متفق عليه.

۸۱٦۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے' جب صبح صادق نمودار ہو جاتی تو آپ خفیف سی دو رکعتیں پڑھتے' پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آتا اور آپ کو نماز فجر کی اطلاع کرتا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۱۰۸ ۔ ۱۰۹ ۔ فتح)، ومسلم (۷۳٦).

غريب الحديث☆ (اضطجع) ”لیٹ جاتے“۔ (فيؤذنه) وہ آپ کو اطلاع کرتا کہ نمازی آ چکے ہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ نماز تہجد، قیام اللیل اور نماز تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی اور آپ نے اسی پر مواظبت فرمائی۔

❷ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے' اگر کوئی شخص فرضوں سے پہلے نہ پڑھ سکے تو پھر وہ فرض پڑھنے کے بعد پڑھ لے۔

❸ نماز فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا سنت ہے۔

❹ جب لوگ یعنی نمازی اکٹھے ہو جائیں تو اس وقت امام کا نماز کے لیے آنا۔

۸۱۷۔ **وعن** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)). رواه الترمذي.

۸۱۷۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور زندہ ہوتا ہوں“ اور جب آپ بیدار ہوتے تو پھر یہ دعا پڑھتے: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے“۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ١١٣ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ سوتے وقت دائیں کروٹ لیٹنا اور دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا مسنون ہے۔

❷ لفظ موت کا اطلاق نیند پر بھی ہوتا ہے' اس لیے کہ نیند موت صغریٰ ہے' نیند کی حالت میں انسان کو پتا نہیں ہوتا کہ اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے' پھر اللہ اپنی قدرت سے نیند سے بیدار کر دیتا ہے اور اس کی تمام صلاحیتیں اور توانائیاں جو نیند کی وجہ سے معطل تھیں بحال ہو جاتی ہیں۔

❸ بندے کو ہر حال میں اللہ کا شکر اور اس کی تعریف کرتے رہنا چاہیے۔

٨١٨ـ وعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبِي: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ)) قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

٨١٨۔ حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور کہا: ''اللہ تعالیٰ اس طرح (الٹا) لیٹنے کو ناپسند فرماتا ہے''۔ راوی کہتے ہیں میرے والد نے بتایا کہ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح لغيره ـ أخرجه أبو داود (٥٠٤٠)، وابن ماجه (٣٧٢٣)، وأحمد (٣/ ٤٢٩ و ٤٣٠).

اس حدیث کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے' ایک یہ کہ یعیش مجہول ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی سند مضطرب ہے اور ابن ماجہ کی سند میں ابوذر راوی منکر ہے۔ لیکن پیٹ کے بل یعنی الٹا لیٹنے کی ممانعت کے متعلق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ترمذی (٢٧٦٨)' احمد (٢/ ٢٨٧' ٣٠٤)' ابن حبان (٥٥٤٩) اور حاکم (٤/ ٢٧١) میں صحیح حدیث مروی ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

فقه الحديث☆ پیٹ کے بل سونا حرام ہے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کو ناپسند فرماتا ہے اور جہنمی اس طرح لیٹتے ہیں' نیز اس طرح لیٹنے سے طبی اور اخلاقی نقصان بھی ہے اور یہ شائستگی کے بھی خلاف ہے۔

٨١٩ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

((التِّرَةُ)) بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقٍ، وَهِيَ: النَّقْصُ. وَقِيلَ: التَّبِعَةُ.

٨١٩۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان اور وبال ہوگا اور جو شخص کسی بستر پر لیٹا اور وہاں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو ایسے شخص پر اللہ کی طرف سے نقصان اور وبال (گناہ) ہوگا''۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

(الترة) تاء کے ساتھ' بمعنی نقص، کمی وغیرہ' بعض نے کہا گناہ، وبال۔

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٤٨٥٦ و ٥٠٥٩)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٤٠٤) بتمامه' وأخرج الحميدي في ((مسند)) (١١٥٨) شطره الأول' وأخرج ابن السني في ((عمل اليوم والليلة)) (٧٤٥) شطره الأخيرة.

فقه الحديث☆ ❶ لوگوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے اوقات کیسے بسر کریں اور تمام اوقات و حالات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ بندوں کے تمام اعمال لکھے جا رہے ہیں' اس لیے ہر شخص کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔

◆ جس مجلس اور نشست میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہ باعث برکت اور بابرکت بن جاتی ہے اور جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہوتی۔

١٢٨- بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الْقَفَا وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا لَمْ يَخَفِ انْكِشَافَ الْعَوْرَةِ وَجَوَازِ الْقُعُودِ مُتَرَبِّعًا وَمُحْتَبِيًا

۱۲۸۔ باب: چت لیٹنے، جب ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو تو ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر لیٹنے، چوکڑی مار کر اور گوٹھ مار کر (سرین پر بیٹھ کر ہاتھوں کو ٹانگوں کے گرد کر کے) بیٹھنے کا جواز

٨٢٠- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. متفقٌ عليه.

۸۲۰۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا' آپ نے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٥٦٣ ـ فتح)، ومسلم (٢١٠٠).

فقه الحديث☆ ◆١ چت لیٹنا اور ایک ٹانگ دوسری پر رکھنا جائز ہے' آپ ﷺ بوقت استراحت اس طرح کر لیا کرتے تھے۔ تاہم تمام لوگوں کی موجودگی میں ایسے نہیں لیٹتے تھے بلکہ بڑے وقار سے تشریف فرما ہوتے تھے۔

◆٢ مسجد میں استراحت کے طور پر لیٹنا جائز ہے۔ جس طرح مسجد میں بیٹھنے سے اجر ملتا ہے اسی طرح اگر مسجد میں لیٹ کر بھی ذکر و اذکار میں وقت گزارا جائے تو پھر بھی بندہ اجر سے محروم نہیں رہتا۔

◆٣ چت لیٹنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے ستر کی حفاظت کرے کیونکہ اس طرح لیٹے ہوئے اگر نیند آ جائے تو پھر ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

٨٢١- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وغيره بأسانيد صحيحة.

۸۲۱۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز فجر سے فارغ ہو جاتے تو اپنی جگہ چوکڑی مار کر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج خوب اچھی طرح روشن ہو کر طلوع ہو جاتا۔ (ابوداود وغیرہ۔ حدیث صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٤٨٥٠) بإسناد حسن.

فقه الحديث☆ جو شخص نماز فجر باجماعت ادا کرے تو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جائے تا کہ وہ نماز چاشت کی فضیلت حاصل کر سکے۔

٨٢٢- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا. وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ. رواه البخاري.

۸۲۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ اس طرح گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا اور پھر انھوں نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ گوٹھ مارنے کی کیفیت بیان کی۔ اسی حالت کو ''قرفصاء'' کہتے ہیں۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۱۱/ ٦٥ ـ فتح).

غریب الحدیث☆ (الاحتباء) ''گوٹھ مار کر بیٹھنا۔'' اس کی صورت کچھ اس طرح ہے کہ سرین کو زمین پر رکھ کر ہاتھوں سے ٹانگوں کے گرد حلقہ بنانا۔ (بفناء الکعبة) ''صحن کعبہ''۔

فقه الحدیث☆ گوٹھ مار کر بیٹھنا جائز ہے لیکن نماز کے انتظار میں اس طرح نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے وہ حالت نماز ہی میں ہوتا ہے۔'' اور گوٹھ مار کر بیٹھنا حالت نماز کے منافی ہے۔

٨٢٣ـ وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۸۲۳۔ حضرت قیلہ بنت مخرمہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا' پس جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھنے کی حالت میں خشوع اختیار کرتے ہوئے دیکھا تو میں خوف کی وجہ سے کانپنے لگ گئی۔ (ابوداوٗد، ترمذی)

توثیق الحدیث☆ حسن ـ أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (۱۱۸۷)، و أبو داود (٤٨٤٧)، والترمذی (۲۸۱٤).

اس کی سند میں معمولی سا ضعف ہے' عبداللہ بن حسان عنبری کی متقدمین نے جرح و تعدیل نہیں کی' لیکن اس سے ثقہ راویوں نے روایت لی ہے۔ اس وجہ سے امام ذہبی رحمہ اللہ نے ''الکاشف (۲/ ۱۷)'' میں اسے ثقہ قرار دیا ہے' لیکن یہ ثقہ کے درجے تک نہیں پہنچتا۔ جبکہ صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ دونوں مقبول ہیں۔ ''اخلاق النبی ﷺ'' میں ابو امامہ حارثی کی حدیث اس کی شاہد بھی ہے' جس کی سند شواہد میں قبول کی جاتی ہے۔ قریبہ حدیث بالجملہ حسن ہے۔ (ان شاء اللہ)

غریب الحدیث☆ (الفرق) ''خوف''۔

فقه الحدیث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تصور کرتے ہوئے اپنی حرکات و سکنات پر قابو رکھتے ہوئے تواضع کے انداز میں بیٹھنا مستحب ہے۔

❷ اہل ایمان کی ہیبت سے دوسرے لوگ ہیبت اور خوف محسوس کرتے ہیں۔

٨٢٤ـ وَعَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ، وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ: ((أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ؟!)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۸۲۴۔ حضرت شرید بن سوید ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور میں نے ہاتھ کے انگوٹھے کے نچلے حصے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر غضب نازل ہوا تھا!؟'' (ابوداوٗد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث☆ صحیح۔ أخرجه أبو داود (٤٨٤٨)، وأحمد (٤/ ۳۸۸) والحاکم (٤/ ۲٦۹)، والطبرانی فی ((الکبیر)) (۷۲٤۲ و ۷۲٤۳). اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ابن جریج نے ''مصنف عبد الرزاق (۲/ ۱۹۷)'' میں ''حدثنا'' کی وضاحت کی ہے۔

غریب الحدیث☆ (ألیة) انگوٹھے کی جڑ اور اس کے نیچے کا حصہ۔

فقه ۱ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجوب کا بیان۔

ئ کی مشابہت اختیار کرنے سے روکنا حتیٰ کہ بیٹھنے کی ہیئت میں بھی ان کی مشابہت سے بچنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ اس امت کو ہر معاملے میں حتیٰ کہ عبادت کرنے کے طریقے اور بیٹھنے کی حالت میں بھی دوسری قوموں سے ممتاز ہونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر معاملے میں فرمایا: ((خالفوا اليهود والنصارى)) ''یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو'' لیکن امت کا یہ حال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کی تقلید اور نقالی پر پوری ہٹ دھرمی اور غیرت کا جنازہ نکالے ہوئے گامزن ہے اور اس پر فخر محسوس کرتی ہے۔ (إن لله وإنا إليه راجعون)

۱۲۹۔ بَابُ آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ

۱۲۹۔ باب: مجلس اور ہم نشین کے آداب

۸۲۵۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا)) وكان ابن عمر إذا قام له رجل من مجلسه لم يجلس فيه. متفق عليه.

۸۲۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ وہ خود وہاں بیٹھ جائے بلکہ تم مجلس میں فراخی اور گنجائش پیدا کرو''۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوتا تو وہ اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۲/ ۳۹۳ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۷۷) (۲۸ و ۲۹).

فقه الحديث ☆ ❶ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھانا اور خود وہاں بیٹھ جانا ممنوع ہے۔

❷ مجلس میں فراخی اور گنجائش پیدا کرنا سنت ہے' اس سے مسلمانوں کی آپس میں محبت پیدا ہوگی اور بغض و نفرت ختم ہوگی اور معاشرے میں مساوات پیدا ہوگی اور امتیاز ختم ہوگا۔

❸ خود پسندی اور اپنے بارے برتری کا زعم بھی ختم ہو جاتا ہے۔

❹ مجلس میں جسے جہاں جگہ ملے اسے وہیں بیٹھ جانا چاہیے' کھڑے رہ کر انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ لوگ میرے لیے کھڑے ہوں اور مجلس میں کوئی اہم جگہ میرے لیے خالی کریں ایسی سوچ اور فکر اسلامی تعلیم کے منافی ہے۔

❺ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے تقویٰ اور ورع کا اندازہ لگائیں کہ اگر کوئی شخص اپنے طور پر بھی کھڑا ہو کر اپنی جگہ بیٹھنے کی پیش کش کرتا تو وہ پھر بھی اس کی جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔ مسلمان بھائیو! یہ ہمارے اسلاف ہیں' ہمیں اپنے عمل اور سوچ و فکر کی اصلاح کرنی چاہیے۔

۸۲۶۔ وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)). رواه مسلم.

۸۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک مجلس سے اٹھے پھر واپس آ جائے تو وہ اس جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۱۷۹).

فقه الحديث ☆ صاحب مجلس کسی دوسرے شخص کی نسبت اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے' اگر وہ کسی ضرورت کے تحت اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جائے اور پھر واپس آ جائے تو وہ اس جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے' اگر کوئی اور شخص اس جگہ بیٹھ جائے تو وہ اسے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنے کا مجاز ہے۔ اسلام نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دلانے کا اہتمام کیا ہے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور اس طرح معاشرے میں امن و امان قائم ہو جائے۔

۸۲۷۔ وعن جابر بن سمرة رضي الله عنهما قال: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

۸۲۷۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے جسے جہاں جگہ ملتی وہ وہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه أبو داود، والترمذي وقال: حديث حسن.

بیٹھ جاتا۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد (١١٤١)، وأبو داود (٤٨٢٥)، والترمذي (٢٧٢٥)، وأحمد (٥/ ٩١ و ٩٨ و ١٠٧ ـ ١٠٨). اس حدیث کی سند شریک بن عبداللہ قاضی کے سوئے حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن حدیث کا معنی متابعت اور شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ زہیر بن معاویہ نے بھی سماک سے روایت کی ہے اور یہ متابعت صحیح ہے کیونکہ زہیر بخاری و مسلم کا راوی ہے۔ اس حدیث کے معنی کے شواہد بھی ہیں جیسے "بخاری (١/ ١٥٦ ـ فتح) باب من قعد حيث ينتهي به المجلس" میں ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ آداب مجلس میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ جس کو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے' کسی بھی آنے والے شخص کو ایسے نہیں کرنا چاہیے کہ وہ مجلس میں آ کر کھڑا ہو جائے اور اس بات کا انتظار کرے کہ کوئی شخص اس کے لیے جگہ خالی کرے اور یہ صاحب وہاں بیٹھے۔

❷ علمی مجالس میں ادب کو ملحوظ رکھنا مستحب ہے۔

❸ اگر مجلس میں کہیں خالی جگہ ہو تو اسے پر کرنے کے لیے وہاں بیٹھنا جائز ہے ورنہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے' گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

٨٢٨ـ وعن أبي عبد الله سلمان الفارسي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى)). رواه البخاري.

۸۲۸۔ حضرت ابو عبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور مقدور بھر طہارت حاصل کرتا ہے' گھر میں موجود تیل استعمال کرتا ہے یا خوشبو استعمال کرتا ہے' پھر نماز جمعہ کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان گھس کر ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کرتا' پھر جو اس کے مقدر میں ہے نماز پڑھتا ہے' پھر جب امام خطبہ دیتا ہے تو وہ خاموش رہتا ہے' تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٧٠ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ جمعہ کے دن خصوصی طور پر صفائی ستھرائی اور تزیین کا اہتمام کرنا مستحب ہے۔

❷ جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور اسے گھر پر رکھنا مسنون ہے۔

❸ جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا اور آگے پہنچنے کی کوشش کرنا جائز نہیں' البتہ صف میں خالی جگہ پر کرنے کے لیے آگے جانا جائز ہے۔

❹ خطبہ شروع ہونے سے پہلے سنتوں کی تعداد کا تعین نہیں "ما كتب له" سے یہی مراد ہے کہ جتنا اس کے مقدر میں ہے' البتہ خطبہ شروع ہو جائے تو پھر آنے والا شخص صرف دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے۔

❺ جمعہ کے دن نصف النہار کے وقت نفل پڑھنا جائز ہے۔

❻ جب خطبہ شروع ہو جائے تو پھر خاموشی کے ساتھ خطبہ سننا چاہیے حتیٰ کہ کسی بولنے والے کو بھی یہ کہنا جائز نہیں کہ تم چپ ہو جاؤ۔

❼ حدیث میں مذکورہ آداب و شرائط کے ساتھ ادا کیے گئے جمعہ کی فضیلت سے ایک ہفتے یعنی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ صغیرہ گناہ ہیں' کبیرہ گناہ خالص توبہ کے بغیر اور حقوق العباد کے متعلق گناہ حقوق کی ادائیگی یا بندوں سے معاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرائے بغیر معاف نہیں ہوں گے۔

٨٢٩- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاودَ: ((لَا يَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا)).

۸۲۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر (گھس کر) تفریق کرے‘‘۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

اور ابوداود کی ایک روایت میں ہے: ’’دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے‘‘۔

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٤٨٤٥)، والترمذي (٢٧٥٢) بإسناد حسن۔ والرواية الثانية عند أبي داود (٤٨٤٤).

فقه الحديث☆ ❶ مسلمانوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنے اور انہیں تکلیف نہ پہنچانے کی تلقین کی گئی ہے۔

❷ اگر کچھ لوگ بات کر رہے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کی بات کو سننا اور ان کا کلام قطع کرنا بھی جائز نہیں۔

❸ اگر دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی ممانعت ہے۔

٨٣٠- وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ: اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ، اَوْ: لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۳۰۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی جو حلقے اور مجلس کے وسط میں بیٹھے۔ (ابوداود۔ حسن سند کے ساتھ مروی ہے)

امام ترمذی نے ابومجلز سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مجلس کے وسط میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص مجلس کے وسط میں بیٹھے وہ محمد ﷺ کی زبان مبارک پر ملعون ہے یا فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبان مبارک سے اس پر لعنت فرمائی۔ (امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (٤٨٢٦)، والترمذي (٢٧٥٣). یہ حدیث سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے' ابومجلز لاحق بن حمید نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔

فقه الحديث☆ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر مجلس کے وسط میں بیٹھنے کی کوشش کرنا درست نہیں' اس کی ممانعت ہے۔

٨٣١- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا)).

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

۸۳۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’بہترین مجلس وہ ہے جو سب سے زیادہ فراخ ہو‘‘۔ (اسے ابوداود نے شرط بخاری پر صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (١١٣٦)، وأبو داود (٤٨٢٠)، وأحمد (٣/ ١٨، ٦٩)،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والحاکم (٤/ ٢٦٩).

فقه الحدیث ☆ ❶ کوشش کرنی چاہیے کہ مجلسیں فراخ ہوں' کیونکہ اگر مجلس تنگ ہوگی تو بیٹھنے والے اور بعد میں آنے والے گھٹن اور تنگی محسوس کرتے ہیں اور حاضرین راحت وسکون محسوس نہیں کرتے۔ اس طرح حاضرین وہ ثمرات حاصل نہیں کر سکتے جو ایک فراخ وکشادہ مجلس سے حاصل ہوتے ہیں۔

❷ مجالس کو فراخ کرنا مسنون ہے' اس میں خیر و برکت ہے اور حاضرین مجلس کے لیے راحت وسکون ہے اور آنے والا شخص بھی بڑے آرام سے بیٹھ سکتا ہے۔

٨٣٢- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ، فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ؛ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)).

رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

٨٣٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں اس نے بہت سی لایعنی اور بے فائدہ باتیں کیں پھر اس نے اس مجلس سے کھڑا ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھی ''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں'' تو اس کے اس مجلس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (٣٤٣٣)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٣٩٧)، ومن طريقه ابن السني (٤٤٩)، وابن حبان (٢٣٦٦)، والحاكم (١/ ٥٣٦ ـ ٥٣٧) وله طريق آخر أخرجه أبو داود (٤٨٥٨).

غريب الحديث ☆ (لغطه) ایسا لایعنی اور بے مقصد کلام جس کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو۔

فقه الحديث ☆ یہ دعا کفارۂ مجلس کے نام سے مشہور ہے' اس کی کتنی فضیلت ہے کہ مجلس میں ہونے والی لایعنی گفتگو کی وجہ سے ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے' اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے مجلس میں ہونے والے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ پس بندے کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے جن کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو۔

٨٣٣- وَعَنْ اَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِاَخَرَةٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ ((الْمُسْتَدْرَكِ)) مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ: صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ.

٨٣٣- حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آخر میں یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تو اپنی حمد وتعریف کے ساتھ پاک ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں''۔ (ایک مرتبہ) ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسے کلمات فرما رہے ہیں جو پہلے نہیں فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کلمات ان باتوں کا کفارہ ہیں جو مجلس میں ہو جاتی ہیں''۔ (ابوداود)

امام ابو عبداللہ الحاکم نے مستدرک حاکم میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ صحیح بشواهده۔ أخرجه أبو داود (٤٧٥٩)، والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (٤٢٦)، والدارمی (٢٦٥٨)، والحاکم (١/ ٥٣٧).

فقه الحدیث☆ ❶ کفارۂ مجلس کا بیان اور یہ کہ وہ مجلس کے آخر میں ہے' ابتدا میں نہیں۔

❷ یہ دعا تین امور پر مشتمل ہے: (۱) اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہے اور اس کا ہر فعل قابل حمد و ستائش ہے۔ (۲) معبود حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے' اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ (۳) توبہ و استغفار اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے' کیونکہ معافی کا اختیار اسی کے پاس ہے۔

❸ تسبیح و تحمید اور توبہ و استغفار کے صلے میں مجلس میں ہونے والی لایعنی باتیں معاف ہو جاتی ہیں۔

❹ شریعت اسلامی میں طریقہ تعلیم تدریجی ہے' اسی لیے پوری کی پوری شریعت ایک ہی بار نہیں اتاری گئی بلکہ حسب احوال وقفے وقفے سے اتاری گئی۔

❺ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے بے فائدہ بات کبھی نہیں نکلی لیکن اس کے باوجود آپ یہ دعا پڑھتے تھے' اس میں امت کے لیے تعلیم ہے کہ وہ اپنی مجالس سے اٹھیں تو کفارہ مجلس کی یہ دعا ضرور پڑھیں۔

٨٣٤۔ **وعن** ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: **((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا. اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا))**. رواه الترمذي وقال حديث حسن.

۸۳۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کم ہی ایسے ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے اور آپ یہ کلمات نہ پڑھتے ہوں: ''اے اللہ! اپنے خوف کا اتنا حصہ ہمیں عطا فرما دے جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے' اپنی اطاعت کی اتنی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے' اتنا یقین عطا فرما جو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنی سماعت و بصارت اور قوت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما اور اسے ہمارا وارث بنا۔ (اے اللہ!) جو ہم پر ظلم کرے تو اس سے بدلہ لے جو ہم سے عداوت رکھے ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ہمارے دین کے بارے میں ہمیں مصیبت و آزمائش میں نہ ڈالنا اور دنیا ہی کو ہمارا مطمح نظر اور مبلغ علم نہ بنانا اور ایسے لوگوں کو ہم پر مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کریں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ حسن لغیره۔ أخرجه الترمذی (٣٥٠٢)، والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (٤٠١)، وابن السنی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (٤٤٨)، والبغوی فی ((شرح السنة)) (٥/ ١٧٤). اس حدیث کی سند عبیداللہ بن زحر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مستدرک حاکم (۱/ ۵۲۸) میں لیث بن سعد نے اس کی متابعت کی ہے اور امام حاکم نے اسے بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث بالجملہ حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

فقه الحدیث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کا خوف اس کی معرفت سے حاصل ہوتا ہے انسان جس قدر اللہ تعالیٰ کی معرفت میں بڑھتا جاتا ہے اس میں اسی قدر خوف الٰہی بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سب سے زیادہ اللہ کی معرفت رکھتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ خوف الٰہی ایسی رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے۔
❺ اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی ممکن ہے' اس لیے اللہ سے اطاعت کی توفیق کے لیے دعا کرتے رہنا چاہیے اور (لا حول ولا قوۃ إلا باللہ) کا وظیفہ کثرت سے کرنا چاہیے۔
❻ انسان اطاعت سے جنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔
❼ مصائب دنیا پر صبر یقین و ایمان کی دولت سے حاصل ہوتا ہے۔
❽ نعمتوں کے بقاء و دوام کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے۔
❾ کافروں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے اور اس سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیے۔
❿ سب سے بڑی مصیبت اور آزمائش جس سے انسان دوچار ہوتا ہے' وہ دین کے بارے میں آزمائش ہے۔
⓫ جو شخص جس قدر دنیوی کاموں میں مشغول ہوگا اور جس قدر اس کا مطمع نظر ہوگی' وہ اسی قدر آخرت سے غافل اور بے خبر ہوگا۔ انسان کو دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔
⓬ جب لوگ اپنے دین سے اعراض کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن مسلط کر کے ان کی آزمائش کرتا ہے۔" اہل ایمان نیک اعمال اور دعا کے ذریعے اپنا دفاع کرتے ہیں۔
⓭ یہ دعا بڑی جامع اور دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو شامل ہے۔

۸۳۵۔ وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالَى فِيْهِ، إِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ)). رواه أبو داود بإسناد صحيح.

۸۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو وہ ایسے ہیں جیسے کسی مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہوں اور یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی"۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٤٨٥٥)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٤٠٨)، وأحمد (٢/ ٣٨٩ و ٥١٥ و ٥٢٧)، وابن السني (٤٤٧)، والحاكم (١/ ٤٩٢).

فقه الحديث☆ ❶ مجالس کو ذکر الٰہی سے پاکیزہ اور باعث برکت بنانا چاہیے اور دلوں کو اطمینان دلانا چاہیے کیونکہ دل ذکر الٰہی ہی سے مطمئن ہوتے ہیں۔
❷ جو وقت ذکر الٰہی کے بغیر گزرے وہ قیامت والے دن انسان کے لیے باعث حسرت اور باعث افسوس ہوگا۔ اس لیے دنیا میں رہتے ہوئے ذکر الٰہی سے اپنے وقت کو قیمتی بنانا چاہیے۔

۸۳۶۔ وعنه عن النبي ﷺ قال: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالَى فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى نَبِيِّهِمْ فِيْهِ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ؛ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ)) رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۸۳۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ پس اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو معاف فرما دے"۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بطرقه ـ أخرجه الترمذي (٣٣٨٠)' وأحمد (٢/ ٤٤٦ و ٤٥٣ و ٤٨١ و ٤٨٤ و ٤٩٥).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والحاکم (۱/ ٤٩٦).

غریب الحدیث ☆ (ترۃ) ''نقص، حسرت یا گناہ''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے' اس لیے کہ جو شخص یہ ترک کر دیتا ہے اس کے لیے حسرت اور گناہ ہے۔

❷ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے نہ رسول ﷺ پر درود بھیجا جائے تو اس مجلس والے گناہ گار اور عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے' وہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔

٨٣٧۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ. وَقَدْ سَبَقَ قَرِيْبًا، وَشَرَحْنَا ((التِّرَةَ)) فِيْهِ.

۸۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس نے وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت و ندامت ہوگی اور جو شخص کسی بستر پر لیٹا اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر بھی اللہ کی طرف سے حسرت و ندامت ہوگی''۔ (ابوداؤد) یہ حدیث قریب ہی گزر چکی ہے اور ہم نے وہاں ''ترۃ'' کی وضاحت بھی کر دی ہے۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۱۹) ملاحظہ فرمائیں۔

فقہ الحدیث ☆ اس حدیث میں مجلس اور خواب گاہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور یہ تاکید صرف اس لیے ہے کہ انسان کسی بھی لمحے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو' کیونکہ جب انسان اللہ کی یاد سے غافل رہتا ہے تو پھر وہ معصیت کے ارتکاب کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک ہر لمحے ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے تھے۔ الغرض ذکر الٰہی نہ کرنا باعث ندامت، باعث حسرت اور باعث نقصان ہے۔

١٣٠۔ بَابُ الرُّؤْيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

۱۳۰۔ باب: خواب اور اس کے متعلقات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ [الروم: ٢٣].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا (بھی) ہے''۔

شرح الآیۃ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی الوہیت اور وحدانیت کے دلائل بیان کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عبادت کے لائق ہے جو تمہیں دن اور رات کے وقت سلاتا ہے' اس حالت میں تمہارا شعور ختم ہو جاتا ہے اور سونے والا میت کی طرح ہو جاتا ہے' پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کا شعور و ادراک پھر بحال ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت اور اس کے کمال کی دلیل ہے اور اس بات پر تنبیہ ہے کہ وہ مردوں کو دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔

٨٣٨۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ)). رواه البخاري.

۸۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''نبوت کے حصوں میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں''۔ صحابہ نے عرض کیا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نیک خواب''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (١٢/ ٣٧٥ ـ فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (المبشرات)بشریٰ، بشارت، خوشخبری وغیرہ۔

فقہ الحدیث☆ بندہ نیند میں جو دیکھتا ہے وہ بعض اوقات خوش کن مناظر ہوتے ہیں اور بعض اوقات ڈراؤنے بھی اور بعض اوقات انسان خواب میں پیش آمدہ واقعات بھی دیکھ لیتا ہے اور پھر جب وہ واقعہ رونما ہوجاتا ہے تو انسان کہتا ہے کہ یہ چیز تو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اب نبوت کے ساتھ ہی وحی کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا البتہ نبوت کی ایک چیز باقی رہ گئی اور وہ ہے مبشرات۔ پس سچے خواب نبوت کا حصہ ہیں۔

۸۳۹۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). متفقٌ عليه.

وفي روايةٍ: ((اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا)).

۸۳۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوجائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے''۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے: ''تم میں خواب کے لحاظ سے زیادہ سچے وہ لوگ ہیں جو تم میں بات میں سب سے زیادہ سچے ہیں''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۲/ ۳۷۳ و ٤٠٤ ـ ٤٠٥ ـ فتح)، ومسلم (۲۲٦۳).

غریب الحدیث☆ (إذا اقترب الزمان) ''جب زمانہ قریب ہوگا'' یعنی قرب قیامت۔

فقہ الحدیث☆ ❶ جب دنیا کی مدت ختم ہونے کے قریب ہوجائے گی اور قرب قیامت کے وقت علم اٹھالیا جائے گا' فتنے فساد کا دور ہوگا تو لوگوں کی حالت اسی طرح ہوجائے گی جس طرح ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کی آمد کے انتظار میں ہوتی تھی کہ کوئی ہادی و راہنما آئے۔ حضرت محمد ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' اس وقت مومن اور نیک بندوں کو خواب آئیں گے' جن کے ذریعے مستقبل کے حالات سے خبردار کردیا جائے گا کیونکہ سچے خواب بھی نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔

❷ سچے خواب کی بنیاد سچ بولنے پر ہے' جو شخص جس قدر صدق بیانی سے کام لیتا ہوگا اس کے خواب بھی اسی قدر سچے ہوں گے۔ صدق بیان سے دل منور ہوتا ہے۔ پس جو شخص عام زندگی میں جھوٹ نہیں بولتا وہ اپنے خواب کے بارے میں بھی جھوٹ نہیں بولے گا کہ میں نے یہ یہ دیکھا' بلکہ بالکل سچ بتائے گا اور مومن کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں۔

❸ سچے خواب نبوت کا حصہ ہیں' اس لیے یہ صرف مومن ہی دیکھتا ہے جبکہ کافر' منافق اور کاذب کے خواب بھی بعض اوقات سچے ہوسکتے ہیں لیکن ان کی وہ حیثیت و حقیقت نہیں جو ایک مومن کے خواب کی ہوتی ہے اور قرب قیامت کے وقت تو خصوصی طور پر مومن کے خواب عام معمول سے زیادہ سچے ہوں گے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ قرب قیامت کے وقت مومن کی حیثیت ایک اجنبی اور پردیسی کی سی ہوگی' اس وقت اس کے غمگسار اور مددگار کم ہی ہوں گے۔ پس ان سچے خوابوں کی وجہ سے اس کی عزت و تکریم کی جائے گی۔

۸٤۰۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ ـ اَوْ كَاَنَّمَا رَآنِيْ فِي الْيَقْظَةِ ـ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ)). متفقٌ عليه.

۸۴۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب (روز قیامت) مجھے حالت بیداری میں دیکھے گا'' یا فرمایا: ''گویا اس نے مجھے حالت بیداری میں دیکھا (کیونکہ) شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۲/ ۳۸۳ ـ فتح)، ومسلم (۲۲٦٦) (۱٦).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ شیطان مختلف لوگوں کی صورت میں خواب میں نظر آ سکتا ہے لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

❷ نبی ﷺ کا خواب میں نظر آ نا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے سچا خواب دیکھا ہے۔

❸ سچے خواب حالت بیداری میں ظہور پذیر ہو جاتے ہیں۔

❹ نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ کتب شمائل میں مذکور صفات کے ساتھ آپ کو دیکھنا۔ ابن سیرین رحمہ اللہ سے جب کوئی شخص کہتا کہ میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو وہ کہتے جو تم نے دیکھا ہے وہ بیان کرو۔ اگر آپ کے شمائل کے مطابق بیان کرتا تو وہ کہتے کہ آپ نے واقعی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اگر وہ کتب شمائل میں مذکورہ صفات کے علاوہ بیان کرتا تو وہ کہتے تم نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا' جیسا کہ ہمارے ہاں بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کی داڑھی مبارک بالکل سفید تھی حالانکہ آپ کی داڑھی مبارک میں گنتی کے چند بال سفید تھے۔

٨٤١۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا - وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ - وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). متفق عليه.

۸۴۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی ایک پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اسے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور اسے آگے بیان بھی کرنا چاہیے'' ایک اور روایت میں ہے: ''اسے صرف اپنے پسندیدہ لوگوں سے بیان کرے اور جب اس کے برعکس خواب میں غیر پسندیدہ بات دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے' پس وہ اس کے شر سے پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے' اس لیے کہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (١٢/ ٣٦٩ ـ فتح). یہ حدیث بخاری میں تو سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے ہے لیکن مسلم (۲۲۶۱) میں سیدنا جابر اور سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہما سے ہے' جیسا کہ یہ حدیث آگے آ رہی ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

❷ اگر آدمی خواب میں اپنی پسندیدہ چیز دیکھے تو وہ نیک خواب کی علامت ہے اور اگر ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

❸ بندے کو چاہیے کہ جب وہ خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اس کے بارے میں کسی عالم یا اپنے کسی دوست کو بتائے اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے' اس لیے کہ یہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

٨٤٢۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ - وَفِي رِوَايَةٍ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ - مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). متفق

۸۴۲۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیک خواب اور ایک روایت میں ہے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے' پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار پھونک دے اور شیطان سے پناہ مانگے' اس لیے کہ یہ خواب اسے نقصان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه.

نہیں پہنچائے گا‘‘۔ (متفق علیہ)

((النَّفْثُ)) نفخ لطيف لا ريق معه.

(النفث) ’’ایسی ہلکی سی پھونک جس میں تھوک نہ ہو‘‘۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٣٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٢٦١) (١ و ٤) والرواية الثانية عند البخاري (١٢/ ٤٣٠ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ انسان جو خواب دیکھتا ہے اسے دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے‘ ایک اچھے خواب اور دوسرے برے خواب۔

❷ اچھے خواب مومن کے لیے بشارت ہوتے ہیں۔

❸ برے خواب کا علاج بتایا گیا ہے کہ جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار ہلکی سی پھونک مارے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ پس یہ خواب انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

٨٤٣ـ وعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ)). رواهُ مسلم.

۸۴۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین مرتبہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور اپنے اس پہلو کو بدل لے جس پر وہ تھا‘‘۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٢٦٢).

فقه الحديث☆ بندہ کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا علاج مندرجہ ذیل طریقے سے کرے:

① بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے۔

② تین بار شیطان مردود سے پناہ طلب کرے۔

③ انسان اپنی کروٹ اور پہلو بدل لے یعنی اگر دائیں پہلو پر لیٹا ہو تو بائیں پہلو پر لیٹ جائے اور اگر بائیں پہلو پر لیٹا ہو تو دائیں پہلو پر ہو جائے۔

٨٤٤ـ وعَنْ اَبِي الْاَسْقَعِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ، اَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۴۴۔ حضرت ابو اسقع واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’یقیناً سب سے بڑا افترا (جھوٹ و بہتان) یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے‘ یا اپنی آنکھ کو وہ کچھ دکھائے جو اس نے نہیں دیکھا (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) یا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ ایسی بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی‘‘۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٥٤٠ ـ فتح).

وأخرجه (١٢/ ٤٢٧ ـ فتح) من حديث ابن عمر رضى الله عنهما مختصراً.

غريب الحديث☆ (الفرى) فرية کی جمع ’’بڑا جھوٹ‘‘۔ (يرى عينه ما لم تر) ’’اپنی آنکھ کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہیں دیکھی‘‘ یعنی جھوٹا خواب بیان کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ جو شخص اپنے آپ کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بہت بڑا جھوٹ اور افترا قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں شخص کے نطفے سے پیدا فرمایا ہے حالانکہ وہ کسی دوسرے شخص کے نطفے سے پیدا کیا گیا ہے۔

❷ خواب کے بارے میں جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہے' اس لیے کہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ عام جھوٹ سے بڑا جھوٹ ہوتا ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے سے روکا گیا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے مترادف ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ وحی کے بغیر کلام ہی نہیں فرماتے اور وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

❹ اسلام اپنے متبعین کی تربیت کرتا ہے کہ وہ تمام احوال میں سچ بولیں' نیند ہو یا حالت بیداری اور ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک کے متعلق سچ بولیں خواہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو یا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہو یا اپنی ذات کے بارے میں' اس لیے کہ صدق میں اطمینان وسکون اور کامیابی ہے' صدق انسان کو نیکی پر لگاتا ہے اور نیکی کا انجام جنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ السَّلَامُ

سلام کا بیان

۱۳۱۔ بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْأَمْرِ بِإِفْشَائِهِ

۱۳۱۔ باب: سلام کرنے کی فضیلت اور اسے پھیلانے کا حکم

یہ کلمہ (السلام علیکم) ہر قسم کی آفت سے براءت اور ہر قسم کے عیب سے بچاؤ کو متضمن ہے' اسی لیے جنت کا ایک نام ''دارالسلام'' بھی ہے کیونکہ وہ تمام آفات سے سلامتی والا گھر ہے۔

یہ شر سے امان اور حرب و جنگ سے ضمان ہے' اس لیے اسلام نے اس کے اظہار اور اس کی نشر و اشاعت کا حکم فرمایا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى أَهْلِهَا ﴾ [النور : ٢٧].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو''۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ﴾ [النور : ٦١].

اور فرمایا: ''پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے نفسوں پر سلام کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے مبارک اور پاکیزہ۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا ﴾ [النساء : ٨٦].

نیز فرمایا: ''جب تمہیں (سلام کا) تحفہ دیا جائے تو تم اس سے بہتر تحفہ انہیں دو یا وہی انہیں لوٹا دو''۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ. إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ ﴾ [الذاريات : ٢٤،٢٥].

اور فرمایا: ''کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ اس کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کیا تو ابراہیم نے بھی سلام کیا''۔

شرح الآیات: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو آداب شرعی کی تعلیم دی ہے کہ وہ اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں داخل نہ ہوں اور اجازت ملنے کے بعد گھر والوں کو سلام کریں۔ اجازت لینے کے لیے تین بار دستک دینی چاہیے' اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس آجانا چاہیے۔ سلام کرنے کو تحفہ قرار دیا کہ اگر کوئی شخص تمہیں سلام کا تحفہ پیش کرے یعنی ''السلام علیکم'' کہے تو تم اس سے بہتر تحفہ دو یعنی ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہو یا کم از کم وہی انہیں لوٹا دو یعنی جواب میں ''وعلیکم السلام'' کہہ دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٤٥ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)). متفق عليه.

۸۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۵۰) ملاحظہ فرمائیں۔

٨٤٦ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى آدَمَ ﷺ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ ـ نَفَرٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٍ ـ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوْهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)). متفق عليه.

۸۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں فرمایا جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو اور وہ جو تمہیں جواب دیں اسے غور سے سنو پس وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: السلام علیکم فرشتوں نے کہا: السلام علیک ورحمة الله. پس انھوں نے ''رحمة الله'' کا اضافہ کیا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٦٢ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٤١).

فقه الحديث ☆ ❶ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فرشتے حضرت آدم علیہ السلام سے کچھ فاصلے پر تھے۔

❷ جو شخص کسی مجلس میں جائے تو وہ سلام کرنے میں پہل کرے۔

❸ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سلام کرنے کا طریقہ سکھایا' اس سے پہلے وہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔

❹ شروع میں سلام کرنے کا جو انداز اور جو کلمات تھے وہ بیان کیے گئے اور اہل اسلام کے سلام کے یہی کلمات ہیں۔

❺ سلام کا جواب بہتر اور زیادہ کلمات کے ساتھ دینا چاہیے۔ زائد کلمات بھی وہی کہنے چاہییں جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں' اپنی طرف سے کسی قسم کا اضافہ جائز نہیں۔

❻ آدم علیہ السلام تمام بنی نوع انسان کے باپ ہیں۔

❼ علم اہل علم سے حاصل کرنے کا حکم۔

٨٤٧ـ وَعَنْ اَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. متفق عليه، هٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ.

۸۴۷۔ حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا: (۱) مریض کی عیادت کرنے۔ (۲) جنازوں میں شریک ہونے۔ (۳) چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینے۔ (۴) ضعیف و ناتواں کی مدد کرنے۔ (۵) مظلوم کی مدد اور فریاد رسی کرنے۔ (۶) سلام کو پھیلانے اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے (کا حکم فرمایا)۔ (متفق علیہ) یہ بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر ۲۴۴ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۴۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)). رواه مسلم.

۸۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جنت میں نہیں جاؤ گے حتیٰ کہ تم ایمان لاؤ اور تم ایماندار نہیں بنو گے حتیٰ کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرو' کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٥٤).

فقه الحديث ☆ ❶ کمال ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرنے کو بنیاد قرار دیا' اس لیے کہ اس محبت کی وجہ سے لوگوں کے درمیان بھائی چارے اور امن و آشتی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

❷ جنت میں جانے کے لیے ایمان ضروری ہے۔

❸ سلام کو عام کرنے کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر واقف و ناواقف کو سلام کریں۔

❹ سلام الفت و محبت کے لیے پہلا سبب اور حصول محبت کی چابی ہے' سلام عام کرنے سے مسلمانوں کی ایک دوسرے کے ساتھ محبت پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک اسلامی شعار بھی ہے جو اہل اسلام کو دیگر قوموں سے ممتاز کرتا ہے۔

❺ سلام کرنے سے تواضع پیدا ہوتی ہے' فخر و غرور اور تکبر کی حوصلہ شکنی ہے۔ آپس کی ناراضی اور قطع تعلقی ختم ہوتی ہے اور حالات خوشگوار ہو جاتے ہیں۔

۸۴۹۔ وَعَنْ أَبِي يُوْسُفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۸۴۹۔ حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح ـ أخرجه الترمذى (٢٤٨٥)، وابن ماجه (١٣٣٤ و ٣٢٥١)، وأحمد (٥/ ٤٥١)، والدارمى (١/ ٣٤٠ ـ ٣٤١ و ٢/ ٢٧٥)، والحاكم (٣/ ١٣).

فقه الحديث ☆ ❶ سلام پھیلانا امت میں امن و امان قائم کرنے کی دلیل ہے۔

❷ کھانا کھلانے سے بھی امن قائم ہوتا ہے' اس سے خوف دور ہو جاتا ہے اور فقر زائل ہو جاتا ہے' دل باہم قریب ہو جاتے ہیں اور صلہ رحمی بھی ہو جاتی ہے۔

❸ اعمال صالحہ اور اقوال طیبہ کا ثمرہ اور پھل جنت ہے۔

❹ شریعت نے جنت میں لے جانے والے اعمال کی طرف راہنمائی فرمائی کہ یہ یہ کام کرو گے تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

ش ۸۵۰۔ وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ

۸۵۰۔ حضرت طفیل بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ، قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِينٍ، وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ، وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ وَأَقُولُ: اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَطْنٍ! ـ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ ـ إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، فَنُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ.
رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بازار جاتے۔ راوی بیان کرتے ہیں جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی کباڑیے، کسی تاجر یا کسی مسکین کے پاس سے گزرتے تو اسے سلام کرتے۔ طفیل بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھ سے اپنے ساتھ بازار جانے کو کہا' تو میں نے انہیں کہا آپ بازار میں کیا کریں گے؟ آپ کسی فروخت کرنے والے کے پاس ٹھہرتے ہیں نہ کسی سودے کے بارے میں پوچھتے ہیں اور نہ ہی قیمت لگاتے ہیں اور بازار کی کسی مجلس میں بھی نہیں بیٹھتے' اس لیے میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں' ہم آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبطن (پیٹ والے)! طفیل کا پیٹ بڑھا ہوا تھا' ہم تو بازار میں صرف سلام کرنے جاتے ہیں' پس ہم جس سے ملتے ہیں اسے سلام کرتے ہیں۔ (موطا۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه مالك (٢/ ٩٦١ ـ ٩٦٢) بإسناد صحيح.

غريب الحديث: (سقاط) ''معمولی ردی چیزیں بیچنے والا شخص، کباڑیہ''۔

فقه الحديث☆ ❶ مسلمان کو اپنے بھائی کی دعوت قبول کرنی چاہیے بشرطیکہ وہ معصیت پر مبنی نہ ہو۔

❷ ہر مسلمان کو سلام کرنا مستحب ہے' خواہ آپ اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔

❸ بازار میں عمومی طور پر ذکر الٰہی سے غفلت برتی جاتی ہے' اس لیے کچھ ایسے داعی ہونے چاہئیں جو اس غفلت پر انہیں متنبہ کرتے رہیں۔

❹ جو شخص بازار کی مصروفیت سے فارغ ہو جائے تو اسے فوراً وہاں سے آجانا چاہیے تاکہ اس کا دل بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین کے قطعات میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اور پسندیدہ قطعہ مساجد ہیں اور ناپسندیدہ قطعہ بازار ہیں۔''

١٣٢ـ بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ الْمُبْتَدِىءُ بِالسَّلَامِ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ)) فَيَأْتِي بِضَمِيرِ الْجَمْعِ، وَإِنْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا، وَيَقُولُ الْمُجِيبُ: ((وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ)) فَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ فِي قَوْلِهِ: وَعَلَيْكُمْ.

١٣٢ـ باب: سلام کی کیفیت

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سلام میں پہل کرنے والے کے لیے مستحب اور بہتر ہے کہ وہ جمع کی ضمیر کے ساتھ ''السلام علیکم ورحمة الله وبركاته'' کہے' اگرچہ جسے سلام کہا جا رہا ہے وہ ایک شخص ہی ہو اور سلام کا جواب دینے والا بھی جمع کی ضمیر کے ساتھ ''وعليكم السلام ورحمة الله و بركاته'' کہے گا اور وہ شروع میں واؤ عاطفہ بھی لگائے یعنی وعلیکم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٥١ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشْرٌ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((عِشْرُوْنَ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((ثَلَاثُوْنَ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۵۱۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: ''السلام علیکم'' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں۔'' پھر دوسرا آدمی آیا اس نے کہا ''السلام علیکم ورحمة الله'' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا' وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔'' پھر ایک اور شخص آیا تو اس نے کہا: ''السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته'' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا' وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: ''(اس شخص کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه أبو داود (٥١٩٥)، والترمذى (٢٦٨٩)، والدارمى (٢/ ٢٧٧). اس کی سند حسن ہے' جبکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد ہے جسے امام بخاری نے ''الأدب المفرد (٩٨٦)'' امام نسائی نے ''عمل اليوم الليلة (٣٦٨)'' اور ابن حبان (۴۹۳) نے روایت کیا ہے' اس کی سند صحیح ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ مجلس میں آنے والا شخص حاضرین مجلس کو سلام کرے۔

❷ اگر کوئی شخص سلام کرے تو اس کے ساتھ بات چیت شروع کرنے سے پہلے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

❸ لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینا اور بہتری کے حصول کے لیے انہیں متنبہ کرنا چاہیے۔

❹ سلام کرنے اور اس کا جواب دینے کے مختلف کلمات ہیں' جو کم اور زیادہ ہو سکتے ہیں اور اسی مناسبت سے اجر میں کمی بیشی ہوگی۔ جیسا کہ آپ نے دس' بیس اور تیس نیکیوں کا ذکر فرمایا۔ یاد رہے کہ زیادہ نیکیوں کے حصول کی خاطر اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ کرنا درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جو تین الفاظ فرما دیے بس انہی پر اکتفا کرنا چاہیے' اسی میں خیر و برکت اور فوز و فلاح ہے اور یہی نیکی ہے۔

٨٥٢ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ: قُلْتُ: ((وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ)). متفقٌ عليه.

وهٰكَذَا وَقَعَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ الصَّحِيْحَيْنِ: ((وَبَرَكَاتُهُ)) وَفِي بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا، وَزِيَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ.

۸۵۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام پیش کرتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا ''عليه السلام ورحمة الله وبركاته'' (متفق علیہ).

صحیحین (بخاری و مسلم) کی بعض روایات میں ''برکاته'' کے الفاظ ہیں اور بعض میں یہ الفاظ نہیں ہیں اور ثقہ راوی کی زیادتی مقبول ہے پس ''وبركاته'' کا اضافہ صحیح ہے۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخارى (٦/ ٣٠٥ ـ فتح)، ومسلم (٢٤٤٧).

فقه الحديث☆ ❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کہ حضرت جبریل انہیں سلام پیش کرتے ہیں۔

❷ غائبانہ سلام کا جواب دینے کا طریقہ کہ اس میں غائب کی ضمیر استعمال کی جاتی ہے' یعنی ''وعليكم'' کی بجائے ''وعليه'' کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٥٣۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وهٰذَا مَحْمُولٌ عَلٰى مَا إِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيرًا.

۸۵۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے تو انہیں تین بار سلام کرتے۔ (بخاری)

یہ اس صورت میں ہے جب ہجوم زیادہ ہوتا۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (١/ ١٨٨ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق اور بندوں پر آپ کی شفقت و رحمت کا بیان۔

❷ حاضرین میں تمام لوگ ایک جیسی فہم و فراست کی اہلیت نہیں رکھتے' اس لیے ہر سطح کے شخص کو سمجھانے کے لیے بات کو دہرانا چاہیے۔ تین بار دہرانے سے مراد یہ ہے کہ کچھ لوگ فہم و فراست کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتے ہیں' وہ پہلی بار سمجھ لیتے ہیں' اوسط درجے کے دوسری بار اور ادنیٰ درجے والے تیسری بار بات سمجھ لیتے ہیں۔

❸ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے سلام کا جواب نہ دے تو اسے دوسری اور تیسری مرتبہ سلام کرنا بھی جائز ہے۔

❹ اجازت طلب کرنا کبھی سلام سے پہلے ہوتا ہے اور کبھی ساتھ ہی ہوتا ہے۔

٨٥٤۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۵۴۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے لیے ان کے حصے کا دودھ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے' آپ رات کو تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سوئے ہوئے کو بیدار نہ کرتے اور بیدار کو سنا دیتے پس نبی ﷺ تشریف لائے اور حسب معمول سلام کیا۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٠٥٥).

فقه الحديث☆ ❶ اگر کوئی شخص موجود نہ ہو تو اس کے لیے کھانے پینے کی چیز بچا کر رکھنا جائز ہے۔

❷ رات کے وقت اہل خانہ کے پاس آنا جائز ہے' گھر والوں کو سلام کرنا مستحب ہے خواہ وہ بیدار ہوں یا سوئے ہوئے ہوں۔ لیکن سلام اس طرح کرنا چاہیے کہ اگر کوئی سویا ہوا ہے تو وہ بیدار نہ ہو جائے اور جو بیدار ہے وہ سن لے اور سلام کا جواب دے۔

٨٥٥۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

وَهٰذَا مَحْمُولٌ عَلٰى أَنَّهُ ﷺ، جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ وَالْإِشَارَةِ، وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: ((فَسَلَّمَ عَلَيْنَا)).

۸۵۵۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز مسجد میں سے گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی' پس آپ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

یہ اس صورت پر محمول ہے کہ آپ نے الفاظ اور اشارہ دونوں کو جمع فرما لیا یعنی السلام علیکم بھی کہا اور ہاتھ سے اشارہ بھی فرمایا۔ اس کی تائید ابوداود کی روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے: ''آپ نے ہمیں سلام بھی کہا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث: صحيح دون الإشارة. أخرجه البخاري في الأدب المفرد (١٤٠٧)، والترمذي (٢٦٩٧)، وأحمد (٩/٤٥٧-٤٥٨).

اس حدیث کی سند شہر بن حوشب کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے' اس کا صرف متابعت وشاہد میں اعتبار کیا جاتا ہے۔ اس حدیث میں اشارے سے سلام کرنے کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث میں منع ہے' جسے ترمذی (۲۸۳٦) نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے' لیکن یہ سند حسن درجے کی ہے اور "عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۳۴۰)" میں اس کا ایک شاہد بھی ہے۔ لہٰذا اس حدیث میں اشارے سے سلام والے الفاظ ضعیف ہیں جبکہ سلام کہنے کا ذکر دیگر صحیح احادیث میں ثابت ہے۔ تو امام نووی رحمہ اللہ کا اسے اس بات پر محمول کرنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشارے اور زبان سے سلام کہا ہے' یہ ٹھیک نہیں۔ (واللہ اعلم)

فقه الحديث: ❶ اگر کسی جگہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو عورتیں اکٹھی مل کر بیٹھ سکتی ہیں۔

❷ عورتوں کو سلام کرنا جائز ہے بشرطیکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو' اگر فتنے کا اندیشہ ہو تو پھر سلام نہیں کرنا چاہیے' البتہ کسی عمر رسیدہ خاتون کو سلام کیا جا سکتا ہے۔

❸ صرف ہاتھ یا انگلیوں کے اشارے سے سلام کرنا جائز نہیں' یہ یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے' اس سے بچنا چاہیے، سیلوٹ کرنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

٨٥٦- وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى)).

رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ.

۸۵٦۔ حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: "عليك السلام" اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: "تم "عليك السلام" مت کہو' اس لیے کہ یہ تو مردوں کا اسلام ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے) یہ حدیث پوری پہلے گزر چکی ہے۔ (توثیق الحدیث کے لیے (۷۹٦) دیکھیے۔

١٣٣- بَابُ آدَابِ السَّلَامِ

۱۳۳۔ باب: سلام کے آداب

٨٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). متفقٌ عليه.

وفي رواية للبخاري: ((وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ)).

۸۵۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں"۔ (متفق علیہ)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: "چھوٹا بڑے کو سلام کرے"۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١١/ ١٥ - فتح)، ومسلم (٢١٦٠)، والرواية الثانية عند البخاري (١١/ ١٤ و ١٥ - فتح).

فقه الحديث: ❶ سلام کرنے کے آداب بیان کیے گئے اور ہر صاحب حق کو اس کا حق دیا گیا ہے' اس میں رتبوں کا اعتبار نہیں' مذکورہ صورتوں کا اعتبار ہوگا۔

❷ آنے والا سلام کرنے میں پہل کرے گا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا' تھوڑے ہوں یا زیادہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ اگر شارع عام ہو یا بازار تو وہاں مقدور بھر کوشش کرنی چاہیے کہ سلام کو عام کیا جائے' جیسا کہ حدیث نمبر (۸۵۰) میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ وہ ہر ایک کو سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔

۸۵۸۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ)). رواه أبو داود بإسنادٍ جيدٍ.

ورواه الترمذي عن أبي أُمامة رضي الله عنه: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ، أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: ((أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ تَعَالَى)). قال الترمذي: هذا حديثٌ حسنٌ.

۸۵۸۔ حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو ان میں سے سلام کرنے میں پہل کرتا ہے''۔ (ابوداؤد۔ سند جید ہے)

ترمذی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! دو آدمی آپس میں ملتے ہیں تو ان میں سے سلام کرنے میں کون پہل کرے؟ آپ نے فرمایا: ''جو ان میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٥١٩٧)، والترمذي (٢٦٩٤).

فقه الحديث☆ ❶ مسلمانوں کے درمیان سلام کو پھیلانا مستحب ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اس کی محبت اور قرب کا ذریعہ ہے۔

❷ جب دو آدمی آپس میں ملتے ہیں تو ان میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے بھائی کو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔

۱۳۴۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهُ عَلَى قُرْبٍ بِأَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ، أَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوُهَا

۱۳۴۔ باب: اسے بار بار سلام کہنا مستحب ہے جس سے قرب کی وجہ سے بار بار ملاقات ہوتی ہو' وہ اس طرح کہ وہ اس کے پاس آئے پھر باہر جائے پھر اندر آئے' یا ان کے درمیان درخت اور اس قسم کی کوئی چیز حائل ہو جائے تو پھر سلام کرے

۸۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الْمُسِيءِ صَلَاتَهُ أَنَّهُ جَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فقال: ((ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. متفقٌ عليه.

۸۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ''مسیئ الصلوٰۃ'' کی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا' اس نے نماز پڑھی پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''تو جا، پھر نماز پڑھ' اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی''۔ پس وہ واپس گیا نماز پڑھی پھر آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا حتیٰ کہ اس نے تین مرتبہ ایسے ہی کیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٢٣٧ ـ فتح)، ومسلم (٣٩٧).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

❷ نماز کی درستی کے لیے اطمینان اور سکون شرط ہے۔

❸ اگر کوئی شخص سنت کے مطابق اطمینان وسکون کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی' بلکہ سر سے اوپر نہیں اٹھتی یعنی بارگاہ الٰہی میں نہیں پہنچتی۔

❹ اہل مجلس کو بار بار سلام کرنے کا جواز جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے اور اسی مناسبت سے یہ حدیث ہے کہ یہ شخص تھوڑے تھوڑے وقفے اور بہت قریب سے آپ کی خدمت میں تین بار حاضر ہوا اور تینوں مرتبہ سلام کیا۔

٨٦٠ـ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، أَوْ جِدَارٌ، أَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۸۶۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے' اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے اور یہ پھر اسے ملے تو اسے پھر سلام کرنا چاہیے''۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٥٢٠٠) مرفوعًا وموقوفًا، وإسناده المرفوع أصح.

فقه الحديث☆ جب کوئی انسان کسی مسلمان کو سلام کرے اور پھر جلد ہی ان کی دوبارہ ملاقات ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ سلام کرے، پھر ملاقات ہو تو تیسری بار سلام کرے اور اگر اس سے زائد بار ملاقات ہو تو زائد بار سلام کرے اور یہ مسنون عمل ہے۔ ابن سنی نے ''عمل الیوم واللیلۃ'' میں یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام جب کہیں اکٹھے جا رہے ہوتے اور کہیں ان کے سامنے کوئی درخت یا ٹیلا آ جاتا اور وہ اس کی دائیں اور بائیں طرف ہوجاتے اور اس کے بعد جب پھر ملتے تو وہ ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے۔

١٣٥ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۱۳۵۔ باب: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا مستحب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ﴾ [النور: ٦١].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے نفسوں (گھر والوں) کو سلام کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے بابرکت اور پاکیزہ''۔

٨٦١ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ، فَسَلِّمْ، يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو' اس طرح تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن بشواهده ـ أخرجه الترمذي (٢٦٩٨). ترمذی کی سند علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' لیکن اس حدیث کی کئی اور سندیں بھی ہیں جو اس حدیث کو حسن کے درجہ تک لے جاتی ہیں' انہیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''نتائج الأفكار'' (۱/ ۱۶۷۔۱۷۰) میں جمع کیا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی ادب کا برتاؤ کرنا چاہیے' وہ اس طرح ہے کہ گھر میں آتے جاتے وقت انہیں سلام کیا جائے۔

❷ سلام، سلام کرنے والے اور جسے سلام کیا گیا دونوں کے لیے باعث برکت ہے' اس لیے سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے' اسے عام کرنا چاہیے' ہر جاننے والے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنا چاہیے' اس میں کوئی سبکی یا ہتک نہیں بلکہ یہ تو خیر و برکت کا باعث ہے۔

۱۳۶۔ بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

۱۳۶۔ باب: بچوں کو سلام کرنا

۸۶۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ. متفق عليه.

۸۶۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے انہیں سلام کیا اور فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۳۲ ۔ فتح)، ومسلم (۲۱۶۸).

فقه الحديث☆ ❶ بچوں سے محبت کرنی چاہیے تاکہ جب وہ بڑوں سے ملیں تو ان سے خوفزدہ نہ ہوں۔

❷ چھوٹے بچوں کو سلام کرنے سے انسان میں تواضع پیدا ہوتی ہے اور بڑے پن کا گھمنڈ ختم ہو جاتا ہے۔

❸ اس طرح بچوں کی تعلیم و تربیت بھی ہو جاتی ہے کہ اسلام میں سلام کرنے کے آداب کیا ہیں۔

❹ جب تک بچے کسی برے اور حرام کام کا ارتکاب نہیں کرتے تب تک انہیں بلا وجہ ڈرانا، دھمکانا اور خوفزدہ کرنا درست نہیں۔

۱۳۷۔ بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى زَوْجَتِهِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ مَحَارِمِهِ وَعَلَى أَجْنَبِيَّةٍ وَأَجْنَبِيَّاتٍ لَا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ، وَسَلَامِهِنَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ

۱۳۷۔ باب: آدمی کا اپنی بیوی کو، اپنی محرم عورت کو اور اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو (ایک) اجنبی عورت کو یا (زیادہ) عورتوں کو سلام کرنا اور اسی شرط کے ساتھ عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

۸۶۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ ۔ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي الْقِدْرِ، وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ، وَانْصَرَفْنَا، نُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا. رواه البخاري.

قَوْلُهُ: ((تُكَرْكِرُ)) أَيْ: تَطْحَنُ.

۸۶۳۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ایک عورت تھی ایک اور روایت میں ہے کہ وہ بوڑھی عورت تھی' وہ چقندر کی جڑیں لے کر ہانڈی میں ڈالتی اور وہ جو کے کچھ دانے پیستی' پس جب ہم نماز جمعہ پڑھتے اور واپس آتے تو ہم اسے سلام کرتے تو وہ یہ کھانا ہمیں پیش کرتی۔ (بخاری)

(تکرکر) ''وہ پیستی''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۴۲۷ ۔ فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (السلق) ''چقندر''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ نماز جمعہ پڑھنے کے بعد اپنے اپنے کام میں مصروف ہو جانا مباح ہے۔

❷ نیکی و بھلائی خواہ معمولی نوعیت کی ہو اسے حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

❸ جب فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر خواتین کو سلام کرنا جائز ہے۔

❹ صحابہ کرام کی تنگ دستی اور ان کے پختہ ایمان وصبر کا بیان۔

٨٦٤۔ وَعَنْ أُمِّ هَانِىءٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، وَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۶۴۔ حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' آپ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو کپڑے سے پردہ کیے ہوئے تھیں' پس میں نے سلام کیا اور آگے لمبی حدیث بیان کی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (١/ ٤٩٨) (٨٢)۔

فقه الحديث☆ جب فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو عورتیں مردوں کو سلام کر سکتی ہیں۔

٨٦٥۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَهٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوٰى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ.

۸۶۵۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے) یہ الفاظ ابوداود کے ہیں اور ترمذی کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز مسجد میں سے گزرے اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی' پس آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۵۵) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٨۔ بَابُ تَحْرِيمِ ابْتِدَائِنَا الْكُفَّارِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَّةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلٰى أَهْلِ مَجْلِسٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ وَكُفَّارٌ

۱۳۸۔ باب: کافر کو سلام کرنے میں پہل کرنا حرام ہے اور ان کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ اور اہل مجلس کو سلام کرنا مستحب ہے جس میں مسلمان اور کافر دونوں موجود ہوں

٨٦٦۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبْدَؤُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو۔ پس جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے راستے کے تنگ ترحصے کی طرف مجبور کر دو''۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢١٦٧).

غريب الحديث ☆ (فاضطروه) ''اسے مجبور کردو''

فقه الحديث ☆ ❶ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل کرنا حرام ہے۔

❷ شرف ایمان اور عزت اسلام کا اظہار کرنا چاہیے اور یہود و نصاریٰ کو راستے کے تنگ تر یعنی ایک کنارے پر چلنے پر مجبور کیا جائے اور مسلمانوں کو شان و شوکت کے ساتھ راستے کے درمیان میں چلنا چاہیے۔

❸ اہل کتاب کو تنگ راستے پر چلنے پر مجبور کرنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ وہ اپنی سوچ و فکر تبدیل کریں اور اسلام قبول کرلیں تاکہ جہنم کی آگ سے بچ جائیں۔

٨٦٧ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). متفقٌ عليه.

۸۶۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم ''وعلیکم'' کہا کرو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١١ / ٤٢ ـ فتح)، ومسلم (٢١٦٣).

فقه الحديث ☆ اگر اہل کتاب سلام کریں تو انہیں کس طرح جواب دینا چاہیے' اس کی تعلیم دی گئی ہے کہ انہیں جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہنا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل کتاب مسلمانوں کو بددعا کے طور پر زبان کو ملا کر ''السام علیکم'' کہتے تھے یعنی ''تم پر موت آئے'' اور ''وعلیکم'' کا معنی ہے کہ جو تم ہمارے حق میں کہہ رہے ہو ویسے ہی تمہارے ساتھ ہو۔ لیکن افسوس کہ آج کل مسلمان بھی فیشن کے طور پر ''السلام علیکم'' کے الفاظ صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اور نادانستہ طور پر ''السام علیکم'' کہہ دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرماتے۔

٨٦٨ـ وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ـ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ ـ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ. متفقٌ عليه.

۸۶۸۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرک' بت پرست اور یہود' سب ملے جلے بیٹھے ہوئے تھے' پس نبی ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١١ / ٣٨ ـ ٣٩ ـ فتح)، ومسلم (١٧٩٨).

فقه الحديث ☆ ❶ جب کسی ایسی مجلس کے پاس سے گزر ہو جس میں مسلمان اور کافر و مشرک سبھی قسم کے لوگ بیٹھے ہوئے ہوں تو انہیں عمومی طور پر السلام علیکم کہہ دینا چاہیے لیکن ارادۃً مسلمانوں کو سلام کرنا مقصود ہو۔

❷ اہل اسلام اہل شرک اور اہل کتاب کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس مجلس میں کسی حرام کام کا ارتکاب نہ ہو یا وہاں اسلام کے منافی کوئی بات چیت نہ ہو رہی ہو اور مسلمانوں کو وہاں اسلام کی دعوت پیش کرنی چاہیے۔

١٣٩ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاءَهُ أَوْ جَلِيْسَهُ

۱۳۹۔ باب: جب کوئی مجلس سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں یا ساتھی سے جدا ہو تو سلام کرنا مستحب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٦٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)). رواه أبو داود، والترمذي وقال: حديث حسن.

۸۶۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھنے کا ارادہ کرے تو تب بھی سلام کرے' اس لیے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق دار (اہم) نہیں۔'' (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٥٢٠٨)، والترمذى (٢٧٠٦)، وأحمد (٢/ ٢٣٠ و٢٨٧ و٤٣٩).

فقه الحديث☆ جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو وہ سب سے پہلے سلام کرے اور جب جانے لگے تو پھر بھی سلام کر کے جائے۔ پہلا سلام دوسرے سلام سے بہتر اور فائق تر نہیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں وقت کے سلام کی اپنی اپنی اہمیت ہے' لہٰذا دونوں وقت سلام کرنا چاہیے۔

١٤٠۔ بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ وَآدَابِهِ

۱۴۰۔ باب: اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ﴾ [النور: ٢٧]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾ [النور: ٥٩].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو''۔

اور فرمایا: ''اور جب تم میں سے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ (اندر داخل ہونے کے لیے) اسی طرح اجازت طلب کریں جیسے ان سے پہلے لوگ اجازت طلب کرتے تھے''۔

شرح الآيات: پہلی آیت میں عام حکم ہے کہ جب تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں جانا چاہو تو پہلے اجازت طلب کرو' اگر اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جاؤ اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ۔ دوسری آیت میں ان بچوں کو مخاطب کیا گیا ہے جو پہلے نابالغ تھے اور گھروں میں تین مخصوص اوقات کے علاوہ اجازت کے بغیر ہی آتے جاتے تھے اب جبکہ وہ بالغ ہو چکے ہیں تو انہیں بھی عام لوگوں کی طرح اجازت لے کر گھروں میں آنا چاہیے۔

٨٧٠۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)). متفقٌ عليه.

۸۷۰۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین بار اجازت طلب کرنی چاہیے' اگر تجھے اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٦ ـ ٢٧ ـ فتح)، ومسلم (٢١٥٣).

غريب الحديث☆ (فإن أذن لك) اگر تمہیں اندر آنے کے اجازت دی جائے تو پھر اندر چلے جاؤ۔

فقه الحديث☆ اگر کوئی شخص کسی کے گھر جائے تو تین بار اجازت طلب کرے' اس طرح کہ پہلی بار اجازت طلب کرے اگر نہ ملے تو پھر دوسری بار اور اگر پھر بھی اجازت نہ ملے تو تیسری بار اور اگر تیسری بار بھی اجازت نہ ملے تو پھر وہاں سے چلا آئے اور وہاں نہ ٹھہرے' اس طرح صاحب منزل پر حجت قائم ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ صاحب منزل جب دستک سنے تو اسے پہلی دستک پر اجازت دے دینی چاہیے اور اگر وہ کسی دینی یا دنیوی کام میں مشغول ہو اور وہ تیسری دستک پر بھی اجازت نہ دے سکے تو وہ معذور سمجھا جائے گا۔

۳ کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر نہیں جانا چاہیے۔

۴ اگر اجازت نہ ملے تو واپس آ جانا چاہیے' اس میں کوئی عیب ہے نہ لوٹنے والے کی کوئی بے عزتی ہے بلکہ یہ تو کتاب وسنت کی پیروی ہے۔

۸۷۱۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). متفق عليه.

۸۷۱۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اجازت کا طلب کرنا دیکھنے سے بچنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۲٤ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۵٦).

فقه الحديث☆ ۱ اجازت طلب کرنے کی علت بیان کی گئی ہے کہ نظر سے بچا جائے یعنی اندر کی چیزیں نہ دیکھی جائیں جن کا دیکھنا گھر والوں کو قطعاً گوارا نہیں ہوتا۔

۲ قیاس وعلت کا مشروع ہونا ثابت ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا: ''من أجل البصر'' یعنی کسی علت مشترک کی وجہ سے تحریم وتحلیل کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔

۳ اجازت طلب کرنا ہر ایک کے لیے مشروع قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ محارم کے لیے بھی تاکہ ان کے سامنے بھی ستر نہ کھلے اور بے پردگی نہ ہو۔

۸۷۲۔ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَقَالَ: اَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِخَادِمِهِ: ((اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ، فَقُلْ لَهُ: قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟)) فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَدَخَلَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۸۷۲۔ حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر قبیلے کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ اس نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ اس وقت گھر میں تشریف فرما تھے' اس نے کہا کیا میں اندر آ جاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: ''اس شخص کے پاس جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ اور اسے کہو کہ وہ ''السلام علیکم'' کہے اور پھر کہے کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟' اس آدمی نے سن لیا اور کہا ''السلام علیکم'' کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟'' پس نبی ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۵۱۷۷ و ۵۱۷۸ و ۵۱۷۹)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (۳۱٦).

غريب الحديث☆ (ألج) ''کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟''

فقه الحديث☆ ۱ اجازت طلب کرنے کے لیے پہلے سلام کرنا چاہیے اور پھر اندر جانے کی اجازت طلب کرنی چاہیے' دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعے اجازت طلب کرنا درست نہیں۔

۲ لوگوں کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ بتانا چاہیے کہ پہلے سلام کرنا چاہیے اور پھر داخل ہونے کی اجازت لینی چاہیے۔

۳ اگر کسی شخص کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو اسے بتا دینا چاہیے تاکہ وہ بھی قرآن وسنت کے مطابق عمل کر سکے۔

۴ اگر ممکن ہو تو کسی واسطے کے ذریعے بھی تعلیم دی جا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٧٣۔ وَعَنْ كِلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَاَدْخُلُ؟)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۷۳۔ حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ کو سلام کیے بغیر ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''واپس لوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟'' (ابوداؤد' ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن۔ أخرجه أبو داود (٥١٧٦)، والترمذي (٢٧١٠)، وأحمد (٣/ ٤١٤).

فقه الحديث☆ ❶ داخل ہونے والے پر سلام کرنا واجب ہے۔
❷ بات چیت سے پہلے سلام کرنا چاہیے' جو شخص سلام کیے بغیر اندر آ جائے تو اس سے بات وغیرہ نہ کی جائے حتیٰ کہ وہ سلام کرے۔
❸ اگر کوئی شخص اجازت لیے بغیر اندر آ جائے تو اسے تعلیم دینے کی خاطر واپس بھیجنا جائز ہے۔

١٤١۔ بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيْلَ لِلْمُسْتَأْذِنِ: مَنْ أَنْتَ؟ أَنْ يَقُوْلَ: فُلَانٌ، فَيُسَمِّي نَفْسَهُ بِمَا يُعْرَفُ بِهِ مِنِ اسْمٍ أَوْ كُنْيَةٍ، وَكَرَاهَةِ قَوْلِهِ: ((أَنَا)) وَنَحْوَهَا

۱۴۱۔ باب: سنت تو یہی ہے کہ جب اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو؟ تو وہ جس نام یا کنیت سے مشہور و معروف ہو وہ بیان کرے اور اس کا اس طرح کہنا کہ ''میں ہوں'' یا اس جیسے مبہم الفاظ کہنا پسندیدہ نہیں

٨٧٤۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيْثِهِ الْمَشْهُوْرِ فِي الْإِسْرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثُمَّ صَعِدَ بِي جِبْرِيْلُ الَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ وَسَائِرِهِنَّ، وَيُقَالُ فِي بَابِ كُلِّ سَمَاءٍ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: جِبْرِيْلُ)) متفق عليه.

۸۷۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کی معراج کے متعلق مشہور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو ان سے پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ انھوں (جبریل علیہ السلام) نے بتایا: جبریل۔ پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: محمد ﷺ ہیں' پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور پھر تیسرے، چوتھے اور باقی آسمانوں پر چڑھے اور ہر آسمان کے دروازے پر پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ تو وہ (جبریل علیہ السلام) کہتے: جبریل''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٠٢ - ٣٠٣ ـ فتح)، ومسلم (١٦٢).

فقه الحديث☆ ❶ نبی ﷺ کے معراج کے واقعہ کی دلیل کہ آپ کو بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔
❷ پہلے آسمان کو آسمان دنیا بھی کہتے ہیں' اس لیے کہ باقی آسمانوں کی نسبت یہ آسمان بندوں کے زیادہ قریب ہے۔
❸ اجازت طلب کرنے کی دلیل حتیٰ کہ اہل آسمان میں بھی یہی دستور نافذ العمل ہے۔
❹ اجازت طلب کرنے والا اپنا نام ظاہر کرے کہ میں فلاں ہوں۔ جیسا کہ جبریل علیہ السلام نے پوچھنے پر بتایا کہ میں جبریل ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٧٥- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ، فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: أَبُوذَرٍّ. متفق عليه.

۸۷۵۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے چل رہے ہیں، پس میں بھی چاند کے سائے (چاندنی) میں چلنے لگا آپ مڑے تو آپ نے مجھے دیکھ لیا اور پوچھا "یہ کون ہے؟" میں نے کہا: ابوذر۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٦٠ ـ ٢٦١ ـ فتح)، ومسلم (٢/ ٦٨٨) (٣٣).

فقه الحديث☆ ❶ رات کے وقت اکیلے چلنا جائز ہے۔

❷ سائل کو اپنا نام بتا کر تعارف کرانا چاہیے۔

٨٧٦- وَعَنْ أُمِّ هَانِيءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ. متفق عليه.

۸۷۶۔حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو پردہ کیے ہوئے تھیں، آپ نے پوچھا: "یہ کون ہے؟" میں نے کہا: ام ہانی! (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۶۴) ملاحظہ فرمائیں۔

٨٧٧- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: ((أَنَا أَنَا ؟!)) كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. متفق عليه.

۸۷۷۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، آپ نے پوچھا: "یہ کون ہے؟" میں نے کہا: میں! آپ نے فرمایا: "میں، میں (کا کیا مطلب)؟!" گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٣٥ ـ فتح)، ومسلم (٢١٥٥).

فقه الحديث☆ اجازت طلب کرنے کے لیے دروازہ کھٹکھٹانا چاہیے اور اگر کوئی شخص اجازت طلب کرتے وقت اپنا نام نہ بتائے تو اسے ڈانٹنا جائز ہے۔

١٤٢- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكَرَاهَةِ تَشْمِيتِهِ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَبَيَانِ آدَابِ التَّشْمِيتِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

۱۴۲۔باب: چھینک لینے والا جب "الحمدلله" کہے تو اس کو جواب میں "یرحمك الله" کہنا مستحب ہے اور اگر وہ "الحمد لله" نہ کہے تو اس کو جواب دینا ناپسندیدہ ہے اور چھینک کا جواب دینے، چھینک لینے اور جمائی کے آداب

٨٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ،

۸۷۸۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تم میں سے کوئی چھینک لے اور ''الحمد لله'' کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے یہ حق ہے کہ وہ ''یرحمک الله'' کہے جبکہ جمائی تو شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ مقدور بھر اسے روکنے کی کوشش کرے' اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۱۰/ ۶۰۷ ۔ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت محبت یعنی پسند اور ناپسند کا اثبات۔

❸ چھینک لینے والا جب ''الحمد لله'' کہے تو اس کے جواب میں ''یرحمک الله'' کہنا چاہیے اور اگر وہ ''الحمد لله'' نہ کہے تو پھر ''یرحمک الله'' بھی نہیں کہنا چاہیے۔

❹ چھینک لینے سے انسان کا دماغ ہلکا ہو جاتا ہے' وہ راحت محسوس کرتا ہے اور طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے اس لیے چھینک لینے پر ''الحمد لله'' کہنا چاہیے۔

❺ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جس سے طبیعت میں سستی، کاہلی اور ثقل سا محسوس ہوتا ہے' انسان اپنا کوئی کام بھی صحیح طریقے سے نہیں کر سکتا۔ انسان کی اس کیفیت کو دیکھ کر شیطان خوش ہوتا ہے اور ہنستا ہے لہٰذا مقدور بھر کوشش کرنی چاہیے کہ جمائی کو روکا جائے اور ایسے کام سے اجتناب کیا جائے جس سے شیطان خوش ہوتا ہو۔

۸۷۹۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۷۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی چھینک لے تو اسے ''الحمد لله'' کہنا چاہیے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو اس کے لیے ''یرحمک الله'' کہنا چاہیے اور جب وہ اس کے لیے ''یرحمک الله'' کہے تو اس چھینک لینے والے کو ''يهديكم الله ويصلح بالكم'' (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے) کہنا چاہیے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۱۰/ ۶۰۸ ۔ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ امت کو یہ تعلیم دی گئی کہ جب کوئی چھینک لے تو کیا کہے، سننے والا کیا کہے اور پھر چھینک لینے والا جواب میں کیا کہے۔

❷ چھینک لینا بھی ایک نعمت ہے جس سے انسان بہت سی خیر و بھلائی حاصل کر لیتا ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کے اس فضل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اس چھینک کے ذریعے اپنے بندے کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے' اس لیے ''الحمد لله'' کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ اگر کوئی شخص تمہیں دعا دے تو تمہیں بھی اس کے حق میں دعائے خیر کرنی چاہیے۔

❺ اس دعائے خیر کے باہم تبادلے سے آپس میں محبت اور خیر خواہی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو باہمی اتفاق و اتحاد اور تعمیر وطن کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

۸۸۰۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ)). رواه مسلم.

۸۸۰۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی چھینک لے اور وہ ''الحمد لله'' کہے تو تم اس کے لیے ''یرحمک الله'' کہو اور اگر وہ ''الحمد لله'' نہ کہے تو تم بھی اس کے لیے ''یرحمک الله'' نہ کہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۹۹۲).

فقه الحديث☆ جب چھینک لینے والا ''الحمدلله'' کہے تو اس کے لیے جواب میں ''یرحمک الله'' کہنا واجب ہے اور اگر وہ ''الحمدلله'' نہ کہے تو پھر ''یرحمک الله'' نہ کہنے کی بھی صراحت ہے۔

۸۸۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ: عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ، وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي! فَقَالَ: ((هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ)). متفق عليه.

۸۸۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے چھینک لی پس آپ نے ایک کو ''یرحمک الله'' کہا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا' آپ نے جس شخص کو جواب نہیں دیا تھا اس نے کہا: فلاں شخص نے چھینک لی تو آپ نے اسے جواب دیا اور میں نے چھینک لی تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا: ''اس شخص نے ''الحمد لله'' کہا تھا (اس لیے میں نے اسے جواب دیا) اور تم نے ''الحمد لله'' نہیں کہا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخارى (۱۰/ ۶۱۰ ـ فتح)، ومسلم (۲۹۹۱).

فقه الحديث☆ ❶ جب چھینک لینے والا ''الحمد لله'' نہ کہے یا اس کے علاوہ کوئی اور کلمہ کہے تو اس کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

❷ اگر کسی شخص پر کسی کام کی حقیقت واضح نہ ہو تو وہ اس کے بارے میں استفسار کرسکتا ہے۔

۸۸۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، وَخَفَضَ ـ أَوْ غَضَّ ـ بِهَا صَوْتَهُ. شَكَّ الرَّاوِي. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینک لیتے تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے اور اس کے ذریعے اپنی آواز کو آہستہ کرتے۔ راوی کو شک ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''خفض'' کا لفظ بولا یا ''غض'' کا (معنی دونوں کا ایک ہی ہے)۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه أبو داود (۵۰۲۹)، والترمذى (۲۷۴۵).

اس کی سند حسن ہے' اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن عجلان کے' وہ صدوق ہے جبکہ مستدرک حاکم (۴/۲۶۴) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی ایک اور سند بھی ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی حدیث ہے لہٰذا یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ چھینک لینے کے آداب بیان کیے گئے کہ چھینک لیتے وقت منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لینا چاہیے تاکہ منہ یا ناک سے تھوک یا لعاب وغیرہ نکل کر کسی دوسرے شخص پر نہ گر جائے۔ مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے مقدور بھر کوشش کرنی چاہیے۔

❷ چھینک لیتے وقت آواز کو پست اور ہلکا رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے' اسلام کس قدر پیارا دین ہے کہ تہذیب و شائستگی اور دوسروں کے احساسات کا کس قدر خیال رکھا گیا ہے۔

٨٨٣- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَيَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ؛ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۳۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہود رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر بناوٹی چھینک لیتے کہ آپ ان کے لیے ''یرحمک الله'' کہیں گے لیکن آپ فرماتے ہیں: ''یهدیکم الله ویصلح بالکم''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (٩٤٠)، وأبو داود (٥٠٣٨)، والترمذي (٢٧٣٩)، وأحمد (٤/ ٤٠٠)، والحاكم (٤/ ٢٦٨).

فقه الحديث☆ ❶ یہود رسول اللہ ﷺ سے دعا لینے کے لیے کوشاں رہتے تھے تاکہ انہیں چین، قرار اور سکون نصیب ہو' اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور یہودی اس بات سے پوری طرح باخبر اور آگاہ تھے' چنانچہ وہ حصول برکت کی خاطر آپ کے پاس چھینک لیتے تھے' تاکہ آپ ان کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمائیں۔

❷ یہود فطری طور پر دھوکے باز اور جھوٹے ہیں' ان کی چالبازی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے' وہ بظاہر شعائر اسلام کا اظہار کرتے ہیں لیکن یہ سب کچھ وہ اپنے مفاد کی خاطر کرتے ہیں۔

❸ غیر مسلموں کی چھینک کے جواب میں اگر وہ ''الحمد لله'' کہیں تو ''یرحمك الله'' کے بجائے ''یهدیکم الله ویصلح بالکم'' کہنا چاہیے۔

٨٨٤- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۸۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کر لے' اس لیے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٩٩٥).

فقه الحديث☆ ❶ ثابت ہوا کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے اور اس سے جمائی لینے والے کو سستی اور کاہلی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

❷ جمائی عموماً تب آتی ہے جب بدن بوجھل ہو جاتا ہے اکتا جاتا ہے' اور وہ سستی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت شہوات کی طرف مائل کرتی ہے جس کا انجام شیطان کی پیروی ہوتا ہے۔

❸ شیطان انسان کی نگرانی کرتا رہتا ہے' وہ جب بھی اسے غافل پاتا ہے تو اس پر قابو پا لیتا ہے' اس کے منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ اس پر ہنستا ہے اور انسان کی غفلت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

❹ اسلام نے ہر موقع پر شیطان سے بچنے کی تلقین اور راہنمائی کی ہے کیونکہ وہ ہمارا دشمن ہے' اس لیے وہ ہر لحہ انسان کو گمراہ کرنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتا ہے۔ پس مسلمان کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اس کے فتنوں اور چالوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

۱۴۳۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ وَتَقْبِيلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، وَتَقْبِيلِ وَلَدِهِ شَفَقَةً، وَمُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ، وَكَرَاهِيَةِ الْإِنْحِنَاءِ

۱۴۳۔ باب: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا، خندہ پیشانی سے ملنا' نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا اور شفقت سے اپنے بچے کو چومنا اور آنے والے سے معانقہ کرنا مستحب ہے جبکہ جھک کر ملنا مکروہ ہے

۸۸۵۔ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. رواه البخاري.

۸۸۵۔ حضرت ابو الخطاب قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں مصافحے کا معمول تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں! (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۱۱/ ٥٤ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (المصافحة) "ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملانا"۔

فقه الحديث☆ مصافحہ کرنا سنت ہے اور یہ ہر دور میں مشروع رہا ہے' اس میں کوئی نقصان ہے نہ مخالفت' یہ ایسی سنت ہے جس پر اجماع ہے کہ ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا چاہیے۔ مصافحے کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ ایک ہاتھ سے کیا جائے۔

۸۸۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۸۸۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور یہی وہ پہلے لوگ ہیں جو مصافحے کا طریقہ لائے ہیں"۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٥٢١٣)، وأحمد (٣/ ٢١٢).

فقه الحديث☆ ❶ اگر کسی میں کوئی خوبی ہو تو اسے بیان کرنا مستحب ہے۔

❷ مصافحے کا طریقہ یمن میں رائج تھا' وہاں سے کچھ لوگ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس طریقے کی تعریف فرمائی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے اس طریقے کو لائے ہیں' آپ نے اسے جاری فرمایا۔ پس مسلمان کو چاہیے کہ وہ فضیلت کو اسی طرف منسوب کرے جو اس کا اہل ہے' کسی کی اہلیت وفضیلت سے انکار کرنا چاہیے نہ اس خوبی کو اپنی یا کسی اور کی طرف منسوب کرنا چاہیے۔

۸۸۷۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا)) رواه أبو داود.

۸۸۷۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو انہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے"۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ حسن بشواهده ـ أخرجه أبو داود (٥٢١٢)، والترمذی (٢٧٢٧)، وابن ماجه (٣٧٠٣)، وأحمد (٤/

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۹ و ۳۰۳).

اس کی سند ابو اسحٰق کی تدلیس اور اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مسند احمد (۱۴۲/۲) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کا شاہد ہے جس بنا پر یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ (ان شاء اللہ)

فقه الحدیث ☆ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ فضیلت عطا فرمائی ہے کہ اس کے صغیرہ گناہ مختلف اعمال کی وجہ سے معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ وضو کرنے سے، نماز پڑھنے سے اور مصافحہ کرنے سے وغیرہ وغیرہ اور جہاں تک کبیرہ گناہوں کا تعلق ہے تو وہ توبہ کے بغیر اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

۸۸۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ، أَيَنْحَنِي لَهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۸۸۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا وہ اس کے لیے جھکے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' اس نے پوچھا: تو کیا اس سے لپٹ جائے اور اسے بوسہ دے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر اس نے پوچھا: تو کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑے اور اس سے مصافحہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث ☆ حسن بشواهده ـ أخرجه الترمذی (۲۷۲۸)، وابن ماجه (۳۷۰۲)، وأحمد (۳/ ۱۹۸)، والبیهقی (۷/ ۱۰۰)

اس حدیث کی سند حنظلہ بن عبداللہ السدوسی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن یہ حدیث شواہد کی وجہ سے حسن درجے کی ہے۔

فقه الحدیث ☆ ❶ اگر کسی شرعی حکم کا علم نہ ہو تو اس کے بارے میں پوچھ لینا چاہیے اور جس سے مسئلہ پوچھا جائے اسے ناراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ سائل کو بڑے احسن انداز سے مسئلہ سمجھا دینا چاہیے اور اگر ایک ہی سوال بار بار پوچھا جائے تو اس سے بھی ناراض نہیں ہونا چاہیے۔

❷ ملاقات کے وقت جھکنا منع ہے خواہ کوئی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو' جھک کر کسی کے گھٹنوں یا پاؤں کو ہاتھ لگانا ناجائز ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی قبیح حرکت ہے۔

❸ بار بار ملاقات پر معانقہ کرنا درست نہیں البتہ کوئی شخص دیر بعد ملا ہو یا کوئی شخص کہیں جا رہا ہو اور اسے الوداع کہنا ہو تو تب معانقہ کرنا جائز ہے۔

❹ مصافحہ کرنا جائز ہے اور اس حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے۔

۸۸۹۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ؛ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ، وَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. رواه الترمذي وغيره

۸۸۹۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا چلو اس نبی کے پاس چلیں۔ پس وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیے گئے) نو واضح معجزات کے متعلق دریافت کیا۔ راوی نے یہاں تک حدیث بیان کی کہ آخر ان دونوں نے آپ کے ہاتھ ا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باسانید صحیحۃ.

ور پاؤں کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ (ترمذی وغیرہ نے اسے صحیح اسانید سے روایت کیا ہے۔)

توثيق الحديث☆ ضعيف ۔ أخرجه الترمذي (٢٧٣٣)، وابن ماجه (٣٧٠٥).

فقه الحديث:۔ اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سلمہ راوی ہے جو سیء الحفظ ہے' پس یہ حدیث ضعیف ہے' اس لیے قابل حجت اور قابل استدلال نہیں۔

٨٩٠۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قِصَّةٌ قَالَ فِيهَا: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

٨٩٠۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک قصہ منقول ہے جس میں انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے قریب ہوگئے اور ہم نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث☆ ضعيف ۔ أخرجه أبو داود (٥٢٢٣)، وابن ماجه (٣٧٠٤).

اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے' آخری عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

فقه الحديث☆ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے' قابل حجت نہیں لیکن اس موضوع کے متعلق دوسری احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عادت بنائے بغیر علمائے ربانی اور والدین کے ہاتھ چوم لینا جائز ہے جیسا کہ حضرت زارع رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ وہ عبدالقیس کے وفد میں آئے اور جب ہمیں یہ بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں تو ہم آپ سے لپٹ گئے' ہم نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں پکڑ لیے اور انہیں بوسہ دیا۔ (الأدب المفرد (٩٧٥)' ابو داؤد (٥٢٢٥)' بيهقي في الآداب (٢٩٥)

٨٩١۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي، فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَجُرُّ ثَوْبَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ)) . رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

٨٩١۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے' پس وہ آپ کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی ﷺ (شوق اور خوشی کے عالم میں) اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے ان کی طرف گئے۔ پس آپ نے ان سے معانقہ کیا اور انہیں بوسہ دیا۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ۔ أخرجه الترمذي (٢٧٣٢).

اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ اور اس کے والد' دو راوی ضعیف ہیں اور محمد بن اسحٰق مدلس راوی ہے' عنعنہ سے روایت کرتا ہے۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے۔

فقه الحديث☆ ضعیف حدیث قابل حجت اور قابل استدلال نہیں۔

٨٩٢۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ**)). رواه مسلم.

٨٩٢۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اگرچہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٢٣) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۹۳۔ وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قبّل النبيُّ ﷺ الحسن بن عليّ رضي الله عنهما فقال الاقرع بن حابس: إنّ لي عشرة من الولد ما قبّلت منهم احدًا. فقال رسول الله ﷺ: ((**من لا يرحم لا يُرحم!**)). متفقٌ عليه.

۸۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا تو (پاس بیٹھے ہوئے) حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے تو ان میں سے کسی کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کا بیان

۱۴۴۔ بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَتَشْيِيعِ الْمَيِّتِ، وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَحُضُورِ دَفْنِهِ، وَالْمُكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعْدَ دَفْنِهِ

مریض کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' نماز جنازہ پڑھنا' اس کی تدفین میں شریک ہونا اور اسے دفنانے کے بعد اس کی قبر پر کچھ دیر ٹھہرنا

٨٩٤۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ. متفقٌ عليه.

۸۹۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینک لینے والے کی چھینک کا (اگر وہ الحمد للہ کہے تو اسے یرحمك الله کہہ کر) جواب دینے، قسم دینے والے کی قسم پوری کر دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور اسلام کے عام کرنے کا حکم فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۳۹) ملاحظہ فرمائیں۔

٨٩٥۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ)). متفقٌ عليه.

۸۹۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک لینے والے کی چھینک کا جواب دینا"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۳۸) ملاحظہ فرمائیں۔

٨٩٦۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي! قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا

۸۹۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل قیامت والے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی! وہ (ابن آدم) کہے گا: اے میرے رب! میں کس طرح تیری عیادت کرتا تو تو رب العالمین ہے؟!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي! قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ؟! قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي! قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟)). رواه مسلم.

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی؟ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو تم مجھے اس کے ہاں پاتے؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا! وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو تو خود تمام جہانوں کا رب، پروردگار اور پالنہار ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم اس (کے اجر وثواب) کو میرے پاس پاتے؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو خود رب العالمین ہے؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے پانی پلا دیتے تو تم اس (کے اجر وثواب) کو میرے ہاں پاتے؟" (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۵٦۹).

فقه الحديث ☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کا اثبات۔

❷ اگر بندے نیک عمل کریں تو اللہ انہیں بہترین جزا سے نوازتا ہے وہ کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔

❸ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیے اس پر اللہ بڑے انعام سے نوازتا ہے۔

❹ مریض کی عیادت کرنا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔

❺ بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا واجب ہے۔

❻ نظریہ حلول اور وحدت الوجود جیسے باطل نظریے کا رد ہے۔

۸۹۷۔ وَعَنْ اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ)). رواه البخاري.

((الْعَانِي)): الاَسِيْرُ.

۸۹۷۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مریض کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہا کراؤ"۔ (بخاری)

(العانی): "قیدی"۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۱٦۷/٦ ـ فتح).

غريب الحديث ☆ (فكوا) "فدیہ دے کر قیدی کو رہا کرانا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ مسلمان ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں' باہم تعاون کرتے ہیں' اسی لیے اسلامی معاشرے کی یک جہتی کو ایک دیوار یا ایک مضبوط عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے۔

❷ مسلمان کو چاہیے کہ جب اسے کسی بھائی کی بیماری کا پتا چلے تو وہ اس کی تیمارداری کرے اور اگر اسے دوائی کی ضرورت ہو تو اس معاملے میں بھی اس کی مدد کرے۔

❸ عیادت کرنے کے لیے کسی مناسب وقت پر جانا چاہیے تاکہ مریض کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

❹ مریض کی عیادت سے اس کا آدھا مرض ختم ہو جاتا ہے اور اسے حوصلہ ملتا ہے۔

❺ بھوکے کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے۔

❻ مسلمان قیدیوں کو دشمن کی قید سے رہا کرانا واجب ہے۔ اس میں وہ قیدی بھی آ سکتے ہیں جو ناجائز مقدمات میں پھنسے ہوئے ہیں اور کتنے عرصے سے بلاوجہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں' ان کی رہائی کے لیے بھی کوشش کرنی چاہیے۔

٨٩٨۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((جَنَاهَا)). رواه مسلم.

۸۹۸۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ جنت کے تازہ پھل چننے میں مصروف رہتا ہے''۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! ''خرفۃ الجنۃ'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے تازہ پھل چننا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٥٦٨) (٤١).

غريب الحديث☆ (خرفة) ''پھل چننا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ حدیث میں مذکور اجر صرف مسلمان کو کسی مسلمان کی عیادت کرنے پر ملتا ہے۔

❷ مریض کی عیادت کرنے کی ترغیب۔

❸ مریض کی عیادت طاعات میں سے ہے' جو جنت کے قریب کر دیتی ہے اور جہنم سے دور کر دیتی ہے۔

٨٩٩۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

((الْخَرِيفُ)): الثَّمَرُ الْمَخْرُوفُ، أَيْ: الْمُجْتَنٰى.

۸۹۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں چنے ہوئے پھلوں کا حصہ ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

(الخریف) ''چنے ہوئے پھل''۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٠٩٨ و ٣٠٩٩)، والترمذي (٩٦٩)، وابن ماجه (١٤٤٢).

فقہ الحدیث☆ ❶ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف امور پر مامور فرمایا ہے' ان میں سے بعض فرشتے مریض کی عیادت کرنے والے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے دعا کرنے پر مامور ہیں۔

❷ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمان کی بہت اہمیت ہے' مسلمانوں کو بھی آپس میں اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

❸ فرشتے اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں' ان کی تعداد کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

❹ جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرنا شروع کر دیتے ہیں' صبح کے فرشتے شام تک اور شام والے طلوع فجر تک۔

❺ مریض کی عیادت کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں' مریض اور گھر والوں کے حالات و ظروف کے مطابق کسی بھی وقت عیادت کی جاسکتی ہے۔

٩٠٠ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: ((أَسْلِمْ)) فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ؟ فَقَالَ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، وَهُوَ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٩٠٠ـ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' وہ بیمار ہوگیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''اسلام قبول کرلو''۔ پس اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی تھا' اس نے کہا ابو القاسم کی بات مان لو۔ پس وہ مسلمان ہوگیا تو نبی ﷺ اس کے پاس سے باہر تشریف لائے تو یہ فرما رہے تھے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اسے جہنم کی آگ سے بچالیا''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢١٩ ـ فتح).

فقه الحديث☆❶ کسی مشرک سے خدمت لینا جائز ہے۔

❷ اہل کتاب کی عیادت کرنا جائز ہے' جب یہ امید ہو کہ اسے اسلام کی دعوت دی جائے تو وہ ایمان لے آئے گا۔

❸ ذمی لوگوں سے حسن معاملہ کرنا۔

❹ چھوٹے بچوں سے خدمت لینا جائز ہے اور چھوٹے بچوں کو اسلام کی دعوت دی جاسکتی ہے اور اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ان کا اسلام قبول کرنا درست ہوگا۔

❺ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو جہنم سے بچانے کے لیے کس قدر حریص اور متفکر تھے۔

١٤٥ـ بَابُ مَا يُدْعَى بِهِ لِلْمَرِيضِ

۱۴۵۔ باب: مریض کو کن الفاظ سے دعا دی جائے؟

٩٠١ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الرَّاوِي سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا)). متفق

٩٠١ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے جب کوئی آدمی اپنی کسی بیماری کے بارے میں عرض کرتا یا اسے کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ ایسے کرتے، حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ نے اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھی پھر اسے اٹھایا (یعنی آپ ﷺ اس طرح کرتے تھے) اور آپ یہ دعا پڑھتے: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے' ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے لعاب دہن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه.

ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کے لیے شفایابی کا ذریعہ ہوگی‘‘۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٢٠٦ ـ فتح)، ومسلم (٢١٩٤).

فقه الحديث☆❶ دم کرنے والا اپنی انگلی پر کچھ لعاب لگائے پھر اسے مٹی پر رکھے اس کے ساتھ تھوڑی سی مٹی لگ جائے تو اسے درد یا زخم والی جگہ لگائے اور مذکورہ دعا پڑھے۔

❷ ہر قسم کی تکلیف میں دم کرنا جائز ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے ساتھ تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

❹ شرعی دم میں ایک تاثیر ہے جس سے مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے۔

❺ دم کرتے وقت انگشت شہادت پر لعاب لگانا اور پھر اسے زمین پر لگا کر تکلیف والی جگہ رکھنا جائز ہے۔

٩٠٢ـ **وعَنها** أنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَعُوذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)). متفق عليه.

٩٠٢ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے بعض اہل خانہ کی عیادت کرتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ (تکلیف والے حصے پر) پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے: ’’اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، تو ایسی شفا عطا فرما کہ وہ بیماری کو نہ چھوڑے‘‘۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٢٠٦ ـ فتح)، ومسلم (٢١٩١).

غريب الحديث☆ (البأس) ’’تکلیف‘‘۔ (السقم) ’’مرض، بیماری‘‘۔

فقه الحديث☆❶ مریض کی عیادت کرنا اہل اسلام کے حقوق میں سے ہے۔

❷ مریض کے تکلیف والے حصے پر دایاں ہاتھ پھیرنا مستحب ہے۔ دائیں ہاتھ کو بائیں پر فضیلت حاصل ہے۔

❸ شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

❹ دوائی استعمال کرنا توکل کے منافی نہیں لیکن دوائیوں میں شفا کا عقیدہ رکھنا یہ درست نہیں۔ دوائی استعمال کرنی چاہیے لیکن شافی صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھنا چاہیے۔

٩٠٣ـ **وعَن** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)). رواه البخاري.

٩٠٣ـ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ثابت رحمہ اللہ سے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ والا (بتایا ہوا) دم نہ کروں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں (ضرور کریں)۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھی: ’’اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو لے جانے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شافی نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے‘‘۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٢٠٦ ـ فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۹۰۲) ملاحظہ فرمائیں۔

٩٠٤۔ وعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)). رواه مسلم.

۹۰۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی تو آپ نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما، اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما، اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٦٢٨) (٨).

فقه الحديث☆ ❶ امام وحکمران کو مریضوں کی عیادت کرنی چاہیے۔
❷ اللہ عزوجل سے شفا طلب کرنی چاہیے۔
❸ دعا میں الحاح وزاری مستحب ہے۔

٩٠٥۔ وعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ـ ثَلَاثًا ـ وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)). رواه مسلم.

۹۰۵۔ حضرت ابو عبداللہ عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے جسم میں محسوس ہونے والی تکلیف کے بارے میں بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسم کے جس حصے میں تم تکلیف محسوس کرتے ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ ''بسم اللہ'' اور سات مرتبہ ''أعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما أجد وأحاذر'' (میں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں) پڑھو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٢٠٢).

فقه الحديث☆ ❶ انسان اپنی تکلیف کے بارے میں اظہار کر سکتا ہے' یہ شکوے کے زمرے میں نہیں آتا۔
❷ جس قدر انسان کے بس میں ہو اسے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانا چاہیے۔
❸ انسان اپنے آپ کو خود بھی دم کر سکتا ہے۔
❹ بندے کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے حفظ وامان اور پناہ طلب کرتا رہے' وہی نفع پہنچاتا ہے اور وہی نقصان اور تکلیف دور کرتا ہے۔
❺ دعا میں بڑی تاثیر ہے' اس کے لیے ضروری ہے کہ دعا انہی الفاظ کے ساتھ کی جائے جو الفاظ رسول اللہ ﷺ سے منقول ومروی ہیں۔

٩٠٦۔ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْهُ أَجَلُهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ، إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ)) رواه أبوداود والترمذي وقال:

۹۰۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو اور وہ اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے ''میں اللہ عظیم جو عرش عظیم کا رب ہے' سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے عافیت دے دے گا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

(ابوداود، ترمذی) حدیث حسن ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث شرط بخاری پر صحیح ہے۔

توثيق الحديث☆ حسن۔ أخرجه أبو داود (۳۱۰۶)، والترمذي (۲۰۸۳)، والحاكم (۱/ ۳۴۲).

اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں' سوائے منہال بن عمرو کے' وہ صدوق ہے۔

فقه الحديث☆ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کتنی بھی عظیم چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ تو اس سے کہیں عظیم تر ذات ہے' وہ ہر چیز دینے پر قادر ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ سے پورے یقین کے ساتھ دعا کی جائے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور پھر وہ اس سے خوش بھی ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے خلوص کے ساتھ دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بیماری سے عافیت عطا فرما سکتا ہے' پھر خصوصاً مسنون دعائیں کی جائیں کہ ان میں خصوصی تاثیر اور برکت ہے۔

۹۰۷۔ **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَنْ يَعُودُهُ قَالَ: ((**لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ**)). رواه البخاري.

۹۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ کا معمول تھا کہ آپ جس کسی کی بھی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''کوئی بات نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۶/ ۶۲۴۔ فتح).

غريب الحديث☆ (طهور) تمہارا مرض تمہارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی' اس سے تمہارے گناہ ختم ہو جائیں گے۔

فقه الحديث☆ ❶ اگر کوئی امام و حکمران اور عالم کسی دیہاتی یا کسی عام شخص کی عیادت کے لیے چلا جائے تو اس سے ان کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ایسے موقع پر انہیں وعظ و نصیحت کی جائے تو وہ زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

❷ عیادت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ مریض کو تسلی دے کہ کوئی بات نہیں یہ مرض ان شاء اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

❸ نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کا بہت خیال رکھتے تھے' ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے' اگر کوئی دیہاتی بھی بیمار ہو جاتا تو آپ اس کی عیادت کے لیے بھی تشریف لے جاتے تھے۔

۹۰۸۔ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)) قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ. رواه مسلم.

۹۰۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو پوچھا اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' تو انھوں نے یہ دعا پڑھی ''اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تجھے نقصان پہنچائے' ہر نفس کے شر اور حاسد کی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے' اللہ تعالیٰ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۱۸۶).

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات کے ساتھ دم کرنا جائز ہے۔

❷ دم اور دعا کرنا اور کرانا جائز ہے' لہٰذا ایک مسلمان جس طرح اپنے آپ کو دم کرتا ہے اسی طرح وہ دوسرے کو بھی دم کر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ حسد کا اثر ہو سکتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔

٩٠٩ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي)) وَكَانَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۹۰۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ پر اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے'' تو اس کا رب اس کی تصدیق فرماتا ہے اور کہتا ہے ''میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں'' اور جب وہ کہتا ہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میرے سوا کوئی معبود نہیں' میں یکتا ہوں' میرا کوئی شریک نہیں'' اور جب وہ (بندہ) کہتا ہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میرے سوا کوئی معبود نہیں' میری ہی بادشاہی ہے اور میرے لیے ہی تعریف ہے'' اور جب بندہ کہتا ہے ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' گناہ سے پھرنا اور نیکی کرنا صرف اللہ کی توفیق سے ممکن ہے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میرے سوا کوئی معبود نہیں' گناہ سے پھیرنا اور نیکی کرنے کی توفیق دینا بھی صرف میرا ہی کام ہے''۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص یہ کلمات اپنے مرض میں پڑھے پھر وہ فوت ہو جائے تو اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (٣٤٣٠)، وابن ماجه (٣٧٩٤)، وابن حبان (٢٣٢٥).

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور شعبہ نے ابو اسحاق سے اختلاط سے پہلے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کا یہ کہنا کہ شعبہ نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا' کوئی نقصان دہ نہیں' کیونکہ یہ حدیث وہ رائے سے بیان نہیں کر سکتا جیسا کہ ظاہر ہے۔ پھر ''المنتخب من المسند (۹۴۵)'' میں اس کی متابعت موجود ہے جو مرفوع ہے' اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ''جس نے یہ دعا حالت مرض میں پڑھی پھر اسی بیماری میں مر گیا تو وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا''۔ اس کی سند جید ہے' اس کے سب راوی ثقہ ہیں اور مسلم کے ہیں سوائے ایک راوی ابو جعفر فراء کے' وہ بھی ثقہ ہے۔

فقه الحديث☆ مسلمان اپنی بیماری کے عالم میں دنیا سے منقطع ہو رہا ہوتا ہے اور اس کی ساری توجہ اور امید کا مرکز و محور صرف اللہ کی ذات ہوتی ہے' اس لیے اس وقت اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی عظمت و کبریائی بیان کرنی چاہیے۔ جو شخص اللہ سے ملاقات کی آرزو اور خواہش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔ پس اس امید سے یہ دعا پڑھنا حسن خاتمہ کا باعث ہے۔

١٤٦ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤَالِ أَهْلِ الْمَرِيضِ عَنْ حَالِهِ

۱۴۶۔ باب: مریض کے اہل خانہ سے مریض کی حالت پوچھنا مستحب ہے

٩١٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ

۹۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس بیماری میں باہر آئے جس میں آپ نے وفات پائی تو لوگوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ نے کیسے صبح کی؟ تو انھوں نے بتایا کہ الحمد للہ انھوں نے افاقے کی صورت میں صبح کی ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٨/ ١٤٢ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (بارئًا) ''مرض میں افاقہ ہوا''۔

فقه الحديث☆ ❶ اگر کسی وجہ سے مریض کے پاس جانا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے گھر کے کسی فرد سے اس کے بارے میں پوچھا جا سکتا ہے۔

❷ اپنی محبوب شخصیت کے بارے میں نیک شگون لینا جائز ہے۔

❸ جس شخص سے مریض کے بارے میں پوچھا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ حوصلہ افزا انداز میں جواب دے' مایوسی کا اظہار نہ کرے تا کہ پوچھنے والے دوست احباب کو بھی حوصلہ ہو۔

❹ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ سے کس قدر محبت تھی کہ وہ آپ کے مرض کے بارے میں فکر مند تھے' اس لیے وہ آپ کے گھر والوں سے بھی آپ کی صحت کے بارے میں استفسار کرتے تھے۔

❺ کسی شخص کو اس کی کنیت اور اس کے پسندیدہ نام سے بلانا مستحب ہے۔

١٤٧۔ بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ أَيِسَ مِنْ حَيَاتِهِ

١٤٧۔ باب: جو شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے وہ کیا دعا پڑھے

٩١١۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى)). متفقٌ عليه.

٩١١۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے: ''اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے (اپنے ساتھ) ملا دے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ١٢٧ ـ فتح)، ومسلم (٢٤٤٤).

فقه الحديث☆ ❶ نبی ﷺ کو موت و حیات میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپ نے اللہ سے ملاقات کی خاطر موت کو اختیار فرمایا۔

❷ مریض کو چاہیے کہ وہ اللہ سے مغفرت و رحمت طلب کرے' اسے کسی بھی لمحے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

❸ رسول اللہ ﷺ نے جو مغفرت طلب فرمائی وہ رفع درجات کے لیے ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیے تھے۔

❹ مومن کو چاہیے کہ وہ بیماری کی حالت میں زیادہ سے زیادہ نفل خیرات کرے تا کہ اس کی نیکیوں میں اضافہ ہو۔

❺ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کرنا چاہتا ہے۔

❻ ''رفیق اعلیٰ'' سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی دعا فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩١٢۔ وعنها قالت: رأيت رسول الله ﷺ وهو بالموت، عنده قدح فيه ماء، وهو يدخل يده في القدح، ثم يمسح وجهه بالماء، ثم يقول: ((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)). رواه الترمذي.

۹۱۲۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موت (نزع) کے عالم میں دیکھا' آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی تھا' آپ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے پھر اپنے چہرۂ مبارک پر پانی ملتے' پھر یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں پر میری مدد فرما''۔ (ترمذی)

توثيق الحديث☆ ضعيف بهذا اللفظ ـ أخرجه الترمذي (٩٧٨)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (١٦٢٣)، وابن ماجه (١٠٩٣)، وأحمد (٦/ ٦٤ و ٧٠ و ٧٧ و ١٥١)، وابن سعد في ((الطبقات الكبرى)) (٢/ ٢٥٨)، والحاكم (٢/ ٤٦٥).

اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس لیے کہ اس میں ایک راوی موسیٰ بن سرجس مجہول الحال ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ الفاظ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ سے مختلف ہیں' جو سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ)). پس یہ حدیث مذکورہ بالا دو وجوہ سے ضعیف ہے۔

غريب الحديث☆ (غمرات الموت) ''موت کی سختیاں''۔ (سكرات الموت) ''موت کی بے ہوشیاں' غشی کا طاری ہونا''۔

فقه الحديث☆ ❶ موت کی سختی کے وقت پانی استعمال کرنا جائز ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور اس کی طرف متوجہ ہونے سے موت کی تلخیاں اور سختیاں کم ہو جاتی ہیں۔

❸ موت کی سختیاں اور تلخیاں بہت شدید ہوتی ہیں حتیٰ کہ انبیاء بھی ان سختیوں میں تخفیف کی دعا کرتے تھے۔

❹ موت کی سختی کے وقت بھی انسان کو دل و زبان سے اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ زبان سے توحید کا اقرار ہو' تاکہ خاتمہ بالایمان ہو جائے اور اس وقت جزع فزع اور سوئے خلقی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

١٤٨۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ أَهْلِ الْمَرِيْضِ وَمَنْ يَخْدُمُهُ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهِ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَا يَشُقُّ مِنْ أَمْرِهِ وَكَذَا الْوَصِيَّةِ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ مَوْتِهِ بِحَدٍّ أَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا

۱۴۸۔ باب: مریض کے اہل خانہ اور اس کے خدمت گاروں کو مریض کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے اور اس کی طرف سے پیش آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے اور اسی طرح جس شخص کی موت حد یا قصاص کے نافذ ہونے کی وجہ سے قریب ہو اس کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرنا مستحب ہے

٩١٣۔ عن عمران بن الحصين رضي الله عنهما أن امرأة من جهينة أتت النبي ﷺ وهي حبلى من الزنا، فقالت: يا رسول الله! أصبت حدًّا فأقمه علي، فدعا رسول الله ﷺ وليها، فقال: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا)) ففعل،

۹۱۳۔ حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی' نبی ﷺ کی خدمت میں آئی تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں (زنا سے) حد کو پہنچ گئی ہوں' پس آپ اسے مجھ پر نافذ فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولی (سرپرست) کو بلایا اور فرمایا: ''اس کے ساتھ حسن سلوک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پیش آؤ اور جب یہ بچہ جنم دے لے تو اسے میرے پاس لے آنا"۔ پس اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اس عورت پر اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیے گئے پھر آپ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے سنگسار کر دیا گیا اور پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۲) ملاحظہ فرمائیں۔

امام نووی رحمہ اللہ نے جو باب باندھا ہے اس کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ آپ نے اس خاتون کے سرپرست کو فرمایا کہ تم اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، یہ نہیں کہ اب اس سے یہ غلطی ہوگئی ہے تو تم اس کا جینا حرام کر دو، وضع حمل یعنی بچہ جننے تک اس کا خیال رکھو جب بچہ جنم دے لے تو پھر اسے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد اس عورت کو سنگسار کیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسلام میں شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے۔

۱۴۹۔ بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيْضِ: أَنَا وَجِعٌ، أَوْ شَدِيْدُ الْوَجَعِ، أَوْ مَوْعُوْكٌ، أَوْ وَا رَأْسَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ، وَبَيَانَ أَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى سَبِيْلِ التَّسَخُّطِ وَإِظْهَارِ الْجَزَعِ

۱۴۹۔ باب: مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف یا شدید تکلیف ہے یا بخار ہے یا میرا سر گیا اور اس قسم کے کلمات کہنا جائز ہے اس میں کوئی کراہت نہیں لیکن یہ تب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ناراضی اور جزع فزع کے اظہار کے طور پر نہ ہو

۹۱٤۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَمَسِسْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا، فَقَالَ: ((أَجَلْ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)). متفق عليه.

۹۱۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت بخار میں مبتلا تھے میں نے آپ کو ہاتھ لگایا تو میں نے کہا آپ کو تو بہت شدید بخار ہے! آپ نے فرمایا: "ہاں! مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۱۱۰ ـ فتح)، ومسلم (۲۵۷۱).

غريب الحديث☆ (يوعك) "بخار کی تکلیف، بخار کی شدت"۔

فقه الحديث☆ ❶ جس قدر مرض یا تکلیف زیادہ ہوگی اسی قدر اجر بھی زیادہ ہوگا اور گناہ بھی زیادہ معاف ہوں گے۔

❷ اللہ تعالیٰ جس قدر عظیم نعمت سے نوازتا ہے اسی قدر آزمائش بھی بڑی ہوتی ہے اور جب انسان اس تکلیف میں ملنے والے اجر وثواب کو دیکھتا ہے تو پھر یہ تکلیف اور آزمائش برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

❸ مریض کا حال معلوم کرنے کے لیے اس کے جسم کو ہاتھ لگانا جائز ہے۔

۹۱۵۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۱۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. متفقٌ عليه.

ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ مجھے شدید درد تھا' میں نے عرض کیا مجھے جو تکلیف پہنچی ہے اسے آپ دیکھ ہی رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہے' پھر باقی حدیث بیان کی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۹۱۶۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهُ)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. رواه البخاري.

۹۱۶۔ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرا سر! نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ میں کہتا ہوں: ہائے میرا سر! (یعنی میرے سر کا درد)''۔ اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۱۲۳ ۔ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ اگر قضا وقدر پر راضی رہتے ہوئے مریض اپنے مرض کا اظہار کر دیتا ہے تو یہ شکر کے منافی نہیں اور نہ یہ شکوے کے زمرے میں آتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس تکلیف کے ختم ہو جانے کے لیے التجا کا ایک انداز ہے۔

❷ کسی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرنا جائز نہیں۔

❸ رسول اللہ ﷺ کو بھی بشری عوارض پیش آتے تھے۔

❹ قاسم بن محمد رحمہ اللہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور یہ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں۔

۱۵۰۔ بَابُ تَلْقِينِ الْمُحْتَضَرِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

۱۵۰۔ باب: قریب الموت انسان کو ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرنا

۹۱۷۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۹۱۷۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی آخری بات لا إله إلا الله ہوگی وہ جنت میں جائے گا۔'' (ابوداود، حاکم۔ امام حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهد ۔ أخرجه أبو داود (۳۱۱٦)، والحاكم (۱/ ۳۵۱)، وأحمد (۵/ ۲۴۷)، وابن منده في ((التوحيد)) (۱۸۷)، والطبراني في ((الكبير)) (۲۰/ ۱۱۲)، والمزي في ((تهذيب الكمال)) (۱۳/ ۷۴).

امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے' امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے صالح بن ابی غریب کے۔ امام ذہبی نے کہا کہ اس سے حیوہ بن شریح' لیث اور ابن لہیعہ وغیرہم نے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ راوی ان شاء اللہ حسن الحدیث ہے۔ ابن حبان (۸۱۹) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد بھی ہے اور یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

فقه الحديث☆ ❶ قریب الموت شخص کو ''لا اله الا الله'' پڑھنے کی تلقین کرنا مستحب ہے۔

❷ جس شخص کی آخری بات ''لا اله الا الله'' ہو جائے تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے' اس لیے کہ ایسے شخص کا انجام جنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ انسان کو اپنی زندگی اسلام کے مطابق گزارنی چاہیے جو موت کے وقت کلمہ توحید پر اثبات کا باعث ہوگی۔

٩١٨۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)). رواه مسلم.

۹۱۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مردوں (فوت ہونے والوں) کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩١٦).

فقه الحديث☆ ❶ لا اله الا الله کی تلقین موت کے وقت کی جاتی ہے موت کے بعد نہیں۔ مردوں سے مراد قریب الموت لوگ ہیں تا کہ وہ دنیا میں لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں جو آخرت میں ان کے لیے نافع ہو۔

❷ وہ انسان باعث سعادت ہے جس کی زندگی اسی لا الہ الا اللہ کے عقیدے پر بسر ہوئی اور اس کی وفات بھی اسی کلمہ توحید پر ہوئی۔

❸ دفن کے وقت مردوں کو کلمہ کی تلقین کرنا یا قبر میں میت کے ساتھ قرآن مجید رکھنا یا اس طرح کے دیگر کام کرنا قرآن وسنت سے ثابت نہیں یہ سب بدعات ہیں جو علاقائی ہوتی ہیں۔

١٥١۔ بَابُ مَا يَقُوْلُهُ بَعْدَ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

۱۵۱۔ باب: میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

٩١٩۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: ((لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ! وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ! وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ)). رواه مسلم.

۹۱۹۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ کے پاس آئے جب کہ (فوت ہونے کے بعد) ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں' آپ نے انہیں بند کیا پھر فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے (اور اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے) تو آنکھیں اس کے پیچھے لگتی ہیں''۔ (یہ سن کر) ان کے گھر کے کچھ افراد نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے لیے خیر و بھلائی ہی کی دعا کرو' اس لیے کہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں''۔ پھر فرمایا: ''اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، مہدیین میں اس کے درجات بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین بن جا، یا رب العالمین! اسے اور ہمیں معاف فرما' اس کے لیے اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اس کے لیے اس کی قبر کو منور فرما''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩٢٠).

غريب الحديث☆ (شق بصره) ''اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں''۔ (ضجّ ناس من أهله) ''اس کے گھر کے کچھ افراد زور زور سے رونے لگے''۔ (وارفع درجته في المهديين) ''مہدیین میں ان کے درجات بلند فرما'' یعنی انہیں ان لوگوں سے ملا دے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی نعمت سے نوازا' جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی اور محمد ﷺ کی اتباع کی۔ (واخلفه) ''اس کا جانشین بن جا''۔ (عقبه) ''اس کے بعد''۔ (الغابرين) ''پسماندگان''۔ (افسح له في قبره) ''اس کے لیے اس کی قبر کو فراخ کر دے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ روح قبض ہو جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کرنا مستحب ہے۔

❷ جب روح جسم سے پرواز کر جاتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے جاتی ہیں۔

❸ میت کے لیے اس کی موت کے وقت بھی دعا کرنا مستحب ہے نیز اس کے اہل و عیال اور اس کی دنیا و آخرت کے امور کی بہتری کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔

❹ قبر کی نعمتیں حق ہیں' اہل ایمان کے لیے قبر فراخ کی جائے گی اور منور بھی کی جائے گی۔

❺ میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کی باتوں پر آمین آمین کہتے ہیں۔

❻ میت کے پاس خیر و بھلائی کی دعا کرنی چاہیے۔

❼ لوگوں کو ایسے مواقع پر بھی وعظ و نصیحت کرنی چاہیے تاکہ وہ خلاف شریعت کام کا ارتکاب نہ کریں۔

❽ اسلام صبر کرنے، تقدیر پر ایمان لانے اور جزع فزع نہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

۱۵۲۔ بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُوْلُهُ مَنْ مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ

۱۵۲۔باب: میت کے پاس کیا کہا جائے اور میت کے وارث کیا کہیں؟

۹۲۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُوْلُوْا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)) قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ، قَالَ: ((قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً)) فَقُلْتُ: فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ: مُحَمَّدًا ﷺ. رواه مسلم هٰكَذَا: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ)) أَوِ ((الْمَيِّتَ)) عَلَى الشَّكِّ، وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهُ: ((الْمَيِّتَ)) بِلَا شَكٍّ.

۹۲۰۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو خیر و بھلائی کی بات کہو' اس لیے کہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں''۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم یہ کہو اے اللہ! مجھے بخش دے اور اسے بھی بخش دے اور مجھے اس سے بہتر عوض عطا فرما''۔ پس میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے مجھے حضرت ابو سلمہ سے بہتر حضرت محمد ﷺ عوض میں عطا فرمائے۔ (امام مسلم نے اسی طرح ''جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ'' شک کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ ابوداود نے شک کے بغیر صرف لفظ ''میت'' کے ساتھ روایت کیا ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۹۱۹)، وهو عند أبي داود (۳۱۱۵).

غريب الحديث: (يؤمنون على ما تقولون) ''تم جو کچھ کہتے ہو وہ اس پر آمین کہتے ہیں''۔ (اعقبنی) ''مجھے عوض میں دیا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ میت کے بارے میں اس کے فوت ہونے کا اعلان کرنا درست ہے' یہ نعی کے معنی میں نہیں آتا۔

❷ کسی بھی مصیبت کے وقت صبر کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر راضی رہنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص صبر اور قضا و قدر پر راضی ہونے کا مظاہرہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بہترین عوض عطا فرماتا ہے۔

❸ صحابہ کرام کے یقین کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دعا سکھائی' انھوں نے پڑھی تو اللہ نے انہیں محمد ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت میں بہترین بدل عطا فرمایا۔

۹۲۱۔ وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، فَيَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اَجُرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ، وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا، اِلَّا اَجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُصِيبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)). قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ، قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. رواه مسلم.

۹۲۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی بندے کو جب کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے ہم یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کی جگہ مجھے بہترین جانشین عطا فرما'' تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت میں اسے اجر عطا فرماتا ہے اور اسے اس کے عوض بہترین جانشین عطا فرماتا ہے''۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو میں نے اسی طرح دعا کی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر جانشین رسول اللہ ﷺ عطا فرما دیے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۹۱۸) (٤).

فقه الحديث☆ ❶ مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو اسے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور إنا لله وإنا إليه راجعون پڑھنا چاہیے۔

❷ مومن صرف اللہ تعالیٰ سے عوض اور بدلے کا مطالبہ کرتا ہے۔

❸ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی مصیبت اور پریشانی دور کر دیتا ہے اور اسے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔

❹ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر کتنا یقین تھا کہ انھوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے فوت ہوتے ہی وہ مسنون دعا پڑھنی شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی صورت میں بدل بے مثل عطا فرما دیا۔

۹۲۲۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلَائِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَبْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۹۲۲۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب شخص کا کوئی بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ فرشتے کہتے ہیں: ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل (ٹکڑا) لے لیا؟ وہ کہتے ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: میرے بندے نے پھر کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اس نے تیری حمد بیان کی اور إنا لله وإنا إليه راجعون پڑھا۔ پس اللہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه الترمذي (۱۰۲۱)، وأحمد (٤/ ٤١٥)، وابن حبان (۲۹٤۸).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی سند ابو سنان عیسیٰ بن سنان کی وجہ سے ضعیف ہے' یہ راوی لین الحدیث ہے' جبکہ باقی راوی ثقہ ہیں۔ لیکن اس کی ایک سند اور ہے جسے امام ثقفی نے ''الثقفیات (۳/ ۲/۱۵)'' میں نقل کیا ہے' اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے حارث کے' اسے امام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا۔ بہر حال یہ حدیث بالجملہ حسن درجے کی ہے۔ (ان شاء اللہ)

غریب الحدیث☆ (ثمرة فؤاده) ''اس کے دل کا پھل، جگر کا ٹکڑا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر رحیم ہے کہ وہ بندے کے اعزاز و تشریف کے لیے اسے اپنی طرف منسوب فرماتے ہوئے فرماتا ہے ''عبدی'' (میرا بندہ)۔ پھر جب بندہ کو کوئی مصیبت اور تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اسے بہترین اجر سے نوازتا ہے۔

❷ اہل ایمان، مقام صبر سے مقام رضاء وحمد پر فائز ہو جاتے ہیں وہ ہر وقت انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھتے رہتے ہیں۔

❸ اللہ تعالیٰ کی رضا و قدر پر صبر کرنے والوں اور اس کی حمد کرنے والوں کی جزا کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر کراتا ہے اور اس کا نام ہی بیت الحمد رکھتا ہے۔

٩٢٣۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا لِعَبْدِيْ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ)) رواه البخاري.

۹۲۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مومن بندے کے لیے جب میں اس کی دنیا کی پسندیدہ اور محبوب ترین چیز چھین لوں پھر وہ اس پر ثواب کی نیت اور امید رکھے (یعنی صبر کرے) میرے پاس جنت کے سوا کوئی اور بدلہ نہیں''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٤١۔ ٢٤٢۔ فتح)۔

غریب الحدیث☆ (صفیة) ''پسندیدہ او محبوب ترین چیز جیسے اولاد، بھائی ہر وہ چیز جس سے انسان محبت کرتا ہے''۔ (احتسبه) ''ثواب کی امید سے صبر کیا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ اس چیز کا بیان کہ جس شخص کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید سے صبر کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسے جنت عطا فرمائے گا۔

❷ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کا اثبات۔

٩٢٤۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْسَلَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهٗ اَنَّ صَبِيًّا لَهَا ۔ اَوِ ابْنًا ۔ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ: ((ارْجِعْ اِلَيْهَا، فَاَخْبِرْهَا اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. متفق عليه.

۹۲۴۔ حضرت اسامہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا اور آپ کو بتایا کہ اس کا بچہ یا بیٹا موت کی آغوش میں ہے۔ آپ نے قاصد سے فرمایا: ''اس کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز اس کے پاس ایک وقت مقرر کے ساتھ ہے۔ اسے حکم دے کہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے''۔ اور باقی حدیث بیان کی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۹) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۳۔ بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ

اَمَّا النِّيَاحَةُ فَحَرَامٌ وَسَيَأْتِي فِيهَا بَابٌ فِي كِتَابِ النَّهْيِ؛ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَاَمَّا الْبُكَاءُ فَجَاءَتْ اَحَادِيْثُ كَثِيرَةٌ بِالنَّهْيِ عَنْهُ، وَاَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ، وَهِيَ مُتَاَوَّلَةٌ وَمَحْمُولَةٌ عَلٰى مَنْ اَوْصٰى بِهِ، وَالنَّهْيُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَاءِ الَّذِي فِيهِ نَدْبٌ، اَوْ نِيَاحَةٌ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى جَوَازِ الْبُكَاءِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ اَحَادِيْثُ كَثِيرَةٌ، مِنْهَا:

۱۵۳۔ باب: میت پر بین اور نوحہ کے بغیر رونا جائز ہے

جہاں تک نوحے کا تعلق ہے تو یہ حرام ہے' کتاب النھی میں اس کے بارے میں ایک باب آئے گا (ان شاء اللہ) اور (چیخ پکار سے) رونے کی ممانعت کے بارے میں بھی بہت سی احادیث آئی ہیں۔ اور یہ جو حدیث ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے' اس کی تاویل کی گئی ہے کہ یہ ان لوگوں پر محمول کی گئی ہے جو اس کی وصیت کر جائیں اور جس رونے سے منع کیا گیا ہے وہ ایسا رونا ہے جس میں بین ہو یا نوحہ ہو۔ بین اور نوحے کے بغیر رونے کے جواز پر بکثرت احادیث ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

۹۲۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَبَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بَكَوْا؛ فَقَالَ: ((اَلَا تَسْمَعُونَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ)) وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ. متفقٌ عليه.

۹۲۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف' حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ پس (وہاں پہنچ کر) رسول اللہ ﷺ رو پڑے' جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں؟ یقیناً اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر عذاب نہیں دے گا لیکن اس (زبان) کی وجہ سے عذاب دے گا یا رحم کرے گا''۔ آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱۷۵ ـ فتح)، ومسلم (۹۲٤).

فقه الحديث☆ ❶ مریض کی عیادت کرنا مستحب ہے۔
❷ صاحب فضیلت اپنے سے کم تر فضیلت والے شخص کی عیادت کرتا ہے اور اس کے ساتھ اس کے چند ساتھی بھی جا سکتے ہیں۔
❸ مریض کے ساتھ اپنی محبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لیے رونا جائز ہے۔
❹ آنکھوں سے رونا اور دل کا غمگین ہونا رحمت کا حصہ ہے' اس پر مواخذہ نہیں البتہ نوحے اور بین پر مواخذہ ہے۔

۹۲٦۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رُفِعَ اِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا

۹۲٦۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو اٹھا کر آپ کی طرف لایا گیا' وہ موت کی آغوش میں تھا (کہ اسے دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ، وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)). متفقٌ عليه.

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ تو رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں ہی پر رحم فرماتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۹۲۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟! فَقَالَ: ((يَا ابْنَ عَوْفٍ! اِنَّهَا رَحْمَةٌ)) ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى، فَقَالَ: ((اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا، وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ! لَمَحْزُوْنُوْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ! وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۹۲۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اس وقت جان کنی کے عالم میں تھے' پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ روتے ہیں!؟ آپ نے فرمایا: ''اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے'' اور آپ دوبارہ رو پڑے اور فرمایا: ''بلاشبہ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی بات کریں گے جو ہمارے رب کو راضی کردے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر یقیناً غمگین ہیں''۔ (بخاری۔ اور مسلم نے بھی اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے)

اور اس باب میں بہت سی صحیح حدیثیں ہیں جو مشہور ہیں۔ (واللہ اعلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱۷۲۔ ۱۷۳)، ومسلم (۲۳۱۵).

غريب الحديث☆ (يجود بنفسه) ''وہ آخری سانس لے رہا تھا' جان کنی کا وقت تھا''۔ (تذرفان) ''آنسو بہا رہی تھیں''۔

فقه الحديث☆ ❶ چھوٹے بچے کی عیادت کرنا اور قریب الموت شخص کے پاس جانا مشروع ہے۔

❷ رسول اللہ ﷺ کی رحمت و شفقت کا بیان کہ موت کے حوادث دیکھ کر آپ پر بھی رقت طاری ہو جاتی تھی لیکن آپ مصائب و مشکلات پر جزع فزع نہیں کرتے تھے۔

❸ اپنے غم کے بارے میں کسی کو بتانا جائز ہے اگرچہ اسے پوشیدہ رکھنا بہتر ہے۔

❹ اگر آدمی کسی کے قول اور فعل میں فرق محسوس کرے تو اس پر اعتراض کر سکتا ہے تاکہ اس کی وضاحت یا اصلاح ہو سکے۔

❺ نبی ﷺ نے رونے کا سبب بیان فرمایا کہ وہ بچے سے محبت اور رحمت کی وجہ سے روئے ہیں' جزع فزع کے لیے نہیں۔

۱۵۴۔ بَابُ الْكَفِّ عَمَّا يُرٰى فِي الْمَيِّتِ مِنْ مَكْرُوْهٍ

۱۵۴۔ باب: میت میں کوئی عیب نظر آئے تو اسے بیان نہیں کرنا چاہیے

۹۲۸۔ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً)). رواه الحاكم

۹۲۸۔ حضرت ابو رافع اسلم' رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب چھپائے تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال: صحيح على شرط مسلم.

معاف فرمائے گا''۔ (حاکم ۔ اسے امام حاکم نے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الحاكم (١/ ٣٥٤ و ٣٦٢)، والبيهقي (٣/ ٣٩٥). اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

فقه الحديث☆
1. جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو اس کی وفات پر اللہ کی رضا کے لیے غسل دیتا ہے تو اس کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔
2. مسلمان کی پردہ پوشی کرنی چاہیے' اس کی زندگی میں بھی اور اس کی موت پر بھی۔ پس اگر کوئی شخص میت کو غسل دے اور اس میں کوئی عیب وغیرہ دیکھے تو اسے لوگوں میں نشر نہ کرے بلکہ اس کی پردہ پوشی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر بھی اجر عطا فرماتا ہے۔
3. میت کو غسل دینے والے کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے غسل دے' اس کے لیے کسی قسم کی جزا اور شکر کی امید نہ رکھے۔

١٥٥ـ بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَتَشْيِيعِهِ وَحُضُورِ دَفْنِهِ وَكَرَاهَةِ اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزِ

وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيعِ.

۱۵۵۔ باب: میت کی نماز جنازہ پڑھنے، اس کے ساتھ چلنے، اس کی تدفین میں شریک ہونے کا بیان اور جنازوں کے ساتھ عورتوں کے چلنے کی کراہت

جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت پہلے بیان ہو چکی' اب کچھ مزید احادیث درج ذیل ہیں:

٩٢٩ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ، فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)). متفق عليه.

۹۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے میں شریک ہو حتیٰ کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو شخص اس کی تدفین تک شریک رہے تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے''۔ پوچھا گیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''دو بڑے پہاڑوں کی مانند''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ١٩٦ ـ فتح)، ومسلم (٩٤٥).

فقه الحديث☆
1. نماز جنازہ میں شریک ہونے کی فضیلت کہ جو شخص کسی مسلمان کی نماز جنازہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے ایک بہت بڑے پہاڑ کے برابر ثواب ہے اور جو شخص اس کی تدفین تک ساتھ رہے تو اس کے لیے دو بڑے پہاڑوں کے برابر ثواب ہے۔
2. بہترین اور صحیح ترین تشریح وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ فرمائیں' آپ نے لفظ قیراط استعمال کیا تو صحابہ کرام نے وضاحت طلب کی کہ قیراط سے کیا مراد ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرمائی۔

٩٣٠ـ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ

۹۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان و احتساب (ثواب کی نیت) سے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہو اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے دفن ہونے سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ، فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ)). رواه البخاري.

کے ساتھ واپس لوٹتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے اور اگر کوئی شخص اس کی نماز جنازہ پڑھے اور اس کی تدفین سے پہلے ہی واپس آ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب کے ساتھ واپس آ تا ہے''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۱۰۸ ـ فتح).

فقه الحدیث☆ ❶ اس حدیث میں واضح کر دیا گیا کہ قیراط یا دو قیراط کا ثواب اس شخص کو ملے گا جو ایمان اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید سے جنازے میں شریک ہوگا' اس کا مقصد محض اللہ کی رضا جوئی ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص کسی اور مقصد یعنی پڑوسی، افسر، رشتے دار وغیرہ کے تحت جنازے میں شریک ہوتا ہے تو وہ اجر سے محروم رہتا ہے۔

❷ جنازے میں شریک ہونے سے ایک قیراط ثواب اور تدفین سے فارغ ہونے تک ساتھ رہنے میں دو قیراط ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے یہ دونوں صورتیں ثابت ہیں' ثواب کے لحاظ سے دو قیراط والا عمل افضل و بہتر ہے۔

۹۳۱ـ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. متفقٌ عليه.

((وَمَعْنَاهُ)) وَلَمْ يُشَدَّدْ فِي النَّهْيِ كَمَا يُشَدَّدُ فِي الْمُحَرَّمَاتِ.

۹۳۱۔ حضرت ام عطیہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے لیکن ہم پر سختی نہیں کی گئی۔ (متفق علیہ)

اس کا معنی ہے کہ عورتوں کو جنازے کے ساتھ شریک ہونے سے منع تو کیا گیا ہے لیکن دیگر محرمات کی طرح سختی نہیں کی گئی۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱٤٤ ـ فتح)، ومسلم (۹۳۸).

فقه الحدیث☆ ❶ نہی عموماً تحریم کے لیے ہوتی ہے جب تک کہ کوئی ایسی دلیل نہ ہو جو اسے تحریم سے تنزیہ میں بدل دے۔ اس حدیث میں بھی لفظ (لم یعزم علینا) نے اس تحریمی حکم کو تنزیہ میں بدل دیا۔

❷ عورتوں کی ممانعت کی اصل وجہ یہ ہے کہ مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو' دوسری وجہ یہ ہے کہ عورتیں صبر کرنے میں کمزور واقع ہوتی ہیں' وہ جزع فزع کرنے لگتی ہیں' اس لیے انہیں منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کا جنازوں کے ساتھ جانا جائز اور نہ جانا بہتر ہے۔

❸ صحابہ کا یہ کہنا کہ ''ہمیں منع کیا گیا'' یا ''ہمیں رخصت دی گئی'' یہ سب الفاظ سماع کے مرتبہ پر ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے سنا۔ اس لیے صحابہ کا ایسے کہنا حجت ہے۔

۱۵۶ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيْرِ الْمُصَلِّيْنَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعْلِ صُفُوْفِهِمْ ثَلَاثَةً فَأَكْثَرَ

۱۵۶۔ باب: نماز جنازہ میں نمازیوں کا کثیر تعداد میں ہونا اور تین یا اس سے زیادہ صفیں بنانا مستحب ہے

۹۳۲ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ)). رواه مسلم.

۹۳۲۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس میت کی نماز جنازہ میں سو مسلمان آدمی شریک ہوں اور وہ سب اس کے حق میں سفارش کریں تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول ہوتی ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۹٤۷).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غريب الحديث☆ (الأمة) ''جماعت''۔

٩٣٣۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ، فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)). رواه مسلم.

٩٣٣۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی مسلمان آدمی فوت ہوجائے اور چالیس ایسے آدمی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراتے ہوں' اس کی نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی سفارش قبول فرماتا ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩٤٨).

٩٣٤۔ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ، فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا، جَزَّاَهُمْ عَلَيْهَا ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ، فَقَدْ اَوْجَبَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٩٣٤۔ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور وہ سمجھتے کہ لوگ کم ہیں تو پھر وہ انہیں تین حصوں (صفوں) میں تقسیم کر دیتے' پھر فرماتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اس نے (جنت) واجب کر لی''۔ (ابوداوٗد' ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه أبو داود (٣١٦٦)، والترمذي (١٠٢٨)، وابن ماجه (١٤٩٠)، وأحمد (٤/ ٧٩)، والحاكم (١/ ٣٦٢)، والبيهقي (٤/ ٣٠).

یہ حدیث محمد بن اسحٰق مدلس راوی کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن طبرانی میں ابوامامہ کی حدیث اس کا شاہد ہے جس کی سند شواہد میں قابل اعتبار ہے۔ لہٰذا یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ (واللہ اعلم)

غريب الحديث☆ (أوجب) ''اس نے واجب کر لی'' یعنی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

فقه الحديث☆
1. مذکورہ احادیث میں چالیس یا سو موحدین کی شمولیت کے ذکر سے یہ مراد نہیں کہ میت کی بخشش کا انحصار اسی تعداد پر ہے بلکہ یہ افضلیت کے لیے ہے اور جس قدر تعداد زیادہ ہوگی میت کے لیے اسی قدر افضل ہوگا۔
2. جن لوگوں کی شفاعت قبول ہوگی وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کرتے' یعنی وہ موحد اور توحید پرست ہوں۔
3. میت کے پیچھے تین اور اس سے زائد صفیں بنانا مستحب ہے۔
4. میت کے لیے دعا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دعا اخلاص کے ساتھ کی جائے۔

١٥٧۔ بَابُ مَا يُقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ: يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاُوْلٰى، ثُمَّ يَقْرَاُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ. وَالْاَفْضَلُ اَنْ يُتِمَّهُ بِقَوْلِهٖ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ... اِلٰى قَوْلِهٖ: اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

١٥٧۔ باب: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے' پہلی تکبیر کے بعد أعوذ بالله پڑھے پھر سورۂ فاتحہ (اور ساتھ کوئی اور سورت) پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر کہے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے: **اللهم صل على محمد وعلى آل محمد** اور افضل یہی ہے کہ **كما صليت على ابراهيم** پڑھتے ہوئے **حميد مجيد** تک پورا پڑھے اور عوام اکثریت کی طرح سورۂ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ الْعَوَامِّ مِنْ قِرَاءَةِ قَوْلِهِمْ ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ الآية [الأحزاب: ٥٦] فَإِنَّهُ لَا تَصِحُّ صَلَاتُهُ إِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ.

احزاب کی آیت (۵۶) ﴿ان الله وملائكة يصلون على النبى﴾ کی تلاوت پر اکتفا نہ کرے اس طرح نماز درست نہیں ہوگی (کیونکہ یہ سنت کے خلاف ہے)۔

ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ، وَيَدْعُو لِلْمَيِّتِ وَلِلْمُسْلِمِينَ بِمَا سَنَذْكُرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُو وَمِنْ أَحْسَنِهِ. اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ.

پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت اور مسلمانوں کے لیے وہ دعائیں پڑھے جو ہم ان شاء اللہ آئندہ احادیث میں بیان کریں گے، پھر چوتھی تکبیر کہے اور دعا کرے اور سب سے احسن دعا یہ ہے: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ)).

وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ يُطَوِّلُ الدُّعَاءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهُ أَكْثَرُ النَّاسِ؛ لِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى الَّذِي سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

اور پسندیدہ بات تو یہ ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد بھی لمبی دعا کرے لوگوں کے معمول کے خلاف (یعنی فوراً سلام نہ پھیر دے) جیسا کہ ابن ابی اوفی کی حدیث سے ثابت ہے اور ہم اسے ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

فَأَمَّا الْأَدْعِيَةُ الْمَأْثُورَةُ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الثَّالِثَةِ، فَمِنْهَا:

تیسری تکبیر کے بعد جو دعائیں منقول ہیں ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

٩٣٥- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ. رواه مسلم.

۹۳۵۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کی وہ دعا یاد کر لی آپ فرماتے تھے: ”اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اس کو عافیت میں رکھ اور اس سے درگزر فرما، اس کی مہمان نوازی اچھی کر، اس کی قبر فراخ کر دے، اس کو پانی برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا، اس کو اس کے دنیاوی گھر سے بہتر گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا“۔ (حدیث کے راوی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس انداز سے دعا مانگی) حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ یہ میت میں ہوتا۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٩٦٣).

غريب الحديث ☆ (أكرم نزله) ”اس کی مہمان نوازی اچھی کر“۔ یعنی اسے جنت میں بہتر مقام عطا فرما۔ (مدخله) ”اس کے داخل ہونے کی جگہ“ یعنی اس کی قبر کو فراخ کر دے۔ (الدنس) ”میل کچیل“۔

فقه الحديث ☆ ❶ علم حاصل کرنے اور اسے حفظ کرنے کی ترغیب نیز علم اہل علم سے حاصل کرنا چاہیے اور پھر اسے لوگوں تک بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچانا چاہیے۔

❷ نماز جنازہ میں اللہ تعالیٰ سے میت کی مغفرت کے لیے دعا کی جاتی ہے۔

❸ پانی، برف اور اولوں سے طہارت کرنا جائز ہے۔

❹ سفید کپڑوں کو دیگر کپڑوں پر فضیلت حاصل ہے۔

❺ عذاب قبر کا اثبات۔

❻ اگر کسی نماز جنازہ میں بہترین دعا کی گئی ہو تو حاضرین میں سے کوئی شخص یہ تمنا کرسکتا ہے کہ کاش! یہ جنازہ میرا ہوتا۔

٩٣٦- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ - وَأَبُوهُ صَحَابِيٌّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى عَلَيْهِ جَنَازَةً فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا، فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا، فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ؛ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْهَلِيِّ، وَرَوَاهُ أَبُودَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ. قَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: قَالَ الْبُخَارِيُّ: أَصَحُّ رِوَايَاتِ هٰذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ الْأَشْهَلِيِّ. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْبَابِ حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

٩٣٦۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور ابو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے، جو صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی تو اس میں یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مردوں اور عورتوں کو، ہمارے حاضر اور غائب سب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کردے اسے ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد کسی فتنے اور آزمائش سے دوچار نہ کرنا''۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اسے ابو ہریرہ اور اشہلی کی روایت سے بیان کیا اور امام ابو داود نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ امام ترمذی نے بیان کیا کہ امام بخاری نے فرمایا اس حدیث کی روایات میں اشہلی کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٢٠١)، والترمذى (١٠٢٤)، والنسائى فى ((عمل اليوم والليلة)) (١٠٨٠)، وابن ماجه (١٤٩٨)، وأحمد (٢/ ٣٦٨)، والحاكم (١/ ٣٥٨)، والبيهقى (٤/ ٤١).

غريب الحديث☆ (لا تفتنا بعده) ''ہمیں اس کے بعد گمراہ یا آزمائش میں مبتلا نہ کر دینا''۔

فقه الحديث☆ ❶ زندوں اور مردوں کے لیے دعا کرنا جائز ہے۔

❷ خیر و بھلائی اس میں ہے کہ انسان زندہ رہے تو اسلام پر اور موت آئے تو ایمان پر۔

❸ یہ دعا کرنا مستحب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ظاہری اور باطنی احوال درست کردے اور اسے اچھی حالت پر موت دے۔

❹ اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کی دعا کرتے رہنا چاہیے اور نیکی والے حالات کے بدل جانے سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٣٧ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ، فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۹۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لیے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔'' (ابوداود)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبوداود (٣١٩٩)، وابن ماجه (١٤٩٧)، وابن حبان (٣٠٧٦)، والبيهقي (٤/ ٤٠).

اس حدیث کی سند حسن ہے' اس میں محمد بن اسحاق صدوق راوی ہے' یہ مدلس بھی ہے اور عن سے بیان کر رہا ہے لیکن ابن حبان (۳۰۷۷) کی ایک دوسری سند میں اس نے حدثنا کی وضاحت کی ہے جس سے تدلیس کا شبہ ختم ہو جاتا ہے۔

فقه الحديث☆ میت کے لیے اخلاص اور حضوری قلب کے ساتھ دعا کرنا مستحب ہے۔ میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے لیے خصوصیت کے ساتھ دعا کی جائے اور خوب گڑگڑا کر اور الحاح وزاری کے ساتھ دعا کی جائے' اس لیے کہ یہ دعا تو میت کی بخشش اور شفاعت کی دعا ہے اور اس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے۔

٩٣٨ـ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا، وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ لَهُ، فَاغْفِرْ لَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۹۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی: ''اے اللہ! تو ہی اس کا رب ہے' تو نے ہی اسے پیدا فرمایا' تو نے ہی اسے اسلام کی ہدایت فرمائی' تو نے ہی اس کی روح قبض کی اور تو اس کے ظاہر و باطن کو خوب اچھی طرح جانتا ہے' ہم تیرے پاس اس کے سفارشی بن کر آئے ہیں' پس تو اسے بخش دے۔'' (ابوداود)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه أبو داود (٣٢٠٠)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (١٠٧٨)، وأحمد (٢/ ٢٥٦ و ٣٤٥ و ٣٦٣ و ٤٥٩)، والبيهقي (٤/ ٤٢).

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ علی بن شماخ مقبول راوی ہے' متابعت کے وقت اور طبرانی ''الدعاء (۱۱۷۸' ۱۱۸۰)'' میں اس کا تابع موجود ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ سے الحاح وزاری کے ساتھ دعا کی جائے کہ یا اللہ! یہ تیرا موحد بندہ فوت ہو کر تیرے پاس پہنچا ہے' پس تو اس کے گناہوں کو معاف فرما دے۔

❷ بندے تو صرف ظاہری اعمال کو جانتے ہیں جبکہ باطنی امور کا تعلق تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے' اس لیے دعا میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے ظاہر و باطن کو تو خوب جانتا ہے' پس اس کے ظاہری و باطنی ہر قسم کے گناہ معاف فرما دے۔

٩٣٩ـ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ؛ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)).

۹۳۹۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی' پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے عہد و امان اور تیری حفاظت کی پناہ میں ہے پس تو اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچا' تو وعدے کو پورا کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے' اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما' بے شک تو بخشنے والا نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہُ أبُو داوُد.

مہربان ہے‘‘۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه أبو داود (٣٢٠٢)، وابن ماجه (١٤٩٩)، وأحمد (٣/ ٤٩١)، و ابن حبان (٣٠٧٤).

اس حدیث کی سند صحیح ہے‘ اس کے سب راوی ثقہ ہیں اور ولید بن مسلم نے حدثنا کی وضاحت کی ہے۔

غريب الحديث☆ (في ذمتك) ’’تیرے عہد وامان میں‘‘۔ (جوارك) ’’تیری پناہ‘‘۔ (فقه فتنة القبر) ’’اسے قبر کے فتنے سے بچا‘‘۔

فقه الحديث☆ ❶ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں آدمی اپنے والد ہی کی طرف منسوب ہوگا یعنی فلاں بن فلاں۔ یہ جو مشہور ہے کہ قیامت والے دن آدمی کو اس کی والدہ کے نام سے بلایا جائے گا یہ درست نہیں‘ اس کی کوئی دلیل نہیں۔

❷ میت کے لیے اللہ تعالیٰ سے قبر اور جہنم کے عذاب سے پناہ طلب کرنی چاہیے۔

❸ عذاب قبر اور فتنہ قبر کا اثبات۔

❹ دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثنا کرنی چاہیے۔

٩٤٠۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ التَّكْبِيرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُو، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ هٰكَذَا.

وَفِي رِوَايَةٍ: كَبَّرَ أَرْبَعًا، فَمَكَثَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَزِيدُكُمْ عَلٰى مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ، أَوْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۴۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں۔ چوتھی تکبیر کے بعد وہ دو تکبیروں کے درمیانی وقفے کے برابر کھڑے رہے اور اس میں بیٹی کے لیے مغفرت طلب کرتے رہے اور دعا کرتے رہے پھر انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے چار تکبیریں کہیں پھر تھوڑی دیر ٹھہرے رہے‘ حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ وہ ابھی پانچویں تکبیر کہیں گے پھر انھوں نے اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرا‘ جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے انہیں کہا یہ کیا طریقہ ہے؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس سے زیادہ تمہارے سامنے نہیں کروں گا یا یہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔ (حاکم۔ حدیث صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه ابن ماجه (١٥٠٣)، وأحمد (٤/ ٣٨٣)، والحاكم (١/ ٣٦٠).

امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے جبکہ امام ذہبی نے تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ ابراہیم بن مسلم الہجری کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ اس راوی کو حافظ ابن حجر نے ’’تقریب‘‘ میں ’’لین الحدیث‘‘ کہا ہے‘ لیکن امام بیہقی نے سنن بیہقی (۳۶‘۳۵/۴) میں صحیح سند کے ساتھ ابویعفور عن عبداللہ بن ابی اوفی کی سند سے روایت کیا ہے‘ پس اس دوسرے طریق سے یہ حدیث صحیح ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ آخری تکبیر اور سلام پھیرنے کے درمیان دعا کرنا مشروع ہے۔

❷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔

❸ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اس کے بارے میں استفسار کرنا جائز ہے۔

❹ نماز جنازہ میں خوب دعائیں مانگی جائیں‘ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے دعائیں کیں اور وہ دعاؤں کا محل ہے۔ البتہ نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد چارپائی کے اردگرد کھڑے ہو کر دعا کرنا یہ سنت سے ثابت نہیں بلکہ یہ تو خود ساختہ طریقے ہیں' ان سے اجتناب بہتر ہے' خیر و بھلائی اور کامیابی و کامرانی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع میں ہے۔

۱۵۸۔ بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

۱۵۸۔ باب: جنازے کو جلدی لے جانے کا حکم

٩٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَيْهِ)).

۹۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنازہ لے جانے میں جلدی کرو، اگر تو وہ نیک ہے تو پھر وہ ایک بھلائی ہے جس کی طرف تم اسے آگے بڑھاؤ گے اور اگر وہ اس کے برعکس (برا) ہے تو پھر وہ شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ''پس وہ تو خیر و بھلائی ہے جس پر تم اسے پیش کرو گے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱۸۲ ـ فتح)، ومسلم (۹٤٤).

فقه الحديث☆ ❶ میت دفن کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔

❷ جنازہ لے جاتے وقت تیز تیز چلنا چاہیے اور اسے لے جانے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

❸ اس جلدی کی حکمت بھی بیان فرما دی۔ پس میت کو دفنانے میں غیر ضروری تاخیر نہیں کرنی چاہیے' بلکہ جس قدر جلدی ممکن ہو اس کو ان کے مقام پر پہنچا دیا جائے۔

٩٤٢۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدِّمُوْنِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ)). رواه البخاري.

۹۴۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جب جنازہ (تیار کر کے) رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں' پس اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ صالح نہیں ہوتا تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: ہائے ہلاکت و افسوس! تم اسے (میری میت کو) کہاں لے کر جا رہے ہو؟ انسان کے سوا ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۴۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۔ بَابُ تَعْجِيْلِ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلٰى تَجْهِيْزِ إِلَّا أَنْ يَمُوْتَ فَجَأَةً فَيُتْرَكُ حَتّٰى يُتَيَقَّنَ مَوْتُهُ

۱۵۹۔ باب: میت کے قرض کی ادائیگی اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہیے' البتہ اچانک فوت ہونے کی صورت میں توقف کرنا چاہیے تا کہ اس کی موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یقین ہو جائے

٩٤٣ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی جان (روح) اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه الترمذى (۱۰۷۸ و ۱۰۷۹)، وأحمد (۲/ ٤٤٠ و ٤٧٥ و ٥٠٨) بإسناد حسن.

غريب الحديث☆ (معلقة بدينه) ''اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے'' یعنی وہ اپنے مقام کریم تک نہیں پہنچتی۔

فقه الحديث☆ میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنا مستحب ہے' کیونکہ جب تک قرض کی ادائیگی نہ کی جائے تو اس کی روح معلق رہتی ہے اور وہ اپنے اصل مقام تک نہیں پہنچتی۔ اس لیے ورثاء جہاں حصول وراثت کے لیے پیش پیش ہوتے ہیں وہاں انہیں اس معاملے کی بھی فکر کرنی چاہیے۔

٩٤٤ـ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالَ: ((إِنِّي لَا أُرٰى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا بِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۹۴۴۔ حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے' آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ طلحہ میں موت کے آثار پیدا ہو گئے ہیں (ان کی موت کا وقت قریب ہے) جب یہ فوت ہو جائیں تو مجھے ان کے بارے میں اطلاع دینا اور ان کو دفنانے میں جلدی کرنا' اس لیے کہ کسی مسلمان کی لاش کو اس کے گھر والوں کے پاس روکے رکھنا مناسب نہیں''۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (۳۱۵۹)، والبيهقى (۳/ ۳۸٦ ـ ۳۸۷).

اس کی سند ضعیف ہے کیوں عزرہ یا عروہ بن سعید انصاری دونوں باپ بیٹا مجہول ہیں۔

غريب الحديث☆ (لا أرى) ''میرا خیال ہے''۔ (فأذنونى) ''پس تم مجھے اس کی موت کی اطلاع دینا''۔ (بين ظهرانى) ''ان کے درمیان''۔

فقه الحديث☆ چونکہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے قابل استدلال نہیں۔

۱۶۰ـ بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

۱۶۰۔ باب: قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنا

٩٤٥ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ، وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ))

۹۴۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع الغرقد (قبرستان) میں تھے پس رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے' ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی' آپ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کا جہنمی اور جنتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أفلا نتّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ: ((اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) وَذَكَرَ تَمَامَ الحديث. متفقٌ عليه.

ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے"۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر توکل اور بھروسا نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: "عمل کرتے رہو۔ پس ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ہوگی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے"۔ اور باقی حدیث بیان کی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۳/ ۵۲۱ ۔ فتح)، ومسلم (۲٦٤٧).

غريب الحديث☆ (الغرقد) "کانٹے دار درخت، بقیع الغرقد مدینے کا قبرستان"۔ (مخصرة) "ایسی چھڑی جس کا سرا مڑا ہوا ہو"۔ (نکس) "سر کو جھکا لیا"۔

فقه الحديث☆ ❶ قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنا مستحب ہے' اس لیے کہ اس وقت انسان میت اور قبر کو دیکھ رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ پس ایسے وقت میں وعظ و نصیحت زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

❷ قبرستان میں کسی عالم کے اردگرد بیٹھنا اور وعظ و نصیحت سننا جائز ہے۔

❸ ایسے وقت میں آدمی گہری سوچ وفکر اور غم کی حالت میں ہوتا ہے' اس لیے کہ موت کی صورت میں تمام انسانوں کا انجام تو ایک ہی ہے کہ ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے' لیکن اس کے لیے تیاری مختلف ہے۔ بندے کو معلوم نہیں کہ اس کا خاتمہ یعنی انجام کیا ہوگا۔ اس لیے ایسے مواقع پر لوگوں کو فکر آخرت دلانی چاہیے تاکہ وہ دنیا کی چمک سے دھوکے میں مبتلا نہ ہوں اور آخرت کی تیاری کریں۔

❹ تقدیر کا اثبات کہ عمل تقدیر کو بدل نہیں سکتا اور تقدیر بھی اجباری نہیں بلکہ وہ تو اللہ کے علم کی اساس پر ہے' اللہ تعالیٰ اپنے علم ہی کی بنیاد پر لوگوں کو ایسے عمل کی توفیق بخشتا ہے جس کے لیے اسے پیدا فرمایا ہے۔ اہل سعادت کو سعادت والے اعمال بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جو اہل شقاوت ہوتے ہیں انہیں ویسے اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

❺ گناہ کرتے وقت انسان کو یہ جواز نہیں بنانا چاہیے کہ میں گناہ اس لیے کر رہا ہوں کہ میری تقدیر میں ایسے لکھا ہے' اسے کیسے پتا ہے کہ اس کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے؟ کیونکہ تقدیر کے لکھے ہوئے کا کسی کو علم نہیں۔ اس لیے اللہ کے علم پر بھروسا کرتے ہوئے نیک اعمال نہ کرنا اور برائیاں کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الدھر میں فرمایا:

"ہم نے انسان کو راستے کی راہنمائی کر دی' اب یہ شکر گزار بن جائے یا کفر اختیار کرے"۔ (الدھر: ۳)

پس انسان کو اللہ کی اطاعت والا راستہ اختیار کرنا چاہیے اور نیکیاں کرتے رہنا چاہیے۔

١٦١ - بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهِ وَالْقُعُودِ عِنْدَ قَبْرِهِ سَاعَةً لِلدُّعَاءِ لَهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

۱۶۱۔ باب: میت کو دفنانے کے بعد اس کے لیے دعا کرنا اور کچھ دیر کے لیے اس کی قبر کے پاس اس کے لیے دعا و استغفار اور قراءت کرنے کے لیے بیٹھنا

٩٤٦ - عَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَقِيلَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَقِيلَ: أَبُو لَيْلَى عُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ

۹۴۶۔ حضرت ابو عمرو۔ بعض کے نزدیک ابو عبداللہ اور بعض کے نزدیک ابو لیلیٰ۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو آپ قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے: "اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّثْبِيتَ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

(کلمہ توحید پر) ثابت رہنے کی دعا کرو' اس لیے کہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے''۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۳۲۲۱)، والحاكم (۱/ ۳۷۰)، والبيهقي (٤/ ٥٦) . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

فقه الحديث☆ ❶ ایمانی اخوت اور منفعت صرف زندگی تک محدود نہیں رہتی بلکہ یہ موت کے بعد تک بھی جاری رہتی ہے' چنانچہ فرمایا: ((استغفروا لأخيكم)) ''اپنے بھائی کے لیے مغفرت مطلب کرو''۔

❷ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی شفاعت کو قبول فرماتا ہے۔

❸ موت کے بعد قبر میں انسان سے سوال و جواب ہوں گے' اس لیے میت کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ اسے ثابت قدمی عطا فرمائے۔ کیونکہ یہ جواب اللہ کی توفیق ہی سے آئیں گے۔

٩٤٧ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا دَفَنْتُمُونِي، فَأَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ، وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنْ خَتَمُوا الْقُرْآنَ عِنْدَهُ كَانَ حَسَنًا.

۹۴۷۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے (وفات کے وقت وصیتاً) فرمایا: جب تم مجھے دفن کر دو تو میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے' تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور میں جان لوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم) اور یہ روایت (حدیث نمبر (۷۱۱) کے تحت) پہلے تفصیل سے گزر چکی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ مستحب ہے کہ اس کے پاس قرآن کا کچھ حصہ پڑھا جائے اور اگر وہ اس کے پاس مکمل قرآن مجید پڑھیں تو بہتر ہے۔

فقه الحديث☆ میت کو دفنانے کے بعد اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرنا تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور اس حدیث میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بھی اسی بات کی وصیت فرمائی البتہ یہ قول کہ ''میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی کی جائے'' تو یہ قول امام شافعی کا نہیں بلکہ شافعیوں کا ہے جیسے کہ مصنف نے ''المجموع'' (۲۹۴/۵) میں نقل کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف اس قول کی نسبت درست نہیں۔ اس لیے کہ ان کا تو مسلک یہ ہے کہ قرآن خوانی کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر ابن کثیر میں ﴿وإن ليس للإنسان الا ما سعى﴾ کی تفسیر میں امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک بیان کیا ہے کہ قرآن خوانی کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ جمہور اہل علم کا بھی یہی مسلک ہے جیسا کہ الزبیدی نے ''إتحاف السادة المتقين'' (۳۶۹/۱۰) میں ابن القطان سے نقل کیا ہے۔ پس اس قول کو امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرنا درست نہیں۔

۱٦۲۔ بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

۱۶۲۔ باب: میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ جو ان کے بعد آئے' وہ کہتے ہیں: اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ [الحشر : ١٠].

ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے''۔

امام نووی ؒ نے جو باب باندھا ہے اس میں دو چیزوں کا ذکر کیا ہے جن کا میت کو فائدہ پہنچتا ہے: ایک دعا اور دوسری صدقہ۔ دعا کے بارے میں وہ یہ آیت لائے ہیں کہ بعد والے مومن اپنے ان بھائیوں کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں جو ان سے پہلے ایمان لائے اور میت کی طرف سے صدقہ کرنے کے بارے میں احادیث لائے ہیں۔

٩٤٨۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ، تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). متفق عليه.

۹۴۸۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ میری والدہ اچانک وفات پاگئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں۔ اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢٥٤ ـ فتح)، ومسلم (١٠٠٤).

غريب الحديث☆ (افتلتت) ''وہ اچانک وفات پاگئیں''۔ (أراها) ''میرا خیال ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ اچانک موت آجانے سے انسان صدقہ کرنے اور استغفار کرنے سے محروم ہوجاتا ہے اور توبہ بھی نہیں کرسکتا۔

❷ اولاد اپنے والدین کی طرف سے صدقہ کرسکتی ہے۔

❸ قرآن وحدیث سے یہی ثابت ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اسے فائدہ پہنچتا ہے اور اسی طرح اسے دعا کا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور تیسری چیز صدقہ جاریہ ہے جو میت نے اپنی زندگی میں کیا ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ تیجا' ساتواں، دسواں اور چہلم وغیرہ' یہ سب رسومات اور بدعات ہیں' ان کا میت کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اسی طرح ایصال ثواب کے لیے لوگوں کو بلا کر قرآن خوانی کرانا' یہ بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

٩٤٩۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)). رواه مسلم.

۹۴۹۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو تین چیزوں کے سوا اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٦٣١).

فقه الحديث☆ ❶ اس حدیث میں بعض ایسے امور کا ذکر ہے جن کا فائدہ انسان کو اس کی موت کے بعد بھی پہنچتا ہے اور یہ سب اعمال اس کی اپنی زندگی میں کی ہوئی کاوش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ مثلاً صدقہ جاریہ کہ اس کا ثواب انسان کو اس کی موت کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے تو یہ اس کی اپنی محنت اور کاوش ہے کہ اس نے کوئی ہسپتال بنا دیا، مسجد یا مدرسہ بنا دیا وغیرہ۔ اس کا ثواب متواتر میت کو پہنچتا رہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر دیا ہے''۔ (یٰسین :۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری چیز جس کا میت کو فائدہ پہنچتا ہے وہ اس کا پھیلایا ہوا علم ہے جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو یعنی فوت ہونے والا شخص تعلیم، تالیف، درس و تدریس اور دعوت و تبلیغ کے شعبوں میں سرگرم عمل تھا' اللہ تعالیٰ نے اس سے دین کی نشر و اشاعت کا کام لیا اور اس کی کوششوں کو قبول فرمایا' جس کی وجہ سے بہت سے لوگ دین کی طرف آ ئے۔ یہ سب اس شخص کا صدقہ جاریہ ہے۔

اور تیسری چیز نیک اولاد ہے جو مسلسل نیک عمل کرتی ہے اور اپنے والدین کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتی ہے۔

۲ میت کو کسی دوسرے شخص کی طرف سے جن امور کا فائدہ پہنچتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

① اہل اسلام کی اس کے لیے دعا' بشرطیکہ یہ مسنون طریقے سے کی جائے۔

② میت کی طرف سے اس کا ولی نذر کے روزے رکھے گا' جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جو شخص مر گیا اور اس کے ذمے روزے ہیں تو وہ روزے (اس کی طرف سے) اس کا ولی (سرپرست) رکھے گا''۔

۳ قرض کی ادائیگی۔

۴ میت کی طرف اس کا ولی حج بھی کر سکتا ہے' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا: ''تو اس کی طرف سے حج کر کیونکہ یہ زیادہ لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا جائے''۔

۱۶۳۔ بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

٩٥٠۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ))، ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرٰى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ)). متفقٌ عليه.

۱۶۳۔ باب: میت کی لوگوں کی طرف سے تعریف

۹۵۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اس کی تعریف کی' پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہو گئی''۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا تو انھوں نے اس کی برائی بیان کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہو گئی''۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا: ''یہ جو پہلا جنازہ ہے اس کی تم نے تعریف کی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور یہ جو دوسرا جنازہ ہے' تم نے اس کی برائی بیان کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی' تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢٨٨ ـ فتح)، ومسلم (٩٤٩).

فقه الحديث☆ ۱ میت کی تعریف کرنا جائز ہے' اس لیے کہ یہ اس کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔

۲ تعریف صرف اہل فضل و صدق کی معتبر ہو گی کیونکہ اس کے برعکس لوگ تو اپنے جیسے برے لوگوں کی تعریف کریں گے' اسی طرح اگر میت کی کسی شخص سے عداوت اور دشمنی ہو تو اس کی برے تذکرے پر مبنی گواہی بھی قبول نہیں ہو گی۔

۳ اس امت کی فضیلت کہ یہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔

۴ اسلام ظاہری اعمال پر حکم لگاتا ہے' باطن کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔

۵ ضرورت کے تحت کسی شخص کی اچھائی یا برائی بیان کرنا جائز ہے' برائی اس نیت سے بیان کی جائے کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

٩٥١۔ وَعَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۵۱۔ حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے آیا تو میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' لوگوں کے پاس سے ایک جنازہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ: قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ)) فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

گزرا تو لوگوں کی طرف سے اس کی اچھی تعریف کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو بھی لوگوں نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابو اسود بیان کرتے ہیں: میں نے کہا امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے وہی کچھ کہا جو نبی ﷺ نے فرمایا: ''چار آدمی جس مسلمان کے بارے میں اچھی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا''۔ ہم نے عرض کیا: اور تین آدمی گواہی دیں تو؟ آپ نے فرمایا: ''اور تین آدمی (گواہی دے دیں تو) بھی''۔ ہم نے پھر عرض کیا: اور دو؟ آپ نے فرمایا: ''اور دو کی گواہی سے بھی''۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲۲۹ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر مسئلے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''وجبت'' کے الفاظ بیان کیے اور فرمایا میں نے ویسے کیا جیسے نبی ﷺ نے کیا۔

❷ ''مومن زمین پر اللہ کے گواہ ہیں'' اس سے مراد صرف صحابہ رضی اللہ عنہم ہی نہیں بلکہ ان کے بعد آنے والے لوگ جو ایمان و علم اور عمل میں ان کے پیروکار ہوں، وہ بھی مراد ہیں۔

❸ اسلام کمیت اور تعداد و مقدار کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو اخلاص چاہتا ہے جیسا کہ حدیث میں صرف چار، تین اور دو بندوں کی گواہی کو کافی سمجھا۔ اللہ اعلم!

۱۶۴۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ

۱۶۴۔ باب: اس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہو جائیں

۹۵۲ ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)). متفقٌ عليه.

۹۵۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱۱۸ ـ فتح)، ولم أره في ((صحيح مسلم)) من حديث أنس.

غريب الحديث☆ (لم يبلغوا الحنث) ''وہ بالغ نہیں ہوئے''۔

فقه الحديث☆ ❶ مسلمانوں کی اولاد جنت میں جائے گی، اس لیے کہ ان بچوں پر رحمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے والدین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت فرمائے گا تو ان بچوں کو تو بدرجہ اولیٰ اپنی آغوش رحمت میں لے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی' ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے''۔ (الطور:۲۱)

❷ جو شخص اپنی اولاد کے فوت ہونے پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

❸ ''حنث'' کے معنی ہیں ''گناہ'' بلوغت کے لیے ''حنث'' کا لفظ اس لیے استعمال فرمایا کہ بلوغت کے بعد انسان کے اعمال پر ثواب یا گناہ ہوتا ہے۔ قسم توڑنے کو بھی حنث کہتے ہیں کیونکہ قسم کا اعتبار بھی بلوغت کے بعد ہی ہوتا ہے۔

٩٥٣۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)). متفقٌ عليه.

((وَتَحِلَّةُ الْقَسَمِ)) قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَ إِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ وَالْوُرُوْدُ: هُوَ الْعُبُوْرُ عَلَى الصِّرَاطِ، وَهُوَ جِسْرٌ مَنْصُوْبٌ عَلٰى ظَهْرِ جَهَنَّمَ. عَافَانَا اللّٰهُ مِنْهَا.

۹۵۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لیے (آگ یعنی جہنم پر سے گزرے گا)''۔ (متفق علیہ)

اور (تحلة القسم) ''قسم کو پورا کرنے کے لیے''۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تم میں سے ہر شخص اس جہنم میں وارد ہوگا''۔ (مریم:۷۱) اور (ورود) سے مراد ''پل صراط سے گزرنا ہے''۔ یہ ایک پل ہے جو جہنم کی پشت پر رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت سے اس پر سے گزار دے۔ (آمین!)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ١١٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٦٣٢).

فقه الحديث☆❶ مصیبت کے وقت صبر کرنے کی فضیلت اور اس مصیبت پر اللہ تعالیٰ سے عوض اور بدلہ طلب کرنے کا بیان۔

❷ صبر کرنے والوں کی جزا جنت ہے۔

❸ ہر شخص کو پل صراط سے گزرنا ہے' جو جہنم کے اوپر رکھا گیا ہے۔ متقی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صحیح سلامت اس پر سے پار گزر جائیں گے اور ظالم لوگ اس میں اوندھے منہ گر جائیں گے۔

❹ پل صراط سے مومن اپنے اعمال کے مطابق مختلف رفتار سے گزریں گے' کچھ پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے' کچھ بجلی اور ہوا کی طرح' کچھ پرندوں کی طرح اور کچھ عمدہ گھوڑوں اور دیگر سواریوں کی طرح گزر جائیں گے۔ کچھ صحیح سلامت اور کچھ زخمی ہو کر گزریں گے' کچھ کمزور ایمان والے جہنم میں گر جائیں گے جنہیں بعد میں شفاعت کے ذریعے نکال لیا جائے گا۔

❺ جس شخص کے تین بچے فوت ہو گئے وہ جنت میں جائے گا' لیکن قسم پوری کرنے کے لیے اسے بھی اس پل پر سے گزرنا ہوگا۔

٩٥٤۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، قَالَ: ((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ،

۹۵۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! مرد حضرات آپ کی حدیث لے گئے (یعنی وہ تو آپ سے سن لیتے ہیں لیکن ہم محروم رہتی ہیں) آپ اپنی طرف سے ایک دن ہمارے لیے بھی مقرر فرما دیں تاکہ ہم اس روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَتَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاثْنَيْنِ)). متفق عليه.

اور آپ ہمیں ان باتوں کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پس تم فلاں فلاں دن جمع ہو جاؤ''۔ وہ اس روز جمع ہوگئیں تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ نے جو انہیں سکھایا تھا اس میں سے انہیں سکھایا' پھر فرمایا: ''تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیج دے (یعنی وہ فوت ہو جائیں) تو وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے''۔ ایک عورت نے کہا: اور دو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور دو (یعنی دو بچے بھی جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے)''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ١١٨ - فتح)، ومسلم (٢٦٣٣).

فقه الحديث☆ ❶ عورتیں شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے عالم سے شریعت کے متعلق احکامات سیکھ سکتی ہیں۔

❷ خواتین کی تعلیم کے لیے کوئی ایک دن مقرر کرنا جائز ہے۔

❸ عالم کو چاہیے کہ وہ متعلم کی ضرورت اور تربیت کے پیش نظر تعلیم دے، خواتین چونکہ بچوں کی وفات پر جزع فزع اور رین اور نوحہ وغیرہ کرتی ہیں' اس لیے آپ نے انہیں صبر کرنے کی تعلیم ارشاد فرمائی۔

❹ جس قدر مصیبت اور آزمائش زیادہ ہوگی اجر بھی اسی قدر زیادہ ہوگا' جس کے تین بچے فوت ہوں گے اس کے لیے زیادہ اجر ہوگا' پھر دو کے لیے۔

١٦٥۔ بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِيْنَ وَمَصَارِعِهِمْ وَإِظْهَارِ الْإِفْتِقَارِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّحْذِيْرِ مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْ ذٰلِكَ

١٦٥۔ باب: ظالموں کی قبروں اور ان کی تباہی و بربادی کے مقامات سے گزرتے وقت رونا' ڈرنا اور اللہ کی طرف اپنی احتیاج ظاہر کرنا اور اس میں غفلت کرنے سے اجتناب کرنا

٩٥٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ - يَعْنِي لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ: دِيَارَ ثَمُوْدَ -: ((لَا تَدْخُلُوْا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ؛ لَا يُصِيْبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ)). متفق عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ

٩٥٥۔ حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے جبکہ وہ ''حجر'' یعنی قوم ثمود کے مکانات کے قریب پہنچے تو فرمایا: ''ان عذاب دیے گئے لوگوں کے پاس سے روتے ہوئے گزرو' اگر تم نہ رو سکو تو وہاں سے نہ گزرو' کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ پہنچے جو انہیں پہنچا''۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے' راوی بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام حجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم ان لوگوں کے مکانوں میں داخل مت ہونا جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا' کہیں تم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يُّصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ)) ثُمَّ قَنَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِي.

بھی وہ عذاب نہ آ جائے جو ان پر آیا' مگر تم روتے ہوئے گزرو''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز کر دیا حتیٰ کہ وادی سے گزر گئے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۵۳۰ ـ فتح)، ومسلم (۲۹۸۰)' والرواية الثانية عند مسلم (۲۹۸۰) (۳۹).

غريب الحديث☆ (الحجر) دیار ثمود جو مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہیں۔ غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران آپ یہاں سے گزرے تھے۔ (أن يصيبكم) ''کہیں تمہیں نہ پہنچ جائے''۔ (قنع رأسه)''آپ نے اپنے سر کو ڈھانپ لیا''۔ (أجاز الوادی)''آپ وادی سے گزر گئے''۔

فقه الحديث☆

❶ رونا انسان کو تفکر' سوچ بچار اور عبرت حاصل کرنے پر ابھارتا اور تیار کرتا ہے' اس لیے آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ تم معذب (عذاب دیے گئے) لوگوں کے گھروں کے پاس سے گزرو تو روتے ہوئے گزرو تا کہ ان کے دل مزید نرم ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ رجوع کریں۔ رسول اللہ ﷺ ۹ ہجری کو غزوۂ تبوک کے لیے شام کی سرحد کی طرف روانہ ہوئے تو مدینہ اور شام کے درمیان مقام حجر پر دیار ثمود سے گزرے تو اس وقت آپ نے صحابہ کرام کو یہ حکم فرمایا اور خود آپ نے اپنے سر کو ڈھانپ لیا اور تیز رفتاری سے اس وادی سے گزر گئے۔

❷ عذاب دیے گئے لوگوں کی بستی میں رہائش نہیں رکھنی چاہیے بلکہ وہاں سے تو تیزی سے گزر جانا چاہیے۔

❸ غیر مسلم ممالک میں بھی رہائش اختیار نہیں کرنی چاہیے' آج کل جو ''گرین کارڈ'' کے حصول کی دوڑ لگی ہوئی ہے شرعی طور پر یہ درست نہیں۔ یہ ''ڈالر'' کی چمک عارضی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے ایمان کے تحفظ کی دعا کرتے رہنا چاہیے اور خود بھی اسے بچانے کی فکر اور کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

❀❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ آدَابِ السَّفَرِ

آداب سفر کا بیان

١٦٦۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَاسْتِحْبَابِهِ أَوَّلَ النَّهَارِ

٩٥٦۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. متفقٌ عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ ((الصَّحِيْحَيْنِ)) لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ.

۱۶۶۔ باب: جمعرات کے دن سفر کا آغاز کرنا اور دن کے پہلے پہر میں روانہ ہونا مستحب ہے

۹۵۶۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کے دن (مدینہ سے) روانہ ہوئے اور آپ جمعرات ہی کے دن سفر کے لیے روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

اور صحیحین کی ایک اور روایت میں ہے کہ بہت کم جمعرات کے علاوہ کسی اور دن رسول اللہ ﷺ سفر پر روانہ ہوتے تھے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٦/ ١١٣ ـ فتح)، ولم أقف عليه فی ((صحيح مسلم)).

فقه الحديث☆❶ جمعرات کے دن سفر پر روانہ ہونا مستحب ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی اور روز سفر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس روز سفر پر روانہ ہونا باقی ایام میں سفر کرنے کی نسبت بہتر ہے۔

٩٥٧۔ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا)) وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ. وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ، فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۹۵۷۔ حضرت صخر بن وداعہ غامدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے دن کے پہلے پہر میں برکت فرما''۔ اور آپ جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو روانہ فرماتے تو اسے دن کے پہلے پہر میں روانہ فرماتے تھے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر آدمی تھے' وہ اپنا سامان تجارت دن کے پہلے حصے میں بھیجا کرتے تھے۔ پس (اس عمل بالحدیث کی برکت سے) وہ صاحب ثروت ہوگئے اور ان کے مال میں خوب اضافہ ہوا۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن بشواهده ـ أخرجه أبو داود (٢٦٠٦)، والترمذی (١٢١٢)، وابن ماجه (٢٢٣٦)، و أحمد (٣/

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۷ و ۴۳۱ و ۴/ ۳۹۰)۔

اس کی سند میں عمارہ بن حدیہ راوی مجہول ہے لیکن یہ حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے' علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے انھیں ''مجمع الزوائد'' (۴/ ۶۱ '۶۲) میں ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بعض ضعیف اور بعض شواہد میں صحیح ہیں' لہٰذا بالجملہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

غریب الحدیث☆ (البکور) ''دن کا پہلا حصہ''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ بعض اوقات و لمحات بعض دوسرے اوقات و لمحات سے زیادہ فضیلت والے ہوتے ہیں' سب سے زیادہ برکت والا حصہ دن کا ابتدائی حصہ ہوتا ہے۔

❷ بابرکت وقت کو تلاش کرنا مستحب ہے تاکہ انسان اس وقت میں برکت حاصل کر سکے۔

❸ نبی ﷺ ہر چھوٹے بڑے لشکر کو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ فرماتے تھے۔

❹ جو شخص اس سنت مبارکہ پر عمل کرے گا تو اسے ہر قسم کی خیر و برکت حاصل ہوگی۔

۱۶۷۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرِّفْقَةِ وَتَأْمِيرِهِمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُطِيعُونَهُ

۱۶۷۔ باب: سفر کے لیے ساتھی تلاش کرنا اور ان میں سے کسی ایک کا امیر بنانا اور اس کی اطاعت کرنا مستحب ہے

۹۵۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۵۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا (سفر کرنے) میں کیا نقصان ہے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۶/ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ فتح)۔

غریب الحدیث☆ (الوحدة) ''تنہا سفر کرنا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ تنہا سفر کرنے کی ممانعت اور اس میں تخذیف ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے جو نبی ﷺ جانتے ہیں کہ تنہا سفر کرنے کے کیا نقصانات ہیں تو پھر لوگ رات یا دن کے کسی بھی حصے میں اکیلے سفر نہ کریں۔

❷ حدیث میں رات کے وقت اکیلے سفر کرنے کی ممانعت کا ذکر ہے جبکہ دن کے وقت کا ذکر نہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ رات کے وقت نقصان دہ واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔

❸ تنہا سفر کرنے میں بہت سے نقصانات ہیں مثلاً دل میں شیطانی وساوس پیدا ہوتے ہیں اور دیگر مفاسد بھی ہیں۔

۹۵۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ

۹۵۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے''۔ (ابوداود' ترمذی' نسائی۔ انہوں نے صحیح اسانید سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَحِيحَةٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (٢٦٠٧)، والترمذي (١٦٧٤)، وأحمد (٢/ ١٨٦ و ٢١٤)، والحاكم (٢/ ١٠٢). اس حدیث کی سند حسن ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ ایک سوار ایک شیطان ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص اکیلا سفر کرتا ہے تو اس کے ساتھ سفر میں ایک شیطان ہوتا ہے۔

❷ اکیلے سفر کرنا ایک شیطانی فعل ہے' شیطان اسے اکیلے سفر کرنے پر ابھارتا ہے۔

❸ جب تین افراد مل کر سفر کرتے ہیں تو وہ ایک قافلہ بن جاتا ہے اور وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ تین افراد ایک دوسرے کے مددومعاون ہوتے ہیں' ایک دوسرے کو وعظ ونصیحت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پہنچنے والی تکلیف کو دور کرتے ہیں۔

❹ اگر تین آدمی سفر کریں تو یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایک یا دو افراد کی صورت میں شیطان ان کے ساتھ ہوتا ہے اور جب تین افراد ہوں تو پھر ایک جماعت اور قافلے کی شکل بن جاتی ہے اور ان پر شیطان کا اثر کم ہوتا ہے۔

٩٦٠- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ)) حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۹۶۰۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی کسی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں''۔ (ابوداؤد۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٢٦٠٨ و ٢٦٠٩) بسند حسن.

فقه الحديث☆ ❶ سفر میں امیر بنانا واجب ہے' اس لیے کہ جب قافلے کے سارے افراد اس کے حکم کے تحت سفر کریں گے تو اس میں خیر و برکت ہوگی اور اس کے بہت سے فوائد ہیں۔

❷ امیر اپنے قافلے والوں کے مفادات اور ضروریات کا خیال رکھے گا اور ان کی تکالیف کو دور کرے گا۔

❸ امیر سفر کا تقرر خلیفہ کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور اگر سفر غیر سرکاری ہو تو پھر قافلے والے اپنے امیر کا انتخاب خود کرسکتے ہیں۔

❹ سفر کا امیر سفر ختم ہوتے ہی امارت سے فارغ ہوجائے گا۔

٩٦١- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۶۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بہترین ساتھی چار ہیں' بہترین سریہ (چھوٹا لشکر) چار سو کا ہے اور بہترین جیش (بڑا لشکر) چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت تعداد کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا''۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (٢٦١١)، والترمذي (١٥٥٥)، وأحمد (١/ ٢٩٤)۔ والحاكم (١/ ٤٤٣ و ٢/ ١٠١)، و ابن حبان (٤٧١٧). قلت : هذا إسناد صحيح.

غريب الحديث☆ (الصحابة) ''ساتھی''۔ (السرايا) اس کی واحد ''سرية'' ہے بمعنی ''چھوٹا لشکر''۔

فقه الحديث☆ ❶ چار ساتھی بہترین ہوتے ہیں' وہ ایک دوسرے کی بہتر معاونت کرسکتے ہیں۔

❷ جب لشکر کی تعداد بارہ ہزار ہو تو وہ قلت تعداد کی وجہ سے شکست سے دوچار نہیں ہوسکتا۔ اگر کہیں شکست ہوجائے تو اس کے دیگر اسباب پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کرنا چاہیے اور اپنے ایمان وعمل کی اصلاح کرنی چاہیے۔

١٦٨- بَابُ آدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُوْلِ وَالْمَبِيْتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفَرِ، وَاسْتِحْبَابِ السُّرَى، وَالرِّفْقِ بِالدَّوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مَصْلَحَتِهَا، وَجَوَازِ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ إِذَا كَانَتْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ وَأَمْرِ مَنْ قَصَّرَ فِي حَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا

۱۶۸۔ باب: سفر میں چلنے، پڑاؤ ڈالنے، رات بسر کرنے اور دوران سفر سونے کے آداب، رات کو سفر کرنا، جانوروں کے ساتھ نرمی کرنا اور ان کے آرام و مصلحت اور راحت کا خیال رکھنا مستحب ہے اور جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے سواری بٹھا لینا جائز ہے اور جو شخص سواری کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرے اسے اس کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلانی چاہیے

٩٦٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ، فَأَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)). رواه مُسْلِمٌ.

مَعْنَى: ((أَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ)) أَيْ: ارْفُقُوْا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْعَى فِي حَالِ سَيْرِهَا وَقَوْلُهُ: ((نِقْيَهَا)) هُوَ بِكَسْرِ النُّوْنِ، وَإِسْكَانِ الْقَافِ، وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ وَهُوَ: الْمُخُّ، مَعْنَاهُ: أَسْرِعُوْا بِهَا حَتَّى تَصِلُوا الْمَقْصِدَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ. وَ ((التَّعْرِيْسُ)): النُّزُوْلُ فِي اللَّيْلِ.

۹۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں سے گزرو تو اونٹ کو اس کا حصہ (چرنے کا موقع) دو اور جب تم بنجر زمین میں سے گزرو تو وہاں سے تیزی کے ساتھ گزرو اور اس کا گودا ختم ہونے سے پہلے پہلے منزل مقصود تک پہنچنے میں جلدی کرو۔ اور جب رات کو پڑاؤ ڈالو تو عام راستے سے بچو اس لیے کہ رات کے وقت وہ جانوروں کی گزرگاہ اور حشرات کا ٹھکانا ہے“۔ (مسلم)

(أعطوا الإبل حظها من الأرض) کے معنی ہیں جب سرسبز و شاداب علاقے سے گزرو تو جانوروں یعنی اپنی سواریوں کو وہاں سے چرنے کا موقع دو (تیزی سے دوڑاتے نہ چلے جاؤ)۔ (نقيها) نون کے نیچے زیر، قاف ساکن اور پھر یاء اس کا معنی ہے ”گودا“ یعنی تیز تیز چلتے جاؤ تاکہ ان جانوروں کا مغز یعنی طاقت و توانائی ختم ہونے سے پہلے پہلے تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ۔ اور (التعريس) کا معنی ہے ”رات کو پڑاؤ ڈالنا“۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٩٢٦).

غريب الحديث☆ (الخصب) ”زرخیز اور سرسبز و شاداب علاقہ“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ جانوروں کو کھانے پینے اور چرنے کا موقع دینا چاہیے' انہیں اس سے منع نہیں کرنا چاہیے۔

❷ اسلام نے حیوانوں کے ساتھ بھی نرمی کرنے کی ترغیب دی ہے۔

❸ مسافر کو یہ تعلیم دی ہے کہ جب سرسبز وشاداب علاقے سے گزر ہو تو جانوروں کو راستے میں چرنے کا موقع دینا چاہیے تاکہ وہ قوت وتوانائی حاصل کر سکیں اور جب بنجر اور چٹیل میدان سے گزر ہو تو وہاں سے تیزی کے ساتھ گزرنا چاہیے تاکہ جانور کی قوت وتوانائی ختم ہونے سے پہلے پہلے منزل مقصود تک پہنچا جا سکے۔

❹ رسول اللہ ﷺ نے امت کو کیسی پر حکمت تعلیم ارشاد فرمائی اور ان کی کس انداز سے تربیت فرماتے رہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں ان کی راہنمائی فرمائی حتیٰ کہ بول و براز اور سفر وحضر کے آداب سکھائے۔

❺ رات کے وقت عام شاہراہ پر پڑاؤ ڈالنے سے اجتناب کرنا چاہیے' اس لیے کہ حشرات الارض اور درندے رات کے وقت اس طرف نکلتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ مسافروں کو تکلیف اور نقصان پہنچائیں' اس سے بچنے کے لیے راستے میں پڑاؤ نہیں ڈالنا چاہیے۔

٩٦٣۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ، فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: إِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِي النَّوْمِ، فَتَفُوتَ صَلَاةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا.

٩٦٣۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے اور رات کے وقت کہیں پڑاؤ ڈالتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب کبھی صبح (صادق) سے تھوڑی دیر پہلے پڑاؤ ڈالتے تو اپنا دایاں بازو کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔ (مسلم)

علماء بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنا بازو اس لیے کھڑا کرتے تھے تاکہ آپ کہیں گہری نیند نہ سو جائیں جس سے نماز فجر اپنے وقت یا اول وقت میں ادا کرنے سے فوت نہ ہو جائے۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٦٨٣).

غريب الحديث ☆ (تعریس) سے مراد ہے پورا دن سفر کرنا اور رات کے پہلے حصے میں پڑاؤ ڈالنا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دن یا رات کے کسی بھی حصے میں پڑاؤ ڈالنا۔

فقه الحديث ☆ ❶ دوران سفر سونے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے اور آخری حصے میں کس طرح سوتے تھے۔

❷ دائیں پہلو کو بائیں پہلو پر تشریف وتکریم حاصل ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ نماز کی اول وقت ادائیگی کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ اگر کہیں صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنے بازو پر ٹیک لگا کر تھوڑی دیر کے لیے استراحت فرماتے' پوری طرح پہلو پر نہیں لیٹتے تھے کہ کہیں نماز فجر اول وقت ادا ہونے سے نہ رہ جائے۔

٩٦٤۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ**)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

((اَلدُّلْجَةُ)): اَلسَّيْرُ فِي اللَّيْلِ.

٩٦٤۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم رات کے وقت سفر کیا کرو' اس لیے کہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے''۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

(الدلجة) ''رات کے وقت سفر کرنا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٥٧١)، والحاكم (٢/ ١١٤)، والبيهقي (٥/ ٢٥٦).

فقه الحديث☆ رات کے وقت سفر کرنا مستحب ہے' اس لیے کہ رات کے وقت سفر کرنا مسافر اور سواری دونوں کے لیے باعث راحت ہوتا ہے' اس لیے مسافت کی طوالت محسوس نہیں ہوتی' یا حقیقتاً زمین لپیٹ دی جاتی ہے اور مسافت مختصر ہو جاتی ہے۔ (اللہ اعلم!)

٩٦٥ـ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ!**)) فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٩٦٥ـ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ (صحابہ کرام) کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جانا شیطان کی طرف سے ہے''۔ پس اس کے بعد جب بھی وہ کہیں پڑاؤ ڈالتے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٦٢٨)، وأحمد (٤/ ١٩٣)، والحاكم (٢/ ١١٥)، والبيهقي (٦/ ١٥٢). وابن حبان (٢٧٩٠).

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

غريب الحديث☆ **(الشعاب)** ''شعب'' کی جمع ہے ''پہاڑ کی گھاٹی''۔ **(الأودية)** ''واد'' کی جمع ہے' پہاڑوں کے درمیان نشیبی گزرگاہ کو وادی کہتے ہیں اور پہاڑی راستے کو شعب (گھاٹی) کہتے ہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ تفرقہ شیطانی وسوسوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

❷ اسلام نے ہر معاملے میں اجتماعیت پر زور دیا ہے خواہ وہ دینی معاملات ہوں یا دنیوی' جبکہ اسلام دشمن عناصر کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کر کے ان کی قوت کو کمزور کر دیں۔

❸ دوران سفر بھی اکٹھے رہنے کے بہت سے فوائد ہیں کہ کسی بھی مشکل اور پریشانی کے عالم میں سب مل کر اس پریشانی کو دور کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔

❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے حکم کی فوری تعمیل کرتے تھے' اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ اس میں ان کی عزت وحیات اور تکریم ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحابہ کرام جیسی اطاعت کے جذبہ سے سرشار فرمائے۔

٩٦٦ـ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو ـ وَقِيْلَ سَهْلِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ؛ فَقَالَ: ((**اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً، وَكُلُوْهَا صَالِحَةً**)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

٩٦٦ـ حضرت سہل بن عمرو اور بعض نے کہا سہل بن ربیع بن عمرو انصاری جو ابن حنظلیہ کے نام سے معروف ہیں اور بیعت رضوان کے شرکاء میں سے ہیں' بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پشت (یعنی کمر کمزوری کی وجہ سے) پیٹ سے لگی ہوئی تھی' آپ نے فرمایا: ''تم ان بے زبان جانوروں کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو' تم ان پر سواری اس حال میں کرو کہ یہ ٹھیک ہوں اور ان کا گوشت بھی اس حال میں کھاؤ کہ یہ تندرست اور ٹھیک ٹھاک ہوں''۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ صحیح ـ أخرجه أبو داود (۲۵۴۸) بإسناد صحیح.

غریب الحدیث☆ (المعجمة) ''ایسے جانور جو بول نہیں سکتے''۔

فقہ الحدیث: ☆❶ حیوانوں کے ساتھ نرمی کرنا واجب ہے۔

❷ حیوانوں کے ساتھ احسان کرنا اوران کے چارے وغیرہ کا خیال رکھنا چاہیے تا کہ وہ خوراک وغیرہ استعمال کر کے خدمت کے قابل ہو سکیں' اگر سواری کرنا چاہو تب بھی اور اگر اسے کھانا چاہو تب بھی۔ اگر جانور دبلا پتلا اور لاغر و کمزور ہوگا تو پھر وہ سواری کے قابل ہوگا نہ کھانے کے اور بیمار اور کمزور جانور کا گوشت صحت کے لیے مضر ہے۔

۹۶۷ـ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، وَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ. يَعْنِي: حَائِطَ نَخْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا.

وَزَادَ فِيْهِ الْبَرْقَانِيُّ بِإِسْنَادِ مُسْلِمٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: حَائِشُ نَخْلٍ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا فِيْهِ جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ سَرَاتَهُ ـ أَيْ: سَنَامَهُ ـ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ؛ فَقَالَ: ((**مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ، لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟**)) فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هٰذَا لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((**أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا؟ فَإِنَّهُ يَشْكُوْ إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ**)).

وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ كَرِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ.

قَوْلُهُ: ((**ذِفْرَاهُ**)) هُوَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْفَاءِ، وَهُوَ لَفْظٌ مُفْرَدٌ مُؤَنَّثٌ. قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الذِّفْرَى: الْمَوْضِعُ الَّذِي يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيْرِ خَلْفَ الْأُذُنِ، وَقَوْلُهُ: ((**تُدْئِبُهُ**)) أَيْ: تُتْعِبُهُ.

۹۶۷ـ حضرت ابو جعفر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا اور راز داری کے ساتھ مجھ سے ایک بات کی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے کسی بلند جگہ (ٹیلا وغیرہ) یا کھجور کے جھنڈ کے ساتھ پردہ کرنا سب سے زیادہ پسند تھا۔ (مسلم نے اسے اسی طرح مختصر روایت کیا ہے)

اور برقانی نے اسی مسلم کی سند کے ساتھ **''حائش نخل''** کے بعد یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا' جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے۔ پس نبی ﷺ اس کے پاس گئے اور اس کی کوہان اور اس کے کان کے پیچھے کی ہڈی پر پیار سے ہاتھ پھیرا تو اسے سکون آ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟'' ایک انصاری نوجوان آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس جانور (اونٹ) کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے ہو جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھے مالک بنایا ہے؟ یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور (زیادہ کام لے کر) اسے تھکا دیتے ہو''۔

ابوداود نے بھی برقانی ہی کی طرح روایت کیا ہے۔

(ذفراہ) ذال کے نیچے زیر اور فاء ساکن' یہ لفظ مفرد اور مؤنث ہے۔ اہل لغت نے کہا ہے کہ **''ذفری''** اونٹ کے کان کا وہ عقبی حصہ ہے جس پر پسینا آتا ہے۔ (**تدئبه**) ''تم اسے تھکا دیتے ہو''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۳۴۲/۲۴۲۹)۔ والزیادة عند أبي داود (۲۵۴۹) وھي صحیحة.

غریب الحدیث☆ (جرجر) ''آواز نکالی، بلبلایا''۔ (**ذرفت عیناہ**) ''اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ سواری پر اپنے پیچھے ایک اور آدمی بٹھایا جا سکتا ہے۔

❷ اگر کسی شخص کے پاس زائد سواری ہو یا اپنی سواری ہی پر جگہ ہو تو ایسے شخص کی اعانت کرنی چاہیے جس کے پاس سواری نہ ہو۔

❸ اگر جانور بوجھ برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس پر دو سواروں کا بیٹھنا جائز ہے۔

❹ اگر کسی شخص کا ذاتی مسئلہ یا ذاتی معاملہ ہو تو اس کے بارے میں راز داری سے بات کی جا سکتی ہے اور اگر وہ کسی اور کو اس راز کے متعلق نہ بتائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن دین کے بارے میں کوئی بات ہو تو اسے نہیں چھپانا چاہیے بلکہ سب کو بتانا چاہیے تاکہ وہ بھی دین کے مطابق عمل کر سکیں۔

❺ قضائے حاجت کے وقت پردے کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

❻ رسول اللہ ﷺ کے معجزے کا بیان کہ آپ نے اونٹ کی شکایت کو سمجھ لیا۔

❼ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجوب کا بیان۔

❽ جانور سے پورا کام لے لینا اور اسے پورا کھانا نہ دینا یہ اس جانور کے ساتھ ظلم ہے۔

❾ جانور بھی اپنے دکھ درد کا احساس اور شعور رکھتے ہیں۔

❿ جانور بھی رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

⓫ ہر ذی روح کے ساتھ انصاف کرنا چاہیے۔

٩٦٨۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وَقَوْلُهُ: ((لَا نُسَبِّحُ)): اَيْ لَا نُصَلِّي النَّافِلَةَ، وَمَعْنَاهُ: اَنَّا ۔ مَعَ حِرْصِنَا عَلَى الصَّلَاةِ ۔ لَا نُقَدِّمُهَا عَلٰى حَطِّ الرِّحَالِ وَاِرَاحَةِ الدَّوَابِّ.

۹۶۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو ہم سواریوں کے پالان اتارنے سے پہلے نفلی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (ابوداود نے اسے شرط مسلم کے ساتھ روایت کیا ہے) (لا نسبح) ''ہم نفلی نماز نہیں پڑھتے تھے'' اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نفلی نماز کا شوق رکھنے کے باوجود پہلے چوپایوں کے پالان اتارتے تاکہ وہ آرام کر سکیں، اس کے بعد نفلی نماز پڑھتے تھے۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه أبو داود (٢٥٥١) بإسناد صحيح۔

فقہ الحدیث☆ ❶ نماز ہر قسم کی فراغت اور یکسوئی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے تاکہ نماز میں کسی قسم کے خیالات نہ آئیں۔

❷ دوران سفر اگر کہیں پڑاؤ ڈالنا ہو تو جانوروں کے پالان اور بوجھ وغیرہ اتار دینے چاہییں تاکہ وہ بھی مکمل طور پر آرام کر سکیں۔

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جانوروں کے ساتھ احسان اور اچھا سلوک کرتے تھے۔

❹ انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنے لیے نفع بخش چیز کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے اور بالخصوص سفر میں تو اس کی اور بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے، اس لیے اپنی سواری کو چوکس رکھنا چاہیے۔

❺ سفر کے دوران نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔

١٦٩۔ بَابُ اِعَانَةِ الرَّفِيْقِ

۱۶۹۔ باب: دوست کی مدد کرنا

فِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِيْثِ: ((وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ

اس باب سے متعلق بہت سی حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں جیسے ''اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَخِيهِ)).

وَحَدِيثُ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)) وَأَشْبَاهُهُمَا.

کرنے میں رہتا ہے"۔ (توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۴۵) ملاحظہ فرمائیں) اور یہ حدیث کہ "ہر نیکی صدقہ ہے"۔ (اس کی توثیق اور شرح کے لیے حدیث نمبر (۱۳۴) ملاحظہ فرمائیں) اور ان جیسی اور احادیث ہیں۔

۹۶۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ)) فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهُ، حَتَّى رَأَيْنَا: أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ. رواه مسلم.

۹۶۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم سفر میں تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور اپنی نظر دائیں بائیں پھیر کر دیکھنے لگا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد زادِ راہ ہو وہ اسے ایسے شخص کو دے دے جس کے پاس زادِ راہ نہ ہو"۔ آپ نے مال کی اور بھی کئی اقسام بیان کیں حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم میں سے کسی بھی شخص کا زائد از ضرورت چیزوں میں کوئی حق نہیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث و فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۶۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۹۷۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ! إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا، لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ، وَلَا عَشِيرَةٌ، فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ، أَوِ الثَّلَاثَةَ)) فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ، يَعْنِي كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ. قَالَ: فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً مَا لِي إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي. رواه أبو داود.

۹۷۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا: "اے مہاجرین اور انصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس مال ہے نہ کنبہ' پس تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دو دو یا تین تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لے"۔ پس ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی وہ اس پر باری باری سوار ہوتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ پس میرے اپنے اونٹ پر میری باری بھی ویسے ہی تھی جیسے ان میں سے کسی ایک کی تھی۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٥٣٤).

غريب الحديث☆ (عقبة) "باری" یعنی پیدل چلنے اور سواری پر بیٹھنے کی باری مقرر تھی۔

فقه الحديث☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ابتدائے اسلام کی حالت کا بیان ہے کہ جہاد کے موقع پر اسلامی لشکر کے پاس مجاہدین کے لیے سواریاں پوری تھیں نہ آلاتِ حرب لیکن وہ بر و تقویٰ کی دولت اور جذبہ جہاد سے فزوں تر تھے۔ انہوں نے ان حالات میں باہمی تعاون کا ایسا مظاہرہ کیا کہ سواری کا مالک بھی اپنی باری مقرر کرتا ہے اور اپنے ساتھ دو یا تین ساتھیوں کو ملا لیتا ہے اور اپنی باری پر اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے اور باقی وقت اپنے ساتھیوں کی طرح پیدل چلتا ہے۔ لیکن انھوں نے یہ تمام صعوبتیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے خندہ پیشانی سے قبول اور برداشت کیں۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ اطاعت کا بیان ہے کہ وہ آپ کے حکم کی من و عن فوراً تعمیل کرتے تھے اور اس میں اپنی کامیابی و کامرانی سمجھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٧١۔ وعَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُ.
رواه أبو داوٗد بإسناد حسن.

٩٧١۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر چلنے میں سب سے پیچھے رہتے تھے' پس آپ ضعیف و ناتواں کو چلاتے' اس کو پیچھے بٹھالیتے اور اس کے لیے دعا فرماتے۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه أبو داود (٢٦٣٩) بإسناد صحيح.

غريب الحديث☆۔ (يزجي الضعيف) ''آپ ضعیف اور کمزور کو چلاتے۔''

فقه الحديث☆❶ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی راحت و آرام کے لیے کس قدر فکر مند رہتے تھے کہ آپ لشکر کے پیچھے پیچھے چلتے تاکہ اگر کسی شخص کی سواری کمزور اور لاغر ہو تو آپ اس شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیں اور اس کے لیے دعا فرمائیں۔ پس امیر لشکر کو اپنے قافلے کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیے تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کے حالات سے آگاہ رہے اور ضعیف شخص کی مدد کر سکے۔

❷ مسلمان معاشرے میں تمام مسلمان ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوتے ہیں اور وہ تو ایک عمارت اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر کے خوش ہوتے ہیں۔

١٧٠۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ الدَّابَّةَ لِلسَّفَرِ

١٧٠۔ باب: سفر کے لیے سواری پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ. لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ. وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴾ [الزخرف: ١٢-١٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سیدھے ہو کر بیٹھو پھر جب تم سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر اور تابع کر دیا اور ہم اسے قابو میں کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں''۔

شرح الآيات:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام و کاریگری کا ذکر فرمایا کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہاری سواری کے لیے چوپائے اور کشتیاں بنائیں اور انہیں تمہارے تابع کر دیا' پھر بندوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ اس نعمت کا شکر کب اور کیسے ادا کریں تو فرمایا کہ جب تم ان کی پیٹھ پر اچھی طرح بیٹھ جاؤ تو پھر اس اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرو کہ اس ذات باری تعالیٰ نے اس سواری کو تمہارے تابع کر دیا ورنہ تم اس کی اہلیت اور قوت نہیں رکھتے تھے۔ ساتھ ہی عقیدۂ آخرت بیان فرمادیا کہ سب نے اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

٩٧٢۔ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَٰذَا الْبِرَّ

٩٧٢۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہونے کے وقت اپنے اونٹ پر صحیح طور پر بیٹھ جاتے تو آپ تین بار ''اللہ اکبر'' کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا' ورنہ ہم تو اسے قابو میں کرنے والے نہیں تھے۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ)) وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: ((آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)). رواه مسلم.

مَعْنَى ((مُقْرِنِيْنَ)) مُطِيقِيْنَ. ((وَالْوَعْثَاءُ)) بِفَتْحِ الْوَاوِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْمَدِّ، وَهِيَ: الشِّدَّةُ. وَ ((الْكَآبَةُ)) بِالْمَدِّ، وَهِيَ: تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَنَحْوِهِ. ((وَالْمُنْقَلَبُ)): الْمَرْجِعُ.

سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے اور اس کی دوری کو ہمارے لیے لپیٹ دے (منزل قریب کر دے) اے اللہ! سفر میں تو ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں تو نگران و محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی صعوبت سے حزین اور دلدوز منظر سے اور واپسی پر گھر، مال اور اولاد میں بری تبدیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پھر ان کلمات کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ بھی فرماتے: ''ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں' تیری طرف رجوع کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔ (مسلم)

(مقرنین) کے معنی ہیں ''طاقت رکھنے والے''۔ (الوعثاء) واؤ پر زبر' عین ساکن اور ثاء اور مد' اس کے معنی ہیں ''سختی''۔ (الکآبة) مد کے ساتھ ''غم کی وجہ سے دلی کیفیت کا بدلنا''۔ (المنقلب) ''لوٹنا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٣٤٢).

غريب الحديث☆ (مقرنین) ''طاقت رکھنے والے'' یعنی ہم تو ان سواریوں کو مطیع و تابع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے' یہ سب اللہ کی مہربانی ہے کہ اس نے ان سواریوں کو ہمارے لیے مسخر فرما دیا۔ (کآبة المنظر) ''حزین اور دلدوز منظر'' جیسے موت' تلف اور مرض وغیرہ۔ (وعثاء السفر) ''سفر کی سختی' شدت''۔ (آیبون) ''لوٹنے والے''۔

فقه الحديث☆ ❶ سفر کا آغاز کرتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ اسے جب سواری پر سوار ہو جائیں تب پڑھنا چاہیے' اسی طرح جب سفر سے خیر و سلامتی کے ساتھ واپس آ جائیں تب بھی یہ دعا پڑھنی چاہیے' آخری الفاظ ساتھ ملا کر' تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جا سکے۔

❷ جب کسی بلند جگہ چڑھیں تو ''اللہ اکبر'' پڑھنا مستحب ہے۔

❸ بندے کے تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں' اس لیے بندے کو چاہیے کہ دل و جان سے اللہ کی طرف رجوع کرے اور اس سے خیر و بھلائی کی امید رکھے اور ان تمام نعمتوں کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

❹ سفر و حضر اور ہر حال میں اپنے آپ کو اور اہل و عیال کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دینا چاہیے' وہ بہترین محافظ اور بہترین کارساز و مددگار ہے۔

٩٧٣ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. رواه مسلم. هكذا هو في صحيح مسلم: الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، بِالنُّوْنِ، وكذا رواه الترمذي،

۹۷۳۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی سختی، ناخوشگوار واپسی، کمال کے بعد زوال، مظلوم کی بد دعا اور اہل و عیال اور مال میں برے منظر سے پناہ مانگتے تھے۔ صحیح مسلم میں اسی طرح (الحور بعد الکون) نون کے ساتھ ہے۔ ترمذی اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ راء کے ساتھ (الکور) بھی مروی ہے' اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنسائيُّ. قال الترمذي: ويروى ((الكَوْر)) بالراء، وَكِلاهُمَا لَهُ وَجْهٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَمَعْنَاهُ بِالنُّونِ وَالرَّاءِ جَمِيعًا: الرُّجُوعُ مِنَ الاسْتِقَامَةِ أَوِ الزِّيَادَةِ إِلَى النَّقْصِ. قَالُوا: وَرِوَايَةُ الرَّاءِ مَأْخُوذَةٌ مِنْ تَكْوِيرِ العِمامة، وَهُوَ لَفُّهَا وَجَمْعُهَا، وَرِوَايَةُ النُّونِ، مِنَ الكَوْنِ، مَصْدَرُ ((كَانَ يَكُونُ كَوْنًا)) إِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ.

کا مفہوم (الکور) اور (الکون) دونوں صورتوں میں صحیح ہے۔

علماء بیان کرتے ہیں کہ (الکون) اور (الکور) دونوں صورتوں میں ایک ہی معنی ہے یعنی استقامت یا زیادت سے نقص اور کمی کی طرف لوٹنا (یعنی کمال سے زوال کی طرف) انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ''الکور'' راء کے ساتھ ''تکویر العمامة'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں پگڑی کو لپیٹنا اور جمع کرنا اور ''الکون'' نون کے ساتھ ''کان یکون'' کا مصدر ہے اس کے معنی وجود اور استقرار کے ہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٣٤٣) وأما الرواية الثانية؛ فأخرجها الترمذي (٣٤٣٩)، والنسائي في ((المجتبى)) (٨/ ٢٧٢)، و ((عمل اليوم والليلة)) (٤٩٩)، وابن ماجه (٣٨٨٨)، وله شاهد صحيح من حديث أبي هريرة أخرجه أبو داود (٢٥٩٨)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٥٠٠)، وأحمد (٢/ ٤٠١ و ٤٣٣).

فقه الحديث☆ ❶ سفر کے وقت ایسی چیزوں سے پناہ طلب کرنی چاہیے جو مسافر اپنے اہل وعیال اور مال کے لحاظ سے ناپسند کرتا ہے۔

❷ گمراہی، سنت سے انحراف اور کفر کی طرف لوٹنے سے اللہ کی پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے جس طرح کہ انسان آگ میں جانا ناپسند کرتا ہے۔

❸ بندے کو چاہیے کہ وہ ظلم اور اس کے اسباب سے اجتناب کرے اس لیے کہ ظلم کا انجام روز قیامت اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

٩٧٤۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: ((إِنَّ رَبَّكَ سُبْحَانَهُ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي)). رواه

٩٧٤۔ حضرت علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا تاکہ آپ اس پر سواری کریں۔ جب انھوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو ''بسم اللہ'' پڑھا، جب اس کی پیٹھ پر اچھی طرح بیٹھ گئے تو ''الحمد للہ'' کہا اور پھر یہ دعا پڑھی: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے مسخر کر دیا اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں'' پھر ''الحمد للہ'' اور ''اللہ اکبر'' تین تین بار کہا پھر یہ دعا پڑھی: ''اے اللہ! تو پاک ہے، یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا''۔ پھر آپ ہنس دیے، ان سے پوچھا گیا امیر المومنین! آپ کس وجہ سے ہنس دیے؟ انھوں نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا، پھر آپ ہنس دیے تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمہارا رب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أبوداود، والترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ، وفي بعض النّسخ: حسنٌ صحيحٌ. وهذا لفظ أبي داود.

جب وہ کہتا ہے یا اللہ! میرے گناہ معاف کر دے کیونکہ وہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں"۔ (ابوداؤد' ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح ہے اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٦٠٢)، والترمذی (٣٤٤٦)، وأحمد (١/ ٩٧ و ١١٥ و ١٢٨)، والنسائی فی ((عمل اليوم والليلة)) (٥٠٢) ومن طريقه ابن السنى فی ((عمل اليوم والليلة)) (٤٩٨)، وابن حبان (٢٦٩٧ و ٢٦٩٨)، والحاكم (٢/ ٩٩)، والبيهقی (٥/ ٢٥٢).

اس حدیث کا دارو مدار ابواسحاق پر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس میں ایک مخفی علت ہے جیسا کہ امام حاکم نے "تاریخ نیسابور" میں ذکر کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابواسحاق مدلس ہے اور اس نے دو راویوں کو ساقط کیا ہے۔ لیکن ابواسحاق نے سنن بیہقی (۲۵۲/۵) میں "حدثنا" کی وضاحت کی ہے اور اس کی ایک اور سند بھی ہے جسے امام حاکم (۹۸/۲) نے بیان کیا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ کسی بھی سواری پر سوار ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا مستحب ہے اور جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تب دعائے سفر پڑھنی چاہیے۔

❷ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال میں آپ کی اتباع کرتے تھے۔

❸ بندے کو چاہیے کہ وہ ہر لحظے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا رہے' بالخصوص سفر پر روانہ ہوتے وقت تو خصوصی طور پر توبہ کرنی چاہیے کیونکہ معلوم نہیں انجام سفر کیا ہو؟

١٧١ـ بَابُ تَكْبِيرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا وَشِبْهِهَا وَتَسْبِيحِهِ إِذَا هَبَطَ الْأَوْدِيَةَ وَنَحْوَهَا، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَنَحْوِهِ

۱۷۱۔ باب: جب مسافر بلندی وغیرہ پر چڑھے تو "اللہ اکبر" کہے اور جب کسی گھاٹی یا وادی وغیرہ میں اترے تو "سبحان اللہ" کہے اور تکبیر و تسبیح وغیرہ زیادہ بلند آواز سے نہ کہے

٩٧٥ـ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رواه البخاري.

۹۷۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم بلندی وغیرہ پر چڑھتے تو الله أكبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان الله کہتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٦/ ١٣٥ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ جب مسافر بلندی وغیرہ پر چڑھے تو اسے الله أكبر پڑھنا چاہیے اور جب نیچے اترے تو سبحان الله پڑھنا چاہیے یہ سنت ہے۔

❷ بلندی پر چڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب بلندی پر چڑھتے ہوئے اس کی مخلوق (پہاڑ یا اونچی عمارت وغیرہ) کی عظمت دل میں آئے تو ساتھ ہی یہ خیال بھی آئے کہ اس مخلوق کا خالق اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

❸ نیچے اترتے وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کی صفت عفو و درگزر کو یاد کرنا ہے' جیسے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنے رب کی تسبیح بیان کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دی۔

❷ اللہ أکبر سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کی کبریائی، عظمت اور بلندی اللہ تعالیٰ کے لائق ہے اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے زوال اور پستی سے پاک اور منزہ ہے۔

۹۷۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَجُيُوشُهُ إِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوا، وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا. رواه أبو داود بإسناد صحيح.

۹۷۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے لشکر جب پہاڑیوں پر چڑھتے تو اللہ أکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث ☆ صحیح لغیرہ۔ أخرجه أبو داود (۲۵۹۹).

فقہ الحدیث ☆ اللہ اکبر پڑھنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب و نقص اور پستی و زوال سے پاک اور منزہ ہے۔

۹۷۷۔ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)). متفق عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ.

قَوْلُهُ: ((أَوْفٰى)) أَيْ: ارْتَفَعَ، وَقَوْلُهُ: ((فَدْفَدٍ)) هُوَ بِفَتْحِ الْفَائَيْنِ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ، وَآخِرُهُ دَالٌ أُخْرٰى وَهُوَ: الْغَلِيظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْأَرْضِ.

۹۷۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے اور جب آپ کسی پہاڑی یا زمین کے سخت بلند حصے پر چڑھتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم (عبادت حج کے بعد) لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور کفار کے لشکروں کو اس اکیلے نے شکست دی''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب آپ بڑے لشکروں یا چھوٹے لشکروں یا حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے تو پھر مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔ (أوفی) ''اوپر چڑھتے''۔ (فدفد) دونوں فاء پر زبر اور ان کے درمیان دال ساکن اور آخر پر بھی دال ''زمین کا سخت بلند حصہ''۔

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۶/ ۱۳۵ ۔ فتح)، ومسلم (۱۳۴۴).

غریب الحدیث ☆ (قفل) ''لوٹتے''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ کسی بلند جگہ چڑھتے وقت تین بار اللہ أکبر پڑھنا چاہیے۔

❷ سفر سے خیر و سلامتی کے ساتھ واپسی بھی ایک نعمت ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کی حمد و ثنا اور تکبیر و تعظیم بیان کرنی چاہیے اور اپنے آپ کو مسکین و ضعیف ظاہر کرنا چاہیے۔

❸ بندے کو چاہیے کہ وہ اطاعت، عبادت اور توبہ کے عہد کی تجدید کرتا رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٧٨ـ وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلا قال: يا رسول الله! إني أريد أن أسافر فأوصني، قال: ((عليك بتقوى الله، والتكبير على كل شرف)) فلما ولى الرجل قال: ((اللهم اطو له البعد، وهون عليه السفر)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۹۷۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر بلند جگہ (چڑھتے ہوئے) اللہ اکبر کہو''۔ جب وہ شخص مڑ کر چلا گیا تو آپ نے اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے بعد (مسافت، دوری) کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان کر دے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه الترمذي (٣٤٤٥)، وابن ماجه (٢٧٧١)، والحاكم (٢/ ٩٨).

غريب الحديث☆ (شرف) ''بلند جگہ''۔ (ولی) ''مڑا، واپس ہوا''۔

فقه الحديث☆ ❶ آغاز سفر پر اہل علم وفضل اور متقی شخص سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔

❷ سب سے بہترین وصیت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

❸ کسی بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرنا زیادہ بہتر ہے' اللہ تعالیٰ اسے زیادہ شرف قبولیت سے نوازتا ہے' اس لیے اپنے بھائیوں کی غیر موجودگی میں ان کے حق میں دعا کرنی چاہیے' کیونکہ مسافر دعاؤں کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔

٩٧٩ـ وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: كنا مع النبي ﷺ في سفر، فكنا إذا أشرفنا على واد هللنا وكبرنا وارتفعت أصواتنا، فقال النبي ﷺ: ((يا أيها الناس! اربعوا على أنفسكم فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا. إنه معكم، إنه سميع قريب)). متفق عليه.

((اربعوا)) بفتح الباء الموحدة أي: ارفقوا! بأنفسكم.

۹۷۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی وادی پر چڑھتے تو ''لا الہ الا اللہ'' اور ''اللہ اکبر'' پڑھتے اور ہماری آوازیں اونچی ہو جاتیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنے آپ پر آسانی کرو (آوازیں پست رکھو) اس لیے کہ تم کسی بہری اور غائب ذات کو نہیں پکار رہے' وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ یقیناً سننے والا اور بہت قریب ہے''۔ (متفق علیہ)

(اربعوا) باء پر زبر ''آسانی اور نرمی کرو''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٣٥ ـ فتح)، ومسلم (٢٧٠٤).

فقه الحديث☆ ❶ دعا اور ذکر کے وقت آواز بلند کرنا پسندیدہ نہیں۔

❷ اللہ تعالیٰ کے لیے سمع وبصر کا اثبات کہ وہ آوازوں کو سنتا ہے' خواہ وہ کتنی ہی پست کیوں نہ ہوں اور باریک سے باریک چیز بھی اس کی نظر میں ہے کہ زمین وآسمان کی ذرہ برابر چیز بھی اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں۔

❸ اللہ تعالیٰ کی معیت سے مراد معیت علمی ہے کہ اس نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے' کوئی چیز اس کے علم وقدرت سے باہر نہیں۔

❹ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے غائب نہیں' اسے جب بھی پکارا جائے وہ پکار اور دعا کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

١٧٢ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي

۱۷۲۔ باب: دوران سفر دعا کرنا مستحب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّفَرِ

٩٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)). رواه أبوداود، والترمذي وقال: حديث حسن. وليس في رواية أبي داود: ((عَلَى وَلَدِهِ)).

٩٨٠- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں مقبول ہیں، جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے خلاف بددعا''۔ (ابوداود، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابوداود کی روایت میں ''علی ولده'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (٣٢ و ٤٨١)، وأبو داود (١٥٣٦)، والترمذي (١٩٠٥)، وابن ماجه (٣٨٦٢)، وأحمد (٢/ ٢٤٨، ٢٥٨، ٤٧٨، ٥١٧، ٥٢٣)، وابن حبان (٢٦٩٩).

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابوجعفر راوی مقبول ہے۔ لیکن عقبہ بن عامر الجہنی کی حدیث اس کی شاہد ہے جو مسند احمد (۱۵۴/۴) اور خطیب بغدادی کی تاریخ (۳۸۰/۱۲، ۳۸۱) میں موجود ہے۔ اس کی سند شواہد میں صحیح ہے۔ اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے عبد اللہ بن ازرق کے۔ ابن ابی حاتم نے ''الجرح والتعدیل (۵۸/۵)'' میں اس پر کوئی جرح وتعدیل نہیں کی جبکہ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ حدیث بالجملہ حسن لغیرہ ہے۔

غريب الحديث☆ (لا شك فيهن) ''ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں''۔

فقه الحديث☆
1. ظلم سے بچنا چاہیے اور کسی پر بھی ظلم نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ اس کا انجام مظلوم کی دعا کے بدلے میں اچھا نہیں ہوگا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ مظلوم کافر ہی ہو۔
2. مسافر کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دوران سفر کثرت سے دعائیں کرے، اس لیے کہ مسافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔
3. والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور ان کی نافرمانی اور دل آزاری سے بچنا چاہیے اور ان کی بددعا سے بھی محفوظ رہنا چاہیے کیونکہ اگر وہ اولاد کے خلاف دعا کردیں تو وہ قبولیت کے مقام پر پہنچ جاتی ہے۔
4. والدین کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی اولاد کے خلاف دعا نہ کریں بلکہ انہیں اولاد کی خیر و سلامتی کے لیے دعائیں کرنی چاہییں۔

١٧٣- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا خَافَ نَاسًا أَوْ غَيْرَهُمْ

۱۷۳- باب: جب لوگوں کا خوف و خطرہ ہو تو کون سی دعا پڑھی جائے؟

٩٨١- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ)). رواه أبوداود، والنسائي بإسناد صحيح.

۹۸۱- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف و خطرہ درپیش ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! ہم تجھے ان کے سامنے اور مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے ہم تیری پناہ میں آتے ہیں''۔ (ابوداود، نسائی۔ اسناد صحیح ہیں)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٥٣٧)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٦٠١)، وأحمد (٤/ ٤١٤ ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤١٥)، والحاكم (٢/ ١٤٢)، والبيهقي ((السنن الكبرى)) (٥/ ٣٥٣).

فقه الحديث☆ ❶ دشمنوں سے بچاؤ اوران پر غلبہ صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید سے ممکن ہے اور دشمنوں سے دفاع بھی اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ممکن ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ دشمن کے مخفی عزائم اور منصوبے کیا ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں وہ اسے بھی خوب جانتا ہے۔

❷ دشمنوں کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو پھر صبر کرنا چاہیے۔

۱۷۴۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۱۷۴۔ باب: جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالے تو کیا دعا پڑھے؟

۹۸۲۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ)). رواه مسلم.

۹۸۲۔ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے پھر یہ دعا پڑھے: ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو (چیز) اس نے پیدا فرمائی'' تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی حتیٰ کہ وہ اپنی اس جگہ سے کوچ کر جائے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٠٨).

فقه الحديث☆ ❶ بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ کی پناہ طلب کرتا رہے حتیٰ کہ وہ اس کی منزل سے ہر قسم کی شر و برائی اور تکلیف دور کر دے۔

❷ اللہ تعالیٰ کے کلمات سے مراد اس کی صفات ہیں اور کامل سے مراد مکمل اور ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی کامل صفات کے ساتھ ہر چیز کے شر سے پناہ طلب کرنی چاہیے۔

❸ اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے کیونکہ مخلوق سے پناہ طلب کرنا جائز نہیں۔

❹ جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور ایمان و یقین کے ساتھ اس دعا کو پڑھے تو وہ اس جگہ سے کوچ کرنے تک ہر قسم کے شر اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

۹۸۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: ((يَا أَرْضُ! رَبِّي وَ رَبُّكِ اللّٰهُ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ، وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ)). رواه أبو داود.

۹۸۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات ہو جاتی تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے' میں تیرے شر سے' جو کچھ تیرے اندر ہے اس کے شر سے' جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اوپر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے، بڑے سانپ سے، عام سانپ سے، بچھو سے، اس سر زمین کے رہنے والوں (انسانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَالْأَسْوَدُ)): الشَّخصُ، قَالَ الخَطَّابِيُّ: ((وَسَاكِنُ الْبَلَدِ)): هُمُ الجِنُّ الَّذِينَ هُمْ سُكَّانُ الْأَرْضِ. قَالَ: وَالْبَلَدُ مِنَ الْأَرْضِ مَا كَانَ مَأْوَى الْحَيَوَانِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ بِنَاءٌ وَمَنَازِلُ. قَالَ: وَيَحْتَمِلُ أَنَّ الْمُرَادَ ((بِالْوَالِدِ)): إِبْلِيسُ ((وَمَا وَلَدَ)): الشَّيَاطِينُ.

اور جنوں) سے، والد (ابلیس) سے اور اولاد (شیاطین، اولادِ ابلیس) سے''۔ (ابوداود)

(الأسود) (امام نووی نے) اس کا معنی شخص (بتایا ہے)۔ خطابی نے بیان کیا (ساکن البلد) سے مراد ''جن'' ہیں جو زمین میں رہتے ہیں اور (بلد من الأرض) زمین کا وہ حصہ ہے جس میں حیوانات کا ٹھکانا ہو خواہ اس میں کوئی عمارت اور منزل نہ ہوں۔ امام خطابی نے فرمایا: (والد) سے مراد ابلیس ہے اور (ما ولد) سے مراد شیاطین یعنی ابلیس کی ذریت واولاد۔

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (٢٦٠٣)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٥٦٣)، وأحمد (٢/ ١٣٢)، والحاكم (٢/ ١٠٠)، والبغوي في ((شرح السنة)) (٥/ ١٤٦ ـ ١٤٧)، و ابن خزيمة (٢٥٧٢)، والمزي في ((تهذيب الكمال)) (٩/ ٣٣٢).

امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے لیکن امام نسائی نے کہا: ''زبیر بن ولید شامی سے اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں''۔ جبکہ اس سے بیان کرنے والا شریح بن عبید راوی متفرد ہے اور وہ مجہول راوی ہے۔ عجیب بات ہے کہ امام حاکم نے اسے صحیح کیسے کہہ دیا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کیسے کی اور حافظ ابن حجر نے اسے حسن کیسے کہہ دیا!؟ بعض نے ''عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۵۲۸)'' میں حدیث عائشہ کو اس کا شاہد ذکر کیا ہے لیکن وہ وہم ہے کیونکہ اس کا متن اور ہے اور اس کی سند عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

غريب الحديث☆ (ما يدب عليك) ''جو چیز زمین پر چلتی پھرتی ہے''۔

فقه الحديث☆ یہ حدیث ضعیف ہے' اس لیے قابل حجت اور قابل استدلال نہیں۔

١٧٥ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ الرُّجُوعِ إِلَى أَهْلِهِ إِذَا قَضَى حَاجَتَهُ

۱۷۵۔ باب: جب مسافر کا مقصد سفر پورا ہو جائے تو اس کا فوراً گھر والوں کے پاس آنا مستحب ہے

٩٨٤ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ)). متفق عليه.

((نَهْمَتَهُ)): مَقْصُودَهُ.

۹۸۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر عذاب (تکلیف) کا ایک حصہ ہے جو تمہارے کسی ایک کو (بہتر انداز سے کھانے پینے) اور سونے سے روک دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنا مقصد سفر پورا کر لے تو پھر اسے اپنے اہل وعیال کے پاس آنے میں جلدی کرنی چاہیے''۔ (متفق علیہ)

(نهمته) یعنی ''اپنا مقصود''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢٦٢ ـ فتح)، ومسلم (١٩٢٧).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (یمنع أحدکم طعامه و شرابه و نومه) یعنی سفر مسافر کو خاطر خواہ انداز سے کھانے پینے اور سونے سے محروم رکھتا ہے۔

فقه الحدیث☆ ❶ بلاضرورت اہل خانہ سے دور رہنا پسندیدہ امر نہیں۔

❷ جب سفر کا مقصد پورا ہو جائے تو اہل خانہ کے پاس آنے میں جلدی کرنی چاہیے۔

❸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے یعنی اس میں اہل وعیال اور احباب کی جدائی کا صدمہ سہنا پڑتا ہے اور سفر کی صعوبتیں الگ برداشت کرنی پڑتی ہیں اور انسان خاطر خواہ انداز میں کھانے پینے اور آرام کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔

۱۷۶۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ عَلٰی أَهْلِهٖ نَهَارًا وَكَرَاهَتِهٖ فِي اللَّيْلِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ

۱۷۶۔ باب: اپنے اہل وعیال کے پاس (سفر سے) دن کے وقت آنا مستحب اور بلاضرورت رات کے وقت آنا مکروہ ہے

۹۸۵۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهٗ لَيْلًا)).

وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا. متفق عليه.

۹۸۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی طویل مدت تک (گھر سے) غائب رہے تو وہ اپنے اہل وعیال کے پاس رات کے وقت نہ آئے''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے اہل خانہ کے پاس رات کے وقت آئے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۳/ ۶۲۰ ۔ فتح)، ومسلم (۷۱۵).

غریب الحدیث☆ (لا یطرقن) ''تم میں سے کوئی ہرگز رات کے وقت نہ آئے''۔ رات کے وقت آنے والے کو ''طارق'' کہتے ہیں۔

فقه الحدیث☆ رات کے وقت اہل وعیال کے پاس آنا مکروہ ہے' بہتر یہی ہے کہ جو شخص طویل مدت تک گھر سے غائب رہے وہ دن کے وقت اپنے گھر آئے یا پھر اپنے آنے کی انہیں پیشگی اطلاع دے لیکن ضرورت کے وقت رات کو آنا جائز ہے۔

۹۸۶۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا، وَكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً. متفقٌ عليه.

((الطُّرُوْقُ)): الْمَجِيءُ فِي اللَّيْلِ.

۹۸۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت نہیں آتے تھے' آپ ان کے پاس صبح آتے یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے۔ (متفق علیہ)

(الطروق) ''رات کے وقت آنا''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۳/ ۶۱۹ ۔ فتح)، ومسلم (۱۹۲۷).

غریب الحدیث☆ (الغدوة) ''دن کا ابتدائی حصہ'' یعنی صبح۔ (العشیة) ''دن کا آخری حصہ'' یعنی شام۔

فقه الحدیث☆ گھر والوں کے پاس رات کے وقت آنا منع ہے' مسافر کا دن کے وقت گھر والوں کے پاس آنا مستحب ہے۔

۱۷۷۔ بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ إِذَا رَجَعَ وَإِذَا رَأَى بَلْدَتَهٗ

۱۷۷۔ باب: جب سفر سے لوٹے اور اپنے شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِي بَابِ تَكْبِيرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا.

اس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث ہے جو حدیث نمبر (۹۷۷) کے تحت "باب تكبير المسافر إذا صعد الثنايا" میں گزر چکی ہے۔

٩٨٧- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ: ((آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)) فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. رواه مسلم.

۹۸۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر سے واپس آئے حتیٰ کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: "ہم سفر سے واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و تعریف کرنے والے ہیں"۔ آپ مسلسل یہ کہتے رہے حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٣٤٥).

فقه الحديث☆

❶ مسلمان کو چاہیے کہ جب وہ سفر سے واپس آئے تو وہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے صحیح سلامت اپنے شہر، اپنے گھر اور اہل و عیال کے پاس پہنچایا ہے۔

❷ سلامتی کے ساتھ واپس لوٹ آنا اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی خصوصی رحمت ہے۔

❸ سفر سے واپسی پر توبہ و استغفار کرتے ہوئے شہر میں داخل ہونا چاہیے تاکہ انسان گناہوں سے پاک صاف ہو کر اپنے گھر آئے اور آئندہ زندگی میں بھی گناہوں سے بچنے کا عزم کرے۔

❹ عبادت میں تسلسل ہونا چاہیے اور خضوع و خشوع اور تواضع کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

❺ خوش حالی اور بد حالی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیے۔

١٧٨- بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي فِي جِوَارِهِ وَصَلَاتِهِ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

۱۷۸۔ باب: سفر سے واپس آنے والے کے لیے پہلے اپنی قریبی مسجد میں آ کر دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے

٩٨٨- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. متفق عليه.

۹۸۸۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۱) ملاحظہ فرمائیں۔

١٧٩- بَابُ تَحْرِيمِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ وَحْدَهَا

۱۷۹۔ باب: عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

٩٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

۹۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا)). متفقٌ عليه.

ہے۔ جائز نہیں کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۵٦٦ ـ فتح)، ومسلم (۱۳۳۹) (٤۲۱).

غريب الحديث☆ (محرم) وہ رشتہ دار جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں۔

❷ تحدید مسافت کے بارے میں متعدد روایات ہیں' ایک روایت میں تین دن سے زائد کا ذکر ہے' دوسری میں دو دن اور تیسری روایت میں ایک دن کی مسافت کا ذکر ہے اور ایک روایت میں ایک دن اور ایک رات کا ذکر ہے جبکہ ایک روایت میں ہے: (لا تسافر بریدا) "وہ بارہ میل کی مسافت کا سفر نہ کرے"۔ روایات کا یہ اختلاف سائلین کے اختلاف اور حالات کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔ ان روایات میں کوئی تناقض و تعارض نہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جس مسافت پر سفر کا اطلاق ہو وہ تنہا عورت کے لیے اپنے خاوند یا محرم کے بغیر جائز نہیں۔

❸ بعض اہل علم نے اس سے سفر حج کو مستثنیٰ قرار دیا ہے لیکن یہ استثنا مرجوح ہے' عورت کے لیے خاوند یا محرم کے بغیر تنہا حج پر جانا جائز نہیں۔

❹ محرم اسے کہتے ہیں جس کے لیے اس عورت کو دیکھنا جائز ہے اور اس کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے جیسے باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا اور اسی طرح رضاعی باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا ہیں۔ داماد بھی محرم ہے' لٰہذا ان میں سے کسی کے ساتھ بھی سفر کرنا جائز ہے۔

۹۹۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)). متفقٌ عليه.

۹۹۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کی موجودگی کے بغیر خلوت اختیار نہ کرے اور عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے"۔ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی حج کے لیے روانہ ہو رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوے کے لیے لکھا جا چکا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ۷۲ ـ فتح)، ومسلم (۱۳٤۱).

فقه الحديث☆ ❶ اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام ہے' اس کا انجام بڑا بھیانک ہے۔

❷ اگر عورت کسی ضرورت کے تحت کسی ایسے قافلے کے ساتھ محرم کے بغیر روانہ ہو جائے جس میں کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر بھی موقع ملتے ہی محرم یا عورت کے خاوند کو اس کے ساتھ شامل ہونا چاہیے۔

❸ امام یا حکمران کسی مصلحت اور ضرورت کے تحت کسی شخص کو معرکے سے پیچھے رہنے کی اجازت دے سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

فضیلتوں کا بیان

۱۸۰۔ بَابُ فَضْلِ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ

۹۹۱۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ)). رواه مسلم.

۱۸۰۔ باب: قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

۹۹۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن مجید پڑھا کرو، اس لیے کہ روز قیامت وہ اپنے ساتھیوں (پڑھنے والوں) کے لیے سفارشی بن کر آئے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۸۰٤).

فقه الحديث ☆ ❶ قرآن مجید کثرت سے پڑھنے کی ترغیب۔

❷ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو قوت گویائی عطا فرمائے گا اور وہ اپنے قاری اور عامل کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سفارش کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی سفارش و شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ قرآن کے اصحاب یعنی ساتھی وہی ہیں جو اس کی تلاوت کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے لیکن اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تو پھر یہ قرآن اس کے خلاف حجت اور دلیل ہوگا۔

۹۹۲۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْقُرْآنِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)). رواه مسلم.

۹۹۲۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو قیامت والے دن لایا جائے گا، سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی اور وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۸۰۵).

غريب الحديث ☆ **(تقدمه)** ''اس کے آگے ہوگی''۔

(تحاجان عن صاحبهما) اپنے پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کے حق میں جھگڑا کریں گی یعنی اسے بخشوانے کے لیے سفارش کریں گی۔

فقه الحديث ☆ ❶ قرآن مجید قیامت والے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔

❷ علم عمل کا تقاضا کرتا ہے ورنہ قیامت والے دن یہ عالم کے خلاف حجت ہوگا۔

❸ سورۂ بقرہ اور آل عمران کی فضیلت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ سورتوں کے نام توقیفی ہیں یعنی اللہ کی طرف سے ہیں۔

۹۹۳۔ وعن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)). رواه البخاري.

۹۹۳۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۷٤ ۔ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ اس حدیث میں قرآن سیکھنے اس میں تدبر کرنے اور اس کے احکام کی معرفت حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔

❷ عالم کو چاہیے کہ علم حاصل کرنے کے بعد لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔ ان دونوں صورتوں میں الگ الگ اجر ہے اور پورا اجر اس صورت میں ہے کہ آدمی خود قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

❸ قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت۔

❹ قرآن مجید کا سیکھنا صرف ناظرہ پڑھ لینے پر موقوف نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کی تجوید، تفسیر اور احکام کی معرفت بھی حاصل کرنی چاہیے۔

❺ قرآن مجید کی تعلیم دینا ایک بہترین صدقہ جاریہ ہے کہ انسان کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے شاگردوں کے پڑھنے کی وجہ سے اسے ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

۹۹٤۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: ((الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)). متفق عليه.

۹۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور وہ اس میں ماہر بھی ہے تو وہ روز قیامت مکرم اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور وہ اٹکتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لیے دگنا اجر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۸/ ٦۹٦ ۔ فتح)، ومسلم (۷۹۸).

غريب الحديث☆ (ماهر به) وہ تجوید کے اصولوں کے مطابق قرآن مجید پڑھتا ہے۔ (السفرة) ''فرشتے''۔ (البررة) ''نیکوکار، مطیع''۔ (يتتعتع) ''اٹکتا ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت ذوق شوق اور تجوید و قراءت کے اصولوں کے مطابق کرتا ہے، اس کی فضیلت بیان کی گئی کہ وہ قیامت والے دن معزز، نیکوکار اور اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ ''سفرۃ'' ان فرشتوں کو کہتے ہیں جو وحی پہنچاتے ہیں۔

❷ جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے لیکن وہ اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں تکلیف اور مشقت اٹھانی پڑتی ہے تو اللہ ایسے شخص کے جذبے کی قدر فرماتا ہے اور اسے دگنے اجر سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظاہری شکل وصورت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو اخلاص دیکھتا اور اس کی قدر کرتا ہے۔

۹۹۵۔ وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا

۹۹۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے ترنج (لیموں مالٹے) کی سی ہے اس کی خوشبو بھی اچھی اور اس کا ذائقہ بھی اچھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ: لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)). متفق عليه.

اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا' کھجور کی سی ہے' اس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے ریحانہ (خوشبو دار پودے) کی سی ہے' اس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اندرائن (تمے) کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٦٥۔ ٦٦ ۔ فتح)، ومسلم (٧٩٧).

غريب الحديث☆ (الأترجة) ''ترنج، لیموں، مالٹا''۔

فقه الحديث☆ ❶ صفت ایمان کو ذائقے اور صفت تلاوت کو خوشبو سے تعبیر کیا ہے۔ مومن جو قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے' وہ خوش ذائقے اور خوش رنگ پھل کی طرح ہے جو عنداللہ بھی مقبول اور لوگوں میں بھی معزز و مکرم ہے۔ ایمان کو ذائقے سے تشبیہ دی ہے، اس لیے کہ ایمان ایک باطنی کیفیت کا نام ہے اور ذائقہ کسی چیز کے اندر ہوتا ہے اور بظاہر غیر محسوس ہوتا ہے اور تلاوت کو خوشبو سے تشبیہ دی اور یہ عمل ہے اور اس کی ایک تاثیر ہے جو ہر ایک کو محسوس ہوتی ہے۔

❷ مومن، عامل کے لیے ترنج کی مثال بیان فرمائی، اس لیے کہ اس پھل میں دونوں خصوصیات ہیں، اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے۔

❸ حامل قرآن حافظ اور عامل بالقرآن کی فضیلت بیان کی گئی۔

❹ بات سمجھانے کے لیے مثال پیش کرنا جائز ہے۔

❺ تلاوت کا یہ تقاضا ہے کہ عمل بھی کیا جائے۔

❻ منافق قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں تو وہ اس سے استفادہ نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ عمل نہیں کرتے، ان کا باطن تاریک اور گندا ہے، وہ اسے ایمان و عمل کی نیت سے نہیں پڑھتے۔ گویا ان میں بظاہر تو خوشبو ہے لیکن ذائقہ (باطن) کڑوا ہے اور جو منافق قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا اس کا ظاہر و باطن ایسے ہی گندا ہے جیسے تمہ ہو، جس میں خوشبو نہیں اور ذائقہ بھی کڑوا ہے۔

٩٩٦۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ)). رواه مسلم.

۹۹۶۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے کچھ لوگوں کو رفعتیں عطا فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے دوسروں کو پستیوں میں دھکیل دے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨١٧).

فقه الحديث☆ ❶ علم اپنے ساتھی کو دنیا و آخرت میں رفعت و بلندی پر سرفراز کرے گا جبکہ ملک و مال سے ایسی منزل نصیب نہیں ہوتی۔

❷ اللہ تعالیٰ قرآن مجید پر عمل کرنے والوں اور اسے اپنا دستور العمل بنانے والوں کو دنیا و آخرت میں کامیابی اور کامرانی سے سرفراز فرماتا ہے اور جو لوگ اس کتاب مقدس کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، اس سے روگردانی کرتے ہیں تو پھر ذلت و پستی اور ناکامی و نامرادی اور غلامی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ اس صداقت اور حقانیت کو پرکھنے کے لیے سلف صالحین کے دور اور دور حاضر کے مسلمانوں کا موازنہ کیا جا سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ قرآن مجید کے حامل اور عالم تھے جس وجہ سے وہ ہر میدان میں سرخرو اور سرفراز رہے۔ لیکن جب مسلمانوں نے اس قرآن مجید کی تعلیمات کو اپنی زندگی سے خارج کر دیا اور بندوں کے بنائے ہوئے قوانین کو اپنایا تو پھر ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ عطا فرمائے کہ ہم دوبارہ قرآن مجید سے اپنا تعلق قائم کریں اور اس ذلت و رسوائی اور غلامی کی زندگی سے آزاد ہوں۔

۹۹۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)). متفقٌ عليه.

وَالْآنَاءُ: السَّاعَاتُ.

۹۹۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں کے بارے میں رشک کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرمایا اور وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے (یعنی اس پر عمل کرتا ہے) اور ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے''۔ (متفق علیہ)

(الأناء) ''ساعتیں، گھڑیاں''۔

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۷۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۹۹۸۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ)). متفقٌ عليه.

((الشَّطَنُ)) بِفَتْحِ الشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ: الْحَبْلُ.

۹۹۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ہی ایک گھوڑا دو (۲) رسیوں سے بندھا ہوا تھا، پس ایک بادل نے اسے ڈھانپ لیا اور اس کے قریب ہونے لگا، جس سے اس کا گھوڑا اچھلنے کودنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو پورا واقعہ بتایا آپ نے فرمایا: ''یہ سکینت تھی جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوئی''۔ (متفق علیہ)۔

(الشطن) شین اور طاء پر زبر ''رسی''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۵۷ ۔ فتح)، ومسلم (۷۹۵).

غريب الحديث☆ (تغشته سحابة) ''بادل نے اسے ڈھانپ لیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ سورۂ کہف کی فضیلت۔

❷ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے، تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو۔ مگر یہ نشانی اور کرامت بندے کی اپنی قدرت اور صلاحیت سے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس کا ظہور فرما دیتا ہے۔

❸ بندہ جس قدر قرآن مجید کی تلاوت کرے گا اسی قدر اس پر سکینت نازل ہوگی اور اس کے خشوع و خضوع میں بھی اضافہ ہوگا۔

۹۹۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ: الٓمّ

۹۹۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ (الم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَرْفٌ، وَلٰكِنْ: اَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے، ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه الترمذي (۲۹۱۰) بإسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کتنا رحیم وشفیق ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے بندوں کے اجر میں اضافہ فرماتا ہے۔

❷ قرآن مجید پڑھنے اور نیکیوں میں اضافہ کرنے کی ترغیب نیز حرف کی وضاحت کی گئی ہے کہ حرف اور کلمہ میں فرق ہے، کلمہ کئی حروف سے مل کر بنتا ہے جبکہ مذکورہ اجر ہر حرف کے بدلے میں ملتا ہے۔

۱۰۰۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

۱۰۰۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ شخص کہ جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ نہ ہو وہ ویران اور خالی گھر کی طرح ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذي (۲۹۱۳)، والحاكم (۱/ ۵۵٤).

یہ حدیث قابوس بن ابی ظبیان کی وجہ سے ضعیف ہے' یہ لین الحدیث ہے۔

غريب الحديث☆ (ليس في جوفه شيء من القرآن) ''اس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں'' یعنی اسے قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی یاد نہیں۔ ایسے شخص کا دل خیر وبرکت سے خالی اور اس گھر کی طرح ہے جو ویران ہے۔

فقه الحديث☆ یہ حدیث ضعیف ہے، اس لیے قابل حجت اور قابل استدلال نہیں۔

۱۰۰۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)). رواه أبو داود، والترمذي وقال: حسن صحيح.

۱۰۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صاحب قرآن سے روز قیامت کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور بلندی درجات پر چڑھتا جا اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ تلاوت کر جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتا تھا' یقیناً تیری منزل وہ ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ہوگی''۔ (ابوداود' ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (١٤٦٤)، والترمذي (٢٩١٤)، وابن ماجه (٣٧٨٠)، وأحمد (٢/ ١٩٢)' إسناده حسن.

غريب الحديث☆ (صاحب القرآن) ''قرآن کا حامل اور عالم''۔ (ارتق) ''چڑھتا جا''۔

فقه الحديث☆ ❶ قرآن مجید حفظ کرنے' اس میں تدبر کرنے اور عمل کرنے کی فضیلت وترغیب۔

❷ جس شخص کو جس قدر قرآن یاد ہوگا اور دنیا میں ترتیل سے اس کی تلاوت کرتا ہوگا تو آخرت یعنی جنت میں وہ اسی تلاوت کے حساب سے بلندی درجات پر چڑھتا جائے گا۔

۱۸۱۔ بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْاٰنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ تَعْرِيضِهِ لِلنِّسْيَانِ

۱۸۱۔ باب: قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم اور اسے بھلا دینے کے انجام سے ڈرانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠٠٢ ـ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا)). متفقٌ عليه.

۱۰۰۲۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس قرآن مجید کی حفاظت کرو پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! یہ قرآن (سینوں سے) نکل جانے میں اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے جو اپنی رسی کے ساتھ بندھا ہوا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۷۹ ـ فتح)، ومسلم (۷۹۱).

غريب الحديث☆ (تعاهدو هذا القرآن) ''قرآن مجید کی حفاظت کرو'' یعنی اس کی تلاوت کرو اور اسے یاد رکھو۔ (التفلت) ''نکل جانا، چھوٹ جانا''۔ (عقلها) یہ ''عقال'' کی جمع ہے وہ رسی جس سے اونٹ کی ٹانگ باندھی جاتی ہے۔

فقه الحديث☆ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرنے اور اس کا دور اور مذاکرہ کرنے کی ترغیب۔

١٠٠٣ ـ وعن ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا، أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا، ذَهَبَتْ)). متفقٌ عليه.

۱۰۰۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صاحب (حافظ) قرآن کی مثال رسی سے بدھے ہوئے اونٹ کی سی ہے اگر وہ اس اونٹ کی حفاظت اور نگرانی کرتا ہے تو اسے روک کر رکھتا ہے اور اگر اسے کھول دے تو وہ بھاگ جاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۷۹ ـ فتح)، ومسلم (۷۸۹).

غريب الحديث☆۔ (المعقلة) ''رسی سے بندھا ہوا''۔

فقه الحديث☆ اگر قرآن مجید کی تلاوت نہ کی جائے اور اسے یاد نہ رکھا جائے تو یہ سینوں سے نکل جانے میں اس اونٹ سے بھی تیز ہے جو اپنی رسی سے بندھا ہوا۔ ہو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس پابندی سے آزاد ہو جائے اور رسی تڑا کر بھاگ جائے۔ یہ تشبیہ اس لیے دی ہے کہ اگر قرآن مجید کی تلاوت چھوڑ دی جائے تو یہ بہت جلد بھول جاتا ہے اور جو شخص اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اس کا دور اور مذاکرہ کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اس کی حفاظت کی توفیق سے نوازتا ہے۔

۱۸۲ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حُسْنِ الصَّوْتِ وَالْاِسْتِمَاعِ لَهَا

۱۸۲۔ باب: قرآن مجید کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا، جس شخص کی آواز اچھی ہو اس سے قرآن پڑھنے کی درخواست کرنا اور اسے غور سے سننا مستحب ہے

١٠٠٤ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)). متفقٌ عليه.

معنى ((أَذِنَ اللَّهُ)): أي اسْتَمَعَ، وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى

۱۰۰۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کے لیے توجہ سے کان نہیں لگاتا جس طرح وہ اس نبی ﷺ کے لیے کان لگاتا ہے جو خوش آواز ہے اور غنا کے ساتھ اونچی آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرِّضٰی وَالْقَبُوْلِ.

(أذن الله) کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کان لگاتا ہے سنتا ہے' اور یہ اشارہ ہے کہ اس طرح قرآن پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس کے عمل کو قبول فرماتا ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ٦٨ ـ فتح)، ومسلم (۷۹۲) (۲۳۳).

غريب الحديث☆ (يتغنى) ''اچھی آواز کے ساتھ قراءت کرتا ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ قرآن مجید اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے۔

❷ اچھی آواز سے قرآن مجید پڑھنے سے دل پر رقت طاری ہوتی ہے' آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑتے ہیں' اسے سننے کے لیے دل مائل ہوتا ہے اور یہ انسانی فطرت اور جبلت ہے کہ انسان اچھی آواز کو سننا پسند کرتا ہے۔

❸ غنا کے ساتھ پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اچھی آواز کے ساتھ اور اصول تجوید وقراءت اور حروف کو ان کے مخارج سے ادا کر کے پڑھا جائے جبکہ گانے کی طرح تکلف اور تصنع سے پڑھنا جائز نہیں۔

١٠٠٥ - وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((لَقَدْ أُوْتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ!)).

۱۰۰۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''(اے ابوموسیٰ)! تمہیں آل داؤد علیہ السلام کے ''مزامیر'' میں سے ایک مزمار (اچھی آواز) دی گئی ہے''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جاتا کہ گزشتہ رات میں تمہاری قراءت سن رہا تھا (تو یقیناً تمہارے لیے یہ خوشی کی بات ہوتی)''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۹۲ ـ فتح)، ومسلم (۷۹۳) (۲۳٦).

غريب الحديث☆ (مزمارا) ''سر، اچھی آواز' خوش الحانی'' اچھی آواز کو سُر اور بانسری سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (آل داود) اس سے حضرت داؤد علیہ السلام مراد ہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ اچھی آواز سے قرآن مجید پڑھنا مستحب ہے' اس سے حلاوت قرآن میں اضافہ ہوتا ہے اور سامعین کے دلوں پر اثر ہوتا ہے۔

❷ قرآن مجید کو خاموشی کے ساتھ سننا مستحب ہے۔

❸ آل داؤد سے مراد حضرت داؤد علیہ السلام ہیں کیونکہ خوش الحانی کی نعمت سے حضرت داؤد علیہ السلام کو نوازا گیا تھا اور یہ ان کا امتیاز ہے' یہ کہیں منقول نہیں کہ سب آل داؤد بھی خوش آواز تھے۔

١٠٠٦ - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ. متفقٌ عليه.

۱۰۰۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز عشاء میں سورۃ التین پڑھتے ہوئے سنا' میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز کسی کو نہیں سنا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۲٥۱ ـ فتح)، ومسلم (٤٦٤) (۱۷۷).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ نماز عشاء میں سورۃ التین اور اس طرح کی دوسری قصار (مختصر چھوٹی) سورتیں پڑھنا سنت ہے۔

❷ قرآن مجید اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے۔

❸ رسول اللہ ﷺ کو دیگر تمام خوبیوں کے ساتھ حسن صوت کی خوبی سے بھی نوازا گیا تھا۔

١٠٠٧ـ وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا)). رواه أبو داود بإسنادٍ جيد.

وَمَعْنَى ((يَتَغَنَّى)): يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ.

۱۰۰۷۔ حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غنا کے ساتھ قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں''۔ (ابوداؤد۔ سند جید ہے)

(یتغنی) کا معنی ہے اچھی آواز کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٤٧١) بإسناد صحيح۔

فقه الحديث☆ ❶ اچھی آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا مستحب ہے' آپ نے فرمایا: ''جو شخص غنا کے ساتھ (یعنی اچھی آواز کے ساتھ) قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ اور آپ کے منہج پر نہیں۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا: ''لیس منا'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اچھی طرح قرآن نہ پڑھنے کی وجہ سے ہم جیسا نہیں یعنی ہمارے طریقے پر نہیں۔

١٠٠٨ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟! قَالَ: ((إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى جِئْتُ إِلٰى هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: ((حَسْبُكَ الْآنَ)) فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. متفقٌ عليه.

۱۰۰۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ''۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ وہ تو آپ پر اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں؟'' پس میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء کی تلاوت کی حتیٰ کہ میں اس آیت تک پہنچ گیا'' پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر آپ کو گواہ بنائیں گے؟'' (النساء:۴۱) تو آپ نے فرمایا: ''اب تم بس کرو' میں نے جو آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۴۶) ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٣ـ بَابُ فِي الْحَثِّ عَلٰى سُوَرٍ وَآيَاتٍ مَخْصُوصَةٍ

۱۸۳۔ باب: مخصوص سورتیں اور مخصوص آیتیں پڑھنے کی ترغیب

١٠٠٩ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)) فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ

۱۰۰۹۔ حضرت ابوسعید رافع بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے تمہیں قرآن مجید کی عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟'' پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا' جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا: یا رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَنَّكَ قُلْتَ: لَأُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهُ)). رواه البخاري.

اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن مجید کی عظیم ترین سورت سکھاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''الحمد لله رب العالمين'' یہی ''سبع مثانی'' (سات آیتیں ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں) اور یہی قرآن مجید ہے جو مجھے دیا گیا ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۸/ ۱۵۷ ـ فتح).

فقه الحديث☆❶ سورۂ حجر (۸۷) میں ہے ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ﴾ ''ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو نماز میں دہرا کر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا''۔ آپ نے اس حدیث میں اس آیت کی تفسیر بیان کی اور بتایا کہ سبع مثانی سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ اس سے مراد ہے کہ یہ سورت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور ہر نمازی پڑھتا ہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی''۔

❷ آپ نے اس سورۂ فاتحہ کو قرآن مجید کی عظیم ترین سورت اس لیے قرار دیا کہ اس میں جو مضامین ہیں ان کی تفصیل باقی قرآن مجید میں ہے۔ یہ قرآن مجید کا دیباچہ ہے' اسی لیے اس سورت کو ''ام القرآن'' قرآن مجید کی اصل' بنیاد اور جڑ قرار دیا ہے۔ جو شخص سورۂ فاتحہ کے ترجمہ اور معانی کو سمجھ لے اسے اپنے رب کی معرفت اور روز قیامت کا یقین ہو جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت اور اسی سے مدد طلب کرتا ہے اور اسے صراط مستقیم کا علم ہو جاتا ہے۔

۱۰۱۰۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ فِيْ لَيْلَةٍ)) فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَقَالُوْا: اَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ: ثُلُثُ الْقُرْآنِ)). رواه البخاري.

۱۰۱۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''قل هو الله أحد'' کے بارے میں فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھے؟'' تو یہ بات ان پر گراں گزری' انہوں عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قل هو الله أحد الله الصمد'' تہائی قرآن ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۵۹ ـ فتح).

فقه الحديث☆❶ سورۂ اخلاص کی فضیلت کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

❷ سورۂ اخلاص معانی کے اعتبار سے تہائی قرآن کے برابر ہے' اس لیے کہ قرآن مجید میں احکام، اخبار اور توحید کا بیان ہے اور یہ سورت توحید پر مشتمل ہے۔

❸ عالم کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو مسائل بتاتا رہے۔

۱۰۱۱۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ: ((قُلْ

۱۰۱۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هوَ اللّٰهُ أحدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ)) يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). رواه البخاري.

کسی دوسرے آدمی کو "قل هو الله احد" پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ اسے بار بار دہرا رہا تھا' جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے اس شخص کا ذکر کیا' وہ آدمی اس عمل کو معمولی سمجھتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت تو تہائی قرآن کے برابر ہے"۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۵۸-۵۹ - فتح).

غريب الحديث☆ (يتقالها) اس نے عمل کے لحاظ سے اسے قلیل سمجھا' اس کی تنقیص نہیں کی۔

فقه الحديث☆ ❶ ایک ہی سورت کو بار بار پڑھنا جائز ہے۔

❷ عرف کی نسبت شریعت کا اعتبار کیا جائے گا' اس آدمی نے عرف کے لحاظ سے اس سورت کی تلاوت کو کم سمجھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کی شرعی حیثیت بتاتے ہوئے فرمایا: "یہ تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

❸ جب انسان کو کسی مسئلے کی حقیقت واضح نہ ہو تو اہل علم سے اس کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔

❹ سورۂ اخلاص کی فضیلت کا اثبات کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۰۱۲ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ: ((إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). رواه مسلم.

۱۰۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "قل هو الله أحد" کے بارے میں فرمایا: "یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۱۲).

فقه الحديث☆ سورۂ اخلاص کی فضیلت کا اثبات کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۰۱۳ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قَالَ: ((إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ. ورواه البخاري في صحيحه تعليقًا.

۱۰۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں سورت "قل هو الله احد" سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "بے شک اس کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی"۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے' بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے)

توثيق الحديث☆ حسن - أخرجه البخاري (۲/ ۲۵۵ - فتح) تعليقًا، ووصله الترمذي (۲۹۰۱).

فقه الحديث☆ ❶ ہر رکعت میں ایک ہی سورت کی قراءت کرنا جائز ہے۔

❷ ایک رکعت میں دو سورتیں ملا کر پڑھنا جائز ہے۔ یہ صحابی سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھتے اور پھر کوئی اور سورت ساتھ ملاتے تھے۔

❸ سورۂ اخلاص کی محبت کی فضیلت کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو جنت میں لے جائے گی۔

❹ امام بخاری کے تعلیقاً بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سند کا پہلا حصہ حذف کر دیتے ہیں۔

۱۰۱۴ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

۱۰۱۴۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)). رواه مسلم.

نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس رات کچھ ایسی آیات نازل کی گئی ہیں جن کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی؟ وہ (آیات) ''قل أعوذ برب الفلق'' اور ''قل أعوذ برب الناس'' ہیں۔'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨١٤).

فقه الحديث☆ ❶ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت کہ یہ اس خیر میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی۔

❷ ''الم تر'' کیا تو نے نہیں دیکھا، کیا تجھے معلوم نہیں؟ کلمہ تعجب ہے۔

❸ ''ان کی مثل نہیں دیکھی گئی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے جتنی سورتیں نازل ہوئی ہیں ان میں کوئی سورت ایسی نہیں جو پوری کی پوری پناہ طلب کرنے پر مشتمل ہو۔ ان سورتوں کو ''معوذ تین'' (پناہ دینے والی) کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعے سے پناہ طلب کی جاتی ہے۔

١٠١٥ ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ، وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا، اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا.

رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۱۰۱۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے الفاظ میں) جنوں اور لوگوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے حتیٰ کہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) نازل ہو گئیں۔ پھر جب یہ دونوں نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں اختیار کر لیا اور ان کے علاوہ جو کچھ تھا اسے ترک کر دیا۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه الترمذي (٢٠٥٨)، وابن ماجه (٣٥١١)، والنسائي (٨/ ٢٧١). اسناده صحيح.

فقه الحديث☆❶ ہر مشروع دعا جس میں گناہ یا شرک نہ ہو اس کے ذریعے جنوں اور نظر بد سے پناہ مانگنا جائز ہے۔

❷ ''معوذتان'' دو ایسی سورتیں ہیں کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو دیگر چیزوں کے پڑھنے سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

❸ ان دو سورتوں کے ذریعے سے پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے' کیونکہ انہیں پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جن وانس کی شرارتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

❹ انسانوں کی طرح جنات میں بھی اچھے اور برے دونوں قسم کے لوگ ہیں۔ شرارتی جن بعض دفعہ انسانوں کو تنگ کرتے اور انہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہوتے ہیں۔

❺ نظر بد کا لگ جانا بھی حق ہے یعنی اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو بغض وحسد کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس کے برے اثرات اس شخص پر مرتب ہوتے ہیں اور وہ شخص کسی نقصان سے دو چار ہو جاتا ہے۔

❻ قرآن مجید کے ذریعے سنت منسوخ ہو سکتی ہے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ معوذتین کے نازل ہونے سے پہلے کچھ الفاظ کے ذریعے جنوں اور نظر بد دونوں سے پناہ مانگا کرتے تھے' لیکن جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ نے وہ الفاظ ترک کر دیے اور ان کے ذریعے پناہ طلب کرنا شروع کر دیا۔ پس اب مسنون طریقہ یہی ہے کہ جنات اور نظر بد سے بچنے کے لیے ان دو سورتوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے۔

١٠١٦ ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ، وَهِيَ: تَبَارَكَ الَّذِيْ

۱۰۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں تیس آیات والی ایک سورت نے ایک آدمی کے بارے میں سفارش کی حتیٰ کہ اسے بخش دیا گیا اور وہ سورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: ((تَشْفَعُ)).

"تبارک الذی بیدہ الملک" (یعنی سورۂ ملک) ہے"۔

(ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

ابوداؤد کی ایک روایت میں (تشفع) "سفارش کرے گی" کے الفاظ ہیں۔

توثیق الحدیث☆ صحیح لغیرہ ۔ أخرجه أبو داود (۱٤۰۰)، والترمذی (۲۸۹۱)، وابن ماجه (۳۷۸٦)، وأحمد (۲/ ۲۹۹ و ۳۲۱)، والحاکم (۱/ ٥٦٥ و ۲/ ٤۹۷).

اس کی سند حسن ہے' اس کے لیے سیدنا ابن عباس اور سیدنا انس رضی اللہ عنہم کی احادیث شاہد ہیں' لہٰذا بالجملہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ سورۂ ملک کی فضیلت کا بیان۔

❷ عذاب قبر کا بیان۔

❸ قرآن مجید اپنے پڑھنے والے اور عمل کرنے والے کے بارے میں سفارش کرے گا۔

❹ سورتوں کی آیات کی تعداد توقیفی ہے۔

۱۰۱۷۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)). متفقٌ عليه.

قِيلَ: كَفَتَاهُ الْمَكْرُوهَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَقِيلَ: كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ.

۱۰۱۷۔ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں تو وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی"۔ (متفق علیہ)

بعض نے کہا یہ دو آیتیں اس رات کی ناپسندیدہ چیزوں کے شر سے اسے کافی ہو جائیں گی اور بعض نے کہا کہ یہ دو آیتیں اسے قیام اللیل سے کافی ہو جائیں گی۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۹/ ٥٥ ۔ فتح)، ومسلم (۸۰۸).

فقہ الحدیث☆ ❶ سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو ہر قسم کی برائی، شر اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔

❷ یہ دو آیتیں "آمن الرسول بما أنزل إليه" سے آخر سورت تک ہیں۔

۱۰۱۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)). رواه مسلم.

۱۰۱۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے"۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۷۸۰).

غریب الحدیث☆ (ینفر) "بھاگ جاتا ہے" یعنی اس گھر میں اس کا شیطانی اثر نہیں ہوتا۔

فقہ الحدیث☆ ❶ سورۂ بقرہ کی فضیلت کہ جس گھر میں اس کی تلاوت ہوتی ہو وہ گھر شیطانی اثر سے محفوظ رہتا ہے۔

❷ جن گھروں میں نفل نماز اور تلاوت کا اہتمام نہیں ہوتا وہ گھر ایسے ہیں جیسے قبرستان اور ان کے مکین ایسے جیسے مردے یعنی جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردے کوئی عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اسی طرح یہ بھی ان شرعی اعمال کا اہتمام نہ کرنے کی وجہ سے ان مردوں جیسے بن گئے ہیں۔

- ❸ قبرستان میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔
- ❹ مردوں کو گھروں میں دفن نہیں کرنا چاہیے۔

١٠١٩۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ!)). رواه مسلم.

۱۰۱۹۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابومنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ قرآن مجید کی کون سی سب سے بڑی آیت تمہارے پاس ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''اللہ لا إله إلا هو الحی القیوم'' آپ نے پیار سے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''ابومنذر! تمہیں علم مبارک ہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨١٠).

فقه الحديث☆
- ❶ کنیت رکھنا اور کسی کو اس کی کنیت سے پکارنا مستحب ہے۔
- ❷ حضرت ابی بن کعب (ابومنذر) کی فضیلت۔
- ❸ اہل علم کی عزت کرنا اور انہیں ان کا مقام عطا کرنا۔
- ❹ عالم کو اپنے ساتھیوں کی بھی عزت کرنی چاہیے۔
- ❺ عالم کوئی بات سمجھانے یا تاکید پیدا کرنے کے لیے کسی دوسرے شخص سے سوال کر سکتا ہے۔
- ❻ اگر کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو کسی شخص کی اس کے سامنے مدح و تعریف کرنا جائز ہے۔
- ❼ آیت الکرسی کی فضیلت کہ وہ قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت ہے۔
- ❽ ''تمہیں علم مبارک ہو'' اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تیرے لیے نافع اور عزت و سرفرازی کا باعث ہو۔ علم سے مراد قرآن و حدیث کا علم ہے' باقی سب فنون ہیں۔
- ❾ فضائل کی معرفت بھی ایک علم ہے' اس لیے یہ علم بھی صحیح مصادر سے حاصل کرنا چاہیے۔ ضعیف احادیث سے کوئی مسئلہ ثابت ہوتا ہے نہ کوئی فضیلت۔ اس لیے ضعیف احادیث سے مسائل و فضائل بیان کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صحیح حدیث سے ثابت نہ ہو' جب صحیح احادیث کا ذخیرہ موجود ہے تو پھر ضعیف احادیث سے مسائل ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (اللہ اعلم!)

١٠٢٠۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَبِي حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ:

۱۰۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ رمضان (فطرانے) کی حفاظت پر مجھے مامور فرمایا۔ پس ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کھانے کے (غلے میں سے) لپ بھرنے لگا' تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج اور عیال دار ہوں اور مجھے سخت ضرورت ہے' پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يارسُولَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ)) فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ)) فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ. فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ لَا تَعُودُ، ثُمَّ تَعُودُ! فَقَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ. فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: ((مَا هِيَ؟)) قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَنْ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ)). رواه البخاري.

کیا؟'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی' پس مجھے اس پر رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا''۔ پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ ضرور آئے گا' میں اس کی تاک میں تھا کہ وہ آیا اور کھانے کے (غلے میں سے) لپ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو' اس لیے کہ میں محتاج ہوں اور عیال دار بھی ہوں' میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ پس مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ پس میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے حاجت مندی اور عیالداری کی شکایت کی' پس مجھے اس پر رحم آ گیا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے تیرے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا''۔ پس میں تیسری رات بھی اس کی گھات میں بیٹھ گیا' وہ آیا اور کھانے کے (غلے میں سے) لپ بھرنے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا اور یہ تیسری مرتبہ ہے' تو ہر بار یہی کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا لیکن پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو' میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو' پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبح تک تمہارے لیے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آئے گا۔ پس میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے یہ ضمانت دی کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا' جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے گا' پس میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' میں نے عرض کیا اس نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستر پر لیٹنے لگو تو شروع سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو "الله لا إله إلا هو الحي القيوم" اور اس نے مجھے مزید بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک محافظ مقرر رہے گا اور تمہارے قریب شیطان نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے گی۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: "اس نے تمہارے ساتھ تو سچ بولا ہے اور وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ ابوہریرہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم تین راتیں کس سے مخاطب رہے ہو؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: نہیں (مجھے معلوم نہیں)۔ آپ نے فرمایا: "وہ شیطان تھا"۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٤٨٧ ـ فتح)، تعليقاً.

اسے امام بخاری نے معلق بیان کیا ہے جبکہ اسماعیلی نے اسے موصول بیان کیا ہے جیسا کہ "ھدی الساری (۴۲)" اور "فتح الباری (۴/ ۴۸۸)" میں ہے۔ اور ابن حجر نے بھی "تغلیق التعلیق (۳/ ۲۰۶)" میں اسے موصول بیان کیا۔

غريب الحديث☆ (صدقك) "اس نے تمہارے ساتھ سچ بولا"۔ (يحثو) "لپ بھرنے لگا، لینے لگا"۔ (لأرفعنك) "میں تمہیں ضرور پیش کروں گا"۔

فقه الحديث☆ ❶ شیطان کو معلوم ہے کہ مومن کے لیے کون سی چیز مفید ہے۔

❷ فاجر شخص بعض اوقات مفید معلومات رکھتا ہے لیکن ان سے استفادہ نہیں کرتا جبکہ دوسرے لوگ انہی معلومات سے استفادہ کر لیتے ہیں یعنی انسان بعض اوقات کسی چیز کے بارے میں جانتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا۔

❸ کافر بھی بعض اوقات کسی ایسی چیز کی تصدیق کرتا ہے جس کی تصدیق مومن بھی کرتا ہے لیکن اس طرح وہ مومنوں کی صف میں شامل نہیں ہوتا۔

❹ بعض اوقات بہت جھوٹا شخص بھی سچ بول سکتا ہے۔

❺ شیطان کا کام ہی جھوٹ بولنا ہے۔

❻ شیطان بعض اوقات بعض اشخاص وغیرہ کے روپ میں آ سکتا ہے اور اسے دیکھنا بھی ممکن ہے۔

❼ جس شخص کو کسی چیز کی حفاظت پر مامور کیا جائے اسے وکیل کہتے ہیں۔

❽ جن بھی انسانی کھانا کھا سکتے ہیں اور وہ انسانوں کی طرح بول سکتے ہیں۔

❾ جن چوری بھی کر لیتے ہیں اور دھوکا بھی دیتے ہیں۔

❿ آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی فضیلت۔

⓫ جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے جن وہاں سے کچھ کھانا لے جاتے ہیں۔

⓬ مال مسروقہ جب نصاب حد تک نہ پہنچے تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' اسی لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس چور کو چھوڑتے رہے۔

⓭ فطرانہ عید رات سے پہلے جمع کرنا بھی جائز ہے۔

⓮ مومن لوگوں پر رحم کرتا ہے' عیال داروں پر شفقت کرتا ہے اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔

⓯ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے' وہ اسے جہاں سے ملے پا لیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠٢١ـ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ)) رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ.

۱۰۲۱۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرلیں' وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا''۔

ایک اور روایت میں ہے: ''(جو) سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں (یاد کرلے گا)''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨٠٩).

فقه الحديث☆ ❶ سورۂ کہف کی فضیلت کا بیان کہ اس کی پہلی دس آیات فتنہ دجال سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہیں۔

❷ دجال اور اس سے بچنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

❸ قرآن مجید کو یاد کرنا اور اس پر غور وفکر کرنا اور عمل کرنا کئی مہلک برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

❹ دجال کا ظہور قیامت کے قریب ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بعض خارق عادت امور پر قدرت دے گا جنھیں دیکھ کر بہت سے کمزور ایمان والے لوگ متزلزل ہو جائیں گے۔ اس لیے یہ فتنہ نہایت سخت اور صبر آزما ہوگا۔ اس لیے ہر پیغمبر علیہ السلام نے اپنی امت کو اس فتنے سے ڈرایا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی امت کو اس فتنے سے بچنے اور پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی' بلکہ نماز کے آخری تشہد میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی ایک دعا سکھائی اور ان میں فتنہ دجال بھی شامل ہے۔

❺ پہلی روایت (ابتدائی دس آیات والی روایت) محفوظ ہے' مسلم ہی میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد ہے جبکہ آخری دس آیات والی روایت شاذ ہے۔ (اللہ اعلم!)

١٠٢٢ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا، لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

((النَّقِيْضُ)) الصَّوْتُ.

۱۰۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ انھوں نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی تو انھوں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا اور فرمایا: یہ آسمان میں ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پس اس میں سے ایک فرشتہ اترا تو فرمایا: یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے' یہ صرف آج ہی اترا ہے' پس اس نے سلام کیا اور کہا: آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو دیے گئے ہیں' وہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: فاتحۃ الکتاب (سورۂ فاتحہ) اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات' آپ ان میں سے جس حرف کی بھی تلاوت کریں گے تو آپ کو (اس کی مناسبت سے) وہ چیز عطا کردی جائے گی۔ (مسلم)

(النقیض) ''آواز''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨٠٦).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت۔

❷ کتاب اللہ نور ہے اور یہ سیدھی اور قیم راہ کی راہنمائی کرتا ہے۔

❸ مومن کتاب اللہ کی تلاوت اس پر عمل کرنے کے لیے کرتا ہے اور اس پر راستی سے قائم رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتا ہے۔

❹ آسمان کے دروازے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھلتے ہیں' وہاں سے اللہ تعالیٰ کے احکام اترتے ہیں اور ہر امر کے لیے مخصوص دروازہ ہے۔

❺ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت علو (بلندی) کا اثبات۔

❻ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت کلام کا اثبات۔

۱۸۴۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ

۱۰۲۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَ يَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ)). رواه مسلم.

۱۸۴۔ باب: قرآن مجید پڑھنے کے لیے جمع ہونا مستحب ہے

۱۰۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲٦۹٦).

غريب الحديث ☆ (حفتهم) ''انہیں گھیر لیتے ہیں''۔

فقه الحديث ☆ ❶ طلب علم کی ترغیب' اس کے لیے اکٹھے ہونا اور اس کا مذاکرہ کرنا۔

❷ تمام علوم سے بہتر علم کتاب اللہ کا علم ہے' اس کا مذاکرہ کرنا چاہیے۔

❸ آپس میں درس و تدریس کا دور کرنا اور مذاکرہ کرنا حفظ کرنے کا ذریعہ ہیں۔

❹ علمی مجالس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص اہمیت ہے' اسی لیے ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے گھیر لیتے ہیں اور سب سے زیادہ فضیلت والی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

❺ حدیث میں الفاظ ''يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو درس دیتے ہیں۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قرآن مجید سناتے ہیں۔ یہ دونوں مفہوم صحیح ہیں لیکن اگر کوئی شخص اپنے فہم سے یہ ثابت کرنا چاہے کہ اس سے مراد مروّجہ ''قرآن خوانی'' ہے تو یہ فہم حدیث کے خلاف ہے۔

۱۸۵۔ بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ

۱۸۵۔ باب: وضو کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالى: ﴿ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ، وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ [المائدة: ٦].

اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو...... اللہ تعالیٰ تم پر تنگی کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے تا کہ تم شکر کرو''۔

شرح الآية ☆ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم فرماتا ہے کہ جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو وضو کیا کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرما دیا کہ جس شخص کا وضو نہ ہو تو اس کے لیے نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا واجب ہے اور جس شخص کا پہلے سے وضو ہو تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔ پھر آپ نے مزید وضاحت فرمائی کہ بے وضو کو نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے اور جنبی شخص کو غسل کرنا چاہیے اور پھر اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیمم کی کیفیت بھی واضح فرما دی کہ ہاتھوں اور چہرے کے لیے ایک ہی مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا کافی ہے۔

١٠٢٤ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)). متفق عليه.

۱۰۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک میری امت کو قیامت والے دن اس حال میں پکارا جائے گا کہ ان کے اعضائے وضو آثار وضو کی وجہ سے چمکتے ہوں گے۔ پس جو شخص اپنی اس چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١/ ٢٣٥ ـ فتح)، ومسلم (٢٤٦) (٣٥).

حدیث میں جو الفاظ ہیں: **((فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل))** یہ الفاظ مدرج ہیں یعنی یہ الفاظ راوی حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ کے ہیں۔ حافظ ابن حجر ؒ نے ''فتح الباری (۲۳۶/۱)'' اور حافظ ابن قیم ؒ نے ''**حادی الأرواح الی بلاد الأفراح** (۳۱۶/۱)'' میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے۔

غريب الحديث ☆ (غرا) ''چمک اور سفیدی والے'' اس کی اصل ''**الغرة**'' ہے، جس سے مراد وہ چمک اور سفیدی ہے جو گھوڑے کی پیشانی میں ہوتی ہے۔ (**محجلين**) ''**تحجيل**'' سے ہے، یہ وہ سفیدی ہے جو گھوڑے کے تین پاؤں میں ہوتی ہے۔

فقه الحديث ☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کی امت کی یہ شان ہے کہ اس کے لوگوں کے اعضائے وضو نشانات وضو کی وجہ سے روز قیامت چمکتے اور روشن ہوں گے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی امت کی آپ کے لیے یہ تعارفی علامت مقرر فرما دی اور چھوٹے بچے اپنے آباء کی پیروی کریں گے۔

❸ اعضائے وضو کو اس حد سے زیادہ دھویا جائے جو ضروری ہے، جیسے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونے کی بجائے اوپر تک دھو لیا جائے اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے کی بجائے نصف پنڈلی یا اوپر تک دھویا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

❹ وضو کو خوب اہتمام کے ساتھ مکمل کرنا چاہیے، اس کی بہت فضیلت ہے۔

❺ حدیث میں جس امت کا ذکر ہے وہ امت اجابت ہے، امت دعوت نہیں۔

١٠٢٥ ـ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ)). رواه مسلم.

۱۰۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٥٠).

فقه الحديث ☆ مومن دنیا میں وضو کرتے وقت جہاں تک اپنے اعضائے وضو دھوتا ہوگا جنت میں اسے وہاں تک زیور پہنایا جائے گا۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعضائے وضو کو اس حد سے زیادہ دھونا جائز ہے جو ضروری ہے۔

۱۰۲٦۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ)). رواه مسلم.

۱۰۲٦۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی اس کی خطائیں نکل جاتی ہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٤٥).

فقه الحديث☆ ❶ وضو کی فضیلت کا بیان ہے کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

❷ وضو کرنے سے خطائیں تب نکلتی ہیں جب وضو نبی ﷺ کی سنت کے مطابق بہترین انداز سے مکمل کیا جائے۔

❸ گناہ جسم میں موجود ہوتے ہیں' کیونکہ جسم گناہوں کے لیے گودام ہے۔

❹ وضو کے نشانات کا جسم پر اثر ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔

❺ وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہ توبہ کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔

۱۰۲۷۔ وَعَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً)). رواه مسلم.

۱۰۲۷۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا' آپ نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر فرمایا: ''جس شخص نے اس طرح وضو کیا تو اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جبکہ اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا فضل (ثواب کے لحاظ سے زائد) ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٢٩).

غريب الحديث☆ (نافلة) ''زائد، زیادہ''۔

فقه الحديث☆ ❶ وضو مکفرات الذنوب سے ہے۔

❷ جب وضو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہوگا تو تب گناہوں کا کفارہ بنے گا۔

❸ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت کا بیان کہ وہ اپنے مسلمان بندے کی نماز اور اس کے مسجد کی طرف چل کر آنے کو اس کے لیے مزید اجر و ثواب کا باعث بناتا ہے۔

۱۰۲۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ ـ أَوِ الْمُؤْمِنُ ـ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ

۱۰۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان یا فرمایا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں نے پکڑے (کیے) تھے اور جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ)). رواه مسلم.

اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٤٢).

فقه الحديث☆ ❶ آدمی کے تمام اعضا سے گناہ سرزد ہوتے ہیں' اس لیے بندے کو چاہیے کہ اپنے اعضا کو ارتکاب گناہ سے محفوظ رکھے۔

❷ وضو کا پانی جب ان اعضائے وضو سے گزرتا اور بہتا ہے تو ان اعضا سے سرزد ہونے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

❸ وضو کے ذریعے ظاہری نظافت کے ساتھ ساتھ باطنی طہارت بھی ہو جاتی ہے۔

❹ جب بندہ وضو سے فارغ ہوتا ہے تو وہ صغیرہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

١٠٢٩۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوْا: أَوَ لَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ)) قَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ)). رواه مسلم.

۱۰۲۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے تو فرمایا: ''تم پر سلام ہو اے ایمان دار گھر والو! اور بے شک ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔'' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں!؟ آپ نے فرمایا: ''تم میرے صحابی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے''۔ صحابہ نے کہا: یارسول اللہ! جو ابھی تک نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچانیں گے!؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر کسی آدمی کا سفید پیشانی اور سفید ٹانگوں والا گھوڑا خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہو تو کیا وہ آدمی اپنے گھوڑے کو نہیں پہچان لے گا؟'' انھوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور پہچان لے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''پس وہ (میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ) بھی روز قیامت اس حال میں آئیں گے کہ آثار وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا میر سامان (پہلے پہنچا ہوا) ہوں گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٤٩).

غريب الحديث☆ (الدهم) ''سیاہ''۔ (البهم) ''کالا سیاہ جس میں کسی اور رنگ کی آمیزش نہ ہو''۔

فقه الحديث☆ ❶ انفرادی اور اجتماعی طور پر قبرستان کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ مُردوں کو سلام کرنے کی کیفیت۔
۳ کسی چیز سے محبت اور اس کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لیے اس کی تمنا کا اظہار کرنا۔
۴ نیک، صالحین اور علما و فضلا کی ملاقات کرنے کی تمنا کرنا اور اس کے لیے کوشش کرنا۔
۵ مقام صحابیت مقام اخوت سے اعلیٰ ہے' اس لیے کہ صحابیت میں مقام اخوت شامل ہے۔
۶ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر خصوصی کرم فرمایا کہ قیامت والے دن انہیں خصوصی امتیازی نشان سے ممتاز فرمایا کہ ان کے اعضائے وضو وضو کے نشانات کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔
۷ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو اعضائے وضو کی چمک کی وجہ سے پہچانیں گے۔
۸ رسول اللہ ؐ کے لیے حوض کوثر کا اثبات کہ وہ حق ہے' آپ کے وہ امتی وہاں سے سیراب ہوں گے جنھوں نے آپ کی اتباع کی ہوگی جبکہ بدعتی لوگ بھی اس حوض کوثر کی طرف بڑھیں گے لیکن ان کے درمیان رکاوٹ حائل کردی جائے گی۔ آپ استفسار فرمائیں گے تو بتایا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں بدعتیں ایجاد کی تھیں۔ پھر آپ فرمائیں گے "سحقا سحقا" ایسے بدعتیوں کے لیے دوری ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک و بدعت سے محفوظ رکھے' اس کا انجام نہایت خطرناک ہے۔

۱۰۳۰۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)). رواه مسلم.

۱۰۳۰۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ خطائیں اور گناہ معاف کردیتا ہے اور درجات بلند فرمادیتا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: "مشقت اور ناگواری کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا' ایک نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا' پس یہی "رباط" ہے' یہی "رباط" ہے۔" (مسلم)

غریب الحدیث ☆ "رباط" اس کا معنی ہے سرحد یا محاذ جنگ پر پہرا دینا اور رات دن کسی ایک جگہ بیٹھ کر نگرانی کرنا تاکہ دشمن کو اندر آنے اور حملہ آور ہونے کا موقع نہ ملے۔
توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۳۱۔ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ)). رواه مسلم.

وقد سبق بطوله في باب الصبر.

وفي الباب حديث عمرو بن عبسة رضي الله عنه السابق في آخر باب الرجاء، وهو حديث عظيم، مشتمل على جمل من الخيرات.

۱۰۳۱۔ حضرت ابو مالک اشعری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پاکیزگی نصف ایمان ہے"۔ (مسلم)
یہ روایت پوری تفصیل کے ساتھ "باب الصبر" میں گزر چکی ہے۔
اس موضوع پر حضرت عمرو بن عبسہ ؓ کی حدیث بھی ہے جو "باب الرجاء" کے آخر پر حدیث نمبر (۴۳۸) کے تحت گزر چکی ہے اور یہ حدیث بہت عظیم ہے اور نیکی کے بہت سے کاموں پر مشتمل ہے۔

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠٣٢۔ وعن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ۔ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ۔ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)). رواه مسلم.

وزاد الترمذي: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)).

١٠٣٢۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے''۔ (مسلم)

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں: ''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور خوب پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٣٤)، والترمذي (٥٥).

ترمذی میں جو اضافہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے، جیسا کہ میں نے اپنی کتاب ''سلسلة الأحاديث التي لا أصل لها'' میں وضاحت کر دی ہے۔

فقه الحديث ☆ ❶ اچھی طرح وضو کرنا مستحب ہے۔

❷ وضو کے بعد مذکورہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

❸ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

تنبیہ: بعض لوگ وضو کے دوران ہر عضو دھوتے وقت کوئی نہ کوئی دعا پڑھتے ہیں، اس بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں، بس وضو شروع کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنی چاہیے، اس کے علاوہ کوئی دعا ثابت نہیں اور پھر وضو مکمل ہو جانے کے بعد حدیث میں مذکورہ دعا پڑھنی چاہیے۔

١٨٦۔ بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ

١٨٦۔ باب: اذان کی فضیلت

١٠٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). متفق عليه.

((الِاسْتِهَامُ)): الاقتراع، ((وَالتَّهْجِيْرُ)): التبكير

١٠٣٣۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کتنی فضیلت ہے، پھر وہ اس پر قرعہ اندازی کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں تو وہ اس پر ضرور قرعہ اندازی کریں اور اگر وہ جان لیں کہ (نماز کے لیے) اول وقت آنے میں کیا فضیلت ہے تو وہ ضرور اس کی طرف دوڑ کر آئیں اور اگر وہ جان لیں کہ نماز عشاء اور نماز فجر کی کتنی فضیلت ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوں، اگرچہ انہیں سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الصَّلَاةِ.

(الاستهام) ''قرعہ اندازی کرنا''۔ (التهجير) ''نماز کے لیے اول وقت میں آنا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۲/ ۹٦ ـ فتح)، ومسلم (٤٣٧).

غريب الحديث☆ (النداء) ''اذان''۔ (الصف الأول) پہلی صف جو امام کے بالکل پیچھے ہوتی ہے۔ (العتمة) ''نماز عشاء''۔ (الحبو) ''ہاتھوں اور گھٹنوں یا سرین کے بل چلنا''۔

فقه الحديث☆ ❶ اذان دینے اور پہلی صف میں شامل ہونے کی فضیلت۔

❷ بہت سے لوگ عبادت کی حقیقت اور اس پر ملنے والے اجر و ثواب سے ناواقف ہوتے ہیں۔

❸ امور فاضلہ پر قرعہ اندازی کرنا جائز ہے۔

❹ جب تک انسان میں عبادت کرنے کی استطاعت ہو تو اس سے عبادت ساقط نہیں ہوگی۔

❺ نماز کے لیے اول وقت میں آنے کی فضیلت۔

❻ نماز عشاء اور فجر کی اہمیت کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے سرین کے بل بھی آنا پڑے تو یہ ضرور آئیں۔

١٠٣٤ ـ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رواه مسلم.

۱۰۳۴۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اذان دینے والے قیامت والے دن باقی تمام لوگوں سے لمبی گردن والے ہوں گے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۳۸۷).

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس سے حصول اجر کی نیت سے اذان دیتا ہے اس کی بہت فضیلت ہے اور وہ قیامت والے دن عظیم اجر پائے گا۔

❷ اذان دینے والے قیامت والے دن دیگر تمام لوگوں سے لمبی گردن والے ہوں گے اور یہ فضیلت اور امتیاز صرف امت اسلامیہ کے مؤذنوں کو حاصل ہے۔

١٠٣٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: ((إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ ـ أَوْ بَادِيَتِكَ ـ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَا إِنْسٌ، وَلَا شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رواه البخاري.

۱۰۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ''میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل سے محبت کرتے ہو پس جب تم اپنی بکریوں میں یا جنگل میں ہو اور تم نماز کے لیے اذان دو تو پھر اونچی اور بلند آواز سے اذان دو۔ اس لیے کہ جہاں تک مؤذن کی آواز کو جن، انسان اور کوئی اور چیز سنتی ہے تو وہ قیامت والے دن اس کے لیے گواہی دے گی''۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۲/ ۸۷ـ۸۸ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (البادية) ''جنگل''۔ (مدى صوت المؤذن) ''جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ نماز کے لیے اذان دینی چاہیے خواہ کوئی اکیلے نماز پڑھے یا باجماعت۔

❷ جن وانس، جمادات ونباتات جو بھی مؤذن کی آواز سنے گا وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گا۔ حدیث میں لفظ ''شيء'' نکرہ استعمال ہوا ہے' اس سے مراد یہی ہے کہ جو چیز بھی خواہ وہ نباتات ہوں یا جمادات' اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت والے دن قوت گویائی عطا فرمائے گا اور وہ مؤذن کے حق میں گواہی دیں گی۔

❸ مؤذن کو چاہیے کہ وہ بلند آواز سے اذان دے تا کہ اسے سننے والوں کی تعداد زیادہ ہو اور اسی حساب سے وہ گواہ بھی زیادہ ہوں گے' اس لیے بلند آواز والے مؤذن کو منتخب ومقرر کرنا مستحب ہے۔

❹ بکریوں اور جنگل کو پسند کرنا اعمال سلف میں سے ہے اور خاص طور پر پرفتن دور میں اپنے ایمان کو بچانے کے لیے پہاڑوں کی طرف نکل جانا مستحب ہے۔

❺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لوگوں کو سنت کی تعلیم دینے کے لیے کس قدر فکر مند اور مستعد رہتے تھے! اس لیے کہ سنت کی تعلیم اور اس پر عمل کرنے ہی میں خیر و عافیت اور سلامتی ہے۔

۱۰۳۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا، وَاذْكُرْ كَذَا ـ لِمَا لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ ـ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى)). متفقٌ عليه.

((التَّثْوِيْبُ)): الإِقَامَةُ.

۱۰۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا (پادتا) ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے (اتنی دور تک) کہ وہ اذان کی آواز نہیں سنتا' جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے حتیٰ کہ جب نماز کے لیے اقامت (تکبیر) کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے (اتنی دیر کے لیے) کہ جب اقامت ہو جاتی ہے تو پھر پلٹ آتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے نفس کے درمیان وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، یعنی ایسی چیزیں جو اسے پہلے یاد نہ تھیں۔ یہاں تک کہ آدمی کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اسے پتا نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے''۔ (متفق علیہ)

(التثویب) ''اقامت، تکبیر''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۸۴۔۸۵ ـ فتح).

www.KitaboSunnat.com

غريب الحديث☆ (ثوب) ''نماز کے لیے اقامت کہی''۔ (یخطر) ''وسوسے ڈالتا ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ نماز باجماعت کے لیے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے صرف اذان دینی چاہیے۔

❷ شیطان اذان سنتا ہے تو اسے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور وہ بھاگ اٹھتا ہے۔

❸ اہل ایمان اور شیطان کے درمیان معرکہ آرائی جاری رہتی ہے اور اس معرکہ آرائی کی اصل وجہ عقیدہ ہے' شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ بندوں کے عقائد خراب کر دے اور انہیں سیدھی راہ سے گمراہ کر دے۔

❹ جب حق کی آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان اور باطل پرست اسے سننے کی تاب نہیں رکھتے' اس لیے وہ پیٹھ پھیر کر اور دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

❺ شیطان کے پاس بہت سی چالیں ہیں' وہ مختلف طریقوں اور حربوں سے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رکھنے کی کوشش کرتا رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس لیے عبادت میں خشوع وخضوع کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ شیطان کی وسوسہ اندازی کو ناکام بنایا جا سکے۔

١٠٣٧۔ وعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ)). رواه مسلم.

١٠٣٧۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو تم اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔ وہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جس شخص نے میرے لیے ''وسیلے'' کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال (واجب) ہو جائے گی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٣٨٤).

غريب الحديث☆ (حلت له الشفاعة) ''اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ مؤذن کی اذان سننا اور اس کے کلمات کا جواب دینا مستحب ہے۔

❷ اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا مستحب ہے اور اس میں بہت بڑا اجر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اجر میں کئی گنا اضافہ فرما دیتا ہے۔

❸ ''صلاۃ'' کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے معنی ہیں ''رحمت و مغفرت''، فرشتوں کی طرف نسبت ہو تو پھر معنی ہیں ''طلب مغفرت'' اور اگر یہ نسبت بندوں کی طرف ہو تو پھر اس کے معنی ہیں ''دعا کرنا''۔

❹ ''وسیلة'' کے لغوی معنی ہیں ''قرب'' یا وہ طریقہ اور ذریعہ جس سے انسان اپنے مقصود تک پہنچ جائے لیکن یہاں اس سے مراد جنت کا وہ مقام ہے جو صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص ہے۔

❺ اللہ تعالیٰ کے ہاں انبیاء علیہم السلام کے مختلف مراتب ہیں۔

❻ نبی ﷺ کے لیے شفاعت کا اثبات۔

❼ مؤذن کے کلمات کا جواب اذان کے انہی کلمات کے ساتھ دینا چاہیے مگر ''حي على الصلوة'' اور ''حي على الفلاح'' کے جواب میں ''لا حول ولا قوة إلا بالله'' پڑھنا چاہیے۔

١٠٣٨۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ)). متفقٌ عليه.

١٠٣٨۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو تم اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٩٠ ـ فتح)، ومسلم (٣٨٣).

فقه الحديث☆ اذان سننے والے کو مؤذن کے کلمات کا جواب دینا مستحب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠٣٩ ـ وعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ، وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رواه البخاري.

۱۰۳۹۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اذان سن کر یہ کہے: ’’اے اللہ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے‘‘ تو قیامت والے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی‘‘۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٩٤ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ جب مؤذن اذان سے فارغ ہو جائے تو پھر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ مسنون دعا کے الفاظ توقیفی ہوتے ہیں‘ ان میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں بعض حضرات ’’**إنك لا تخلف الميعاد**‘‘ کے الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں حالانکہ یہ الفاظ رسول اللہؐ سے ثابت نہیں۔

❷ اوقات نماز میں دعا کرنی چاہیے‘ ان میں دعا کی قبولیت کے زیادہ امکانات ہیں۔

❸ نبی ﷺ کے لیے شفاعت کا اثبات کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے آپ کی شفاعت واجب ہوگئی۔ آپ ﷺ گناہ گاروں کے لیے مختلف مراحل و مواقع پر شفاعت کریں گے‘ مثلاً حساب کتاب شروع ہونے کی سفارش‘ بلندی درجات کے لیے‘ حساب کے بغیر جنت میں داخلے کے لیے اور عذاب میں تخفیف کے لیے (جس طرح آپ اپنے چچا ابو طالب کے لیے سفارش کریں گے) یعنی آپ کی شفاعت کی کئی اقسام ہیں جو ہر کسی کو حسب احوال نصیب ہوگی۔

١٠٤٠ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)). رواه مسلم.

۱۰۴۰۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’جس شخص نے اذان سن کر یہ کہا: ’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں‘ وہ یکتا ہے‘ اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں‘ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے‘ محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں‘‘ تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں‘‘۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٣٨٦).

فقه الحديث☆ ❶ اذان کے بعد مختلف دعائیں پڑھنے کا ذکر ہے‘ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس میں توحید و رسالت کے اقرار اور شہادت کے بعد مزید تاکید کے لیے اقرار ہے کہ ’’میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہوں‘‘ اس کا مطلب ہے کہ اس کے سوا میرا کوئی معبود نہیں‘ میں اس کی تدبیر و تقدیر کے تابع ہوں۔

❷ ’’حضرت محمد ﷺ کے رسول اللہ ہونے پر راضی ہوں‘‘ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ان کی مکمل اتباع کروں گا‘ انہی کو فیصل اور حکم تسلیم کروں گا اور آپ میرے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

❸ ’’اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں‘‘ اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور پسند پر راضی اور خوش ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿رضيت لكم الإسلام دينا﴾ اور فرمایا: ﴿إن الدين عند الله الإسلام﴾ اب اللہ تعالیٰ انسان کا وہ عمل قبول کرے گا جو اس کے پسندیدہ دین، اسلام کے مطابق و موافق ہوگا اور اس کی مطابقت و موافقت کے بغیر وہ کوئی عمل قبول نہیں فرماتا، خواہ وہ عمل نفل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو یا فرض۔

❷ اذان کے بعد یہ دعا پڑھنے سے بھی صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

١٠٤١۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۴۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان کی گئی دعا رد نہیں کی جاتی''۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٥٢١)، والترمذي (٢١٢)، وأحمد (٣/ ١٥٥ و ٢٢٥).

فقه الحديث☆ اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنی چاہیے کیونکہ اس وقت دعا کی قبولیت کے زیادہ امکانات ہیں۔

١٨٧۔ بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

۱۸۷۔ باب: نمازوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾ [العنكبوت: ٤٥].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے''۔

شرح الآيت☆۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا کہ نماز دو کمزوریوں اور خرابیوں کا ازالہ کرتی ہے، یعنی یہ بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ پس جو شخص سنت کے مطابق خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کی ادائیگی کرتا ہے اور اس پر مواظبت اختیار کرتا ہے تو پھر یقیناً نماز انسان کو بھٹکنے نہیں دیتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا یقیناً سچا ہے۔

١٠٤٢۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ: ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)). متفقٌ عليه.

۱۰۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے بتاؤ اگر تمہارے کسی ایک کے دروازے پر نہر ہو، جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ''پس یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے خطائیں معاف فرما دیتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ١١ ـ فتح)، ومسلم (٦٦٧).

غريب الحديث☆ (الدرن) ''میل کچیل''۔

فقه الحديث☆ ❶ احکام شریعت کی اہمیت واضح کرنے کے لیے مثال پیش کرنا جائز ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا کہ وہ مختلف اعمال کے ذریعے سے انسان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ یہ پانچوں نمازیں بھی انہی اعمال میں سے ہیں جن سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ پانچوں نمازیں سنت کے مطابق خشوع و خضوع کے ساتھ اور اوقات میں پڑھنی چاہئیں نہ کہ اپنے من مانے طریقے سے پھر جب جی چاہا پڑھ لیں، کبھی دو پڑھ لیں تو کبھی تین یا چار۔

١٠٤٣۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

۱۰۴۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ)). رواه مسلم.

((اَلْغَمْرُ)) بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: اَلْكَثِيْرُ.

''پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر بہ رہی ہو اور وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو''۔ (مسلم)

(الغمر) غین پر زبر' اس کے معنی ہیں ''زیادہ''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٦٦٨).

فقه الحديث ☆ ۔حدیث نمبر (۱۰۴۲) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٤٤ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ فَقَالَ: اَلِيَ هٰذَا؟ قَالَ: ((لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ)). متفق عليه.

۱۰۴۴۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے بوس و کنار کیا' پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ ﷺ کو بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''او رنماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کی گھڑیوں میں' بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں''۔ (ھود:۱۱۴) اس آدمی نے کہا: کیا یہ آیت میرے لیے (خاص) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(نہیں! یہ) میری تمام امت کے لیے ہے''۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٧٦٣).

فقه الحديث☆ ❶ نماز قائم کرنا گناہوں کا کفارہ ہے جیسا کہ اس شخص نے کسی عورت سے بوس و کنار کیا پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ اس پر کوئی حد قائم کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بوس و کنار پر کوئی حد مقرر نہیں' اگر امام یا قاضی یہ محسوس کرے کہ یہ بندہ خلوص نیت سے توبہ کرتا ہے اور اسے اپنے کیے پر ندامت بھی ہے تو وہ اسے معاف بھی کر سکتا ہے۔

❷ دن کے دونوں کناروں سے مراد نماز فجر اور نماز مغرب ہے۔

❸ (زلفا من الليل) سے مراد ''نماز تہجد'' ہے۔

١٠٤٥ ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ)). رواه مسلم.

۱۰۴۵۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' ان کے مابین ہونے والے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٣٣).

غريب الحديث☆ (ما لم تغش الكبائر) ''جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے''۔

فقه الحديث☆ فرض نمازیں اور جمعہ گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔

١٠٤٦ ـ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ

۱۰۴۶۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان شخص ایسا ہو کہ فرض نماز کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَ هَا، وَخُشُوعَهَا، وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيرَةٌ، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)). رواه مسلم.

وقت آنے پر وہ اس نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرے، خشوع و خضوع کا اہتمام کرے اور اچھی طرح رکوع کرے تو یہ نماز اس سے پہلے کیے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ گناہوں کی معافی کا سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے"۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٢٨).

فقه الحديث ☆ ❶ مسلمان کو چاہیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اچھی طرح وضو کرے۔
❷ خشوع نماز کی روح ہے' جو شخص اپنی نماز میں خشوع پیدا کرتا ہے تو وہ کامیاب و کامران ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یقیناً وہ مومن کامیاب ہوں گے جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرتے ہیں"۔ (المؤمنون: ١-٢)
❸ جو نماز خشوع و خضوع' حضوری قلب و ذہن اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پڑھی جائے وہ گناہوں کے کفارے کا سبب بنتی ہے۔
❹ اللہ تعالیٰ کتنا رحیم و کریم ہے کہ گناہوں کی معافی کا یہ سلسلہ کچھ محدود وقت کے لیے نہیں بلکہ فرمایا کہ یہ معافی اور رحمت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اور توبہ کا دروازہ بھی مفتوح رہتا ہے۔

١٨٨- بَابُ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

۱۸۸۔ باب: نماز صبح اور نماز عصر کی فضیلت

١٠٤٧- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) متفقٌ عليه.

((الْبَرْدَانِ)): الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ.

۱۰۴۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا"۔ (متفق علیہ)

(البردان) "دو ٹھنڈی نازیں"۔ ان سے مراد نماز صبح اور نماز عصر ہے۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٢/ ٥٢ - فتح)، ومسلم (٦٣٥).

فقه الحديث ☆ ❶ فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت۔
❷ ویسے تو پانچوں نمازوں کی اہمیت اور فضیلت ہے لیکن بعض نمازوں کی پابندی خصوصی اہتمام کے بغیر ممکن نہیں جیسا کہ نماز فجر کے وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور نماز عصر کے وقت کاروباری مصروفیت ہوتی ہے۔ اس لیے باقی نمازوں کی نسبت ان کی ادائیگی ذرا مشکل ہوتی ہے۔ بنابریں ان دونوں نمازوں کی فضیلت خصوصی طور پر بیان کی گئی ہے۔
❸ ان دونوں نمازوں کی حفاظت کا صلہ جنت ہے۔

١٠٤٨- وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. رواه مسلم.

۱۰۴۸۔ حضرت زہیر رضی اللہ عنہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے' تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا"۔ یعنی نماز فجر اور نماز عصر پڑھتا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٦٣٤).

فقه الحديث ☆ ❶ جہنم پر وارد ہونا اور اس میں داخل ہونا' ان دونوں صورتوں میں فرق ہے۔ ورنہ جہنم پر موجود "پل صراط" سے تو ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کو گزرنا ہے۔

❷ نماز فجر اور نماز عصر کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے کہ ان کی حفاظت کرنے والا جہنم میں نہیں جائے گا' اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ باقی تین نمازیں نہ بھی پڑھی جائیں تو ٹھیک ہے۔ ایسی فکر نصوص شریعت کے خلاف ہے۔ پانچوں نمازیں فرض ہیں اور ان کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ان دو نمازوں کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ جو شخص ان کی حفاظت کرے گا وہ باقی نمازوں میں بھی سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرے گا بلکہ وہ دیگر نمازوں کی بھی حفاظت کرے گا۔

❸ جو شخص یاد الٰہی اور عبادت الٰہی کے لیے اپنی نیند اور کاروباری مصروفیت قربان کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی قدر فرماتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے۔ فرمایا: ''وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے''۔ (الذاریات: ۱۷) اور فرمایا: ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر' نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی''۔ (النور: ۳۷)

١٠٤٩ ـ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْ يَا ابْنَ آدَمَ! لَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ)). رواه مسلم.

۱۰۴۹۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز صبح پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوتا ہے۔ پس اے ابن آدم! تو غور کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اپنی امان کے متعلق کسی قسم کی باز پرس نہ کرے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۳۲) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٥٠ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ ـ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ ـ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ)). متفقٌ عليه.

۱۰۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس رات اور دن کے وقت فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ نماز صبح اور نماز عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں' پھر جو فرشتے تمہارے پاس رات کو ٹھہرے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے: ''تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟'' فرشتے جواب دیتے ہیں: ''ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٣ ـ فتح)، ومسلم (٦٣٢).

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کتنا رحیم و شفیق ہے کہ وہ فرشتوں کو ایسے وقت میں اکٹھا کرتا ہے کہ جب وہ بندے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں مصروف ہوتے ہیں تاکہ یہ فرشتے بھی ان کے حق میں گواہی دیں اور فرشتوں کی گواہی بہترین گواہی ہے۔

❷ نماز تمام عبادات سے افضل ہے۔ اسی لیے اس کے بارے میں فرشتوں سے سوال و جواب ہوتا ہے۔

❸ نماز فجر اور نماز عصر کی فضیلت کہ ان دو اوقات میں فرشتوں کی دو جماعتیں اکٹھی ہوتی ہیں' جبکہ باقی اوقات میں صرف ایک جماعت موجود ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نبی ﷺ اور ان کی امت کی فضیلت۔

❺ بنی آدم کے متعلق بعض غیبی امور کی وضاحت جو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ کو بتائی۔ ان غیبی امور کی اطلاع سے ایمان میں اضافے کے ساتھ ساتھ عبادات کی پابندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے' تاکہ ہمارے بارے میں اللہ کے ہاں فرشتے بہتر سے بہتر گواہی دیتے رہیں۔

❻ اس بات کی خبر کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے مومن بندوں سے محبت کرتے ہیں' تاکہ اہل ایمان بھی ان سے محبت کریں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کریں۔

❼ اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے ہم کلام ہونا ثابت ہوتا ہے۔

١٠٥١ - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ)).

1051۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے بدر (چودھویں رات) کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''تم اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور تم اسے دیکھنے میں کوئی مشقت محسوس نہیں کر رہے۔ پس اگر تم استطاعت رکھو کہ تم نماز فجر اور نماز عصر کے بارے میں مغلوب نہ ہو تو تم ضرور ایسا کیا کرو''۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: ''آپ نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٣ ـ فتح)، ومسلم (٦٣٣)' والرواية الثانية عند البخاري (٨/ ٥٩٧ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (تضامون) ''ضیم'' سے ہے' اس کا معنی ہے ''مشقت اور تکلیف اٹھانا''۔

فقه الحديث☆ ❶ اہل ایمان کے لیے خوشخبری ہے کہ وہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور یہ رویت حقیقی ہوگی' اس میں کسی قسم کی تاویل و تعطیل کی گنجائش نہیں۔

❷ چودھویں رات کے چاند کو بدر کہتے ہیں اور یہ ''مبادرة'' سے ہے جس کے معنی ہیں جلدی کرنا یعنی چودھویں رات کو یہ نکلنے میں جلدی کرتا ہے' اس لیے اسے ''بدر'' کہتے ہیں اور پھر اس کے بعد اس کے طلوع ہونے میں تاخیر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

❸ حدیث میں جو دیدار الٰہی کی بات سمجھانے کے لیے بدر کو دیکھنے سے مثال پیش کی گئی ہے یہ مشابہت کے طور پر نہیں بلکہ صرف رویت کو ثابت کرنے کے لیے ہے' اس رویت میں کسی قسم کا شک نہیں۔

❹ نماز فجر اور نماز عصر کی فضیلت۔

١٠٥٢ - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)). رواه البخاري.

1052۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عصر چھوڑ دی پس اس کے عمل تو برباد ہو گئے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣١ و ٦٦ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (حبط عمله) اس کا عمل یعنی اس کا اجر ضائع ہو گیا۔

فقه الحديث☆ ❶ نماز عصر کو اس کے وقت پر ادا کرنے کی ترغیب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ جس شخص نے عمداً نماز عصر ترک کر دی تو اس کا عمل اور اجر ضائع ہو گیا' بلکہ ایک روایت میں ہے کہ ایسے شخص کا گھر بار تباہ ہو گیا۔ اگر کوئی شخص نماز میں سستی کرتا ہے تو وہ اس وعید میں شامل نہیں' لیکن اسے اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

١٨٩ـ بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

۱۸۹۔ باب: مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

١٠٥٣ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)). متفق عليه.

۱۰۵۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے یا شام کے وقت تو وہ جب بھی صبح کے وقت جائے تو یا شام کے وقت جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ١٤٨ ـ فتح)، ومسلم (٦٦٩).

غريب الحديث☆ (النزل) ''مہمانی'' جو مہمان کے اعزاز میں تیاری کی جاتی ہے۔ (غدا) ''زوال سے قبل چلنا'' اور (راح) ''زوال کے بعد چلنا''۔

فقه الحديث☆ ❶ حدیث کے ظاہری الفاظ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ فضیلت و مہمانی ہر اس شخص کے لیے ہے جو مطلق طور پر مسجد کی طرف جاتا ہے' لیکن مقصود یہ ہے کہ وہ شخص اس فضیلت و انعام کا مستحق ٹھہرے گا جو عبادت اور بالخصوص نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف جاتا ہے۔

❷ جو شخص مسجد کی طرف سفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔

❸ باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

١٠٥٤ـ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ مَضَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خُطُوَاتُهُ، إِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً)). رواه مسلم.

۱۰۵۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح طہارت حاصل کرے (وضو وغیرہ کرے) پھر اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) کی طرف جائے تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضے (نماز) کو ادا کرے تو اس کے قدم اس طرح (شمار) ہوں گے کہ ان میں سے ایک قدم گناہ مٹائے گا اور دوسرا درجہ بلند کرے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٦٦٦).

فقه الحديث☆ ❶ طہارت حاصل کیے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

❷ گھر سے وضو کر کے باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف جانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

❸ بندے کے تمام چھوٹے بڑے اعمال لکھے جا رہے ہیں حتیٰ کہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم بھی شمار کیے جا رہے ہیں۔

❹ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بیان ہے کہ جب بندہ گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے روانہ ہوتا ہے تو اس کے ایک قدم کے اٹھنے سے اللہ تعالیٰ ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دوسرے قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۵۵۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ! فَقِيلَ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ)). رواه مسلم.

۱۰۵۵۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی تھا' میں نہیں جانتا کہ کوئی آدمی اس کی نسبت مسجد سے زیادہ دور ہو (یعنی وہ مسجد سے بہت دور رہتا تھا) لیکن اس کی کوئی ایک نماز بھی نہیں چوکتی تھی۔ اس سے کہا گیا اگر آپ ایک گدھا خرید لیں تاکہ اندھیرے اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر آ جایا کریں؟ اس نے جواب دیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو' میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر آنا اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جاؤں تب میرا لوٹنا' یہ سب کچھ لکھا جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے یہ سب جمع فرما دیا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٦٦٣).

غريب الحديث☆۔ (**لا تخطئه صلوة**) ''اس کی کوئی بھی نماز نہیں چوکتی (خطا ہوتی) تھی''۔ (**الرمضاء**) ''گرمی کی شدت''۔

فقه الحديث☆
1. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق۔
2. حصول حسنات کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تفقہ۔
3. عبادت کرنے میں جتنی مشقت اٹھائی جائے اتنا ہی ثواب میں اضافہ ہوتا ہے۔
4. اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کے عمل کو ضائع نہیں فرماتا' وہ مرد ہو یا عورت لیکن یہ شرط ہے کہ وہ ایماندار ہوں۔
5. مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا کسی سواری پر سوار ہو کر جانے سے بہتر ہے۔
6. جب بندہ عبادت کی نیت سے مسجد میں جاتا ہے اور پھر اپنے گھر والوں کے پاس واپس آتا ہے تو اس کا جانا اور واپس آنا ثواب لکھا جاتا ہے۔
7. کسی مسلمان کو خوشخبری سنانا مستحب ہے' جب یہ خوشخبری اس کے جذبہ اطاعت میں اضافے کا باعث ہو۔

۱۰۵۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: ((بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟!)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ)) فَقَالُوا: مَا يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا. رواه مسلم، وروى البخاري معناه من رواية أنس.

۱۰۵۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد (نبوی) کے قریب کچھ جگہیں خالی ہوئیں تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے انہیں فرمایا: ''مجھے پتا چلا ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! ہم نے یقیناً اس کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بنو سلمہ! اپنے گھروں میں رہو' تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں' تم اپنے گھروں میں رہو' تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں''۔ انھوں نے عرض کیا: اب ہمیں پسند نہیں کہ ہم (مسجد کے قریب) منتقل ہوں۔ (مسلم) اور امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اس مفہوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روایت حضرت انسؓ سے بیان کی ہے۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٦٦٥)' وأما حديث أنس فعند البخاري (٢/ ١٣٩ ـ فتح).

غریب الحدیث☆ (بنو سلمہ) انصار کا ایک بہت بڑا قبیلہ جو خزرج کی شاخ تھے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ بندہ بعض اوقات کسی کام میں خیر و بھلائی سمجھتا ہے لیکن خیر و بھلائی اس کی نسبت دوسرے کام میں ہوتی ہے۔

❷ عوام کو اپنے امور کے متعلق اہل علم سے مشورہ طلب کرنا چاہیے۔

❸ رسول اللہ ﷺ مدینے کے اطراف و جوانب کو آباد رکھنا چاہتے تھے۔

❹ مسجد کی طرف جتنے قدم زیادہ چلا جائے اسی قدر ثواب میں اضافہ ہوتا' جب نیک اعمال اخلاص کے ساتھ کیے جائیں تو اس کے نشانات پر بھی ثواب ملتا ہے۔

❺ مسجد کے قریب رہنا بھی مستحب اور جائز ہے۔

١٠٥٧ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى، فَأَبْعَدُهُمْ. وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ)). متفق عليه.

۱۰۵۷۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا وہ شخص ہے جو اس کی طرف سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے' وہ اس شخص سے کہیں زیادہ اجر کا مستحق ہے جو اکیلے ہی نماز پڑھتا ہے اور سو جاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٢/ ١٣٧ ـ فتح)، ومسلم (٦٦٢).

فقہ الحدیث☆ ❶ جتنا دور سے چل کر مسجد کی طرف آیا جائے اسی قدر ثواب زیادہ ملتا ہے۔

❷ لوگوں میں سے زیادہ عالم شخص کو امام بنانا چاہیے۔

❸ باجماعت نماز ادا کرنے کا ایک مقصد اپنی افرادی اور عددی قوت کا اظہار کرنا ہے' نیز یہ کہ مسلمان ایک امام کی امامت میں متفق و متحد ہیں۔

❹ باجماعت نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

❺ نماز کا انتظار کرنا بھی پسندیدہ امر ہے۔

١٠٥٨ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَشِّرُوا الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۰۵۸۔ حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اندھیروں میں دور سے مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو روز قیامت ملنے والے نور کامل کی بشارت سنادو''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

توثیق الحدیث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٥٦١)' والترمذي (٢٢٣).

اس کی سند میں اگرچہ ضعف ہے لیکن اس کے کئی ایک شواہد ہیں' جیسے سیدنا انس بن مالک ؓ اور سیدنا سہل بن سعد ؓ وغیرہم کی احادیث۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ اہل ایمان کو قیامت والے دن ملنے والے انعامات کے بارے میں خوشخبری سنانا مستحب ہے۔

❷ اہل ایمان اندھیروں میں چل کر بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔

❸ نماز فجر اور نماز عشاء کی محافظت قیامت والے دن ملنے والے نور کامل کا ذریعہ ہے۔ یہ دونوں نمازیں چونکہ اندھیرے میں پڑھی جاتی ہیں اس لیے ان کی ادائیگی پر نور کامل ملنے کی بشارت ہے۔

١٠٥٩۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ؛ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)). رواه مسلم.

۱۰۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے جنت میں درجات بلند کرتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تنگی و ناگواری کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا اور (ایک) نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا' پس یہی ''رباط'' ہے' یہی ''رباط'' (محاذ جنگ پر پڑاؤ) ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٦٠۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾)) الآية. رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۱۰۶۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو بار بار مسجد کی طرف آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی (دو کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے''۔ (التوبۃ: ۸) (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ ضعيف الإسناد ـ أخرجه الترمذي (٢٦١٧ و ٣٠٩٣)، وابن ماجه (٨٠٢)، وأحمد (٣/ ٦٨، ٧٦)، وابن حبان (١٧٢١)، والحاكم (١/ ٢١٢ ـ ٢١٣ و ٢/ ٣٣٢).

یہ روایت سنداً ضعیف ہے' کیونکہ اس کی سند میں دراج راوی ہے' اس کی ابو الہیثم سے روایات ضعیف ہیں۔

فقہ الحدیث☆ ❶ یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن آیت کی مناسبت سے اس کا معنی و مفہوم صحیح ہے کہ اہل ایمان ہی ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے ذریعے اللہ کی مساجد کو آباد کرتے ہیں۔

❷ کسی شخص کی ظاہری حالت پر ایمان کی گواہی دینا جائز ہے۔

۱۹۰۔ بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ

۱۹۰۔ باب: نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

١٠٦١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى

۱۰۶۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک حالت نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے کہ اسے اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ)). متفقٌ عليه.

نماز کے علاوہ کوئی چیز مانع نہ ہو"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۱٤۲ ـ فتح)، ومسلم (٦٤٩) (۲۷٦).

فقه الحديث☆ ❶ بندے کو مسجد میں نماز ہی کی نیت سے بیٹھنا چاہیے' اس طرح وہ اجر و ثواب کے لحاظ سے حکماً نماز ہی میں شمار ہوگا اور اگر وہاں بیٹھنے کا مقصد کوئی اور ہوگا تو مذکورہ ثواب بھی نہیں ملے گا۔

❷ جو شخص نماز کے انتظار میں ہے وہ حکماً نماز میں ہے لیکن اس کے ساتھ بات چیت کرنا جائز ہے۔

❸ جو شخص مسجد سے باہر بیٹھ کر نماز کے انتظار کی نیت رکھتا ہے وہ مذکورہ ثواب کا مستحق نہیں ہے کیونکہ مذکورہ ثواب نماز کی جگہ یعنی مسجد میں بیٹھے رہنے سے مشروط ہے۔

١٠٦٢ ـ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ)) رواه البخاري.

۱۰۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے تمہارے اس آدمی کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں جو باوضو اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے' فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما"۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۱٤۲ ـ فتح).

غريب الحديث☆ ـ (تصلي على أحدكم) "تم میں سے کسی ایک کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں"۔

فقه الحديث☆ ❶ فرشتے اہل ایمان کے حق میں مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

❷ فرشتوں کو انسانوں کے گناہوں کے بارے میں معلوم ہے۔

❸ مساجد کی فضیلت کہ یہ بہترین جگہیں ہیں۔

❹ فرض نماز کے بعد اسی جگہ بیٹھے رہنے کی فضیلت۔

❺ نماز کے بعد مسجد میں رکنے والے کو چاہیے کہ وہ باوضو اپنی جگہ بیٹھا رہے۔

١٠٦٣ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ: ((صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا)). رواه البخاري.

۱۰۶۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء کو نصف رات تک مؤخر کر دیا پھر آپ نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ سو گئے لیکن تم جب سے نماز کے انتظار میں ہو برابر حالت نماز میں رہے ہو"۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ٥١ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (شطر الليل) "آدھی رات"۔

فقه الحديث☆ ❶ نماز عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

❷ نماز عشاء کو تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے۔

❸ نماز کے انتظار میں بیٹھنا بھی نماز ہی کی طرح اجر و ثواب کا باعث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۔ بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

۱۹۱۔ باب: باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

١٠٦٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)). متفق عليه.

۱۰۶۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز ادا کرنا، اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۱۳۱ و ۱۳۷ ۔ فتح)، ومسلم (٦٥٠).

غريب الحديث☆ (الفذّ) ''اکیلے''۔

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٦٥۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَفِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. وَلَا يَزَالُ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ)). متفق عليه. وهذا لفظ البخاري.

۱۰۶۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی باجماعت نماز اس کی گھر اور بازار میں پڑھی گئی نماز سے پچیس گنا زیادہ اجر رکھتی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب اس نے وضو کیا تو اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف روانہ ہوا اور یہ اس کا نکلنا صرف نماز کی خاطر ہو پھر وہ جو قدم اٹھاتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے بعد باوضو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں' وہ کہتے ہیں: ''اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ! اس پر رحم و کرم فرما''۔ اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ حالت نماز میں رہتا ہے''۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰) ملاحظہ فرمائیں' لیکن اس جگہ الفاظ بخاری کے ہیں اور وہاں مسلم کے ہیں۔

١٠٦٦۔ وَعَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ؛ فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاَجِبْ)). رواه مسلم.

۱۰۶۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کوئی قائد نہیں جو مجھے مسجد تک لے آیا کرے۔ پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ اسے گھر ہی میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرما دیں۔ پس آپ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ جب وہ جانے کے لیے مڑا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا: ''کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''پھر اس کا جواب دے (یعنی تعمیل کرو)''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٦٥٣).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص مسجد میں پہنچنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے' اگرچہ وہ شخص نابینا ہی کیوں نہ ہو۔

❷ کسی مسئلے کا جواب دینے سے پہلے حالات وظروف کی تفصیل طلب کر لینی چاہیے تاکہ صحیح جواب دیا جاسکے۔

١٠٦٧ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ـ وَقِيلَ: عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَحَيَّهَلًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَمَعْنَى ((حَيَّهَلًا)): تَعَالَ.

۱۰۶۷۔ حضرت عبداللہ، بعض کے نزدیک عمرو بن قیس، المعروف ابن ام مکتوم مؤذن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینے میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں (آپ مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں)۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا: ''تم حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح سنتے ہو؟ (اگر سنتے ہو) تو پھر (مسجد میں) آؤ''۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

(حیھلا) اس کے معنی ہیں ''آؤ''۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٥٥٣)، والنسائي (٢/ ١٠٩ و ١١٠)، وابن ماجه (٧٩٢) بإسناد صحيح.

غريب الحديث☆ (الھوام) ''حشرات الارض، کیڑے مکوڑے''۔

فقه الحديث ☆ سابقہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٦٨ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ)). متفقٌ عليه.

۱۰۶۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے یقیناً ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں' وہ اکٹھی ہو جائیں پھر میں نماز کا حکم دوں اور اس کے لیے اذان دی جائے' پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز پڑھنے نہیں آتے اور ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ١٢٠ ـ فتح)، ومسلم (٦٥١).

فقه الحديث☆ ❶ نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے والوں کی مذمت کہ وہ کھانے پینے' آرام اور کھیل کود جیسی حقیر چیزوں کی خاطر بلند درجات سے بے اعتنائی برتتے ہیں۔

❷ سزا دینے سے پہلے ڈانٹ ڈپٹ کرنی چاہیے۔

❸ مجرم لوگوں کو بے خبری کے عالم میں اچانک پکڑنا جائز ہے۔

❹ جو شخص تحقیر کے انداز میں نماز ترک کر دے اسے قتل کرنا جائز ہے۔

❺ اگر کسی شخص کے پاس شرعی عذر ہو تو وہ نماز سے پیچھے رہ سکتا ہے۔

❻ امام اس کے نائب یا محتسب کو جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی اس صورت میں رخصت ہے کہ وہ لوگوں کے گھروں کی طرف جائے اور نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کو ان کے گھروں سے نکالے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❼ فاضل شخص کی موجودگی میں مفضول (کم درجے والا) مصلحت اور ضرورت کے تحت امامت کرا سکتا ہے۔

❽ نماز کے لیے اذان دینا ضروری ہے' اس لیے کہ یہ نماز کا وقت ہو جانے کے لیے اعلان ہے۔

١٠٦٩ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ، حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى، وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ، يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رواه مسلم.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى؛ وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ.

۱۰۶۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کل اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ مسلمان ہو تو اسے ان نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے جب بھی ان کے لیے اذان دی جائے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں اور یہ نمازیں بھی انہی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے جیسا کہ یہ نماز سے پیچھے رہ جانے والا شخص اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو پھر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور میں نے تو اپنے لوگوں کا یہ حال دیکھا ہے کہ نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جس کا نفاق معلوم ہوتا اور البتہ تحقیق (بعض مریض قسم کے) آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جاتا اور اسے صف میں کھڑا کیا جاتا۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ہدایت کے طریقوں میں سے ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی جائے۔

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (٦٥٤) (٢٥٧)' والرواية الثانية عند مسلم (٦٥٤).

غریب الحدیث ☆ (یھادی) "سہارے سے لایا جاتا"۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ نمازوں کو ان کے وقت کے مطابق پڑھنا سنت نبوی ہے اور باجماعت نماز پڑھنا اس شخص پر واجب ہے جو اس میں شریک ہونے پر قادر ہو۔

❷ فرض نمازوں کے اوقات مقرر ہیں۔

❸ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت کے باوجود گھر میں اکیلے نماز پڑھنا سنت کی مخالفت ہے۔

❹ جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کرتا ہے وہ حالت اسلام واطمینان میں ملاقات کرے گا۔

❺ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے بے پروائی اختیار کرنا اور امور دین کی کم ضروری یا زیادہ ضروری (واجب' سنت وغیرہ) جیسی تقسیم کر کے سنت کو ثانوی حیثیت دے کر اسے ترک کرنا واضح گمراہی اور عین ضلالت ہے۔ حالانکہ دین ایک مجموعے کا نام ہے جسے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیا جا سکتا۔

❻ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے صرف منافق شخص ہی پیچھے رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❼ صحابہ کرام اتباع سنت کا بہت اہتمام کرتے تھے اور اجر میں اضافے کے بارے میں فکرمند اور کوشاں رہتے تھے' اس لیے اگر کوئی شخص خود چل کر آنے کی طاقت نہ رکھتا تو وہ دو آدمیوں کے سہارے چل کر آتا اور صف میں آ کر کھڑا ہو جاتا۔
❽ نبی ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے ہدایت کے تمام طریقے اور قرب الٰہی کے تمام اعمال امت تک پہنچا دیے۔
❾ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے معاملات میں اہل اسلام کو ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے۔ جیسے کہ تندرست صحابہ بیمار ساتھی کو سہارا دے کر مسجد میں لے آتے تھے۔

۱۰۷۰۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۷۰۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں باجماعت نماز کا اہتمام نہ ہوتا ہو تو ان پر یقیناً شیطان غالب آ چکا ہے' پس تم جماعت کو لازم پکڑو' کیونکہ بھیڑیا صرف اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہے''۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (٥٤٧)، والنسائي (٢/ ١٠٦ـ ١٠٧)، وأحمد (٥/ ١٩٦ و ٦/ ٤٤٦)، والحاكم (١/ ٢١١)، وابن حبان (٢١٠١).

اس حدیث کی سند حسن درجے کی ہے' اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے سائب بن حبیش کے۔ امام دارقطنی نے اسے صالح الحدیث کہا ہے اور علامہ ذہبی نے اسے صدوق کہا ہے۔

غريب الحديث☆ (استحوذ) ''غالب آ چکا''۔ (القاصية) ''ریوڑ سے دور اور الگ رہنے والی''۔

فقه الحديث☆ ❶ باجماعت نماز کے لیے اذان اور اقامت ضروری ہے۔
❷ جو لوگ عبادت و اطاعت سے غافل ہو جاتے ہیں تو شیطان ایسے لوگوں پر غالب آ جاتا ہے۔
❸ باجماعت نماز ادا کرنے کی ترغیب۔
❹ شیطان جماعت پر غالب نہیں آ سکتا' وہ لوگوں کو فرداً فرداً گمراہ کرتا ہے۔
❺ جماعت کو اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید حاصل ہوتی ہے۔

۱۹۲۔ بَابُ الْحَثِّ عَلٰى حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

۱۹۲۔ باب: نماز فجر اور نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کی ترغیب

۱۰۷۱۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)). رواه مسلم.

۱۰۷۱۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے نماز عشاء باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس شخص نے نماز فجر (بھی) باجماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا''۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ، كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)) قال الترمذي: حديث حسن صحيح.

اور ترمذی کی روایت میں ہے: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عشاء با جماعت ادا کی تو اس کے لیے آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس شخص نے نماز عشاء اور نماز فجر با جماعت ادا کی تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے''۔ (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٦٥٦) والرواية الثانية عند الترمذي (٢٢١).

فقه الحديث☆ ❶ نماز عشاء اور نماز فجر کی محافظت کا بیان' اس لیے کہ جو شخص ان کی حفاظت کرتا ہے اس کے لیے باقی نمازوں کی حفاظت بہت آسان ہے۔

❷ نماز عشاء اور نماز فجر کی محافظت ایمان کی علامت ہے' کیونکہ یہ دو نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔

❸ نماز عشاء با جماعت ادا کرنے سے آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور نماز فجر بھی با جماعت ادا کرنے سے پوری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔

١٠٧٢ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). متفق عليه. وقد سبق بطوله.

۱۰۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز عشاء اور نماز فجر میں کتنا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ وہ سرین کے بل چل کر آئیں''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۳۳) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٧٣ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). متفق عليه.

۱۰۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافقوں پر نماز فجر اور نماز عشاء کے علاوہ کوئی نماز زیادہ بھاری نہیں' اگر وہ ان کی فضیلت جان لیں تو ضرور ان میں شریک ہوں خواہ انہیں سرین کے بل چل کر آنا پڑے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ١٤١ - فتح)، ومسلم (٤٣٧).

فقه الحديث☆ ❶ نماز فجر اور نماز عشاء با جماعت ادا کرنے کی فضیلت۔

❷ منافق بھی نماز پڑھتے ہیں لیکن خوش دلی سے نہیں بلکہ اسے بوجھ تصور کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

❸ منافقوں پر سب سے بھاری نمازیں عشاء اور فجر ہیں' اس لیے مسلمانوں کو ان دونوں نمازوں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے تاکہ ان کی مشابہت سے بچ سکیں۔

۱۹۳۔ بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى

۱۹۳۔ باب: فرض نمازوں کی حفاظت کرنے کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَالنَّهْيِ الْأَكِيدِ وَالْوَعِيدِ الشَّدِيدِ فِي تَرْكِهِنَّ

اور انہیں چھوڑنے کی سخت ممانعت اور شدید وعید کا بیان

قال الله تعالى: ﴿ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى ﴾ [البقرة : ٢٣٨] وَقَالَ تعالى: ﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ﴾ [التوبة : ٥].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص نماز وسطی (عصر) کی''۔

اور فرمایا: ''اگر وہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دے دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو''۔

شرح الأيات☆ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ نمازوں کو ان کے اوقات پر سنت کے مطابق ادا کیا جائے اور پھر خصوصی طور پر نماز عصر کی حفاظت کا ذکر فرمایا' اس لیے کہ جو شخص اس درمیانی نماز یعنی نماز عصر کی حفاظت کرے گا تو وہ باقی نمازوں کی حفاظت بھی کرے گا۔ دوسری آیت میں مشرکین کے لیے امن کا پروانہ ہے' بشرطیکہ وہ کفر و نفاق سے توبہ کرلیں' نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو فرمایا پھر ان کی گھات میں نہ بیٹھو بلکہ ان کی راہ چھوڑ دو۔

١٠٧٤ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). متفقٌ عليه.

۱۰۷۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا''۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا''۔ میں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۱۲) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٧٥ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)). متفقٌ عليه.

۱۰۷۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٤٩ ـ فتح)، ومسلم (١٦).

غريب الحديث☆ (علی خمس) ''پانچ ارکان پر''۔

فقه الحديث☆ اسلام کی عمارت ان پانچ ستونوں پر قائم ہے' کوئی بھی عمارت ستونوں کے بغیر کھڑی اور قائم نہیں رہ سکتی۔ پس یہ مذکورہ اعمال اسلام کی اساس اور بنیاد ہیں جب کہ اسلام کے دیگر اعمال وخصائل سے اسلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک فرض کا انکار کردے تو وہ کافر اور اگر سستی اور غفلت کی وجہ سے کسی فرض کا تارک ہوگا تو وہ فاسق و فاجر ہوگا۔ ان چیزوں کے ساتھ جہاد کا ذکر نہیں اس کی وجہ' یہ ہے کہ یہ پانچ چیزیں ہمیشہ کے لیے فرض عین کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان میں سے کوئی فرض کبھی ساقط نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا جبکہ جہاد فرض کفایہ کے زمرے میں آتا ہے اور بعض اوقات اس کی فرضیت ساقط بھی ہو جاتی ہے۔ (اللہ اعلم!)

١٠٧٦ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)). متفقٌ عليه.

۱۰۷۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب وہ یہ کام کرلیں تو انھوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے بچا لیے مگر حق اسلام کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے“۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۹۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٧٧ - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)). متفقٌ عليه.

۱۰۷۷۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”تم ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں' پس تم انہیں اس چیز کی طرف دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر صدقہ (زکوٰۃ) فرض کیا ہے' جو ان کے امیر لوگوں سے لیا جاتا ہے اور ان کے فقرا پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس مسئلے میں بھی اطاعت کریں تو پھر تم ان کے اچھے اور عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچنا' اس لیے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں“۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۰۸) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٧٨ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ)). رواه مسلم.

۱۰۷۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨٢).

١٠٧٩ - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۰۷۹۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے۔ پس جس شخص نے اسے ترک کردیا اس نے کفر کیا“۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذى (٢٦٢١)، والنسائى (١/ ٢٣١ـ ٢٣٢)، وابن ماجه (١٠٧٩)، وأحمد (٥/ ٣٤٦ و ٣٥٥)، وابن حبان (١٤٥٤) والحاكم (١/ ٧).

١٠٨٠ـ **وَعَنْ** شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّابِعِيِّ الْمُتَّفَقِ عَلٰى جَلَالَتِهٖ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رواه الترمذي في كتاب الإيمان بإسناد صحيح.

۱۰۸۰۔ حضرت شقیق بن عبداللہ تابعی رحمہ اللہ' جن کی بزرگی پر اتفاق ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب محمد ﷺ نماز کے علاوہ کسی بھی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (ترمذی)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذى (٢٦٢٢)، والحاكم (١/ ٧)، وابن نصر فى ((تعظيم قدر الصلاة)) (٩٤٨)، وابن أبى شيبة فى ((المصنف)) (١١/ ٤٩) وهو صحيح.

فقه الحديث☆ مندرجہ بالا تینوں احادیث میں تارک صلوۃ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

پہلی حدیث میں ہے: ''نماز کا چھوڑنا کفر ہے''۔

دوسری حدیث میں ہے: ''مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے''۔

اور تیسری حدیث میں فرمایا: ''صحابہ کرام ترک صلوۃ کو کفر سمجھتے تھے''۔

ان احادیث کی روشنی میں محدثین اور ائمہ کرام نے کفر کی حقیقت پر بحث وتمحیص کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے: - (الف) امت کے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص نماز کا انکار کرتا ہے' اس کو اسلام کی بنیاد نہیں سمجھتا اور اس کے بارے میں استہزا کرتا ہے تو ایسا شخص کافر ہے۔ (ب) اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا تو اقرار کرے لیکن عملی طور پر وہ سستی کا شکار ہو تو پھر اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ (ت) جمہور اہل علم کا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے میں سستی کرتا ہے تو ایسے شخص پر لفظ کافر کا اطلاق نہیں کرنا چاہیے۔ جمہور اہل علم نے لفظ کفر کو وعید شدید پر محمول کیا ہے' اس کے حقیقی معنی پر محمول نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوداؤد اور نسائی میں ایک صحیح حدیث ہے: ''پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ جو شخص ان کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتے تو اس کے لیے اللہ کے ہاں عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کر دے اور جو شخص پانچ نمازوں کی پابندی نہ کرے تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہیں' اگر وہ چاہے تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے اور اگر وہ چاہے تو اسے جنت میں داخل فرما دے''۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ ضروری اور حتمی بات نہیں کہ تارک صلوۃ جہنمی ہے۔

امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ نے ''طبقات حنابلہ (۱/۳۴۳)'' میں بیان فرمایا: ''مسلمان صرف اللہ کے ساتھ شرک کرنے کی وجہ سے ملت اسلامیہ سے خارج ہوتا ہے یا پھر وہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کا انکار کر دے' اگر کوئی شخص سستی یا کسلان کی وجہ سے کوئی عمل نہیں کرتا تو وہ اللہ کی مشیت کے تحت ہے' وہ چاہے تو اسے عذاب دے یا چاہے تو اسے معاف کر دے''۔

١٠٨١ـ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ، فَاِنْ صَلَحَتْ، فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ، وَاِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئًا، قَالَ الرَّبُّ**

۱۰۸۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قیامت والے دن بندے سے اس کے اعمال میں سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے۔ اگر وہ درست ہوئی تو وہ یقیناً کامیاب اور سرخرو ہو جائے گا اور اگر وہ درست نہ ہوئی تو وہ انسان ناکام و نامراد ہو جائے گا۔ پس اگر اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَيُكَمَّلُ مِنْهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهِ عَلٰى هٰذَا)). رواه الترمذي وقال حديث حسن.

فرائض میں سے کچھ کمی رہ گئی تو رب عزوجل فرمائے گا: ''ذرا دیکھو! کیا میرے بندے کے (نامہ اعمال میں) کچھ نوافل ہیں؟ تاکہ ان کے ذریعے سے اس کے فرائض کی کمی کو پورا کر دیا جائے''۔ پھر اس کے باقی اعمال کا حساب بھی اسی طریق پر ہوگا'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ صحیح ـ أخرجه أبو داود (٨٦٤)، والترمذي (٤١٣)، وابن ماجه (١٤٢٥).

غریب الحدیث☆ (أفلح و نجح) ''اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ بندے سے امور عبادات میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔

❷ جس شخص کی نماز درست ہوئی تو پھر اس کے باقی اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو پھر باقی اعمال بھی درست نہیں ہوں گے۔

❸ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور رحمت کا یہ عالم کہ وہ بندوں کے فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا فرما دے گا۔

❹ تمام اعمال جن میں فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی اہتمام ہوگا وہاں فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا کیا جائے گا حتیٰ کہ انسان کی نیکیاں برائیوں پر غالب آ جائیں گی اور وہ انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

❺ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

١٩٤ بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَالْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ، وَتَسْوِيَتِهَا، وَالتَّرَاصِّ فِيْهَا

١٩٤۔ باب: پہلی صف کی فضیلت، پہلی صفوں کو مکمل کرنے، صفوں کو برابر کرنے اور خوب مل کر کھڑے ہونے کا حکم

١٠٨٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: ((يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ، وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ)). رواه مسلم.

١٠٨٢۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تم اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صفیں باندھتے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے پاس کس طرح صفیں باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ پہلی صفوں کو پہلے مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٤٣٠).

فقه الحدیث☆ ❶ فرشتے بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں صفیں باندھ کر اور آپس میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی شگاف نہیں ہوتا۔

❷ صف کا برابر ہونا اور آپس میں خوب مل کر کھڑے ہونا وحدت امت، ایک دین سے تعلق، ایک امام اور ایک عقیدے کے حامل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ فرشتوں سے مشابہت اس لیے دی گئی کہ فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور معصوم سے تشبیہ کمال فی العمل پر دلالت کرتی ہے۔

❹ صف میں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل کر کھڑا ہونا چاہیے جس طرح دیوار میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کے ساتھ جڑی اور ملی ہوئی ہوتی ہے۔ کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملا کر کھڑے ہونا چاہیے تاکہ نمازیوں کے درمیان کوئی شگاف باقی نہ رہے اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ ہر نمازی اپنی چھاتی کے سائز کے برابر اپنے پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھے اور اپنے ساتھ کھڑے ہوئے نمازی کے کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملائے۔ تب صف سیدھی اور آپس میں ملی ہوئی بن جاتی ہے جو فرشتوں کی صف کے مشابہ ہے۔

١٠٨٣ - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا)). متفقٌ عليه.

۱۰۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کیا فضیلت ہے پھر وہ قرعہ اندازی کے بغیر اسے نہ پائیں تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۳۳) ملاحظہ فرمائیں۔

١٠٨٤ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا)). رواه مسلم.

۱۰۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف پہلی صف ہے اور ان کی سب سے بری صف آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور ان کی سب سے بری صف پہلی صف ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٤٠).

فقه الحديث☆ ❶ مردوں کو چاہیے کہ وہ مسجد میں جلدی آیا کریں تاکہ وہ مسجد میں جلدی آنے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی فضیلت حاصل کر سکیں۔

❷ عورتوں کو چاہیے کہ وہ تاخیر سے مسجد میں آئیں تاکہ وہ آخری صف میں کھڑی ہوں۔

❸ اسلام نے مرد و زن کے باہمی اختلاط کو ناپسند کیا ہے اور دونوں کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا اہتمام بھی کیا ہے جیسا کہ نماز میں عورتوں کو مردوں سے پہلے فارغ ہو کر مسجد سے نکلنا چاہیے تاکہ مرد و زن مسجد میں بھی اکٹھے نہ ہو سکیں۔

❹ مرد امام کے قریب ہونے کی وجہ سے امام کی اقتدا کریں گے اور عورتیں ان مردوں کی اقتدا کریں گی۔ پس ثابت ہوا کہ عورت نماز میں مرد کے آگے نہیں کھڑی ہو سکتی۔

❺ عورتوں کی نسبت مرد حضرات تبلیغ کا کام زیادہ مؤثر انداز سے کر سکتے ہیں' اس لیے انہیں امام کے قریب جگہ دی گئی۔

❻ مردوں کی آخری صف بری ہے اور عورتوں کی پہلی صف بری ہے' اس سے مراد ثواب کی کثرت و قلت ہے کہ پہلی صف میں مردوں کو زیادہ ثواب ملتا ہے اور آخری میں کم جبکہ عورتوں کو پہلی صف میں کم ثواب ملتا ہے اور آخری صف میں زیادہ ثواب ملتا ہے' ورنہ نمازیوں کی کسی صف میں بھی شر اور برائی نہیں بلکہ خیر ہی خیر ہے۔

١٠٨٥ - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۸۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى فِيْ أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: ((تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ. وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ)) رواه مسلم.

نے اپنے صحابہ میں (صفوں میں) پیچھے رہنا دیکھا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''آگے بڑھو' میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اقتدا کریں۔ (سن لو) لوگ برابر پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٣٨).

فقه الحديث☆ ❶ تعلم کی ترغیب اور اس کے لیے کوشش اور فکر کرنا۔

❷ تعلیم و تعلم' نیکیوں اور رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرنے میں جلدی کرنے کی ترغیب اور فعل طاعات میں تاخیر کرنے سے بچنے کی تاکید۔

❸ جو شخص خیر و بھلائی کے حصول میں پیچھے رہنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی رحمت اور ثواب سے دور کر دیتا ہے

❹ امام کی متابعت میں مقتدیوں کی اقتدا کی جاسکتی ہے یعنی جو لوگ امام سے پچھلی صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں وہ اگر امام کی آواز نہیں سن سکتے یا اس کے عمل کو نہیں دیکھ سکتے تو پھر وہ امام کی بجائے مقتدیوں کی اقتدا کریں گے۔

١٠٨٦ - وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُوْلُ: ((اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)). رواه مسلم.

۱۰۸۶۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز (کے شروع) میں (صفوں کی درستی کے لیے) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''برابر ہو جاؤ' ایک دوسرے سے اختلاف مت کرو' ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ تم میں سے میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو بالغ و عاقل اور اہل دانش ہوں پھر اس کے بعد جو (عقل و دانش میں) ان کے قریب اور پھر وہ جو ان سے قریب ہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٣٢).

غريب الحديث☆ (أولو الأحلام) ''بالغ و عاقل''۔

فقه الحديث☆ ❶ صفوں کو درست کرنا وحدت امت کا ذریعہ ہے۔

❷ ظاہری اختلاف باطنی اختلاف کا پیش خیمہ ہے۔

❸ امام کے قریب حافظ قرآن اور عالم حضرات کھڑے ہوں پھر ان کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں جو ان سے علم میں کم ہوں۔

❹ اہل علم کی فضیلت کہ نبی ﷺ نے نماز میں بھی ان کا تقدم اور امام سے قرب پسند فرمایا۔

❺ آپ نماز شروع ہونے سے پہلے صف درست کرنے کے لیے صحابہ کرام کے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور انہیں برابر کرتے اور فرماتے: ''برابر ہو جاؤ' اگر تم صف سیدھی نہیں رکھو گے تو اس کا اثر تمہارے دلوں پر بھی ہوگا اور تمہارے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے گا'' یعنی مسلمانوں کی قوت کمزور ہوگی۔

١٠٨٧ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ؛ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)). متفق عليه.

۱۰۸۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو برابر کرو اس لیے کہ صف کی درستی اور برابری کمال نماز میں سے ہے''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: ((فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ)).

اور بخاری کی روایت میں ہے: ''کیونکہ صفوں کو درست کرنا اقامت صلوۃ میں سے ہے''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۲۰۹ ـ فتح)، ومسلم (۴۳۳).

فقه الحديث☆ ❶ امام کو چاہیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے لوگوں کو صف درست کرنے کا حکم دے اور یہ حکم اقامت ہو جانے کے بعد ہونا چاہیے۔

❷ صفوں کو درست ہونا باجماعت نماز کا ایک حصہ ہے بلکہ حدیث کے الفاظ میں ہے کہ یہ کمال نماز اور اقامت نماز میں سے ہے یعنی صفوں کی درستی کے بغیر صحیح معنوں میں نماز درست اور کامل نہیں۔

۱۰۸۸۔ وَعَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((أَقِيمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ.

۱۰۸۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور باہم خوب مل کر کھڑے ہو جاؤ اس لیے کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں''۔ (بخاری نے اپنے الفاظ کے ساتھ اور مسلم نے اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اس کے پاؤں سے خوب ملاتا تھا۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۲۰۷ ـ فتح)، ومسلم (۴۳۴)، والرواية الثانية للبخاري (۲/ ۲۱۱ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ صفوں کی درستی اور برابری کی بہت اہمیت ہے، اس لیے نماز باجماعت کے وقت اس کا اہتمام کرنا چاہیے، کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں خوب ملا کر کھڑے ہونا چاہیے۔

❷ نبی ﷺ کے معجزے کا اثبات کہ آپ دوران نماز صحابہ کرام کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتے تھے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ اس طرح دیکھنے پر قادر تھے۔ بلکہ یہ تو آپ کا ایک معجزہ تھا جس کا ظہور نماز کے وقت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا تھا۔ معجزہ اللہ کے حکم سے نبی کے ذریعے سے ظاہر ہوتا ہے، نبی کے اختیار میں نہیں کہ وہ جب چاہے اپنی طرف سے معجزہ ظاہر کر دے۔

❸ انسان کی یہ فطرت اور جبلت ہے کہ جب اس پر کوئی نگران مقرر ہوتا ہے تو یہ اپنا کام صحیح اور درست کرتا ہے اور جب اس کا کام اس کے اپنے سپرد کر دیا جائے تو پھر یہ سستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ (الا ما شاء اللہ)

❹ صف کی درستی کے لیے کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا ضروری ہے۔

۱۰۸۹۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَوِّي صُفُوْفَنَا، حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ،

۱۰۸۹۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم اپنی صفیں ضرور درست کر لو یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرما دے گا''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا کرتے تھے گویا آپ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ. ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ، فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ؛ فَقَالَ: ((عِبَادَ اللّٰهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)).

رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے سمجھ لیا کہ ہم نے (صفوں کو سیدھا کرنا) آپ سے سمجھ لیا ہے' پھر ایک روز آپ تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے کہ آپ نے ایک آدمی کو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے بندو! تم ضرور اپنی صفیں سیدھی کرو یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٢٠٦ـ٢٠٧ ـ فتح)، ومسلم (٤٣٦)' والرواية الثانية لمسلم (٤٣٦) (١٢٨).

فقه الحديث☆ ❶ صفوں کی درستی سے مراد ہے کہ وہ سیدھی ہوں اور ان کے درمیان کوئی خلل اور شگاف نہ ہو۔

❷ صفوں کو درست نہ کرنے سے اختلاف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف سے بغض و عداوت اور قلبی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

❸ نماز کے لیے صفوں کی درستی نہایت ضروری ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونے سے باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور نفرت و عداوت ختم ہوتی ہے۔

١٠٩٠ ـ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ؛ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا، وَمَنَاكِبَنَا، وَيَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۹۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صف کے درمیان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے' آپ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''تم اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے''۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں''۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٦٦٤)، والنسائي (٢/ ٨٩ـ٩٠)، وابن ماجه (٩٩٧).

فقه الحديث☆ ❶ امام کو چاہیے کہ وہ نماز شروع کرنے سے پہلے صفیں درست کرائے' زبانی طور پر بھی کہے اور صفوں کے اندر جا کر دیکھ کر بھی درست کرائے۔

❷ صفوں کی درستی باہم الفت و محبت کا ذریعہ ہے جبکہ صفوں میں اختلاف دلوں میں بغض و نفرت اور عداوت کا باعث ہے۔

❸ پہلی صف کی فضیلت کہ اس صف والوں کے لیے فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرماتا ہے۔

١٠٩١ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۰۹۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صفوں کو سیدھا کرو، کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں (مقابلے) میں نرم ہو جاؤ' شیطان کے لیے (صفوں میں) شگاف نہ چھوڑو۔ جو شخص صف کو ملائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے گا (توڑے گا)''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٦٦٦) بإسناد صحيح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث ☆ (الخلل) ''صفوں کے درمیان شگاف''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ صفوں کو درست کرنا، ان میں کوئی شگاف نہ چھوڑنا' کندھے سے کندھا ملانا اور قدم سے قدم ملانا مستحب ہے۔ اگر صف میں شگاف ہو تو وہاں شیطان گھس جاتا ہے اور نمازیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

❷ مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو ملانے کا حکم دیا ہے اسے ملائے' جیسا کہ صفوں کو ملانے کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص صف کو ملائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا۔

❸ صفوں کو نہ ملانے پر سخت وعید ہے کہ جو شخص صف کو نہیں ملائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں ملائے گا۔

❹ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے۔

۱۰۹۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَأَنَّهَا الْحَذَفُ)) حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

((الْحَذَفُ)) بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ وَذَالٍ مُعْجَمَةٍ، مَفْتُوْحَتَيْنِ، ثُمَّ فَاءٍ وَهِيَ: غَنَمٌ سُوْدٌ صِغَارٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ.

۱۰۹۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو خوب ملاؤ انہیں باہم قریب رکھو اور گردنوں کو برابر کرو، پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں شیطان کو صفوں کے شگاف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ چھوٹی سی سیاہ بکری ہے''۔ (حدیث صحیح ہے' ابوداؤد نے اسے شرط مسلم کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(الحذف) حاء اور ذال دونوں پر زبر پھر فاء۔ ''سیاہ چھوٹی بکریاں جو یمن میں ہوتی ہیں''۔

توثیق الحدیث ☆ صحیح ۔ أخرجه أبو داود (٦٦٧)، والنسائي (٢/ ٩٢)، وأحمد (٣/ ٢٦٠ و ٢٨٣)، وابن حبان (٢١٦٦).

فقہ الحدیث ☆ ❶ صفوں کو خوب ملانا چاہیے اور قریب قریب ہونا چاہیے' ایک صف سے دوسری صف کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے' گردنیں برابر ہوں یعنی کندھے برابر ہوں' کوئی شخص ایک دوسرے سے آگے نہ ہو بلکہ سارے لوگ صف میں برابر ہو کر کھڑے ہوں۔

❷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کے درمیان اگر کوئی خلا اور شگاف باقی رہ جائے تو وہاں شیطان گھس جاتا ہے' اس لیے صفیں خوب ملی ہوئی ہوں تاکہ شیطان کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہے۔

❸ آپ نے فرمایا: ''میں نے شیطان کو سیاہ چھوٹی بکری کی صورت میں صفوں کے شگافوں میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا'' یہ دیکھنا حقیقتاً بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ نے معجزے کے طور پر دکھایا ہو اور بذریعہ وحی بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتادیا ہو کہ شیطان ان شگافوں میں گھس کر نمازیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور انہیں نماز سے غافل کر دیتا ہے۔

۱۰۹۳۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيْهِ؛ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۰۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (پہلے) اگلی صف مکمل کرو پھر اس (صف) کو جو اس کے ساتھ والی ہے۔ پس اگر کوئی نقص یا کمی ہو تو وہ سب سے آخری صف میں ہونی چاہیے''۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ صحیح ـ أخرجه أبو داود (٦٧١)، والنسائي (٢/ ٩٣)، وأحمد (٣/ ١٣٢ و ٢١٥ و ٢٣٣).

فقه الحدیث☆ ❶ سب سے پہلے اور اگلی صف کو مکمل کرنا چاہیے پھر اس کے بعد والی کو۔

❷ صفوں کو ترتیب وار مکمل کرنا چاہیے اور جو صف ناقص ہو وہ آخری ہونی چاہیے تاکہ جو شخص بعد میں آئے وہ اس میں شامل ہو جائے۔

١٠٩٤ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَفِيْهِ رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِيْ تَوْثِيْقِهِ.

۱۰۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں پر رحمت بھیجتے ہیں''۔ (ابوداؤد نے اسے شرط مسلم کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کی توثیق میں محدثین کا اختلاف ہے)

توثیق الحدیث☆ شاذ ـ أخرجه أبو داود (٦٧٦)، وابن ماجه (١٠٠٥)، وابن حبان (٢١٦٠).

اس حدیث کی سند حسن ہے مگر اس کا متن شاذ ہے۔ اس لیے کہ معاویہ بن ہشام اس کو روایت کرنے میں شاذ ہے اس نے ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن الکبری (۱۰۳/۳) میں بیان کیا ہے کہ معاویہ بن ہشام اس متن کے روایت کرنے میں منفرد ہے اور اس کی یہ روایت اس متن کے ساتھ محفوظ نہیں۔ اور اس سند کے ساتھ جو متن محفوظ ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: (**(إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف)**) ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں''۔

اسے ابن خزیمہ (۱۵۵۰)' ابن حبان (۲۱۶۳)' حاکم (۲۱۴/۱) اور بیہقی (۱۰۱/۱) نے عبد اللہ بن وہب کے طریقے سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' عثمان بن عروۃ بن الزبیر عن ابیہ کی مذکورہ سند سے روایت کیا ہے۔

١٠٩٥ ـ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ؛ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((**رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ ـ أَوْ تَجْمَعُ ـ عِبَادَكَ**)). رواه مسلم.

۱۰۹۵۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کی دائیں جانب کھڑے ہوں' تاکہ آپ (دائیں طرف سے) اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوں۔ پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا'' یا فرمایا ''تو (حساب کے لیے) اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٧٠٩).

فقه الحدیث☆ ❶ امام کے پیچھے اور پھر اس کی دائیں جانب نماز پڑھنا مستحب ہے۔

❷ امام کو چاہیے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد نمازیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔

❸ حدیث میں مذکور ذکر فرض نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔ یہ مشروع ذکر ہے۔

١٠٩٦ ـ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**وَسِّطُوا الْإِمَامَ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۰۹۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام کو درمیان میں رکھو اور (صفوں کے درمیان) خلا اور شگاف کو بند کرو''۔ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ ضعيف بهذا التمام ۔ أخرجه أبو داود (٦٨١) بإسناد ضعيف.

یہ حدیث یحییٰ بن بشیر بن خلاد اور اس کی والدہ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن ''سدو ا الخلل'' کے الفاظ اپنے شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث (۱۰۹۱) کی وجہ سے صحیح ہیں۔

فقه الحديث☆ صفوں کے درمیان شگاف پر کرنے چاہییں' تا کہ ان میں شیطان داخل نہ ہو سکے۔

۱۹۵۔ بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا

۱۹۵۔ باب: فرض نمازوں کے ساتھ مؤکدہ سنتوں کی فضیلت اور ان کی کم سے کم، اکمل اور ان کی درمیانی صورت کی تعداد

١٠٩٧ ـ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ، إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ! أَوْ: إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)). رواه مسلم.

۱۰۹۷۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو بندہ مسلم ہر روز فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے'' یا فرمایا: ''اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٢٨) (١٠٣).

فقه الحديث☆ ❶ نفل نمازوں کی فضیلت۔

❷ اللہ تعالیٰ بندوں کو عمل کرنے پر ثواب عطا فرماتا ہے' کسی عمل کے متعلق صرف علم ہونے پر نہیں۔

❸ شریعت میں احکام کا صدور عمل کی مناسبت سے ہوتا ہے۔

❹ ہر روز فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعت سنت مؤکدہ کا اہتمام کرنا چاہیے' ان کی جزا جنت میں ایک محل ہے۔

١٠٩٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ؛ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. متفقٌ عليه.

۱۰۹۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد' دو رکعت جمعہ کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھیں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٤٨ ـ فتح)، ومسلم (٧٢٩).

فقه الحديث☆ ❶ نفل نماز کا اہتمام کرنا چاہیے' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس کا اہتمام فرماتے تھے۔

❷ نفل نماز مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

١٠٩٩ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ

۱۰۹۹۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے''۔ اور تیسری مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَاةٌ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَاءَ)) متفق عليه.

الْمُرَادُ بِالْأَذَانَيْنِ: الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ.

فرمایا: "جو پڑھنا چاہے"۔ (متفق علیہ)

"اذانوں" سے مراد اذان اور اقامت ہے۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۲/ ۱۰٦ و ۱۱۰ ـ فتح)، ومسلم (۸۳۸).

فقه الحديث ☆ ❶ اقامت کے لیے بھی لفظ اذان بولا جا سکتا ہے' جیسا کہ حدیث میں دو اذانوں کا ذکر ہے' اس سے مراد اذان اور اقامت ہے۔

❷ اذان اور فرض نماز کے درمیان نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔

❸ نماز فجر کے بارے میں ایسی کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے فجر کی اذان اور نماز کے درمیان دو رکعتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھی ہو۔

❹ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے الا یہ کہ کوئی قرینہ اور دلیل ہو جو اسے وجوب سے مستحب بنا دے جیسا کہ آپ نے پہلے فرمایا: "ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے" لیکن تیسری مرتبہ فرمایا "جو پڑھنا چاہے" اس سے یہ حکم وجوب سے مستحب میں تبدیل ہو گیا۔

۱۹۶۔ بَابُ تَاكِيدِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

۱۹۶۔ باب: صبح کی دو سنتوں کی تاکید

۱۱۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. رواه البخاري.

۱۱۰۰۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں (پڑھنا) نہیں چھوڑتے تھے"۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۵۸ ـ فتح).

غريب الحديث ☆ (الغداة) "صبح"۔

فقه الحديث ☆ ❶ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی دو رکعتیں بھی پڑھتے تھے۔ یا آپ گھر میں چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جب مسجد میں پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ لیکن درست بات یہی ہے کہ آپ کا یہ عمل متنوع تھا' یعنی آپ کبھی چار اور کبھی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (اللہ اعلم!)

❷ صبح کی دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں' آپ ﷺ نے سفر و حضر میں انہیں پڑھا۔

۱۱۰۱۔ وَعَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۰۱۔ حضرت عائشہ ؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نفل نماز میں نماز فجر کی دو رکعتوں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۴۵ ـ فتح)، ومسلم (۷۲۴) (۹۴).

فقه الحديث ☆ ❶ نفل نمازوں میں بھی بعض کی فضیلت زیادہ اور بعض کی کم ہے۔

❷ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو سنتوں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے اور ان کا اہتمام فرماتے تھے۔

❸ فجر کی دو سنتیں اتنی تاکید کے باوجود واجب نہیں۔

۱۱۰۲۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَكْعَتَا

۱۱۰۲۔ حضرت عائشہ ؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). رواه مسلم.
وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)).

''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہیں''۔ (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے:''وہ (دو رکعتیں) مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۷۲۵)، والرواية الثانية عنده (۷۲۵) (۹۷).

فقه الحديث☆ ❶ فجر کی دوسنتوں کی فضیلت۔
❷ اللہ تعالیٰ نے نمازیوں کے لیے جنت میں جو نعمتیں تیار کی ہیں وہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔
❸ مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۱۱۰۳۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ، ﷺ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ، حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا، فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، وَتَابَعَ أَذَانَهُ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا، وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ، فَقَالَ ـ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ ـ: ((إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا! قَالَ: ((لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ، لَرَكَعْتُهُمَا، وَأَحْسَنْتُهُمَا، وَأَجْمَلْتُهُمَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۰۳۔ حضرت ابو عبداللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو نماز صبح کی اطلاع دیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کسی کام میں مشغول کردیا جس کی بابت وہ حضرت بلال سے پوچھنا چاہتی تھیں حتیٰ کہ صبح اچھی طرح ہوگئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کو نماز کے بارے میں اطلاع دی لیکن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے۔ پس جب آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھا لی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کسی کام میں مشغول کردیا تھا جس کی بابت انھوں نے ان سے پوچھا تھا حتیٰ کہ صبح خوب روشن ہوگئی اور آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں تاخیر کردی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:''میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے تو بہت زیادہ صبح کردی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہوجاتی تب بھی میں یہ سنتیں اچھے اور بہترین طریقے سے پڑھتا''۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۱۲۵۷) بإسناد صحيح رجاله ثقات.

فقه الحديث☆ ❶ عورت ضرورت کے تحت اپنے والد کے آزاد کردہ غلام سے کوئی بات چیت کرسکتی ہے۔
❷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کا لحاظ رکھتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سنی حتیٰ کہ نماز میں تاخیر ہوگئی اور انھوں نے بات کو منقطع نہ کیا۔
❸ نمازیوں کو چاہیے کہ امام کے آنے کا انتظار کریں تاکہ وہ انہیں نماز پڑھائے۔
❹ مؤذن امام کو نماز کی اطلاع کرسکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ فجر کی دو سنتوں کی اہمیت کہ تاخیر ہونے کے باوجود آپ نے انہیں فرض نماز سے پہلے پڑھا اور فرمایا: "اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہو جاتی تو میں پھر بھی یہ سنتیں اچھے اور بہترین طریقے سے پڑھتا"۔

۱۹۷۔ بَابُ تَخْفِيفِ رَكْعَتَي الْفَجْرِ وَبَيَانِ مَا يُقْرَأُ فِيهِمَا، وَبَيَانَ وَقْتِهِمَا

۱۹۷۔ باب: فجر کی دو رکعتیں ہلکی پڑھنی چاہییں نیز ان میں کیا پڑھا جائے اور ان کا وقت کیا ہے؟

۱۱۰۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: يُصَلِّي رَكْعَتَي الْفَجْرِ، إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ: هَلْ قَرَاَ فِيهِمَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ!

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَي الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا. وَفِي رِوَايَةٍ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

۱۱۰۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ اذان سنتے تو فجر کی دو مختصر رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے!

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب آپ اذان سنتے تو فجر کی دو رکعتیں پڑھتے اور انہیں مختصر پڑھتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب فجر طلوع ہو جاتی۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۲/ ۱۰۱ ـ فتح)، ومسلم (۷۲٤) (۹۱)، والرواية الثانية عند البخاري (۳/ ٤٦ ـ فتح)، ومسلم (۷۲٤) (۹۲)، والثالثة عند مسلم (۷۲٤)، والرابعة عنده (۷۲٤) (۹۳).

فقه الحديث ☆ ۱ فجر کی دو رکعتیں مختصر پڑھنا مستحب ہے۔

۲ فجر کی دو سنتیں طلوع فجر کے بعد پڑھنی چاہییں۔

۳ طلوع فجر کے بعد اذان دینی چاہیے۔

۴ تخفیف سے مراد یہ ہے کہ آپ ان دو رکعتوں میں قیام و قراءت اور رکوع و سجود وغیرہ میں اختصار کرتے تھے۔

۱۱۰۵۔ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ، وَبَدَاَ الصُّبْحُ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۱۰۵۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب مؤذن نماز صبح کے لیے اذان دیتا اور صبح واضح ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو مختصر رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ صرف مختصر سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۲/ ۱۰۱ ـ فتح)، ومسلم (۷۲۳)، والرواية الثانية عند مسلم (۷۲۳) (۸۸).

فقه الحديث ☆ ۱ فجر کی دو سنتیں فرض نماز سے پہلے پڑھنی چاہییں۔

۲ فرائض کے ساتھ نوافل بھی ہیں، ان کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

۳ نوافل کی محافظت سے فرائض کی محافظت بھی ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ نماز فجر کی اذان اور نماز کے درمیان صرف دو سنتیں پڑھنی چاہئیں' مزید نفل وغیرہ نہیں پڑھنے چاہئیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ جب فجر طلوع ہو جاتی تو آپ صرف ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے"۔

١١٠٦ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ. متفق عليه.

۱۱۰٦۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعتیں کر کے پڑھا کرتے تھے اور رات کے آخری وقت پر ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں (اس تیزی سے) پڑھتے تھے کہ گویا (اقامت) آپ کے کانوں میں ہو۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٤٧٧ ـ فتح)، ومسلم (٧٤٩).

فقه الحديث☆ ❶ رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنی چاہیے۔

❷ رات کی نماز کے آخر پر وتر پڑھنا چاہیے۔

❸ صبح کی سنتیں فرض نماز سے پہلے پڑھنی چاہئیں۔

١١٠٧ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ الْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾.

وَفِي رِوَايَةٍ: فِي الْآخِرَةِ الَّتِيْ فِيْ آلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾.

رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ.

۱۱۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی آیت (۱۳٦): ﴿قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا﴾ اور دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران آیت (۵۲): ﴿آمنا بالله واشهد بأنا مسلمون﴾ تلاوت فرماتے تھے۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ دوسری رکعت میں آل عمران کی آیت (٦٤): ﴿تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم﴾ تلاوت فرماتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٢٧)۔ والرواية الثانية عنده (٧٢٧) (١٠٠).

١١٠٨ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾. رواه مسلم.

۱۱۰۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو سنتوں میں "قل یأیها الكافرون" اور "قل هو الله أحد" کی تلاوت فرمائی۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٢٦).

١١٠٩ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾. رواه الترمذي وقال: حديث

۱۱۰۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مہینا بھر دیکھا' آپ فجر سے پہلے دو رکعتوں میں "قل یأیها الكافرون" اور "قل هو الله أحد" پڑھتے تھے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن.

توثيق الحديث☆ أخرجه الترمذي (٤١٧)، والنسائي (٢/ ١٧٠)، وابن ماجه (١١٤٩)، وأحمد (٢/ ٢٤و ٣٥ و ٥٨ و ٩٤و ٩٥و ٩٩).

یہ روایت صحیح ہے اس میں کوئی ضعف نہیں کیونکہ سفیان ثوری اور اسرائیل نے سبیعی سے اختلاط سے پہلے سنا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ فجر کی دوسنتوں میں سے پہلی رکعت میں "قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا" یا "قل يأيها الكافرون" پڑھنا مستحب ہے۔

❷ دوسری رکعت میں "آمنا بالله واشهد بأنا مسلمون" یا "تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم" یا "قل هوالله أحد" پڑھنا مستحب ہے۔

❸ قراءت میں تنوع امت کے لیے آسانی ہے۔

❹ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت میں یہ حکمت ہے کہ مسلمان اپنے دن کا آغاز شرک اور مشرکین سے براءت اور توحید و موحدین سے دوستی اور تعلق کے اظہار سے کرتا ہے۔

❺ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے اعمال واحوال دیکھتے رہتے تھے تاکہ وہ آپ کی اتباع کریں۔

١٩٨ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ أَمْ لَا

۱۹۸۔ باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں پہلو پر لیٹنا مستحب ہے اور اس کی ترغیب خواہ اس نے نماز تہجد پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو

١١١٠ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. رواه البخاري.

۱۱۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ فجر کی دو سنتیں پڑھتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٤٣ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ فجر کی دوسنتوں کے بعد دائیں پہلو پر لیٹنا مستحب ہے۔

❷ آپ کا یہ عمل گھر پر تھا' اس لیے کہ آپ سنتیں گھر ہی پڑھتے تھے۔

١١١١ـ وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ

۱۱۱۱۔ حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہونے سے لے کر نماز فجر تک (کے درمیانی وقفے میں) گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور آخر پر ایک وتر پڑھتے تھے۔ جب مؤذن نماز فجر کی اذان دے کر خاموش ہوجاتا اور فجر واضح ہوجاتی اور مؤذن آپ کے پاس آتا تو آپ کھڑے ہوتے اور مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے دائیں پہلو پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الایمن، ھکذا حتی یاتیه المؤذن للإقامة. رواه مسلم.

لیٹتے تھے حتیٰ کہ مؤذن آپ کے پاس اقامت نماز کی اطلاع دینے کے لیے آتا۔ (مسلم)

قولها: ((یسلم بین کل رکعتین)) ھکذا ھو في مسلم ومعناه: بعد کل رکعتین.

(یسلم بین کل رکعتین) مسلم میں الفاظ اسی طرح ہیں' اس کے معنی ہیں کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے۔

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۱۶) ملاحظہ فرمائیں لیکن وہاں بخاری اور مسلم کے حوالے سے ہے۔

۱۱۱۲۔ وعن ابی ھریرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إذا صلى احدکم رکعتي الفجر، فلیضطجع علی یمینه)). رواه ابوداود والترمذي باسانید صحیحة. قال الترمذي: حدیث حسن صحیح.

۱۱۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ایک فجر کی دو سنتیں پڑھے تو وہ اپنی دائیں جانب لیٹ جائے"۔ (ابوداود و ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث☆ صحیح ـ أخرجه أبو داود (۱۲۶۱)، والترمذی (۴۲۰).

فقه الحدیث☆ صبح کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا مستحب ہے۔

۱۹۹۔ باب سنة الظهر

۱۹۹۔ باب: ظہر کی سنتیں

۱۱۱۳۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: صلیت مع رسول الله ﷺ رکعتین قبل الظهر، ورکعتین بعدها. متفق علیه.

۱۱۱۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھیں اور دو رکعتیں اس کے بعد۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۹۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۱۴۔ وعن عائشة رضي الله عنها ان النبي ﷺ کان لا یدع اربعا قبل الظهر. رواه البخاري.

۱۱۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۰۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۱۵۔ وعنها قالت: کان النبي ﷺ یصلي في بیتي قبل الظهر اربعا، ثم یخرج، فیصلي بالناس، ثم یدخل فیصلي رکعتین، وکان یصلي بالناس المغرب، ثم یدخل فیصلي رکعتین، ویصلي بالناس العشاء، ویدخل بیتي، فیصلي رکعتین. رواه مسلم.

۱۱۱۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے اور آپ لوگوں کو نماز مغرب پڑھاتے پھر گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو نماز عشاء پڑھاتے اور میرے گھر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۷۳۰).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ سنن رواتب فرائض سے پہلے بھی ہوتی ہیں اور بعد میں بھی۔
❷ نفل نماز گھر میں پڑھنا مسجد میں پڑھنے کی نسبت بہتر اور افضل ہے۔
❸ فرض نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔
❹ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔
❺ مغرب اور عشاء کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھنا مستحب ہے۔

١١١٦۔ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)).
رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۶۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی محافظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دے گا''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (١٢٦٩)، والترمذی (٤٢٧ و ٤٢٨)، والنسائی (٣/ ٢٦٥).

فقه الحديث☆ ❶ سنن رواتب کی محافظت مستحب ہے۔
❷ نوافل پر ہمیشگی کرنا جہنم میں جانے سے بچاؤ ہے۔
❸ نماز ظہر سے پہلے اور اس کے بعد چار چار رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ جو شخص ان پر ہمیشگی اختیار کرے گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

١١١٧۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۱۱۷۔ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: ''یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرے نیک اعمال اس گھڑی میں اوپر چڑھیں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذی (٤٧٨)، وأحمد (٣/ ٤١١).

فقه الحديث☆ ❶ ظہر سے پہلے کی سنتیں سورج ڈھلنے کے بعد پڑھنی چاہییں۔
❷ قبولیت دعا اور عمل صالح کے لیے مخصوص اور اہم اوقات کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔
❸ اطاعت میں اضافہ ایمان کی پختگی کی علامت ہے۔
❹ نماز ظہر کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت بندوں کے اعمال آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اس وقت رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

١١١٨۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ

۱۱۱۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو آپ انہیں اس (ظہر) کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَهَا. رَوَاهُ الترمذي وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ.

پڑھتے تھے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذى (٤٢٦) باسناد صحيح.

فقه الحديث: اگر کسی عذر کی وجہ سے نماز ظہر سے پہلے سنتیں نہ پڑھی جاسکیں تو پھر انہیں نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔

٢٠٠ـ بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

۲۰۰۔ باب: عصر کی سنتیں

١١١٩ـ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رواه الترمذي وقَالَ: حديثٌ حسنٌ.

۱۱۱۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے' آپ ان کے درمیان مقرب فرشتوں، ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلام پھیرنے کے ساتھ فرق (فصل، جدائی) کرتے تھے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه الترمذى (٤٢٩)، وابن ماجه (١١٦١)، وأحمد (١/ ٥٨).

فقه الحديث☆ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا مستحب ہے' ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور پھر دو رکعتیں پڑھی جائیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ایک ہی سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھی جائیں اور دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھا جائے۔

١١٢٠ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۱۲۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (١٢٧١)، والترمذى (٤٣٠)، وأحمد (٢/ ١١٧)، وغيرهم.

اس حدیث کی سند محمد بن مہران کے صدوق ہونے کی وجہ سے حسن ہے۔ ابن معین اور دار قطنی رحمہما اللہ نے کہا کہ اس راوی میں کوئی حرج نہیں اور اس کے دادا مسلم بن مثنی کو ابو زرعہ نے ثقہ کہا ہے۔

فقه الحديث☆ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا مستحب ہے' ایسے شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ پس سنن رواتب پر محافظت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہے' اس طرح اللہ تعالیٰ بندوں پر رحمت فرماتا ہے۔

١١٢١ـ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۱۲۱۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ شاذ۔ أخرجه أبو داود (١٢٧٢). یہ حدیث بظاہر حسن ہے' کیونکہ عاصم بن حمزہ صدوق ہے لیکن ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے' اس لیے کہ جو روایت محفوظ ہے اس میں چار رکعتوں کا ذکر ہے جو کہ آپ کے قول و فعل سے ثابت ہے۔

فقه الحديث☆ متن حدیث شاذ ہے' اس لیے قابل التفات نہیں۔

٢٠١ـ بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

۲۰۱۔ باب: نماز مغرب سے پہلے اور بعد کی سنتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقَدَّمَ فِي هٰذِهِ الْأَبْوَابِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ، وَحَدِيثُ عَائِشَةَ، وَهُمَا صَحِيحَانِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

گزشتہ ابواب میں حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیثیں گزر چکی ہیں کہ نبی ﷺ نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۰۹۸) اور (۱۱۱۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۲۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَاءَ)). رواه البخاري.

۱۱۲۲۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو''۔ تیسری مرتبہ فرمایا: ''جو چاہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۵۹ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ نماز مغرب سے پہلے اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔

❷ امر (حکم) وجوب پر دلالت کرتا ہے لیکن اگر کوئی قرینہ ہو تو وہ استحباب میں بدل جاتا ہے' جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ ''جو چاہے''۔ اگر یہ الفاظ نہ ہوتے تو پھر نماز مغرب سے پہلے رکعتیں واجب ہوتیں۔

❸ نفل نماز مراتب استحباب میں مختلف ہے۔

۱۱۲۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ. رواه البخاري.

۱۱۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کبار صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت مسجد کے ستونوں کی طرف جلدی کرتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۵۵۷ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (يبتدرون) ''وہ جلدی کرتے''۔ (السواری) ''ستون''۔

فقه الحديث☆ ❶ نماز کے وقت سترہ بنانا واجب ہے۔

❷ مسجد کے ستونوں کو سترہ بنانا جائز ہے۔

❸ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۲۴۔ وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقِيلَ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۲۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں غروب آفتاب کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے' ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ دو رکعتیں پڑھیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا آپ ہمیں ان کو پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے' آپ نے نہ ہمیں حکم دیا نہ منع ہی فرمایا۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۳٦).

فقه الحديث☆ ❶ سنت یعنی حدیث کی تین اقسام کا بیان کہ کوئی قولی، کوئی فعلی اور کوئی تقریری حدیث ہوتی ہے۔ تقریری حدیث سے مراد ایسا عمل جو آپ ﷺ کے سامنے ہوا ہے لیکن آپ نے اس سے منع فرمایا نہ اس کے کرنے کا حکم فرمایا' یعنی خاموشی اختیار فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے' آپ نے استحبابی طور پر ان کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۱۲۵۔ وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ، فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۲۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینے میں تھے کہ مؤذن نے نماز مغرب کے لیے اذان دی تو لوگوں نے ستونوں کی طرف جلدی کی۔ انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں (یہ ان کا اس قدر معمول تھا) حتیٰ کہ اگر کوئی اجنبی شخص مسجد میں آتا تو وہ اکثر آدمیوں کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر گمان کرتا کہ شاید فرض نماز ہو چکی ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۳۷).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۲۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۲۔ بَابُ سُنَّةِ الْعِشَاءِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

۲۰۲۔ باب: نماز عشاء سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. كَمَا سَبَقَ.

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سابقہ حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث: ''ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے'' جیسا کہ پہلے گزرا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۹۸) اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۹۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۳۔ بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

۲۰۳۔ باب: جمعہ کی سنتیں

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ: صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. متفقٌ عليه.

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سابق ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ملاحظہ فرمائیں حدیث نمبر (۱۰۹۸)۔

۱۱۲۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)). رواه مسلم.

۱۱۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک نماز جمعہ پڑھے تو وہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۸۱).

فقه الحديث☆ ❶ نماز جمعہ کے بعد نفل پڑھنے کی ترغیب ہے' کیونکہ آپ نے فرمایا: ''نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھو''۔ اب ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پڑھنے میں بھی دو آراء ہیں:۔

❷ ایک سلام کے ساتھ چاروں رکعتیں پڑھی جائیں۔

❸ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور دو پھر پڑھی جائیں۔ مگر بہتر اور مسنون طریقہ یہی ہے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا جائے اور دو رکعتیں پھر پڑھی جائیں۔

بعض لوگ نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر ''احتیاطاً'' پڑھتے ہیں' اس ''احتیاط'' کا کتاب وسنت سے کوئی ثبوت نہیں' بلکہ احتیاط یہ ہے کہ اس بدعت سے احتیاط کی جائے۔

۱۱۲۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ. رواه مسلم.

۱۱۲۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ آپ وہاں سے واپس آتے اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۸۸۲) (۷۱).

فقه الحدیث☆ ❶ نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں یا دو رکعتیں پڑھنا جائز ہے۔

❷ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں سنتیں پڑھنا جائز ہے اور گھر میں پڑھنا افضل و بہتر ہے۔

تنبیہ: حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''زاد المعاد'' میں شیخ الاسلام سے ایک قول نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں سنتیں ادا کرے تو وہ چار رکعتیں پڑھے اور اگر کوئی شخص نماز جمعہ کے بعد گھر میں سنتیں ادا کرے تو وہ دو رکعتیں پڑھے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے ''تمام المنة'' (ص ۳۴۱) میں اس قول اور موقف کی تردید کی ہے اور اس پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''هذا التفصيل لا أعرف بها أصلا في السنة''۔ یعنی اس (اس مسجد میں چار اور گھر میں دو رکعت) کی سنت سے کوئی دلیل ہمیں نہیں ملی۔

فائدہ:۔ جمعہ کی سنتوں کے بارے میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ کیا نماز جمعہ سے پہلے بھی سنتوں کی کوئی تعداد مقرر ہے یا نہیں؟ بعض لوگ نماز جمعہ سے پہلے بھی اس عقیدے اور نظریے کے تحت سنتیں پڑھتے ہیں جس طرح وہ ظہر وغیرہ سے پہلے پڑھتے ہیں۔ مگر کتاب وسنت سے ایسی کوئی دلیل ثابت نہیں کہ نماز جمعہ سے پہلے بھی سنتوں کی کوئی تعداد مقرر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے عمومی طور پر فرمایا کہ جو شخص خطبہ جمعہ شروع ہونے سے پہلے مسجد میں آئے تو وہ مقدور بھر جتنی چاہے نفل نماز پڑھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت تحیة المسجد پڑھے اور پھر دو دو کر کے نماز پڑھے اور جب خطبہ شروع ہو جائے تو پھر خاموشی سے خطبہ سنے اور اگر کوئی خطبہ شروع ہونے پر مسجد میں آئے تو پھر اسے چاہیے کہ صرف دو رکعتیں پڑھے اور پھر بیٹھ کر خطبہ سنے۔ پس نماز جمعہ سے پہلے سنتوں کی تعداد مقرر نہیں۔

۲۰۴۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ جَعْلِ النَّوَافِلِ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ الرَّاتِبَةُ وَغَيْرُهَا، وَالْاَمْرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَوْضِعِ الْفَرِيْضَةِ اَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ

۲۰۴۔ باب: نوافل کا گھر میں ادا کرنا مستحب ہے' خواہ وہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ' نیز نفل پڑھنے کے لیے فرض والی جگہ سے ہٹنے یا فرض و نفل کے درمیان گفتگو وغیرہ سے فصل (فرق، جدائی) کرنے کا حکم

۱۱۲۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۱۱۲۸۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبي ﷺ قال: ((صلوا أيها الناس في بيوتكم، فإن أفضل الصلاة صلاة المرء في بيته إلا المكتوبة)). متفق عليه.

فرمایا: ''لوگو! اپنے گھروں میں نفل نماز پڑھا کرو' اس لیے کہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۲۱٤ ـ فتح)، ومسلم (۷۸۱).

فقه الحديث☆ ❶ فرض نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے اور نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے' جبکہ تحیۃ المسجد کے نوافل مسجد ہی میں پڑھے جائیں گے۔

❷ نوافل گھر میں پڑھنے کی ترغیب اس لیے ہے تاکہ گھر میں برکت نازل ہو اور خیر و رحمت ہو تاکہ گھر شیطان کے شر سے محفوظ ہو۔ نیز اس میں: خلاص واخفا بہت زیادہ ہے اور نمود وریا سے بھی بچاؤ ہے۔

۱۱۲۹ ـ وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((اجعلوا من صلاتكم في بيوتكم، ولا تتخذوها قبورا)). متفق عليه.

۱۱۲۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی نمازوں میں سے کچھ حصہ اپنے گھروں کے لیے بھی مقرر کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۵۲۸ ـ ۵۲۹ ـ فتح)، ومسلم (۷۷۷).

فقه الحديث☆ ❶ قبرستان عبادت کی جگہ نہیں' اگر وہاں نماز پڑھی جائے تو وہ باطل ہے۔

❷ جس گھر میں نماز نہ پڑھی جائے تو گویا اس کے مکین قبرستان کے مکین ہیں۔

❸ مردوں کو گھروں میں دفن نہیں کرنا چاہیے۔

۱۱۳۰ ـ وعن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إذا قضى أحدكم صلاته في مسجده، فليجعل لبيته نصيبا من صلاته؛ فإن الله جاعل في بيته من صلاته خيرا)). رواه مسلم.

۱۱۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز اپنی مسجد میں ادا کرے تو اسے اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی مقرر کرنا چاہیے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت عطا فرمائے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۷۷۸).

فقه الحديث☆ ❶ نفل نماز مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

❷ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے مقرر کرے' تاکہ اس کے گھر والے اس کی اقتدا کریں۔ گھر میں ذکر و اذکار اور قراءت قرآن کا اہتمام ہونا چاہیے' کیونکہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس گھر میں خیر و برکت اور رحمت نازل فرماتا ہے اور شیطان اس گھر سے راہ فرار اختیار کر جاتا ہے۔

۱۱۳۱ ـ وعن عمر بن عطاء أن نافع بن جبير أرسله إلى السائب ابن أخت نمر يسأله عن شيء رآه منه معاوية في الصلاة فقال: نعم صليت معه الجمعة في المقصورة، فلما سلم

۱۱۳۱۔ حضرت عمر بن عطاء سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب ابن اخت نمر کی طرف وہ چیز پوچھنے کے لیے بھیجا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ انھوں نے کہا: ہاں! میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ (حجرہ) میں نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْإِمَامُ، قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ، أَنْ لَا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.
رواه مسلم.

جمعہ ادا کی' جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے تو انھوں نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا: تم نے جو کیا ہے دوبارہ ایسے نہ کرنا' جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو پھر اس کے ساتھ کسی اور نماز کو نہ ملاؤ (متصل نہ پڑھو) حتیٰ کہ تم کوئی بات وغیرہ کرلو یا تم وہاں سے کہیں چلے جاؤ۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا تھا کہ ہم ایک نماز کے ساتھ کوئی دوسری نماز نہ ملائیں حتیٰ کہ ہم کوئی بات کرلیں یا ہم وہاں سے نکل جائیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۸۳).

غريب الحديث:۔ (المقصورة) ''حجرہ''۔

فقه الحديث☆ ❶ مسجد میں بادشاہ یا امراء کے لیے مخصوص جگہ یا مخصوص کمرا مقرر کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی مصلحت ہو۔
❷ سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے الگ حجرہ بنایا' جب ایک خارجی نے ان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔
❸ جس جگہ فرض نماز پڑھی ہو وہاں سے ہٹ کر نفل پڑھنے چاہییں تاکہ سجدہ کرنے کی جگہیں زیادہ ہوں۔
❹ فرض اور نفل میں فرق کرنا چاہیے۔
❺ فرض نماز کے بعد فوراً اس جگہ نفل نہیں پڑھنے چاہییں بلکہ کوئی بات کرلینی چاہیے یا جگہ بدل لینی چاہیے۔
❻ لوگوں کو حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ذریعے تبلیغ کرنی چاہیے۔
❼ مسئلہ بتاتے وقت دلیل پیش کرنی چاہیے' تاکہ سامع سن کر اطمینان حاصل کرلے۔
❽ خلیفۂ وقت کو رعایا سے حسن سلوک اور تواضع سے پیش آنا چاہیے۔
❾ خلیفۂ وقت اور ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیے کہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے والے بن جائیں کیونکہ اتباع رسول میں خیر و بھلائی اور دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

۲۰۵۔ بَابُ الْحَثِّ عَلٰى صَلَاةِ الْوِتْرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهِ

۲۰۵۔ باب: نماز وتر کی ترغیب اور یہ بیان کہ وہ سنت مؤکدہ ہے اور اس کے وقت کا بیان

۱۱۳۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ!)).
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۳۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح حتمی اور لازمی نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے مقرر اور جاری فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' وتر کو پسند کرتا ہے لہٰذا اے اہل قرآن! تم وتر پڑھا کرو''۔ (ابوداود' ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده۔ أخرجه أبو داود (۱٤۱٦)، والترمذي (٤٥٣)، والنسائي (۳/ ۲۲۸۔ ۲۲۹)، وابن ماجه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١١٦٩). اس کی سند عاصم بن ضمرہ کے صدوق ہونے کی وجہ سے حسن ہے۔ ابن مسعود وغیرہ کی احادیث اس کے لیے شاہد ہیں۔

غريب الحديث ☆ (وتر) ''واحد، طاق''۔

فقه الحديث ☆ ❶ نماز وتر واجب نہیں۔ بعض حضرات نے اسے واجب قرار دیا ہے لیکن ان کا یہ موقف درست نہیں کیونکہ فرض نمازوں کی تعداد پانچ ہے۔

❷ وتر کے معنی ہیں' طاق اسی لیے آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ وتر ہے'' یعنی وہ اپنی ذات وصفات میں وتر ہے' یکتا ہے' اسی طرح نماز وتر کی تعداد بھی طاق عدد میں ہے یعنی ایک' تین، پانچ، سات اور نو۔ نماز وتر جفت اعداد یعنی دو، چار اور چھ وغیرہ میں نہیں۔

❸ اہل قرآن سے مراد عام مسلمان ہی ہیں اور بالخصوص وہ لوگ جو قرآن مجید حفظ کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کے لیے حدیث کی ضرورت ہے' اس کے بغیر قرآن پر عمل ممکن نہیں۔ شریعت قرآن وحدیث کے مجموعے کا نام ہے' مثلاً قرآن مجید میں ہے ''أقيموا الصلوة اور أتوا لزكوة'' اب نماز کیسے پڑھنی ہے؟ اور زکوۃ کیسے ادا کرنی ہے؟ اس کے لیے حدیث سے راہنمائی ملے گی۔ اس طرح اگر کوئی شخص حدیث کا منکر ہے تو وہ قرآن کا بھی منکر ہے۔

❹ وتر سنت ہے لیکن آپ نے سفر وحضر میں اسے پڑھا ہے' اس لیے وتر پڑھنا چاہیے۔

١١٣٣ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَمِنْ اَوْسَطِهِ، وَمِنْ آخِرِهِ. وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ . متفقٌ عليه.

١١٣٣۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں' رات کے ابتدائی حصے میں' اس کے درمیانی حصہ میں اور اس کے آخری حصے میں اور آپ کی نماز وتر سحر (صبح) تک پہنچی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٢/ ٤٨٦ ـ فتح)، ومسلم (٧٤٥) (١٣٧).

فقه الحديث ☆ ❶ نماز وتر رات کے کسی بھی حصے میں پڑھنا جائز ہے۔

❷ نماز وتر دن کے وقت نہیں ہوتی۔ یہ نماز عشاء سے لے کر طلوع فجر کے درمیانی وقفے میں کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے۔

١١٣٤ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا)). متفقٌ عليه.

١١٣٤۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''تم اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٢/ ٤٨٨ ـ فتح)، ومسلم (٧٥١) (١٥١).

فقه الحديث ☆ نمازی کو چاہیے کہ وہ وتر کو رات کی آخری نماز بنائے یعنی تہجد اور نوافل وغیرہ دو دو رکعت کر کے پڑھتا رہے اور آخر پر ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ اس طرح اس کی ساری نماز وتر یعنی طاق بن جائے گی۔ اگر کسی شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کو تہجد کے لیے نہیں اٹھ سکے گا تو وہ عشاء کے فوراً بعد وتر پڑھ لے۔

١١٣٥ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا)). رواه مسلم.

١١٣٥۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صبح کرنے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٧٥٤).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۳۶ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ، وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ، أَيْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ. رواه مسلم.

وفي رواية له: فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَالَ: ((قُوْمِي فَاَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ!)).

۱۱۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی نماز تہجد پڑھتے تھے اور وہ آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں' جب آپ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ انہیں بھی جگا دیتے' پس وہ وتر پڑھ لیتیں۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے: جب وتر باقی رہ جاتے تو آپ فرماتے: ''عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھو''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٤٤) (١٣٥)' والرواية الثانية عنده (٧٤٤).

فقه الحديث☆ ❶ اگر جگہ تنگ ہو تو عورت اپنے خاوند کے سامنے لیٹ سکتی ہے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو' اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

❷ نماز کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے' لیکن اس کے سامنے لیٹنے یا بیٹھنے یا کھڑے ہونے سے نہیں ٹوٹتی۔

❸ اگر کوئی شخص سامنے بیٹھا ہوا ہو تو اسے سترہ بنایا جا سکتا ہے۔

❹ آدمی کو چاہیے کہ وہ نماز تہجد کے لیے اپنے گھر والوں کو بھی جگائے۔

❺ آخری رات کو اٹھ کر صرف وتر بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔

۱۱۳۷ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرو''۔ (ابوداود' ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٤٣٦)، والترمذي (٤٦٧).

یہ حدیث مسلم میں بھی موجود ہے لیکن امام نووی رحمہ اللہ مسلم کا حوالہ نقل کرنا بھول گئے ہیں۔ (مسلم: ۷۵۰)

فقه الحديث☆ صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھنے کی ترغیب ہے نیز یہ ثابت ہوا کہ قیام اللیل یا تہجد کا وقت طلوع فجر تک ہے۔

۱۱۳۸ ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَافَ اَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ، فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَاِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ)). رواه مسلم.

۱۱۳۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جس شخص کو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے۔ کیونکہ آخری رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی (وقت) افضل ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٥٥).

فقه الحديث☆ ❶ نماز تہجد رات کے پہلے اور آخری حصے میں سے کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے۔

❷ جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو اسے رات کے پہلے حصے میں ہی وتر پڑھ لینے چاہییں۔

❸ اور جس شخص کو ظن غالب ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اٹھ سکے گا تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ وتر کو رات کے آخری حصے تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤخر کرے اور یہی افضل ہے۔

❸ نماز تہجد کی فضیلت کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۲۰۶۔ بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْثَرِهَا وَأَوْسَطِهَا، وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

۲۰۶۔ باب: نماز چاشت کی فضیلت' اس کی کم از کم' زیادہ سے زیادہ اور درمیانی تعداد کا بیان اور اس پر محافظت کی ترغیب

۱۱۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ. متفقٌ عليه.

وَالْإِيتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَا يَثِقُ بِالْاِسْتِيقَاظِ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنْ وَثِقَ، فَآخِرُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ.

۱۱۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔ (متفق علیہ)

سونے سے پہلے وتر پڑھنا اس شخص کے لیے مستحب ہے جسے رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید واثق نہ ہو اور اگر کسی شخص کو اٹھنے کی امید قوی ہو تو پھر رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنا افضل ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۵۶ ـ فتح)، ومسلم (۷۲۱).

غريب الحديث☆ (الخليل) ''سچا اور مخلص دوست''۔

فقه الحديث☆ ❶ نبی ﷺ کو خلیل بنانا جائز ہے۔

❷ نماز چاشت پڑھنا مستحب ہے اور اس کی کم از کم تعداد دو رکعتیں ہیں۔

❸ جس شخص کو رات کو جاگنے کی امید نہ ہو تو اس کے لیے سونے سے پہلے وتر پڑھنا مستحب ہے۔

❹ آدمی کو چاہیے کہ وہ نفل نماز اور نفل روزے کے ذریعے فرض نماز اور فرض روزے کی مشق کرے۔ نوافل کی مشق سے فرائض کی ادائیگی آسان ہو جاتی ہے نیز قیامت کے دن نوافل کے ذریعے فرائض کی کمی پوری کی جائے گی۔

❺ تین دن کے روزوں سے مراد کوئی بھی تین دن ہو سکتے ہیں اور ایام بیض (قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) بھی ہو سکتے ہیں۔

❻ اپنے دوست احباب کو ایسے امور کی وصیت کرنی چاہیے جو ان کے لیے دنیا و آخرت میں نافع ہو۔

۱۱۴۰۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى)). رواه مسلم.

۱۱۴۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے۔ پس ہر بار (سبحان الله) کہنا صدقہ ہے' ہر بار (الحمد لله) کہنا صدقہ ہے ہر بار (لا إله إلا الله) کہنا صدقہ ہے' ہر بار (الله اكبر) کہنا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان کے مقابلے میں چاشت کی وہ دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں جنہیں وہ ادا کرتا ہے''۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۸) ملاحظہ فرمائیں۔

١١٤١ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى أَرْبَعًا، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. رواه مسلم.

۱۱۴۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز چاشت چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧١٩) (٧٩).

فقه الحديث ☆❶ نماز چاشت چار رکعتیں پڑھنا بھی جائز ہے۔

❷ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ چار سے زائد آٹھ رکعات تک بھی پڑھ لیتے تھے اور کبھی دو رکعتیں بھی پڑھتے تھے۔

١١٤٢ - وَعَنْ أُمِّ هَانِيءٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رضي اللّٰه عنها قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، وَذٰلِكَ ضُحًى. متفقٌ عليه. وهذا مختصر لفظِ إحدى روايات مسلم.

۱۱۴۲۔ حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا' جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اور یہ چاشت کا وقت تھا۔ (متفق علیہ) اور یہ مسلم کی روایات میں سے ایک مختصر روایت کے الفاظ ہیں۔

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۶۴) ملاحظہ فرمائیں۔

٢٠٧ - بَابُ تَجُوزُ صَلَاةُ الضُّحَى مِنِ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا وَالْأَفْضَلُ أَنْ تُصَلَّى عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الضُّحَى

۲۰۷۔ باب: نماز چاشت سورج کے بلند ہونے سے سورج ڈھلنے تک پڑھنا جائز ہے اور افضل یہ ہے کہ گرمی کی شدت اور سورج کے خوب چڑھ جانے پر پڑھی جائے

١١٤٣ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى، فَقَالَ: أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((**صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ**)). رواه مسلم.

((**تَرْمَضُ**)) بِفَتْحِ التَّاءِ وَالْمِيمِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ، يَعْنِي: شِدَّةَ الْحَرِّ. ((**وَالْفِصَالُ**)) جَمْعُ فَصِيلٍ وَهُوَ: الصَّغِيرُ مِنَ الْإِبِلِ.

۱۱۴۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: سن لو! ان لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ اس نماز کو اس وقت کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''أوابین (رجوع، توبہ کرنے والوں) کی نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلیں''۔ (مسلم)

(**ترمض**) تاء اور میم پر زبر اور ضاد کے ساتھ' اس کے معنی سخت گرمی''۔ اور (**الفصال**) یہ فصیل کی جمع ہے اور اس کے معنی ہیں ''اونٹ کا بچہ''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨٤٨).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (الأوابین) ''اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور رجوع کرنے والے''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ نبی ﷺ کے صحابہ کرام نماز چاشت پر مواظبت فرماتے تھے۔

❷ جب مطیع اطاعت اختیار کرے تو اس کی مدح کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ مدح شریعت کے خلاف نہ ہو۔

❸ نماز چاشت کا افضل وقت وہ ہے جب گرمی زیادہ ہو جائے یعنی سورج بلند ہو جائے۔

تنبیہ: بعض لوگ نماز مغرب کے بعد ''نماز اوابین'' کے نام سے نماز پڑھتے ہیں' اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں' صحابہ کرام کے عمل سے بھی ثابت نہیں۔ لہٰذا یہ بدعت ہے اور بدعت سے اجتناب ضروری ہے۔

۲۰۸۔ بَابُ الْحَثِّ عَلٰى صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهِيَةِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي أَيِّ وَقْتٍ دَخَلَ وَسَوَاءٌ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ أَوْ صَلَاةَ فَرِيضَةٍ أَوْ سُنَّةً رَاتِبَةً أَوْ غَيْرَهَا

۲۰۸۔ باب: تحیۃ المسجد کی ترغیب، تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھنے کی کراہت خواہ وہ کسی وقت بھی داخل ہو۔ نیز یہ سب برابر ہے کہ وہ آنے والا یہ دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھے یا فرض نماز کی نیت سے یا سنت راتبہ یا غیر راتبہ کی نیت سے پڑھے

١١٤٤ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)). متفقٌ عليه.

۱۱۴۴۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٥٣٧ - فتح)، ومسلم (٧١٤).

١١٤٥ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). متفقٌ عليه.

۱۱۴۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: ''دو رکعتیں پڑھو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٥٣٧ - فتح)، ومسلم (٧١٥).

فقہ الحدیث☆ ❶ جو شخص مسجد میں آئے تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔

❷ اگر کوئی شخص تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھنا بھول جائے تو امام اسے یاد کرا دے۔

❸ مسجد میں آنے والا جس نیت سے بھی دو رکعتیں پڑھے گا تو وہ اس کی تحیۃ المسجد کی رکعتیں بھی متصور ہوں گی اور وہ نہ پڑھنے کی کراہت سے بچ جائے گا۔

❹ تحیۃ المسجد کی رکعتوں کے وجوب و استحباب میں اختلاف ہے' استحباب راجح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٠٩ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۲۰۹۔ باب: وضو کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے

١١٤٦ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ: ((يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

متفقٌ عليه. وهذا لفظ البخاري.

((الدَّفُّ)) بالفاءِ: صَوْتُ النَّعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْأَرْضِ، وَاللّٰه أعلم.

۱۱۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! مجھے اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید والا کیا ہو؟ اس لیے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے''۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے کوئی عمل اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید والا نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی وضو کیا تو اس کے ساتھ جتنی نماز میرے مقدر میں تھی میں نے ضرور پڑھی۔ (متفق علیہ) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(الدف) فاء کے ساتھ اس کے معنی ہیں ''زمین پر جوتے کی حرکت اور آواز''۔ (واللہ اعلم!)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٣٤ ـ فتح)، ومسلم (٢٤٥٨).

غريب الحديث☆ (بأرجى عمل) ''جس عمل کی وجہ سے سب سے زیادہ ثواب کی امید ہو''۔

فقه الحديث☆
1. پوشیدہ عمل جہری عمل سے افضل ہے۔
2. وضو کے بعد نماز پڑھنے کی ترغیب۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب بھی وضو کرتے تو وہ کچھ نہ کچھ نفل نماز ضرور پڑھتے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ وہ چلتے تو زمین پر تھے لیکن کے جوتوں کی آواز جنت میں آتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آواز معراج کے موقع پر سنی۔
3. بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی پوشیدہ طور پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تصور سے بڑھ کر اجر عطا فرماتا ہے۔
4. نیک لوگوں سے ان کے اچھے اعمال کے بارے میں پوچھا جا سکتا ہے' تاکہ باقی لوگ بھی ان کی پیروی میں وہ نیک اعمال کریں۔
5. حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
6. ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت۔
7. جنت میں داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگا اور درجات حسب اعمال ہوں گے۔
8. جنت اور جہنم اب بھی موجود ہیں۔

٢١٠ـ بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَوُجُوبِهَا وَالْاِغْتِسَالِ لَهَا، وَالتَّطَيُّبِ

۲۱۰۔ باب: جمعہ کے دن کی فضیلت، نماز جمعہ کے وجوب' اس کے لیے غسل کرنے، خوشبو لگانے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالتَّبْكِيرِ إِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهِ، وَبَيَانُ سَاعَةِ الْإِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ إِكْثَارِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

کے لیے جلدی جانے، جمعہ کے دن دعا کرنے، اس روز نبی ﷺ پر درود بھیجنے اور اس گھڑی کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے اور جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [الجمعة: ۱۰].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب نماز جمعہ پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ''۔

شرح الآية☆ اس آیت سے پہلے والی آیت میں مومنوں کو خطاب کیا گیا کہ جب نماز جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو کاروبار چھوڑ کر ذکر الٰہی کے لیے آ جاؤ اور یہاں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب نماز جمعہ ہو جائے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کے لیے پھیل جاؤ۔ پس ثابت ہوا کہ نماز جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد کاروبار وغیرہ کرنا جائز ہے۔

۱۱۴۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)). رواه مسلم.

۱۱۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہتر دن، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی روز وہ جنت میں داخل کیے گئے اور وہ اسی روز اس جنت میں سے نکالے گئے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۵٤).

فقه الحديث☆ ❶ جمعہ کے دن کی فضیلت۔ یہ اتنا عظیم دن ہے کہ اس میں بہت اہم تاریخی امور سرانجام پائے۔

❷ بندے کو چاہیے کہ وہ اس روز زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق ٹھہرے اور اس کے عذاب سے بچ جائے۔ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق قیامت بھی جمعہ کے دن آئے گی۔

۱۱٤۸۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى، فَقَدْ لَغَا)). رواه مسلم.

۱۱۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز جمعہ کے لیے آیا اور خوب کان لگا کر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں کو چھوا (بھی) تو اس نے لغو کام کیا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۵۷) (۲۷).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ اچھے طریقے سے وضو کرنا مستحب ہے۔

❷ امام کے خطبہ کے لیے آنے سے پہلے پہلے نفل نماز پڑھنا مستحب ہے۔

❸ خطبہ جمعہ کے وقت خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سننا واجب ہے۔

❹ خطبے کے بعد اور تکبیر تحریمہ سے پہلے بات چیت کرنا جائز ہے۔

❺ دوران خطبہ کنکریوں کو اٹھایا ان کے ساتھ کھیلنا حرام ہے۔

❻ خطبہ جمعہ واجب ہے۔

❼ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرماتا ہے' جیسا کہ ایک جمعہ پڑھنے سے دس دن کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

١١٤٩۔ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ**)). رواه مسلم.

۱۱۴۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں' بشرطیکہ بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٣٣) (١٦).

فقہ الحدیث☆ نیک اعمال سے گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن ان سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں کی معافی کے لیے توبہ شرط ہے۔ کیونکہ حدیث میں بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ یہ اعمال گناہوں کو مٹانے والے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے یعنی کبیرہ گناہ ان اعمال سے معاف نہیں ہوتے۔

١١٥٠۔ **وَعَنْهُ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: ((**لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ**)). رواه مسلم.

۱۱۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر کے تختوں پر فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں یا پھر اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٨٦٥).

غريب الحديث☆ (ودعهم) ''چھوڑنے، ترک کرنے سے''۔ (الختم) ''مہر، غلاف وغیرہ''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ خطبے یا وعظ کے لیے منبر استعمال کرنا جائز ہے۔

❷ جمعہ فرض عین ہے اور یہ با جماعت ہی ادا ہوتا ہے۔

❸ جو شخص شرعی عذر کے بغیر تین جمعے مسلسل ترک کر دے تو پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

❹ معاصی کے کئی طبقات ہیں۔

❺ نیک اعمال کرنے سے دل روشن ہو جاتے ہیں۔

١١٥١۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ**

۱۱۵۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ)). متفق عليه.

چاہیے کہ وہ غسل کرے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٥٦ ـ فتح)، ومسلم (٨٤٤).

فقه الحديث☆ ❶ مسئلہ بتانے کے لیے حدیث کا مخصوص حصہ بتانا اور اتنے حصے ہی پر اکتفا کرنا جائز ہے۔

❷ نماز جمعہ سے پہلے غسل کرنا بعض کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔

❸ نماز جمعہ کے بعد نہانا غسل جمعہ سے کفایت نہیں کرتا۔

١١٥٢ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)). متفق عليه.

الْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ: الْبَالِغُ. وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوبِ: وُجُوبُ اخْتِيَارٍ، كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ. واللّٰه أعلم.

۱۱۵۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ شخص پر واجب ہے"۔ (متفق علیہ)

(محتلم) سے مراد بالغ اور وجوب سے مراد اختیار ہے۔ جیسے آدمی اپنے ساتھی سے کہے تمہارا حق مجھ پر واجب ہے۔ (اللہ اعلم!)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٥٦ ـ فتح)، ومسلم (٨٤٦).

فقه الحديث☆ ❶ جمعہ کے دن کے لیے مخصوص غسل ہے۔ اگر کسی نے کسی اور وجہ سے غسل کر لیا ہے تو وہ غسل جمعہ سے کفایت نہیں کرے گا' الا کہ وہ ساتھ غسل جمعہ کی نیت بھی کرے' یعنی نیت ضروری ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اگر تمہارا یہ غسل، غسل جنابت ہے تو پھر جمعہ کے لیے دوبارہ غسل کرو۔"

❷ جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس پر غسل بھی واجب ہے۔

١١٥٣ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۵۳۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس نے اچھا اور بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے"۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن بشواهده ـ أخرجه أبوداود (٣٥٤)، والترمذي (٤٩٧)، والنسائي (٣/ ٩٤). اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ حسن نے سمرہ سے صرف عقیقہ والی حدیث سنی ہے اور وہ مدلس ہے' اس نے سماع کی وضاحت نہیں کی۔ لیکن "نصب الرایۃ (۱/ ۸۸، ۹۰-۹۳)" میں اس کے شاہد موجود ہیں۔

فقه الحديث:۔ (فبھا) اس نے رخصت کو اختیار کیا اور یہ وضو کافی ہے۔ (ونعمت) یہ رخصت اچھی ہے یعنی وضو شرعاً ممدوح ہے' جو شخص وضو پر اکتفا کرتا ہے تو اس پر کوئی مذمت نہیں۔ جو حضرات جمعہ کے غسل کو فرض قرار نہیں دیتے ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ (اللہ اعلم) جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے تو ظاہر ہے کہ اس طرح مکمل طور پر طہارت اور پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے اور یہ حدیث اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ غسل جمعہ وضو کی نسبت افضل ضرور ہے لیکن یہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

١١٥٤ ـ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

۱۱۵۴۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)). رواه البخاري.

فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور بھر طہارت حاصل کرے، تیل لگائے یا اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے آئے اور (مسجد میں بیٹھے ہوئے نمازیوں میں سے) دو آدمیوں کے درمیان گھس کر تفریق نہ کرے پھر جو اس کے مقدر میں ہے (نفل) نماز پڑھے' پھر جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموشی اختیار کرے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے درمیانی وقفے کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٨٢٦) ملاحظہ فرمائیں۔

١١٥٥۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولٰى، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)). متفق عليه.

قَوْلُهُ: ((غُسْلَ الْجَنَابَةِ))، أَيْ: غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ.

١١٥٥۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (خوب اہتمام سے) غسل کیا پھر پہلی گھڑی میں (جمعہ کے لیے) گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو شخص دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے گائے قربان کی' جو شخص تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا' جو شخص چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے مرغی قربان کی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک انڈا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ پس جب امام خطبے کے لیے تشریف لے آئے تو فرشتے (مسجد کے اندر) حاضر ہو جاتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں''۔ (متفق علیہ)

(غسل الجنابة) جنابت کا سا غسل یعنی خوب اہتمام کے ساتھ غسل کیا جائے جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٦٦ ـ فتح)، ومسلم (٨٥٠).

غريب الحديث☆ (قَرَّبَ) ''قربانی کی، صدقہ کیا''۔ (رَاحَ) ''گیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ جمعہ والے دن خوب اہتمام کے ساتھ غسل کیا جائے۔

❷ جمعہ والے دن مسجد کی طرف جلدی اور پہلے وقت میں جانے کی فضیلت۔

❸ فضل واجر کے لحاظ سے لوگوں کے مراتب ہیں اور یہ مراتب حسب اعمال ملتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ شریعت میں کوئی بھی صدقہ حقیر نہیں خواہ وہ کتنا ہی معمولی سا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ دل کی کیفیت دیکھتا ہے۔

❺ خطبہ جمعہ کے دوران بالکل خاموش رہنا چاہیے' اس لیے کہ جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے دفتر (حاضری رجسٹر) بند کر کے مسجد میں آ جاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

❻ اللہ کی راہ میں اونٹ کا صدقہ پیش کرنا گائے کے صدقے سے بہتر ہے۔

❼ خطبہ شروع ہونے پر جب فرشتے رجسٹر بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے فرشتے درجہ بدرجہ آنے والے لوگوں کے فضیلت کے لحاظ سے نام لکھ رہے تھے' اب وہ لکھنے والا کام بند کر دیتے ہیں اور آرام و سکون سے خطبہ سنتے ہیں۔ خطبہ شروع ہونے کے بعد جو لوگ جمعے کے لیے آتے ہیں وہ اس خصوصی اندراج والی فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

١١٥٦ ـ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: ((فِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)) وَاَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. متفقٌ عليه.

۱۱۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا: ''اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ وہ جس مسلمان بندے کو میسر آ جائے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے''۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی کے مختصر ہونے کا اشارہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ٤١٥ ـ فتح)، ومسلم (۸۵۲).

فقه الحديث☆ ❶ اس دن میں اس گھڑی کو پانے کی ترغیب' اس لیے کہ اس میں بہت خیر و بھلائی ہے۔

❷ جمعہ کے دن باقی ایام کی نسبت زیادہ خیر و بھلائی اور برکت ہے۔

❸ جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہییں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے اور رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیے۔

❹ وہ مختصری گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے اس کی تعیین کے بارے میں مختلف اقوال و آراء ہیں:۔

① وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے۔

② نماز عصر کے بعد ہے۔

③ نماز کی حالت میں ہے۔

④ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔

⑤ سورج ڈھلنے کے بعد ہے۔

اس اختلاف میں بھی یہ ترغیب ہے کہ اس روز کثرت سے دعائیں کی جائیں۔

١١٥٧ ـ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۱۵۷۔ حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد کو جمعہ کی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى اَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ)). رواه مسلم.

گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا میں نے کہا: ہاں! میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: ''وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ کے ختم ہونے تک ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۵۳).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۵۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۵۸۔ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ)).

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۱۵۸۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے زیادہ افضل ہے' اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے''۔ (ابوداود۔ اس کی سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (۱۰٤۷۔ ۱۵۳۱)، والنسائي (۳/ ۹۱۔ ۹۲)، وابن ماجه (۱۰۸۵۔ ۱۶۳٦)، وأحمد (٤/ ۸)، والحاكم (۱/ ۲۷۸).

فقه الحديث☆ ❶ جمعے کا دن باقی تمام دنوں سے افضل ہے۔

❷ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیے۔

❸ نبی ﷺ کی خدمت میں درود پیش کیا جاتا ہے' آپ قریب و بعید سے خود درود نہیں سنتے بلکہ فرشتے آپ تک درود پہنچاتے ہیں۔

۲۱۱۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُوْدِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُوْلِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ أَوِ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

۲۱۱۔ باب: کسی ظاہری نعمت کے حاصل ہونے یا کسی ظاہری مصیبت کے ٹل جانے پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے

۱۱۵۹۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَثَ طَوِيْلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ـ فَعَلَهُ ثَلَاثًا ـ وَقَالَ: ((إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي، وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي، فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي،

۱۱۵۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جانے کی نیت سے روانہ ہوئے۔ جب ہم ''عزوراء'' مقام کے قریب پہنچے تو آپ سواری سے نیچے اترے پھر دونوں ہاتھ بلند کیے اور کچھ دیر اللہ سے دعا کی' پھر سجدے میں گر گئے اور دیر تک حالت سجدہ میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور کچھ دیر کے لیے ہاتھ بلند کیے پھر سجدے میں گر گئے۔ آپ نے تین بار ایسے کیا اور فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي، فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي، فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُد.

شفاعت کی تو اس نے مجھے میری امت کا ایک تہائی عطا فرمایا تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہوگیا' پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا تو اس نے میری امت کا ایک تہائی اور عطا فرما دیا۔ پس میں شکر ادا کرنے کے لیے اپنے رب کے سامنے سجدے میں گر گیا' پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے آخری ثلث بھی عطا فرما دیا۔ پس میں شکر ادا کرنے کے لیے اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا''۔ (ابوداود)

توثیق الحدیث☆ ضعیف۔ أخرجه أبو داود (۲۷۷۵) بإسناد ضعیف فیه.

اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن یعقوب الزمعی ''سيء الحفظ'' ہے اور اس کا استاد یحییٰ بن الحسن بن عثمان مجہول ہے اور ابن عثمان کا استاد اشعث بن اسحاق بھی مجہول الحال ہے' اسے صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

غریب الحدیث☆ (عزوراء) عین پر زبر، زاء ساکن، واؤ اور راء پر زبر، مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام۔

فقه الحدیث☆ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن کسی خوشی کے حاصل ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدۂ شکر ادا کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ کا واقعہ ہے کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو وہ شکر کے طور پر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔

۲۱۲۔ بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

۲۱۲۔ باب: رات کی نماز کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴾ [الإسراء : ٧٩]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ﴾ [السجدة : ١٦]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴾ [الذاريات : ١٧].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد ادا کریں' یہ آپ کے لیے ایک زائد عمل ہے' امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا''۔ اور فرمایا: ''ان (اہل ایمان) کے پہلو ان کے بستروں سے دور رہتے ہیں''۔

نیز فرمایا: ''وہ (اہل ایمان وتقویٰ) رات کو کم ہی سویا کرتے تھے''۔

شرح الآیات: پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ آپ رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد ادا کیا کریں۔ یہ آپ کے لیے ایک زائد عمل ہے۔ آپ یہ عمل کرتے رہیں' قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت والے دن مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ یہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔

دوسری اور تیسری آیت میں اہل ایمان وتقویٰ کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ رات کے وقت ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں اور وہ رات کو کم ہی سوتے ہیں بلکہ وہ اپنے رب کے حضور قیام وسجود کی حالت میں رات بسر کرتے ہیں۔ ان آیات میں نماز تہجد ادا کرنے کی ترغیب ہے کہ رات کو اٹھ کر اللہ سے اپنے گناہ معاف کرائے جائیں اور اسے راضی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائے۔ (آمین!)

۱۱۶۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا!)). متفقٌ عليه.

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ نَحْوَهُ. متفقٌ عليه.

۱۱۶۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کو (اس قدر طویل) قیام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس طرح کیوں تکلیف برداشت کرتے ہیں' جب کہ آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تو کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں!''۔ (متفق علیہ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث بخاری و مسلم میں مروی ہے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۹۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۶۱۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَقَهُ وَ فَاطِمَةَ لَيْلًا؛ فَقَالَ: ((أَلَا تُصَلِّيَانِ؟)). متفقٌ عليه.

((طَرَقَهُ)): أَتَاهُ لَيْلًا.

۱۱۶۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تم دونوں نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟''۔ (متفق علیہ)

(طرقہ) ان کے پاس رات کے وقت تشریف لائے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱۰ ـ فتح)، ومسلم (۷۷۵).

فقه الحديث: نماز تہجد کی فضیلت کہ اس کے لیے اپنے عزیز و اقارب کو جگانا جائز ہے۔ اسی لیے نبی ﷺ نے اپنے چچازاد اور داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی ترغیب دلائی تاکہ وہ اس وجہ سے عظیم فضیلت حاصل کر سکیں۔ نیز یہ پتا چلا کہ نبی ﷺ اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کی خیر و بھلائی کے لیے کس قدر فکر مند تھے کہ آپ رات دن مصروف رہتے تھے۔

۱۱۶۲۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)) قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۲۔ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے' اگر وہ نماز تہجد پڑھتا''۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ٦ ـ فتح)، ومسلم (۲٤۷۹).

فقه الحديث☆ ❶ نماز تہجد پڑھنے سے انسان عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

❷ خیر و بھلائی کی تمنا کرنا مستحب ہے۔

❸ نیکی پر رغبت دلانے کے لیے کسی شخص کی تعریف کی جا سکتی ہے۔

❹ عبادت گزار ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرتا ہے' آرام کرنے کا ایک وقت ہے اور نماز تہجد پڑھنے کا بھی ایک وقت ہے' ہر کام کو اس کے وقت پر کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❺ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور جذبہ اطاعت کا بیان کہ جب انہیں رسول اللہ ﷺ کی خواہش کا پتا چلا تو پھر انھوں نے زندگی بھر قیام اللیل ترک نہیں کیا۔

١١٦٣ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ: كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)). متفقٌ عليه.

۱۱۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہونا' وہ نماز تہجد پڑھا کرتا تھا' پس اب اس نے تہجد پڑھنا ترک کر دیا ہے"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۴) ملاحظہ فرمائیں۔

١١٦٤ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ! قَالَ: ((ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ - أَوْ قَالَ: فِيْ أُذُنِهِ)). متفقٌ عليه.

۱۱۶۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات کو صبح ہونے تک سویا رہا' آپ نے فرمایا: "یہ وہ آدمی ہے جس کے دونوں کانوں میں (یا فرمایا ایک کان میں) شیطان نے پیشاب کر دیا"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲۸ - فتح)، ومسلم (۷۷٤).

فقه الحدیث☆ ❶ شیطان کے پیشاب کرنے کا وقت بتایا گیا ہے۔

❷ شیطان فی الحقیقت پیشاب کرتا ہے۔

❸ شیطان اپنے تمام وسائل و ذرائع اور اسباب بروئے کار لاتا ہے تاکہ بندے کو اطاعت و عبادت سے غافل کر دے۔

❹ قیام اللیل شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

❺ انسان کے کانوں میں شیطان کے پیشاب کر دینے سے کیا مراد ہے؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ شیطان فی الحقیقت انسان کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے اور بعض کی رائے ہے کہ یہ کنایہ ہے کہ شیطان اس کے کانوں میں بوجھ اور ثقل پیدا کر دیتا ہے جس وجہ سے وہ حق سنتا ہی نہیں۔

١١٦٥ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ، إِذَا هُوَ نَامَ، ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ، فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى، انْحَلَّتْ عُقَدُهُ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَ إِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)). متفقٌ عليه.

قَافِيَةُ الرَّأْسِ: آخِرُهُ.

۱۱۶۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی سویا ہوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور وہ ہر گرہ پر (تاکید کے لیے) ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے: تیرے لیے رات بہت لمبی ہے' پس ابھی سوئے رہو۔ اگر وہ جاگ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز پڑھ لے تو پھر تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور طیب النفس ہوتا ہے' ورنہ وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ خبیث النفس اور سست ہوتا ہے"۔ (متفق علیہ)

(قافية الرأس) "سر کا آخری حصہ، گدی"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲٤ ـ فتح)، ومسلم (۷۷٦).

فقه الحديث ☆ ❶ شیطان تین اعمال کے بدلے میں تین گرہیں لگاتا ہے، اس لیے جب بندہ وہ تینوں اعمال کر لیتا ہے تو وہ تینوں گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ اعمال ہیں بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرنا، وضو کرنا اور نماز پڑھنا۔

❷ بندہ مومن جب اللہ تعالیٰ کی رضا والے اعمال کرتا ہے تو اسے سکون و اطمینان اور راحت نصیب ہوتی ہے اور دلی طور پر خوش ہوتا ہے۔

❸ نماز تہجد میں طیب نفس اور شرح صدر کا راز پنہاں ہے۔

❹ عبادت و اطاعت سے غفلت، تھکان اور سستی و کاہلی شیطانی اثر کا نتیجہ ہیں۔

۱۱٦٦ ـ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۱۶۶۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو (اللہ کی رحمت سے) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۴۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱٦۷ ـ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)). رواه مسلم.

۱۱۶۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۱۱٦۳).

فقه الحديث ☆ ❶ محرم کے مہینے میں نفلی روزے رکھنے کی فضیلت' بالخصوص نو اور دس محرم کے روزے۔

❷ فرض نمازوں کے علاوہ سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔

۱۱٦۸ ـ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)). متفقٌ عليه.

۱۱۶۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پس جب تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر آخر پر ایک رکعت وتر پڑھ لے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۱/ ٥٦۱ ـ ۲/ ٥٦ ـ فتح)، ومسلم (۷٤۹).

فقه الحديث ☆ ❶ رات کی نماز دو دو رکعت ہے' اس لیے دو دو رکعت کر کے پڑھنی چاہیے۔

❷ وتر کو سب سے آخر میں پڑھنا چاہیے' اس سے پوری نماز وتر یعنی طاق بن جائے گی۔

❸ ایک رکعت وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔

۱۱٦۹ ـ **وَعَنْهُ** قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. متفقٌ عليه.

۱۱۶۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت کر کے پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۰۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۷۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ، وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا؛ وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ. رواه البخاري.

۱۱۷۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں تو اس طرح روزے رکھنا چھوڑ دیتے تھے کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینے میں اس قدر روزے رکھتے کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور آپ ﷺ قیام اللیل اس انداز سے کرتے تھے کہ اگر کوئی آپ ﷺ کو رات کے کسی بھی حصہ میں نماز پڑھتا دیکھنا چاہے تو وہ دیکھ سکتا تھا اور اسی طرح اگر وہ آپ سویا ہوا دیکھنا چاہے تو سویا ہوا دیکھ سکتا تھا (یعنی آپ نے رات کا کوئی حصہ قیام کے لیے مخصوص نہیں کیا تھا' باری باری ہر حصے میں قیام کرتے تھے)۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲۲ - فتح، بتمامه.

اس حدیث کا پہلا حصہ صحیح مسلم (۱۱۵۸) میں بھی ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کے نفلی روزوں اور نفلی نماز کا معمول بدلتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ قیام اللیل کبھی رات کے ابتدائی حصے میں فرماتے' کبھی اس کے وسط میں اور کبھی آخری رات قیام فرماتے۔ اسی طرح نفلی روزوں کے بارے میں بھی آپ کا معلوم مختلف تھا کہ آپ کبھی مہینے کے شروع میں روزے رکھتے کبھی درمیان میں اور کبھی مہینے کے آخری ایام میں روزے رکھتے تھے۔ یعنی جو شخص آپ کو جس وقت میں روزے کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو وہ آپ کو روزے کی حالت میں دیکھ لیتا اور اگر کوئی شخص رات کو حالت قیام میں دیکھنا چاہتا تو وہ آپ کو حالت قیام میں دیکھ لیتا۔

❷ ہر ماہ نفلی روزے رکھنا مستحب ہے لیکن ان کے لیے اپنی طرف سے کوئی ایام مخصوص کر لینا درست نہیں۔

❸ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل نفلی روزے رکھے نہ پوری رات قیام کیا ہے۔ یعنی آپ نفلی روزے لگاتار نہیں رکھتے تھے' اسی طرح ساری رات قیام میں بھی نہیں گزارتے تھے۔

۱۱۷۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً - تَعْنِي فِي اللَّيْلِ - يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ۔ رواه البخاري.

۱۱۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے' آپ اس قدر لمبا سجدہ کرتے کہ آپ کے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا۔ آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے حتیٰ کہ نماز کی اطلاع کرنے والا آپ کے پاس آتا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۷ - فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ نماز تہجد میں لمبا سجدہ کرنا مستحب ہے۔

❷ فجر کی دو سنتوں کی محافظت۔

❸ فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد دائیں پہلو پر لیٹنا چاہیے۔

❹ مؤذن کو چاہیے کہ نماز کا وقت ہو جانے پر امام کو مطلع کرے۔

١١٧٢ - **وَعَنْهَا** قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ - فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ - عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ! ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ! ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ!؟ فَقَالَ: **((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي))**. متفقٌ عليه.

۱۱۷۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں نماز تہجد گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے' پس آپ ان کے طول و حسن کے بارے میں نہ پوچھیں! پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے' پس تم یہ نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور کتنی طویل ہوتی تھیں! پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "عائشہ! یقیناً میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٣٣ ـ فتح)، ومسلم (٧٣٨).

فقه الحديث☆ ❶ آپ ﷺ کے دیگر اعمال کی طرح نماز تہجد میں بھی تسلسل اور یکسانیت تھی' آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

❷ قیام اللیل میں لمبا قیام مستحب ہے۔

❸ اس حدیث سے ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھنا ثابت نہیں ہوتا' کیونکہ دیگر احادیث میں موجود ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔

❹ آنکھوں کا سونا اور دل کا بیدار رہنا جس سے وضو نہیں ٹوٹتا یہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے جبکہ سو جانے سے عام لوگوں کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سے بیس رکعت تراویح کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

١١٧٣ - **وَعَنْهَا** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي. متفقٌ عليه.

۱۱۷۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے تھے اور رات کے آخری حصے میں تہجد پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢٢ ـ فتح)، ومسلم (٧٣٩).

فقه الحديث☆ ❶ رات کے آخری حصے میں تہجد پڑھنا پہلے حصے میں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔

❷ رات کے آخری حصے میں اجابت دعا کی زیادہ امید ہے۔

١١٧٤ - **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى

۱۱۷۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' آپ برابر حالت قیام میں رہے حتیٰ کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ. قِيْلَ: مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهُ. متفقٌ عليه.

نے ایک برے کام کا ارادہ کر لیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انھوں نے بتایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو (حالت قیام میں) چھوڑ دوں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۷۵ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضَى، فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَاَهَا، يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا. اِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ، سَبَّحَ، وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ، سَاَلَ، وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)) فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ. رواه مسلم.

۱۱۷۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' آپ نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی تو میں نے سوچا آپ سو آیات پر رکوع کریں گے' مگر آپ پڑھتے گئے۔ میں نے سوچا کہ آپ یہ سورت پوری نماز (دو رکعتوں) میں پڑھیں گے مگر آپ پڑھتے گئے۔ میں نے سوچا کہ اس کے ختم ہونے پر آپ رکوع کریں گے لیکن آپ نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کر دی' اسے مکمل پڑھا پھر آل عمران شروع کی اور اس کی بھی مکمل تلاوت کی۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے' جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپ تسبیح کرتے اور اگر کسی سوال والی آیت سے گزرتے تو اس کے بارے میں سوال کرتے' جب پناہ مانگنے والی کسی آیت کے پاس سے گزرتے تو اللہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور اس میں (سبحان ربی العظیم) پڑھنا شروع کر دیا' آپ کا رکوع بھی (تقریباً) آپ کے قیام کے برابر تھا۔ پھر آپ نے فرمایا (سمع الله لمن حمده، ربنا لک الحمد) پھر آپ نے رکوع کے برابر طویل قیام کیا' پھر سجدہ کیا تو فرمایا (سبحان ربی الأعلی) اور آپ کے سجود بھی تقریباً قیام کے برابر تھے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۷۶ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ)). رواه مسلم.

الْمُرَادُ بِالْقُنُوتِ: الْقِيَامُ.

۱۱۷۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''لمبے قیام والی''۔ (مسلم)

(قنوت) سے مراد 'قیام' ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۷۵۶).

فقه الحديث☆ نماز تہجد میں لمبا قیام مستحب ہے' اس لیے کہ لمبے قیام وقراءت والی نماز افضل ہے۔ لیکن یہ تب افضل ہے جب انسان اکیلا نماز پڑھ رہا ہو' جماعت کی صورت میں امام کو تمام نمازیوں کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ ان میں ضعیف اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

۱۱۷۷ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

۱۱۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)). متفقٌ عليه.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے تھے اور اس کا تیسرا حصہ نماز پڑھتے تھے' پھر اس کا چھٹا حصہ سوتے تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ١٦ ـ فتح)، ومسلم (١١٥٩) (١٨٩).

فقه الحديث☆ ❶ انبیاء علیہم السلام عبادت میں ایک دوسرے کی اتباع کرتے تھے۔

❷ نیک لوگوں کو انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کرنے کی ترغیب دینی چاہیے' عبادت وہی قبول ہے جو انبیاء علیہم السلام کے طریقے کے مطابق ہو' اگر ان کے طریقے کے مطابق نہیں تو وہ مقبول نہیں خواہ وہ کتنی ہی افضل عبادت کیوں نہ ہو۔

❸ پہلے انبیاء علیہم السلام بھی نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے تھے۔

❹ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت محبت کا اثبات۔

❺ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اچھے افعال پسند کرتا ہے اور ان کے بارے میں انہیں وصیت فرماتا ہے اور اللہ جن کاموں کو ناپسند فرماتا ہے' ان سے بچنے کے لیے بندوں کو تاکید فرماتا ہے۔

❻ اسلام میانہ روی کو پسند کرتا ہے' اس لیے حضرت داؤد علیہ السلام کے رات کو سونے اور تہجد پڑھنے اور ایک دن نفلی روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کو پسند فرمایا۔

١١٧٨ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). رواه مسلم.

١١٧٨۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس مسلمان آدمی کو وہ میسر آجائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں کوئی چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٥٧).

فقه الحديث☆ ❶ (رجل مسلم) ''مسلمان آدمی'' اس سے مرد اور عورت دونوں مراد ہیں۔

❷ رات کے تمام اوقات میں اجابت دعا کے امکانات ہیں' اس لیے قبولیت کی امید سے رات کی تمام گھڑیوں میں دعا کرنی چاہیے۔

❸ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے امور خیر کے متعلق دعا کرے' گناہ یا قطع رحمی کے متعلق سوال نہ کرے۔

❹ رات کے آخری حصے میں دعا کرنا زیادہ افضل ہے' اس لیے کہ اس وقت اللہ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور خود پوچھتا ہے: ''ھل من مستغفر؟'' مگر اس گھڑی کا تعین نہیں کیا گیا' شاید اس میں بھی وہی حکمت پوشیدہ ہے جو لیلۃ القدر کے بارے میں ہے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں گزاریں۔

١١٧٩ـ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

١١٧٩۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. رواه مسلم.

فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک رات کو (تہجد کے لیے) کھڑا ہو تو وہ اپنی نماز کا آغاز دو مختصر رکعتوں سے کرے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٦٨).

١١٨٠ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. رواه مسلم.

۱۱۸۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو (تہجد کے لیے) بیدار ہوتے تو اپنی نماز کا آغاز دو مختصر رکعتوں سے فرماتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٦٧).

فقه الحديث: بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی نماز تہجد کا آغاز دو مختصر سی رکعتیں پڑھ کر کرے، اس لیے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل سے ثابت ہے۔

١١٨١ ـ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رواه مسلم.

۱۱۸۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ جب کسی تکلیف وغیرہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد چھوٹ جاتی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٤٦) (١٤٠).

فقه الحديث☆ اگر کوئی شخص معمول کے ساتھ نماز تہجد پڑھتا ہو اور کسی عذر، تکلیف یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے کسی روز تہجد نہ پڑھ سکے تو پھر وہ دن کے وقت بارہ رکعتیں ادا کرے۔

١١٨٢ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)). رواه مسلم.

۱۱۸۲۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص اپنے مقررہ وظیفے یا اس کے کچھ حصے کو پڑھے بغیر سو جائے اور پھر اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لیے (اتنا ہی اجر) لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے اسے رات ہی کے وقت پڑھا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٤٧).

غريب الحديث☆ (حزبه) وہ ورد و وظیفہ جو انسان روزانہ رات کو مقررہ مقدار و تعداد میں پڑھتا ہے، خواہ وہ ذکر و اذکار ہوں یا نوافل ہوں یا قراءت قرآن وغیرہ۔

فقه الحديث☆ اگر کسی شخص کا مقرر کردہ وظیفہ وقت مقررہ پر نہ ہو سکے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ نماز فجر سے نماز ظہر تک کے درمیانی وقفے میں اپنا وظیفہ پورا کرے۔

١١٨٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ

۱۱۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے، نماز تہجد پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے، اگر بیوی اٹھنے سے انکار کرے تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (اسی طرح) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی اٹھائے' اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو یہ اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (۱۳۰۸، ۱٤٥۰)، والنسائي (۳/ ۲۰٥)، وابن ماجه (۱۳۳۹)، وأحمد (۲/ ۲٥۰ و ٤۳٦) وغيرهم.

اس کی سند حسن ہے کیونکہ اس محمد بن عجلان صدوق راوی ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں (میاں بیوی کو بھی) باہمی تعاون کرنا چاہیے اور خواہش نفسانی کے مقابلے میں امر الٰہی کی اطاعت کرنی چاہیے۔

❷ نماز تہجد پڑھنا مردوں اور عورتوں سب کے لیے مستحب ہے۔

❸ میاں بیوی کا ایک دوسرے کو نماز تہجد کے لیے اٹھانا باعث اجر ہے۔

❹ زیادہ سے زیادہ نیکی کے کام کرنے کی ترغیب دلانا' اس لیے کہ نیکی کی ترغیب اور دعوت دینے والے کو عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

❺ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے نتیجہ میں آنی والی مشکلات برداشت کرنے کی ترغیب۔

۱۱۸٤ ـ **وَعَنْهُ** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا ـ أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۱۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کو جگائے اور وہ دونوں نماز پڑھیں یا دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو وہ دونوں ''ذاکرین'' اور ''ذاکرات'' میں لکھ دیے جاتے ہیں''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۱۳۰۹، ۱٤٥۱)، وابن ماجه (۱۳۳٥)، ابن حبان (۲٥٦۸ و ۲٥٦۹)، والبيهقي (۲/ ٥۰۱).

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ بیوی بچوں کو نماز تہجد پڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

❷ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل خانہ کی اسلامی تربیت کرے۔

❸ نماز تہجد یا نفل نماز باجماعت ادا کی جا سکتی ہے۔

۱۱۸٥ ـ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ

۱۱۸۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند ختم ہو جائے۔ اس لیے کہ اگر تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو پھر ممکن ہے کہ وہ مغفرت طلب کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَسُبَّ نَفْسَهُ)). متفقٌ عليه.

بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٤٧) ملاحظہ فرمائیں۔

١١٨٦ـ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنَ عَلٰى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَضْطَجِعْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٨٦ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کو عبادت کے لیے بیدار ہوا اور غلبۂ نیند کی وجہ سے قرآن پڑھنا اس کے لیے مشکل ہو رہا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے (تھوڑی دیر سو جائے اور بعد میں نماز پڑھ لے)''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٨٧).

فقه الحديث☆ ❶ اونگھ اور نیند کی حالت میں نماز تہجد پڑھنا ناپسندیدہ ہے، اس لیے کہ انسان کے جسم کا بھی اس پر حق ہے پس اس حق کی ادائیگی کے لیے بندے کو سونا چاہیے۔

❷ قیام اللیل غور و فکر، تدبر و تفکر اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے ہوتا ہے اگر نیند کا غلبہ ہو تو یہ صورت نہیں رہتی، پس اس صورت میں سو جانا چاہیے۔

❸ بندے کو چاہیے کہ قرآن مجید غور و فکر اور تدبر کے ساتھ پڑھے۔

❹ خشوع و خضوع، خالی دماغ اور حضوری دل سے نماز پڑھنی چاہیے۔

❺ غلبہ نیند کی وجہ سے نماز نہ پڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نماز تہجد تو گناہوں کی بخشش اور اللہ کی رحمت کے حصول کے لیے پڑھی جاتی ہے لیکن اونگھ اور نیند کی حالت میں انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ سے مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے خلاف ہی کوئی بات کہہ رہا ہے۔

٢١٣ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

٢١٣ـ باب: قیام رمضان یعنی تراویح کے مستحب ہونے کا بیان

١١٨٧ـ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). متفقٌ عليه.

١١٨٧ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٥٠ ـ فتح)، ومسلم (٧٥٩).

فقه الحديث☆ ❶ قیام رمضان کی ترغیب۔

❷ قیام رمضان کی خصوصیت ہے کہ اس کی وجہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

❸ گناہوں کی مغفرت و بخشش کے لیے کچھ شرائط بیان کی گئی ہیں:۔

(١) روزے کی فرضیت اور قیام کے استحباب پر ایمان۔

(٢) احتساب سے مراد عمل کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے حصول اجر کی امید اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا ارادہ رکھنا، نہ کہ نمود و نمائش اور ریا و شہرت مقصود ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ قیام رمضان سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

۱۱۸۸۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ؛ فَيَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان کو لازمی قرار دیے بغیر اس کے بارے میں ترغیب دلایا کرتے تھے۔ پس آپ یوں فرماتے: ''جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی امید سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۷۵۹) (۱۷٤)۔

غریب الحدیث☆ (عزیمة) ''حتمی، واجب وضروری''۔

فقه الحدیث☆ ❶ امام کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نوافل پڑھنے اور ایسے کام کرنے کی ترغیب دلائے جو انہیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔

❷ لوگوں کو کسی ایسے کام کے بارے میں حتمی طور پر پابند نہیں کرنا چاہیے جس کے وجوب کے بارے میں نص نہ ہو۔

❸ اپنے ساتھیوں کو ترغیب دلاتے رہنا چاہیے کہ وہ اپنا ہر نیک عمل ایمان واحتساب کے ساتھ کریں۔ کسی بھی عمل کی قبولیت کے لیے پہلی شرط عقیدہ توحید ہے یعنی ایمان باللہ اور دوسری شرط احتساب ہے یعنی جو بھی عمل کیا جائے وہ اللہ سے اجروثواب کی نیت سے کیا جائے۔

❹ اللہ تعالیٰ کی عظمت ورحمت کا بیان کہ وہ قیام رمضان کی وجہ سے بندوں کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

❺ رمضان کی فضیلت۔

❻ قیام اللیل، نماز تراویح اور تہجد ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔

❼ قیام رمضان کی تعداد کے بارے میں حدیث نمبر (۱۱۷۲) ملاحظہ فرمائیں' جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان رات کو گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے' جبکہ بیس رکعت نماز تراویح کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔

۲۱۴۔ بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ أَرْجٰى لَيَالِيْهَا

۲۱۴۔ باب: شب قدر کے قیام کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان راتوں میں سے کون سی رات زیادہ امید والی ہے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ [القدر: ۱] اِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ﴾ [الدخان: ۳] الآيات.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً ہم نے اس (قرآن مجید) کو شب قدر میں نازل کیا''...... آخر سورت تک۔

اور فرمایا: ''ہم نے اس قرآن مجید کو بابرکت رات میں نازل کیا''۔

شرح الآیات☆ پہلی آیت میں فرمایا کہ ہم نے اس قرآن مجید کو ''شب قدر'' میں اتارا، دوسری آیت میں ''بابرکت رات'' کا ذکر فرمایا۔ دونوں سے ایک ہی رات مراد ہے اور وہ شب قدر ہے جو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات قرآن مجید کو لوح محفوظ سے بیت العزت میں اتارا' جو پہلے آسمان پر ہے اور پھر وہاں سے حسب ضرورت وقتاً فوقتاً رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ اس رات کی فضیلت یہ ہے کہ اس ایک رات کی عبادت دیگر ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے' وہ رات ہر قسم کی آفت اور تکلیف سے محفوظ رہتی ہے اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ اس رات میں جبرائیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ فرشتے اذن الٰہی سے نازل ہوتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

١١٨٩ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). متفقٌ عليه.

۱۱۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان و احتساب کے ساتھ شب قدر میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١٥ و ٢٥٥ ـ فتح)، ومسلم (٧٦٠).

فقه الحديث☆ شب قدر کی فضیلت کا بیان کہ اس ایک رات کی عبادت دیگر ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ قیام کا مطلب ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق جاگ کر اللہ کی عبادت کی جائے یعنی تلاوت' نوافل اور توبہ و استغفار کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے۔

١١٩٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)). مُتفقٌ عليه.

۱۱۹۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے چند آدمیوں کو خواب میں آخری سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں کے بارے میں موافقت و مماثلت رکھتے ہیں' پس جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٥٦ ـ فتح)، ومسلم (١١٦٥).

فقه الحديث☆ ❶ اہل ایمان کے خواب سچے ہوتے ہیں اور وہ خیر و بھلائی کے امور میں موافقت و مماثلت رکھتے ہیں' لیکن کسی خواب کی بنیاد پر شرعی حکم کو نافذ نہیں کیا جاتا' جب تک شریعت کی مہر صداقت اس پر ثبت نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان کے کلمات سیکھے اور اس کا طریقہ دیکھا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا اور پھر آپ نے اسے سچا خواب قرار دیا اور آپ کے فرمان کے مطابق اذان شروع کی گئی۔

❷ شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا چاہیے۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

١١٩١ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)). متفقٌ عليه.

۱۱۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''رمضان کے آخری دس دنوں میں شب قدر کو تلاش کرو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٥٩ ـ فتح)، ومسلم (١١٦٩).

غريب الحديث☆ (يجاور) ''اعتکاف کرتے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں اعتکاف کرنا مستحب ہے۔

❷ شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے۔

❸ شب قدر کو تلاش کرنے کے لیے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں کو شب بیداری کرنی چاہیے۔

۱۱۹۲ - **وَعَنْهَا** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)). رواه البخاري.

۱۱۹۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٥٩).

فقه الحديث ☆ ❶ اس حدیث نے تخصیص فرمادی کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق (اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں) رات میں تلاش کرنی چاہیے۔ یہ پانچ راتیں ہیں' ان میں شب قدر کو تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہ اس طرح کہ ان راتوں میں شب بیداری کی جائے، قیام کیا جائے، تلاوت کی جائے، ذکر واذکار کیے جائیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

۱۱۹۳ - **وَعَنْهَا** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ، اَحْيَا اللَّيْلَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. مُتَّفَقٌ عليه.

۱۱۹۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ رات کو بیدار رہتے' اپنے گھر والوں کو جگاتے، خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے (یعنی عبادت الٰہی میں مصروف ہوجاتے)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٦٩ - فتح)، ومسلم (١١٧٤).

غريب الحديث ☆ (شد المئزر) ''ازار کس لیتے'' یعنی بیویوں سے الگ ہوجاتے اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوجاتے۔

فقه الحديث ☆ ❶ نبی ﷺ آخری عشرے کے آغاز ہی میں خصوصی طور پر عبادت کا اہتمام فرماتے' پوری رات بیدار رہتے' اپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے تھے۔ آپ ﷺ ان ایام میں کمر کس لیتے اور خوب عبادت کرتے۔

❷ عبادت واطاعت پر مداومت اختیار کرنا مستحب ہے۔

❸ اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کی ترغیب دینی چاہیے' ان کی اسلامی تربیت کرنی چاہیے اور نماز پڑھنے کا حکم دینا چاہیے۔

❹ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

۱۱۹٤ - **وَعَنْهَا** قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِيْ رَمَضَانَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ، وَفِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْهُ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں جس قدر محنت وکوشش کرتے تھے اس قدر غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے اور جو محنت وکوشش رمضان کے آخری عشرے میں کرتے تھے وہ اس کے دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (١١٧٥).

فقه الحديث ☆ ❶ رمضان اور اس کے آخری عشرے کی فضیلت کا بیان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ رسول اللہ ﷺ سال کے باقی مہینوں کی نسبت رمضان اور پھر رمضان کے باقی دنوں کی نسبت آخری دس دنوں میں عبادت کا خصوصی اہتمام فرماتے اور ان ایام میں خوب محنت وکوشش فرماتے تھے۔

١١٩٥ - وَعَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: ((قُولِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

۱۱۹۵۔ حضرت عائشہ ؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں اگر مجھے پتا چل جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں (کیا دعا کروں)؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہو اے اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف فرمادے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ صحیح ۔ أخرجه الترمذی (٣٥١٣) بإسناد صحیح.

غریب الحدیث☆ (أرأیت) ''مجھے بتائیں''۔

فقه الحدیث☆ ❶ شب قدر کا تعین تو کوئی نہیں کہ وہ کون سی رات ہے لیکن اس کی کچھ علامتیں ہیں جو بعض بندوں پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اس رات بکثرت فرشتوں کے نزول کی وجہ سے ایک خاص قسم کی سکینت محسوس ہوتی ہے، یہ رات زیادہ ٹھنڈی یا زیادہ گرم نہیں ہوتی، اس کی صبح کو طلوع ہونے والا سورج زیادہ تیز نہیں ہوتا۔

❷ عمل کرنے سے پہلے اہل علم سے اس کے بارے میں معلومات لے لینی چاہییں۔

❸ عفو ودرگزر یعنی ''العفو'' اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

❹ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت محبت کا اثبات کہ وہ عفو ودرگزر کو پسند کرتا ہے۔

❺ دنیا کی نسبت آخرت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔

❻ اجابت دعا کے اوقات میں دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

٢١٥ - بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ

۲۱۵۔ باب: مسواک کی فضیلت اور فطری چیزیں

١١٩٦ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ)). متفق عليه.

۱۱۹۶۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر (یا فرمایا لوگوں پر) مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (٢/ ٣٧٤ - فتح)، ومسلم (٢٥٢).

فقه الحدیث☆ ❶ مسواک کرنا واجب نہیں اگر یہ واجب ہوتا تو آپ اس کے کرنے کا حکم فرماتے۔

❷ مسواک کرنا پسندیدہ عمل ہے، اس سے اللہ راضی ہوتا ہے، اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے نماز کے وقت مسواک کرنا مستحب اور پسندیدہ عمل ہے۔

❸ دین انتہائی آسان ہے، اس کا کوئی حکم انسانی بساط سے بڑھ کر نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١١٩٧ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. متفقٌ عليه.

((الشَّوْصُ)): الدَّلْكُ.

۱۱۹۷۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو آپ مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے۔ (متفق علیہ)

(یشوص) ''ملنا، صاف کرنا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۳۵٦ ـ فتح)، ومسلم (۲۵۵).

فقه الحديث☆ نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا مستحب ہے' اس لیے کہ سونے کی وجہ سے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے۔ کیونکہ معدے کے بخارات منہ کی طرف آتے ہیں جس سے منہ میں بدبو سی پیدا ہو جاتی ہے' اس لیے بیداری کے وقت مسواک کرنا بہت ضروری ہے تاکہ منہ کی صفائی ہو سکے۔

١١٩٨ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار کرتے تھے۔ پس جب اللہ کو منظور ہوتا وہ آپ کو بیدار کرتا۔ پس آپ مسواک کرتے' وضو کرتے اور نماز پڑھتے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٤٦).

فقه الحديث☆ ❶ وضو وغیرہ کرنے کے لیے دوسروں سے مدد لینا جائز ہے۔

❷ گھر والوں کو چاہیے کہ وہ گھر کے مالک کی امور خیر میں معاونت کریں' اس طرح وہ بھی اجر میں شریک ہوں گے۔

❸ وضو سے پہلے' نماز سے پہلے اور نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا مستحب ہے۔

١١٩٩ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۹۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے تمہیں مسواک کے بارے میں بہت تاکید کی ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۳۷٤ ـ فتح).

فقه الحديث☆ مسواک کے فضائل کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو مسواک کرنے کی ترغیب دلاتے تھے اور اس کے بارے میں بہت تاکید کرتے تھے۔

١٢٠٠ ـ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۰۰۔ حضرت شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب نبی ﷺ گھر تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ ﷺ نے بتایا: مسواک کرتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۵۳).

فقه الحديث☆ ❶ نیک لوگوں کے اعمال کے بارے میں ان کے اہل خانہ سے پوچھا جا سکتا ہے تاکہ ان کی اقتداء کی جا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ گھر میں داخل ہونے پر مسواک کرنا مستحب ہے۔

۱۲۰۱۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ. متفقٌ عليه، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۱۲۰۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت مسواک کا کنارہ آپ کی زبان مبارک پر تھا (یعنی آپ مسواک کر رہے تھے)۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۳۵۵ ـ فتح)، ومسلم (۲۵٤).

فقه الحديث☆ ❶ زبان پر لمبائی کی جانب اور دانتوں پر چوڑائی کی جانب مسواک کرنا مستحب ہے۔

❷ مسواک کرنے کی تاکید' اس لیے کہ یہ صرف دانتوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ یہ تو پورے منہ کی صفائی اور معدے کی بہتری کے لیے بھی مفید ہے۔

❸ لوگوں کے سامنے مسواک کرنا جائز ہے اور یہ کوئی خلاف مروت کام نہیں۔

۱۲۰۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). رَوَاهُ النَّسائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ.

۱۲۰۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے''۔ (اسے نسائی اور ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه النسائي (۱/ ۱۰)، وابن خزيمة (۱۳۵) وغيرهم.

اس کی سند صحیح ہے اور بخاری نے اسے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ مسواک اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔

❷ مسواک منہ کی صفائی کا آلہ ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ نظافت کو پسند کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو بھی پسند کرتا ہے۔ اسی لیے اس نے اپنے بندوں کو اپنی رضا والے اعمال بتا دیے کہ ان اعمال کے کرنے سے تم اللہ کی رضا حاصل کر سکتے ہو اور ان میں سے ایک مسواک کرنا بھی ہے۔

۱۲۰۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ)). مُتفقٌ عليه.

الاِسْتِحْدَادُ: حَلْقُ الْعَانَةِ، وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِي حَوْلَ الْفَرْجِ.

۱۲۰۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فطری چیزیں پانچ ہیں یا فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا' ناخن تراشنا ،بغل کے بال اکھیڑنا اور مونچھیں کٹوانا''۔ (متفق علیہ)

(الاستحداد) زیر ناف بال صاف کرنا یعنی ان بالوں کا مونڈنا جو شرم گاہ کے اردگرد ہوتے ہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳۳٤ ـ فتح)، ومسلم (۲۵۷).

تنبیہ: ''خمس من الفطرة'' والی روایت ''الفطرة خمس'' روایتِ حصر سے زیادہ واضح ہے' اس لیے کہ دوسری احادیث میں فطرت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں پانچ سے زائد چیزیں بیان کی گئی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں حصر مراد نہیں۔

غریب الحدیث☆ **(الفطرة)** جس شخص نے یہ افعال کیے تو اس نے اپنے آپ کو فطرت سے متصف کرلیا جس پر اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پیدا فرمایا' انہیں اس خصلت و جبلت اور فطرت پر فائز رہنے کی ترغیب دلائی اور ان کے لیے یہ بات پسند فرمائی کہ وہ کامل ترین صفات اور بہترین صورت پر رہوں۔ بعض نے یہ تعریف کی ہے کہ وہ قدیم طریقہ جسے انبیاء علیہم السلام نے پسند فرمایا۔

(الختان) ''ختنہ کرنا''۔ (نتف الإبط) ''بغل کے بال اکھیڑنا''۔ (تقليم الأظفار) ''ناخن تراشنا''۔

فقه الحديث☆ ❶ یہ فطری چیزیں دین و دنیا کی بہتری کے متعلق ہیں' ان سے ہیئت خوبصورت ہو جاتی ہے' بدن پاک صاف ہو جاتا ہے اور جسم سے بدبو وغیرہ ختم ہو جاتی ہے۔

❷ ختنہ کرانا ہر مسلمان مرد پر واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک نومسلم شخص سے فرمایا: ''حالت کفر والے بال منڈوا اور ختنہ کروا''۔

❸ بغل کے بال اکھیڑنے چاہییں لیکن اگر کسی شخص کو تکلیف محسوس ہو تو وہ مونڈ بھی سکتا ہے' مقصد بالوں کی صفائی ہے۔

❹ ناخن تراشنے چاہییں لیکن افسوس کہ آج کے مرد و زن جو ''ماڈرن اور تہذیب یافتہ'' بنتے ہیں' وہ وحشی جانوروں کی طرح ناخن بڑھاتے ہیں اور اس پر نازاں بھی ہیں۔

❺ مونچھیں بھی کترانی چاہییں اور اسی طرح شرم گاہ کے بال بھی صاف کرنے چاہییں۔

١٢٠٤ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)) قَالَ الرَّاوِي: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ؛ قَالَ وَكِيعٌ - وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ -: انْتِقَاصُ الْمَاءِ؛ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

((الْبَرَاجِمُ)) بالباءِ الْمُوَحَّدَةِ والجيم، وهي: عُقَدُ الْأَصَابِعِ ((وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ)) مَعْنَاهُ: لَا يَقُصُّ مِنْهَا شَيْئًا.

۱۲۰۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس چیزیں فطری ہیں: مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا (داخل کرنا)' ناخن تراشنا' انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا' بغل کے بال اکھیڑنا' زیر ناف بال مونڈنا اور استنجا کرنا''۔ راوی نے بیان کیا کہ میں دسویں چیز بھول گیا ہوں' شاید وہ کلی کرنا ہو۔ وکیع رحمہ اللہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں' بیان کرتے ہیں کہ ''انتقاص الماء'' سے مراد ہے استنجا کرنا۔ (مسلم)

(البراجم) باء اور جیم کے ساتھ ''انگلیوں کے جوڑ''۔ (إعفاء اللحية) ''داڑھی کو بڑھانا' اس میں سے کچھ بھی نہ کاٹنا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦١).

فقه الحديث☆ ❶ فطری چیزیں دس ہیں۔

❷ اسلام دین نظافت ہے' اسی لیے مسلمانوں کو اپنے جسم پاک صاف رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

❸ داڑھی کی کاٹ چھانٹ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔

❹ داڑھی رکھنا اور سنت کے مطابق رکھنا واجب ہے۔ داڑھی منڈانے والا گناہ گار ہے اور اس کے بہت سے مفاسد ہیں۔ الشیخ البانی رحمہ اللہ نے انہیں (آداب الزفاف) میں بیان کیا ہے:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر و تبدل۔
② رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت۔
③ کفار سے مشابہت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مونچھوں کو کاٹو' داڑھی بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو'۔
④ داڑھی منڈوانا عورتوں سے مشابہت ہے۔

١٢٠٥۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى)). متفقٌ عَلَيْه.

۱۲۰۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٤٩ ـ فتح)، ومسلم (٢٥٨).

غريب الحديث ☆ (أحفوا) ''کاٹو''۔

فقه الحديث ☆ ❶ داڑھی مونڈنا حرام ہے' اسے بڑھانا واجب ہے اور اس کی کاٹ چھانٹ جائز نہیں۔
❷ مونچھیں کاٹنے کا حکم ہے' لہٰذا انہیں بڑھانا حرام ہے۔ اللہ اعلم

٢١٦۔ بَابُ تَأْكِيدِ وُجُوبِ الزَّكَاةِ وَبَيَانَ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

۲۱۶۔ باب: وجوب زکوٰۃ کی تاکید' اس کی فضیلت اور اس سے متعلقہ احکام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ [البقرة: ٤٣]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة: ٥]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ [التوبة: ١٠٣].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو''۔

اور فرمایا: ''انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اس کے لیے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی ہے سیدھا دین''۔

اور فرمایا: ''ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کریں' انہیں پاک کریں اور اس کے ذریعے سے ان کا تزکیہ کریں''۔

شرح الآيات ☆ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ایک ساتھ نازل فرمایا ہے۔ نماز حقوق اللہ سے اور زکوٰۃ حقوق العباد سے متعلق ہے۔ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت و اطاعت کرنے کے زمرے میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا اور اسے ہی سیدھا دین قرار دیا۔

تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کریں' اس طرح ان کے اخلاق اور اموال کی تطہیر کریں اور ان کا تزکیہ فرمائیں۔

اسلام میں زکوٰۃ کی اتنی اہمیت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو انھوں نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر انھوں نے ایک بکری کا بچہ یا کوئی رسی جو یہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے' زکوٰۃ میں جمع نہ کرائی تو میں ان مانعین زکوٰۃ سے جہاد و قتال کروں گا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوۃ انسان کو شح وبخل اور حرص سے پاک کرتی ہے اسی لیے صدقات کو لوگوں کی میل کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انہیں گناہوں سے پاک کرتی ہے اور یہ فقیر ومحتاج شخص کو حسد اور بغض سے پاک کرتی ہے اور اس کے دل میں مالدار بھائیوں کے بارے میں محبت اور خیر خواہی کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ اس طرح معاشرے کے تمام افراد خیر وبھلائی اور نیکی وتقوی میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔

١٢٠٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)). متفقٌ عليه.

۱۲۰۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۷۵) ملاحظہ فرمائیں۔

١٢٠٧ ـ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)) قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: ((لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ)) قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: ((لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ: وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ)). مُتفقٌ عليه.

۱۲۰۷۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجد میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی گنگناہٹ سن رہے تھے لیکن ہمیں اس کی گفتگو سمجھ نہیں آرہی تھی حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا۔ پس وہ آپ سے اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں''۔ اس نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں' مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے نفل پڑھو''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔'' اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں' مگر یہ کہ تم خوشی سے نفل روزہ رکھو''۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوۃ کا بھی ذکر فرمایا تو اس آدمی نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں' مگر یہ کہ تو خوشی سے کوئی صدقہ کرے''۔ جب وہ آدمی واپس لوٹا: تو اس نے کہا اللہ کی قسم! میں اس پر نہ کوئی زیادتی کروں گا اور نہ اس میں کوئی کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آدمی کامیاب ہو گیا اگر یہ (اپنی بات میں) سچا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ١٠٦ ـ فتح)، ومسلم (١١).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (ثائر الراس) "سر کے پراگندہ بال"۔ (نسمع دوی صوته) "ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے" یعنی آواز کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کیونکہ وہ شخص کچھ دور سے گفتگو کر رہا تھا۔

فقہ الحدیث☆ ❶ دیہاتیوں کی پراگندگی کا بیان۔

❷ اس چیز کا بیان کہ جس شخص تک اسلام کی دعوت پہنچے اور وہ مسلمان ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دین کے احکامات کی سمجھ بوجھ حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اگرچہ وہ دیہاتی اور ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو۔

❸ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

❹ نفل عبادت کی فضیلت و اہمیت کہ یہ انسان کو فرائض کی ادائیگی پر تیار کرتی ہے اور نفل کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت کے دن فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

❺ ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور اس حدیث میں نفل روزوں کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

❻ زکوٰۃ شرائع وارکان اسلام میں سے ہے۔

❼ جو شخص فرائض کی پابندی کرتا ہے اگر وہ ایمان واحتساب میں سچا ہے تو وہ کامیاب ہے خواہ وہ نوافل کا اہتمام نہ بھی کرے۔

❽ رسول اللہ ﷺ نے شہادتین کا ذکر نہیں فرمایا' اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ یہ شخص ان کے بارے میں پہلے سے جانتا ہے یا پھر وہ شخص شرائع فعلیہ کے متعلق پوچھ رہا تھا۔

❾ اس میں حج کا ذکر نہیں' حج یا تو اس واقعہ کے بعد فرض ہوا یا پھر راوی نے اختصار سے کام لیا۔ (اللہ اعلم)

١٢٠٨۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اُدْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ، وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ)). متفقٌ عليه.

۱۲۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف عامل (گورنر بنا کر) بھیجا تو فرمایا: "انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں' اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے گی اور ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے گی۔" (متفق علیہ)

شرح الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۰۸) ملاحظہ فرمائیں۔

١٢٠٩۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى

۱۲۰۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں پس جب وہ یہ کام کریں تو انھوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیے' بجز حق اسلام کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے"۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ)). متفقٌ عليه.

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۹۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٢١٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ**))؟! فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ! لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. مُتفقٌ عليه.

۱۲۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ دفات پا گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے بعض قبیلے کافر ہو گئے (اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنا چاہا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے) کہا: آپ لوگوں سے قتال کیسے کریں گے؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں' پس جس شخص نے اس کا اقرار کر لیا اس نے اپنا مال و جان مجھ سے محفوظ کر لیا بجز حق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے؟!'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز و زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا' اس لیے کہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے وہ رسی جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے' مجھے دینے سے روک لی تو میں اس کے روکنے پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تھوڑی دیر بعد ہی مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے' پس میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢٦٢ ـ فتح)، ومسلم (٢٠).

غریب الحدیث☆ **(عقالا)** ''وہ رسی جس سے اونٹ کو باندھا جاتا ہے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں ان کے علم کی وسعت و رسوخ اور پختگی کا بیان۔

❷ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو توفیق عنایت فرمائی کہ انھوں نے اپنے نور بصیرت اور صواب رائے سے مانعین زکوۃ کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔

❸ قیاس کرنا جائز ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانع زکوۃ کو تارک صلوۃ پر قیاس کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح تارک صلوۃ کافر ہے اسی طرح مانع زکوۃ بھی کافر ہے' میں نماز و زکوۃ میں فرق کرنے والے شخص سے قتال کروں گا۔

❹ کلمہ اخلاص کی فضیلت کہ جو شخص اس کا اقرار کر لیتا ہے اور اس پر ایمان لے آتا ہے تو حق اسلام (قصاص' رجم وغیرہ) کے علاوہ اس کا مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔

❺ حاکم کسی معاملے کے ظاہری پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرتا ہے' باطنی معاملات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

❻ مرتد کی توبہ قابل قبول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❼ بعض مسائل کا علم کسی بڑے شخص کو بھی نہیں ہوسکتا اور وہ اپنے خیال اور علم کے مطابق کوئی فیصلہ کر لیتا ہے تو پھر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن و سنت سے دلیل مل جانے پر اپنی رائے' خیال اور علم کو درست کر لینا چاہیے۔ جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام تو کہتا ہے کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا اس کا جان و مال محفوظ ہو گیا' تو اے ابوبکر! آپ ان سے کیسے جہاد کریں گے جبکہ وہ کلمہ گو ہیں؟ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی۔ اب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز اور زکوۃ میں فرق کرتا ہے میں اس سے قتال کروں گا۔ اب یہ دو متضاد آراء ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احساس ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے درست ہے تو انھوں نے فرمایا: ''**فعرفت أنه الحق**'' مجھے پتا چل گیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا موقف درست ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی سوچ عطا فرمائے کہ قرآن و سنت کے مقابلے میں اپنی بات کو کچھ بھی اہمیت نہ دیں اور فوراً حق بات کی طرف رجوع کریں اور اس کے حق ہونے کا اقرار کریں۔

۱۲۱۱۔ وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: ((**تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۱۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۱۲۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ((**تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ**)) قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا اَزِيدُ عَلَى هٰذَا. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هٰذَا**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا' نماز قائم کر' فرض زکوۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ''۔ اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس جب وہ شخص واپس مڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲۶۱ ـ فتح)، ومسلم (۱۴).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۰۷) ملاحظہ فرمائیں اور کچھ مزید:

❶ وہ دیہاتی چونکہ نو مسلم تھا' اس لیے آپ نے اسے زیادہ مسائل نہیں بتائے۔

❷ رسول اللہ ﷺ نے جب اس دیہاتی کو احکام بتائے تو اس نے کہا میں ان میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کروں گا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے اس جذبۂ اطاعت کو دیکھتے ہوئے اسے جنت کی بشارت عطا فرما دی۔ اس سے ثابت ہوا کہ ایسے لوگ جنت کے مستحق ہیں جو دین میں کمی بیشی نہیں کرتے' بس جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے کہا اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اسی کی دعوت پیش کرتے ہیں اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تجاوز نہیں کرتے' جیسا کہ اہل بدعت کا شعار ہے۔ کیونکہ دین میں کمی بیشی کرنا اسلام نہیں بلکہ منافی اسلام ہے۔

١٢١٣ ـ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۱۳۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢٦٧ ـ فتح)، ومسلم (٥٦).

فقه الحديث☆ ❶ نبی ﷺ کی بیعت اسلام پر ادائے زکوۃ کے بغیر مکمل نہیں ہوتی' جو شخص مانع زکوۃ ہے وہ اپنے عہد اور بیعت پر ثابت اور قائم نہیں۔ اس لیے کہ جن چیزوں پر نبی ﷺ کی بیعت کی جائے وہ سب واجب ہیں۔

❷ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا میثاق نبوی ہے۔

❸ بیعت تین قسم کی ہے: (۱) بیعت اسلام (۲) بیعت جہاد اور (۳) بیعت خلافت۔ اس کے علاوہ جو صوفیا اپنے سلسلۂ تصوف کی بیعت لیتے ہیں یہ قرون خیر کے بعد کی ایجاد ہے۔

١٢١٤ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ، وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ، وَجَبِينُهُ، وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، أَوْفَرَ مَا كَانَتْ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا، رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)).

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا

۱۲۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس (بقدر نصاب) سونا اور چاندی ہے لیکن وہ ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کے لیے (اس سونے چاندی سے) آگ کے تختے بنائے جائیں گے' انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے ساتھ اس کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ جب بھی وہ تختیاں ٹھنڈی ہوں گی تو (اسے داغنے کے لیے) انہیں دوبارہ گرم کیا جائے گا۔ یہ عمل اس روز مسلسل جاری رہے گا جو پچاس ہزار سال کا دن ہے حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا''۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اونٹوں کا مالک جو ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرے گا اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کی باری کے دن ان کا دودھ ضرورت مندوں کے لیے دوہا جائے (یعنی ان میں تقسیم کیا جائے)' پس جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کے مالک کو ایک چٹیل میدان میں ان اونٹوں کے سامنے منہ یا پیٹ کے بل گرا دیا جائے گا' یہ اونٹ اس وقت اتنے موٹے ہوں گے جو وہ زیادہ سے زیادہ دنیا میں موٹے رہے تھے۔ وہ ان میں سے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا۔ وہ اپنے سموں سے اسے روندیں گے اور اپنے موہنوں سے اسے کاٹیں گے۔ جب ان کا پہلا اونٹ گزر جائے گا تو اس پر پھر ان کا آخری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إذا كان يَوْمُ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلاَ جَلْحَاءُ وَلاَ عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا' كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلاَهَا، رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ)).

قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: ((الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلاَمِ، فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ، وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا، وَلاَ رِقَابِهَا؛ فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلاَمِ فِيْ مَرْجٍ، أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ، وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ، وَلاَ تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا، وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلاَ مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلاَ يُرِيْدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ)).

قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: ((مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ﴾)).

اونٹ دوبارہ لوٹا دیا جائے گا۔ اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دکھا دیا جائے گا''۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! گائے اور بکریوں کا کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو گائے اور بکریوں کا مالک ہے' اگر وہ ان میں سے ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس شخص کو ان کے لیے ایک بہت بڑے میدان میں منہ یا پیٹھ کے بل گرا دیا جائے گا اور وہ ان میں سے کسی کو گم نہیں پائے گا' ان میں کوئی (بکری یا گائے) مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ بغیر سینگ کے اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی یہ اس شخص کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی جب اس پر ان کی پہلی بکری یا گائے گزر جائے گی تو اس پر ان کی آخری (گائے یا بکری) لوٹا دی جائے گی' اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا (تب تک یہ عمل جاری رہے گا)۔ پس اسے اس کا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دکھا دیا جائے گا''۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! گھوڑوں کا کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے ہیں' ایک وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہے' ایک وہ جو آدمی کے لیے فقر و فاقہ سے پردہ ہے اور ایک وہ جو آدمی کے لیے اجر ہے۔ وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہے' پس وہ آدمی جس نے گھوڑے کو ریاء فخر اور اہل اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے باندھ رکھا ہے پس یہ گھوڑا اس کے لیے (گناہ کا) بوجھ ہے۔ اور رہے وہ گھوڑے جو اس (مالک) کے لیے (فقر و فاقہ اور ضرورت کے وقت) پردہ (اس آدمی (کا گھوڑا ہے) جس نے انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں باندھا (پالا) پھر وہ ان کی پیٹھوں اور ان کی گردنوں میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو فراموش نہیں کرتا (یعنی ضرورت مند کو مانگنے پر عاریتاً دے دیتا ہے)۔ رہے وہ گھوڑے جو اس کے لیے موجب ثواب ہیں' وہ ہیں جن کو آدمی نے اہل اسلام کے فائدے کے لیے اللہ کی راہ میں کسی سرسبز چراگاہ یا کسی باغ میں باندھ رکھا ہے' وہ اس چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

کھائیں گے تو اس کے لیے ان کی کھائی ہوئی چیزوں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر کوئی گھوڑا اپنی رسی تڑوا کر ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر چڑھتا اور کودتا ہے تو اس دوران وہ جتنے قدم چلتا اور لید وغیرہ کرتا ہے تو ان کی تعداد کے برابر بھی اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے' اگر مالک اسے لے کر کسی نہر پر سے گزرے اور وہ اس میں سے پانی پی لے حالانکہ وہ مالک اسے پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی کرے تو اللہ اس کے پیے ہوئے پانی کے برابر بھی نیکیاں عطا فرمائے گا''۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! گدھوں کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا کچھ نازل نہیں کیا گیا: ''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا تو (قیامت والے دن) وہ اسے بھی دیکھ لے گا''۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲٦۷ ـ فتح)، ومسلم (۹۸۷).

غريب الحديث☆ **(حقها)** ''اس کی زکوۃ''۔ **(قرقر)** ''چٹیل میدان''۔ **(الفصيل)** ''اونٹنی کا بچہ''۔ **(عقصاء)** ''مڑے ہوئے سینگوں والی''۔ **(الجلجاء)** ''جس کے سینگ نہ ہوں''۔ **(العضباء)** ''جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں''۔ **(الأظلاف)** ''کھر''۔ **(نواء)** ''مخالفت دشمنی''۔ **(مرج)** ''سرسبز چراگاہ''۔ **(طولها)** رسی جس سے گھوڑے کو باندھا جاتا ہے۔ **(استنت)** ''کودنا''۔ **(الشرف)** ''ٹیلا''۔ **(الفاذة الجامعة)** ''منفرد اور جامع''۔

فقه الحديث☆ ❶ زکوۃ ادا کرنا واجب ہے' جو شخص زکوۃ ادا نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو عذاب الٰہی میں مبتلا کرتا ہے۔

❷ جو شخص جس چیز کا مالک ہے اگر وہ اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت والے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔

❸ یہ عذاب جہنم کا عذاب نہیں بلکہ یہ تو حساب کتاب والے (پچاس ہزار سال کے برابر) دن کا میدان حشر میں عذاب ہے حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا' تب تک یہ سزا کا سلسلہ چلتا رہے گا۔

❹ فیصلے کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔

❺ گھوڑے تین قسم کے ہیں اور گھوڑوں کے مسئلے میں ''سبیل اللہ'' کا لفظ دو مرتبہ آیا ہے' پہلے ''سبيل الله'' کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑے پالنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے اپنی ضروریات پوری کرے گا تاکہ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے اور دوسرے ''سبيل الله'' سے مراد جہاد کے لیے گھوڑا پالنا ہے' اس قسم کا گھوڑا باعث اجر و ثواب ہے جس کی تفصیل حدیث میں ہے۔

❻ ہر شخص کو اس کا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دکھا دیا جائے گا یعنی میدان محشر کی اس سزا کے بعد اگر اللہ چاہے گا تو اس شخص کو جنت میں ورنہ جہنم میں بھیج دے گا۔

۲۱۷۔ بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَيَانَ فَضْلِ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

۲۱۷۔ باب: رمضان کے روزوں کا وجوب' ان کی فضیلت اور ان سے متعلقہ احکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ [البقرة: ۱۸۳ - ۱۸۵]

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے''۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: ''رمضان کا مہینا وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا' یہ لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے اور ہدایت اور حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والے دلائل ہیں' پس جو شخص اس مہینے کو پالے اس کو چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہے''۔

اس سے متعلق احادیث اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔

شرح الآیات ☆ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں' ساتھ ہی یہ بھی بتادیا کہ یہ صرف امت محمدیہ پر فرض نہیں کیے گئے بلکہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ روزے کا مقصد یہ بیان کیا کہ تم لوگ روزے رکھ کر متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔ پھر روزے کی مقدار بتاتے ہوئے بڑا حکیمانہ انداز اختیار کیا' فرمایا: ﴿أياما معدودات﴾ وہ گنتی کے دن ہیں یعنی صرف ماہ رمضان۔ رمضان المبارک میں قرآن مجید نازل ہوا' اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس کا آغاز اس مہینے میں ہوا یا یہ کہ پورا قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا بیت العزت پر اتارا گیا پھر وہاں سے وقتاً فوقتاً حسب احوال اترتا رہا۔

۱۲۱۵ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ، فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ. وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ، وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ)). متفقٌ عليه.

وهذا لفظ رواية البُخاري. وفي رواية له: ((يَتْرُكُ طَعَامَهٗ، وَشَرَابَهٗ، وَشَهْوَتَهٗ، مِنْ اَجْلِيْ، الصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا)).

وفي رواية لمسلم: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ

۱۲۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا''۔ روزہ ڈھال ہے' پس جس روز تم میں سے کوئی شخص روزے سے ہو تو وہ فحش کلام کرے نہ شور و غل' اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑائی جھگڑا کرے تو یہ کہہ دے میں تو روزے دار ہوں' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہے۔ روزے دار کے لیے خوشی کے دو مواقع ہیں جن میں وہ خوش ہوتا ہے' جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اپنے روزہ افطار کرنے (عید الفطر) سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے (کے اجر) سے خوش ہوگا''۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ بخاری کی روایت کے ہیں اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے: ''یہ شخص اپنا کھانا پینا اور اپنی جنسی خواہش میرے لیے چھوڑتا ہے' روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور (عام ہر) نیکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُضَاعَفُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ: يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ. وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

کا بدلہ دس گنا ہے''۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''ابن آدم کے تمام نیک اعمال کو بڑھایا جاتا ہے' نیکی کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''سوائے روزے کے (اس کے اجر کا معاملہ مختلف ہے) پس وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' روزہ دار اپنی جنسی خواہش اور اپنا کھانا میری ہی وجہ سے چھوڑتا ہے''۔ روزے دار کے لیے خوشی کے دو مواقع ہیں' ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت اور اس کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١٨ ـ فتح)، ومسلم (١١٥١) (١٦٣)' والرواية الثانية عند البخاري (٤/ ١٠٣ ـ فتح)' والرواية الثالثة عند مسلم (١١٥١) (١٦٤).

غريب الحديث☆ ۱)(جنة) ''ڈھال''۔ (الرفث) ''فحش کلام''۔ (الصخب) ''شوروغل''۔ (خلوف) ''منہ کی بو''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ بڑا قدردان ہے' وہ انسان کو اس کے عمل کی جزا عطا فرماتا ہے' اسی طرح روزے دار کو اس کے روزے کی جزا دیتا ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے' یہ عمل اخلاص سے پر ہوتا ہے' اس کی کیفیت پر اللہ کے سوا کوئی اور مطلع نہیں ہوتا' اسی لیے ہر عمل کے لیے محدود اجر ہے جسے سات سو گنا تک بڑھادیا جاتا ہے سوائے روزے کے کہ اس کا اجر احاطہ حساب سے باہر ہے۔

❷ روزہ گناہوں کے ارتکاب سے اور جہنم سے آڑ ہے۔

❸ روزہ دار اطاعت کرنے اور اللہ کی رضا کی خاطر مصائب برداشت کرنے کی تربیت حاصل کرتا اور مشق کرتا ہے۔

❹ روزے کی حالت میں حلال چیزوں سے رک کر حرام چیزوں سے باز رہنے کی مشق ہوتی ہے۔

❺ اگر کسی مصلحت کا تقاضا ہو تو لوگوں کو اپنے نیک عمل کے متعلق بتاتا ہے۔ جیسا کہ روزہ دار سے کوئی جھگڑا وغیرہ کرے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

❻ روزہ دار' یا عبادت گزار اپنی عبادت سے خوشی محسوس کرے تو اس سے اس کے اجر سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔

❼ روزہ دار کو مکمل خوشی تو اس وقت ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور بغیر حساب کے اجر پائے گا۔

❽ ''روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے'' اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے' کیا یہ دنیا میں ہے یا آخرت میں؟ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''الوابل الصیب'' میں فرمایا ہے کہ یہ خوشبو قیامت کے دن ہوگی' اس لیے کہ وہ وقت ہے جب اعمال کا ثواب ظاہر ہوگا جیسا کہ شہید کے بارے میں آتا ہے کہ اس کے زخموں سے خون بہتا ہوگا' اس کا رنگ خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر ہوگی۔ اعمال کا اثر دنیا کی زندگی میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نیکی کی وجہ سے چہرے پر روشنی، دل میں نور، بدن میں قوت، رزق میں برکت اور مخلوق کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے اور برائی کی وجہ سے چہرے پر سیاہی، دل میں اندھیرا، بدن میں کمزوری، رزق میں کمی اور مخلوق کے دل میں بغض پیدا ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب انسان کوئی عمل کرتا ہے تو اس عمل کی مناسبت سے اللہ اس شخص کو چادر پہنا دیتا ہے' اگر عمل اچھا ہے تو چادر اچھی اور اگر عمل برا ہے تو چادر بری۔ (اللہ اعلم بالصواب!)

١٢١٦ - وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)). متفقٌ عليه.

۱۲۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہتر ہے پس جو شخص اہل صلوٰۃ میں سے ہوگا اسے ''باب الصلوٰة'' سے پکارا جائے گا اور جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے ''باب الجهاد'' سے آواز دی جائے گی' جو اہل صیام میں سے ہوگا اسے ''باب الريان'' سے پکارا جائے گا اور جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے ''باب الصدقة'' سے آواز دی جائے گی''۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں' جس شخص کو ان دروازوں میں سے کسی دروازے سے پکارا جائے گا اس کے لیے بھی کوئی نقصان وہ بات نہیں (یعنی وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے گا) کیا بھلا کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم انہی میں سے ہو گے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١١ ـ فتح)، ومسلم (١٠٢٧).

فقه الحديث☆ ❶ جنت کے کئی (آٹھ) دروازے ہیں جن پر فرشتے کھڑے ہوں گے۔

❷ اسلام میں کسی چیز کا جوڑا، جوڑا خرچ کرنے کی فضیلت۔

❸ جنت کے دروازے اعمال کی مناسبت سے موسوم ومنسوب ہیں۔

❹ ہر شخص کو اس کے عمل کی مناسبت سے جنت کے دروازے سے پکارا جائے گا۔

❺ بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہیں جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔

❻ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان کہ انہیں بھی جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔

١٢١٧ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ

۱۲۱۷۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے' قیامت والے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے' ان کے علاوہ کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس وہ کھڑے ہوں گے (اور داخل ہو جائیں اور) ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا' جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدٌ)). متفقٌ عليه.

بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١١ ـ فتح)، ومسلم (١١٥٢).

غريب الحديث☆ (الريان) ''جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ہے' اس میں سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ یہ نام اپنے مسمی سے مناسبت رکھتا ہے۔ (ریان) ''الرِّیُّ'' (سیرابی) سے مشتق ہے اور یہ روزے دار کی حالت کے عین مناسب ہے' اس لیے (الریان) ''سیراب کرنے والا' پیاس مٹا دینے والا'' نام مناسب ہے۔ نام میں ''سیرابی'' کا معنی ملحوظ رکھا گیا ''سیری'' کا نہیں' اس لیے کہ سیرابی سیری کو شامل ہے۔ یا شاید اس لیے کہ پیاس کی مشقت بھوک سے زیادہ ہوتی ہے۔ (اللہ اعلم!)

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ نے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے روزہ داروں کے لیے ایک دروازہ مخصوص کر رکھا ہے' جب روزہ دار اس میں سے داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا اور پھر ان کے علاوہ کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔

❷ جو شخص باب الریان میں سے داخل ہوگا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

١٢١٨ ـ **وعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))**. متفقٌ عليه.

۱۲۱۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس ایک دن کے روزے کی وجہ سے اس شخص کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤٧ ـ فتح)، ومسلم (١١٥٣).

غريب الحديث☆ (الخريف) ''سال''۔

فقه الحديث☆ ❶ نفل روزے رکھنے کی ترغیب۔

❷ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نفل روزہ رکھنے کی فضیلت۔

❸ اگر کوئی شخص روزے کی وجہ سے کمزوری محسوس نہ کرے تو وہ میدان جہاد میں بھی روزہ رکھ سکتا ہے تاکہ وہ دونوں فضیلتیں جمع کر لے۔

❹ ''خریف'' کا ذکر خصوصی طور پر کیا کیونکہ خریف کے موسم میں پھل پک کر تیار ہو جاتے ہیں اور وہ چنے جاتے ہیں۔

❺ ستر سال سے مراد ستر سال کی مسافت ہے۔

١٢١٩ ـ **وعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))**. متفقٌ عليه.

۱۲۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے روزہ رکھا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١٥ ـ فتح)، ومسلم (٧٦٠).

غريب الحديث☆ (إيمانا و احتسابا) اس کی فرضیت کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے خوشی کے ساتھ، تنگی، تکلیف اور بوجھ محسوس کرتے ہوئے نہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ رمضان کی فضیلت اور علو منزلت کا بیان، یہ روزوں کا مہینا ہے' جو شخص اس کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ بعض لوگ رمضان کو رمضان کہنا ناپسند کرتے ہیں اور وہ ایک ضعیف حدیث سے استدلال کرتے ہیں' جس میں ہے: ((لا تقولوا رمضان فإن رمضان من أسماء الله تعالٰی ولكن قولوا شهر رمضان)) ''رمضان کو رمضان نہ کہو' کیونکہ رمضان تو اللہ کا نام ہے لیکن تم ماہ رمضان کہو''۔ زیر بحث حدیث جو صحیحین کی ہے' اس موقف کی تردید کرتی ہے کیونکہ حدیث میں ہے ((من صام رمضان)) ''جس نے رمضان کے روزے رکھے''۔ اس میں رمضان کو رمضان ہی کہا گیا ہے شہر رمضان نہیں کہا گیا۔

۱۲۲۰۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ، فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ)). متفقٌ عليه.

۱۲۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان (کا مہینا) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١٢ ـ فتح)، ومسلم (١٠٧٩).

غريب الحديث ☆ (صفدت) ''زنجیروں اور طوقوں سے جکڑ دیا جاتا ہے''۔

فقه الحديث ☆ ❶ ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے: ''رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ایک دوسری روایت میں ہے ''آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' ان تمام روایات میں کوئی تناقض نہیں۔ آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں تاکہ نیک اعمال اوپر چڑھیں اور رحمت کے دروازے کھلتے ہیں تو اللہ اپنے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس رحمت سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

❷ رمضان میں چونکہ گناہ کم ہوتے ہیں اس لیے جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔

❸ رمضان کی پہلی رات ہی جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

❹ رمضان المبارک میں باغی شر (برائی کے متلاشی) کے لیے برائی کرنے کا کوئی عذر نہیں کیونکہ اسباب شر تو کم پڑ جاتے ہیں۔ اس ماہ خیر میں خیر سے محروم صرف بدنصیب شخص ہی رہ سکتا ہے۔

۱۲۲۱۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ غَبِيَ عَلَيْكُمْ، فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ)). متفقٌ عليه وهذا لفظ البخاري.

وفي رواية لمسلم: ((فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا)).

۱۲۲۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر بادل چھا جائیں اور چاند نظر نہ آئے تو پھر تم شعبان کے تیس دن کی گنتی پوری کرو۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اگر تم پر بادل چھا جائے تو پھر تم تیس دنوں کے روزے رکھو''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١٣ ـ فتح)، ومسلم (١٠٨١) (١٨).

فقه الحديث ☆ ❶ روزے کا تعلق رؤیت ہلال سے ہے' صرف اندازے اور تخمینے سے روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور اسی طرح شوال کا چاند نظر آجانے پر روزہ رکھنا چھوڑ دینا چاہیے اور اگلے روز عید منانی چاہیے۔

❷ ''غبي'' اور ''غُمَّ'' دونوں کے ایک ہی معنی ہیں بادلوں کا چھا جانا، مطلع ابر آلود رہنا، جس کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے' اس صورت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ شعبان کے تیس دن پورے کر لینے چاہییں' صرف فلکی حساب کتاب ہی پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے اور پہلے سے تیار شدہ کیلنڈر کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح اگر ۲۹ رمضان کو مطلع ابر آلود ہو تو پھر بھی رمضان کے تیس روزے مکمل کرنے چاہییں اور اس کے بعد یکم شوال کو عید منانی چاہیے۔

تنبیہ: استقبال رمضان کے لیے شعبان کے آخری ایک دو دنوں کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے' البتہ اگر کوئی شخص معمول کے مطابق روزے رکھ رہا ہے تو وہ ان ایام میں بھی روزے رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح شک کے دن کا بھی روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

رؤیت ہلال دو مسلمان گواہوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دو گواہ (رمضان کے چاند کی) شہادت دے دیں تو پھر روزہ رکھو اور (شوال کے چاند کی شہادت دے دیں تو) روزہ رکھنا چھوڑ دو''۔ (النسائی، احمد) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ روزہ رکھنے اور عید منانے کے لیے دو گواہوں کی ضرورت ہے۔ ابوداؤد اور دارمی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی شہادت پر خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

رؤیت ہلال کے بارے میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ کیا ایک علاقے کی رؤیت دوسرے علاقوں کے لیے بھی کافی ہے یا نہیں؟ کیا جو لوگ چاند دیکھیں صرف وہی روزہ رکھیں یا وہ علاقے والے بھی جو مطلع کے اعتبار سے قریب قریب ہیں اور ان کے طلوع و غروب میں زیادہ فرق نہیں؟

ان علاقوں میں ایک جگہ کی رؤیت دوسرے علاقوں کے لیے بھی کافی ہے۔ مثلاً پاکستان میں مختلف شہروں میں طلوع و غروب میں زیادہ فرق نہیں' اس لیے اگر پاکستان کے کسی علاقے سے رؤیت ہلال کی شہادت مل جائے تو وہ پورے پاکستان کے لیے کافی ہوگی۔

۲۱۸۔ بَابُ الْجُودِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوفِ وَالْإِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ

۲۱۸۔ باب: ماہ رمضان میں سخاوت، نیک عمل اور زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کرنا اور آخری عشرے میں اس سے بھی زیادہ اہتمام کرنا

۱۲۲۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. متفق عليه.

۱۲۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ رمضان میں جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو بہت زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ جب جبرائیل علیہ السلام ان سے ملاقات کرتے تو بھلائی (کے کاموں) میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۱/ ۳۰ ـ فتح)، ومسلم (۲۳۰۷).

غريب الحديث ☆ (الريح المرسلة) ''تیز فائدہ مند ہوا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحدیث ☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا بیان' بالخصوص ماہ رمضان میں آپ بہت زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ اس لیے کہ یہ مہینا ہی نیکیاں کمانے کا ہے' اس میں اللہ کے انعامات زیادہ ہوتے ہیں' اس لیے رسول اللہ ﷺ بھی اس مہینے میں پہلے سے بڑھ کر عبادت کا اہتمام کرتے تھے۔

❷ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے ساتھ اس ماہ میں قرآن کا دور کرتے تھے۔

❸ طلباء اور علماء کو چاہیے کہ وہ آپس میں علمی دور اور مذاکرے کا اہتمام کرتے رہیں تاکہ علم بھولنے نہ پائے۔

❹ ہر وقت سخاوت کرنی چاہیے' بالخصوص رمضان کے مہینے میں تو اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

❺ ماہ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرنی چاہیے' اس لیے کہ ماہ رمضان ماہ قرآن بھی ہے' اس میں قرآن مجید نازل ہوا۔

❻ ماہ رمضان میں سخاوت و تلاوت کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

١٢٢٣ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. متفقٌ عليه.

۱۲۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ شب بیداری فرماتے' اپنے گھر والوں کو جگاتے اور (عبادت کے لیے) کمر کس لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۹۳) ملاحظہ فرمائیں۔

٢١٩ـ بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ إِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ، أَوْ وَافَقَ عَادَةً لَهُ بِأَنْ كَانَ عَادَتُهُ صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهُ

۲۱۹۔ باب: نصف شعبان کے بعد استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا منع ہے' سوائے اس شخص کے جس کا اس کو ماقبل سے ملانے یا پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور یہ دن اتفاقاً اس کے موافق جائے

١٢٢٤ ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ)). متفقٌ عليه.

۱۲۲۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے' سوائے اس شخص کے جو پہلے سے ان دنوں کا روزہ رکھتا ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ١٢٧ ـ فتح)، ومسلم (١٠٨٢).

فقه الحدیث ☆ استقبال رمضان کے لیے شعبان کے آخری ایک یا دو دن کے روزے رکھنا منع ہے۔ ہاں اگر کسی شخص کا معمول ہو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتا ہو اور ایک دن افطار کرتا ہو یا وہ ایام بیض کے روزے رکھتا ہو یا پیر یا جمعرات کے دن کا روزہ رکھنا اس کا معمول ہو تو یہ صورت مستثنیٰ ہے اور اس کی اجازت ہے' بصورت دیگر رمضان سے ایک یا دو دن پہلے بلکہ نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا منع ہے۔ اس کی یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ انسان فرض روزے شروع کرنے سے پہلے نفل روزے رکھ کر کمزور نہ ہو جائے اور کہیں فرض روزے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے سے عاجز نہ آ جائے۔ (اللہ اعلم)

١٢٢٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَافْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَتْ دُوْنَهُ غَيَايَةٌ فَاكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا)).

رواه الترمذي وقال: حديث حسنٌ صحيحٌ.

((الْغَيَايَةُ)) بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ الْمُكَرَّرَةِ، وهي: السَّحَابَةُ.

۱۲۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اگر چاند اور رؤیت کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

(الغيابة) غین اور دو یاء کے ساتھ' اس کا معنی ہے' بادل'۔

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٢٣٢٧)، والترمذی (٦٨٨)، والنسائی (٤/ ١٥٣ ـ ١٥٤).

فقه الحديث☆ ❶ جو لوگ استقبال رمضان کے روزے رکھتے ہیں ان کا رد ہے۔

❷ روزہ رکھنے اور روزہ رکھنا چھوڑنے کے لیے رؤیت ہلال شرط ہے۔

❸ اگر ۲۹ شعبان کو رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو پھر شعبان کے تیس دن مکمل کرنے چاہییں اور اسی طرح ۲۹ رمضان کو شوال کا چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے کرنے چاہییں اور پھر عید الفطر منانی چاہیے۔

١٢٢٦ ـ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۲۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو پھر (نفل) روزے نہ رکھو''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٣٣٧)، والترمذی (٧٣٨)، وابن ماجه (١٦٥١).

فقه الحديث☆ جب شعبان کا آدھا مہینا باقی رہ جائے تو پھر روزے نہیں رکھنے چاہییں۔ ہاں اگر کسی کا پہلے سے معمول چلا آ رہا ہو تو پھر جائز ہے۔

١٢٢٧ ـ وَعَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۲۷۔ حضرت ابو یقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا تو اس نے یقیناً ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن بشواهده ـ علقه البخاری (٤/ ١١٩)، ووصله أبو داود (٢٣٣٤)، والترمذی (٦٨٦)، وابن ماجه (٣٣٣٤)، والنسائی (٤/ ١٥٣).

اس کی سند میں ابو اسحاق سبیعی مدلس راوی ہے جو عن سے بیان کرتا ہے اور اس کو اختلاط بھی ہو گیا تھا لیکن اس حدیث کے شواہد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں جنہیں ابن حجر رحمہ اللہ نے ''تغلیق التعلیق (۳/۱۴۱٬۱۴۲)'' میں بیان کیا ہے' لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔

فقه الحديث ☆ ❶ شک والے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ شک والے دن سے مراد ۳۰ شعبان ہے' مثلاً ۲۹ شعبان کو بادل وغیرہ کی وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا تو اب اگلے روز کا روزہ اس وجہ سے نہیں رکھنا چاہیے کہ شاید چاند نظر آ گیا ہو اور آج یکم رمضان ہو' اس لیے بہتر یہی ہے کہ میں روزہ رکھ لوں' پس یہ شک والے دن کا روزہ ہوگا۔ اگر کبھی ایسی صورت حال ہو تو شعبان کے تیس دن مکمل کر لیے جائیں اور پھر اس کے بعد رمضان کی گنتی شروع کی جائے۔

❷ شک والے دن روزہ رکھنا منع ہے' صحابی کی بات لفظاً موقوف اور حکماً مرفوع ہوتی ہے۔

۲۲۰۔ بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

۲۲۰۔ باب: رؤیت ہلال کے وقت کون سی دعا پڑھی جائے

۱۲۲۸۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ، هِلَالُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۲۲۸۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! میرا او رتیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اے اللہ! یہ چاند رشد و بھلائی والا ہو''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث ☆ حسن لغيره دون قوله: ((هلال رشد وخير)). أخرجه الترمذي (٣٤٥١)، وأحمد (١/ ١٦٢)، والحاكم (٤/ ٢٨٥).

یہ روایت شواہد کی بنا پر حسن ہے کیونکہ سلیمان بن سفیان اور اس کا استاد دونوں ضعیف ہیں لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس کی شاہد موجود ہے' جو دارمی (۲/۳٬۴) اور طبرانی کبیر (۱۳۳۳۰) میں موجود ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت کی سند میں بھی عبدالرحمٰن اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث بالجملہ حسن کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ واللہ اعلم!

(ھلال رشد و خیر) کے الفاظ کے علاوہ حدیث حسن لغیرہ ہے' نیز یہ الفاظ ترمذی میں نہیں بلکہ ابوداود (۵۰۹۲) میں مرسل ہیں اور یہ الفاظ ضعیف ہیں۔

غريب الحديث ☆ (الرشد) ''ہدایت''۔

فقه الحديث ☆ ❶ امن و سلامتی کے لیے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے' محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے' کیونکہ اگر ایمان محفوظ نہیں تو پھر امن ہے نہ سلامتی۔

❷ امن و سلامتی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں' اس لیے ان کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ان کے بقا و تجدید کے لیے دعا کرتے رہنا چاہیے۔

❸ ہر ماہ پہلی رات کا چاند دیکھنے پر اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ (اللہ اعلم)

۲۲۱۔ بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَتَاْخِيْرِهٖ مَا

۲۲۱۔ باب: سحری کھانے اور اس میں تاخیر کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يُخْشَ طُلُوْعَ الْفَجْرِ
فضیلت جبکہ طلوع فجر کا اندیشہ نہ ہو

۱۲۲۹۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوْا؛ فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)). متفقٌ عليه.

۱۲۲۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو، اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١٣٩ ـ فتح)، ومسلم (١٠٩٥).

فقه الحديث☆ سحری کے وقت اٹھ کر سحری کھانا مسنون اور باعث برکت ہے' اس سے روزہ دار کو تقویت اور توانائی حاصل ہوتی ہے اور روزہ رکھنے کی رغبت اور اشتیاق برقرار رہتا ہے' بھوک پیاس کم ستاتی ہے اور کمزوری بھی محسوس نہیں ہوتی۔ اسلام ایسا پیارا دین ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے' اس نے انسان کی ضرورتوں اور کمزوریوں کا مکمل خیال رکھا ہے۔

۱۲۳۰۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ. قِيْلَ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْ خَمْسِيْنَ آيَةً. متفقٌ عليه.

۱۲۳۰۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ان سے پوچھا گیا ان دونوں (سحری کھانے کے خاتمے اور نماز) کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ تو انھوں نے فرمایا: پچاس آیات (کی تلاوت) کے برابر۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١٣٨ ـ فتح)، ومسلم (١٠٩٧).

فقه الحديث☆ ❶ عرب وقت کا اندازہ اعمال بدن کے ذریعے کرتے تھے جیسے بکری کا دودھ دوہنے کے برابر' اونٹ ذبح کرنے کے برابر وغیرہ۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پچاس آیات کی تلاوت کے برابر وقفے کا ذکر کیا' اس لیے کہ یہ تلاوت وعبادت کرنے کا وقت تھا۔

❷ سحری کھانے میں تاخیر کرنا مستحب ہے تاکہ سحری کھا کر فوراً نماز فجر ادا کر لی جائے۔ بعض لوگ بہت جلدی سحری کر لیتے ہیں اور کھانا کھانے کی وجہ سے نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے اور اس طرح نماز فجر ضائع ہو جاتی ہے۔

❸ فاضل شخصیت کو اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کرنا چاہیے۔

❹ اجتماعی طور پر سحری کھانا جائز ہے۔

❺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کا کس قدر ادب کرتے تھے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " تسحرنا مع رسول الله ﷺ " یہ نہیں فرمایا: ''نحن و رسول الله ﷺ'' کیونکہ حدیث کے مذکورہ لفظ ''مع'' میں کسی کی ماتحتی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

۱۲۳۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ، وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ؛ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)) قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا. متفقٌ عليه.

۱۲۳۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو موذن تھے' حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات (صبح کاذب) کو اذان دیتے ہیں لہٰذا تم اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ان دونوں اذانوں کے درمیان بس اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ (سیدنا بلال) اذان دے کر نیچے اترتے اور (حضرت ابن ام مکتوم) اذان دینے کے لیے چڑھتے تھے۔ (متفق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۲/ ۹۹ ـ فتح)، ومسلم (۱۰۹۲) (۳۸).

فقه الحدیث☆ فجر دو طرح کی ہے' ایک فجر کاذب اور دوسری فجر صادق۔ فجر کاذب کے وقت نماز فجر پڑھنا جائز نہیں' البتہ روزہ دار کے لیے سحری کھانا جائز ہے جبکہ فجر صادق کے وقت روزہ دار کے لیے سحری کھانا حرام ہے اور نماز فجر پڑھنا جائز و حلال ہے۔

فجر کاذب کی پہچان یہ ہے کہ وہ مستطیل شکل کی سفیدی ہوتی ہے جو بھیڑیے کی دم کی طرح اوپر کی طرف اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور فجر صادق کی روشنی میں سرخی کی آمیزش ہوتی ہے اور وہ افق پر پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت بلال ؓ کی اذان تمہیں کسی دھوکے میں مبتلا نہ کردے اور نہ یہ عمودی سفیدی حتیٰ کہ یہ پورے افق پر پھیل جائے''۔

ایک اور حدیث میں فرمایا: ''جب تک سرخی مائل روشنی پورے افق پر نہ پھیل جائے سحری کھاتے رہو''۔ جب اذان ہو جائے تو پھر کھانا پینا بند کر دینا چاہیے' البتہ کوئی چیز ہاتھ میں ہو تو اسے کھانے کی اجازت ہے۔ ابوداود، مسند احمد اور مستدرک حاکم وغیرہ میں حدیث ہے: ''جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس برتن کو نیچے نہ رکھے حتیٰ کہ اپنی ضرورت پوری کر لے''۔ اور اس اذان سے مراد دوسری اذان ہے کیونکہ پہلی اذان کے بعد تک تو کھانے پینے کی اجازت ہے۔

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں فجر کے وقت دو اذانیں ہوتی تھیں' دو ہی مؤذن تھے' ایک اذان کے بعد کھانے پینے کی رخصت تھی جبکہ دوسری اذان کے بعد کھانے پینے کی پابندی اور نماز فجر پڑھنے کی اجازت ہوتی تھی عالم اسلام میں اب یہ سنت بھی جاری ہے' مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دو اذانوں کا سال بھر خصوصی اہتمام ہوتا ہے اور پاکستان کی بعض مساجد میں بھی اس سنت پر عمل جاری ہے اور یہ دو اذانیں صرف رمضان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ پورے سال کا معمول ہے۔

بعض لوگ ''احتیاطاً'' سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے اذان دے دیتے ہیں اور افطاری کے وقت ''احتیاطاً'' تاخیر سے اذان دیتے ہیں' یہ ''احتیاط'' بدعت ہے' اس سے اجتناب ضروری ہے۔

۱۲۳۲ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ)). رواه مسلم.

۱۲۳۲۔ حضرت عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کا کھانا ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۱۰۹۶).

غریب الحدیث☆ (فصل) ''فرق، امتیاز''۔

فقه الحدیث☆ اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے اس طرح فرض کیے جس طرح ہم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے تھے' لیکن کیفیت و عمل میں فرق ہے۔ پہلی شریعتوں میں یہ تھا کہ اگر کوئی شخص افطاری کے وقت سو جاتا تو پھر اس کے لیے اگلے روز تک کھانا پینا جائز نہ ہوتا' اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحمت فرمائی اور ان کے لیے یہ حکم نازل فرمایا دیا: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ﴾ اور دوسری آیت یہ نازل ہوئی: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ شروع میں امت محمدیہ ﷺ میں بھی پہلی امتوں کی طرح ہی حکم تھا جیسا کہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری ؓ کا واقعہ ہے کہ وہ روزہ دار تھے' جب گھر آئے اور افطاری کا وقت آیا تو انھوں نے بیوی سے کھانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کھانا موجود تو نہیں البتہ میں انتظام کرتی ہوں' اتنی دیر میں حضرت قیس سو گئے۔ اب وہ بیدار ہو کر کچھ کھا نہیں سکتے تھے' انھوں نے ویسے ہی روزہ رکھ لیا۔ جب آدھا دن گزرا تو ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غشی طاری ہوگئی، تب یہ آیات نازل ہوئیں تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو، ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے تو عبادات میں بھی اہل کتاب کی مخالفت کی اور اس کا حکم فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ معاف فرمائے یہ امت یہود و نصاریٰ کی پوری پوری مشابہت اور نقالی میں فخر محسوس کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔

٢٢٢۔ بَابُ فَضْلِ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ وَمَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُهُ بَعْدَ الْإِفْطَارِ

٢٢٢۔ باب: افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت اور جس چیز سے افطار کیا جائے اور افطار کے بعد پڑھی جانے والی دعا کا بیان

١٢٣٣ ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). متفقٌ عليه.

١٢٣٣۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١٩٨ ـ فتح)، ومسلم (١٠٩٨).

فقه الحديث☆ ❶ جب سورج غروب ہوجائے تو پھر احتیاط کے چکر میں روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر روزہ کھولنا چاہیے۔

❷ غروب آفتاب کے فوراً بعد روزہ افطار کرنا سنت ہے، بعض لوگ ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں اور بعض احتیاطاً تاخیر کرتے ہیں تاکہ روزے کے وقت اور تکلیف و مشقت میں مزید اضافہ کیا جائے تاکہ ثواب میں بھی اضافہ ہو۔ یہ سوچ و فکر خلاف سنت ہے، اس میں ثواب ہے نہ برکت بلکہ یہود کی مشابہت اور خیر و بھلائی سے محرومی ہے۔

❸ جب امت محمدیہ ﷺ افطار میں جلدی کرے گی تو وہ سنت اور منہج سلف پر قائم رہے گی اور اتباع سنت کی برکت سے کبھی گمراہ نہیں ہوگی، ہدایت اور صراط مستقیم پر استقامت کی وجہ سے اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا رہے گا اور امت خیر و بھلائی میں رہے گی۔

❹ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے تو یہ دین غالب رہے گا، اس لیے کہ یہود و نصاریٰ افطار کرنے میں تاخیر کرتے ہیں''۔

❺ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ دین کی بقا جلد افطاری کرنے میں ہے اور اس کا وقت سورج کی ٹکیا غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہوجاتا ہے، ان مسائل کو فروعی مسائل قرار نہیں دینا چاہیے۔

١٢٣٤ ـ وَعَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ: رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ: اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟

١٢٣٤۔ حضرت ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو مسروق نے ان سے کہا محمد ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں اور وہ دونوں خیر و بھلائی کے کاموں میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک تو نماز مغرب پڑھنے اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا نماز مغرب پڑھنے اور روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ ۔ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ ۔ فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ. رواه مسلم.

قوله: ((لَا يَأْلُو)) أي لا يُقَصِّرُ فِي الْخَيْرِ.

مغرب پڑھنے اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کون کرتا ہے؟ مسروق نے جواب دیا: حضرت عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (مسلم)

(لایألو) اس کے معنی ہیں وہ نیکی کے کام میں کوتاہی نہیں کرتے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۰۹۹).

فقه الحديث☆ ❶ جب کسی مسئلے میں وضاحت مطلوب ہو تو اہل علم سے اس کے بارے میں پوچھنا مستحب ہے۔

❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحاب محمد ﷺ خیر و بھلائی کے بارے میں کس قدر فکر مند اور کوشاں رہتے تھے اور وہ اعمال بر و تقویٰ اور اتباع سنت کا کس قدر خیال رکھتے تھے۔

❸ سحری کھانے میں تاخیر اور افطار کرنے میں جلدی کرنا مسنون ہے۔

❹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے موافقت کی کوشش کا بیان۔

❺ شریعت نے صرف اس خیر و بھلائی کا اعتبار کیا ہے جو سنت کے موافق ہو۔

❻ بعض اوقات کسی سنت کا علم کسی ایک صحابی کو ہو سکتا ہے اور دوسرے کو نہیں۔

❼ دوسرے صحابی سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۳۵ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ''مجھے میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہیں جو ان میں سے افطار میں جلدی کرنے والے ہیں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذي (۷۰۰، ۷۰۱)، و أحمد (۲/ ۳۲۹)، وابن حبان (۳۵۰۷).

اس کی سند ضعیف ہے اس لیے کہ قرۃ بن عبدالرحمٰن کو صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ جمہور اہل جرح و تعدیل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ پس درست بات تو جمہور ہی کی ہے لیکن یہ متابعات و شاہد کے لیے ٹھیک ہے۔ لہٰذا امام ترمذی نے جو اسے حسن قرار دیا ہے وہ صحیح نہیں۔

فقه الحديث☆ جلدی افطار کرنے سے متعلق کئی ایک صحیح احادیث ہیں۔ (واللہ اعلم!)

۱۲۳۶ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)). (متفق عليه)

۱۲۳۶۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات ادھر (مشرق) کی طرف سے آ جائے اور دن ادھر (مغرب) کی طرف چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزے دار نے روزہ افطار کر لیا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۴/ ۱۹۶ ـ فتح)، ومسلم (۱۱۰۰).

غريب الحديث☆ (أقبل الليل من ههنا) ''جب رات مشرق کی طرف سے آ جائے''۔ (أدبر النهار من ههنا) ''اور دن مغرب کی طرف چلا جائے''۔ (فقد أفطر الصائم) ''روزے دار نے روزہ افطار کر لیا'' یعنی افطار کا وقت ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحدیث☆ ❶ جب تین چیزیں واقع ہو جائیں تو افطاری کا وقت ہو جاتا ہے: (۱) رات آ جائے (۲) دن چلا جائے (۳) اور سورج کی ٹکیا غروب ہو جائے۔ جب یہ شرائط پوری ہو جائیں تو روزے دار نے روزہ افطار کر لیا۔ اس کا مطلب ہے کہ افطار کا وقت ہو گیا ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ روزہ مکمل ہو گیا ہے' اب وہ شخص شرعاً روزہ کھول سکتا ہے' چاہے وہ کھولے یا نہ کھولے۔

❷ حدیث میں مذکور تینوں چیزیں تقریباً ایک ساتھ ہی ہوتی ہیں۔

❸ پس یہ تینوں شرطیں پوری ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے پھر مزید احتیاط کی ضرورت نہیں رہتی۔

١٢٣٧ - وَعَنْ اَبِي اِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: ((يَا فُلَانُ! اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَمْسَيْتَ؟ قَالَ: ((اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: ((اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا، فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ)) وَاَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. متفقٌ عليه.

قوله: ((اِجْدَحْ)) بجيم ثُمَّ دَالٍ ثُمَّ حَاءٍ مهملتين؛ أي: اخْلِطِ السَّوِيقَ بِالْمَاءِ.

۱۲۳۷۔ حضرت ابو ابراہیم عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے اور آپ اس وقت روزے سے تھے' پس جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنے کسی رفیق سفر سے فرمایا: ''اے فلاں! سواری سے اتر اور ہمارے لیے پانی میں ستو گھول''۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ شام ہونے دیں؟ آپ نے فرمایا: ''تو سواری سے اتر اور ہمارے لیے ستو گھول''۔ اس نے پھر عرض کیا: ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر اور ہمارے لیے ستو گھول''۔ راوی بیان کرتا ہے کہ وہ آدمی سواری سے اترا اور ان کے لیے ستو گھولے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمائے اور فرمایا: ''جب تم رات کو دیکھو کہ ادھر (مشرق) سے آ گئی ہے تو یقیناً روزے دار نے افطار کر لیا''۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

(اجدح) جیم، دال پھر حاء ''پانی میں ستو گھول''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١٩٨ ـ فتح)، ومسلم (١١٠١).

فقه الحدیث☆ ❶ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

❷ عالم کو کسی بات کی یاد دہانی کرانا جائز ہے کہ شاید وہ بھول رہا ہو' لیکن ایسا صرف دو دفعہ کرنا چاہیے۔

❸ روزہ افطار کرنے کا وقت غروب آفتاب کے فوراً بعد ہے۔

❹ عقل شریعت سے برتر نہیں۔

١٢٣٨ - وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ)). رواه أبو داود والترمذي وقال حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۲۳۸۔ حضرت سلمان بن عامر ضبی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے' اگر وہ کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے اس لیے کہ وہ خوب پاک ہے''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۳۲) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٢٣٩ ۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ؛ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۲۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اگر تازہ کھجوریں مہیا نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی میسر نہ ہوتیں تو آپ چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صح من فعله ﷺ . وقد تقدم تخريجه برقم (٣٣٢) باب بر الوالدين وصلة الأرحام.

غريب الحديث☆ (حسا) ''پیا''۔ (حسوات) ''حسوة'' کی جمع ہے ''ایک بار پینا، ایک گھونٹ''۔

فقه الحديث☆ ❶ اذان کے بعد اور نماز پڑھنے سے پہلے روزہ افطار کرنا چاہیے۔

❷ کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کرنا چاہیے۔ یہ آپ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد (۵۰/۱۔۵۱) میں فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ کھجور سے افطار کرنے کی ترغیب دلاتے تھے اگر کھجور میسر نہ ہوتی تو پھر پانی سے یہ آپ ﷺ کی امت پر شفقت اور خیر خواہی ہے۔ آپ نے زندگی کے تمام شعبوں میں راہنمائی فرمائی۔ روزہ رکھنے سے افطار کے وقت معدہ خالی ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس وقت کسی میٹھی چیز کے کھانے سے جسم کو قوت میسر آتی ہے خصوصاً قوت باصرہ (بینائی) تیز ہوتی ہے اس دور میں مدینہ منورہ میں جو میٹھی چیز میسر تھی وہ کھجور تھی یہی ان کی خوراک تھی یہی سالن تھا اور یہی تازہ پھل۔ پانی سے افطار کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے جگر خشک ہو جاتا ہے تو جب بندہ پانی پیتا ہے تو پانی کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ اسی لیے کھانا کھانے سے پہلے بھی پانی پی لینا چاہیے نیز پانی اور کھجور کا استعمال دل کے لیے نہایت مفید ہے۔ دل کے ماہرین اس کی افادیت سے خوب آگاہ ہیں۔''

❸ روزہ افطار کرتے وقت اس ترتیب کو سامنے رکھا جائے تو طبی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں اور سنت کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

٢٢٣۔ بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحْوِهَا

۲۲۳۔ باب: روزہ دار اپنی زبان اور دوسرے اعضا کو شرعی امور کی مخالفت اور گالی گلوچ وغیرہ سے محفوظ رکھے

١٢٤٠ ۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ، اَوْ قَاتَلَهٗ، فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ)). متفقٌ عليه.

۱۲۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کلام کرے نہ شور و غل مچائے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو یہ کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث و فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۱۵) ملاحظہ فرمائیں۔

١٢٤١ ۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ

۱۲۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو کوئی حاجت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)). رواه البخاري. نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے"۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١١٦ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (يدع) "يترك" "چھوڑے ترک کرے"۔

فقه الحديث☆ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے "الوابل الصيب" میں فرمایا: "روزہ دار وہ ہے جس کے اعضا گناہ کرنے سے رک جائیں' اس کی زبان جھوٹ، فحش کلام اور جھوٹی گواہی سے باز آ جائے۔ اس کا پیٹ کھانے پینے سے، اس کی شرم گاہ جماع سے رک جائے' اگر وہ کلام کرے تو ایسی بات نہ ہو جس سے اس کا روزہ مجروح ہوتا ہو، اگر کوئی عمل کرے تو ایسا عمل نہ کرے جو اس کے روزے کو فاسد کر دے۔ پس بات کرے تو نافع اور صالح اور اس کے دیگر اعمال بھی اسی طرح کے ہوں۔ روزہ تو ایک خوشبو کی مانند ہے کہ ہر بیٹھنے والا اس کی خوشبو محسوس کرے' جس طرح کستوری بیچنے والے کے پاس سے خوشبو آتی ہے' اسی طرح جو شخص روزہ دار کی مجلس میں بیٹھے تو اسے بھی اس ہم نشینی سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اس کی مجلس میں جھوٹی گواہی، جھوٹ، فجور اور ظلم نہیں ہونا چاہیے۔
یہ وہ مشروع روزہ ہے جو صرف کھانے پینے ہی سے رک جانے کا نام نہیں۔ صحیح حدیث میں ہے: "کتنے ہی روزے دار ہیں جنہیں روزے کے بدلے میں صرف بھوک اور پیاس ملتی ہے"۔
پس روزہ اعضا کا گناہوں سے اور پیٹ کا کھانے پینے سے رک جانے کا نام ہے' جس طرح کھانے پینے سے روزہ خراب ہو جاتا ہے اسی طرح گناہ روزے کا ثواب قطع کر دیتے ہیں' اس کے ثمرات کو ضائع کر دیتے ہیں اور اسے ایسا بنا دیتے ہیں جیسے اس نے روزہ نہیں رکھا۔ پس روزے کے آداب میں سے یہ ضروری ہے کہ انسان کھانا پینا چھوڑنے کے ساتھ گناہ بھی چھوڑ دے"۔

۲۲۴۔ بَابُ فِي مَسَائِلَ مِنَ الصَّوْمِ

۲۲۴۔ باب: روزے کے مسائل

١٢٤٢ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ، فَأَكَلَ، أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ؛ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ)). متفقٌ عليه.

۱۲۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ایک بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے، اس لیے کہ اللہ نے اسے کھلایا پلایا ہے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ١٥٠ ـ فتح)، ومسلم (١١٥٥).

فقه الحديث☆ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بھول چوک کے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔ لہٰذا اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے' روزہ خواہ نفل ہو یا فرض' لیکن شرط یہ ہے کہ یاد آ جانے پر فوراً کھانا پینا ترک کر دیا جائے' ایسے روزے کی قضا ہے نہ کفارہ۔

١٢٤٣ ـ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)). رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۴۳۔ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وضو کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: "خوب اچھی طرح وضو کرو' انگلیوں کے درمیان خلال کرو' ناک میں خوب اہتمام کے ساتھ پانی ڈالو لیکن روزہ کی حالت میں نہیں"۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٤٢ و ٢٣٦٦)، والترمذي (٧٨٨)، وابن ماجه (٤٠٧) وغيرهم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث ☆ (أسبغ الوضوء) ''وضو خوب اچھے طریقے سے کرو''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ وضو کی سنتیں بیان کی گئی ہیں:-

(۱) کامل طریقے سے وضو کرنا۔ (۲) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۳) ناک میں پانی داخل کرنے کا اہتمام کرنا۔

❷ ناک میں خوب پانی ڈالنا سنت ہے لیکن روزے کی حالت میں نہیں۔ اس لیے کہ اس طرح پانی ناک کے ذریعے پیٹ میں داخل ہوسکتا ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

١٢٤٤ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ. متفقٌ عليه.

۱۲۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح فجر ہوتی کہ آپ اپنی اہلیہ سے (جماع کی وجہ سے) جنبی ہوتے پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاری (٤/ ١٤٣ و ١٥٣ - فتح)، ومسلم (١١٠٩) (٧٦).

فقہ الحدیث ☆ نبی ﷺ رمضان کی راتوں میں جماع کرتے اور پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔ اس میں قرآن (بقرة: ۱۸۷) کے بیان کے مطابق امت کے لیے عملی تعلیم ہے کہ رمضان کی راتوں میں بیوی سے جماع کرنا جائز ہے۔

١٢٤٥ - وَعَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ. متفقٌ عليه.

۱۲۴۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی احتلام کے علاوہ (یعنی بیوی سے صحبت کی وجہ سے) حالت جنابت میں صبح کرتے' پھر روزہ رکھ لیتے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاری (٤/ ١٤٣ و ١٥٣ - فتح)، ومسلم (١١٠٩) (٧٥).

فقہ الحدیث:۔ اس حدیث میں بھی حدیث سابق والے مسئلے کی وضاحت ہے' حدیث سابق میں ہے کہ آپ حالت جنابت میں صبح کرتے، غسل کرتے اور پھر روزہ رکھتے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ آپ حالت جنابت میں صبح کرتے' روزہ رکھتے اور پھر غسل کرتے تھے۔

٢٢٥ - بَابُ بَيَانِ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَ شَعْبَانَ وَالْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

۲۲۵۔ باب: محرم، شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزوں کی فضیلت

١٢٤٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ: صَلَاةُ اللَّيْلِ)). رواه مسلم.

۱۲۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کا ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے''۔ (مسلم)

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۶۷) ملاحظہ فرمائیں۔

١٢٤٧ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَاِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. وفي روايةٍ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا. متفقٌ عليه.

۱۲۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں اتنے زیادہ (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے' آپ شعبان کا (تقریباً) پورا مہینا روزے رکھتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ چند دنوں کے علاوہ شعبان کے باقی پورے روزے رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (٤/ ٢١٣ ـ فتح)، ومسلم (١١٥٦) (١٧٦).

فقه الحدیث☆ ❶ شعبان کے مہینے میں روزے رکھنے کی فضیلت۔

❷ نبی ﷺ کو روحانی قوت زیادہ حاصل تھی' اس لیے شعبان کے روزے آپ کے لیے کمزوری کا باعث نہیں تھے۔ اگر کسی شخص کو کمزوری کا اندیشہ ہو تو اسے شعبان میں زیادہ روزے نہیں رکھنے چاہییں تاکہ رمضان کے فرض روزے رکھنے کے لیے قوت و توانائی برقرار رہے۔

❸ اگر کوئی شخص مجاہدہ نفس (مشقت) سے کثرت سے عبادت کرتا ہو اور اندیشہ ہو کہ اس کا دل اچاٹ ہو جائے گا تو پھر اسے اس نفل عبادت کو ترک کر دینا چاہیے' بہتر یہی ہے کہ عبادت پر مداومت اختیار کی جائے اگرچہ وہ قلیل ہو۔

١٢٤٨۔ **وعن** مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ، وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: **((وَمَنْ أَنْتَ؟))** قَالَ: أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ. قَالَ: **((فَمَا غَيَّرَكَ، وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ؟))** قَالَ: مَا أَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ إِلَّا بِلَيْلٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((عَذَّبْتَ نَفْسَكَ!))** ثُمَّ قَالَ: **((صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))** قَالَ: زِدْنِي، فَإِنَّ بِي قُوَّةً، قَالَ: **((صُمْ يَوْمَيْنِ))** قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: **((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ))** قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: **((صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ))** وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا، ثُمَّ أَرْسَلَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَ ((شَهْرُ الصَّبْرِ)) رَمَضَانُ.

۱۲۴۸۔ حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے باپ سے یا اپنے چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر چلے گئے اور ایک سال بعد پھر آئے تو ان کی حالت و ہیئت بدل چکی تھی۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کون ہو؟'' انہوں کہا: میں باہلی ہوں جو پچھلے سال آپ کے پاس آیا تھا آپ نے فرمایا: ''تم میں یہ تبدیلی کیسے آ گئی' تم تو اچھی حالت و ہیئت والے تھے؟'' انھوں نے عرض کیا میں جب سے آپ سے جدا ہوا ہوں میں نے صرف رات کو کھانا کھایا ہے (یعنی مسلسل روزے رکھتے ہیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے تو اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کیا''۔ پھر فرمایا: ''ماہ صبر (رمضان کے روزے) اور ہر مہینے میں ایک روزہ رکھو''۔ انھوں نے کہا: میرے لیے اضافہ فرمائیں' اس لیے کہ مجھ میں قوت ہے۔ آپ نے فرمایا: (ہر ماہ) دو روزے رکھو''۔ انھوں نے کہا: میرے لیے اور اضافہ فرمائیں' کیونکہ مجھ میں قوت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہر ماہ تین روزے رکھو''۔ انھوں نے عرض کیا: میرے لیے اور اضافہ فرمائیں' آپ نے فرمایا: ''حرمت والے مہینوں میں (زیادہ) روزے رکھو اور چھوڑ دو (یعنی مزید کا مطالبہ نہ کرو)' حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو' حرمت والے مہینوں کا روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔'' آپ نے اپنی تین انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا' انہیں ملایا اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد)

(شہر الصبر) ''رمضان کا مہینا''۔

توثیق الحدیث☆ ضعیف ـ أخرجه أبو داود (٢٤٢٨).

فقه الحدیث☆ یہ حدیث مجیبہ باہلیہ کی جہالت حال کی وجہ سے ضعیف ہے' اس لیے قابل حجت و استدلال نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٢٦۔ بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ

١٢٤٩ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ)) يعني: أَيَّامَ الْعَشْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ، وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)) رواه البخاري.

۲۲۶۔ باب: ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزے اور دیگر اعمال خیر کی فضیلت

۱۲۴۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دنوں یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے مقابلے میں دوسرا کوئی دن ایسا نہیں جس میں نیک اعمال اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہوں''۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (دیگر ایام میں) جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں' سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد کے لیے گیا اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا (یعنی خود شہید ہو گیا اور مال خرچ ہو گیا)''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٤٥٧ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ جہاد کی فضیلت اور اس کے درجات کے تفاوت کا بیان اور یہ کہ اس کا سب سے اعلیٰ درجہ جان و مال کی قربانی ہے۔

❷ بعض ایام کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔

❸ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کو سال کے باقی دونوں پر فضیلت حاصل ہے۔

❹ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے روزے رکھنا مستحب ہے۔

❺ دس ذوالحجہ کو عیدالاضحیٰ ہوتی ہے اور اس دن کے روزے سے منع کیا گیا ہے۔ اس طرح بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے مگر تعارض نہیں کیونکہ دس دن بطور تغلیب بیان ہوتے ہیں ورنہ روزے نو دنوں کے ہوں گے۔

٢٢٧۔ بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَتَاسُوعَاءَ

١٢٥٠ ـ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)). رواه مسلمٌ.

۲۲۷۔ باب: یوم عرفہ، عاشورہ اور نویں محرم کو روزہ رکھنے کی فضیلت

۱۲۵۰۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١١٦٢).

فقه الحديث☆ ۹ ذوالحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں اس روز حجاج کرام میدان عرفات میں وقوف کرتے ہیں' وقوف عرفات حج کا اہم رکن ہے' اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ حجاج اس دن ذکر و دعا میں مصروف ہوتے ہیں اور یہی ان کی سب سے بڑی عبادت ہوتی ہے' ان کے لیے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن روزہ رکھنا جائز نہیں البتہ جو لوگ حج کے لیے نہیں گئے ہوتے وہ اپنے اپنے مقام پر اس دن کا روزہ رکھیں' کیونکہ اس دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۱۲۵۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ. متفقٌ عليه.

۱۲۵۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٤٤ ـ فتح)، ومسلم (١١٣٠) (١٢٨).

فقه الحديث☆ ❶ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے عاشورا کا روزہ فرض تھا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بخاری و مسلم میں ہے' آپ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ عاشورا کے دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو پھر جو چاہتا اس دن روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا''۔

نیز نسائی اور ابن ماجہ میں ایک اور حدیث ہے' محمد بن صیفی انصاری بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ عاشورا کے دن ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟'' بعض نے کہا: جی ہاں اور بعض نے کہا نہیں' تو آپ نے فرمایا: ''(جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا) وہ بھی باقی دن کے روزے کو پورا کریں''۔ اور انہیں حکم فرمایا کہ مدینہ کی بستیوں میں اعلان کر دو کہ باقی دن کا روزہ مکمل کرو''۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں عاشورا کا روزہ رکھنا فرض قرار دے دیا گیا تھا مگر رمضان کی فرضیت کے بعد یوم عاشورا کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو گئی۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو عاشورا کا روزہ ترک کر دیا گیا''۔

❷ عاشورا کے دن کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوئی ہے' البتہ استحباب باقی ہے۔

۱۲۵۲۔ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)). رواهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۲۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ گزشتہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١١٦٢) (١٩٧).

فقه الحديث☆ عاشورا کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے' یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۱۲۵۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ)). رواهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں ضرور ۹ محرم کا روزہ رکھوں گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١١٣٤) (١٣٤).

غريب الحديث☆ (قابل) ''آئندہ سال''۔

فقه الحديث: ☆ نویں اور دسویں کا روزہ رکھنا مستحب ہے تاکہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہو۔ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو وہ دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں' پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آئندہ سال آیا تو ہم ان شاء اللہ ۹ محرم کا روزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھیں گے“۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اگلا سال آیا تو رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے تھے۔

تنبیہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت تب ثابت ہوتی ہے جب ۹ اور ۱۰ محرم یا ۱۰ اور ۱۱ محرم کا روزہ رکھا جائے اور وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یوم عاشورا کا روزہ رکھو، یہود کی مخالفت کرو، اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو“۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابن ابی لیلیٰ ہے جو کہ ”سی الحفظ“ ہے۔ (اللہ اعلم!)

۲۲۸۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۲۲۸۔ باب: شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے

١٢٥٤۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)). رواهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۴۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے گویا زمانے بھر کے روزے رکھے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١١٦٤).

فقه الحديث☆ ❶ نیکی کا اجر دس گنا ہے، رمضان کے تیس روزے اور شوال کے چھ روزے، یہ کل چھتیس روزے ہوئے۔ ایک سال میں تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور دس گنا اجر کے لحاظ سے چھتیس کو دس سے ضرب دیں تو یہ تین سو ساٹھ دن کے روزے ہوئے اور یوں پورے سال کے روزے ہو گئے۔ اب جو شخص معمول سے رمضان کے روزوں کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھتا ہے تو گویا وہ زمانے بھر کے روزے رکھتا ہے۔

❷ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے۔

❸ ان ایام کے روزے مسلسل بھی رکھے جا سکتے ہیں اور متفرق بھی۔

❹ اگر کسی شخص کے رمضان کے روزے کسی عذر کی وجہ سے رہ گئے ہوں تو وہ پہلے رمضان کے روزے رکھے اور پھر یہ شوال کے چھ روزے رکھے۔

۲۲۹۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۲۲۹۔ باب: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا مستحب ہے

١٢٥٥۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ: ((ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ)). رواهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۵۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری بعثت ہوئی یا اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی“۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١١٦٢) (١٩٧).

فقه الحديث☆ ❶ پیر کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے، اس روز رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی اور اسی روز نبوت سے سرفراز کیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ آپ اس کی خوشی اور شکر کے طور پر پیر کے دن روزہ رکھتے تھے۔

◈ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن ہوئی اور آپ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ اگر کسی نے میلاد النبی کا دن منانا ہے تو اسے اس دن کا روزہ رکھنا چاہیے۔ جبکہ میلاد النبی کا دن منانے کا مروجہ طریقہ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین سے ثابت نہیں۔ میلاد والے دن مختلف چیزوں کے جلوس نکالنا اور چراغاں وغیرہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔ اس موضوع پر (المورد في الكلام على المولد) (عربی) اور الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ کا رسالہ ''عید میلاد کی تاریخی وشرعی حیثیت اور مجوزین کے دلائل کا جائزہ'' نہایت مفید ہیں۔

◈ رسول اللہ ﷺ کی ولادت ربیع الاول میں ہے تو آپ کی وفات بھی ربیع الاول میں ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی ہے تو آپ کا اس دنیا سے رخصت ہونا زیادہ غم ناک ہے۔ جب حزن زیادہ ہے تو پھر خوشیاں کس چیز کی۔ حضرت فاطمہ ؓ نے تو آپ کی وفات پر فرمایا تھا: ''ہم پر اس قدر مصائب ٹوٹ پڑے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر ڈال دیے جائیں تو وہ تاریک راتیں بن جائیں''۔

١٢٥٦ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، ورواهُ مُسْلِمٌ بغيرِ ذِكرِ الصَّوْمِ.

۱۲۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں، اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں''۔ (ترمذی، حدیث حسن ہے۔ مسلم نے اسے روزے کے ذکر کے بغیر روایت کیا ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه الترمذي (٧٤٧) بإسناد ضعيف.

ترمذی کی اس سند میں محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ راوی مجہول ہے۔ یہی روایت صحیح مسلم (۲۵۶۵) (۳۶) میں بھی ہے لیکن اس میں آخری جملہ جس میں روزے کا ذکر ہے وہ نہیں ہے۔ لیکن یہ روایت شواہد کی بنا پر صحیح ہے، کیونکہ اس باب کے متعلق اسامہ بن زید سے ابو داؤد (۲۴۳۶) اور نسائی (۴/۲۰۱، ۲۰۲) وغیرہ میں حدیث موجود ہے، اسی طرح حضرت حفصہ سے بھی نسائی (۴/۲۰۳، ۲۰۴) میں حدیث موجود ہے۔ صحیح مسلم کی روایت آگے ''باب النهي عن التباغض والتقاطع والتدابر'' رقم (۱۵۶۸) کے تحت آئے گی۔

فقه الحديث ☆ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے اس لیے کہ ان دونوں دنوں میں اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔

١٢٥٧ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. رواه الترمذي وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۵۷۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (٧٤٥)، والنسائي (٤/ ٢٠٢)، وابن ماجه (١٧٣٩).

فقه الحديث ☆ اوقات اجابت وقبول کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ان اوقات میں اطاعت وعبادت کرنی چاہیے۔

٢٣٠ـ بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۲۳۰۔ باب: ہر مہینے تین روزے رکھنا مستحب ہے

وَالْأَفْضَلُ صَوْمُهَا فِي الْأَيَّامِ الْبِيضِ، وَهِيَ:

امام نووی ؒ فرماتے ہیں افضل یہ ہے کہ ''ایام بیض'' کے روزے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّالِث عَشَرَ، والرَّابع عَشَرَ، والْخَامس عَشَرَ. وَقِيلَ: الثَّانِي عَشَرَ، وَالثَّالِث عَشَرَ، وَالرَّابع عَشَرَ، وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْأَوَّلُ.

رکھے جائیں اور یہ چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ ہے اور بعض کے نزدیک ۱۲، ۱۳، اور تاریخ ہے صحیح اور مشہور بات پہلی ہے۔

ان ایام کو ''ایام بیض'' اس لیے کہتے ہیں کہ ان تاریخوں کو چاند مکمل ہو کر ''بدر'' بن جاتا ہے اور یہ ایام دن کے وقت سورج کی وجہ سے اور رات کے وقت نور قمر کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوتے ہیں۔ محققین کے نزدیک یہ چاند کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ ہے جبکہ ۱۲، ۱۳، اور ۱۴ تاریخ والا قول غریب ہے۔

۱۲۵۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. متفقٌ عليه.

۱۲۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی' ہر مہینے تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کروں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۳۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۵۹۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحٰى، وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتّٰى أُوتِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۹۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے' میں زندگی بھر انہیں نہیں چھوڑوں گا: (۱) ہر ماہ کے تین روزے رکھنے (۲) نماز چاشت پڑھنے (۳) اور یہ کہ میں وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوؤں۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۷۲۲).

فقہ الحدیث حدیث نمبر (۱۱۳۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۶۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا زمانہ (سال) بھر روزے رکھنے کے برابر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٢٤ ـ فتح)، ومسلم (١١٥٩).

فقه الحديث☆ ❶ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا مستحب ہے۔

❷ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا زمانہ بھر یعنی سال بھر روزے رکھنے کے برابر ہے' اس لیے کہ نیکی کا اجر دس گنا ہے اور ہر مہینے کے تین دن کا دس گنا تیس دن ہے' اس طرح ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا گویا سال بھر اور زمانہ بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے۔

❸ یہ تین دن کوئی بھی ہو سکتے ہیں لیکن ایام بیض کے روزے رکھنا افضل و بہتر ہے۔

❹ حقیقتاً زمانے بھر کے روزے رکھنا یعنی بغیر افطار کیے روزانہ روزہ رکھنا شرعاً حرام ہے۔

۱۲۶۱۔ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

۱۲۶۱۔ حضرت معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین دن کے روزے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ يَصُومُ. رواهُ مُسْلِم.

رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں! حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے پوچھا آپ مہینے کے کس دن کا روزہ رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ آپ مہینے کے کس کس دن کا روزہ رکھ رہے ہیں۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١١٦٠).

فقه الحديث☆ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا مستحب ہے لیکن ان ایام کی تخصیص نہیں' مہینے کے کسی بھی دنوں میں روزے رکھے جا سکتے ہیں' لیکن بہتر یہ ہے کہ ایام بیض کے روزے رکھے جائیں' آپ ﷺ ان ایام کا اہتمام فرماتے تھے جیسا کہ اگلی روایات میں اس بات کی وضاحت موجود ہے۔

١٢٦٢ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)). رواهُ الترمذيُّ وقال: حديثٌ حَسَنٌ.

۱۲۶۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مہینے میں تین روزے رکھنا چاہو تو تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح لغيره ـ أخرجه الترمذي (٧٦١)، والنسائي (٤/ ٢٢٢ ـ ٢٢٣) وغيرهما.

١٢٦٣ - وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۲۶۳۔ حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٤٤٩)، والنسائي (٤/ ٢٢٤ ـ ٢٢٥).

فقه الاحاديث☆ ❶ دنوں کی تخصیص کے بغیر ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا مستحب ہے لیکن ایام بیض مہینے کے باقی ایام سے بہتر ہیں' پس ان دنوں کا روزہ رکھنا بہتر ہے۔

❷ ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کہ یہ روشن اور چمکدار راتوں کے بعد آتے ہیں کیونکہ ان راتوں میں چاند پوری رات روشن رہتا ہے۔

❸ نبی ﷺ کی امت سے شفقت و مہربانی کہ آپ نے امت کو ایسے احکامات دیے جن کی وہ استطاعت رکھتی تھی تاکہ ان احکامات پر دوام ہو۔

١٢٦٤ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ. رواهُ النسائي بإسنادٍ حسنٍ.

۱۲۶۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضر (اقامت) و سفر میں ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ (نسائی۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه النسائي (٤/ ١٩٨ ـ ١٩٩) بإسناد ضعيف.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ یہ حدیث یعقوب بن عبداللہ قمی اور اس کے استاد جعفر بن ابی مغیرہ قمی کے سوئے حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے' اس لیے قابل استدلال نہیں۔

٢٣١۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، وَفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِي يُؤْكَلُ عِنْدَهُ، وَدُعَاءِ الْآكِلِ لِلْمَأْكُولِ عِنْدَهُ

۲۳۱۔ باب: روزہ افطار کرانے کی فضیلت اور اس روزہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے اور مہمان کا میزبان کے لیے دعا کرنا

١٢٦٥ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ)). رواهُ الترمذيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۲۶۵۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے اس روزہ دار کی مثل اجر ہے اور روزے دار کے اجر سے بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (٨٠٧)، وابن ماجه (١٧٤٦) وغيرهم.

فقه الحديث ☆ ❶ روزے دار کا روزہ افطار کرانے کی ترغیب۔

❷ روزہ افطار کرانے والے کو روزے دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔

١٢٦٦ - وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: ((كُلِي)) فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((حَتَّى يَشْبَعُوا)). رواهُ الترمذيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ.

۱۲۶۶۔ حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا' آپ نے فرمایا: ''تم بھی کھاؤ''۔ حضرت ام عمارہ نے کہا میں تو روزے دار ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو کھانا کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزے دار پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں'' اور بعض دفعہ فرمایا: ''حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائیں۔ (تب تک فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں)''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث ☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذي (٧٨٥ و ٧٨٦)، وابن ماجه (١٧٤٨).

فقه الحديث ☆ یہ حدیث لیلیٰ کے حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے' اس لیے قابل استدلال نہیں۔

١٢٦٧ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ، فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ

۱۲۶۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے روٹی اور روغن زیتون آپ کی خدمت میں پیش کیا' پس آپ نے تناول فرمایا' پھر نبی ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

"تمہارے ہاں روزے دار روزہ افطار کرتے رہیں' نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اورفرشتے تمہارے لیے دعا کرتے رہیں"۔ (ابوداؤد اسناد صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٨٥٤)، وأحمد (٣/ ١١٨ و ١٣٨)، والبغوي في ((شرح السنة)) (٣٣٢٠)، والبيهقي (٧/ ٢٨٧)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٢٩٦ و ٢٩٧)، وابن السني في ((عمل اليوم والليلة)) (٤٨٤) وغيرهم.

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت اس کی شاہد ہے جسے ابن ماجہ (۱۷۴۷) اور ابن حبان (۵۲۹۶) نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں مصعب بن ثابت ضعیف راوی ہے۔

تنبیہ: بعض لوگ اس دعا میں ان الفاظ (**وذكر كم الله فى من عنده**) کا اضافہ کرتے ہیں' ان الفاظ کی کوئی اصل نہیں۔

غريب الحديث☆ (الأبرار) "متقی' نیک لوگ"۔ (**صلت عليكم الملائكة**) "فرشتے تمہارے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں"۔

فقه الحديث☆ ❶ اگر کوئی شخص کسی کے ہاں روزہ افطار کرے تو اس کے لیے یہ دعا کرنا مستحب ہے۔

❷ افطاری کے علاوہ عام دعوت طعام کے بعد بھی میزبان کے لیے مذکورہ دعا کی جاسکتی ہے کیونکہ مذکورہ حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے وہاں افطاری کی تھی۔

❸ خیر و بھلائی کے تسلسل کی تمنا اور دعا کرنی چاہیے۔

❹ فرشتے اہل ایمان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

۲۳۲۔ بَابُ فَضْلِ الْإِعْتِكَافِ

۲۳۲۔ باب: اعتکاف کی فضیلت

١٢٦٨ ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. مُتفقٌ عليه.

۱۲۶۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٤/ ٢٧١ ۔ فتح)، ومسلم (١١٧١).

غريب الحديث☆ (الإعتكاف) ''کسی چیز پر اقامت اختیار کرنا'' یہ بھی کہا گیا کہ جو شخص مسجد میں عبادت کی نیت سے قیام کرے اسے معتکف اور عاکف کہتے ہیں۔

١٢٦٩ ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. متفقٌ عليه.

۱۲۶۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ کو فوت کر دیا پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٤/ ٢٧١ ۔ فتح)، ومسلم (١١٧٢) (٥).

١٢٧٠ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا. رواه البخاري.

۱۲۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ نے وفات پائی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٤/ ٢٨٤ ۔ ٢٨٥ ۔ فتح).

فقه الأحاديث☆ ❶ اعتکاف عام دنوں میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

❷ اعتکاف مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ جائز نہیں حتیٰ کہ اگر عورت نے بھی اعتکاف کرنا ہے تو مسجد ہی میں کرے گی۔

❸ افضل اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں ہے۔

❹ اگر مسجد میں معقول انتظام ہو تو خواتین مسجد میں اعتکاف کے لیے جائیں' ورنہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❺ رسول اللہ ﷺ نے آخری سال بیس روز اعتکاف فرمایا' اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو آخری عمر میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہییں۔

❻ دس دن سے زائد اعتکاف جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کا بیان

۲۳۳۔ بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

۲۳۳۔ باب: حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت

قال اللّٰه تعالى: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ [آل عمران: ۹۷].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ کے لیے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو یقیناً اللہ جہانوں سے بے نیاز ہے''۔

شرح الآیة ☆ جمہور کے نزدیک وجوب حج کے بارے میں آل عمران کی یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض نے کہا کہ سورۂ بقرہ کی آیت (۱۹۶) ﴿وأتموا الحج والعمرة لله﴾ ہے لیکن سورۂ آل عمران کی آیت وجوب حج کے لیے زیادہ راجح ہے۔ حج کی فرضیت کے بارے میں بہت سی احادیث بھی وارد ہیں کہ حج اسلام کے ارکان وقواعد میں سے ایک رکن ہے اور یہ ہر مکلف پر زندگی میں ایک بار فرض ہے اور اگر کسی شخص نے حج کی فرضیت کا انکار کر دیا تو اس نے کفر کیا' اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے حج کی استطاعت کے باوجود حج نہ کیا تو اس کے لیے برابر ہے کہ وہ یہودی ہو کر فوت ہو یا نصرانی ہو کر۔ راستے کی طاقت سے مراد زاد راہ، سواری، صحت اور راستے کا پرامن ہونا ہے۔ (اللہ اعلم!)

۱۲۷۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)). متفق عليه.

۱۲۷۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۷۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۷۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ، حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ قُلْتُ

۱۲۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے پس تم حج کرو''۔ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ پس آپ خاموش رہے حتیٰ کہ اس نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو پھر (ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ)). رواهُ مُسْلِمٌ.

سال) واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے"۔ پھر آپ نے فرمایا: "تم مجھے چھوڑ دو، جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں، اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ اپنے کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ ہی سے ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے تم مقدور بھر بجا لاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو"۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۱۳۳۷).

غریب الحدیث☆ (ذرونی) "مجھے چھوڑ دو"۔

فقه الحدیث☆ ❶ حج مکلف شخص پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

❷ اگر کسی مسئلے میں شرعی حکم نازل نہ ہوا ہو تو اس کے بارے میں خاموش رہنا بہتر ہے۔ اشیاء کے بارے میں اصل اباحت ہے الا یہ کہ حرمت کی کوئی دلیل ہو جبکہ عبادات کا دارومدار توقیفی ہے۔

❸ غیر ضروری سوالات کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

❹ دین کے بارے میں مسلمانوں کو جن چیزوں کی ضرورت تھی انہیں اللہ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں واضح فرمادیا۔

❺ بندے کو چاہیے کہ احکامات کی اتباع کرے اور منہیات سے اجتناب کرے۔

❻ امر کی نسبت نہی میں زیادہ سختی اور شدت ہے، اس لیے کہ آپ نے فرمایا: "میں جس چیز کے بارے میں تمہیں حکم دوں تم استطاعت بھر اس پر عمل کرو (اس میں استطاعت کی رخصت ہے) لیکن جس چیز سے روکوں اسے چھوڑ دو۔ اس میں استطاعت کی رخصت نہیں بلکہ فرمایا چھوڑ دو۔

❼ رسول اللہ ﷺ امت پر کس قدر شفیق اور مہربان تھے کہ وہ شخص حج کی فرضیت کے بارے میں سوال کرتا ہے کہ کیا ہر سال فرض ہے؟ لیکن آپ خاموشی اختیار فرماتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں: "اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو پھر حج ہر سال فرض ہو جاتا"۔

۱۲۷۳۔ وَعَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)). متفقٌ عليه.

((الْمَبْرُوْرُ)) هُوَ الَّذِيْ لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهُ فِيْهِ مَعْصِيَةً.

۱۲۷۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا"۔ پوچھا گیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔ پوچھا گیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "حج مبرور"۔ (متفق علیہ)

(المبرور) مبرور حج اسے کہتے ہیں جس میں حاجی کسی معصیت کا ارتکاب نہ کرے۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۳/ ۳۸۱ ـ فتح)، ومسلم (۸۳).

فقه الحدیث☆ ❶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے پر لفظ اور "عمل" کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ فضیلت کے اعتبار سے مراتب اعمال۔
❸ جو شخص غیر اللہ (وطن، قوم، شہرت، دولت اور سیاست وغیرہ) کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو اس کا عمل غیر مقبول ہے۔
❹ حج مبرور بھی فضیلت والا عمل ہے بشرطیکہ اس میں اخلاص ہو اور گناہوں سے بچا جائے۔

١٢٧٤ ـ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ حَجَّ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). متفقٌ عليهِ.

۱۲۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے حج کیا اور اس نے دوران حج کوئی فحش اور فسق و نافرمانی والی بات نہیں کی تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٣٨٢ ـ فتح)، ومسلم (١٣٥٠).

غريب الحديث☆ (الرفث) اس کا معنی جماع ہے، فحش کلام پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ ویسے یہ ایسا جامع کلمہ ہے جس کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جو ایک آدمی کسی عورت سے چاہتا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ حج نفس کو برے اعمال اور فحش گوئی سے پاک کرتا ہے۔
❷ حج مبرور گناہوں کا کفارہ ہے۔
❸ انسان گناہوں سے پاک صاف پیدا ہوتا ہے اور حج سے واپسی پر بھی انسان کی یہی کیفیت ہوتی ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ حاجی حج کے دوران رفث و فسوق، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور لوگوں سے لڑائی جھگڑا کرنے سے اجتناب کرے۔

١٢٧٥ ـ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ)). متفقٌ عليهِ.

۱۲۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٥٩٧ ـ فتح)، ومسلم (١٣٤٩).

فقه الحديث☆ ❶ عمرے کی فضیلت کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔
❷ حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔
❸ عمرے کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کیا جائے، صفا و مروہ کی سعی کی جائے اور سر کے بال منڈوا یا کترا لیے جائیں۔
❹ زیادہ عمرے کرنا مستحب ہے۔
❺ عمرہ کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے لیکن رمضان میں کرنا افضل ہے۔
❻ حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے۔
❼ حج کا مرتبہ عمرے سے اعلیٰ ہے۔

١٢٧٦ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

۱۲۷۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ: ((لٰكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ)). رواهُ البخاريّ.

اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''تم (خواتین) کے لیے افضل جہاد حج مبرور ہے''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۳۸۱ ـ فتح).

غریب الحدیث☆ (نری) ہم جانتی' سمجھتی ہیں۔

(لکن) کاف پر پیش، خواتین کے لیے خطاب کا صیغہ۔ یہی اعراب راجح ہے' جبکہ ایک روایت میں کاف پر زیر اور لام پر کھڑی زبر ہے استدراک کے معنی میں۔

فقہ الحدیث☆ ❶ حج خواتین کے لیے جہاد ہے۔

❷ کتاب وسنت میں فضائل جہاد کے بارے میں بہت سے دلائل ہیں' اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے افضل عمل سمجھا۔

❸ عام حالات میں عورتوں کے لیے حج افضل جہاد ہے اس لیے کہ امور سیاست اور حرب وضرب کی اصل ذمہ داری مردوں پر ہے' لیکن اگر کبھی جنگی حالات ایسے بن جائیں کہ کسی شعبے میں خواتین کی خدمات درکار ہوں تو شرعی حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے وہ اس میدان میں کام کر سکتی ہیں لیکن باقاعدہ ''ویمن گارڈز'' کی بھرتی اور ٹریننگ وغیرہ' یہ درست نہیں' اسلام میں اس کی اجازت نہیں۔

۱۲۷۷ ـ وَعَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ)). رواهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۷۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۱۳٤۸).

فقہ الحدیث☆ ❶ عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے دن کی فضیلت کہ اس روز اللہ اپنے بندوں کے حال پر رحم فرماتا ہے' ان کی مغفرت فرماتا ہے' ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے اور انہیں جہنم سے آزاد کرتا ہے۔

❷ عرفہ کے دن زیادہ سے زیادہ ذکر، اطاعت، تلاوت قرآن اور توبہ واستغفار کرنی چاہیے۔

۱۲۷۸ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً ـ أَوْ حَجَّةً مَعِي)). متفقٌ عليه.

۱۲۷۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا (فرمایا) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۳/ ٦۰۳ ـ فتح)، ومسلم (۱۲۵٦) (۲۲۲).

فقہ الحدیث☆ ❶ رمضان میں عمرہ کرنا اجر وثواب کے لحاظ سے حج کرنے کے برابر ہے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ حج کے قائم مقام ہے اور عمرہ کرنے سے حج کا فریضہ ساقط ہو جائے گا' بلکہ اس بات پر اجماع ہے کہ عمرہ حج سے کفایت نہیں کرتا۔

❷ وقت کی اہمیت اور فضیلت کے لحاظ سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے چونکہ رمضان نیکیوں کی بہار کا مہینا ہے' اس لیے اس ماہ میں عمرہ کرنے کا ثواب باقی مہینوں میں عمرہ کرنے کے ثواب سے زیادہ ہے۔

۱۲۷۹ ـ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، أَدْرَكَتْ

۱۲۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک اللہ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). متفقٌ عليه.

ہے وہ میرے بوڑھے باپ پر اس وقت فرض ہوا ہے جب وہ (بڑھاپے کی وجہ سے) سواری پر صحیح طور پر بیٹھ نہیں سکتے' تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٣٧٨ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ جس شخص پر حج واجب ہو لیکن وہ اس کی ادائیگی سے عاجز ہو تو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص حج کر سکتا ہے' اس کو حج بدل کہتے ہیں۔ حج بدل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس نے پہلے خود حج کیا ہو۔

❷ ﴿من استطاع إليه سبيلا﴾ کی تفسیر بیان ہوئی کہ استطاعت سبیل سے مراد صرف زادراہ اور سواری ہی نہیں بلکہ مال، صحت اور راستے کا پر امن ہونا بھی ضروری ہے۔

❸ اگر کسی شخص کے والد نے استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کیا اور وہ ویسے ہی فوت ہو گیا تو اب اس کی طرف سے بھی حج کرنا ضروری ہے۔

١٢٨٠ ـ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعَنَ؟ قَالَ: ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۰۔ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں' وہ حج کی استطاعت رکھتے ہیں نہ عمرے کی اور نہ ہی سفر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٨١٠)، والترمذي (٩٣٠)، والنسائي (٥/ ١١٧)، وابن ماجه (٢٩٠٦).

غريب الحديث ☆ (الظعن) حج اور عمرے کے لیے سفر کرنا یا عام سفر۔

فقہ الحدیث کے لیے حدیث سابق ملاحظہ فرمائیں۔

١٢٨١ ـ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ. رواه البخاري.

۱۲۸۱۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا جبکہ میں اس وقت سات سال کا بچہ تھا۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٧١ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ جب بچہ بلوغت سے پہلے حج کرے تو یہ اس کا نفل حج ہوگا' جب بالغ ہو جائے اور استطاعت بھی ہو تو پھر اسے دوبارہ حج کرنا ہوگا' قبل از بلوغت کیا ہوا حج کفایت نہیں کرے گا۔

❷ چھوٹے بچوں کو حج کرانا جائز ہے' اس کا اجر والدین کو ملے گا۔

١٢٨٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ. قَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((رَسُولُ اللّٰهِ)) فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا

۱۲۸۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ''روحاء'' کے مقام پر ایک قافلے کو ملے تو آپ نے پوچھا: ''کون لوگ ہو؟'' انھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں' پھر انھوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''(میں) اللہ کا رسول ہوں''۔ پس ایک عورت نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)). رواهُ مُسلمٌ.

ایک بچہ اوپر اٹھا کر پوچھا کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اور (اس حج کا) ثواب تجھے ملے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٣٣٦).

غريب الحديث☆ (الروحاء) مدینہ سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام۔

فقه الحديث☆ ❶ بعض اہل اسلام رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک سے شناسا نہیں تھے۔

❷ تعارف کے لیے ایک دوسرے سے سوال کیا جا سکتا ہے۔

❸ بچے کو حج کرایا جائے تو وہ اور اس کی والدہ اجر و ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔

١٢٨٣ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ، وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ. رواهُ البخاريُّ.

۱۲۸۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کجاوے پر حج فرمایا اور یہی آپ کے سامان سفر کی سواری بھی تھی۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٣٨٠ - فتح).

غريب الحديث☆ (زاملة) وہ اونٹ جس پر زادِ راہ یعنی سامان وغیرہ لادا جاتا ہے۔

فقه الحديث☆ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ایسے اونٹ پر سوار تھے جس پر سامان سفر بھی رکھا ہوا تھا' آپ کے لیے کوئی الگ سواری نہیں تھی۔

١٢٨٤ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ وَمِجَنَّةُ، وَ ذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَأَثَّمُوْا أَنْ يَتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ: ﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾[البقرة : ١٩٨] فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ. رواهُ البخاريُّ.

۱۲۸۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کی منڈیاں تھیں (یہاں مختلف تہواروں کے موقع پر آں خی بازار لگتے تھے) تو صحابہ کرام نے حج کے مہینوں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھا' جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو''۔ یعنی حج کے مہینوں میں۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٥٩٣ - فتح).

غريب الحديث☆ (تأثموا) ''انھوں نے گناہ سمجھا''۔ (مواسم) موسم کی جمع ''مہینے''۔

فقه الحديث☆ ❶ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کا شرعی حکم معلوم کرتے تھے' اس ڈر سے کہ کہیں اس کام پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے' اگرچہ اس کام میں کتنا ہی نفع کیوں نہ ہوتا۔

❷ حج کے موقع پر تجارت وغیرہ کرنا جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کے مسائل

۲۳۴۔ بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

۲۳۴۔ باب: جہاد کی فضیلت

جہاد کی فضیلت کے بارے میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''زاد المعاد (۳/۷۱۔۷۶)'' میں بیان فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا کہ وہ ان لوگوں سے قتال کریں جو ان کے ساتھ قتال کرتے ہیں پھر اللہ نے تمام مشرکین سے قتال کرنے کا حکم فرمایا جو پہلے ممنوع تھا پھر اس کی اجازت دی گئی کہ تم تمام مشرکین سے قتال کرو۔ کیا یہ جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ یہ بات متحقق ہے کہ مطلق طور پر جہاد فرض عین ہے، قلبی طور پر، زبان کے ساتھ یا مال کے ساتھ۔ یا ہاتھ کے ساتھ پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ کسی نہ کسی طور پر جہاد میں ضرور حصہ لے۔ جہاں تک جہاد بالنفس کا تعلق ہے تو یہ فرض کفایہ ہے لیکن اگر حالات ایسے بن جائیں اور نفیر عام ہو تو پھر تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾ [التوبة: ٣٦] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: ٢١٦] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ [التوبة: ٤١] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [التوبة:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور تم تمام مشرکوں سے لڑو جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے''۔

اور فرمایا: ''تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہارے لیے ناگوار ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور شاید تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے' تم نہیں جانتے''۔

نیز فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو''۔

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں' انجیل میں اور قرآن میں۔ اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟ پس تم اپنے اس سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے' خوش ہو جاؤ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

اور فرمایا: ''وہ مسلمان جو غیر معذور ہیں اور (عذر کے بغیر) گھروں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١١١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا. دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء: ٩٥، ٩٦] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَأُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الصف: ١٠-١٣] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فِيْ فَضْلِ الْجِهَادِ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ، فَمِنْ ذٰلِكَ:

بیٹھے رہنے والے ہیں اور وہ مومن جو اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں' یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے ان لوگوں کو جو اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں' بیٹھ رہنے والوں پر مرتبے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دی' ہے اپنی طرف سے مرتبوں کی بھی بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا' نہایت مہربان ہے''۔

اور فرمایا: ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ وہ یہ کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور عمدہ گھر ہیں جو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہیں یہ ہے۔ کامیابی بڑی اور ایک اور چیز بھی جسے تم پسند کرتے ہو' اللہ کی طرف سے مدد اور نزدیکی فتح اور مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے''۔

اس بارے میں بہت سی مشہور آیات ہیں۔

جہاد کی فضیلت میں بہت زیادہ احادیث ہیں' ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:-

شرح الآیات: پہلی آیت میں اللہ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ تم سب مل کر مشرکین سے قتال کرو جس طرح وہ تم سے مل کر مقابلے کے لیے اترتے ہیں اور مسلمانوں کو تسلی دی کہ جان لو اللہ متقی اور پرہیز گار لوگوں کے ساتھ ہے' اس کی معیت، نصرت اور تائید متقی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

دوسری آیت میں فرضیت جہاد کے بارے میں فرمایا کہ یہ تم پر فرض کر دیا گیا ہے خواہ تمہیں ناگوار گزرے۔ مزید یہ فرمایا کہ اسلامی احکام کا دارومدار تمہاری پسند و ناپسند پر نہیں بلکہ اللہ علیم و خبیر اور حکیم ہے' اسے معلوم ہے کہ تمہاری دنیا و آخرت کی بھلائی کس میں پوشیدہ ہے' تمہارا علم تو محدود اور ظاہری چیزوں تک موقوف ہے۔ پس تمہیں چاہیے کہ اللہ کے حکم کے سامنے خوشی کے ساتھ سر تسلیم خم کرو۔ اسی میں تمہاری بہتری اور کامیابی ہے۔

تیسری آیت میں غزوۂ تبوک کے موقع پر نفیر عام کا حکم فرمایا کہ تم ہر حال میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کرنے کے لیے نکلو خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل' تھوڑے ہو یا زیادہ' طاقتور ہو یا کمزور' بس تمہارا کام اللہ پر توکل کرتے ہوئے نکلنا ہے پھر اللہ تمہاری مدد فرمائے گا۔

چوتھی آیت میں اللہ نے مومنوں کے ساتھ ایک تجارت کا ذکر فرمایا ہے کہ اس نے اپنی جنت کے بدلے میں تمہارے جان و مال خرید لیے ہیں۔ اور وہ خرید کس طرح کی ہے؟ وہ اس طرح کہ مومن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اس راہ میں وہ اپنی جانیں اور مال لے کر حاضر ہوتے ہیں' پھر اور دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی شہادت پاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ سے بڑھ کر کون وعدہ وفا کرسکتا ہے۔ پھر اللہ نے مزید تسلی دینے کے لیے فرمایا کہ مومنو! تم اپنی اس بیع پر خوش ہو جاؤ' یہ بیع کوئی خسارے اور نقصان والی بیع نہیں بلکہ اس میں تو کامیابی ہی کامیابی ہے اور کامیابی بھی عظیم۔

پانچویں آیت میں اللہ نے واضح طور پر مجاہدین کی فضیلت بیان فرمائی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور بغیر عذر کے گھروں میں بیٹھ رہنے والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے مجاہدین کو اجر عظیم کی خوشخبری سنائی ہے اور ان کے لیے مغفرت و رحمت کا وعدہ ہے۔

چھٹی آیت میں مزید وضاحت فرمائی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایسی تجارت ہے جو عذاب الیم سے نجات، گناہوں کی معافی اور دخول جنت کا ذریعہ ہے اور فرمایا کہ یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ نیز یہ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائے گا اور عنقریب تمہیں فتح عطا فرمائے گا' جو مومنوں کے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔

قرآن مجید اور احادیث میں جہاد کی فرضیت اور اہمیت و فضیلت کے بارے میں بہت سے دلائل ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی عزت اور اسلام کی عظمت کا راز جہاد ہی میں مضمر ہے۔ مسلمانوں نے جب تک علم جہاد بلند کیے رکھا تو ان کی عظمت و رفعت کا پھریرا پوری دنیا پر لہراتا رہا' مسلمان غالب رہے اور کفر مغلوب اور دب کر رہا۔ لیکن جب سے مسلمانوں نے اس اہم ترین فریضے کو فراموش کر دیا تو یہ قہر مذلت میں گر گئے اور کفار ان بے روح مسلمانوں پر ان پرندوں کی طرح منڈلانے لگے جو مردار کا گوشت نوچتے ہیں۔ بظاہر دنیا میں پچپن کے قریب آزاد مسلم ریاستیں ہیں لیکن وہ اس قدر زیادہ غلامی کے طوق پہن چکی ہیں کہ کفار ہزاروں میل دور بیٹھے ان پر اپنے احکامات، قوانین اور آئین و دساتیر نافذ کیے ہوئے ہیں۔ مسلمان حکمران اور اسلامی حکومتیں بھی اسلامی جذبات سے عاری ہیں' بلکہ یہ ایسے حکمران ہیں کہ یہ ان کفار کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں' ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے دن رات سرگرم عمل ہیں انھوں نے علم جہاد کیا بلند کرنا ہے یہ تو جہاد کا نام لینے والوں کو دہشت گرد قرار دے رہے ہیں اور انہیں گرفتار کر کے کافر حکومتوں کے سپرد کرتے ہیں۔ (إنا لله وإنا إليه راجعون)

مسلمانوں کی عظمت رفتہ تب ہی لوٹ سکتی ہے کہ ہم دین اور جہاد کی طرف پلٹیں' اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی ہے۔ یہ مغربی جمہوری نظام جو انسانوں کا بنایا ہوا نظام ہے' مسلمانوں کے لیے کبھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا اور یہ IMF' UNO اور ورلڈ بنک کے قوانین کبھی مسلمانوں کے لیے بہتر نہیں ہو سکتے۔ یہ ادارے مسلمانوں کو تو دہشت گرد قرار دیتے ہیں' ان پر اقتصادی پابندیاں لگاتے ہیں مگر اسرائیل اور دیگر ظالموں کی پوری پوری پشت پناہی کرتے ہیں۔ مسلمانو! یہ تو ان کے من کی باتیں ہیں اب بھی وقت ہے کہ صلیبی طاقتوں اور صیہونی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور جہاد کے بھلائے ہوئے سبق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دوبارہ یاد کریں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

١٢٨٥ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)). متفقٌ عليهِ.

۱۲۸۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا''۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''حج مبرور''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۷۳) ملاحظہ فرمائیں۔

١٢٨٦ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)). متفقٌ عليهِ.

۱۲۸۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا''۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا''۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۱۲) ملاحظہ فرمائیں۔

١٢٨٧ ـ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِهِ)). متفقٌ عليهِ.

۱۲۸۷۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ١٤٨ ـ فتح)، ومسلم (٨٤).

فقه الحديث☆ ❶ اعمال صالحہ کا اطلاق ایمان باللہ پر بھی ہوتا ہے' اس لیے کہ ایمان نیک اعمال کرنے سے بڑھتا ہے اور نافرمانی کے کام کرنے سے کم ہوتا ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے۔

١٢٨٨ ـ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)). متفقٌ عليهِ.

۱۲۸۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' ان سے بہتر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٣ و ١٥ ـ فتح) ومسلم (١٨٨٠).

غريب الحديث☆ (الغدوة) غین پر زبر ''صبح کے وقت نکلنا''۔ (الروحة) ''دن کے آخری پہر یا شام کے وقت نکلنا''۔

فقه الحديث☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ ایک صبح یا ایک شام جہاد کرنا دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے' یہ بہترین عمل اور تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ ہے۔

١٢٨٩ ـ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۲۸۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)). متفقٌ عَلَيْهِ.

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دریافت کیا کون سے لوگ افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے''۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۹۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۹۰۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوِ الْغَدْوَةُ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا)). متفقٌ عليه.

۱۲۹۰۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن سرحدی محاذ پر پہرا دینا دنیا اور جو کچھ اس پر ہے' ان سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کے کوڑے کے برابر جگہ (یعنی اتنی جگہ بھی مل جائے تو وہ) دنیا اور اس پر جو کچھ ہے ان سے بہتر ہے اور بندے کا اللہ کی راہ میں ایک شام یا ایک صبح کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس پر ہے' ان سے بہتر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٤ ـ فتح)، ومسلم (١٨٨١).

فقه الحديث☆ ❶ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لیے سرحدی محاذ پر ایک رات پہرا دینے کی فضیلت کا بیان۔ "رباط" کا لغوی معنی ہے دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا اور اپنی سرحد کی حفاظت کے لیے مورچہ بند ہو کر بیٹھنا۔

❷ دنیا کی بے ثباتی اور جہاد کی عظمت کا بیان کہ جس شخص کو جنت میں کوڑے کے برابر بھی جگہ مل گئی تو گویا اس کو دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے زیادہ قیمتی چیز مل گئی اور جسے جنت الفردوس کی مہمانی مل گئی اس کی خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

تنبیہ: جہاد سے پیچھے رہ جانے کا سبب اسباب دنیا اور اس کے متعلقات کی طرف رغبت و رجحان ہے لیکن اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس پوری دنیا ہو اور دوسرے شخص کے پاس جنت میں ایک کوڑے کے برابر ٹکڑا ہو تو یہ دوسرا شخص افضل و بہتر ہے۔ پس دنیا کے مقابلے میں اس اجر عظیم اور نعمت کبریٰ یعنی جنت کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے اور اس کا مختصر راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

۱۲۹۱۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَاِنْ مَاتَ فِيْهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ)). رواهُ

۱۲۹۱۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سرحدی محاذ پر ایک دن اور ایک رات پہرا دینا مہینے بھر کے روزوں اور شب بیداری سے بہتر ہے اور اگر اسے اسی حالت میں موت آ گئی تو اس کا وہ نیک عمل جاری رہے گا جو وہ کرتا تھا اور اس پر اس کی (جنت کی) روزی جاری کی جائے گی اور وہ قبر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمٌ.

آزمائش میں ڈالنے والے فرشتوں (منکر نکیر کے سوالات) سے محفوظ رہے گا۔" (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٩١٣).

غريب الحديث☆ (الرباط) "سرحد پر پہرا دینا' اس کی حفاظت کرنا"۔ (الفتان) اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو قبر میں میت سے سوال کرتے ہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ سرحد پر پہرا دینے والے کی فضیلت کہ اگر اسے اسی حالت میں موت آجائے تو اس کا یہ نیک عمل قیامت تک جاری رہے گا اور اسے برابر ثواب پہنچتا رہا گا اور یہ فضیلت صرف سرحد پر پہرا دینے والے کے لیے خاص ہے۔

❷ اس کا جنت والا رزق جاری ہو جاتا ہے' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: "وہ زندہ ہیں اور انھیں رزق دیا جاتا ہے"۔ اور صحیح احادیث میں ہے کہ شہداء کی ارواح جنت کے پھل کھاتی ہیں۔

❸ عذاب قبر اور اس کی آزمائش کا اثبات نیز یہ کہ اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرا دینے والا شخص اس آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

١٢٩٢ - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ يُنْمِي لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٢٩٢۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتا ہے۔ یقیناً کہ اس کا عمل تو قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا ہے اور اسے قبر کی آزمائش سے بھی محفوظ رکھا جاتا ہے"۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح لغيره ـ أخرجه أبو داود (٢٥٠٠)، والترمذي (١٦٢١).

اس حدیث کی حسن ہے کیونکہ اس کے راوی ابو ہانی (حمید بن ہانی) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ "لابأس بہ"۔ لیکن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مسند احمد میں اس روایت کی شاہد ایک صحیح روایت ہے۔ واللہ اعلم!

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص اللہ کی راہ میں پہرا دیتا ہوا فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل باقی مرنے والوں کی طرح منقطع نہیں ہوتا بلکہ اسے تو قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا ہے۔

❷ ایسے شخص کو فتنہ قبر سے بھی محفوظ رکھا جائے گا۔

١٢٩٣ - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)). رواهُ الترمذيُّ وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

١٢٩٣۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرا دینا دوسری جگہوں پر ہزار دن پہرا دینے سے بہتر ہے"۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه الترمذي (١٦٦٧)، والنسائي (٦/ ٤٠)، وأحمد (١/ ٦٢ و٦٥ و٦٦ و٧٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرهم.

فقه الحديث ☆ اس حدیث میں بھی اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرا دینے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ یہاں ایک دن کا پہرا دیگر مقامات پر ہزار دن پہرا دینے سے بہتر ہے۔

١٢٩٤ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي؛ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ، أَوْ غَنِيمَةٍ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ؛ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيحُهُ رِيحُ مِسْكٍ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا، وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وروى البخاري بعضه.

((الْكَلْمُ)): الجرح.

۱۲۹۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کی ذمہ داری لیتا ہے جو اس کی راہ میں نکلے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ''میری راہ میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کوئی چیز اسے گھر سے نکالنے والی نہ ہو تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ اس کے گھر لوٹا دوں جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔'' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کی راہ میں جو زخم لگتا ہے تو قیامت والے دن وہ مجاہد اس حال میں آئے گا گویا اسے آج زخم لگا ہے' اس کا رنگ خون کے رنگ جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو جیسی ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر میں مسلمانوں پر مشقت نہ سمجھتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن میرے پاس گنجائش نہیں کہ میں ان سب کے لیے سواری کا انتظام کروں اور نہ ان کے اپنے پاس گنجائش ہے اور انہیں مجھ سے پیچھے رہ جانا بھی بڑا گراں گزرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر شہید کر دیا جاؤں۔'' (مسلم) بخاری نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(الكلم) ''زخم''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۱۸۷٦). وبعضه عند البخاري (٦/ ٢٠ ـ فتح).

فقه الحديث ☆ ❶ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے اپنے فضل و کرم سے جنت واجب فرما دی۔

❷ اللہ نے ایسے مجاہد کے لیے اجر و ثواب اور جنت کی ضمانت دی ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا' اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرتا ہو اور اسی کی خاطر گھر سے نکلا ہو۔ اگر یہ صفات نہ ہوں تو پھر اس کا جہاد مقبول نہیں۔

❸ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہر حال میں بامراد رہتا ہے' شہادت کی صورت میں جنت اور غازی ہونے کی صورت میں مال غنیمت۔

❹ شہداء اللہ کے فضل و کرم سے جنت میں جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ قیامت والے دن ان کے ان زخموں سے خون بہتا ہوگا اور زخم کی حالت بالکل تازہ ہوگی اور اس سے بہنے والے خون کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو کستوری سے بہتر ہوگی۔

۶ اللہ کی ذات اور صفات کی قسم کھانا جائز ہے نیز اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ کا ہاتھ ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔

۷ امام و امیر کسی مصلحت و حکمت اور ضرورت کے تحت کسی معرکے سے پیچھے رہ سکتا ہے اور اسے عمومی حالات کے تقاضوں کے مطابق احکامات نافذ کرنے چاہییں۔

۸ رسول اللہ ﷺ کے جذبہ جہاد کا بیان کہ آپ بار بار اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی آرزو فرماتے ہیں۔

۹ جنت میں جانے کے بعد شہید کے سوا کوئی اور شخص وہاں سے دنیا میں آنے کی آرزو نہیں کرے گا صرف شہید یہ آرزو کرے گا' کہ میں دنیا میں جاؤں اور بار بار شہید کیا جاؤں۔

١٢٩٥ ـ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَكَلْمُهُ يَدْمَى: اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ)). متفقٌ عليهِ.

۱۲۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ زخمی شخص جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے' قیامت والے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا' اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو کستوری کی خوشبو جیسی ہوگی''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ یہ سابقہ حدیث کا کچھ حصہ ہے جس کی طرف امام نووی رحمہ اللہ نے اشارہ فرمایا تھا کہ بخاری نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

فقہ الحدیث☆ حدیث سابق ملاحظہ فرمائیں۔ مزید یہ کہ کستوری پاک ہے' اسے کپڑوں اور بدن پر لگانا جائز ہے اور اس کی تجارت بھی جائز ہے۔

١٢٩٦ ـ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً، فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۲۹۶۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان آدمی نے اونٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ نکالنے کے درمیانی وقفے کے برابر اللہ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگایا۔ خراش آئی تو وہ زخم یا خراش قیامت والے دن زیادہ سے زیادہ اس حالت میں ہوگی جس حالت میں (دنیا میں) وہ تھی' اس کا رنگ زعفران جیسا اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی''۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٥٤١)، والترمذى (١٦٥٧)، والنسائى ٦/ ٢٥ ـ ٢٦)، وابن ماجه (٢٧٩٢)، وأحمد (٥/ ٢٣٠ ـ ٢٣١ و٢٣٥ و٢٤٤).

غریب الحدیث☆ (فواق ناقة) فاء پر پیش، واؤ تخفیف کے ساتھ اور آخر پر قاف۔ اونٹنی کے تھن سے ایک دفعہ دودھ نکالا پھر دوسری دفعہ دودھ نکالا' ان دو دفعہ دودھ نکالنے کا جو درمیانی وقفہ ہے اسے ''فواق'' کہتے ہیں۔ یعنی مختصر وقت کے لیے جہاد کرنا۔ (نكبة) کسی حادثہ کے بعد آنے والے زخم وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ جہاد کی اتنی فضیلت ہے کہ اگر اخلاص نیت سے مختصر مدت کے لیے بھی جہاد کیا جائے تو مجاہد کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ مجاہد کبیرہ گناہوں اور حق تلفیوں سے پاک ہو۔

❷ جہاد فی سبیل اللہ میں لگنے والے زخم قیامت والے دن بالکل تازہ ہوں گے ان سے خون بہتا ہوگا لیکن اس خون کی بھی اتنی فضیلت ہے کہ اس کا رنگ تو بظاہر خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔

١٢٩٧ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ، وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؛ فَقَالَ: **((لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))**. رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

((وَالْفُوَاقُ)): مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ.

۱۲۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کا ایک گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا وہ اسے بہت اچھا لگا تو اس نے (دل میں) کہا کاش! میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو جاؤں اور اس گھاٹی میں اقامت اختیار کر لوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کر لوں۔ پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "ایسے نہ کرو اس لیے کہ تم میں سے کسی ایک کا اللہ کی راہ میں قیام (جہاد) کرنا اس کے اپنے گھر میں ستر سال کی نماز (عبادت) سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے اور تمہیں جنت میں داخل فرما دے؟ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جس شخص نے اللہ کی راہ میں "فواق ناقہ" کی مدت کے برابر بھی جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی"۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

(الفواق) "اونٹنی کے تھن سے ایک دفعہ دودھ نکال کر دوسری دفعہ دودھ نکالنے کا درمیانی وقفہ"۔

توثيق الحديث ☆ حسن ـ أخرجه الترمذي (١٦٥٠) بإسناد حسن.

فقه الحديث ☆ ❶ عمل کرنے سے پہلے علم ضروری ہے اسی لیے صحابی رسول نے عمل کرنے سے پہلے آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔

❷ مومن کی خواہشات شریعت کے تابع ہوتی ہیں۔

❸ صحابی رضی اللہ عنہم اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ پہلے وہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کرتے پھر آپ کے حکم کے مطابق عمل کرتے تھے۔

❹ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو بہت بڑے اجر عام خیر و بھلائی اور بلند درجات والے کام بتاتے تھے۔

❺ جہاد فی سبیل اللہ نفل نماز سے کہیں زیادہ افضل ہے۔

❻ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت کی ضمانت دی ہے جو اخلاص نیت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرتا ہے۔

١٢٩٨ - وَعَنْهُ قَالَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا

۱۲۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ (آپ ﷺ سے) سوال کیا گیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل جہاد فی سبیل اللہ کے برابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْتَطِيعُونَهُ)) فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: ((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ!)) ثُمَّ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ، وَلَا صِيَامٍ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). متفقٌ عليهِ. وهذا لفظُ مسلمٍ.

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: ((لَا أَجِدُهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ؟)) فَقَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ؟!

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔ صحابہ نے دو یا تین بار یہ سوال دہرایا اور آپ نے ہر بار یہی فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار، تہجد گزار اور اللہ کی آیات کی خشوع وخضوع سے تلاوت کرنے والا ہو۔ وہ روزے سے تھکتا ہو نہ نماز سے حتیٰ کہ مجاہد فی سبیل اللہ اپنے گھر لوٹ آئے''۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ نے فرمایا: ''میں ایسا عمل نہیں پاتا''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم اتنی طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ' پس تم نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور ذرا سستی نہ کرو اور تم روزہ رکھو اور کبھی روزہ نہ چھوڑو؟'' اس آدمی نے کہا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟!

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤ ـ فتح)، ومسلم (١٨٧٨).

غريب الحديث ☆ (القائم) ''تہجد گزار''۔ (القانت) ''مطیع''۔ (لا يفتر) ''وہ سستی اور غفلت نہ کرے''۔

فقه الحديث ☆ ❶ جہاد کی عظمت وفضیلت کہ مجاہد جب تک جہاد میں مشغول رہتا ہے تو اسے اس شخص کی طرح ثواب ملتا ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔

❷ فضائل اعمال قیاس سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ یہ فضیلت تو اللہ کا احسان اور اس کا فضل ہے' وہ جس پر چاہتا ہے اپنا فضل واحسان فرماتا ہے۔

١٢٩٩۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، يَطِيرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً، أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلٰى مَتْنِهِ، يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوِ الْمَوْتَ، مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ)). رواهُ مسلمٌ.

۱۲۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو' وہ جب بھی کوئی جنگی آواز یا گھبراہٹ کا شور سنتا ہے تو وہ اس گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر تیزی کے ساتھ شہادت یا موت کو اس کی جگہوں سے تلاش کرنے کے لیے پہنچتا ہے یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو کچھ بکریاں لے کر ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں مقیم ہو جاتا ہے' نماز قائم کرتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کے سوا اس کا کوئی تعلق نہیں''۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۰۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۰۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)). رواهُ البخاريّ.

۱۳۰۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھا ہے' دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان''۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٦ ـ فتح) .

فقه الحديث ☆ ➊ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

➋ جنت کی عظیم نعمتوں کا بیان جو اللہ نے مجاہدین کے لیے بتلائی ہیں۔

➌ جنت کے درجات کا بیان کہ وہ سو ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے حساب سے یہ درجات حاصل کرے گا۔

۱۳۰۱۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ، فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)) قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رواهُ مسلمٌ.

۱۳۰۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص خوش ہو اللہ کو رب مان کر' اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر' اس کے لیے جنت واجب ہو گئی''۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس فرمان پر اظہار تعجب کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فرمان میرے سامنے پھر دہرائیں۔ آپ نے اسے دوبارہ ان کے سامنے بیان کیا پھر فرمایا: ''ایک دوسری نیکی بھی ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ جنت میں سو درجات بلند فرماتا ہے' ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے''۔ حضرت ابوسعید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی نیکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (١٨٨٤) .

فقه الحديث ☆ ➊ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو نیکی کی معرفت اور اس کے اسباب وغیرہ سے کس قدر محبت تھی کہ وہ اس نیکی کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کے لیے بے قرار رہتے تھے۔

➋ جہاد فی سبیل اللہ کی عظمت۔

➌ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے جنت میں سو درجات تیار کیے ہیں۔

۱۳۰۲۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ

۱۳۰۲۔ حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنا جبکہ وہ دشمن کے سامنے تھے' وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں''۔ پس یہ سن کر ایک پراگندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السُّيُوفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! أَأَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ؛ فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. رواه مسلمٌ.

حال شخص کھڑا ہوا تو اس نے کہا ابو موسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابو موسیٰ نے کہا: ہاں! پس وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہا میں تمھیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں۔ پھر اس نے تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور اس کے ساتھ دشمن سے لڑتا رہا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٩٠٢).

غريب الحديث☆ (رث الهيئة) ''پراگندہ حال''۔ (جفن سيفه) ''اپنی تلوار کی نیام''۔

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو آگے ویسے ہی پہنچاتے تھے جیسے انھوں نے آپ سے سنا ہوتا تھا۔

❷ قول و عمل کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دینا۔

❸ عقیدہ اور احکام شریعت کے بارے میں خبر واحد حجت ہے، جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس پراگندہ حال شخص نے قبول کیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا۔

❹ جس شخص کو جنت میں جانے کا یقین ہو وہ اس کے حصول کے لیے کوشش و عمل کرتا ہے۔

❺ شجاعت و جوانمردی کا اظہار کرنا جائز ہے جیسے تلوار کی نیام توڑنا موت تک لڑنے کا اشارہ ہے، یا حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی طرح سر پر سرخ پٹی باندھنا جو موت سے عدم خوف کی نشانی ہے، یا طارق بن زیاد رحمہ اللہ کی طرح کشتیاں جلا دینا۔

١٣٠٣ - وَعَنْ أَبِي عَبْسٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ)). رواه البخاري.

١٣٠٣۔ حضرت ابو عبس عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں انھیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٢٩ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص جہاد میں شریک ہو اور وہ جہنم میں چلا جائے، یہ ناممکن ہے۔ قدم غبار آلود ہونے سے مراد جہاد میں شریک ہونا ہے۔

❷ جہاد کی قدر و منزلت کا بیان کہ جہاد میں شریک ہونے والا شخص جہنم میں نہیں جائے گا، بشرطیکہ جہاد اخلاص نیت کے ساتھ اور کبیرہ گناہوں سے بچتے ہوئے کیا جائے۔

١٣٠٤ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي

١٣٠٤۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رو پڑا حتیٰ کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور کسی آدمی پر اللہ کی راہ کا غبار ا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)). رواه الترمذيُّ وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

ور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۴۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). رواه الترمذيُّ وقالَ: حديثٌ حسنٌ.

۱۳۰۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دو (طرح کی) آنکھیں ایسی ہیں جنھیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی' ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑی اور ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزاری''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح لغيره ـ أخرجه الترمذي (١٦٣٩) بإسناد فيه ضعف.

اس حدیث کی سند ضعیف ہے' لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ابویعلیٰ (۴۳۴۶) میں ابوہریرہؓ سے شرح السنۃ (۱۰/ ۳۵۵) اور حاکم (۲/ ۸۲) میں اور ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے نسائی (۶/ ۱۵)' احمد (۴/ ۱۳۴' ۱۳۵) اور حاکم (۲/ ۸۳) میں احادیث ہیں جن کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔ واللہ اعلم!

فقه الحديث☆ اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے سرحدی محاذوں پر پہرا دینے کی فضیلت' نیز اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کی فضیلت کہ یہ دونوں عمل جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہیں۔

۱۳۰۶۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)). متفقٌ عليه.

۱۳۰۶۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مجاہد کو (جہادی ساز و سامان دے کر) تیار کیا تو یقیناً اس نے خود جہاد کیا اور جس شخص نے کسی مجاہد کی اس کے گھر میں خیر و بھلائی کے ساتھ جانشینی کی تو یقیناً اس نے بھی خود جہاد کیا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث و فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۷۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۷۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). رواهُ الترمذي وقالَ: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۳۰۷۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقات میں سے افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سایہ دار خیمہ لگانا ہے' یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی خادم کا عطیہ دینا ہے' یا اللہ کی راہ میں جوان اونٹنی دینا ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه الترمذي (١٦٢٧)، والطبراني (٧٩١٦).

یہ حدیث حسن درجے کی ہے' کیونکہ ولید بن جمیل کی حدیث حسن ہونے کے زیادہ لائق ہے۔ پھر ترمذی (۱۶۲۶) اور طبرانی (۱۷/ ۲۵۵) میں اس کا ایک شاہد بھی موجود ہے' جس کی سند کثیر بن حارث کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن یہ راوی متابعت کے وقت مقبول ہے۔ (واللہ اعلم!)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (الفسطاط) ''بالوں سے بنا ہوا خیمہ''۔ (طروقة) ''جوان اونٹنی''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ کی راہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے لڑنے والے اسلامی لشکر کی تیاری میں باہمی تعاون واجب ہے۔

❷ سب سے افضل صدقات وہ ہیں جو جہاد اور مجاہدین کو دیے جائیں۔

❸ جہاد کی اتنی فضیلت ہے کہ جو چیز جہاد میں شریک اور استعمال ہوگی وہ جہاد کے علاوہ کسی دوسری جگہ استعمال ہونے والی چیز سے افضل و برتر ہوگی' خواہ وہ خیمے کی شکل میں ہو یا خادم کی صورت میں ہو یا اونٹنی وغیرہ ہو۔

١٣٠٨۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ، قَالَ: ((**ائْتِ فُلَانًا، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ**)) فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ. قَالَ: يَا فُلَانَةُ! أَعْطِيْهِ الَّذِي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللّٰهِ! لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣٠٨۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کی تیاری کے لیے میرے پاس کوئی وسائل نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''فلاں شخص کے پاس جاؤ اس لیے کہ اس نے تیاری کی ہوئی ہے لیکن وہ بیمار ہو گیا ہے (اب جہاد پر نہیں جا سکتا)''۔ پس وہ نوجوان اس آدمی کے پاس آیا تو اسے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم نے جہاد کے لیے جو کچھ تیار کیا تھا وہ مجھے دے دے۔ اس آدمی نے (اپنی بیوی سے) کہا: اے اللہ کی بندی! میں نے جو کچھ تیار کیا تھا وہ اسے دے دو' دیکھو اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا' اللہ کی قسم! تم اس میں سے اگر کوئی چیز رکھو گی تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٧٦) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٠٩۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ، فَقَالَ: ((**مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((**لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ**)) ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: ((**أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ**)).

١٣٠٩۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف (جہاد کے لیے) ایک دستہ بھیجا تو فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لیے جائے اور اجر و ثواب دونوں کو ملے گا''۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے: ''دو آدمیوں میں سے ایک آدمی ضرور جہاد کے لیے نکلے''۔ پھر آپ نے گھر میں بیٹھنے والے کے لیے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جہاد میں جانے والے کے گھر والوں اور اس کے مال کا بہتر (یعنی نیکی کے ساتھ) جانشین بنے گا تو اس کو جہاد میں جانے والے سے آدھا اجر ملے گا''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (١٨٩٦)، والرواية الثانية عنده برقم (١٨٩٦) (١٣٨)

فقه الحديث☆ ❶ کفار سے جہاد کرنا واجب ہے' جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ بنولحیان تب تک کافر تھے اسی لیے آپ نے ان کے ساتھ جہاد کے لیے لشکر روانہ فرمایا۔

❷ اسلامی لشکر کی تیاری میں مسلمانوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ مجاہدین کے گھروں کی حفاظت اوران کے اہل خانہ کی ضروریات کا خیال رکھنا واجب ہے۔
❹ مجاہدین کو تیار کرنے والوں کو اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا جہاد کرنے والوں کو ملتا ہے۔
❺ عام حالات میں جہاد فرض عین نہیں، جس طرح اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لیے نکلے''۔ تاہم عمل جہاد میں تمام لوگوں کو دامے درمے قلمے سخنے کسی نہ کسی طرح جہاد میں شریک ہونا چاہیے۔

۱۳۱۰۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُ اَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: ((اَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ)) فَاَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا)). متفقٌ عليهِ، وهٰذا لَفظُ الْبُخَارِيِّ

۱۳۱۰۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی لوہے کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ نے فرمایا: ''پہلے اسلام قبول کرو پھر جہاد کرو''۔ پس اس نے اسلام قبول کیا پھر جہاد کیا اور پھر شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس نے عمل تو تھوڑا کیا مگر اجر بہت زیادہ پا گیا''۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٢٤ ـ فتح)، ومسلم (١٩٠٠)

غريب الحديث ☆ (مقنع بالحديد) ''آلات حرب سے ڈھکا ہوا، یا زرہ اور خود پہنے ہوا''۔

فقه الحديث ☆ ❶ لوہے کی زرہ اور خود پہننا جائز ہے تاکہ دشمن کے وار سے بچا جائے۔
❷ اسلام قبول کیے بغیر بظاہر کوئی نیک کام کرنا باعث اجر وثواب نہیں۔
❸ عمل کی قبولیت کے لیے اسلام شرط ہے، لہٰذا اسے مقدم رکھنا چاہیے۔
❹ قتال میں مشرکین سے مدد حاصل کرنا جائز نہیں۔
❺ اللہ تعالیٰ بندے کی قلبی کیفیت دیکھتا ہے، بندہ بعض اوقات عمل تو تھوڑا کرتا ہے لیکن اللہ اسے شرف قبولیت سے نوازتا ہے اور بہت زیادہ ثواب عطا فرما دیتا ہے۔

۱۳۱۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ، يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ؛ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ)).
وَفِي رِوَايَةٍ: ((لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)) متفقٌ عليهِ.

۱۳۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی بھی شخص دنیا میں لوٹنے کو پسند نہیں کرے گا اور نہ کوئی جنتی یہ پسند کرے گا کہ دنیا میں اس کے لیے کوئی چیز ہو، سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے۔ اور دس مرتبہ شہید کر دیا جائے۔ (وہ یہ تمنا) اس لیے کرے گا کہ اس نے (جنت میں شہادت کی وجہ سے) اپنی عزت افزائی دیکھ لی ہوگی''۔ (متفق علیہ)
ایک اور روایت میں ہے: ''اس لیے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہوگا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٢ ـ فتح)، ومسلم (١٨٧٧) (١٠٩)، والرواية الثانية عند مسلم (١٨٧٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ شہید جنت میں اپنی عزت وتکریم اور فضیلت دیکھے گا تو اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ وہ اس جنت سے نکل کر دوبارہ دنیا میں جائے اور وہاں دس مرتبہ شہید کر دیا جائے' تا کہ اس کی اس عزت وتکریم اور شرف وفضیلت میں اضافہ ہو۔ یہ خواہش صرف شہید کرے گا' کوئی اور جنتی نہیں۔

۱۳۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ)). رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ)).

۱۳۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے''۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ''اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۱۸۸٦) (۱۱۹)، والرواية الثانية عنده برقم (۱۸۸٦) (۱۲۰).

وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۱۷) ملاحظہ فرمائیں' جو اسی معنی کی ہے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۳۱۳۔ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ اَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ، اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّيْنَ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذٰلِكَ)). رواه مسلم.

۱۳۱۳۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے ان میں کھڑے ہوئے' آپ نے ذکر کیا کہ: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال سے افضل ہے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاں! اگر تم اللہ کی راہ میں اس حال میں شہید ہو جاؤ کہ تم صبر کرنے والے، ثواب کی امید رکھنے والے اور آگے بڑھنے والے، پیٹھ نہ دکھانے والے ہوئے (تو پھر تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی)''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے کیسے کہا تھا؟'' اس نے دوبارہ عرض کیا: مجھے بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میری خطائیں مجھ سے معاف کر دی جائیں گی؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اگر تم صبر کرنے والے، ثواب کی امید رکھنے والے، پیش قدمی کرنے والے اور پیٹھ نہ دکھانے والے ہوئے (تو تمہاری خطائیں تم سے معاف کر دی جائیں گی) سوائے قرض کے' اس لیے کہ جبرائیل نے (ابھی) مجھے اس کی خبر دی ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۱۷) ملاحظہ فرمائیں اور کچھ مندرجہ ذیل فوائد بھی ہیں:

❶ جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ شہادت گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے لیکن اس کے لیے چار شرائط ہیں :۔ (۱) صابر ہو' (۲) محتسب (خالص نیت سے لڑنے والا) ہو (۳) پیش قدمی کرنے والا ہو (۴) اور پیٹھ نہ دکھانے والا ہو۔

◆ شہادت جیسے عظیم عمل سے بھی قرض معاف نہیں ہوتا' لہٰذا اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے اور قرض کے غلبے سے پناہ مانگنی چاہیے۔

١٣١٤ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَيْنَ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهٖ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ. رواهُ مسلم.

۱۳۱۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں''۔ پس اس کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں وہ اس نے پھینک دیں پھر جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۹) ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ: امام نووی رحمہ اللہ نے یہاں صرف صحیح مسلم کا حوالہ دیا ہے جبکہ حدیث نمبر (۸۹) میں صحیحین کا حوالہ دیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

١٣١٥ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ)) قَالَ: يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بَخٍ بَخٍ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا، قَالَ: ((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا)) فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ! فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. رواهُ مسلمٌ.

((الْقَرَنُ)) بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ: هُوَ جُعْبَةُ النُّشَّابِ.

۱۳۱۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ (بدر کی طرف) روانہ ہوئے حتیٰ کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر کے مقام پر پہنچ گئے اور بعد میں مشرکین بھی آ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی معاملے میں پیش قدمی نہ کرے حتیٰ کہ میں خود اس کے بارے میں کچھ کہوں یا کروں''۔ جب مشرکین (لڑائی کے لیے) قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے''۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے!؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' حضرت عمیر نے کہا: واہ واہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں واہ واہ کہنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اس امید کے سوا اور کوئی چیز نہیں کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''تم یقیناً اہل جنت میں سے ہو''۔ پس انھوں نے اپنے ترکش میں سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کر دیا پھر خود ہی کہنے لگے اگر میں اپنی یہ چند کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو پھر یہ (دنیاوی) زندگی تو بہت طویل ہے۔ پس انھوں نے اپنی وہ کھجوریں پھینک دیں اور مشرکین سے قتال شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے۔ (مسلم)

(القرن) قاف اور راء پر زبر' ''ترکش' تیر رکھنے کا خول''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (۱۹۰۱)

غریب الحدیث ☆ (بخ بخ) ''واہ واہ''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ اسلامی لشکر کے قائد کو چاہیے کہ وہ اپنے لشکر کو ایسی جگہ پوزیشن سنبھالنے کے لیے کہے جو جنگی حکمت عملی کے تقاضوں کے مطابق بہتر ہو' تا کہ دشمن اس اچھی جگہ سے محروم ہو جائے جیسا کہ بدر کے مقام پر اسلامی لشکر نے رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں ایسی جگہ کو مرکز بنایا جہاں پانی موجود تھا' جبکہ مشرکین اس چیز سے محروم رہے اور یہ معرکے میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

❷ امیر لشکر کو اپنے لشکر کے آگے ہونا چاہیے' تا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے آمادہ کرتا رہے اور انہیں طلب شہادت کی ترغیب دلاتا رہے۔

❸ جو شخص صدق نیت سے شہادت طلب کرتا ہے تو اللہ اسے شہداء کے مرتبوں پر فائز فرما دیتا ہے خواہ وہ معرکے میں شہید ہو یا نہ ہو' اللہ اس کی سچی نیت پر اسے فضیلت عطا فرما دیتا ہے۔

❹ صحابہ کرام کے شوق شہادت اور طلب جنت کے جذبے بیان کہ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ جنت کا تعارف سن کر واہ واہ کہہ کر اٹھے اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجوریں پھینک دیں کہ اگر میں کھجوریں کھاتا رہا تو جنت میں جانے سے لیٹ ہو جاؤں گا۔

❺ اس سے صحابہ کرام کے ایمان و یقین کا پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو فرما دیا وہ سچ ہے۔

❻ جنگ کے میدان میں امیر کی اطاعت نہایت اہم اور ضروری ہے۔

۱۳۱٦۔ وَ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْآنَ وَ السُّنَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فِيهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، وَ يَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ، وَ كَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ، فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ، وَ يَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ، وَ لِلْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا، وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ، فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَ إِنَّهُمْ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا))**. متفق عليه، و هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۱۳۱٦۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیج دیں جو ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم دیں۔ پس آپ نے ستر (۷۰) انصاری صحابہ ان کی طرف بھیج دیے جنہیں قراء کہا جاتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان میں میرے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے' یہ لوگ قرآن پڑھتے اور رات کو آپس میں ایک دوسرے کو قرآن سناتے اور اسے سیکھتے سکھاتے تھے۔ یہ حضرات دن کے وقت پانی لاتے اور مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں لاتے' پس انہیں فروخت کرتے تھے' جس سے وہ اہل صفہ اور فقراء کے لیے کھانا وغیرہ خریدتے تھے۔ پس نبی ﷺ نے ان کو بھیج دیا۔ لیکن ان کو لے جانے والے لوگ ان سے لڑنے لگے حتیٰ کہ انھوں نے ان کو منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔ تو انھوں نے دعا کی: یا اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری آپ سے ملاقات ہو گئی ہے' ہم آپ سے راضی اور آپ ہم سے راضی ہو گئے ہیں۔ (اس واقعہ میں) ایک آدمی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے پیچھے سے آیا اور انہیں نیزہ مارا حتیٰ کہ وہ ان کے جسم سے پار ہو گیا تو حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بھائی شہید کردیے گئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ! ہمارے متعلق ہمارے نبی ﷺ کو یہ بات پہنچادے کہ ہماری آپ سے ملاقات ہوگئی ہے' ہم آپ سے راضی اور آپ ہم سے راضی ہوگئے ہیں''۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٨ـ١٩ ـ فتح)، ومسلم (١٥١١/٣)

فقه الحديث ☆ ❶ اہل علم کا آپس میں دورکرنا مستحب ہے۔

❷ امام کو چاہیے کہ وہ نومسلموں کو تعلیم دینے کے لیے علماء کو بھیجے۔

❸ رسول اللہ ﷺ نے اس مشن پر ستر قراء کو بھیجا لیکن ان مشرکین نے سازش کے تحت ان سب کو شہید کردیا' اس سے ثابت ہوا کہ آپ عالم الغیب نہیں تھے' ورنہ آپ اپنے ستر ساتھیوں کو نہ بھیجتے۔

❹ سب سے پہلا علم قراءت قرآن ہے۔

❺ ''صفہ'' چبوترے یا ڈیوڑھی کو کہتے ہیں' مسجد نبوی میں ایک چبوترہ تھا جو ایک اسلامی درس گاہ کا کردار ادا کرتا تھا' جہاں ستر سے زائد صحابہ کرام تعلیم حاصل کرتے تھے یہ دن رات نبی ﷺ کے ساتھ رہ کر آپ کے ارشادات سنتے اور آپ سے دین کا علم حاصل کرتے تھے۔ ان کا کوئی مستقل ذریعہ معاش نہیں تھا' اگر کبھی صدقہ یا ہدیہ آتا تو اسے کھا پی لیتے تھے۔ وہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مسجد نبوی میں پانی کا انتظام کرتے تھے اور لکڑیاں لاتے اور انہیں فروخت کرکے کھانے پینے کا انتظام کرتے تھے۔

❻ صحابہ کرام کو نبی ﷺ کے فرامین پر مکمل یقین تھا' اسی لیے حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت فرمایا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا''۔

❼ کافر مسلمانوں کے کبھی خیر خواہ نہیں ہوسکتے اس لیے ان سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

❽ ان صحابہ کرام نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے حالات کے متعلق نبی ﷺ کو بتادینا۔ پس اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور بذریعہ وحی اپنے پیغمبر کو بتایا اور پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو اس واقع کی اطلاع دی۔

١٣١٧ـ وَعَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ ـ يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ ـ وَ أَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ ـ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ ـ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ!

۱۳۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ معرکہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے' انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں پہلی لڑائی جو آپ نے مشرکین سے لڑی' اس میں شریک نہیں ہوسکا تھا' اگر آئندہ اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑنے کا موقع فراہم کیا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پس جب غزوۂ احد کا دن آیا اور مسلمان بظاہر شکست خوردہ ہوکر منتشر ہوگئے تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں تیری جناب میں اس چیز سے معذرت کرتا ہوں جو کچھ میرے ان ساتھیوں نے کیا اور تیرے سامنے اس کام سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جو ان مشرکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ وَ رَبِّ النَّضْرِ! إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُوْنِ أُحُدٍ! قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا صَنَعَ! قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا فِيهِ بِضْعًا وَ ثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ. قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُرَى ـ أَوْ نَظُنُّ ـ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَ فِي أَشْبَاهِهِ: ﴿ **مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ** ﴾ إِلٰى آخِرِهَا [الأحزاب : ۲۳] متفقٌ عليه، وَ قَدْ سَبَقَ فِي بابِ الْمُجاهدَةِ.

نے کیا۔ پھر وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ان کا سامنا ہوا' انھوں نے کہا: سعد بن معاذ! جنت! نضر کے رب کی قسم! میں تو احد پہاڑ کے قریب اس (جنت) کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! وہ (حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ) جو کچھ کر گزرے میں تو اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان کے جسم پر اسی (۸۰) سے زیادہ تلوار کے گھاؤ یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے' ہم نے انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے ہیں اور مشرکین نے ان کا مثلہ کر کے ان کی شکل وصورت بگاڑ دی تھی۔ پس انھیں ان کی بہن کے سوا کوئی اور پہچان نہ سکا۔ بہن نے بھی انہیں انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم سمجھتے یا خیال کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان جیسے حضرات کے بارے ہی میں نازل ہوئی ہے: ''مومنوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنھوں نے وہ عہد سچا کر دکھایا جو انھوں نے اللہ سے کیا تھا اور بعض ان میں سے وہ ہیں جنھوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا''۔ آخر آیت تک (سورۂ احزاب:۲۳) (متفق علیہ) یہ روایت ''باب المجاهدة'' میں گزر چکی ہے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۱۸ ـ وَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ، لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ**)). رواه البخاري و هو بعضٌ من حديثٍ طويلٍ فيه أنواع العلم سيأتي في بابِ تحريمِ الكذبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۳۱۸۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے ایک درخت پر لے چڑھے۔ پس وہ مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بہت اچھا اور نہایت شاندار تھا' میں نے اس سے اچھا گھر کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں نے کہا یہ گھر تو شہداء کا گھر ہے''۔ (بخاری) یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے' اس میں علم کی بہت سی قسمیں ہیں' یہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو ''باب تحريم الكذب'' میں آئے گی۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث ان شاء اللہ حدیث نمبر (۱۵۴٦) میں بیان ہوگی۔

۱۳۱۹ ـ وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ

۱۳۱۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام ربیع بنت براء جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنت البراء و هي أم حارثة بن سراقة، أتت النبي ﷺ فقالت : يا رسول الله! ألا تحدثني عن حارثة- و كان قتل يوم بدر- فإن كان في الجنة صبرت، وإن كان غير ذلك اجتهدت عليه في البكاء، فقال: ((يا أم حارثة! إنها جنان في الجنة، وإن ابنك أصاب الفردوس الأعلى)). رواه البخاري.

حضرت حارثہ بن سراقہؓ کی والدہ ہیں' نبیؐ کی خدمت میں آئیں تو کہا یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتاتے؟ اور یہ غزوہ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اگر تو وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر اس کے علاوہ کہیں ہیں تو پھر میں اس پر جی بھر کر روؤں۔ آپ نے فرمایا: ''اے ام حارثہ! جنت میں بہت سے درجات ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس اعلیٰ (اعلیٰ ترین درجے) میں پہنچ گیا ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٢٦ ـ فتح).

تنبیہ: بخاری کی روایت میں ''و کان قتل یوم بدر'' کے بعد یہ الفاظ ہیں: **((أصابه سهم غرب))** ''اسے نامعلوم تیر لگا تھا'' یعنی اس تیر پھینکنے والے کا کوئی علم نہیں اور نہ یہ علم ہے کہ یہ تیر کہاں سے آیا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کہ وہ جنت میں اعلیٰ ترین حصے میں ہیں۔

❷ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے معرکے میں شریک ہو جائے اور وہاں کسی بھی مشروع طریق سے (یعنی خودکشی نہ کرے) فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔

❸ میت پر رونا جائز ہے نیز اہل میت کی طرف سے خلاف شریعت کوئی کام نہ ہو تو پھر ان کے اظہار غم پر خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔

❹ اللہ تعالیٰ نے متقی لوگوں کے لیے جو نعمتیں تیار کی ہیں ان کی معرفت سے مصائب دنیا آسان ہو جاتے ہیں۔

❺ جنت میں بہت سے درجات ہیں اور سب سے اعلیٰ درجہ ''فردوس'' ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرو تو جنت الفردوس طلب کیا کرو''۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور رحمت سے ہمیں بھی جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

١٣٢٠ـ وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: جيء بأبي إلى النبي ﷺ قد مثل به، فوضع بين يديه، فذهبت أكشف عن وجهه فنهاني قومي فقال النبي ﷺ: ((ما زالت الملائكة تظله بأجنحتها)). متفق عليه.

۱۳۲۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ پس انہیں آپ کے سامنے رکھا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو میری قوم کے کچھ لوگوں نے مجھے روک دیا۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اپنے پروں سے تیرے والد کو برابر سایہ کرتے رہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٢ ـ فتح)، ومسلم (٢٤٧١).

فقه الحديث☆ ❶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

❷ اہل کفر کے نزدیک کسی زندہ شخص کی اہمیت ہے نہ مردہ کی اور وہ مومنوں کے بارے میں کسی رشتہ داری کا خیال رکھتے ہیں نہ عہد و پیمان کا۔

❸ مثلہ شکل و صورت کے بگاڑ دینے کو کہتے ہیں' جس طرح دشمنی میں ناک، کان وغیرہ کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر شکل و صورت بگاڑ دی جائے۔ کفار و مشرکین نے بہت سے شہداء کے ساتھ ایسے کیا لیکن اسلام نے مسلمانوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

❹ رسول اللہ ﷺ کی حکمت اور رامت کے ساتھ رحمت کا بیان کہ آپ نے ایسے مواقع پر جب دل غمگین و پریشان ہوتے ہیں' دینی ... میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشخبریاں سنائیں تا کہ دنیا کی تکلیف وغم ختم ہوں کہ اس تکلیف کے بدلے میں ملنے والا انعام بہت بڑا ہے۔

❺ شہید کا اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی مقام ہے حتیٰ کہ فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔

۱۳۲۱۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ**)). رواه مسلم.

۱۳۲۱۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے صدق دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شہداء کے مراتب پر فائز فرمائے گا' اگرچہ وہ اپنے بستر ہی پر فوت ہوا ہو''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۲۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ**)). رواه مسلم.

۱۳۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صدق دل سے شہادت کا طالب ہو تو اسے یہ مقام عطا کر دیا جاتا ہے' اگرچہ یہ شہادت اسے نصیب نہ ہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۱۹۰۸).

غريب الحديث ☆ (أعطيها) ''اسے اس کا ثواب عطا کر دیا جاتا ہے''۔

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۲۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ**)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۳۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید قتل ہونے کی بس اتنی سی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی ایک چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث ☆ حسن ـ أخرجه الترمذي (۱٦٦۸)، والنسائي (٦/ ۳٦)، وابن ماجه (۲۸۰۲)، وأحمد (۲/ ۲۹۷)

اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن عجلان کے' وہ صدوق ہے۔

فقه الحديث ☆ شہادت کی موت کو اللہ نے اس قدر آسان بنا دیا ہے کہ بس چیونٹی کے کاٹنے جتنی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس میں بڑی تسلی ہے تا کہ لوگ شہادت کی موت سے نہ گھبرائیں۔

۱۳۲٤۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: ((**أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ**

۱۳۲۴۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض ایام میں جب آپ کا دشمن سے مقابلہ ہوا تھا آپ نے انتظار فرمایا حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے لوگوں میں کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''لوگو! دشمن سے مقابلے کی آرزو مت کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو' لیکن جب ان دشمنوں سے مقابلہ ہو تو پھر صبر کرو' ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! کتاب کے نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)). متفقٌ عليه.

کرنے والے! بادلوں کو چلانے والے! لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست سے دوچار فرما اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۳) ملاحظہ فرمائیں۔ ان کے علاوہ چند ایک مزید:-

① لڑائی کا آغاز سورج ڈھلنے کے بعد کرنا چاہیے۔
② امیر لشکر کو چاہیے کہ لڑائی سے پہلے اپنی فوج کو وعظ و نصیحت کرے۔
③ دشمن سے مقابلے کی تمنا اور آرزو نہیں کرنی چاہیے۔
④ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے رہنا چاہیے۔
⑤ جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو پھر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
⑥ جہاد کی فضیلت کہ جنت تلواروں کی چھاؤں میں ہے۔
⑦ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اتارا اور وہی بادلوں کو چلاتا ہے۔
⑧ فوجوں کو وہی شکست دیتا ہے' طاقت کا سرچشمہ وہی ہے اور اسی سے نصرت طلب کرنی چاہیے۔

١٣٢٥۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۳۲۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا کم ہی رد کی جاتی ہیں: (۱) اذان کے وقت کی دعا اور (۲) لڑائی کے وقت کی دعا' جب کہ باہم گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح ۔ أخرجه أبو داود (٢٥٤٠)، و ابن حبان (١٧٢٠)، والدارمي (١/ ٢٧٢)، وابن خزيمة (٤٠٠)، والطبراني (٥٨٤٧)، وأبو نعيم في ((حلية الأولياء)) (٦/ ٣٤٣).

غريب الحديث ☆ (النداء) ''اذان''۔ (البأس) ''لڑائی''۔ (يلحم بعضهم بعضا) ''باہم گھمسان کی جنگ''۔

فقه الحديث ☆ جب گھمسان کا رن ہو اور فوجیں بڑے زور شور سے ایک دوسرے کو کاٹ رہی ہوں تو اس وقت کی دعا اور اذان و اقامت کے درمیانی وقت میں کی گئی دعا' یہ دونوں رد نہیں کی جاتیں یا کم ہی رد کی جاتی ہیں۔ ان اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہییں۔

١٣٢٦۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ، بِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، والترمذيُّ وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۳۲۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تو ہی میرا دست و بازو اور مددگار ہے' تیری توفیق سے میں دفاع کرتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا اور قتال کرتا ہوں''۔ (ابوداود' ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح ۔ أخرجه أبو داود (٢٦٣٢)، والترمذي (٣٥٨٤)، وأحمد (٣/ ١٨٤) وغيرهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (عضدی) "میرا دست و بازو"۔ (أحول) "میں (دشمن) کو روکتا اور دفاع کرتا ہوں"۔

فقه الحدیث☆ ❶ ظاہری اسباب و وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے فتح و نصرت کے لیے اللہ سے دعا کرنی چاہیے، اس لیے کہ ساری کی ساری قوت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

❷ وسائل پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ پر توکل، اعتماد اور بھروسا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنا ناکامی اور سراسر خسارہ ہے۔

❸ مسلمان اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ساتھ اس کی خاطر اور اسی کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے قتال و جہاد کرتا ہے۔

۱۳۲۷۔ **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ**)). رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۲۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی قوم سے خوف و خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: "اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مد مقابل کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ان کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں"۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٥٣٧)، وأحمد (٤/ ٤١٤ـ ٤١٥)، وغيرهم بإسناد صحيح.

فقه الحدیث☆ ❶ جب بندے کو کسی قوم سے خوف و خطرہ محسوس ہو تو اسے ان کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے کیونکہ وہی دشمن سے بچانے والا ہے۔

❷ جو شخص اللہ تعالیٰ کی جناب میں گڑگڑاتا ہے اور الحاح و زاری سے دعا کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔

۱۳۲۸۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)). متفقٌ عليه.

۱۳۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گھوڑوں کی پیشانیوں میں روز قیامت تک کے لیے خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٥٤ ـ فتح)، ومسلم (١٨٧١).

غریب الحدیث☆ (النواصی) "ناصیة" کی جمع ہے "پیشانی کے بال"۔

۱۳۲۹۔ **وَعَنْ** عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: اَلْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ**)). متفقٌ عليه.

۱۳۲۹۔ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "گھوڑوں کی پیشانیوں میں روز قیامت تک کے لیے خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ اجر و ثواب اور غنیمت"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٥٦ ـ فتح)، ومسلم (١٨٧٣).

۱۳۳۰۔ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، إِيمَانًا بِاللّٰهِ، وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ**

۱۳۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شِبَعَهُ، وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ، وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رواهُ البخاريُّ.

گھوڑا پالا تو یقیناً اس کا سیر ہو کر کھانا، اس کا سیراب ہونا، اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت والے دن (نیک اعمال کی صورت میں) اس کے ترازو میں ہوں گے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٥٧ ـ فتح).

غريب الحديث: (احتبس) جہاد کے لیے گھوڑا پالا اور اس کو تیار کیا۔ (شبعه) ''اس کا سیر شکم ہونا''۔

فقه الاحاديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے اس کی راہ میں جہاد کرنے کی ترغیب۔

❷ جو مال جہاد کی نیت سے گھوڑا خریدنے اور اس کی دیکھ بھال پر خرچ ہو وہ مال دیگر امور پر خرچ ہونے والے مال سے کہیں افضل ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے مقدور بھر کوشش اور تیاری ضرور کرنی چاہیے۔

❹ جس قدر کوئی کام اور مشن بلند ہو تو اس مشن کی تکمیل پر صرف اور استعمال ہونے والی چیزوں کی قدر و قیمت بھی اسی قدر بلند ہو جاتی ہے' جیسا کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے تو اس میں استعمال ہونے والے گھوڑے دیگر جانوروں سے افضل ہیں۔

❺ جہاد قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و بھلائی قیامت کے دن تک کے لیے باندھ دی گئی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے لیے خوشخبری ہے کہ اسلام اور اہل اسلام قیامت تک باقی رہیں گے کیونکہ جہاد کو جاری رکھنے والے مسلمان ہی ہیں۔

❻ مسلمانوں کے دفاع کے لیے گھوڑے کو وقف کرنا جائز ہے۔

❼ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے وعدے کی تصدیق کرنا بھی باعث اجر و ثواب ہے۔

❽ جہادی گھوڑوں کی اتنی اہمیت ہے کہ ان کا چرنا، پانی پینا اور لید اور پیشاب کرنا بھی نیک اعمال کی صورت میں ترازو میں تولے جائیں گے۔

١٣٣١ ـ وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ)). رواهُ مسلم.

١٣٣١۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مہار ڈالی ہوئی ایک اونٹنی لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے روز قیامت اس اونٹنی کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور وہ سب کی سب مہار ڈالی ہوئی ہوں گی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٨٩٢).

غريب الحديث☆ (ناقة مخطومة) ''مہار ڈالی ہوئی اونٹنی''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مال خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دس گنا سے سات سو گنا تک اور جس کے لیے چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے۔

❷ انسان جو چیز صدقہ وغیرہ کرتا ہے تو اس کی جزا صدقہ کی ہوئی چیز کی جنس ہی سے ہوتی ہے۔

١٣٣٢ ـ وَعَنْ أَبِي حَمَّادٍ ـ وَيُقَالُ: أَبُوْ سُعَادٍ، وَيُقَالُ: أَبُوْ أَسَدٍ، وَيُقَالُ: أَبُوْ عَامِرٍ، وَيُقَالُ: أَبُوْ عَمْرٍو، وَيُقَالُ: أَبُو الْأَسْوَدِ، وَيُقَالُ: أَبُوْ عَبْسٍ ـ

١٣٣٢۔ حضرت ابو حماد' جبکہ بعض نے کہا ابو سعاد' یا ابو اسد' یا ابو عامر' یا ابو عمرو' یا ابو الاسود' یا ابو عبس' عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''تم ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ' اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)). رواه مسلم.

مقابلے میں اپنی مقدور بھر قوت تیار کرو۔ سنو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے، سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے' پھر سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۹۱۷).

فقه الحديث☆ رسول اللہ ﷺ نے سورۂ انفال کی آیت میں ''قوۃ'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد تیر اندازی ہے اور قرآن مجید کی بہترین تفسیر وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ بیان فرمائیں۔ آپ نے قوت کی تفسیر تیر اندازی سے فرمائی اور تاکید پیدا کرنے کے لیے تین بار فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ دشمنوں کے مقابلے کے لیے تیاری کی کتنی اہمیت ہے۔ آپ کے دور میں تیر اندازی اور شمشیر زنی کا فن نہایت بنیادی کردار ادا کرتا تھا' اب اس دور کے تقاضے کچھ اور ہیں' اس لیے ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بری، بحری اور فضائی برتری حاصل کرنے کی ضرورت ہے' تاکہ دشمن مرعوب ہو کر رہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس میدان میں ترقی نہ کی اور کفار ان سے آگے نکل گئے۔ اب مسلمان ان کے مرہون منت ہیں' اپنا بہت سا زر مبادلہ ان سے اسلحہ خریدنے پر صرف کرتے ہیں اور وہ ان سے رقم بھی ہتھیاتے ہیں اور اسلحہ بھی نہیں دیتے۔ اگر مسلمانوں نے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے اور عزت سے جینا ہے تو پھر اس میدان میں آگے بڑھیں اور ان سے بہتر یا کم از کم ان کے برابر جنگی قوت پیدا کریں۔

۱۳۳۳۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ، وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ، فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ)). رواه مسلم.

۱۳۳۳۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم پر بہت سی زمینوں کے فتح کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہو جائے گا۔ پس تم میں سے کوئی شخص اپنے تیروں کی مشق کے بارے میں کوتاہی اور غفلت نہ برتے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۹۱۸).

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ نے مستقبل کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی کہ بہت سے علاقے تم فتح کرو گے اور وہ تمہارے زیر نگیں آ جائیں گے اور آپ کی یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی۔

❷ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے مسلمانوں کا معاشی مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے' اس لیے کہ اس امت کا رزق ان کے نیزوں کے نیچے ہے یعنی جہاد کرنے میں ہے۔

❸ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی مقدور بھر تیاری کریں اور پھر انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں' وہ اپنے بندوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

❹ مسلمانوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ علاقے فتح ہو جانے کے بعد تم غفلت کا شکار نہ ہو جانا بلکہ اپنی تیاری اور مشق کو جاری رکھنا تاکہ استعداد و صلاحیت میں کمی نہ آئے۔

❺ اسلام اپنے پیروکاروں کو تمام احوال میں تیار رہنے کا حکم دیتا ہے۔

۱۳۳۴۔ وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

۱۳۳۴۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ عُلِّمَ الرَّمْيَ، ثُمَّ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ فَقَدْ عَصٰى)). رواه مسلم.

فرمایا: ''جس شخص نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں'' یا فرمایا: ''اس نے یقیناً نافرمانی کی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۹۱۹).

فقه الحديث☆ ❶ فنون قتال، اسالیب حرب وضرب اور اسلحہ کا استعمال مسلسل سیکھنے اور اس کی مشق کرنے سے پختہ ہوتا ہے اور اس میں مہارت پیدا ہوتی ہے۔

❷ علوم عسکریہ کی تعلیم حاصل کرنا امت مسلمہ پر واجب ہے۔

❸ مسلمانوں کو چاہیے کہ انھوں نے جو عسکری تربیت حاصل کی ہے اسے بھلائیں نہیں بلکہ مشق کے ذریعے اسے یاد رکھیں' کیونکہ عسکری تعلیم و تربیت کو بھلانا گناہ ہے۔

❹ امت اسلامیہ کو بیدار اور چوکنا رہنا چاہیے' جو شخص غفلت کا شکار ہوتا ہے وہ مومنوں کی راہ چھوڑ بیٹھتا ہے اور دوسروں کی راہ وروش پر چل نکلتا ہے۔

(فليس منا) سے مراد ہے کہ وہ ہمارے طریق ومنہج پر نہیں۔

۱۳۳۵ـ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِلَهُ. وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا، وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا. وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عُلِّمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ، فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا)) أَوْ قَالَ: ((كَفَرَهَا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۳۳۵ـ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا: (۱) اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں خیر و بھلائی کی امید رکھے۔ (۲) تیر انداز کو۔ (۳) اور ترکش سے تیر نکال کر دینے والے کو۔ تم تیر اندازی اور سواری (کا فن) سیکھو اور یہ کہ تم تیر اندازی سیکھو' یہ مجھے تمہارے سواری (کا فن) سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیر اندازی کو سکھائے جانے کے بعد ترک کر دیا تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا'' یا فرمایا: ''اس نے اس نعمت کی ناشکری کی''۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (۲۵۱۳)، والترمذي (۱٦۳۷)، والنسائي (٦/ ۲۸)، وابن ماجه (۲۸۱۱)، وغيرهم بإسناد ضعيف.

اس حدیث کی سند میں دو علتیں ہیں' ایک یہ کہ اس میں اضطراب ہے' ابوسلام کے استاد کے اختلاف کی وجہ سے' جیسا کہ حافظ عراقی نے ''تخريج الإحياء'' میں بھی اس چیز پر متنبہ کیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں دو راوی خالد بن زید اور عبداللہ بن ازرق مجہول ہیں' ان کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

فقه الحديث☆ حدیث ضعیف ہے' اس لیے قابل استدلال نہیں۔

۱۳۳٦ـ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى نَفَرٍ يَنْتَضِلُوْنَ، فَقَالَ: ((ارْمُوْا بَنِي إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ

۱۳۳٦ـ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بطور مقابلہ تیر اندازی کر رہے تھے' تو آپ نے فرمایا: ''بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو' اس لیے کہ تمہارے آباء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَامِيًا)). رواهُ البخاري.

بھی تیرانداز تھے“۔(بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٩١ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (ينتضلون) ”مقابلہ کے طور پر تیراندازی کر رہے تھے“۔

فقه الحديث☆ ❶ جداعلیٰ کو آباء کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تیراندازوں کو بنو اسماعیل کہا اور یہ نسبت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف ہے۔عربوں کی دو قسمیں ہیں: مستعربہ اور عاربہ۔ مستعربہ کو عدنانیہ اور عاربہ کو قحطانیہ بھی کہتے ہیں۔ عرب مستعربہ یا عدنانیہ کو بنو اسماعیل بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

❷ اگر کوئی شخص یا قبیلہ کسی کام وفن میں ماہر ہو تو اس کا ذکر کرنا جائز ہے‘ تاکہ اس خاندان کے افراد کی حوصلہ افزائی ہو۔

❸ نبی ﷺ کے حسن خلق اور امور حرب وضرب سے واقفیت کا بیان۔

❹ آباء کے خصال محمودہ کی اتباع کرنا مستحب ہے۔

❺ امام عادل کو اپنی رعیت کے معاملات کی نگرانی کرنی چاہیے اور انہیں ایسی تعلیم دینی چاہیے جو ان کے لیے نافع ہو اور انہیں فنون حرب و ضرب سیکھنے کے لیے ابھارنا اور آمادہ کرنا چاہیے۔

١٣٣٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرَةٍ**)). رواهُ أبُوداوُد، والتِّرمِذِيُّ وقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۷۔حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر چلایا تو وہ ایک تیر اس کے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے“۔(ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٩٦٥)، والترمذي (١٦٣٨)، والنسائي (٦/ ٢٧) بإسناد صحيح.

غريب الحديث☆ (عدل) ”مثل، برابر“۔ (محررة) ”آزاد کردہ غلام“۔

فقه الحديث☆ مسلمانوں کو جہاد کے لیے ترغیب اور جہاد و مجاہد کی عظمت وفضیلت کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر چلانے والے کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

١٣٣٨ ـ وعَنْ أَبِي يَحْيَى خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ**)). رواهُ الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۳۳۸۔حضرت ابو یحییٰ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے سات سوگنا اجر وثواب لکھا جاتا ہے“۔(ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (١٦٢٥)، وأحمد (٤/ ٣٤٥).

فقه الحديث☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی اتنی فضیلت ہے کہ اس کا اجر سات سوگنا لکھا جاتا ہے۔

١٣٣٩ ـ وعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا**

۱۳۳۹۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک روزہ رکھتا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)). متفق عليه.

اللہ تعالیٰ اس دن (کے روزے) کی وجہ سے اس شخص کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۱۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳٤٠ - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۳۴۰۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق ڈال دیتا ہے جس کی مسافت آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه الترمذي (١٦٢٤).

اس حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ ولید بن جمیل کی حدیث حسن ہونے کے زیادہ لائق ہے۔ اور اس کے دو شاہد بھی ہیں۔ ایک طبرانی صغیر (۱/۱۲۰۔۱۶۱) میں، جس کی سند میں مشہر بن جوشعب ضعیف راوی ہے اور دوسرا شاہد طبرانی اوسط (۱۶۰۵) میں، جس کی سند عیسیٰ بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے۔ (واللہ اعلم)

فقه الحديث☆ ❶ روزہ جس حال میں بھی رکھا جائے وہ "في سبيل الله" ہی قرار پائے گا۔ بعض اہل علم نے "في سبيل الله" سے جہاد مراد لیا ہے۔

❷ اگر میدان جہاد میں روزہ رکھنے سے جہادی صلاحیت اور قوت وتوانائی متاثر ہوتی ہو تو پھر روزہ رکھنا مستحب نہیں، اس لیے کہ جہاد فرض ہے اور نفلی روزے کی نسبت اس کی اہمیت زیادہ ہے۔

۱۳٤۱ - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ)). رواه مسلم.

۱۳۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے جہاد کیا، نہ جہاد کے بارے میں اپنے دل میں خیال پیدا کیا تو اس کی موت نفاق کی خصلت پر ہوگی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٩١٠).

فقه الحديث☆ ❶ امام کو چاہیے کہ وہ اپنی رعیت کو جہاد کے لیے تیار کرے اور دشمن سے مقابلہ کرنے کے بارے میں دل میں کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہیے۔

❷ جہاد کے بارے میں دل میں خالص نیت کر لینا بھی انسان کو اہل ایمان کے زمرے میں شامل کر دیتا ہے اور نفاق سے براءت کا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے۔ اور جہاد میں شرکت کا سب سے کم درجہ یہ ہے کہ انسان اس کے بارے میں سوچ بچار تو کرے کہ کس طرح جہاد کے عمل اور مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

❸ نیکی کے بارے میں یہ اصول ہے کہ اگر کسی کار خیر کے کرنے کی استطاعت نہ ہو تو انسان یہ نیت کر لے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو میں یہ نیک کام کروں گا۔ اگر انسان وہ کام نہ کر سکے تو بھی صرف نیک اور خالص نیت پر اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو کم از کم نیت اور ارادہ نیک اور درست رکھنا چاہیے۔

❹ اگر کوئی شخص جہاد کرتا ہے نہ اس کے بارے میں سوچتا ہے تو پھر اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے۔

١٣٤٢ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)).

وفي رواية: ((حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)). وفي رواية: ((إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ)). رواه البخاري من رواية أنسٍ، ورواه مسلم من رواية جابرٍ واللفظ له.

۱۳۴۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک مدینے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم نے جو بھی مسافت طے کی اور جس وادی سے بھی گزرے تو وہ (اجر و ثواب کے لحاظ سے) تمہارے ساتھ تھے، انہیں مرض نے روک لیا''۔

ایک اور روایت میں ہے: ''عذر نے انہیں روک دیا ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے: ''وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک رہے''۔

(بخاری نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور مسلم نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٤٣ ۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ؟

وَفِي رِوَايَةٍ: يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً.

وفي رواية: وَيُقَاتِلُ غَضَبًا، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). متفق عليه.

۱۳۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے' ایک آدمی اس لیے قتال کرتا ہے کہ اس کی شہرت ہو اور ایک آدمی اس لیے قتال کرتا ہے کہ اس کا مقام و مرتبہ پہچانا جائے۔

ایک روایت میں ہے: ایک شجاعت و بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے اور ایک حمیت و عصبیت کی خاطر لڑتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: کوئی شخص غصے کی وجہ سے قتال کرتا ہے' پس ان میں سے کون اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس لیے لڑے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٤٤ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ،

۱۳۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی بڑا یا چھوٹا لشکر جہاد کرے اور وہ مال غنیمت اور سلامتی کے ساتھ واپس آجائے تو اس لشکر والوں نے اپنا دو تہائی اجر دنیا ہی میں حاصل کر لیا اور جو کوئی بڑا یا چھوٹا لشکر جہاد کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُوْرُهُمْ)). رواه مسلم.

اور وہ غنیمت حاصل نہ کر سکے (بلکہ) وہ شہید یا زخمی ہو جائے تو اس لشکر والوں کا مکمل اجر ہے"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۹۰۶) (۱۵٤).

فقه الحديث☆ ❶ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ درست بات تو یہی ہے کہ جب کوئی لشکر صحیح سلامت یا مال غنیمت کے ساتھ لوٹتا ہے تو اس لشکر والوں کا ثواب اس دوسرے لشکر والوں کے ثواب سے کم ہے جو صحیح سلامت نہیں لوٹتے یا وہ مال غنیمت کے بغیر لوٹتے ہیں۔ اس لیے کہ غنیمت تو غزوے کے اجر کے مقابلے میں ہے' جنھیں یہ حصہ مل جاتا ہے تو وہ اس جہاد کا دو تہائی حصہ جلد دنیا ہی میں حاصل کر لیتے ہیں۔ پس صحیح احادیث کے مطابق یہی موقف درست ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے تھے جو وفات پا گئے کہ انھوں نے اپنے اجر کا کوئی حصہ دنیا میں نہیں لیا اور کچھ ایسے بھی ہیں کہ ان کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

❷ اعلیٰ درجے کا جہاد یہ ہے کہ کوئی شخص جہاد کے لیے جائے تو پھر وہ اور اس کی کوئی چیز واپس نہ آئے' سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے۔

۱۳٤٥۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۳۴۵۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سیاحت (ترک دنیا' رہبانیت) کی اجازت مرحمت فرمائیں؟ پس نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک میری امت کی سیاحت اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ہے"۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح لغيره ـ أخرجه أبو داود (۲٤۸٦)، والطبراني في "الكبير" (۷۷٦۰)، والحاكم (۲/ ۷۳).

غريب الحديث☆ (السياحة) "ترک دنیا کر کے گوشہ نشین ہو جانا"۔

فقه الحديث☆ ❶ ترک دنیا یعنی رہبانیت عیسائیوں کی بدعت ہے۔

❷ اس امت کی سیاحت سرحدی محاذوں پر پہرا دینا ہے' تاکہ مسلمانوں کو دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھا جائے۔ اسلام میں گوشہ نشینی، رہبانیت اور ترک دنیا کا کوئی تصور نہیں۔ اسلام دین اور دنیا کو دو الگ الگ خانوں میں تقسیم نہیں کرتا اور نہ دنیا کمانے سے روکتا ہے' بس اتنی تعلیم ضرور دیتا ہے کہ دنیا کمانے سے دین متاثر نہیں ہونا چاہیے اور دین کو چھوڑ کر دنیا کو ترجیح نہیں دینی چاہیے۔

۱۳٤٦۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جہاد سے لوٹنا جہاد کرنے کی مانند ہے"۔ (ابوداود۔ سند جید ہے)

((الْقَفْلَةُ)): الرُّجُوْعُ، وَالْمُرَادُ: الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَزْوِ بَعْدَ فَرَاغِهِ؛ وَمَعْنَاهُ: أَنَّهُ يُثَابُ فِي رُجُوْعِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْغَزْوِ.

(القفلة) اس کے معنی ہیں "لوٹنا" اور اس سے مراد یہ ہے کہ غزوے سے فارغ ہو کر لوٹنا۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجاہد جب غزوے سے فارغ ہو کر لوٹتا ہے تو اس لوٹنے پر بھی اسے ثواب ملتا ہے۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۲٤۸۷)، وأحمد (۲/ ۱۷٤)، وغيرهما وهو الصحيح.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو جہاد پر جانے اور جہاد سے واپس آنے پر دو طرفہ ثواب ملتا ہے' اس لیے کہ جب وہ جہاد سے واپس آتا ہے تو وہ پھر سے اگلے معرکے کے لیے بھرپور طریقے سے تیاری کرتا ہے۔ پس اس کا جہاد کے لیے تیاری کی غرض سے لوٹنا بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اس لیے مجاہد کا جہاد پر جانا اور جہاد سے واپس آنا باعث اجر و ثواب ہے۔

١٣٤٧ ۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ، فَتَلَقَّيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۳۴۷۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے نکلے۔ پس میں نے بھی بچوں کے ساتھ ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام پر آپ سے ملاقات کی۔ ابوداود نے اسے صحیح سند کے ساتھ ان الفاظ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے اسے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم بچوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے استقبال و ملاقات کے لیے ''ثنیۃ الوداع'' تک گئے۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه أبو داود (٢٧٧٩)، والرواية الثانية عند البخاري (٦/ ١٩١ ـ فتح).

غريب الحديث ☆ (الثنية) ''بلند جگہ''۔ ثنیۃ الوداع مدینہ کے قریب شمال میں ایک جگہ ہے' اسے ثنیۃ الوداع اس لیے کہتے ہیں کہ اہل مدینہ مہمان یا مسافر کے ساتھ اس مقام تک آتے اور پھر اسے یہاں سے الوداع کرتے۔

فقه الحديث ☆ جب مجاہدین جہاد سے واپس آئیں تو ان کا استقبال کرنا مستحب ہے' اگر کوئی عام سفر سے واپس آئے تو اس کا استقبال کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن ہمارے ہاں جو استقبال کرنے کا طریقہ ہے' جس پر بہت سا سرمایہ صرف چراغاں اور آتش بازی ہی پر خرچ کر دیا جاتا ہے' یہ اسراف و تبذیر ہے۔ اس قسم کے استقبال کی اسلام میں گنجائش نہیں۔

١٣٤٨ ۔ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَغْزُ، أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۳۴۸۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نہ جہاد کیا' نہ کسی غازی کو سامان جہاد دے کر تیار کیا اور نہ کسی مجاہد کے گھر میں اچھی طرح خیر و بھلائی کے ساتھ جانشینی کی تو پھر اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اسے کسی بڑی ہلاک کن مصیبت سے دو چار کرے گا''۔ (ابوداود۔ اسناد صحیح ہیں)

توثيق الحديث ☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٢٥٠٣)، وابن ماجه (٢٧٦٢)، والدارمي (٢/ ٢٠٩).

غريب الحديث ☆ (قارعة) ''ہلاک کن آفت''۔

فقه الحديث ☆ ❶ ترک جہاد کی حرمت اور اس پر سخت عقوبت کا بیان۔

❷ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اعداد و استعداد واجب ہے۔

❸ مجاہدین کے گھر والوں کی خصوصی دیکھ بھال اور اچھی جانشینی واجب ہے۔

❹ اسلامی معاشرہ ایک وحدت ہے' اس لیے نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے۔

❺ اگر مسلمان جہاد کرنا یا مجاہدین کو جہادی سامان مہیا کرنا یا مجاہدین کے گھروں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال کرنا چھوڑ دیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ان پر ذلت و مسکنت مسلط کر دے گا کہ یہ وہن (دنیا کی چاہت اور موت سے کراہت) کا شکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں گے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر رسوا کن ہے۔

١٣٤٩ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۴۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٥٠٤)، والنسائی (٦/ ٧)، وأحمد (٣/ ١٢٤ و ١٥٣) وغيرهم بإسناد صحيح.

فقه الحديث ☆ ❶ مشرکین کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے تمام مشروع وسائل و ذرائع کو استعمال کرنا ہر صاحب استطاعت پر واجب ہے۔

❷ جہاد کی تین قسمیں ہیں: مال، جان اور زبان کے ساتھ جہاد کرنا۔ مجاہدین کو جہاں مالی معاونت کی ضرورت ہو وہاں اپنا مال پیش کرنا چاہیے اور اگر حالات ایسے ہوں کہ نفیر عام ہو جائے تو پھر ہر شخص کو جہاد کے لیے نکلنا چاہیے اور جہاد بالنفس کرنا چاہیے اور تیسری صورت جہاد باللسان ہے کہ زبان کے ساتھ مجاہدین کے لیے دعائیں کی جائیں، ان کی مدح و توصیف کی جائے اور ان کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دیا جائے۔ پس حسب ضرورت جہاں جس چیز کی ضرورت ہو وہاں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیا جائے۔

❸ اسلام دشمنوں کی مالی اور افرادی قوت کے ذریعے مدد کرنا حرام ہے۔ اسی طرح ان کی مدح بیان کرنا بھی حرام ہے بلکہ ہر لحاظ سے ان کی مذمت بیان کرنی چاہیے۔

١٣٥٠ ـ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو. وَيُقَالُ: أَبُو حَكِيمٍ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ، وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۰۔ حضرت ابو عمرو، بعض کے نزدیک ابو حکیم نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوات میں شریک) رہا، جب آپ دن کے ابتدائی حصے میں لڑائی کا آغاز نہ کرتے تو پھر آپ سورج ڈھلنے تک لڑائی کو مؤخر کر دیتے حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔ (ابوداود، ترمذی ۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٦٥٥)، والترمذی (١٦١٣) بإسناد صحيح.

غريب الحديث☆ ''رياح'' ریح کی جمع ہے ''ہوائیں''۔

فقه الحديث ☆ ❶ لڑائی کو دن کے آخری حصے تک مؤخر کرنا جائز ہے۔

❷ سپہ سالار کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ لڑائی کا آغاز کسی مناسب وقت پر کرے جو لشکر کے لیے قوت و نشاط کا باعث ہو۔

❸ لڑائی کا آغاز کرنے کے لیے دو وقت زیادہ موزوں ہیں، صبح سویرے یا پھر سورج ڈھل جانے کے بعد۔ سورج ڈھلنے کے بعد ہوائیں چلتی ہیں اور نصرت نازل ہوتی ہے۔

١٣٥١ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۳۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ، فَاصْبِرُوا)). متفقٌ عليه.

فرمایا: ''تم دشمن سے مقابلہ کرنے کی تمنا نہ کرو' بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو' لیکن جب تم ان سے مقابلہ کرو تو پھر صبر کرو (ثابت قدم رہو)''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٥٦ ـ فتح)، ومسلم (١٧٤١).

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۵۲ ـ **وَعَنْهُ** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). متفقٌ عليه.

۱۳۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی ایک ''خدعہ'' (دھوکا' فریب اور چال وغیرہ) ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٥٨ ـ فتح)، ومسلم (١٧٣٩).

غريب الحديث☆ (خدعة) ''کفار کو دھوکا دینا''۔

فقه الحديث☆ ''خدعة'' کا معنی ہے ایسی چال چلنا کہ دشمن دھوکا کھا جائے اور مغالطے کا شکار ہو جائے۔ لڑائی میں اس طرح کی جنگی چالیں چلنا جائز ہے بلکہ اس طرح کی جنگی حکمت عملی طے کرنی چاہیے کہ دشمن کا زیادہ سے زیادہ نقصان ہو اور وہ مغالطے کا شکار ہو جائے اور اپنا کم سے کم نقصان ہو۔

۲۳۵ـ بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَيُغَسَّلُونَ وَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيلِ فِي حَرْبِ الْكُفَّارِ

۲۳۵۔ باب: اخروی اجر کے لحاظ سے شہداء کی اس جماعت کا بیان جنہیں غسل دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی' ان شہداء کے برعکس جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہوئے

۱۳۵۳ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). متفقٌ عليه.

۱۳۵۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید پانچ قسم کے ہیں: طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی تکلیف سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤٢ ـ فتح)، ومسلم (١٩١٤).

غريب الحديث☆ (المطعون) ''طاعون سے مرنے والا''۔ (مبطون) ''پیٹ کی تکلیف یا مرض سے مرنے والا''۔ (صاحب الهدم) ''کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا''۔

فقه الحديث☆ ❶ شہداء کی دو قسمیں ہیں: شہدائے دنیا اور شہدائے آخرت۔

❷ شہدائے دنیا سے مراد وہ ہیں جن کا ابھی ذکر ہوا' انہیں آخرت میں شہداء کا اجر دیا جائے گا لیکن دنیا میں ان پر شہداء والے احکام کا اطلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوگا۔ انہیں شہدائے معرکہ کے برعکس غسل دیا جائے گا' کفن دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی۔

❷ شہدائے آخرت سے مراد وہ ہیں جو اخلاص کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہوئے کفار کے ساتھ لڑائی کریں' معرکے میں پیٹھ نہ پھیریں اور شہید ہو جائیں۔

❸ حدیث میں جن پانچ شہداء کا ذکر ہے ان سے مراد صرف یہی پانچ نہیں بلکہ دیگر احادیث سے ان کے علاوہ اور شہداء کا بھی ذکر ملتا ہے لیکن سب سے افضل شہید وہ ہے جو کفار کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہو۔

١٣٥٤ ـ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّوْنَ الشُّهَدَاءَ فِيْكُمْ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَهُوَ شَهِيْدٌ. قَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِيْ إِذًا لَقَلِيْلٌ!)) قَالُوْا: فَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ)). رواه مسلم.

۱۳۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے میں سے کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کون شہید ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ شہید ہے، جو شخص طاعون کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ شہید ہے، جو شخص پیٹ کی تکلیف سے فوت ہو جائے وہ شہید ہے اور جو شخص ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٩١٥).

فقه الحديث☆ ❶ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی وسعت رحمت کا بیان کہ اس نے اس امت پر خصوصی عنایت فرمائی کہ حدیث میں مذکور لوگوں کو مقام شہداء پر فائز فرمایا اور یہ لوگ قیامت والے دن شہداء والا اجر حاصل کریں گے' حالانکہ وہ معرکہ میں قتل نہیں ہوئے۔

❷ اللہ کی راہ میں مرنے والا بھی مقام شہداء پر فائز ہوگا۔ اس سے مراد ایسا شخص ہے جو جہاد میں شریک ہو یا کوئی مجاہد جہاد میں شرکت کے لیے جا رہا ہو اور وہ کسی حادثے کا شکار ہو جائے یا طبعی موت سے وہ فوت ہو جائے تو وہ بھی شہید ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کے لیے شہید کا مفہوم واضح فرمایا۔

١٣٥٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ، فَهُوَ شَهِيْدٌ)). متفق عليه.

۱۳۵۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ١٢٣ ـ فتح)، ومسلم (١٤١).

فقه الحديث☆ اگر کوئی شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ کسی کا مال لینے کی کوشش کرے تو مالک کو چاہیے کہ اپنے مال کی حفاظت کرے اور اگر وہ حفاظت کرتے کرتے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

١٣٥٦ ـ وَعَنْ أَبِي الْأَعْوَرِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ

۱۳۵۶۔ حضرت ابو اعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو ان دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمرِو بْنِ نُفَیْلٍ، اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

صحابہ میں سے ایک ہیں جنہیں جنتی ہونے کی گواہی دی گئی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے"۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبوداود (٤٧٧٢)، والترمذي (١٤٢١)، والنسائي (٧/ ١١٥ ـ ١١٦)، وابن ماجه (٢٥٨٠) وغيرهم بإسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ دین، مال و جان اور عزت کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

❷ جو شخص ان میں سے کسی چیز کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

❸ اسلام نے دین، جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنے کی ترغیب دلائی۔

❹ "عشرہ مبشرہ" سے مراد وہ دس صحابہ کرام ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے نام لے لے کر ایک ہی نشست میں جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ایک ہیں۔

١٣٥٧ ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ؟ قَالَ: ((فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ: ((قَاتِلْهُ)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ: ((فَاَنْتَ شَهِيْدٌ)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: ((هُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۵۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اگر کوئی آدمی (زبردستی) میرا مال لینے کی نیت سے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: "تم اسے اپنا مال مت دو"۔ اس نے عرض کیا: اگر وہ مجھ سے لڑے تو (پھر میں کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: "تم بھی اس سے لڑو"۔ اس آدمی نے پھر عرض کیا: اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟ آپ نے فرمایا: "پھر تم شہید ہو"۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: "وہ جہنم میں جائے گا"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٤٠).

غريب الحديث☆ (أرأيت) "مجھے بتائیں"۔ (يريد أخذ مالي) "وہ زبردستی ناجائز طور پر میرا مال لینا چاہتا ہے"۔

فقه الحديث☆ ❶ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمل سے پہلے علم ضروری ہے۔

❷ اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے اگر چور اور ڈاکو سے مقابلہ ہو جائے اور وہ قتل کر دیا جائے تو یہ جائز ہے اور وہ مقتول (ڈاکو) جہنم میں جائے گا جبکہ اپنے جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے اگر کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو وہ جنتی ہے اور شہید ہے لیکن اس کے مقام میں اور شہید معرکہ کے مقام میں درجات کا فرق ہوگا اور دونوں کے احکام میں بھی فرق ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ مسلمان کا مال، اس کا خون اور اس کی عزت حرام ہے' کسی کو ان تینوں چیزوں میں سے کسی ایک پر بھی دست درازی کرنے کا حق حاصل نہیں۔

۲۳۶۔ بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

۲۳۶۔ باب: غلاموں کو آزاد کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ. وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ. فَكُّ رَقَبَةٍ﴾ [البلد: ۱۱۔۱۳].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس وہ دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا اور تجھے کیا معلوم گھاٹی کیا ہے؟ گردن کا آزاد کرنا ہے''۔

شرح الآیات☆ ان آیات میں استفہامیہ انداز میں بات کی جارہی ہے کہ کیا آپ اس راستے پر چلے ہیں جو نجات و خیر والا راستہ ہے؟ پھر اس راستے کی وضاحت فرمادی کہ وہ راستہ اللہ کی رضا جوئی کے لیے غلاموں کو آزاد کرنا ہے یا پھر ان کی آزادی کے بارے میں ان کی مدد کرنا ہے۔ قرآن مجید نے اسے دشوار گزار گھاٹی سے تشبیہ دی ہے' اس لیے کہ اس گھاٹی کو عبور کرنا نہایت مشکل کام ہے اور کمال ایمان اور تقویٰ کے بغیر اس راہ میں مال خرچ کرنا ممکن نہیں۔ غلامی کا یہ رواج عہد رسالت میں موجود تھا جسے اسلام نے حکماً تو ختم نہیں کیا لیکن ایسی ہدایات ضرور دیں جن سے غلاموں کو زیادہ سے زیادہ آزادی ملے اور غلامی کی حوصلہ شکنی ہو۔ پس اسلام میں غلام کو آزاد کرنے اور اس کی آزادی میں معاونت کرنے کی بہت اہمیت اور فضیلت ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۳۵۸۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). متفقٌ عليه.

۱۳۵۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جس شخص نے کسی ایک مسلمان گردن (غلام، لونڈی) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس آزاد ہونے والے کے ہر عضو کے بدلے، آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمادے گا حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کے بدلے میں اس کی شرم گاہ کو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۵/ ۱۴۶ ـ فتح)، ومسلم (۱۵۰۹) (۲).

فقه الحديث☆❶ غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔

❷ اسلام نے عربوں میں مروجہ غلامی کے طریقے کو ختم کرنے کے لیے غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دلائی۔ صحابہ کرام نے اس عمل میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' بعض صحابہ کے متعلق مروی ہے کہ انھوں نے ایک دن میں آٹھ ہزار غلام آزاد کیے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک ہزار غلاموں کو آزاد کرایا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے متعدد غلاموں کو ان کے مالکوں کو ان کی قیمت ادا کر کے آزاد کرایا' جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔

❸ حدیث میں غلام کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کی جہنم سے خلاصی سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ غلام کو مکمل طور پر آزاد کرایا جائے تاکہ آزاد کرانے والا بھی مکمل طور پر جہنم سے آزاد ہو جائے۔

۱۳۵۹۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ: ((اَنْفَسُهَا

۱۳۵۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ میں نے عرض کیا: کون سی گردن یعنی غلام (آزاد کرنا) افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ أَهْلِهَا، وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا)). متفقٌ عليهِ.

جو اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳۷۔ بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمْلُوكِ

۲۳۷۔ باب: غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ٣٦].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، مسافر کے ساتھ اور ان کے ساتھ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوئے یعنی غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرو"۔

شرح الآیۃ ☆ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خالص عبادت کرنے کا حکم فرمایا' شرک کرنے سے منع فرمایا اور پھر مذکور تمام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا' غلام اور باندی کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم فرمایا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اسی مناسبت سے اس آیت کو یہاں بیان کیا ہے کہ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔

١٣٦٠ - وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ؛ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ)). متفقٌ عليه.

۱۳۶۰۔ حضرت معرور بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کا جوڑا تھا' پس میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں (میں) نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک آدمی (غلام) کو برا بھلا کہا اور اسے اس کی ماں کے بارے میں عار دلائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں (ابھی تک) جاہلیت (والی بات) ہے' وہ (غلام، دین یا انسانیت کے لحاظ سے) تمہارے بھائی ہیں' تمہارے خدمت گزار ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے اس میں سے کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے اس میں سے پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان کے ذمے ایسا کام نہ لگاؤ جو انہیں مغلوب اور بے بس کر دے اور اگر تم ان کے ذمے کوئی ایسا کام لگا دو تو پھر ان کی مدد کرو"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١/ ٨٤ ـ فتح)، ومسلم (١٦٦١).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (الحلة) ''کپڑوں کا جوڑا''۔ (فيك جاهلية) ''تم میں جاہلیت کی خصلت باقی ہے''۔ (الخول) یہ اسم جمع ہے بمعنی ''غلام، لونڈیاں''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور حق اخوت کا خیال رکھنا چاہیے۔

❷ غلاموں کو برا بھلا کہنے اور انہیں ان کے والدین کی نسبت عار دلانے سے منع کیا گیا ہے۔ حسب نسب پر فخر کرنا اور دوسروں کو اس وجہ سے طعن و تشنیع کرنا یہ دور جاہلیت کا اخلاق و کردار ہے' جس سے اسلام نے منع کیا۔ لیکن دور جاہلیت کا اثر ابھی اسلامی معاشرے میں موجود ہے' اس کی اصلاح کے لیے خطبہ حجۃ الوداع کا مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے۔

❸ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہنا چاہیے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو غلام کے بارے میں نامناسب الفاظ بولتے ہوئے سنا تو آپ نے فوراً اصلاح فرمادی۔

❹ غلام پر لفظ ''أخ'' (بھائی) کا اطلاق ہوسکتا ہے۔

❺ غلاموں اور نوکروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے' جیسا خود کھائیں ویسا ہی انہیں کھلائیں' جیسا خود پہنیں ویسا ہی انہیں پہنائیں اور ان کی استطاعت سے بڑھ کر ان کے ذمہ کوئی کام نہ لگائیں۔ اگر کوئی ایسا کام ذمہ لگادیں تو پھر اس میں ان کی مدد کریں۔

❻ صحابہ کرام میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع و اطاعت کا جذبہ کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمان مصطفیٰ کی اتباع کرتے ہوئے جیسا جوڑا خود پہنا ویسا ہی اپنے غلام کو پہنایا۔

١٣٦١۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ؛ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ)). رواه البخاري.

((الْأُكْلَةُ)) بِضَمِّ الْهَمْزَةِ: هِيَ اللُّقْمَةُ.

۱۳۶۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو پھر اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ضرور دے اس لیے کہ اس خادم نے اس کھانے کے پکانے کی تکلیف کو برداشت کیا ہے''۔ (بخاری)

(الأكلة) ہمزہ پر پیش ''لقمہ''۔ ''أكلة'' اور ''لقمه'' کا ایک ہی معنی ہے۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۵/ ۱۸۱ ۔ فتح)۔ یہ حدیث مسلم (۱۶۶۳) میں بھی موجود ہے۔

غریب الحدیث☆ (علاجه) ''اس کو پکایا، اس کا کام کیا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ تواضع اور حسن خلق کی ترغیب، خادم کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہیے یا پھر اسے اس میں سے کچھ حصہ دے دینا چاہیے۔

❷ اگر کسی شخص کے ذمے کوئی کام لگایا جائے تو اس پر مشقت نہیں ڈالنی چاہیے بلکہ اس کے ساتھ نرمی اور احسان کرنا چاہیے۔

❸ غلاموں اور ملازمین سے حسن سلوک کرنے سے آجر اور اجیر کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا ہوتے ہیں' نفرت اور بغض و عداوت ختم ہوجاتی ہے۔ پس اسلامی تعلیمات میں خیر ہی خیر ہے' کاش کہ ان پر عمل کیا جائے۔

۲۳۸۔ بَابُ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ

۲۳۸۔ باب: اس غلام کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۶۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ))۔ متفقٌ عليه.

۱۳۶۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ١٧٥ ـ فتح)، ومسلم (١٦٦٤).

فقه الحديث☆❶ اس غلام کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا بھی حق ادا کرتا ہے۔

❷ مالک کے ساتھ خیر خواہی یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کا حق خدمت ادا کرے، اس کی اطاعت کرے اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔ اس لیے کہ غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔

❸ اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھے طریقے سے کرنے سے یہ مراد ہے کہ اخلاص کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کی جائے۔

❹ جس غلام میں یہ دو صفات ہوں وہ دوہرے اجر کا مستحق ہے دوہرے اجر کے مستحقین کے بارے میں امام سیوطی رحمہ اللہ کا رسالہ ''مطلع البدرين فيمن يؤتى أجره مرتين'' الشیخ سلیم ہلالی حفظہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ چھپ چکا ہے۔

۱۳۶۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ)) وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ! لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْحَجُّ، وَبِرُّ اُمِّيْ، لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مملوک غلام کے لیے جو ''مصلح'' ہو دوہرا اجر ہے''۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد، حج اور اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں غلام ہونے کی حالت میں فوت ہونے کو پسند کرتا۔ (متفق علیہ)

غريب الحديث☆ (مصلح) اس غلام کو کہتے ہیں جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھے انداز سے کرتا ہو اور اپنے مالک کا بھی خیر خواہ ہو۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ١٧٥ ـ فتح)، ومسلم (١٦٦٥).

فقه الحديث☆❶ اس حدیث میں بھی مصلح غلام کی فضیلت بیان کی گئی کہ اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

❷ غلام پر جہاد، حج اور والدہ کی خدمت کرنا واجب نہیں کیونکہ وہ اپنے آقا کے تابع اور ماتحت ہوتا ہے، اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرسکتا۔

❸ حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں: (والذى نفس أبى هريرة بيده! لولا الجهاد....) یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ ہیں، جنہیں مدرج کہتے ہیں۔

۱۳۶۴۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمَمْلُوْكِ الَّذِيْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَيُؤَدِّيْ اِلٰى سَيِّدِهِ الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيْحَةِ، وَالطَّاعَةِ، اَجْرَانِ))۔ رواهُ البخاريُّ.

۱۳۶۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس مملوک کے لیے دوگنا اجر ہے جو اپنے رب کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہے جو اس کے ذمے ہے اور اس کی خیر خواہی بھی کرتا ہے اور اطاعت بھی کرتا ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ١٧٧ ـ فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث کے لیے اس باب کی سابقہ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٦٥۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ، وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ اَجْرَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کے لیے دہرا اجر ہے: (۱) ایک وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہے، وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا۔ (۲) وہ مملوک (غلام) جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے۔ (۳) اور وہ آدمی جس کی ایک لونڈی ہو، وہ اسے ادب سکھائے اور خوب اچھی طرح اس کی تربیت کرے، اسے علم سکھائے اور پھر خوب اچھی طرح زیور تعلیم سے آراستہ کرے پھر اسے آزاد کر دے اور اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ١٩٠ ـ فتح)، ومسلم (١٥٤).

فقه الحديث☆ ❶ آدمی کو چاہیے کہ اپنی لونڈی و باندی کی بھی اچھی طرح تعلیم و تربیت کرے۔ پس جب لونڈی کی تعلیم و تربیت کی تاکید ہے تو اپنے اہل و عیال کی تعلیم و تربیت کی اس سے بھی زیادہ اہمیت ہے۔

❷ اہل کتاب میں سے ان لوگوں کی فضیلت کا بیان ہے جو پہلے اپنے نبی پر ایمان لائے اور ان پر جو کتابیں نازل ہوئیں ان پر بھی ایمان لائے پھر جب انہیں محمد ﷺ کی رسالت کا پتا چلا تو وہ ان پر بھی ایمان لائے پس ایسے لوگوں کے لیے بھی دوہرا اجر ہے۔

❸ وہ مملوک (غلام) جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

❹ جو شخص لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کر لے تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے۔

❺ اگر کوئی شخص لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کرے تو اسے نیا حق مہر دینا مستحب ہے اور آزادی ہی کو حق مہر قرار دینا بھی درست ہے۔

۲۳۹۔ بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ وَهُوَ الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا

۲۳۹۔ باب: ہرج یعنی فتنے اور فساد کے دور میں عبادت کرنے کی فضیلت

١٣٦٦۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۶۶۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنہ و فساد کے دور میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے (کے ثواب) کی طرح ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٩٤٨).

فقه الحديث☆ مسلمان کو چاہیے کہ وہ فتنہ و فساد نیز عبادت سے غافل کرنے والے مقامات سے دور رہے۔ ایسے مقامات سے دور رہنے والے کے لیے اتنا اجر ہے جتنا نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے والے کے لیے ہے۔ اس لیے کہ ہجرت کرنے والا شخص اپنے گھر بار، جائداد اور وطن کو چھوڑ کر کسی ایسی جگہ چلا جاتا ہے جہاں اس کا ایمان محفوظ رہ سکے اور اس کے ایمان میں ترقی ہو اس بڑے عمل پر اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے اجر بھی بڑا ہے' اسی طرح فتنہ و فساد اور برائی و بے حیائی کے دور میں ان سب چیزوں سے بچ کر اور علیحدہ ہو کر عبادت کرنا بھی بہت بڑا عمل ہے' اس لیے اس شخص کو بھی اتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے جتنا نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے والے کو ملتا ہے۔

۲۴۰۔ بَابُ فَضْلِ السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِي وَإِرْجَاحِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيفِ، وَفَضْلِ إِنْظَارِ الْمُوسِرِ الْمُعْسِرَ، وَالْوَضْعِ عَنْهُ

۲۴۰۔ باب: خرید و فروخت اور لین دین میں نرمی کرنے، ادائیگی اور تقاضا کرنے میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور جھکتا ہوا ناپنے تولنے کی فضیلت اور کم ناپنے تولنے کی ممانعت اور مالدار کے تنگ دست کو مہلت دینے اور اسے قرض معاف کر دینے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۱۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ﴾ [هود: ۸۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ۱-۶].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم جو بھی بھلائی کرو گے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے''۔

اور فرمایا: ''اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو''۔

اور فرمایا: ''ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے' جو لوگوں سے خود ناپ کر پورا لیتے ہیں مگر جب ناپ یا تول کر دوسروں کو دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ کیا ان کو یقین نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے؟ جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''۔

شرح الآیات ☆ پہلی آیت میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ تم نیکی کا جو کام بھی کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہے' وہ تمہیں اس کی پوری پوری جزا دے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

دوسری آیت میں شعیب علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے کہ وہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے' اس لیے حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا کہ جب تم لوگوں کو چیزیں دو تو ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو بلکہ پورا پورا دیا کرو۔

سورۂ مطففین میں امت مسلمہ کے لیے عموماً اور اہل مدینہ کے خصوصاً لین دین کے معاملات میں راہنمائی کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں یہود سے متاثر ہو کر ناپ تول میں کمی کرنے کا عام رواج تھا' ان کی اس اخلاقی برائی کو ختم کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔ ''تطفیف'' کا مطلب ہے ناپ تول میں کمی کرنا' وہ اس طرح کہ لیتے وقت زیادہ لینا اور دیتے وقت کم دینا اور اس طرز عمل کا انجام ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کی قوم کو اسی برائی کی وجہ سے ہلاک کر دیا' پھر فرمایا کہ جو لوگ اس برائی میں مبتلا ہیں کیا انہیں یقین نہیں کہ انھیں ایک بڑے دن میں اٹھایا جانا ہے اور رب العالمین کے حضور کھڑے ہونا ہے اور وہاں پورا پورا حساب ہونا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣٦٧ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)) ثُمَّ قَالَ: ((أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: ((أَعْطُوهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۶۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے تقاضا کرنے لگا اور اس نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا تو آپ کے صحابہ نے اس (شخص کو اس سختی کا مزہ چکھانے) کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو' اس لیے کہ صاحب حق کو کہنے کا حق ہے''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اسے اس کے اونٹ کے ہم عمر ایک اونٹ دو''۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اس کے اونٹ سے زیادہ عمر کا اونٹ پاتے ہیں''۔ آپ نے فرمایا: ''اسے وہی دے دو' اس لیے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے ادائیگی میں سب سے اچھا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٤٨٢ ـ فتح)، ومسلم (١٦٠١).

غريب الحديث☆ (**يتقاضاه**) وہ آپ سے اپنے مال کی ادائیگی کا تقاضا کر رہا تھا۔ (**فهم به أصحابه**) آپ کے صحابہ نے اس شخص کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنے پر مزہ چکھانے کا ارادہ کیا۔ (**أمثل من سنه**) اس جانور کی عمر سے زیادہ بہتر (جوانی کی) عمر والا جانور۔

فقه الحديث☆ ❶ مدت پوری ہونے پر قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

❷ نبی ﷺ کے حسن اخلاق' آپ کے عظیم حلم اور تواضع وانصاف کا بیان۔

❸ قرض خواہ کو بات کرنے کا حق ہے لیکن مقروض کو تحمل و برداشت اور اخلاق و آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر قرض خواہ کوئی سخت لفظ بول جاتا ہے تو اسے حق ہے۔

❹ اونٹ اور دیگر جانور بطور قرض لیے جا سکتے ہیں۔

❺ ضرورت کے تحت امام بیت المال کے لیے قرض لے سکتا ہے اور پھر صدقات سے اس کی ادائیگی کرے گا۔

❻ اگر مقروض قرض کی ادائیگی کے وقت قرض سے بہتر اور زیادہ چیز دے دے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ قرض خواہ کی طرف سے مطالبہ نہ ہو ورنہ یہ سود ہوگا' جس کا لینا اور دینا جائز نہیں۔

❼ قرض خواہ زید بن شعب کنانی تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

١٣٦٨ ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۶۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرتا ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٠٦ ـ فتح).

غريب الحديث ☆ (**سمحا**) ''نرمی، سہولت''۔ (**اقتضى**) ''اپنے حق کی ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ معاملات میں نرمی کرنے کی ترغیب اور سخت و درشت رویے سے ممانعت۔

❷ لوگوں سے اپنے حق کی ادائیگی کے وقت تنگی نہ کرنے اور ان سے عفو و درگزر کرنے کی ترغیب۔

❸ چیز بیچتے، خریدتے اور اپنے حق کا تقاضا کرتے وقت نرمی کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب بنتا ہے۔

١٣٦٩ - وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)). رواه مسلم.

۱۳۶۹۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دے تو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف ہی کر دے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (١٥٦٣).

غريب الحديث ☆ (من سره) ”جسے یہ پسند ہو“۔ (كرب) ”قیامت والے دن کی ہولناکیاں“۔ (فلينفس عن معسر) ”پس اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے“۔ (او يضع عنه) ”یا اس کا قرض اسے معاف کر دے“۔

فقه الحديث ☆ ❶ قرض حسنہ کی فضیلت۔

❷ تنگ دست کو اس کی آسانی تک مہلت دینا مستحب ہے۔

❸ مقروض تنگ دست ہو تو اسے قرض معاف کر دینا افضل عمل ہے۔

❹ کسی کام کی جزا اسی کام کی جنس سے ہوتی ہے۔ لہٰذا جو شخص کسی مومن سے دنیا کی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے آخرت کی تکلیفوں سے نجات دے گا۔

١٣٧٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، وَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے ملازم سے کہا کرتا تھا کہ جب تم کسی تنگ دست کے پاس (وصولی کے لیے) جاؤ تو اسے معاف کر دینا، شاید کہ اللہ ہمیں بھی معاف فرما دے پس جب وہ (فوت ہونے کے بعد) اللہ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا“۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٠٨-٣٠٩ - فتح)، ومسلم (١٥٦٢).

فقه الحديث ☆ ❶ جب کوئی نیکی خالص اللہ کی رضا کے لیے کی جائے، خواہ وہ بظاہر چھوٹی ہی کیوں نہ ہو تو وہ بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

❷ جو شخص کسی کو نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے تو وہ بھی اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے خواہ اس نے وہ عمل خود نہ کیا ہو۔

❸ تجاوز کا معنی ہے کہ اس سے بطریق احسن مطالبہ کیا جائے، مزید مہلت دی جائے یا اس کا قرض معاف کر دیا جائے، تینوں صورتیں ہی اچھی ہیں لیکن قرض معاف کر دینا افضل ہے۔

❹ یہ واقعہ کسی سابقہ امت کے کسی آدمی کا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے پسند کیا۔

١٣٧١ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۳۷۱۔ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، اِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوْسِرًا، وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوْا عَنْهُ)). رواه مسلمٌ.

نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی نیکی نہیں تھی کہ وہ لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تھا' وہ مالدار شخص تھا اور اپنے غلاموں سے کہتا تھا کہ تنگ دست سے درگزر کیا کرو۔ (پس جب وہ فوت ہوگیا) تو اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا ہم درگزر کرنے کے اس سے زیادہ حقدار ہیں' پس تم بھی اس سے درگزر کرو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٥٦١).

غريب الحديث☆ (يخالط الناس) وہ لوگوں سے میل جول یعنی لین دین کرتا تھا اور انہیں قرض دیتا تھا۔

فقه الحديث☆ حدیث سابق ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٧٢ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((اُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: . وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا . قَالَ: يَا رَبِّ! آتَيْتَنِي مَالَكَ، فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ، وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَقَالَ تَعَالٰى: اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِي)). فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رواه مسلمٌ.

۱۳۷۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ جسے اللہ نے مال عطا کیا تھا' اللہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اللہ نے اس سے پوچھا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی طرف سے قرآن کی) یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے''۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' میں لوگوں سے خرید وفروخت کیا کرتا تھا اور درگزر کرنا میری عادت تھی' پس میں مالدار اور خوش حال شخص پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔ پس اللہ نے فرمایا: میں درگزر کا تو تجھ سے زیادہ حق دار ہوں' (فرشتو!) میرے بندے سے درگزر کرو''۔ حضرت عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٥٦٠) (٢٩).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٧٣ ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا، اَوْ وَضَعَ لَهُ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ

۱۳۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کو قرض معاف کردیا تو اللہ ایسے شخص کو قیامت والے دن اپنے عرش کے سائے تلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

جگہ نصیب فرمائے گا' جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔ (ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه الترمذی (۱۳۰٦) وهو صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ قرض حسنہ دینا اور معاملات نرمی سے طے کرنا مستحب ہے۔

❷ تنگ دست کو مہلت دینا' یا اس کے قرض میں تخفیف کرنا یا اسے بالکل معاف کر دینا ایسا عمل ہے کہ قیامت والے دن جب سورج بالکل قریب ہوگا' لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوں گے اور شدت حرارت سے نڈھال ہوں گے' کسی طرف کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کچھ خوش نصیبوں کو اپنے عرش کے سائے تلے جگہ نصیب فرمائے گا' تو ان میں یہ شخص بھی شامل ہوگا جو لوگوں کو قرض دیتا تھا اور پھر تقاضا کرتے وقت نرمی کرتا تھا اور اگر کوئی تنگ دست ہوتا تو یہ اسے معاف بھی کر دیتا تھا۔ اس لیے قرض دینا اور پھر غریب لوگوں کو قرض معاف کر دینا بہت بڑا عمل ہے۔

١٣٧٤ ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيْرًا فَوَزَنَ لَهٗ، فَأَرْجَحَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا تو آپ نے اس کی قیمت جھکتی ہوئی تول کر دی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٤/ ٣٢٠ ـ فتح)، ومسلم (١٢٢٣/٣) رقم حديث، الباب (١١٥).

فقه الحديث☆ ❶ عہد رسالت میں خرید و فروخت درہم و دینار میں ہوتی تھی۔ درہم چاندی کا اور دینار سونے کا تھا۔ کسی چیز کی قیمت جب سونے یا چاندی میں طے ہوتی تھی تو پھر اتنا سونا یا چاندی تول کر دیا جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اونٹ خریدا تو اس کی قیمت ادا کرتے وقت سونا یا چاندی جھکتا ہوا تول کر دیا۔

❷ طے شدہ قیمت سے زیادہ دینا جائز ہے۔

١٣٧٥ ـ وَعَنْ اَبِيْ صَفْوَانَ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَجَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ، وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَّانِ: ((زِنْ وَ اَرْجِحْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالترمذيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۳۷۵۔ حضرت ابوصفوان سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر سے کچھ کپڑا (فروخت کے لیے) لے کر آئے تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک شلوار کا بھاؤ کیا۔ میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو معاوضے پر وزن کرتا تھا۔ پس نبی ﷺ نے وزن کرنے والے سے فرمایا: ''وزن کر اور جھکتا ہوا وزن کر''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبوداود (٣٣٣٦)، والترمذی (١٣٠٥)، والنسائی (٧/٢٨٤)، وابن ماجه (٢٢٢٠) وهو صحيح.

غريب الحديث☆ (بزًا) ''کپڑا''۔

فقه الحديث☆ ❶ خرید و فروخت کے وقت کسی چیز کی قیمت طے کرنا جائز ہے۔

❷ کسی کو اجرت پر رکھنا جائز ہے۔

❸ وزن کرتے وقت جھکتا ہوا وزن کرنا مستحب ہے۔

❹ خریدنے والا بیچنے والے سے کہہ سکتا ہے کہ وہ وزن جھکتا ہوا کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

علم کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی آیات' رسول اللہ ﷺ احادیث یا پھر اجماع امت پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا تو ان کا وظیفہ (حکام) یہ بیان فرمایا: ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ ''آپ امت کو کتاب وحکمت (حدیث، سنت) کی تعلیم دیتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ معلم بنا کر مبعوث کیے گئے' آپ نے لوگوں کو جو علم پڑھایا وہ علم کتاب وحکمت پر مشتمل تھا۔

حدیث اور سنت کو بھی علم قرار دیا گیا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''یا رسول اللہ! قیامت والے دن آپ کی شفاعت کے زیادہ حقدار کون سعادت مند ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! مجھے معلوم تھا کہ اس حدیث کے بارے میں تم سے پہلے کوئی نہیں پوچھے گا' جو میں نے حدیث کے بارے میں تمہاری رغبت دیکھی ہے' قیامت والے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ سعادت مند ہوگا جس نے خلوص نیت سے ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار کیا''۔ ابن عبدالبر نے "جامع بیان العلم و فضله" میں ایک اور سند سے روایت بیان کی ہے' جہاں یہ الفاظ ہیں ((لما رأيت من حرصك على العلم)) ''میں نے جو علم کے بارے میں تمہاری رغبت دیکھی'' یعنی حدیث کو علم قرار دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ حدیث کے لکھنے کے بارے میں آپ نے فرمایا: ((قيد العلم)) ''علم (یعنی حدیث) کو قید (یعنی تحریر) کرو۔'' تو آپ نے حدیث کو علم قرار دیا۔ اوزاعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''جو چیز اصحاب محمد ﷺ سے مروی ہے وہ علم ہے اور جو ان سے مروی نہیں وہ علم نہیں''۔

۲۴۱۔ بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴾ [طه : ١١٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ [الزمر : ٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ﴾ [المجادلة : ١١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ﴾ [فاطر : ٢٨].

۲۴۱۔ باب: علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہہ دیجیے (اے پیغمبر!) کہو اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما''۔

نیز فرمایا: ''کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟''

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے اہل ایمان کو اور ان لوگوں کو جن کو علم سے نوازا گیا' درجات میں بلند فرماتا ہے''۔

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں''۔

شرح الآیات ☆ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے علم میں اضافے کے لیے یہ دعا کرتے رہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما''۔ اس سے علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کو صرف علم میں اضافے کے لیے دعا کرنے کا حکم فرمایا' کسی اور چیز میں اضافے کے لیے دعا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ علم کا منبع اور سرچشمہ اللہ کی ذات ہے' انبیاء ﷺ بھی اسی سے علم سیکھتے رہے اور اس کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

دوسری آیت میں استفہام انکاری ہے جو نفی کے معنی میں ہے یعنی جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ یعنی اہل علم کی علم کی وجہ سے خصوصی فضیلت اور شان ہے۔ تیسری آیت میں اہل علم اور اہل ایمان کے بارے میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل علم کو درجات میں بلند فرماتا ہے۔

چوتھی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل علم اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ پس خشیت الٰہی علماء کی پہچان ہے۔ علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جس قدر معرفت حاصل ہوگی اسی قدر اس کی عظمت و جلالت کی اہمیت واضح ہوگی اور پھر انسان اسی قدر اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور خوف و خشیت سے مراد یہ ہے کہ وہ خوف و رجا کے ساتھ کتاب و سنت کی اتباع کرتا ہے اور کسی اور کی طرف التفات بھی نہیں کرتا۔

١٣٧٦ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). متفقٌ عليه.

۱۳۷۶۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ١٦٤ ـ فتح)، ومسلم (١٠٣٧) (١٠٠).

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص دین میں نہ سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اور نہ قواعد اسلام سیکھنے کی کوشش کرتا ہے تو ایسا شخص خیر و بھلائی سے محروم ہے۔

❷ دین کی سمجھ بوجھ سے مراد قرآن و حدیث کا فہم، دین کے احکام و مسائل کا علم اور حلال و حرام کی تمیز ہے۔

❸ علماء کو باقی لوگوں پر فضیلت حاصل ہے اور ''تفقه في الدين'' (دین کی سمجھ بوجھ) کو باقی علوم پر فضیلت حاصل ہے۔

❹ علم صرف اکتساب سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اکتساب تو وسیلہ ہے پھر بندے کو چاہیے کہ وہ سلامت فہم اور حسن قصد کے لیے اللہ سے مدد طلب کرے۔ کیونکہ کج فہمی اور باطل تاویل دین کی روح سمجھنے کے معاملہ میں نقصان دہ ہے۔ پس ''تفقه في الدين'' کے لیے منہج سلف کی پیروی ضروری ہے۔

١٣٧٧ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا، وَيُعَلِّمُهَا)). متفقٌ عليه.

وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ الْغِبْطَةُ، وَهُوَ أَنْ يَتَمَنَّى مِثْلَهُ.

۱۳۷۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمی قابل رشک ہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے حکمت عطا فرمائی' پس وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے اور اسے دوسروں کو بھی سکھاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

حسد سے مراد ''رشک'' ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اس جیسی چیز کی تمنا کرے (کہ یہ چیز مجھے بھی مل جائے' جب کہ حسد میں یہ ہوتا ہے کہ آدمی تمنا کرتا ہے کہ فلاں سے فلاں نعمت چھن جائے۔)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۴۴) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣٧٨ـ وَعَنْ اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا؛ فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ، وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ؛ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ، لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهٖ)). مُتفقٌ عليهِ.

١٣٧٨۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے' اس کی مثال بارش کی مانند ہے جو کسی زمین پر برسی پس اس میں ایک اچھا قطعہ تھا' اس نے اپنے اندر پانی کو جذب کیا اور گھاس اور دیگر جڑی بوٹیاں اگائیں اور اس میں ایک ٹکڑا خشک بنجر تھا' اس نے پانی (کو جذب نہیں کیا بلکہ اس) کو روک لیا' پس اللہ نے اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچایا' انھوں نے خود بھی اس میں سے پیا' جانوروں کو پلایا اور کھیتی کو سیراب کیا۔ اور وہ بارش ایک ایسے ٹکڑے پر بھی برسی جو بالکل چٹیل و ہموار تھا' اس نے پانی روکا نہ گھاس وغیرہ اگائی۔ پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور اسے اس چیز نے نفع پہنچایا جس کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا' پس اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو بھی قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے (رسول بنا کر) بھیجا گیا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٦٢) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٧٩ـ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ((فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)). متفقٌ عليهِ.

١٣٧٩۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر اللہ تیری وجہ سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت سے سرفراز فرما دے تو وہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٧٥) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٨٠ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رواهُ البخاريُّ.

١٣٨٠۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری طرف سے (جو سنو اسے آگے) پہنچا دو' اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو' اس میں کوئی حرج نہیں اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤٩٦ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (الآية) آیت سے مراد قرآنی آیت یا کوئی حدیث رسول ہے۔ (ولا حرج) ''کوئی حرج' گناہ نہیں' تم پر کوئی تنگی یا سختی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ کتاب و سنت کی تبلیغ واجب ہے' اگر ہر آدمی جو علم حاصل کرے اسے آگے کسی دوسرے تک پہنچا دے خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو' تو اس طرح کرتے کرتے آپ ﷺ کا تمام علم دوسروں تک منتقل ہوتا چلا جائے گا۔

❷ بنی اسرائیل سے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں' اس لیے کہ ان میں بھی بہت عجیب وغریب چیزیں اور واقعات ہیں لیکن ہم ان کی تصدیق کریں گے نہ تکذیب۔ ہاں اگر ہماری شریعت ان کے کسی واقعے یا مسئلے میں تصدیق کر دے تو پھر ہم بھی اس کی تصدیق کریں گے۔

❸ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا حرام ہے' اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ پر عمداً جھوٹ بولتا ہے تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے۔ اس لیے کہ جو بات آپ کی طرف منسوب ہو جائے وہ تو دین کا حصہ بن جاتی ہے اور دین اللہ کی طرف سے نازل کردہ تعلیمات کا نام ہے۔ اب جو شخص رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ دراصل اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے' پس ایسے شخص کی سزا جہنم مقرر کی گئی ہے۔

❹ روایت حدیث کا علم بڑی احتیاط کا تقاضا کرتا ہے' اس لیے احکام ہوں یا مواعظ یا ترغیب و ترہیب' ان سب کے بیان کرنے کے لیے صحیح حدیث بیان کرنی چاہیے۔ بعض لوگ ترغیب و ترہیب اور فضائل کے لیے ضعیف اور موضوع روایات بیان کرتے ہیں اور بعض اپنے فقہی مذہب کی حمایت اور اس کے پرچار میں صحیح احادیث کو ضعیف اور ضعیف احادیث کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک فکر اور سوچ ہے' اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنی چاہیے۔ اللہ نے ایسے لوگوں کو سب سے بڑا ظالم قرار دیا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے غلط مسئلے بتاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اللہ پر جھوٹ بنائے؟'' (الانعام:۱۴۴)

بعض علماء اور مشائخ لوگوں کا مال بھی کھاتے ہیں اور انہیں غلط مسئلے بتا کر اللہ کی سیدھی راہ سے بھی روکتے ہیں۔ ''أعاذنا اللہ من هؤلاء الأحبار والرهبان''۔

۱۳۸۱۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ)). رواهُ مسلمٌ.

۱۳۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس شخص کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۴۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۸۲۔ وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا)). رواهُ مسلمٌ.

۱۳۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس ہدایت کی اتباع کرنے والوں کو ملے گا اور یہ (داعی حق کا ثواب) ان (پیروی کرنے والوں) کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۷۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۸۳۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ

۱۳۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم (انسان) فوت ہو جاتا ہے تو تین (اعمال)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ)). رواه مسلم.

کے سوا اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) یا وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جائے (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی رہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۶۳۱).

فقه الحديث☆ ❶ اعمال صالحہ کے ذریعے موت کی تیاری کرنے کی ترغیب۔

❷ ''انسان کے مرنے کے بعد اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ان کا ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے۔

❸ نیک اعمال جن کا اثر انسان کی وفات کے بعد بھی باقی رہتا ہے' ان کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے۔

❹ صدقہ جاریہ والے اعمال کرنے کی ترغیب جیسے مساجد و مدارس کی تعمیر، کنویں کھدوانا، درخت لگوانا اور ہسپتال وغیرہ تعمیر کرانا۔

❺ علم سکھانا، نافع کتب تصنیف کرنا مستحب ہے' جب تک لوگ اس علمی کام سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے میت کو فائدہ پہنچتا رہے گا۔

❻ اولاد کی اچھی تربیت کرنے کی ترغیب تاکہ وہ نیک اور صالح انسان بنیں۔

❼ قرآن کی ایک آیت ہے: ﴿لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش و سعی کرتا ہے''۔ یہ آیت اس حدیث کے مخالف نہیں کیونکہ حدیث میں جن تین اعمال کا ذکر ہے ان میں میت کی سعی و کوشش شامل ہے یعنی صدقہ جاریہ اس نے خود کیا' علم اس نے خود پڑھایا اور نیک اولاد کی اس نے خود تربیت کی۔ اس لیے ان چیزوں کا ثواب خود بخود پہنچتا ہے' نظام انتقال کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ایصال ثواب کے لیے دوسروں سے قرآن خوانی کرانا بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت نہیں۔

۱۳۸٤ ـ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا، أَوْ مُتَعَلِّمًا)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

قَوْلُهُ: ((وَمَا وَالَاهُ)) أي: طاعة الله.

۱۳۸۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ (سازوسامان) ہے وہ بھی ملعون ہے' سوائے اللہ کے ذکر کے اور جو اس کے متعلق ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے) اور عالم اور (دین کے) طالب علم کے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

(وما والاہ) اللہ تعالیٰ کی اطاعت (یعنی ایسے امور بجالانا جن میں اللہ کی اطاعت اور قرب کا پہلو ہو)۔

توثیق الحدیث و فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۷۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۸٥ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتَّى يَرْجِعَ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۱۳۸۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص طلب علم کے لیے نکلے تو وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف۔ أخرجه الترمذي (۲٦٤٧) بإسناد ضعيف.

فقه الحديث☆ یہ حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں ابوجعفر رازی ''سيء الحفظ'' ہے۔ پس ضعیف حدیث قابل حجت اور قابل استدلال نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣٨٦ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَنْ يَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِنْ خَيْرٍ حَتّٰى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ)). رواهُ الترمذيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ.

۱۳۸۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن خیر و بھلائی کے حصول میں ہرگز سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اپنے آخری انجام جنت میں پہنچ جاتا ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف۔ أخرجه الترمذي (٢٦٨٦) بإسناد ضعيف.

فقه الحديث☆ ❶ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ دراج کی ابو الہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے' لیکن ایک صحیح حدیث میں ہے: ''دو قسم کے حریص اور مشتاق سیر نہیں ہوتے' ایک علم کا مشتاق اور دوسرا دنیا کا مشتاق' یہ دونوں سیر نہیں ہوتے''۔

❷ طالب علم علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا' اس لیے کہ اس کا سیر نہ ہونا لوازم ایمان اور مومنین کے اوصاف میں سے ہے۔ اسی لیے جب ائمہ سلف میں سے کسی سے پوچھا جاتا کہ علم کہاں تک حاصل کرنا چاہیے تو وہ جواب دیتے: ''المحبرة الى المقبرة'' (قلم و دوات یعنی علم کا سیکھنا قبر تک ہے''۔

❸ طالب علم اللہ تعالیٰ سے علم میں اضافے کے لیے دعا کرتا رہتا ہے کہ ''رب زدني علمًا'' (میرے رب! مجھے علم میں اضافہ عطا فرمایا)۔

❹ علم و ایمان سے حاصل ہونے والی لذت میں ہمیشہ جدت کا عمل جاری رہتا ہے۔

❺ مومن نیکی کے کاموں میں بڑا حریص ہوتا ہے، وہ نیکی کے کاموں سے اکتاتا نہیں حتیٰ کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

❻ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ علم حاصل کرنا بھی ایک کار خیر اور نیکی ہے۔

١٣٨٧ ـ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى أَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلٰى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ)). رواهُ الترمذي وقالَ: حديثٌ حسنٌ.

۱۳۸۷۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ آدمی پر ہے''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنی بل میں اور مچھلی پانی میں' یہ سب لوگوں کو خیر و بھلائی سکھانے والوں کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره۔ أخرجه الترمذي (٢٦٨٥).

اس حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ ولید بن جمیل کی حدیث حسن ہونے کے زیادہ لائق ہے' پھر سنن دارمی (۱/۹۷'۹۸) میں اس کا ایک مرسل شاہد بھی ہے۔ اور یہ حدیث بالجملہ حسن لغیرہ ہے۔ (واللہ اعلم!)

فقه الحديث☆ ❶ لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے کی ترغیب' اس لیے کہ یہ ان کی نجات و سعادت اور تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے' جو شخص اس فریضے کو ادا کرتا ہے تو اللہ اس کو جزا بھی بہتر عطا فرماتا ہے کہ آسمان و زمین کی مخلوقات' یعنی فرشتے، چیونٹیاں اور مچھلیاں وغیرہ دعا کرتی ہیں کہ یا اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔

❷ لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والا اپنے رب کے دین اور اس کے احکام کو غالب کرتا ہے اور لوگوں کو اللہ کے اسماء و صفات سے متعارف [illegible] ہے تو اس کی جزا کے طور پر اللہ اس شخص کا ذکر فرشتوں میں فرماتا ہے اور یہ بندے کے لیے بڑا اعزاز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔ وہ ان کے مشن کو آگے بڑھاتے ہیں' اس لیے انہیں عام لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے جس طرح انبیاء علیہم السلام کو تمام لوگوں پر فضیلت حاصل ہے۔

❹ عالم کو عابد پر اس لیے فضیلت ہے کہ عالم لوگوں کو خیر و بھلائی کی دعوت دیتا ہے جبکہ عابد اپنی ذات تک محدود رہتا ہے۔

١٣٨٨ ـ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ. فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۳۸۸۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ بے شک فرشتے طالب علم کے اس (طلب علم کے) فعل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر رکھ (بچھا) دیتے ہیں اور آسمان و زمین کی ہر چیز حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں عالم کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح چاند کی فضیلت باقی تمام ستاروں پر ہے اور علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں بے شک انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کے وارث نہیں بناتے' وہ تو صرف علم کے وارث بناتے ہیں۔ پس جس نے اسے حاصل کر لیا تو اس نے ایک بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا''۔ (ابوداود، ترمذی)

توثيق الحديث☆ حسن۔ أخرجه أبوداود (٣٦٤١)، والترمذي (٢٦٨٢)، وابن ماجه (٢٢٣)، وأحمد (١٩٦/٥)، والدارمي (٩٨/١)، والبغوي في ((شرح السنة)) (٢٧٥/١ـ٢٧٦)، وابن حبان (٨٨ـ مع الاحسان)، وابن عبد البر في ((جامع بيان العلم)) (٣٦/١ـ٣٧)، والطحاوي في ((مشكل الآثار)) (٤٢٩/١).

اس حدیث کا دارومدار داود بن جمیل اور کثیر بن قیس پر ہے اور وہ دونوں ضعیف ہیں' لیکن اس حدیث کے بعض اطراف بخاری (۱/ ۱۵۹' ۱۶۰۔ فتح) میں بھی موجود ہیں اور اس کے کئی شواہد بھی ہیں جن میں سے ایک ابوداود (۳۶۴۲) میں ہے جس کی سند شواہد میں حسن ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ علم حاصل کرنے کے لیے نکلنا حصول جنت کا ذریعہ ہے' اس راستے پر چلنے سے اللہ جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ اس لیے کہ حصول علم سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور طالب علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

❷ علم حاصل کرنا اس قدر باعث فضیلت ہے کہ طالب علم کے اس فعل سے خوش ہو کر فرشتے اپنے پر رکھ دیتے ہیں یا بچھا دیتے ہیں۔ اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ شفقت و محبت سے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ بیٹھ جاتے ہیں جیسے وہ علم و ذکر کی دوسری محفلوں کو گھیر لیتے ہیں۔

❸ عالم دوسروں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے تاکہ وہ لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہو سکیں اور کتاب و سنت کے علم کے مطابق عمل کر سکیں۔ اس کی اس کوشش کی جزا کے طور پر آسمان و زمین کی مخلوقات فرشتے اور دیگر چیزیں اس عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ چیونٹیاں اور مچھلیاں عالم کے لیے کیوں دعا کرتی ہیں؟ اس لیے کہ عالم لوگوں کو ان حیوانات کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے' اس لیے وہ بھی اس کے لیے دعائیں کرتی ہیں۔

❹ عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کو ستاروں پر۔ یہ تشبیہ اس لیے ہے کہ عالم دوسروں کو علم کی روشنی پہنچاتا ہے اور وہ اس روشنی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے تک محدود نہیں رکھتا‘ جس طرح چاند پورے آفاق کو روشن کرتا ہے‘ جبکہ ستارے اپنی ذات تک محدود رہتے ہیں۔ ایسے ہی عابد بھی اپنی ذات تک محدود رہتا ہے۔

❺ علماء کے لیے سب سے بڑے اعزاز کی بات یہ ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں انبیاء علیہم السلام تمام مخلوق سے افضل ہیں‘ لہٰذا ان کے جانشین بھی افضل ہوئے۔ نیز وراثت کی تقسیم کے بارے میں اصول ہے کہ سب سے پہلے قریبی شخص کو حصہ ملے گا‘ چونکہ انبیاء علیہم السلام کی میراث علم ہے پس علم کے حقیقی اور قریبی وارث علماء ہی ہوتے ہیں۔

❻ انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کے وارث نہیں بناتے‘ اس لیے علماء کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنے ورثے میں کیا چھوڑ رہے ہیں‘ علم یا دنیا؟

❼ جس نے علم حاصل کرلیا اس نے شرف وفضل کا ایک بہت بڑا حصہ حاصل کرلیا اور اس کا ثواب اس کے فوت ہونے کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا۔ اس سے اہل علم کے مرتبہ ومقام اور عزت وشرف میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

١٣٨٩ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا، فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ)). رواهُ الترمذي وقَالَ: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۳۸۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور پھر اسے دوسروں تک اسی طرح پہنچایا جس طرح اسے سنا تھا‘ اس لیے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں بات پہنچائی جائے تو وہ اس سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں“۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذى (٢٦٥٧و٢٦٥٨)، وابن ماجه (٢٣٢)، وأحمد (١/ ٤٣٧)، والحميدى (٨٨) والبعو

غريب الحديث☆ (نضر الله امرءا) ”اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے“ یہ اس شخص کے لیے دعا ہے جو حدیث سنتا ہے اور پھر اسے دوسروں تک من وعن ویسے ہی پہنچا دیتا جس طرح اس نے سنا تھا۔

فقه الحديث☆ ❶ تبلیغ علم اور لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے کی ترغیب۔

❷ علم کی بغیر کسی کمی بیشی کے حفاظت کرنی چاہیے۔

❸ قوت حافظہ اور استعداد فہم میں فرق ہے‘ ممکن ہے کہ جس شخص کو قرآن وسنت کی کوئی بات پہنچائی جائے وہ اس سننے والے سے زیادہ حافظے والا اور زیادہ فقاہت وبصیرت والا ہو۔

❹ علم حدیث کی حفاظت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے‘ اس لیے یہ شخص دنیا وآخرت میں کامیاب ہوگا۔

١٣٩٠ ـ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۳۹۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے علم کے بارے میں کچھ پوچھا جائے اور وہ اسے چھپائے تو قیامت والے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی“۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح أخرجه أبو داود (٣٦٥٨)، والترمذى (٢٦٤٩)، وابن ماجه (٢٦١)، وأحمد (٢/ ٢٦٣ـ٣٠٥ـ ٣٤٤ـ٣٥٣ـ٤٩٥)۔ وغيرهم باسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص علم ہونے کے باوجود لوگوں کے پوچھنے پر انہیں صحیح بات نہ بتائے اور قرآن وسنت کے موافق مسئلے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپائے تو قیامت والے دن ایسے شخص کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ ان لوگوں کو اس وعید سے ڈرنا چاہیے جو فقہی جمود اور حزبی تعصب کی وجہ سے جرم عظیم کے یعنی علم چھپانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

❻ جو شخص علم سیکھے اسے چاہیے کہ وہ اس علم کو لوگوں میں عام کر کے اس کی زکوۃ نکالے۔

١٣٩١ـ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). يَعْنِي: رِيحَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۹۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے وہ علم جس سے اللہ کی رضامندی طلب کی جاتی ہے اس لیے حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کی چیزیں حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت والے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح۔ أخرجه أبو داود (٣٦٦٤)، وابن ماجه (٢٥٢)، وأحمد (٢/ ٣٣٨) وغيرهم.

اس کی سند میں فلیح بن سلمان راوی پر تھوڑا سا کلام ہے لیکن اس کی متابعت ابوسلیمان الخزاعی نے کی ہے، جسے ابن عبدالبر نے ''جامع بیان العلم وفضلہ (۱/ ۱۹۰)'' میں نقل کیا ہے اور اس متابعت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔ واللہ اعلم!

غريب الحديث☆ (عرضًا) ''چیز، ساز و سامان''۔ (عرف) ''خوشبو''۔

فقه الحديث☆ ❶ دین کا علم اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اخلاص کے ساتھ حاصل کیا جائے۔

❷ جو شخص حصول دنیا کے لیے دین کا علم حاصل کرے گا وہ روز قیامت جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا یعنی اس کا انجام جہنم ہوگا۔ (اعاذنا اللہ منہ)

١٣٩٢ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)). متفقٌ عليه.

۱۳۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے سینوں) سے کھینچ لے بلکہ علم کو علماء کی وفات کے ذریعے اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو پھر لوگ جہلاء کو سردار بنالیں گے، جب ان سے مسئلہ پوچھا جائے گا تو وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ١٩٤ ـ فتح)، ومسلم (٢٦٧٣).

غريب الحديث☆ (قبض العلماء) ''علماء کی وفات''۔

فقه الحديث☆ ❶ قرب قیامت علماء ختم ہو جائیں گے، جو امت کے لیے ایک بہت بڑی مصیبت ہوگی۔

❷ علم کی حفاظت کرنی چاہیے اور جہلاء کو سردار، امام اور پیشوا بنانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

❸ فتویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے، علم کے بغیر فتویٰ نہیں دینا چاہیے۔

❹ جب علماء ختم ہو جائیں گے تو لوگ ایسے لوگوں کو امام اور خطیب و مفتی بنائیں گے جو جاہل ہوں گے، وہ علم سے کورے ہونے کی وجہ سے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو غلط مسئلے بتا کر انہیں بھی گمراہ کریں گے۔

❺ اگر کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو اس کے بارے میں ''لا أدری'' (میں نہیں جانتا) یا ''واللہ اعلم'' کہہ دینا بہت انصاف کی بات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشُكْرِهِ

اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف اور اس کا شکر

''شکر'' کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اثر کا اظہار ہو اس طرح کہ بندہ زبان سے اللہ کی ثنا بیان کرے اور اس کی نعمت کا اعتراف واقرار کرے دل میں اللہ کی محبت ورضا اور قناعت ہو اور اعضا سے اس کے احکام کی بجا آوری ہو۔

''حمد'' کا معنی ہے محمود کی صفات لازمہ اور متعدیہ کا اقرار کرتے ہوئے اس کی ثنا بیان کرنا۔

''شکر'' کا اظہار دل وزبان اور اعضا کے ذریعے ہوگا۔ بعض نے کہا کہ حمد اور شکر ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور بعض نے کہا کہ شکر کا تعلق جوارح کے ساتھ ہے اور حمد کا تعلق دل وزبان کے ساتھ ہے۔

۲۴۲۔ بَابُ فَضْلِ الْحَمْدِ وَالشُّكْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ﴾ [البقرة : ۱۵۲] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ﴾ [إبراهيم : ۷] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ [الإسراء : ۱۱۱] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ [يونس : ۱۰].

۲۴۲۔ باب: حمد وشکر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا' تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو''۔

اور فرمایا: ''اور اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ دوں گا''۔

نیز فرمایا: ''اور کہہ دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں''۔

نیز فرمایا: ''اور ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے''۔

شرح الآیات☆ پہلی آیت میں اللہ نے فرمایا کہ ''مجھے یاد کرو'' اس یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی احسن انداز سے عبادت واطاعت کی جائے۔ جو شخص اللہ کو یاد کرتا ہے تو وہ اس کا شکر کرتا ہے اور جو شخص اس کا شکر کرتا ہے تو وہ احسن انداز میں اس کی عبادت کرتا ہے اور جو شخص اللہ کا شکر یعنی عبادت احسن انداز میں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے سے موجود نعمتوں میں مزید اضافہ فرما دیتا ہے۔

دوسری آیت میں یہی چیز بیان کی گئی ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمھیں اپنی نعمتوں اور زیادہ دوں گا۔

تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا وظیفہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں گے' جو اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ہی ہمیشہ کے لیے محمود ومعبود ہے۔ اسی لیے اللہ نے مخلوق کی ابتدا اور قرآن مجید کے نزول کی ابتدا میں اپنی حمد خود بیان فرمائی ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ﴾ ''تعریف اس اللہ کی جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی''۔ اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمد ہر حال میں جاری ہے۔ حدیث میں ہے کہ "اہل جنت اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری رکھیں گے جس طرح وہ سانس لیتے ہیں" یعنی اس تسبیح و تحمید میں انقطاع نہیں ہوگا۔

١٣٩٣۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ)). رواهُ مسلم.

۱۳۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جس رات معراج کرائی گئی تو آپ کو شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے، پس آپ نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ والا پیالہ لے لیا حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کی راہنمائی فطرت کی طرف کی، اگر آپ شراب والا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه ومسلم (١٦٨).

تنبیہ:۔ یہ روایت بخاری میں بھی ہے اور یہ الفاظ بھی بخاری کے ہیں۔

غريب الحديث☆ (الفطرة) "دین حق پر استقامت"۔

فقه الحديث☆ ❶ معراج کا اثبات۔

❷ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو فطرت کے موافق چیز لینے کی توفیق عنایت فرمائی۔

❸ دیگر خوردنی اشیاء پر دودھ کی فضیلت کا بیان۔

❹ سب سے بدتر مشروب شراب ہے۔

❺ قوموں کی ہلاکت شراب کے ذریعے ہوئی اس لیے کہ یہ ام الخبائث ہے۔

❻ اگر اللہ تعالیٰ کسی ظاہری یا باطنی نعمت سے نوازے یا کوئی تکلیف دور کر دے تو اس کی حمد بیان کرنا مستحب ہے۔ (فالحمد لله في الأولى والآخرة) "پس ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی"۔

١٣٩٤۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ)). حديثٌ حسنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

۱۳۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر اہم کام جس کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے نہ کی جائے وہ ناقص ہے"۔ (حدیث حسن ہے، ابوداود وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف۔ أخرجه أبوداود (٤٨٤٠)، وابن ماجه (١٨٩٤)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٤٩٤)، وأحمد (٢/٣٥٩) والبيهقي في ((السنن)) (٣/٢٠٨-٢٠٩) و ((الدعوات)) (١).

غريب الحديث ☆ (ذي بال) وہ کام جس کی شرعی طور پر اہمیت ہو (اقطع) "ناقص"۔

فقه الحديث☆ حدیث کی سند ضعیف ہے اور متن مضطرب ہے۔ لیکن صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جس اہم کام کا آغاز بسم اللہ سے نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔ پس ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کرنا چاہیے۔

١٣٩٥۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ

۱۳۹۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). رواهُ الترمذيُّ وقالَ: حديثٌ حسنٌ.

فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کیا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: جی! پھر اللہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں: جی! پھر اللہ پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد وتعریف بیان کی اور ''إنا لله وإنا اليه راجعون'' پڑھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ''بيت الحمد'' رکھو۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۹۲۲) ملاحظہ فرمائیں۔

١٣٩٦ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا)). رواهُ مسلمٌ.

۱۳۹۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف بیان کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی اس کی حمد بیان کرتا ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۴۰) اور (۴۳۶) ملاحظہ فرمائیں۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام کا بیان

۲۴۳۔ بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۲۴۳۔ باب: رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ [الأحزاب: ٥٦].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو''۔

شرح الآية☆ اس آیت میں اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو آپ کی زندگی اور اس کے بعد جس شرف واکرام سے نوازا ہے نیز اللہ تعالیٰ کے ہاں جو آپ کی منزلت اور اہمیت ہے اس کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ ''صلوۃ'' بھیجتا ہے، اس کا معنی ہے کہ اللہ اپنے رسول اللہ ﷺ کی ثنا بیان کرتا ہے۔ ''صلوۃ'' کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس کا معنی ہے کہ وہ دعا اور استغفار کرتے ہیں اور اگر امت کی طرف سے ہو تو اس کا معنی ہے وہ دعا کرتے ہیں۔ سلف صالحین کا یہی موقف ہے۔

مسائل: (۱) جب بھی نبی ﷺ کا نام لکھا جائے تو مکمل ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا جائے، اس میں اختصار سے کام لیتے ہوئے ''صلعم'' یا ''ص'' نہیں لکھنا چاہیے۔

(۲) جب نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے تو ''صلوۃ وسلام'' اکٹھے بھیجے جائیں جیسا کہ اس آیت میں حکم ہے۔

(۳) جب نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے تو باقی انبیاء ﷺ پر بھی صلوۃ وسلام بھیجنا مستحب ہے۔

(۴) ''صلوۃ'' صرف انبیاء ﷺ کے ساتھ خاص ہے، غیر نبی کے لیے جائز نہیں۔

١٣٩٧۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا)). رواه مسلم.

۱۳۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٠٨).

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی ترغیب، اس لیے کہ اس میں اجر عظیم اور خیر عمیم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 نیکی کا اجر دس گنا ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے مزید بڑھا دیتا ہے۔

3 نبی ﷺ پر ''صلوۃ وسلام'' بھیجنا بندے کے لیے اللہ کی طرف سے رحمت کے نزول کا باعث ہے۔

١٣٩٨۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۳۹۸۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا''۔(ترمذی حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف۔ أخرجه الترمذي (٤٨٤)، وابن حبان (٩٠٨) وغيرهما۔

یہ حدیث ضعیف ہے۔اس کی سند میں موسیٰ بن یعقوب زمعی ''سيىء الحفظ'' ہے اور اس کا استاذ عبداللہ بن کیسان مقبول ہے۔

فقه الحديث☆ یہ حدیث چونکہ ضعیف ہے' اس لیے قابل حجت اور قابل استدلال نہیں لیکن اس معنی ومفہوم میں صحیح احادیث ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجا جائے۔

ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بعد فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قیامت والے دن رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب اصحاب الحدیث ہوں گے' اس لیے کہ اس امت میں سے سب سے زیادہ درود یہی لوگ بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرلے اور قیامت والے دن رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے ان سعادت مندوں کے ساتھ جمع فرمالے۔آمین!

١٣٩٩۔ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ:- يَقُوْلُ: بَلِيْتَ، قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۳۹۹۔حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے' پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا''۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ کا جسم تو بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کردیا ہے''۔(ابوداود)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۵۸) ملاحظہ فرمائیں اور چند ایک مزید۔

1) اس حدیث میں یہ زیادہ ہے ''اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام قرار دیا ہے''۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین انہیں نہیں کھاتی اور ان کے جسم بوسیدہ نہیں ہوتے۔

2) حدیث میں (أرمت) اور (بليت) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں' دونوں کا معنی ہے ''بوسیدہ ہونا''۔

١٤٠٠۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۴۰۰۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ صحيح لغيره ـ أخرجه الترمذي (٣٥٤٥)، وأحمد (٢/٢٥٤) والحاكم (١/٥٤٩) بإسناده حسن.

غریب الحدیث☆ (رغم) ''خاک آلود'' ہو یہ ذلت و حقارت پر دلالت ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جائے تو آپ پر درود بھیجنا واجب ہے۔

❷ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا دنیا و آخرت میں عزت و تکریم کا باعث ہے۔

❸ نبی ﷺ کا نام سن کر درود و سلام پڑھنا چاہیے۔ بعض لوگ آپ کا نام سن کر انگوٹھے چومتے ہیں' یہ طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

١٤٠١ ـ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِي عِيْدًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۴۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری قبر کو میلہ گاہ مت بنانا اور مجھ پر درود بھیجو' اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پہنچ جاتا ہے خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث☆ حسن۔ أخرجه أبو داود (٢٠٤٢)، وأحمد (٢/٣٦٧).

غریب الحدیث☆ (لا تجعلوا قبری عیدًا) ''میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ نبی ﷺ نے اپنی قبر مبارک کو ''عید'' بنانے سے منع فرمایا۔ ''عید'' سے مراد ہے ''میلہ گاہ'' جہاں لوگ اکٹھے ہوتے اور اجتماع کرتے ہیں۔ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ جب آپ نے اپنی قبر مبارک کو میلہ گاہ بنانے سے منع فرمایا تو دیگر شخصیات کی قبروں پر میلے لگانا اور عرس کرانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ ویسے بھی رسول اللہ ﷺ نے تین مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس) کے علاوہ ثواب کی نیت سے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اب جو شخص مسجد نبوی کی زیارت کے لیے جائے گا وہ روضہ مبارک کی بھی زیارت ضرور کرے گا لیکن صرف قبر مبارک کی زیارت کا قصد کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق مشروع نہیں۔

❷ رسول اللہ ﷺ پر صلوۃ و سلام بھیجنے کی ترغیب کہ آدمی جہاں کہیں بھی ہو اور وہ آپ پر درود بھیجے تو وہ آپ پر پہنچا دیا جائے گا۔ اس لیے آپ پر قریب یا بعید سے درود پڑھنے میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ نے اس کام کے لیے فرشتے مقرر کیے ہیں کہ وہ آپ تک صلوۃ و سلام پہنچاتے ہیں۔

١٤٠٢ ـ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۴۰۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث☆ حسن۔ أخرجه أبو داود (٢٠٤١).

فقہ الحدیث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کی روح آپ کے جسد اطہر میں مستقل طور پر نہیں بلکہ جب کوئی مسلمان آپ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ کی روح آپ پر لوٹائی جاتی ہے اور آپ اس سلام کا جواب دیتے ہیں اور یہ آپ کی برزخی زندگی ہے جس کی حقیقت کا علم ہمیں نہیں' بس جس طرح آپ ﷺ نے ہمیں بتا دیا ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ آپ کی برزخی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے تو یہ دعویٰ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ اگر آپ کی زندگی دنیا جیسی ہی ہے تو پھر اس کے کیا معنی کہ آپ پر آپ کی روح لوٹائی جاتی ہے اور پھر آپ جواب دیتے ہیں۔ یہاں کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کی کثیر تعداد آپ پر درود و سلام بھیجتی رہتی ہے تو یہ وقفے وقفے سے آپ کی روح کیسے لوٹائی جاتی ہے اور یہ کیسے ممکن ہے؟ تو یہ اشکال اللہ کی قدرت پر عدم یقین کا نتیجہ ہے' بس اللہ ہر چیز پر قادر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے' اس کی کیفیت کیسے ہے؟ اس کا ہمیں علم ہے نہ ضرورت۔

❸ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام بھیجنے کی ترغیب۔

١٤٠٣ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح لغيره۔ أخرجه الترمذى (٣٥٤٦)، وأحمد (١/ ٢٠١) وغيرهما بإسناد حسن إن شاء الله.

فقه الحديث☆ ❶ جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اسے آپ پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔

❷ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں بھیجتا وہ بہت بڑے اجر سے محروم ہے۔

❸ بخیل کی بھی قسمیں ہیں: ایک مال کے لحاظ سے بخیل ہے' دوسرا وہ شخص بھی بخیل ہے جو اللہ کی حمد وثنا بیان نہ کرے اور تیسرا وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کی عظمت بیان نہ کرے اور آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔

١٤٠٤ ـ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالَى، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِلَ هٰذَا)) ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ ـ أَوْ لِغَيْرِهِ ـ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۴۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے (دعا سے پہلے) اللہ تعالیٰ کی حمد (شان اور بزرگی) بیان کی نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے جلد بازی کی''۔ پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور سے (راوی کو شک ہے) فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور پھر دعا مانگے تو اسے چاہیے کہ اپنے رب سبحانہ کی تعریف اور حمد وثنا بیان کرے' پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٤٨١)، والترمذى (٣٤٧٦ و ٣٤٧٧)، والنسائى (٣/ ٤٤ـ ٤٥)، وأحمد (٦/ ١٨)، وغيرهم بإسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ دعا شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا مستحب ہے۔

❷ دعا میں جلد بازی کرنا ناپسندیدہ ہے۔

❸ دعا میں نبی ﷺ پر درود بھیجنا دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔

❹ مسلمان کو گناہ اور قطع رحمی کے علاوہ ہر قسم کی دعا کرنے کی اجازت ہے۔

١٤٠٥ ـ وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ

۱۴۰۵۔ حضرت ابو محمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے یہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ)). متفقٌ عليهِ.

سیکھ لیا ہے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے' پس ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو! اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤٠٨ ـ فتح)، ومسلم (٤٠٦).

١٤٠٦ ـ وَعَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ)). رواهُ مسلمٌ.

۱۴۰۶۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو بشیر بن سعد نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے' پس ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے تمنا اور آرزو کی کہ وہ آپ سے سوال ہی نہ کرتے' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو پڑھو: ''یا اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما' جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے'' اور سلام (ویسے ہی پڑھنا ہے) جیسے تم جانتے ہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٠٥).

فقه الاحاديث☆ ❶ جب یہ آیت ﴿صلوا علیه وسلموا تسلیما﴾ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ گئے ہیں'' تو وہ سلام کیا تھا؟ اس سے مراد تشہد میں (السلام علیک ایها النبی) تھا اور ہم ''سیکھ گئے ہیں'' سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں سکھایا تھا۔

❷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال یہ تھا کہ ہم اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سلام کا طریقہ بھی آپ سے سیکھا اور اب درود کا طریقہ بھی آپ سے پوچھ رہے ہیں' اس سے یہ ثابت ہوا کہ دینی تعلیمات رسول اللہ ﷺ سے سیکھنی چاہییں' یعنی اپنے مرضی سے اور اپنے پاس سے کوئی طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے درود کا طریقہ سکھایا' اب صلوۃ و سلام کا طریقہ وہی اختیار کرنا چاہیے جو حدیث میں بتایا گیا ہے' اسی میں ثواب اور خیر و برکت ہے' اپنے خود ساختہ درود و سلام اور ان کے الفاظ کی کوئی اہمیت نہیں' نیز جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے پاس سے کوئی الفاظ نہیں بنائے تو پھر کسی اور کو اس شریعت سازی کا کیسے حق پہنچ سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ فہم سلیم عطا فرمائے اور بدعت سے بچائے' اس لیے کہ بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

❸ نبی ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑے اہتمام کے ساتھ حکم دیا ہے کہ "اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو"۔ (الاحزاب: ۵۶) نیز صحابہ کرام ﷺ کا آپ سے درود کی کیفیت معلوم کرنے کے لیے خصوصی دلچسپی اور اہتمام کا مظاہرہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ فصحائے عرب اور قرآن کے اولین مخاطبین درود و سلام کے حوالے سے تاکیدی حکم آنے پر منشائے الٰہی کی اہمیت کو بخوبی سمجھ رہے تھے۔

١٤٠٧ ـ وَعَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)). متفقٌ عليه.

۱۴۰۸۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: "یہ پڑھو" یا اللہ! محمد پر اور آپ کی ازواج و اولاد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد پر اور آپ کی ازواج و اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤٠٧ ـ فتح)، ومسلم (٤٠٧).

فقه الحديث☆ ❶ صلوٰۃ و سلام کا طریقہ اور الفاظ توقیفی ہیں' ان میں کمی بیشی کا اختیار کسی کو حاصل نہیں۔

❷ صرف درود پڑھنا بھی جائز ہے اور اکیلا سلام بھی اور ان دونوں کو ایک ساتھ ملا کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے' جیسا کہ آیت میں ہے کہ تم صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

❸ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا واجب ہے کیونکہ آیت ﴿صلوا عليه وسلموا تسليما﴾ میں امر کا صیغہ ہے جو وجوب کے لیے ہے۔

❹ رسول اللہ ﷺ کے اس امت پر عظیم احسانات ہیں' ان کا یہ تقاضا ہے کہ آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے کیونکہ نبی رحمت ﷺ نے امت کو جہنم کی آگ سے بچانے اور انہیں جنت کا مہمان بنانے کے لیے بہت تکالیف برداشت کیں۔

(اللهم صل على محمد وعلى أزواجه و ذريته كما صليت على إبراهيم و بارك على محمد و على ازواجه و ذريته كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْأَذْكَارِ

ذکرواذکار کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو عبادت فرض کی اس کی حد اور وقت کا تعین کیا' پھر اگر کسی کے پاس اس عبادت کے نہ کرنے کا شرعی عذر ہے تو اس سے درگزر فرمایا' سوائے ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی اور کسی کو اس کے ترک کرنے کی اجازت بھی نہیں' الا یہ کہ وہ شخص اسے ترک کرنے پر مجبور و بے بس ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ﴾ (النساء:۱۰۳) ''اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کھڑے ہوئے' بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر''۔ یعنی رات دن، بر و بحر میں، سفر و حضر میں، غنیٰ و فقر میں، صحت و سقم میں اور پوشیدہ اور ظاہر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

اللہ تعالیٰ نے ذکر کثیر کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ (الأحزاب: ۴۱) ''اے ایماندارو! تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو''۔

اس لیے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اور ذکر کے لیے ضروری ہے کہ اذکار ماثورہ کا اہتمام کیا جائے اور مخصوص اوقات میں وہی اذکار کیے جائیں جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ جیسا کہ صبح و شام کے اذکار بستر پر لیٹتے وقت، نیند سے بیدار ہوتے وقت، کھانا کھانے کے بعد، نماز کے دوران اور اس کے بعد کے اذکار، مسجد میں جانے اور وہاں سے نکلنے کی دعائیں وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع کی مختلف دعائیں سکھائی ہیں' پس انہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ اذکار کے الفاظ بھی توقیفی ہیں اس لیے کسی شخص کو اختیار نہیں کہ وہ ان اذکار اور ادعیہ ماثورہ کے الفاظ میں کمی بیشی کرے۔ اذکار مسنونہ کے لیے الشیخ محیی الدین النووی رحمہ اللہ کی کتاب ''الاذکار'' نہایت مفید ہے۔

۲۴۴۔ بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ﴾ [العنكبوت: ٤٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ ﴾ [البقرة: ١٥٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا

۲۴۴۔ باب: ذکر کی فضیلت اور اس کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا ہے''۔
اور فرمایا: ''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا''۔
نیز فرمایا: ''اپنے رب کو اپنے جی میں صبح و شام گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو نہ کہ اونچی آواز سے اور غافلوں میں سے نہ ہونا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ [الأعراف : ۲۰۵] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الجمعة : ۱۰] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب : ۳۵]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [الأحزاب : ۴۱،۴۲] وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔
نیز فرمایا: ''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں .... اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک کہ .... اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے''۔
اور فرمایا: ''اے ایماندارو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح شام اس کی تسبیح بیان کرو''۔
اس باب میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم و معروف ہیں۔

شرح الآیات☆ اللہ تعالیٰ نے نماز کا ذکر کرنے کے بعد کہ ''نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر چیز سے بڑا ہے''۔ یعنی نماز کی حالت کچھ وقت کے لیے تھی لیکن اب تم فارغ نہیں ہوگئے بلکہ نماز کے بعد بھی ذکر الٰہی میں مصروف رہنا' اس لیے کہ یہ تو سب سے بڑا عمل ہے۔

دوسری آیت میں فرمایا: ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا'' یعنی اگر تم مجھے یاد کرو گے (کہ میری اطاعت کرو گے) تو میں تم پر اپنی رحمتیں نازل فرماؤں گا۔

تیسری آیت میں صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم ہے اور ساتھ ہی ذکر کے آداب بھی بیان فرمائے کہ گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو لیکن بلند آواز سے نہیں بلکہ آہستہ اور پست آواز سے ذکر کرو اور غافل نہ ہونا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ''مجموع الفتاوی (۱۵/ ۱۵۔۲۲)'' میں آہستہ ذکر کرنے کے کچھ فوائد بیان کیے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:۔

① آہستہ ذکر کرنا پختہ ایمان کی علامت ہے اس لیے کہ ذکر کرنے والا یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آہستہ ذکر کو بھی سنتا ہے۔
② اس میں ادب و تعظیم کا پہلو ہے' اس لیے کہ بڑوں کے سامنے آواز بلند نہیں کی جاتی اور اللہ تعالیٰ تو سب سے بڑا ہے۔
③ تضرع و خشوع کا اظہار ہے' اس لیے کہ ڈرنے والا اور منکسر المزاج شخص جب سوال کرتا ہے تو وہ شکستہ دل' پہلو جھکائے ہوئے اور پست آواز سے سوال کرتا ہے۔
④ اس میں اخلاص زیادہ ہے۔
⑤ اس میں یکسوئی زیادہ ہے کہ دل ذکر و دعا میں مشغول رہتا ہے۔
⑥ اس میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا احساس ہوتا ہے۔
⑦ اس طرح آدمی دیر تک سوال کرتا رہتا ہے' تھکتا اور اکتاتا نہیں۔
⑧ اس طرح ذکر و دعا کرنے میں کوئی مخل نہیں ہوتا اور بندہ بڑے سکون کے ساتھ اللہ سے محو ذکر رہتا ہے۔
⑨ بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو تعلق ہے وہ مخفی رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی آیت میں فرمایا: ''جب تم نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کے لیے زمین میں پھیل جاؤ'' لیکن یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ کاروبار میں کامیابی کے لیے اللہ کا ذکر ضمانت ہے' بیع وشرا نہیں۔ بازار میں چلتے پھرتے اللہ کا ذکر کرنے کی بہت اہمیت ہے۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے: ﴿لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير﴾ تو اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

پانچویں اور چھٹی آیت میں ذکر کرنے اور بھر ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لیے اجر عظیم اور مغفرت کی بشارت ہے۔

١٤٠٨ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)). متفقٌ عليه.

۱۴۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے' میزان میں بھاری اور رحمان کو بہت پیارے ہیں (سبحان الله وبحمده' سبحان الله العظيم) اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریفوں اور حمد و تعریف کے ساتھ' اللہ تعالیٰ پاک ہے' عظمتوں والا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٠٦ - فتح)، ومسلم (٢٦٩٤).

غريب الحديث☆ (كلمتان) ''دو کلمے ہیں'' یہ خبر ہے اور (خفيفتان على اللسان) اس کی صفت اول (ثقيلتان في الميزان) صفت ثانی اور (حبيبتان إلى الرحمن) صفت ثالث ہے۔

اور ''سبحان اللہ وبحمدہ' سبحان اللہ العظیم'' مبتدا مؤخر ہے اور یہاں خبر کی مبتدا پر تقدیم تشویق کے لیے ہے۔ کیونکہ ''خبر'' کی جیسے جیسے صفتیں اور فوائد ذکر ہو رہے ہوں تو ''مبتدا'' کو معلوم کرنے کا شوق بڑھتا جاتا ہے اور رغبت زیادہ ہوتی جاتی ہے کہ پتا چلے کہ وہ کلمات کون سے ہیں؟ جی ہاں! کلام کی اسی طرح کی خوبیوں کو اعجاز یعنی کلام کا معجزہ کہا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خوبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی طور پر عطا کی گئی تھی۔ (خفيفتان على اللسان) کا مطلب ہے کہ زبان پر بہت ہلکے ہیں یعنی انہیں پڑھنا کوئی دشوار یا مشکل نہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ اگر تکلف وقصد کے بغیر دعا میں سجع پیدا ہو جائے تو جائز ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت محبت کا اثبات۔

❸ قیامت والے دن اعمال کو جسم دیا جائے گا اور ان کا وزن کیا جائے گا۔

❹ بندوں کے اعمال قیامت والے دن تولے جائیں گے۔

❺ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کا بیان کہ وہ تھوڑے سے عمل پر بھی بہت سارا اجر عطا فرما دیتا ہے۔

❻ اس ذکر پر ہمیشگی اختیار کرنے کی ترغیب' اس لیے کہ یہ نہایت آسان ہے اور اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔

❼ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کتاب التوحید کے آخر پر اس حدیث کو لا کر یہ ثابت کیا ہے کہ توحید کا جوہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک تصور کیا جائے اور اس کی عظمت کا اقرار و یقین کیا جائے۔

١٤٠٩ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ

۱۴۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ''سبحان الله' والحمد لله' ولا إله إلا الله' والله أكبر'' کہنا ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). رواه مسلم.

ہوتا ہے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٩٥).

غريب الحديث☆ (لأن أقول) ”یہ کہ میں کہوں“۔ لام یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے پہلے قسم مقدر ہے جو اپنے بعد کے کلام میں تاکید کے لیے ہے۔ (سبحان الله) اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور پاکیزگی کا اقرار جو اس کے شایان شان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔ (الحمد لله) ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں“ اللہ تعالیٰ کی کمال صفات کا اقرار اور اس کی ثنا۔

فقه الحديث☆ تسبیح ”سبحان الله“ تحمید ”الحمد الله“ تہلیل ”لا إله إلا الله“ اور تکبیر ”الله أكبر“ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں۔ ان کلمات کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے کہ یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اس لیے کہ دنیا کی تمام چیزیں فانی ہیں اور ختم ہونے والی ہیں جبکہ یہ کلمات باقیات صالحات میں سے ہیں' ان کا اجر و ثواب ملے گا اور پھر آخرت کی ابدی نعمتیں ملیں گی جو ختم نہیں ہوں گی۔ اس لیے انسان کو باقی رہنے والی چیزوں کو اختیار کرنا چاہیے۔

١٤١٠ـ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ)) وَقَالَ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). متفقٌ عليهِ.

۱۴۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ یہ پڑھے: (لا إله إلا الله وحده لا شريک له له الملک وله الحمد وهو على كل شيء قدير) تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا' اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی' اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گے اور کوئی شخص (اس دن) اس سے زیادہ افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جس نے یہ عمل اس سے زیادہ کیا ہوگا“۔ اور آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ (سبحان الله وبحمده) پڑھا تو اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں“۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٠١ ـ فتح)، ومسلم (٢٦٩١).

غريب الحديث☆ (عدل عشر رقاب) ”دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے“۔ (حرزا من الشيطان) ”شیطان سے بچاؤ“۔ (زبد البحر) ”سمندر کی جھاگ“۔

فقه الحديث☆ ❶ لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھنے کی فضیلت۔

❷ اللہ تعالیٰ کا ذکر شیطان کے وسوسوں اور مکر و فریب سے بچاؤ ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے قرب کا عظیم ذریعہ اور سبب ہے۔

❹ بہتر یہی ہے کہ آدمی نماز فجر کے بعد یہ وظیفہ کر لے تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت شیطان کے شر سے بچا جا سکے۔

❺ غلام آزاد کرنے کی ترغیب۔

❻ نیکی کے کاموں میں سبقت کرنے کی ترغیب۔

❼ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیان کہ وہ ثواب بھی عطا فرماتا ہے اور گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤١١ - وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ)). متفق عليه.

۱۴۱۱۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے (لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير) تو یہ (ثواب کے لحاظ سے) اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کیے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٠١ - فتح)، ومسلم (٢٦٩٣) واللفظ له.

فقه الحديث☆ ❶ غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔

❷ ذکر کی فضیلت۔

❸ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے غلام آزاد کرنا بطور تمثیل ہے کہ وہ نہایت قیمتی غلام ہیں' اس لیے انہیں آزاد کرنے سے ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

١٤١٢ - وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)). رواه مسلم.

۱۴۱۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اللہ کے پسندیدہ ترین کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟ بے شک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلام (سبحان الله وبحمده) ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٣١) (٨٥).

فقه الحديث☆ اللہ تعالیٰ کو جو کلام سب سے زیادہ پسندیدہ ہے وہ (سبحان الله وبحمده) ہے' اس لیے اس کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے۔

١٤١٣ - وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - اَوْ تَمْلَاُ - مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ)). رواه مسلم.

۱۴۱۳۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے' (الحمد لله) ترازو کو بھر دیتا ہے اور دونوں سبحان الله، الحمدلله بھر دیتے ہیں'' یا فرمایا ''آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتے ہیں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤١٤ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا اَقُوْلُهُ. قَالَ: ((قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا،

۱۴۱۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیں جو میں پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو: ''لا إله إلا الله وحده لا شريك له' الله أكبر كبيرا والحمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ)) قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِيْ؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ)). رواه مسلم.

لله كثيرا و''سبحان الله رب العالمين ولا حول ولا قوة إلا بالله العزيز الحكيم'' اس دیہاتی نے کہا: یہ سارا کلام تو میرے رب کے لیے ہے' میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ کہو' اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت سے بہرہ مند فرما اور مجھے رزق عطا فرما''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲٦۹٦).

فقه الحديث☆ ❶ تہلیل وتکبیر اور تحمید وتسبیح کا ذکر کرنے کی ترغیب۔

❷ دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اس کی ثنا بیان کرنا مستحب ہے' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی کو دعا سکھانے سے پہلے ذکر وثنا سکھائی۔

❸ بندے کو ایسی چیز سیکھنے کی فکر کرنی چاہیے جو اس کے لیے دنیا وآخرت میں مفید ہو۔

❹ رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت کا بیان کہ آپ نے انہیں ایسی چیزیں سکھائیں جو ان کے لیے نفع مند تھیں۔

١٤١٥ـ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) قِيْلَ لِلْأَوْزَاعِيِّ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. رواه مسلم.

۱۴۱۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار (استغفر الله) کرتے تھے اور پھر پڑھتے: ''اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام''۔ امام اوزاعی جو حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں' ان سے پوچھا گیا: آپ استغفار کیسے فرماتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ آپ ''أستغفر الله، أستغفر الله'' پڑھتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٥٩١).

فقه الحديث☆ ❶ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار ''أستغفر الله'' کہنا مستحب ہے۔

❷ راوی اپنی روایت سے زیادہ واقف ہوتا ہے جیسا کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے استغفار کی وضاحت فرمائی کہ اس سے مراد (استغفر الله) ہے۔

❸ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مغفرت طلب کرنا مزید اطاعت ہے اور یہ تنبیہ ہے کہ بندے کو اپنے عمل سے دھوکے میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ میں نے بہت عبادت کرلی بلکہ اس عبادت کی قبولیت کے لیے دعا کرنی چاہیے اور استغفار میں یہ اشارہ ہے کہ یا اللہ! جیسے عبادت کرنے کا حق تھا وہ ادا نہیں ہوسکا' اس لیے اس کمی کو معاف فرمادے۔ نیز یہ کہ بندہ ہر حال میں استغفار کا محتاج رہتا ہے۔

❹ امن وسلامتی اور اطمینان اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے' اللہ تعالیٰ یہ نعمت اسے عطا فرماتا ہے جو اس کا مستحق اور اہل ہوتا ہے اور اہل وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتا ہے اور آپ کے منہج کی اتباع کرتا ہے۔

❺ اذکار مسنونہ کے الفاظ توقیفی ہیں' ان میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں۔ بعض لوگوں نے مذکورہ دعا میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ کا اضافہ کیا ہے' گویا وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے الفاظ پر اطمینان نہیں۔ (استغفر الله)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۱۶۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). متفقٌ عليه.

۱۴۱۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر لیتے تو آپ یہ دعا پڑھتے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔اے اللہ! تو جو چیز عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تجھ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی (تجھ سے نہیں بچا سکتی)''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۳۲۵ ـ فتح)، ومسلم (۵۹۳).

غريب الحديث☆ (الجد) دنیا کی خوش حالی' وہ مال و دولت کے لحاظ سے ہو یا اولاد سے ہو یا کوئی عظمت و بادشاہی ہو۔

فقه الحديث☆ ❶ ہر فرض نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے' اس لیے کہ اس میں توحید کے الفاظ ہیں کہ منع و عطا کا سارا اختیار اللہ کے پاس ہے۔ یعنی اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے۔

❷ سنت کی اشاعت و تبلیغ کا جذبہ ہونا چاہیے۔ جیسے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

❸ خبر واحد حجت ہے اور قابل اعتماد ہے۔

❹ عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے' اس لیے بندے کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ کے سامنے دست سوال دراز کرے اور اس کے علاوہ کسی اور کی طرف التفات نہ کرے۔

❺ اللہ تعالیٰ کے ہاں مال و دولت اور حسب نسب کسی کام نہیں آئیں گے' بلکہ وہاں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عمل صالح کام آئیں گے۔

❻ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنا تعلق اور رشتہ اللہ سے استوار کرے' کیونکہ اس کے علاوہ کوئی نجات دہندہ نہیں۔

۱۴۱۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ، حِيْنَ يُسَلِّمُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ)). قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ. رواه مسلم.

۱۴۱۷۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (عبداللہ بن زبیر) ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد و تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' ہم صرف اسی ایک ہی کی عبادت کرتے ہیں' اسی کے لیے نعمت ہے' اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لیے اچھی حمد و ثنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' ہم اسی کے لیے دین (عبادت) کو خالص کرنے والے ہیں' اگرچہ کافروں کو ناگوار گزرے''۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے تسبیح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٥٩٤).

فقه الحديث☆ ❶ ہر فرض نماز کے بعد اس ذکر کی محافظت مستحب ہے' اس لیے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس اور اس کی تمجید و ثنا ہے اور اس کی صفات کمال اور نعوت جلال کا ذکر ہے' نیز گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے حاصل ہوتی ہے یعنی اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے۔

❷ دین کا دارومدار اخلاص اور متابعت پر ہے۔

❸ مسلمان اپنے دین کے ساتھ تمسک اختیار کرتا ہے اور اس کے شعائر کا اظہار کرتا ہے خواہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔

❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنت پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔

❺ نماز کے بعد یہ مسنون اذکار پڑھنے چاہییں اور اپنے یا لوگوں کے خودساختہ اذکار سے بچنا چاہیے۔

١٤١٨۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ' يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ' يَحُجُّونَ، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ. فَقَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟)) قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تُسَبِّحُونَ، وَتَحْمَدُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ)) قَالَ أَبُو صَالِحٍ الرَّاوِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ، قَالَ: يَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. متفق عليه.

۱۴۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غریب مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے عرض کیا مالدار لوگ تو بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل کر گئے' وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس مال کی فضیلت بھی ہے (جس سے) وہ حج و عمرہ کرتے ہیں' جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعے سے تم اپنے سے (عمل میں) آگے والوں کو پالو اور اپنے بعد میں آنے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت والا نہیں ہوگا سوائے اس کے جو تمہارے عمل جیسا عمل کرے؟'' انھوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو'۔ ابو صالح جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' نے بیان کیا جب ان کے پڑھنے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳ بار ہو جائے۔ (متفق علیہ)

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ

اور مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ فقرائے مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ آئے اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی ہمارے وظیفے کو سن لیا' جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ ﷺ: ((ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ)).

((الدُّثُورُ)): جَمْعُ دَثْرٍ ((بِفَتْحِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ)) وَهُوَ الْمَالُ الْكَثِيرُ.

ہم نے اسے پڑھا' اب وہ بھی وہی وظیفہ کرنے لگے ہیں (اب کیا کریں)؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ اللہ کا فضل ہے' وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے"۔

(الدثور) دثر کی جمع ہے' دال پر زبر' ثاء ساکن "مال کثیر"۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۷۳) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤١٩ - وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). رواه مسلم.

۱۴۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ (سبحان الله)' ۳۳ مرتبہ (الحمد لله) اور ۳۳ مرتبہ (الله أكبر) کہتا ہے اور (لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير) کہہ کر سو کی گنتی پوری کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٥٩٧).

غريب الحديث☆ (دبر كل صلوة) "ہر فرض نماز کے بعد"۔ (زبد البحر) "سمندر کی جھاگ"۔

فقه الحديث☆ ❶ فرض نماز کے بعد اذکار مسنونہ میں سے ہے کہ ۳۳،۳۳ بار سبحان الله ، الحمد لله اور الله أكبر پڑھا جائے۔ یہ ۹۹ بنتے ہیں اور سو پورا کرنے کے لیے ایک دفعہ (لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير) پڑھنا چاہیے۔

❷ تمام امور کا اختیار اللہ کے پاس ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

❸ اللہ کی وسعت رحمت کا بیان کہ اس نے بندوں کے گناہوں کی معافی کے لیے مختلف اذکار اور عمل مشروع قرار دیے۔

❹ یہ ذکر دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر کرنا چاہیے' اس لیے کہ یہ قیامت والے دن بندے کے حق میں گواہی دیں گے۔

١٤٢٠ - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً)). رواه مسلم.

۱۴۲۰۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرض نماز کے بعد پڑھی جانے والی تسبیحات ایسی ہیں کہ انہیں پڑھنے والا (یا انہیں کرنے والا) نامراد نہیں ہوتا۔ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳،۳۳ بار سبحان الله ، الحمد لله اور الله أكبر کا کہنا ہے"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٥٩٦).

غريب الحديث☆ (معقبات) فرض نماز کے بعد پڑھی جانے والی تسبیحات۔ انہیں معقبات اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک کے بعد دوسری تسبیح کی جاتی ہے یعنی سبحان الله کے بعد الحمد لله اور پھر الله أكبر۔ (لا يخيب) "نامراد نہیں ہوتا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث ☆ ❶ تسبیح وتحمید اور تکبیر باقیات صالحات میں سے ہیں۔
❷ نیکی کرنے والے اور ذکر واذکار کرنے والے کی کوشش ضائع نہیں ہوتی' اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے باقی رہتا ہے۔
❸ قول زبان کا فعل ہے' اس لیے ذکر کرنے والے کو قائل کے بجائے فاعل کہنا جائز ہے۔
❹ نماز کے بعد مشروع ذکر مختلف الفاظ میں ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت ہے کہ اس نے ذکر خیر کو مختلف الفاظ میں مشروع قرار دیا۔

١٤٢١۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)). رواہ البخاري.

۱۴۲۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازوں کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ طلب کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ناکارہ عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فتنہ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱ / ۱۷۸ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (أرذل العمر) ''ناکارہ عمر یعنی بڑھاپا''۔ (فتنة الدنيا) ''دنیا کا فتنہ'' مراد دجال ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ بزدلی اور بخیلی دو بری خصلتیں ہیں' بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ سے ان دونوں کے بارے میں پناہ طلب کرتا رہے۔
❷ رسول اللہؐ نے بزدلی اور بخل کو ایک ساتھ بیان فرمایا' اس لیے کہ بندے سے جو متوقع احسان ہے وہ اس کے مال سے ہے یا اس کی جان سے۔ بخل انسان کو اپنے مال سے فائدہ پہنچانے سے مانع ہے اور بزدلی آدمی کو اپنے بدن کے ذریعے فائدہ پہنچانے سے مانع ہے۔
❸ مومن بزدل اور بخیل نہیں ہوسکتا۔
❹ بڑھاپے سے پناہ مانگنا مستحب ہے' اس لیے کہ اس عمر میں بندہ قوت و استعداد اور صلاحیت کھو بیٹھتا ہے' جس سے اللہ کی اطاعت میں کمی آجاتی ہے اس لیے عمر کے اس حصے سے پناہ طلب کرنی چاہیے۔
❺ فتنہ دنیا سے مراد فتنہ دجال ہے' اس لیے کہ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہے۔
❻ عذاب قبر اور اس کی نعمتیں حق ہیں' اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری قبروں کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنادے۔ آمین!

١٤٢٢۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ! وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ)) فَقَالَ: ((اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ! لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)). رواه أبو داوُد بإسناد صحيح.

۱۴۲۲۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں''۔ پھر فرمایا: ''اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد ان کلمات کا کہنا ترک نہ کرنا ''اے اللہ! تو اپنے ذکر' اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد فرما''۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۸۴) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤٢٣ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)). رواه مسلم.

۱۴۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھ لے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے' وہ یوں کہے: اے اللہ! میں عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ حیات وممات اور فتنہ مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٥٨٨).

غريب الحديث☆ (فتنة المحيا والممات) ''حیات وممات کے فتنے سے''۔ حیات یعنی زندگی کے فتنے سے مراد دنیا کی آزمائش اور اس کی شہوات وخواہشات ہیں جو انسان کو پیش آتی ہیں اور موت کے فتنے سے مراد وہ فتنہ ہے جو موت کے وقت اور موت کے بعد انسان کو پیش آسکتا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ نمازی کو چاہیے کہ وہ تشہد سے فارغ ہو کر سلام پھیرنے سے پہلے اس دعا کو پڑھے۔

❷ مومن بندہ عذاب جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا رہتا ہے' اس لیے کہ اس کا عذاب انتہائی دردناک اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

❸ عذاب قبر اور اس کی نعمتیں کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہیں۔

❹ مسیح دجال کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے' اس سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ یہاں مسیح ''ممسوح العين'' کے معنی میں ہے یعنی ''بھینگی آنکھ والا''۔ قیامت کے قریب جس دجال کا ظہور ہوگا وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا' اس لیے اسے مسیح دجال کہا گیا ہے۔ یہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا' اس کی پیشانی پر ''ک۔ف۔ر'' لکھا ہوا ہوگا' وہ کچھ خرق عادت کام بھی کرے گا' جس سے بہت سے لوگ اس فتنے کا شکار ہو جائیں گے اور نیک لوگ اللہ کی توفیق سے اسے پہچان لیں گے اور اس کے فتنے سے بچ جائیں گے۔ اللہ سے اس کی پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے کہ وہ اس بڑے فتنے سے محفوظ رکھے۔

١٤٢٤ـ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)). رواه مسلم.

۱۴۲۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تشہد اور سلام کے درمیان (آخر میں) یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دے' وہ بھی جو میں نے چھپ کر کیے اور وہ بھی جو میں نے علانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور وہ گناہ بھی جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٧١).

فقه الحديث☆ ❶ تشہد اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

❷ نیک عمل کرنے کے بعد استغفار کا یہ معنی ہے کہ بندے کو اپنے نیک عمل پر کوئی فخر نہیں بلکہ وہ پھر بھی اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہے۔

❸ انسان سے کوئی نہ کوئی کمی کوتاہی ہو جاتی ہے' اس لیے ہر قسم کی کوتاہی کے بارے میں اللہ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ اللہ کا علم ہر چیز کو شامل اور محیط ہے' خواہ وہ اعمال واقوال ہوں یا افعال واحوال۔

◆ تمام امور کی چابیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں' آسمانوں اور زمین میں اسی کی بادشاہت ہے' وہ جسے چاہتا ہے رفعت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے پستی سے دوچار کر دیتا ہے' اسے کوئی نہیں پوچھ سکتا بلکہ وہ تو خود پوچھنے والا ہے۔

١٤٢٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ : ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ)). متفقٌ عليه.

۱۴۲۵۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! تو پاک ہے اور اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' اے اللہ! مجھے بخش دے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٢٨١ ـ فتح)، ومسلم (٤٨٤).

فقه الحديث☆ ❶ یہ دعا رکوع اور سجود میں پڑھنا مستحب ہے۔

❷ اس دعا پر مواظبت اختیار کرنی چاہیے' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

❸ دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثنا اور تسبیح وتمجید بیان کرنا مشروع ہے۔

١٤٢٦ ـ وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ: ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)). رواه مسلم.

۱۴۲۶۔حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''(میرا رکوع وسجدہ اس کے لیے ہے جو) بہت ہی پاک اور بڑا مقدس ہے' فرشتوں اور جبرائیل علیہ السلام کا رب''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٨٧).

غريب الحديث☆ (سبوح قدوس) ''بہت پاک، بہت مقدس، تسبیح وتقدیس کے لائق''۔ یعنی میرا رکوع وسجدہ اس ذات کے لیے ہے جو ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک اور منزہ ہے۔ (الروح) جبرائیل علیہ السلام۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی صفات علیا کے ساتھ جو اس کے کمال وجلال پر دلالت کرتی ہیں' دعا کرنا مستحب ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے لیکن یہاں عالم ملائکہ کے رب ہونے کا خصوصی ذکر ہے' اس لیے کہ یہ ایک بہت بڑا عالم اور جہاں ہے' یہ ہمیشہ اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ پھر فرشتوں میں سے سب سے اعلیٰ فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ذکر ہے کہ وہ رب فرشتوں اور جبرائیل علیہ السلام کا بھی رب ہے۔

❸ رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

١٤٢٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ)). رواه مسلم.

۱۴۲۷۔حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس رکوع میں رب عزوجل کی خوب عظمت بیان کرو اور جبکہ سجود تو ان میں خوب دعا کیا کرو۔ تو زیادہ امید ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٧٩).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث ☆ (فقمن) ''زیادہ امید ہے اور زیادہ لائق ہے''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ سجدوں میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے کی ترغیب' اس لیے کہ سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

❷ کثرت سے دعا کرنے کا حکم اس لیے ہے کہ بندہ اپنی ہر حاجت میں اللہ سے دعا کرے۔

❸ ایک ہی سوال کو بار بار دہرانا یعنی ایک ہی چیز بار بار مانگنا مستحب ہے۔

❹ رکوع میں اللہ کی عظمت اور سجدے میں اس کی تسبیح بیان کرنی چاہیے۔

١٤٢٨ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ؛ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)). رواه مسلم.

۱۴۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے' پس تم سجدے میں خوب دعا کیا کرو''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (٤٨٢).

فقہ الحدیث ☆ ❶ اطاعت وعبادت بندے کو اپنے رب کا زیادہ مقرب بنا دیتی ہے جیسے جیسے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا جاتا ہے ویسے ہی اللہ بندے کی دعائیں زیادہ قبول فرماتا ہے۔

❷ سجدے میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے' اس لیے کہ انسان اپنی ناک اور پیشانی اللہ کے سامنے رکھ کر عاجزی کا اظہار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس عاجزی اور تضرع کو قبول فرماتا ہے اور وہ اس حالت میں کی گئی دعائیں زیادہ قبول فرماتا ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ نے امت کو خیر اور اس کے اسباب و وسائل کے متعلق راہنمائی فرمائی کہ اس طرح خیر و بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

١٤٢٩ـ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)). رواهُ مسلم.

۱۴۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے تمام چھوٹے اور بڑے' پہلے اور پچھلے' علانیہ اور پوشیدہ گناہ معاف فرمادے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (٤٨٣).

غریب الحدیث ☆ (دقه وجله) ''چھوٹے بڑے گناہ''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ دعا کرتے وقت تدریج کا خیال رکھنا چاہیے جیسے اس حدیث میں ہے کہ چھوٹے اور بڑے گناہ معاف فرمادے۔

❷ عموماً آدمی پہلے چھوٹے گناہ کرتا ہے اور پھر بڑے' اسی لیے حدیث میں پہلے چھوٹے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے پھر بڑے گناہوں کا۔

❸ کبیرہ گناہوں سے توبہ کرنا واجب ہے۔

❹ اگر اللہ کسی کے گناہوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ خود ان گناہوں کی تشہیر نہ کرتا پھرے بلکہ توبہ و استغفار میں جلدی کرے۔

❺ بندے کو تمام گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور گناہوں کے اسباب و وسائل سے بھی توبہ کرنی چاہیے۔

❻ سجدے میں یہ دعا کرنا مستحب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤٣٠ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَتَحَسَّسْتُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ ـ أَوْ سَاجِدٌ ـ يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)). رواه مسلم.

۱۴۳۰۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کو (بستر سے) گم پایا' میں نے تلاش کیا تو آپ رکوع یا سجدے کی حالت میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے: ''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ' تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ اور ایک روایت میں ہے: تلاش کرتے ہوئے میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے تلووں پر جا لگا جبکہ آپ سجدے کی حالت میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے' تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور میں تیری ذات کے ذریعے تجھ (تیرے عذاب) سے پناہ چاہتا ہوں میں۔ تیری تعریف و ثنا کا شمار نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٤٨٦).

فقه الحديث☆ ❶ گھر والوں کو بیدار کیے بغیر نماز تہجد پڑھنا جائز ہے' لیکن اپنے ساتھ انہیں بھی جگانا بہتر ہے۔
❷ مرد و عورت کا ایک دوسرے کو ہاتھ لگ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
❸ سجدے کی حالت میں پاؤں کھڑے ہونے چاہئیں اور ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔
❹ اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔
❺ اللہ کے اسماء و صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا مستحب ہے۔

١٤٣١ ـ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ!)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)). رواه مسلم.

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَذَا هُوَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ: ((أَوْ يُحَطُّ)) قَالَ الْبَرْقَانِيُّ: ورواه شُعْبَةُ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهِ فَقَالُوا: ((وَيُحَطُّ)) بِغَيْرِ أَلِفٍ.

۱۴۳۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایک روزانہ ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟'' پس آپ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے آپ سے سوال کیا: کوئی کیسے ہزار نیکی کمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سو بار ''سبحان اللہ'' پڑھے گا تو اس کے لیے ہزار نیکی لکھ دی جائے گی یا اس کے ہزار گناہ معاف کر دیے جائیں گے''۔ (مسلم)

امام حمیدی ؒ نے بیان فرمایا کہ مسلم کی کتاب میں اسی طرح (أو یحط) کے الفاظ ہیں۔ امام برقانی ؒ نے بیان کیا کہ شعبہ، ابوعوانہ اور یحییٰ قطان نے اسے موسیٰ سے جس سے امام مسلم نے روایت کیا ہے' الف کے بغیر یعنی (ویحط) بیان کیا ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٩٨).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (أو يحط عنه ألف خطيئة) ''یا اس کے ہزار گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔ یہاں لفظ ''أو'' بمعنی ''یا'' شک کے لیے نہیں بلکہ تنوع کے لیے ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ عالم ربانی کو چاہیے کہ وہ اپنے تلامذہ کو فضائل اعمال کے متعلق بتاتا رہے تاکہ ان میں ذوق اطاعت پیدا ہو۔

❷ ایک نیکی کا اجر دس گناہ ملتا ہے اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے مزید بڑھا دیتا ہے۔

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نیکی کے کاموں میں سبقت اور جلدی کرتے تھے۔

۱۴۳۲ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ. وَيُجْزِىءُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى)). رواه مسلم.

۱۴۳۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ہر عضو پر ہر صبح صدقہ ہے، پس ہر مرتبہ (سبحان اللہ) کہنا صدقہ ہے، ہر بار (لا إله إلا الله) کہنا صدقہ ہے، ہر مرتبہ (الله أكبر) کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں وہ چاشت کے وقت ادا کرتا ہے''۔ (مسلم)

• توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۳۳ - وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضٰى نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَاءَ نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ

۱۴۳۳۔ ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح سویرے ہی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ (حضرت جویریہ) ابھی اپنی جائے نماز ہی پر تھیں پھر آپ چاشت کے بعد تشریف لائے تو وہ ابھی وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ابھی تک اسی حالت میں ہو جس پر میں نے تمہیں چھوڑا تھا؟'' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے، اگر ان کا وزن ان سے کیا جائے جو تم صبح سے کہہ رہی ہو تو یہ ان پر وزن میں بھاری ہوں گے (وہ کلمات یہ ہیں) ''ہم اللہ کی پاکیزگی اور حمد بیان کرتے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کے نفس کی رضامندی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر''۔ (مسلم)

• اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے: ''میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے نفس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکیزگی ہے، اس عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقُوْلِيْنَهَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر"۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: "کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم پڑھتی رہو؟: اللہ کی پاکیزگی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر' اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر' اللہ کی پاکیزگی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے اپنے نفس کی رضا کے برابر' اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے اپنے نفس کی رضا کے برابر' اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے اپنے نفس کی رضا کے برابر۔ اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے برابر' اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے برابر' اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے برابر۔ اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر' اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر' اللہ کے لیے پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر"۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٢٦)' والرواية الثانية له، والثالثة عند الترمذي (٣٥٥٥).

غريب الحديث☆ (مسجدها) "جائے نماز"۔ (أضحى) "نماز چاشت کا وقت ہو گیا"۔ (مداد كلماته) "اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر"۔ یا کلمات کی تعداد کے برابر' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے اور نہ شمار ہی کیے جا سکتے ہیں۔

فقه الحديث☆

1. عورت کے لیے اپنے گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر کرنا مستحب ہے' اس لیے کہ عورتوں کے لیے گھر میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔
2. امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا کثرت سے ذکر کرنے کا بیان۔
3. آدمی اگر گھر سے باہر جائے اور پھر واپس آئے تو اسے اپنے اہل خانہ کے حالات کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔
4. آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں کو اطاعت اور ذکر و شکر کی ترغیب دلاتا رہے۔
5. حدیث میں مذکورہ ذکر کی فضیلت کہ یہ بندے کو پورے دن کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور بندہ غافلوں میں شمار نہیں ہوتا۔

١٤٣٤ ـ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)). رواهُ البخاري.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: ((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)).

۱۴۳۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا' زندہ اور مردہ شخص کی طرح ہے"۔ (بخاری)

اور مسلم نے اسے (ان الفاظ سے) روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو' زندہ اور مردہ کی طرح ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٠٨ ـ فتح)، ومسلم (٧٧٩).

فقه الحدیث☆ اللہ کے ذکر سے مومنوں کے دلوں کو لذت حاصل ہوتی ہے' ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کے دل اور گھر زندہ لوگوں کی طرح شاد و آباد ہوتے ہیں جبکہ ذکر نہ کرنے والوں کے دل مردہ شخص کی طرح ہوتے ہیں کہ جس طرح مردے کوئی کام نہیں کر سکتے اسی طرح یہ بھی بے کار ہیں' ان سے خیر و بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

١٤٣٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأنَا مَعَهُ إذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ)). متفقٌ عليه.

۱۴۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے اس گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' اگر وہ مجھے اپنے نفس (دل) میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت اور مجلس میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہوتی ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۴۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤٣٦ ـ وعنه قالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ)) قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)). رواه مسلمٌ.

رُوِيَ: ((الْمُفَرِّدُونَ)) بِتَشْدِيدِ الرَّاءِ وَتَخْفِيفِهَا، وَالْمَشْهُورُ الَّذِي قَالَهُ الْجُمْهُورُ: التَّشْدِيدُ.

۱۴۳۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مفرّدون سبقت لے گئے'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مفرّدون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں''۔ (مسلم)

''مُفَرِّدُونَ'' راء کی تشدید اور ''مُفْرِدُونَ'' راء کی تشدید کے بغیر دونوں طرح مروی ہے اور مشہور راء کی تشدید کے ساتھ ہے' جمہور اسی کے قائل ہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٧٦).

غریب الحدیث☆ (مفردون) ''کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں''۔ اس کے لغوی معنی یہ ہیں کہ ایسے لوگ جن کے ساتھی (ہم عصر) فوت ہو گئے ہوں اور وہ باقی رہ گئے ہوں اور پھر اس عرصے میں وہ اللہ کا ذکر کرتے ہوں۔

فقہ الحدیث☆ ❶ فرائض کی ادائیگی کے بعد بہترین مشغولیت اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

❷ جو شخص اپنے ساتھیوں میں سے زیادہ ذکر کرتا ہے وہ مقام و مرتبہ میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لے جاتا ہے۔

❸ اجر و ثواب میں جنس کی بنیاد پر کمی بیشی نہیں ہوتی' کیونکہ ﴿ومن عمل صالحا من ذكر أو أنثى وهو مؤمن﴾ ''نیک عمل خواہ مرد کرے یا عورت ہم اسے جزا دیتے ہیں بشرطیکہ وہ مومن ہو''۔ لہٰذا اس مسابقت میں سب کو حصہ لینا چاہیے۔

١٤٣٧ ـ وعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إلٰهَ إلَّا اللَّهُ)). رواه الترمذي وقال:

۱۴۳۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: ''سب سے افضل ذکر لا إله إلا الله ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حديثٌ حسنٌ.

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه الترمذي (٣٣٨٣)، وابن ماجه (٣٨٠٠)، بإسناد حسن.

فقه الحديث☆ سب سے افضل ذکر کلمہ توحید ہے' اس لیے کہ یہ ذکر کے تمام معانی تسبیح و تحمید اور تکبیر و تعظیم کو شامل و محیط ہے۔ اسی کلمہ کے ساتھ انبیاء ؑ کو مبعوث کیا گیا اور اسی پر آسمان و زمین قائم ہیں۔ ''لا إله إلا الله'' سب سے افضل ذکر ہے' اس کے پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں' بعض لوگ فرض نماز کے بعد ''لا إله إلا الله'' کا باآواز بلند ذکر کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے یہ ذکر فرض نماز کے بعد سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے اور پھر با جماعت پڑھنا بالکل ثابت نہیں ہے۔ اس لیے جو اذکار آپ سے ثابت ہیں انہی کا اہتمام کرنا چاہیے' اتباع سنت ہی میں خیر و بھلائی اور کامیابی ہے۔

١٤٣٨ ـ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: ((**لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ**)). رواه الترمذي وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ.

۱۴۳۸۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! شرائع (احکام) اسلام مجھ پر بہت زیادہ ہو گئے ہیں' پس مجھے کوئی ایسا حکم بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں؟ آپ نے فرمایا: ''تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (٣٣٧٥)، وأحمد (٤/ ١٨٨)، والحاكم (١/ ٤٩٥).

غريب الحديث☆ (أتشبث) ''میں اسے مضبوطی سے پکڑ لوں' اس پر عمل پیرا ہو جاؤں''۔

فقه الحديث☆ ❶ ذکر پر مداومت اختیار کرنے کی ترغیب۔

❷ ذکر الٰہی نہایت آسان عبادت ہے لیکن یہ میزان میں بہت بھاری ہے۔

❸ یہ حدیث ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ''ذکر خفی'' یعنی صرف سانس کے داخل و اخراج سے ذکر کرتے ہیں' زبان نہیں ہلاتے' ذکر کا یہ طریقہ بدعت ہے۔

١٤٣٩ ـ **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ**)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۴۳۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ''**سبحان الله وبحمده**'' پڑھا تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه الترمذي (٣٤٦٥) بإسناد ضعيف.

اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے' کیونکہ ابو زبیر نے جابر سے ''عن'' سے بیان کیا ہے لیکن مسند احمد (۳/۴۴۰) میں اس کا ایک شاہد ہے۔ پس یہ اپنے شاہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

١٤٤٠ ـ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ** ﷺ **لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ،**

۱۴۴۰۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ (زرخیز) اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

کا پانی میٹھا ہے لیکن وہ ایک چٹیل میدان ہے اور بے شک (سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر) کہنا وہاں درخت لگانا ہے''۔(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن لشواهده ـ أخرجه الترمذي (٣٤٦٢).

یہ حدیث عبدالرحمٰن اسحاق واسطی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مسند احمد (۵/ ۴۱۸) اور مجمع الزوائد (۱۰/ ۹۸) میں موجود شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔

غريب الحديث☆ (قیعان) ''قاع'' کی جمع ہے ''چٹیل میدان''۔ (غراس) ''غرس'' کی جمع ہے ''زمین میں بیج وغیرہ دبانا، درخت لگانا''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ کا ذکر دخول جنت کا سبب ہے۔

❷ انسان اللہ کا جتنا ذکر کرے گا اتنے ہی اس کے لیے جنت میں پودے لگا دیے جائیں گے۔

❸ جنت کی یہ خوبی ہے کہ اس کی مٹی نہایت پاکیزہ اور پانی نہایت شیریں ہے اور ذکر الٰہی وہاں کی شجر کاری ہے۔

❹ اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کی ترغیب۔

❺ اسراء ومعراج کا اثبات۔

❻ اس امت کی فضیلت کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سلام بھیجا۔

١٤٤١ ـ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَاَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: ((ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. قَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

۱۴۴۱۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں تمہارے اعمال میں سے ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو سب سے بہتر، تمہارے آقا کے ہاں بہت پاکیزہ، تمہارے درجات میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا، تمہارے لیے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر اور اس سے بھی بہتر کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو پس تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟'' صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر''۔ (ترمذی۔امام حاکم ابو عبداللہ نے کہا: اس کی سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (٣٣٧٧)، وابن ماجه (٣٧٩٠)، وأحمد (٥/ ١٩٥)، والحاكم (١/ ٤٩٦).

غريب الحديث☆ (الا أنبئكم) ''کیا میں تمہیں خبر نہ دوں؟''۔ (أزكاها) ''سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ باعث ثواب''۔ (أرفعها) ''سب سے زیادہ بلند کرنے والا''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان کہ یہ ثواب کے لحاظ سے جہاد کرنے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے برابر ہے۔

❷ تمام اعمال کی غرض وغایت اللہ کے ذکر کی اقامت ہے اس لیے اس کی اتنی فضیلت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ ثواب عمل کی کمیت کے مطابق ہی مرتب نہیں ہوتا بلکہ اللہ قلیل عمل پر بھی بہت سا اجر عطا فرما دیتا ہے۔

❹ حدیث میں جس ذکر کی فضیلت کا بیان ہے اس کی صفات یہ ہیں: زبان سے ذکر کیا جائے' دل سے غور وفکر کیا جائے اور اللہ کی عظمت کا تصور قائم کر کے ذکر کیا جائے۔

۱٤٤٢ـ **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى ـ أَوْ حَصًى ـ تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَ: **((أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا ـ أَوْ أَفْضَلُ))** فَقَالَ: **((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ. وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے' جس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ ان کے ساتھ تسبیح کر رہی تھیں' آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تیرے پر اس سے زیادہ آسان یا اس سے زیادہ افضل ہو؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''کہو ''سبحان اللہ'' (اللہ کے لیے پاکیزگی ہے) ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا کیں' اللہ تعالیٰ کے لیے پاکیزگی ہے ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا کیں' اللہ کے لیے پاکیزگی ہے ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو آسمان و زمین کے درمیان ہیں اور اللہ کے لیے پاکیزگی ہے ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے پیدا کرنی ہیں' ''اللہ أکبر'' بھی اس کی مثل' ''الحمد للہ'' بھی اس کی مثل' ''لا إله إلا اللہ'' بھی اس کی مثل اور ''لا حول ولا قوة إلا باللہ'' بھی اس کی مثل ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (۱۵۰۰)، والترمذی (۳۵٦۸) بإسناد ضعيف.

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں خزیمہ راویہ' جو عائشہ بنت طلحہ سے روایت کرتی ہیں' مجہول (غیر معروف) ہے۔ اصل حدیث صحیح مسلم (۲۷۲٦) میں ہے جو حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لیکن اس میں گٹھلیوں اور کنکریوں کا ذکر نہیں۔

فقه الحديث ☆ بعض لوگوں نے ترمذی کی اس روایت سے دانوں اور منکوں کی بنی ہوئی ''تسبیح'' پر تسبیح وتحمید اور تہلیل وتکبیر پڑھنا جائز قرار دیا ہے' لیکن یہ حدیث قابل حجت وقابل استدلال نہیں' اس لیے کہ یہ ضعیف ہے اور ضعیف روایت سے کوئی عمل ثابت ہوتا ہے نہ اس کی فضیلت۔ پس دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر تسبیح پڑھنا چاہیے' یہی مسنون ہے۔

۱٤٤٣ـ **وَعَنْ** أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ؟))** فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: **((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''وہ خزانہ ''لا حول ولا قوة إلا باللہ'' ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۱۱/ ۱۸۷ و۲۱۳ـ۲۱٤ ـ فتح)، ومسلم (۲۷۰٤).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث ☆ (کنز من کنوز الجنة) ''جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ''۔

فقه الحدیث ☆ ❶ ''لا حول ولا قوة إلا بالله'' کو جنت کا خزانہ اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ یہ نہایت نفیس اور بیش قیمت معانی و مفہوم کا حامل ہے۔

❷ کسی بندے کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی بے بسی اور اللہ کی برتری کا اقرار و اظہار نہ کرے۔

❸ ''لا حول ولا قوة إلا بالله'' کا معنی ہے کہ کسی گناہ یا برائی سے بچنا اور کسی نیکی کا کر لینا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔

❹ ''لا حول ولا قوة إلا بالله'' جنت کا ذخیرہ ہے۔

❺ ''لا حول ولا قوة إلا بالله'' کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے اس لیے کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے اور وہ جنت میں ذخیرہ کرایا جاتا ہے۔

۲۴۵۔ بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا وَمُحْدِثًا وَجُنُبًا وَحَائِضًا، إِلَّا الْقُرْآنَ فَلَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ

۲۴۵۔ باب: کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہوئے، وضو کے بغیر اور حالت جنابت اور حیض میں اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے البتہ جنبی اور حائضہ قرآن نہیں پڑھ سکتے

امام نووی رحمہ اللہ نے جنبی اور حائضہ کو قرآن مجید پڑھنے سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ اس حالت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں لیکن اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے اور اس ممانعت کے بارے میں کوئی صراحت نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس بارے میں کوئی دلیل پیش نہیں کی بلکہ انھوں نے جو احادیث بیان کی ہیں وہ تو باب میں مذکورہ ممانعت کے خلاف ہیں۔ پس دلائل پر غور و فکر اور تدبر و فہم کرنا چاہیے مقلد نہیں بننا چاہیے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ﴾ [آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں وہ جو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں''۔

شرح الآیة ☆ اللہ نے آسمانوں کی بلندیوں اور وسعتوں اور زمین کی پستیوں اور کثافتوں اور ان کے درمیان جو کواکب، سیارات، ثوابت، بحار و جبال اور قفار اشجار، نباتات و ثمرات اور معدنیات و حیوانات ہیں یہ مختلف رنگ اور ذائقے رات اور دن کا ادل بدل کر آنا، موسموں کا تغیر ان تمام چیزوں میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں کہ ان کا کوئی پیدا کرنے والا ہے وہی خالق و مالک اور وہی الہ و معبود ہے پھر عقلمندوں کی نشانی یہ بتائی کہ وہ ان تمام چیزوں پر غور و فکر کرنے کے بعد اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے بلکہ عقلمندی کے تقاضے کے مطابق وہ کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

١٤٤٤ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

۱۴۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. رواه مسلم.

میں اللہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۳۷۳).

فقه الحديث☆ ❶ انسان کو تمام اوقات و حالات میں اللہ کا ذکر کرنا چاہیے لیکن ذکر کے لیے ضروری ہے کہ وہ مشروع ہو اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے الفاظ و کلمات کے ساتھ ہو اپنی طرف سے وظائف و اوراد کے الفاظ پڑھنا جائز نہیں۔

❷ مسلمان کو کسی بھی حالت میں اللہ کی یاد اور ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

❸ حدیث کے الفاظ ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے" اس سے استدلال کرتے ہوئے امام بخاری رحمہ اللہ اور الشیخ البانی رحمہ اللہ اور دیگر علمائے کرام نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ حیض اور جنابت کی حالت میں بھی قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے' اس لیے کہ عمومی ذکر میں قرآن مجید بھی داخل ہے کیونکہ قرآن مجید کو اللہ نے ذکر قرار دیا ہے ﴿إنا نحن نزلنا الذكر﴾ اور پھر ممانعت کی صراحت بھی نہیں اور جن احادیث میں ممانعت ہے وہ سنداً صحیح نہیں۔ اس لیے ممانعت قراءت قرآن کا مسئلہ ثابت نہیں ہوتا اور جو علماء حالت جنابت و حیض میں قرآن پڑھنے کے قائل نہیں ان کا موقف یہ ہے کہ اگرچہ ممانعت کی احادیث ضعیف ہیں لیکن ان میں ضعف شدید نہیں۔ بہر حال دلائل کے اعتبار سے پہلا موقف زیادہ قوی ہے۔

١٤٤٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا)). متفقٌ عليهِ.

۱۴۴۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی ایک جب اپنی بیوی کے پاس (ہم بستری کے لیے) جانے کا ارادہ کرکے تو یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہم (میاں بیوی) کو شیطان سے بچا اور (اس ہم بستری کی وجہ سے) جو تو ہمیں اولاد عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا" پس ان دونوں کے درمیان جو بھی اولاد مقدر ہوئی تو شیطان اسے بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٣٥ ـ فتح)، ومسلم (١٤٣٤).

غريب الحديث☆ (لم يضره) "شیطان اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا"۔

فقه الحديث☆ ❶ دعا و ذکر کی اتنی اہمیت ہے کہ بیوی سے ہم بستری کے وقت بھی بسم اللہ اور دعا پڑھنا مستحب ہے۔

❷ اللہ کے ذکر اور اس سے دعا کے ساتھ ہمہ وقت بچاؤ اور حفاظت کا اہتمام کرنا چاہیے اور بسم اللہ پڑھ کر تبرک حاصل کرنا چاہیے۔

❸ اس میں یہ اشارہ ہے کہ شیطان ہر حال میں انسان کا پیچھا کرتا رہتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اذان اور اقامت سن کر شیطان بھاگ جاتا ہے۔

❹ بیوی سے ہمبستری کے وقت یہ دعا پڑھی جائے تو انسان خود اور ہونے والی اولاد شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتی ہے۔

٢٤٦ ـ بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ نَوْمِهِ وَاسْتِيقَاظِهِ

۲۴۶۔ باب: سونے اور بیدار ہونے کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

١٤٤٦ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۴۴۶۔ حضرت حذیفہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنهُمَا قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ قَالَ: ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)). رواهُ البخاريُّ.

رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر لیٹنے کے لیے آتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور زندہ ہوتا ہوں'' اور جب آپ بیدار ہوتے تو پھر یہ دعا پڑھتے تھے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم سب نے اکٹھا ہونا ہے''۔ (ترمذی)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۱۱۳ـ ۱۳۰ فتح)۔

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۱۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۴۷۔ بَابُ فَضْلِ حِلَقِ الذِّكْرِ وَالنَّدْبِ إِلَى مُلَازَمَتِهَا وَالنَّهْيِ عَنْ مُفَارَقَتِهَا لِغَيْرِ عُذْرٍ

۲۴۷۔ باب: ذکر کے حلقوں کی فضیلت' ان میں شرکت کا مستحب ہونا اور عذر کے بغیر انہیں چھوڑنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ﴾ [الكهف : ۲۸].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ باندھ رکھیے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں' اس کی رضامندی کے ارادے سے اور آپ کی آنکھیں ان سے تجاوز نہ کریں''۔

۱۴۴۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ۔ وَهُوَ أَعْلَمُ ۔ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيُمَجِّدُونَكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ! مَا رَأَوْكَ، فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟! قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا. فَيَقُولُ: فَمَاذَا يَسْأَلُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟

۱۴۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرنے کے لیے راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں' جب وہ کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ۔ پس وہ فرشتے انہیں آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ پس (جب فرشتے اللہ کے پاس پہنچتے ہیں تو) ان کا رب ان سے پوچھتا ہے' حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تیری تسبیح وتکبیر اور تحمید وتمجید بیان کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا کیفیت ہو)؟! آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیں پھر تو وہ آپ کی اور زیادہ عبادت کریں اور آپ کی اور زیادہ تمجید وتسبیح بیان کریں۔ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ! يَا رَبِّ! مَا رَاَوْهَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟! قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً. قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ؛ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ! مَا رَاَوْهَا. فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟! قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)) متفقٌ عليه.

وفي روايةٍ لمسلمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ، فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ - وَهُوَ اَعْلَمُ -: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ: يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيَسْاَلُوْنَكَ. قَالَ: وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْاَلُوْنَكَ، جَنَّتَكَ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا، اَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟! قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ. قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا

پوچھتا ہے: وہ کیا چیز مانگ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آپ سے جنت مانگتے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم! اے رب! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہو)؟! آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ اس جنت کو دیکھ لیں تو پھر اس کے بارے میں ان کی حرص وطلب اور رغبت بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمایا: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ عرض کیا وہ آگ (جہنم) سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا: اللہ پوچھتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ اللہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہو)؟! فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: ان (ذکر کرنے والوں) میں ایک ایسا آدمی تھا جو ان میں سے نہیں تھا' وہ تو صرف کسی ضرورت کے تحت وہاں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ (ذکر کرنے والے) ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ حفاظت کرنے والے فرشتوں سے الگ ہیں' وہ ذکر کی مجلسیں اور محفلیں تلاش کرتے ہیں۔ پس جب وہ ایسی مجلس پاتے ہیں جہاں ذکر ہو رہا ہو تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں کے ساتھ ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے اور آسمان دنیا کے درمیان خلا کو بھر دیتے ہیں۔ پس جب وہ ذکر کرنے والے الگ الگ ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے' حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: (فرشتو!) تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِي؟! قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ، فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا. قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ، فَجَلَسَ مَعَهُمْ، فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)).

کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں' وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تہلیل و تحمید بیان کرتے اور تجھ سے کچھ مانگتے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کرتے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے کیا انھوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں اے پروردگار! اللہ فرماتا ہے اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہو)؟! فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے پناہ بھی طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ طلب کرتے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے رب! تیری آگ سے پناہ طلب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انھوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اگر وہ میری آگ دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہوگی)؟! پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے بخشش بھی طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا اور وہ جس چیز کا سوال کر رہے تھے وہ میں نے انہیں عطا کر دی اور وہ جس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے میں نے اس سے انہیں پناہ دی۔ فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! ان میں فلاں آدمی بھی تھا جو بہت گناہ گار تھا' وہ تو صرف وہاں سے گزرتا ہوا ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا (کیونکہ) وہ (ذکر کرنے والے) تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی محروم نہیں ہوتے۔''

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۲۰۸ ـ ۲۰۹ ـ فتح)، ومسلم (۲۶۸۹).

غریب الحدیث☆ (تنادوا) ''ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں''۔ (هلموا) ''آؤ''۔ (فيحفونهم) ''وہ انہیں ڈھانپ لیتے ہیں''۔ (يمجدونك) ''تیری عظمت و بڑائی بیان کرتے ہیں''۔ (ملائكة سيارة) ''زمین میں چلنے پھرنے والے فرشتے''۔ (فضلا) حفاظت پر مامور فرشتوں سے زائد فرشتے۔

فقه الحدیث☆ ❶ ذکر کرنے والوں اور ذکر کے لیے منعقد ہونے والی مجلسوں اور اجتماعات کی فضیلت کا بیان۔

❷ جو شخص غیر ارادی طور پر بھی نیکی کی کسی مجلس میں شریک ہو جائے وہ بھی ان مجلس والوں کے اجر و ثواب میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔

❸ ایسی مجلس جو اللہ کے ذکر کے لیے منعقد ہو وہ فرشتوں کی محبوب مجلس ہوتی ہے۔

❹ بعض اوقات سائل جس چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے وہ (سائل) خود اس چیز کے بارے میں مسئول سے زیادہ جانتا ہوتا ہے' لیکن وہ اس انداز سے اس چیز کی اہمیت واضح کرنا چاہتا ہے جس کے بارے میں وہ سوال کرتا ہے جس طرح اللہ فرشتوں سے سوال کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ وہ خودسب کچھ جانتا ہے۔

❺ اگر کسی شخص کا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے دنیا میں اللہ کو دیکھا ہے تو وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

❻ کسی چیز میں تاکید پیدا کرنے کے لیے قسم اٹھانا جائز ہے۔

❼ جنت بہترین نعمتوں اور جہنم انتہائی تکلیف دہ چیزوں پر مشتمل ہے۔

❽ اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کے بارے میں رغبت اور طلب مطلوب کے حصول اسباب میں سے ہے۔

تنبیہ: اللہ تعالیٰ ذکر کی جن مجالس کو پسند کرتا ہے وہ ایسی مجالس ہیں جن میں مسنون ذکر مشروع طریقے سے کیا جائے' جہاں قرآن مجید کا دور اور کتاب وسنت کی تعلیم کا اہتمام ہو اس سے مراد وہ حلقہ ہائے ذکر نہیں جو خود ساختہ ہیں' یعنی جن میں اپنے بنائے ہوئے الفاظ اور طریقوں سے ذکر ہوتا ہے جیسے اللہ ھو، اللہ اللہ، ھوھو وغیرہ۔ بعض ''ذکر خفی'' کرتے ہیں' وہ اس میں زبان سے الفاظ ادا نہیں کرتے بلکہ وہ ذکر ناک کے ذریعے سانس نکالنے اور داخل کرنے سے ہوتا ہے اور اس کی ضرب دل پر لگائی جاتی ہے اور سر بھی خوب ہلایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے ذکر پسند ہیں نہ ایسی محفل ذکر۔ اللہ تعالیٰ کو تو وہی کام پسند ہے جو اس کے اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کیا جائے۔ اسی طرح ''قوالی یا محفل سماع'' کی مجالس کی بھی شریعت مطہرہ میں کوئی گنجائش نہیں۔

۱٤٤٨۔ **وَعَنْهُ وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))**. رواه مسلم.

۱۴۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) کے ہاں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۷۰۰).

غريب الحديث ☆ (غشيتهم) ''انہیں ڈھانپ لیتی ہے''۔ (السكينة) یہ وہ حالت ہے جس پر دل مطمئن ہوتا ہے اور شہوات کی طرف مائل ہونے سے باز رہتا ہے۔

فقه الحديث ☆ ❶ ذکر کی فضیلت نیز اس کی مجالس اور ذکر کرنے والوں کی فضیلت کا بیان۔

❷ جزا عمل کی جنس سے ہوتی ہے' پس جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے یاد کرتا ہے۔

۱٤٤٩۔ **وَعَنْ** أَبِي وَاقِدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ، فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ، فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا

۱۴۴۹۔ حضرت ابو واقد حارث بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں تین آدمی آئے۔ پس دو تو رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ پھر ان میں سے ایک نے حلقے (مجلس) میں خالی جگہ دیکھی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا شخص ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور رہا تیسرا تو وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ: أَمَّا أَحَدُهُمْ، فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ، فَآوَاهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ، فَأَعْرَضَ، فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ)). متفقٌ عليهِ.

بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف پناہ دے دی رہا' دوسرا شخص تو اس نے (مجلس میں گھسنے) میں شرم محسوس کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کا معاملہ کیا اور تیسرے آدمی نے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض فرمایا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۱۵٦ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۷٦).

غريب الحديث☆ (نفر) اسم جمع ہے' اس کا اطلاق تین سے دس افراد تک ہوتا ہے''گروہ'' (فرجة) ''خالی جگہ' کشادگی''۔ (الحلقة) ''ہر گول چیز جو درمیان سے خالی ہو''۔ (أوى إلى الله)''اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ طلب کی''۔ (فاستحيا)''اس نے شرم و حیا محسوس کی''۔ (فأعرض)''اس نے اعراض کیا' بے رخی برتی''۔

فقه الحديث☆ ❶ مجالس ذکر سے مراد وہ علمی حلقے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے گھروں میں تعلم و تعلیم اور دین کی سمجھ بوجھ کے لیے منعقد ہوتے ہیں۔

❷ علم کی بقا کا دارومدار اس کے مذاکرے اور اسے مسلمانوں میں نشر کرنے میں ہے۔

❸ علم و ذکر کی مجالس سے تعلق قائم کرنے کی فضیلت۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ مجلس میں آئے تو جہاں جگہ ملے وہاں ہی بیٹھ جائے' گردنیں پھلانگ کر آگے نہ جائے۔

❹ اگر علمی مجلس میں کہیں خالی جگہ ہو تو اسے پر کرنے کے لیے آگے جانا بھی مستحب ہے لیکن اس سے باقی لوگوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے' اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو پھر جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔

❺ مجالس ذکر کے لیے حلقے اور محفلیں منعقد کرنا مستحب ہے۔

❻ جو شخص کسی جگہ پہلے پہنچے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے کہ وہ وہاں بیٹھے۔

❼ علمی مجالس سے کسی عذر کے بغیر اعراض اور بے رخی برتنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

❽ اہل معاصی کے بارے میں زجر و توبیخ کے انداز میں بات کرنا غیبت کے زمرے میں نہیں آتا۔

١٤٥٠ ـ وعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ. قَالَ: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ؟)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ

۱۴۵۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مجلس میں ایک حلقے کے پاس آئے تو ان سے پوچھا تم یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سن لو! میں نے تمہیں جھوٹا سمجھتے ہوئے قسم نہیں اٹھوائی' سنو! کوئی شخص ایسا نہیں جسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ جیسا تعلق ہو اور پھر وہ مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا ہو' بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰه، وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ؛ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: ((آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟)) قَالُوا: وَاللّٰهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ)). رواه مسلم.

یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس بات پر اس کا شکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور اس کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! کیا تم اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم سے اس لیے قسم نہیں اٹھوائی کہ میں تمھیں جھوٹا یا مشکوک سمجھتا ہوں بلکہ میرے پاس جبریل (علیہ السلام) تشریف لائے تو انھوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۷۰۱).

فقه الحديث ☆ ❶ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت' نیز ادائے علم اور اس کی تبلیغ میں اقتدائے رسول اللہ ﷺ کے شوق کا بیان۔
❷ کسی شخص کے بارے میں شک وشبہ نہ ہونے کے باوجود اس سے قسم اٹھوائی جا سکتی ہے۔
❸ مجالس ذکر کی فضیلت کہ اللہ تعالیٰ انہیں پسند فرماتا ہے اور ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔
❹ سنت اور حدیث بھی وحی ہے لیکن یہ وحی غیر متلو ہے۔

۲۴۸۔ بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

۲۴۸۔ باب: صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ [الأعراف: ۲۰۵] قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: ((الْآصَالُ)): جَمْعُ أَصِيلٍ، وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ [طه: ۱۳۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ [غافر: ۵۵] قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: ((الْعَشِيُّ)): مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوبِهَا. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو، گڑگڑاتے اور ڈرتے ہوئے' نہ کہ اونچی آواز سے' صبح و شام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔''
اہل لغت نے بیان کیا ہے (الآصال) أصيل کی جمع ہے اور یہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔
اور فرمایا: ''اور اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ پاکیزگی بیان کرو سورج کے طلوع وغروب ہونے سے قبل''۔
نیز فرمایا: ''صبح وشام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرو''۔
اہل لغت نے کہا ہے کہ (العشي) سورج کے ڈھلنے سے لے کر اس کے غروب ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔
اور فرمایا: ''(اللہ کا نور ایسے) گھروں میں ملے گا جن کی بابت اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ الآية [النور: ٣٦، ٣٧].

حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کا ذکر کیا جائے' وہ ان (مساجد) میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں' ان میں ایسے لوگ ہیں کہ انہیں کاروبار اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی''۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ﴾ [ص: ١٨].

اور فرمایا: ''بے شک ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرمان کر دیا تھا' وہ صبح و شام (حضرت داود علیہ السلام کے ساتھ) اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے تھے''۔

شرح الآیات☆ ان تمام آیات میں صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا بیان ہے' تاکہ صبح کا آغاز اللہ کی عبادت اور اطاعت سے ہو اور دن کا اختتام بھی اسی طرح ہو اور یہ صبح شام کے درمیانی وقت کا کفارہ بن جائے۔ واللہ اعلم!

نیز یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ کاروبار اور خرید و فروخت انہیں اللہ کا ذکر کرنے سے غافل نہیں کرتی اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پہاڑ بھی اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں' بلکہ فرمایا کہ زمین و آسمان کی ہر چیز نے اپنے یوم تخلیق سے اب تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہی بیان کی ہے اور ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

١٤٥١- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ)). رواه مسلم.

۱۴۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح شام سو مرتبہ ''سبحان الله وبحمده'' پڑھے تو قیامت والے دن اس شخص سے افضل عمل کوئی نہیں لائے گا' سوائے اس شخص کے جس نے اس کی مثل یا اس سے زیادہ دفعہ یہ کلمات کہے''۔ (مسلم)

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٩٢).

فقه الحديث ☆ ❶ صبح شام ذکر کرنے کی فضیلت۔

❷ یہ ذکر جتنی بار بھی کیا جائے درست ہے' اس میں سو مرتبہ کی قید نہیں کیونکہ آپ نے فرمایا (أو زاد) ''یا جو زیادہ مرتبہ یہ کلمات کہے''۔ پس اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا مستحب ہے' اس لیے کہ یہ اللہ کو بہت محبوب ہے۔

❸ اللہ کا ذکر قیامت والے دن بندے کے لیے ذخیرہ ہوگا اور اس دن اس کے کام آئے گا جس روز مال و اولاد کام نہیں آئے گی۔

١٤٥٢- وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: ((أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ)). رواه مسلم.

۱۴۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف پہنچی۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا ''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی'' تو یہ بچھو تجھے نقصان نہ پہنچاتا''۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۷۰۹).

غريب الحديث☆ (ما لقيت) مجھے بہت تکلیف پہنچی۔ (البارحة) ''گزشتہ رات''۔

فقه الحديث☆ ❶ بندے کو ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔

❷ اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ طلب کرنا جائز ہے' جو اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام صفت ہے مخلوق نہیں' کیونکہ مخلوق سے تو پناہ طلب کرنا جائز نہیں۔

❸ مخلوق اور ہر موذی شے کے شر سے بچنے کے لیے یہ دعا بچاؤ ہے۔

۱۴۵۳۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ)) وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ. وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ)).

رواه أبو داوٗد، والترمذي وقال: حديث حسن.

۱۴۵۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تیرے (نام کے) کے ساتھ ہم نے صبح کی اور شام کی' تیرے ساتھ ہی ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم فوت ہوں گے اور تیری ہی طرف اکٹھے ہونا ہے''۔ اور جب آپ شام کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! ہم نے تیرے (نام کے) ساتھ شام کی اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی ہم فوت ہوں گے اور تیری ہی طرف ہم نے لوٹنا ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۱۱۹۹)، وأبو داود (۵۰۶۸) والترمذي (۳۳۹۱)، وابن ماجه (۳۸٦۸).

فقه الحديث☆ ❶ ہر چیز نے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

❷ بندے کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے منہج کے مطابق ہونی چاہیے۔

❸ دین اسلام ایسا کامل اور اکمل دین ہے کہ اس نے انسان کی زندگی کے تمام شعبوں میں راہنمائی فرمائی ہے' پیدائش سے لے کر موت تک' صبح سے شام تک اور ہر سونے سے لے کر بیدار ہونے تک زندگی کا کوئی چھوٹا گوشہ ہو یا بڑا' وہ اسلامی راہنمائی سے محروم نہیں۔

۱۴۵۴۔ وَعَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ، قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ. اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ)) قَالَ: ((قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

۱۴۵۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتائیں جنہیں میں صبح شام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو'' اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والے غیب اور ظاہر کو جاننے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس (کی دعوت) شرک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم صبح کرو' جب تم شام کرو اور جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو یہ کلمات پڑھا کرو''۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

توثيق الحديث☆ صحيح۔ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (۱۲۰۲)، وأبو داود (۵۰۶۷)، والترمذي (۳۳۹۲)، وأحمد (۱/ ۹ و ۱۰، ۲/ ۲۹۷).

غريب الحديث☆ (۱) (فاطر السموات والأرض) ''آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والے''۔ (وشركه) ''اس کی دعوت شرک سے''۔

فقه الحديث☆ ❶ صبح وشام اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت۔

❷ خالق اور امر صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے' جو یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔

❸ بندے کو گمراہ کرنے کے اہم ذرائع نفس اور شیطان کا شر ہیں' اس لیے ان کے شر سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔

❹ بندے کو صبح شام اس ذکر پر مداومت اختیار کرنی چاہیے۔

١٤٥٥ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ الرَّاوِي: أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ: ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)). رواه مسلم.

۱۴۵۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ شام کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''ہم نے اور اللہ کے ملک نے شام کی' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں''۔ راوی حدیث کا بیان ہے: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ کلمات بھی ساتھ فرمائے: ''اسی کے لیے بادشاہی ہے' اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس بھلائی کا جو اس کے بعد ہے اور میں تجھ سے اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں سستی سے اور بڑھاپے کی تکلیف سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں اس عذاب سے جو آگ میں ہوگا اور اس عذاب سے جو قبر میں ہوگا' تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ اور جب صبح ہوتی تو بھی آپ یہ کلمات پڑھتے (لیکن صبح کے وقت أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ کی جگہ یہ پڑھتے أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ ''ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۷۲۳).

فقه الحديث☆ ❶ صبح اور شام رات اور دن کے ادل بدل سے ظاہر ہوتے ہیں۔ رات اور دن کا بدلنا اور صبح اور شام کا ظاہر ہونا یہ بھی اللہ کی عظیم نشانیوں میں سے ہے اور اس کی قوت وقدرت کا اظہار ہے۔ پس ان اوقات میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔

❷ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور ملک اسی کا ہے' پس مالک اپنے ملک میں جیسے چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

❸ جب بندے کا یہ عقیدہ بن جائے کہ ملک اللہ کا ہے' وہی جائے پناہ ہے تو پھر انسان باقی تمام چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ وہ خالص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کی عبادت کرتا ہے' اسی کی حمد وثنا بیان کرتا ہے اور اسی کا شکر ادا کرتا ہے۔

◆ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی ذات وصفات اور اپنے افعال میں یکتا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں۔

◆ سستی اور بڑھاپا ایسی آفات ہیں کہ بندے کو عبادت واطاعت اور ذکر وشکر سے روک دیتی ہیں' اس لیے ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔

◆ بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت خوب اور احسن انداز میں کرے' تاکہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت واسعہ سے جہنم اور قبر کے عذاب سے بچ جائے۔

◆ عذاب قبر کا اثبات۔ اس بارے میں تواتر کے ساتھ احادیث ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین!

١٤٥٦ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ - بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَأْ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۵۶۔ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ (خاء پر پیش) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تم صبح شام تین تین مرتبہ ﴿قل هو الله احد﴾ '' ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ پڑھ لیا کرو' یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی''۔ (ابوداود' ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٥٠٨٢)، والترمذی (٣٥٧٥) بإسناد حسن.

غريب الحديث☆ (المعوذتين) ''سورۂ فلق اور سورۃ الناس''۔

فقه الحديث ◆ سورۂ اخلاص، الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت۔

◆ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۃ الناس کو صبح وشام تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔

◆ ''ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی'' اس کا مطلب ہے کہ ان کے علاوہ دیگر اذکار کی ضرورت نہیں رہے گی اور دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ ان کے پڑھنے سے اللہ سب موذی چیزوں سے حفاظت فرماتا ہے۔

◆ جو شخص اللہ سے پناہ طلب کرتا ہے تو اللہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

١٤٥٧ - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، إِلَّا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۵۷۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے ﴿بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شيء و فى الأرض ولا فى السماء وهو السميع العليم﴾ '' (اللہ کے نام کے ساتھ جس کے (بابرکت) نام کے ہوتے ہوئے زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ آسمان میں سے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخارى فى ((الأدب المفرد)) (٦٦٠)، وأبو داود (٥٠٨٨ و ٥٠٨٩).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والترمذی (۳۳۸۸)، وابن ماجه (۳۸۶۹)، والنسائی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (۱۵ و ۱۶)، والحاکم (۱/ ۵۱۳).

فقہ الحدیث☆ ❶ بندہ مسلم اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا رہتا ہے اور اپنی پوری زندگی اس کے نام کے ساتھ بسر کرتا ہے اور ہر قسم کی تکلیف سے اللہ تعالیٰ کی حمایت وتائید سے بچا جاتا ہے خواہ وہ تکلیف کسی انسان کی طرف سے ہو یا حیوان کی طرف سے یا جن کی طرف سے یا شیطان کی طرف سے۔ اس لیے کہ وہ ان تمام چیزوں کے احوال سے واقف ہے اور اس کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔

❷ ہر قسم کی تکلیف اور نقصان سے بچنے کے لیے اس دعا کو صبح شام پڑھنا چاہیے۔

عبرت آموز واقعہ: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حدیث کے راوی ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی تو ان کا شاگرد تعجب کے ساتھ ابان کی طرف دیکھنے لگا۔ تو حضرت ابان نے کہا: میری طرف کیا دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے حدیث بیان کرتے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا (یعنی حدیث بالکل صحیح ہے کہ جو شخص ہر صبح شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی) اصل بات یہ ہے کہ یہ جو مجھے فالج کی تکلیف پہنچی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے کسی وجہ سے غصہ آ گیا اور میں یہ دعا پڑھنا بھول گیا تھا۔

الشیخ سلیم ہلالی حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ میں کئی چیزیں باعث عبرت ہیں:

① غصہ ایسی مصیبت ہے کہ یہ بندے اور اس کی عقل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

② جب اللہ تعالیٰ اپنی قضا وقدر نافذ کرنا چاہتا ہے تو پھر وہاں تدبیر کام نہیں کرتی۔

③ دعا قضا وقدر کو ٹال دیتی ہے۔

④ حدیث کے راویوں نے کس قدر امانت وعدالت کے ساتھ علم حدیث کو آگے پہنچایا، حضرت ابان قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ میں نے جو روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، بالکل امانت کے ساتھ من وعن بیان کی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

⑤ سلف صالحین کی قوت یقین کا بیان کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر کس قدر پختہ یقین تھا کہ آپ نے جو فرمایا ہے اور یہ کہ وہ سچ ہے اگر میں وہ دعا پڑھ لیتا تو مجھے یہ تکلیف نہ پہنچتی۔

۲۴۹۔ بَابُ مَا يَقُوْلُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

۲۴۹۔ باب: سونے کے وقت پڑھنے کی دعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ الآيات. [آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے جانے میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں، وہ جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں"۔

۱۴۵۸۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۴۵۸۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ)) رواهُ البخاريّ.

جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا اور مرتا ہوں''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۱۷) اور (۱۴۴۶) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤٥٩ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: ((اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا اَوْ: اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((اَلتَّسْبِيْحُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ)). وفي رواية : ((اَلتَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ)). متفق عليه.

۱۴۵۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: ''جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو ۳۳،۳۳ بار اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہو'' اور ایک روایت میں سبحان اللہ ۳۴ مرتبہ کہنے کا ذکر ہے اور ایک روایت میں اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ کہنے کا ذکر ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٢١٥ـ ٢١٦ ـ فتح)، ومسلم (٢٧٢٧) والرواية الثانية عند البخاري (١١/ ١١٩ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ بندے کو چاہیے کہ وہ جس طرح خود دنیا سے بے رغبتی اور قناعت کی زندگی بسر کرتا ہے اسی طرح اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی تلقین کرے۔

مذکورہ واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے کام کاج کرتیں تو وہ مشقت محسوس کرتیں' ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہنے پر ایک خادم کی ضرورت لے کر آپ کے پاس پہنچیں تو رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور انہیں یہ وظیفہ سکھایا۔

❷ اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا کہ عورت پر اپنے خاوند کی خدمت کرنا واجب ہے جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خادم کا مطالبہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ خدمت چھوڑ دو بلکہ یہ انہیں وظیفہ بتایا۔

❸ یہ مذکورہ وظیفہ پڑھنے سے کام کاج کرنے سے تھکاوٹ نہیں ہوتی' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خادم کے مطالبے پر یہ وظیفہ بتایا اور فرمایا کہ یہ وظیفہ خادم کے مل جانے سے بہتر ہے۔

❹ اس وظیفے پر مداومت ہونی چاہیے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ وظیفہ سنا ہے تب سے میں نے اسے پڑھنا ترک نہیں کیا۔ ان سے پوچھا گیا کیا صفین کی رات میں بھی ترک نہیں کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! صفین کی رات میں بھی اسے پڑھنا ترک نہیں کیا۔

١٤٦٠ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ، فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا

۱۴۶۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے تہ بند کے اندرونی حصے کے ساتھ بستر کو جھاڑ لے اس لیے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ؛ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا، فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)). متفقٌ عليه.

اسے معلوم نہیں کہ اس کے بعد کون اس بستر پر آیا' پھر یہ دعا پڑھے: ''اے میرے رب! میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو بستر پر رکھا ہے اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا' اگر تو نے (دوران نیند) میری روح قبض کر لی تو پھر اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو پھر اس کی ویسے ہی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۱۲۵۔ ۱۲۶ ۔ فتح)، ومسلم (۲۷۱٤).

غريب الحديث☆ (بداخلة إزاره) ''اپنے تہ بند کی اندرونی طرف سے''۔ (أمسكت نفسي) ''تو نے میری روح قبض کر لی''۔ (إن أرسلتها) ''اگر تو نے اسے چھوڑ دیا'' یعنی دنیا میں باقی رکھا۔

فقه الحديث☆ ❶ بستر پر لیٹنے سے پہلے اسے جھاڑ لینا چاہیے' تا کہ کوئی موذی چیز اس پر نہ ہو۔

❷ بندے کی پوری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منہج سے مربوط ہونی چاہیے اور تمام کاموں کا آغاز اللہ کے نام کے ساتھ کرنا چاہیے۔

❸ اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے اور لحہ بھر کے لیے بھی ہمیں اپنے نفس کے حوالے نہ کرے۔

١٤٦١ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. متفقٌ عليه.

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: ((النَّفْثُ)): نَفْخٌ لَطِيفٌ بِلَا رِيقٍ.

۱۴۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنے ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور انہیں اپنے جسم پر پھیر لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

اور بخاری ومسلم ہی کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر لیٹتے تو آپ اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے' پھر ان میں پھونک مارتے اور ﴿قل هو الله أحد﴾' ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ پڑھتے' پھر جس قدر ممکن ہوتا آپ ان ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر پھیرتے' اپنے سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے ان کو پھیرنا شروع کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

اہل لغت نے (النفث) کے معنی کیے ہیں ''تھوک کے بغیر لطیف انداز میں پھونک مارنا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۶۲، ۱۱/ ۱۲۵ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۹۲).

فقه الحديث☆ ❶ بستر پر لیٹنے کا مسنون طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

❷ قرآن مجید کی تاثیر بیان کی گئی ہے کہ اس کو پڑھ کر جسم پر پھونکنے سے انسان اللہ کے حکم سے شیاطین وغیرہ کے شر سے بچ جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ دم کرتے وقت جسم پر ہاتھ پھیرنا زیادہ نفع مند ہے۔

❹ معوذات پناہ دینے والی سورتیں یعنی سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس ہیں' انہیں معوذات اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے ذریعے سے اللہ سے پناہ طلب کی جاتی ہے۔

۱۴٦۲ ـ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ)). متفقٌ عليهِ.

۱۴٦۲۔ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "جب تم اپنے بستر کی طرف آؤ تو وضو کرو جس طرح تم نماز کے لیے وضو کرتے ہو' پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو: "اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیری طرف سونپ دیا' اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' اپنی ٹیک تیری طرف لگا دی تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے' تیری گرفت سے بچنے کے لیے تیرے سوا کوئی ٹھکانا ہے نہ جائے پناہ۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی' تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا" پس اگر تم (یہ کلمات پڑھ کر) فوت ہو گئے تو تم فطرت اسلام پر فوت ہو گئے اور ان کلمات کو اپنی گفتگو کا آخری حصہ بنانا"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۸۱۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴٦۳ ـ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوَى اِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ)). رواهُ مسلمٌ.

۱۴٦۳۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ پس کتنے ہی ایسے ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۷۱۵).

غريب الحديث☆ ① (آوانا) ہمیں ٹھکانا اور مسکن عطا فرمایا جہاں ہم قرار پکڑتے ہیں۔ ہر بندہ اپنے ٹھکانے ہی پر قرار پکڑتا ہے اس لیے اس نعمت کے حصول پر بندے کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

② جس بندے کو کھانا پینا اور رہائش میسر ہو تو اس کی یقیناً اللہ تعالیٰ نے کفایت کی اور ٹھکانا دیا۔

③ رسول اللہ ﷺ نے نیند کے وقت کھانے پینے کا ذکر کیا' اس لیے کہ کھانے پینے کے بعد ہی بندے کو نیند آتی ہے۔

④ اللہ ہی ہے جو بندے کو بعض چیزوں کے شر سے بچاتا ہے اور ان کے کھانے پینے کا انتظام فرماتا ہے۔

⑤ بندے کو چاہیے کہ وہ نعمتوں کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرے اور اپنے سے کم مرتبہ اور کم آسودہ حال لوگوں کو دیکھے تاکہ مزید شکر ادا کرے۔

۱۴٦۴ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ

۱۴٦۴۔ حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((**اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ.

سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! مجھے اس روز اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا''۔ (ترمذی حدیث حسن ہے)

وَرَوَاهُ أَبُودَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا؛ وَفِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ابوداؤد نے اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور اس میں ہے کہ آپ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (۳۳۹۸)، وأبو داود (۵۰۴۵)، وأخرجه الترمذي (۳۳۹۹) من حديث البراء بن عازب رضي الله عنه ولم يذكر فيه ((**ثلاث مرات**)).

فقه الحديث☆ ❶ دائیں پہلو پر لیٹنا مستحب ہے۔

❷ نبی ﷺ کا اپنے رب کے حضور تواضع اور خضوع کرنے کا بیان۔

❸ انسان کو اللہ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس سے پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے اور نیک کام مسلسل کرتے رہنا چاہیے جن سے اللہ راضی ہو جائے۔

❹ حشر و معاد کا بیان کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بندوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ (**اللهم حاسبنا حسابا يسيرًا**) آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الدَّعْوَاتِ

دعا کے مسائل

دعا کا لفظ عام ہے جس کا معنی پکارنا ہے' پھر پکارنے والے' پکارے جانے والے' پکار کے موقع محل اور پکارنے والے کی نیت وغیرہ کی مختلف نوعیات کے لحاظ سے اس کے معانی مختلف ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی یہ لفظ مذکورہ مختلف نوعیات کے لحاظ سے کئی مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے' چند معانی درج ذیل ہیں:۔

الف) توحید: ﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا﴾ [الجن: ۲۰]

ب) عبادت: ﴿وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ﴾ [یونس: ۱۰۶]

ت) استغاثہ: ﴿وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [البقرة: ۲۳]

ث) السوال والطلب: ﴿اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [المومن: ۶۰]

ج) النداء: ﴿يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ [الاسراء: ۵۲]

ح) الثناء: ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ [الاسراء: ۱۱۰]

خ) القول: ﴿دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [یونس: ۱۰]

۲۵۰۔ بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ۶۰]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [الأعراف: ۵۵]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ الآية [البقرة: ۱۸۶]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ الآية [النمل: ۶۲]

۲۵۰۔ باب: دعا کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا''۔

اور فرمایا: ''تم اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور پوشیدہ طریقے سے پکارو' بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا''۔

نیز فرمایا: ''اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں (تو آپ بتا دیں میں قریب ہوں) میں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے''۔

اور فرمایا: ''اور کون ہے جو لاچار کی پکار کو جب وہ پکارے قبول کرتا اور برائی (تکلیف) کو دور کرتا ہے؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح الآیات: اللہ تعالیٰ ایسی فیاض ذات ہے کہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اپنی ہر ضرورت اور پریشانی میں اسے پکاریں' اس سے الحاح وزاری کریں حتیٰ کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو وہ بھی اسی سے مانگیں۔ اللہ تعالیٰ تو حکم فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا' بلکہ اگر اس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے' اس لیے کہ اس کے پاس لامتناہی اور لازوال خزانے ہیں اور اگر وہ تمام مخلوق کی تمام حوائج وضروریات ایک ہی لمحے میں پوری فرمادے تو اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اس کے برعکس اگر کسی بندے سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر میں نے لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنا شروع کردیں تو میں فقیر ہو جاؤں گا' میرا مال کم پڑ جائے گا' اس لیے وہ اپنے دروازے پر دربان بٹھا دیتا ہے کہ مجھ سے کوئی ملاقات کرے نہ کوئی مجھ سے مطالبہ کرے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ خود آواز دیتا ہے' کیا کوئی پکارنے والا ہے کہ میں اس کی پکار کو سنوں اور قبول کروں گا؟ کیا کوئی سائل ہے کہ میں اس کی دادرسی کروں؟ اور کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کو معاف کردوں؟ یعنی اللہ تعالیٰ خود دعا کرنے کی ترغیب دیتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا'' صرف سنوں گا ہی نہیں بلکہ قبول بھی کروں گا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مجھے جہری آواز سے پکارنا کوئی ضروری نہیں بلکہ پست آواز میں دعا کرنا بہتر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محتاجی کو کسی پر ظاہر بھی نہیں کرتا کہ کوئی دوسرا شخص اس کی فریاد کو سن لے۔ نیز فرمایا کہ اگر میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں بتادو کہ میں تو بہت قریب ہوں' سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ آخری آیت میں استفہامیہ انداز میں فرمایا کہ مضطر اور لاچار کی فریاد کون سنتا، قبول کرتا اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے لہٰذا صرف اسی سے دعائیں کرنی چاہییں۔

١٤٦٥ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۶۵۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے''۔ (ابوداود' ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في الأدب المفرد (٧١٤)، وأبو داود (١٤٧٩)، والترمذي (٣٢٤٧ و ٣٣٧٢)، وابن ماجه (٣٨٢٨)، وأحمد (٤/ ٢٦٧ و ٢٧١ و ٢٧٦ و ٢٧٧)، والحاكم (١/ ٤٩١).

فقه الحدیث☆ ❶ دعا عبادت کا مغز ہے' اس لیے یہ اخلاص اور صواب پر مشتمل ہونی چاہیے۔

❷ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کے سامنے عاجزی کا اظہار کرے' اپنی ضرورت اس کے سامنے پیش کرے اور اس چیز کا اعتراف کرے کہ وہ اس کا مولا اور مددگار ہے' وہ اس کی دعا قبول کرنے پر قادر ہے' خواہ وہ اسے مطلوبہ چیز بھی دے دے یا اسے قیامت کے دن تک مؤخر کردے یا اس کے عوض اس سے کوئی تکلیف یا اس کے مقدر میں لکھا ہوا کوئی حادثہ دور کردے۔

❸ بندے کے لیے یہی مستحب ہے کہ وہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور توکل کرے اور اس کے علاوہ کسی سے کسی چیز کی امید نہ رکھے۔

١٤٦٦ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ، وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۴۶۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ دعاؤں کو ترک کردیتے تھے۔ (ابوداود۔ سند جید ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث ☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٤٨٢).

غريب الحديث ☆ (الجوامع) ایسی دعائیں جو الفاظ میں تو کم ہوں لیکن مفہوم میں بہت وسیع ہوں' نیز ان دعاؤں میں اہم امور و مطالب کو پیش کیا جائے۔

فقه الحديث ☆ ❶ مختصر الفاظ میں دعا کرنا مستحب ہے لیکن ان کا مفہوم جامع ہو۔

❷ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جوامع الکلم عطا فرمائے ان مختصر الفاظ میں مختلف قسم کی حکمتیں اور بہت سے علوم جمع فرما دیے۔ اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ دعا رسول اللہ ﷺ کے الفاظ میں کی جائے کیونکہ وہ الفاظ بہت جامع ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے سکھلائے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں جن میں بہت زیادہ تاثیر اور برکت ہے۔

❸ بہترین کلام وہ ہے جو مختصر اور مدلل ہو' اس لیے منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے آسان ترین راستہ اختیار کرنا چاہیے اور کسی بات کا مفہوم بیان کرنے کے لیے مختصر الفاظ استعمال کرنے چاہییں۔

١٤٦٧ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). متفقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۶۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی: ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی خیر و بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ (جہنم) کے عذاب سے بچا''۔ (متفق علیہ)

زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ: وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ.

مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بھی دعا کرنے کا ارادہ فرماتے تو یہی دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا کرتے تو اس کے ساتھ یہ دعا بھی کرتے۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٨/ ١٨٧ـ١٨٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٦٩٠)' والزيادة عند مسلم.

غريب الحديث ☆ (كان أكثر دعاء النبي) ''نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی'' یعنی آپ اس دعا پر دوام فرماتے تھے۔

فقه الحديث ☆ ❶ اس دعا کو کثرت سے کرنا مستحب ہے' اس لیے کہ اس کے الفاظ تو مختصر ہیں لیکن مفہوم اس قدر وسیع ہے کہ دونوں جہانوں کی بھلائیوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

❷ رسول اللہ ﷺ بھی یہ دعا اس لیے کثرت سے کرتے تھے کہ اس میں دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا احاطہ ہے اور جہنم کے عذاب سے بچاؤ کی درخواست ہے۔

❸ اسلامی تعلیمات کتنی پر حکمت ہیں کہ دنیا کی طلب بھی بھلائی کے ساتھ مشروط کی ہے کہ یا اللہ! دنیا میں خیر و بھلائی عطا فرما۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''دنیا میں بھلائی عطا فرما'' سے مراد دنیا کی تمام بھلائیاں ہیں' جیسے عافیت، اچھی رہائش، حسین اور صالح بیوی، نیک اولاد، رزق میں کشائش، علم نافع، عمل صالح اور اس طرح کی دیگر چیزیں اور ''آخرت میں بھلائی عطا فرما'' اس میں سب سے اعلیٰ بھلائی جنت میں داخلہ ہے' اس کے علاوہ قیامت والے دن کی گھبراہٹ سے امن اور آسان حساب۔ علاوہ ازیں عرش رحمان کا سایہ' حوض کوثر کا پانی' رسول اللہ ﷺ کی شفاعت جیسے بے شمار اخروی امور اس میں شامل ہیں۔ ''اور عذاب جہنم سے بچا'' اس کے لیے ضروری ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے محارم کے ارتکاب سے اجتناب کیا جائے اور شبہات سے بچا جائے۔

❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سنت پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے تھے جیسا کہ حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عمل بتایا گیا ہے کہ وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھتے تھے' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤٦٨ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۶۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، عفت و پاکدامنی اور غنا و بے نیازی کا سوال کرتا ہوں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۱) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤٦٩ - وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ)). رواه مسلم.

وفي رواية لَهُ عَنْ طَارِقٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَقُولُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ)).

۱۴۶۹۔ حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اسے نماز سکھاتے اور پھر اسے ان کلمات کے ذریعے دعا کرنے کا حکم فرماتے: ''اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت سے نواز' مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما''۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں حضرت طارق رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' اس وقت جب ایک آدمی آپ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہا کرو' اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما'' پس یہ کلمات تیرے لیے تیری دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کر دیں گے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٩٧) (٣٥)، والرواية الثانية عنده (٢٦٩٧) (٣٦).

فقه الحديث☆ ❶ دین میں نماز کی اہمیت کا بیان کہ یہ اس کا ستون ہے۔
❷ رسول اللہ ﷺ کی لوگوں کو خیر و بھلائی سکھانے کی فکر و کوشش۔
❸ بندے کا اپنے گناہوں کا اعتراف اور استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا سبب ہے۔
❹ بندہ مومن کا سب سے بڑا مقصد ہدایت کی راہنمائی اور اس پر استقامت ہے۔
❺ بندہ مومن کو اگر رزق میں کشائش حاصل ہو جائے تو وہ معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر اللہ کی اطاعت و عبادت کرتا ہے۔
❻ بندے کو اپنے رب سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کرنی چاہییں۔

١٤٧٠ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (یہ دعا) فرمایا کرتے: ''اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٥٤).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ انسانوں کے دل اللہ کی دو انگلیوں میں ہیں' وہ انہیں جس طرح چاہتا ہے پھیرتا ہے۔

❷ بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت و استقامت اور عدم زیغ کے بارے میں مدد طلب کرتا رہے۔ اس لیے کہ اگر بندے کو اس کے اپنے نفس کے سپرد کر دیا جائے تو یہ ہلاک ہو جائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ وہ ہمیں لمحہ بھر کے لیے بھی اپنے نفسوں کے حوالے نہ کرے۔

❸ بندہ مومن نجات کے لیے کوشاں رہتا ہے اور نجات کی راہوں پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق طلب کرتے ہوئے صرف ہدایت کے دروازوں پر دستک دیتا ہے۔

١٤٧١ ـ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رِوَايَةٍ : قَالَ سُفْيَانُ: أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا.

۱۴۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے محنت کی مشقت، شقاوت و بدبختی کے آ لینے' بری تقدیر' فیصلے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگو۔'' (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ میں نے ان میں سے ایک بات زیادہ بیان کی ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ١٤٨ و ٥١٣ ـ فتح)، ومسلم (٢٧٠٧).

غريب الحديث☆ (الجهد) ''مشقت''۔ (الدرك) ''ادراک، الحاق''۔ (الشقاء) ''شدت، تنگی، بدنصیبی''۔ (الشماتة) ''دشمن کی خوشی' اور ایک معنی ہے ''دشمن کو تکالیف آنے پر خوش ہونا''۔

فقه الحديث☆ ❶ مذکورہ اشیاء سے پناہ طلب کرنا مستحب ہے۔

❷ غیر ارادی طور پر مسجع کلام بیان کرنا ناپسندیدہ نہیں' اس لیے کہ یہ تکلف اور تصنع یا بناوٹ نہیں۔

❸ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا مستحب اور مشروع ہے کیونکہ اس طرح بندہ اپنی عاجزی اور تضرع کا اظہار کرتا ہے۔

❹ حدیث کے راویوں کی امانت و دیانت کا بیان کہ اگر کسی چیز کے روایت کرنے میں کوئی شک ہوا تو انھوں نے فوراً بتا دیا' جیسا کہ حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ مجھے شک ہے کہ میں نے ایک بات زیادہ بیان کی ہے۔ انھوں نے اس کی وضاحت کر دی' آخری عمر میں انہیں یاد نہیں رہا تھا کہ وہ اضافہ کون سا ہے؟ لیکن دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آخری بات (شماتة الأعداء) ہی ہے۔

١٤٧٢ ـ **وَعَنْهُ** قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ، وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دین کی درستی فرما دے' جو میرے امور دنیا کے تحفظ کا ذریعہ ہے' میرے لیے میری دنیا بہتر بنا دے جس میں میں نے زندگی بسر کرنی ہے' میرے لیے میری آخرت بہتر بنا دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور زندگی کو میرے لیے نیکیوں میں اضافے کا باعث بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٢٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (عصمة أمری) ''میرے معاملات کے تحفظ کا ذریعہ''۔ (التی فیها معاشی) ''جس میں میں نے زندگی بسر کرنی ہے''۔ (التی فیها معادی) ''جس میں میں نے لوٹ کر جانا ہے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ اسلام بندے کو تحفظ دیتا ہے اور اسے گناہ و گمراہی میں مبتلا ہونے سے بچاتا ہے۔

❷ مسلمان اپنی دنیا کی زندگی میں اس طرح محنت کرتا ہے کہ جیسے اس نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور آخرت کے لیے بھی ایسے ہی محنت کرتا ہے جیسے اس نے کل فوت ہو جانا ہے۔

❸ بندہ مسلم کی طویل عمر اعمال خیر میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔

❹ بندہ مومن اپنے رب سے ملاقات کر کے فتن و شرور سے بچ کر راحت محسوس کرتا ہے۔

❺ بندہ مومن کو چاہیے کہ وہ اچھے طریقے سے عبادت کرے، عمل کو مضبوط اور پختہ کرے، اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور ہر معاملے میں اس سے مدد طلب کرے۔

١٤٧٣ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي، وَسَدِّدْنِي)).

وَفِي رِوَايَةٍ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالسَّدَادَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو اے اللہ! مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے سیدھا رکھ''۔

اور ایک روایت میں ہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، استقامت اور ہر کام میں میانہ روی کی درخواست کرتا ہوں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٢٧٢٥).

غریب الحدیث☆ (السداد) ''استقامت اور ہر کام میں میانہ روی'' اس سے مراد یہ ہے کہ اے اللہ! مجھے تمام کاموں میں سیدھی راہ پر رکھنا۔ (الهدی) ''ہدایت''۔

فقه الحدیث☆ ❶ داعی کو چاہیے کہ وہ اپنے عمل کو درست رکھے اور وہ اس طرح ممکن ہے کہ سنت کے مطابق عمل کیا جائے اور اس کے ہر عمل میں جذبۂ اخلاص ہو۔

❷ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام امور میں اللہ سے مدد طلب کرے۔

١٤٧٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَالْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے ذریعے سے عاجز ہو جانے، سستی، بزدلی نیز بڑھاپے اور بخل سے پناہ چاہتا ہوں میں عذاب قبر اور حیات و ممات کے فتنوں سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

ایک اور روایت میں ہے: ''قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٢٧٠٦)، والرواية الثانية عند البخاري (١١/ ١٧٣ ـ فتح).

حدیث کا دوسرا حصہ مسلم کی بجائے بخاری میں ہے، امام نووی رحمہ اللہ کو وہم ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (الجبن) ''بزدلی''۔ (ضلع الدین) ''قرض کا بوجھ''۔ (غلبة الرجال) ''لوگوں کا غلبہ اور تسلط''۔

فقه الحدیث☆ ❶ یہ دعا جوامع الکلم میں سے ہے' اس لیے کہ رزائل کی تین قسمیں ہیں: (۱) روحانی (۲) جسمانی (۳) خارجی۔ حدیث میں تینوں قسم کے رزائل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔

❷ ''عجز و کسل'' دونوں کا آپس میں تعلق ہے' کیونکہ انسان دو وجہ سے کسی کام کے کرنے میں ناکام رہتا ہے: (۱) کام کرنے کی قدرت و طاقت نہ ہو تو پھر انسان اس کام سے عاجز ہوتا ہے۔ (۲) اور اگر قدرت و طاقت ہونے کے باوجود عدم ارادہ کی وجہ سے وہ کام نہ کر سکے تو اسے کسل اور سستی کہتے ہیں اور یہ کیفیت قابل ملامت ہے۔ جیسے کہ بعض اوقات انسان کوئی کام (نماز پڑھنا وغیرہ) کر سکتا ہے لیکن سستی کی وجہ سے نہیں کر پاتا۔

❸ بندے سے متوقع نیکی دو طرح سے ممکن ہے' اس کے مال سے یا اس کے جسم و جان سے۔ اس نیکی میں دو ہی مانع ہیں بخل اور سستی و کمزوری' اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پناہ مانگی ہے۔

❹ عذاب قبر کا اثبات اور اس کے فتنے سے پناہ مانگنے کا حکم۔

❺ رسول اللہ ﷺ نے قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط و غلبے سے بھی پناہ طلب کی ہے کیونکہ قرض کا غلبہ بندے کی عقل و دانش کو ختم کر دیتا ہے اور لوگوں کا تسلط عزت ختم کر دیتا ہے۔

١٤٧٥ ـ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَفِي بَيْتِي)) وَرُوِيَ: ((ظُلْمًا كَثِيرًا)) وَرُوِيَ ((كَبِيرًا)) بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ، فَيَنْبَغِي أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَيُقَالُ: كَثِيرًا كَبِيرًا.

۱۴۷۵۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو'' اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں' پس تو اپنی خاص مغفرت سے مجھے معاف کر دے' اور مجھ پر رحم فرما' بے شک تو بہت بخشنے والا' نہایت رحم کرنے والا ہے''۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں ہے: (وفی بیتی) کہ ''میں وہ دعا اپنے گھر میں پڑھ لیا کروں''۔ (ظلما کثیرا) کی بجائے (ظلما کبیرا) بھی روایت کیا گیا ہے۔ پس دونوں کو جمع کر لینا چاہیے اور اس طرح پڑھنا چاہیے (ظلمت نفسی ظلما کثیرا کبیرا)۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣١٧ ـ فتح)، ومسلم (٢٧٠٥).

فقه الحدیث☆ ❶ سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

❷ انسان خطا کا پتلا ہے' وہ نیکی کے جس مقام پر بھی پہنچ جائے اس سے غلطی اور کمی کوتاہی ہو جانے کا امکان ہے' اس لیے بندے کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے رہنا چاہیے۔

❸ گناہ کا اعتراف و اقرار انسان کو توبہ پر آمادہ کرتا ہے اور توبہ سے مغفرت کا دروازہ کھلتا ہے۔

❹ علم حاصل کرنے کے لیے کسی عالم سے رابطہ کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے دعا سکھائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کفر دون کفر، فسق دون فسق اور ظلم دون ظلم ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ''ظلمت نفسی'' کی دعا سکھائی لیکن اس ظلم سے مراد شرک نہیں، پس یہ ظلم دون ظلم ہے۔

١٤٧٦ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي، وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۷۶۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری خطا، میری جہالت، میرا اپنے معاملے میں حد سے تجاوز اور میری وہ کوتاہی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے، اے اللہ! جو میں نے سنجیدگی سے کیا یا غیر سنجیدگی سے کیا، نادانستہ کیا یا عمداً کیا، یہ سب میری ہی طرف سے ہوا، پس تو معاف فرما دے۔ اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے، پوشیدہ اور علانیہ اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سارے گناہ معاف کر دے، تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ١٩٦ - فتح)، ومسلم (٢٧١٩).

غريب الحديث☆ (الخطيئة) ''گناہ، غلطی، خطا''۔ (الإسراف) ''کسی بھی معاملے میں حد سے تجاوز کرنا''۔ (وكل ذلك عندي) ''یہ تمام گناہ مجھ میں ہیں یا ہو سکتے ہیں''۔

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے حضور تواضع اور خضوع، اس میں امت کے لیے راہنمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام رسالت پر فائز ہونے کے باوجود کس قدر اللہ کے حضور مغفرت کی دعا فرماتے تھے۔ پس امت کو تو کسی بھی لمحے توبہ و استغفار سے غفلت نہیں برتنی چاہیے۔ اس لیے کہ امت کے افراد سے تو غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں۔

❷ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام قسم کے گناہوں سے معافی مانگتا رہے اور جو گناہ کر کے بھول گیا ہے ان کی بھی معافی مانگے۔

❸ کسی کو آگے بڑھانا اور کسی کو پیچھے کر دینا یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لیے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

١٤٧٧ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں اس کام کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کیا اور اس کام کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧١٦).

فقه الحديث☆ ❶ نبی ﷺ اپنے رب کے حق میں کمی کے معاملے میں بہت فکر مند رہتے تھے۔

❷ بندے کو اپنے عمل پر کبھی اترانا نہیں چاہیے بلکہ اللہ سے ہر وقت استغفار کرتے ہوئے نیک عمل کرتے رہنا چاہیے اور اس کی رحمت کی امید رکھنی چاہیے۔ ایک مومن کی یہی شان ہے کہ وہ خوف اور امید کے درمیان رہتا ہے۔

١٤٧٨ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

۱۴۷۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ؛ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بھی کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے (مصیبت میں) بدل جانے، تیرے اچانک پکڑ لینے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۷۳۹).

غريب الحديث☆ (تحول عافيتك) ''تیری عافیت کے (کسی مصیبت میں) بدل جانے سے''۔ (فجاءة نقمتك) ''تیری اچانک پکڑ سے''۔ (جميع سخطك) ''تیری ہر قسم کی ناراضی سے''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا واجب ہے' اس سے اللہ مزید نعمتوں سے نوازتا ہے اور ناشکری زوال نعمت کا سبب ہے۔

❷ نعمت کا چھن جانا یا تو کلیتاً ہوتا ہے یا جزوی طور پر۔ ہر حالت میں اور ہر بری حالت سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ اور پھر نعمت کا اچانک چھن جانا بتدریج چھن جانے سے زیادہ شدید ہے۔ اس لیے کہ یہ اچانک سب کچھ ہو جانا اللہ کی سخت ناراضی کا باعث اور مزید محرومی کا پیش خیمہ ہے' جبکہ تدریج میں بندے کے لیے تنبیہ ہوتی ہے کہ ٹھیک ہو جاؤ' اصلاح کر لو اور اپنے رب سے تعلقات بہتر بناؤ' اس کی طرف توبہ کر لو۔

❸ اللہ کی ہر قسم کی ناراضی سے بچنا اور دور رہنا چاہیے۔

۱۴۷۹۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷۹۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عجز و کسل، بخیلی اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما' اس کا تزکیہ فرما' تو سب سے بہتر تزکیہ کرنے والا ہے' تو ہی اس کا کارساز اور مولیٰ و مددگار ہے۔ اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے' ایسے دل سے جو نہ ڈرے' ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۷۲۲).

غريب الحديث☆ (آت) ''عطا فرما''۔ (زكها) ''اسے (رذائل سے) پاک کر دے''۔ (وليها) ''تو اس کا کارساز و مددگار ہے''۔ (مولاها) ''تو اس کا مالک و آقا ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو گناہوں سے پاک صاف رکھے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب نیکی کے کاموں کی پابندی کی جائے اور گناہ کے کاموں سے اجتناب کیا جائے۔

❷ علم نافع وہی ہے جو انسان کا تزکیہ نفس کرے اور دل میں خشیت الٰہی پیدا کرے اور پھر اس کا باقی تمام اعضاء پر اثر ظاہر ہو۔

❸ ڈرنے والا دل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مضطرب اور خوف زدہ ہو جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ حرص دنیا کی مذمت کی گئی ہے اور اس دنیا کی لذات سے سیر نہ ہونے سے اللہ سے پناہ طلب کی گئی یعنی قناعت کا سوال کیا گیا ہے۔

❺ بندے کو چاہیے کہ وہ دعا کی قبولیت کے لیے جو شرائط ہیں انہیں پورا کرے اور اگر کہیں کوئی کمی ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ دعا کی کی قبولیت کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

① اخلاص: عبادت کی قبولیت کے لیے اخلاص شرط اول ہے چونکہ دعا عبادت ہے اس لیے اس میں بھی اخلاص شرط ہے۔

② جلدی نہیں کرنی چاہیے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بندے کی دعا قبول فرماتا رہتا ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے''۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے میں اتنے عرصے سے دعا کر رہا ہوں ابھی تک قبول ہی نہیں ہوئی اور وہ مایوس ہو کر دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے''۔

③ خیر کی دعا کرنی چاہیے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے'۔ یعنی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں کرنی چاہیے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا: ''اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے بد دعا نہ کیا کرو' ممکن ہے وہ قبولیت کی گھڑی ہو اور تمہاری بد دعا قبول ہو جائے''۔

④ یقین اور حضور قلب: دعا کی قبولیت کے لیے یقین قلب کا ہونا بھی ضروری ہے۔ عدم یقین اور بے خیالی سے دعا نہیں کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کیا کرو' سن لو! اللہ تعالیٰ غافل دل سے کی ہوئی دعا قبول نہیں فرماتا''۔

⑤ حلال غذا: دعا کی قبولیت کے لیے غذا کا حلال ہونا بھی ضروری ہے' کیونکہ حرام خوری کرنے والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

١٤٨٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ. فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: ((وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرا مطیع کر دیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تجھ پر توکل اور بھروسا کیا' تیری طرف ہی رجوع کیا' تیری ہی مدد سے میں (دشمنوں سے) لڑا' میں تجھے ہی حکم (فیصل) تسلیم کیا' پس تو میرے اگلے اور پچھلے' پوشیدہ اور علانیہ سارے گناہ معاف کر دے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں ''گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ممکن ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۵) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤٨١ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهٰذَا

۱۴۸۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں آگ کے فتنے' آگ کے عذاب اور غنا و فقر کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔ (ابوداود، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ الفاظ ابوداود کے ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ.

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٥٤٣)، والترمذى (٣٤٩٥)، وابن ماجه (٣٨٣٨)، والنسائى (٨/ ٢٦٢ ـ ٢٦٣)، وأحمد (٦/ ٥٧ و ٢٠٧).

غريب الحديث☆ (فتنة النار) ''آگ کے فتنے سے'' اس سے مراد دوزخ کے داروغوں کا وہ سوال ہے کہ جب بھی کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ (شر الغنى) ''تونگری کے شر سے'' یعنی مال جمع کرنے کی حرص ومحبت جو حلال وحرام میں تمیز ختم کر دے۔ (شر الفقر) ''فقر وتنگ دستی کا شر'' جو انسان کو کسی حرام کے ارتکاب پر مجبور کر دے۔

فقه الحديث☆ ❶ ایسے فتنوں سے دور رہنا واجب ہے جو جہنم میں جانے کا باعث بنیں۔

❷ انسان کی آزمائش کبھی امیری کی حالت میں ہوتی ہے اور کبھی غریبی کی حالت میں' یہ دونوں حالتیں فتنہ ہیں۔

❸ امیری کی حالت میں ایسے اسباب سے دور رہنا چاہیے جو انسان کے لیے نقصان دہ ہوں۔ جیسے تکبر، فخر وغرور اور مال جمع کرنے کی حرص، طمع' نیز حرام طریقے سے مال جمع کرنا اور پھر ادائے حق میں بخل سے کام لینا۔

❹ تنگ دستی کے عالم میں بھی ہلاکت کے اسباب سے بچنا چاہیے۔ جیسے تقدیر کا گلہ شکوہ، اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا اور حسد کی آگ میں جلنا یا پھر اس حالت میں مال حاصل کرنے کے لیے حرام ذرائع اختیار کرنا۔

❺ جہنم کی آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے اور ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

١٤٨٢ ـ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ، وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَهْوَاءِ)). رَوَاهُ الترمذيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۸۲۔ حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: ''اے اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور (بری) خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذى (٣٥٩١)، والحاكم (١/ ٥٣٢) وغيرهما.

فقه الحديث☆ ❶ اخلاق واعمال دو قسم کے ہیں: محمودہ ومذمومہ۔ پس جو آپ ﷺ کی سنت کے موافق ہوں وہ محمودہ (قابل تعریف) ہیں اور جو اس کے برعکس ہوں وہ مذمومہ (قابل مذمت) ہیں۔

❷ برے اخلاق جیسے فخر وغرور، تکبر، حسد اور بغاوت وسرکشی۔

❸ برے اعمال جیسے زنا، شراب نوشی اور دیگر محرمات۔

❹ بری خواہشات کی مذمت۔

❺ پس اچھے اخلاق واعمال اور نیک خواہشات کی دعا کرنی چاہیے۔

١٤٨٣ ـ وَعَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي دُعَاءً. قَالَ: ((قُلِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي)). رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ،

۱۴۸۳۔ حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کہو' اے اللہ! میں اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور شرم گاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ.

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٥٥١)، والترمذی (٣٤٩٢)، والنسائی (٨/ ٢٥٩ـ ٢٦٠).

غريب الحديث☆ (شر سمعی) ''کان کا شر'' جھوٹ، غیبت اور نافرمانی کی دیگر باتیں سننا کان کا شر ہے۔ (شر بصری) ''آنکھ کا شر'' غیر محرم کو دیکھنا یا کسی کو حقارت سے دیکھنا یا دیگر محرمات کو دیکھنا آنکھ کا شر ہے۔ (شر لسانی) ''زبان کا شر'' باطل اور لایعنی باتیں کرنا یا حق بیان کرنے سے خاموش رہنا یہ زبان کا شر ہے۔ (شر قلبی) ''دل کا شر'' دل کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی محبت اور یاد میں مشغول کرنا دل کا شر ہے۔ (شر منيي) ''شرم گاہ کا شر''۔

فقه الحديث☆ انسان کے حواس و اعضا نعمتیں ہیں' ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اُن کا شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو عضو جس مقصد کے لیے تخلیق کیا گیا ہے اس کا صحیح صحیح استعمال کیا جائے۔ پس ان اعضا کی اس طرح حفاظت کی جائے کہ ان کا استعمال اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔ ان کا غلط استعمال گناہ ہے۔ اور پھر ان اعضا کے بارے میں قیامت والے دن سوال ہوگا: ''کیونکہ کان اور آنکھ اور دل' ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔'' الاسراء: ٣٦) اور پھر قیامت والے دن یہی اعضا انسان کے خلاف گواہی دیں گے: ''ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔'' (یٰسین: ٦٥) پس ان اعضا کا صحیح استعمال کرنا چاہیے۔

١٤٨٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْأَسْقَامِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

١٤٨٤۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں برص، جنون، جذام اور دیگر بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٥٥٤)، والنسائی (٨/ ٢٧٠).

غريب الحديث☆ (البرص) ''برص: جسم پر سفید داغ پڑنے کا مرض''۔ (الجنون) ''دیوانگی''۔ (الجذام) ''کوڑھ کی بیماری' اس سے انسانی اعضا ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ (سيیء الأسقام) ''بری بیماریاں''۔

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ نے ان بری بیماریوں سے پناہ مانگی۔ یہ نہایت خطرناک بیماریاں ہیں' یہ خلقت اور خلق کو تباہ کر دیتی ہیں اور ایسے مریضوں سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔

❷ رسول اللہ ﷺ نے تمام بیماریوں سے پناہ نہیں مانگی۔ کیونکہ بیماری پر اگر صبر کیا جائے تو یہ گناہوں کا کفارہ ہے اور انسان کا بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی ناممکن ہے۔ اس لیے اگر بیماری آئے تو انسان کو دعا و دوا کے ساتھ ساتھ صبر بھی کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی اور اجر کی امید بھی رکھنی چاہیے۔

١٤٨٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

١٤٨٥۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اس لیے کہ وہ برا ساتھی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اس لیے کہ وہ بری باطنی خصلت ہے''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (١٥٤٧)، والنسائی (٨/ ٢٦٣).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن عجلان کے' وہ صدوق ہے۔

غریب الحدیث☆ (الضجیع) ''مضاجع'' سے ہے' اس سے مراد ایک ہی بستر پر ساتھ سونے والا یعنی ہم نشیں ساتھی۔ (الخیانة) ''امانت کی عدم ادائیگی''۔ (البطانة) ''باطنی خصلت''۔

فقه الحدیث☆ ❶ بھوک کی وجہ سے آرام کرنا مشکل ہو جاتا ہے' اس سے اعضا کمزور ہو جاتے ہیں' عبادت و اطاعت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے مسلسل نفلی روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

❷ ادائے امانت کی ترغیب۔

❸ ہر حال میں مکارم اخلاق پر ثبات و استقامت کا بیان و ترغیب۔

❹ اگر کسی شخص میں کوئی بری خصلت ہو تو اسے فوراً اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔

١٤٨٦ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: اِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي. فَاَعِنِّي. قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلْ: ((**اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ**)).

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۸۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا تو اس نے کہا میں اپنی کتابت (کی رقم ادا کرنے) سے عاجز آ گیا ہوں' پس آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ ان کی وجہ سے وہ بھی تیری طرف سے ادا فرما دے گا؟ یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! اپنے حلال کے ذریعے سے اپنے حرام سے میری کفایت فرما اور تو اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے مجھے بے نیاز فرما دے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه الترمذي (٣٥٦٣)، وأحمد (١/ ١٥٣)، والحاكم (١/ ٥٣٨).

یہ حدیث حسن ہے' لیکن بعض نے اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ انہوں نے اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی خیال کیا ہے جو ضعیف ہے جبکہ یہ عبدالرحمٰن بن اسحاق القرشی ہے جو حسن الحدیث ہے۔

غریب الحدیث☆ (عجزت عن کتابتی) ''میں اپنی کتابت (کی رقم ادا کرنے) سے عاجز آ گیا ہوں''۔ (اکفنی) ''میری کفایت فرما''۔

فقه الحدیث☆ ❶ مکاتب کی مدد کرنے کی ترغیب۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جو اپنے مالک سے معاہدہ کر لیتا ہے کہ اگر میں اتنی رقم ادا کر دوں تو آزاد ہو جاؤں گا۔

❷ مقروض قرض کی ادائیگی کے لیے سوال کر سکتا ہے۔

❸ رزق حلال قلیل بھی ہو تو وہ حرام کثیر سے بہتر ہے۔

❹ ہر قسم کا فضل اللہ کے اختیار میں ہے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی صرف اسی کی طرح منسوب ہونی چاہیے۔

❺ بندے کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ سے مدد طلب کرے۔

❻ حدیث میں مطلق پہاڑ کا ذکر ہے لیکن ایک حدیث میں پہاڑ کا نام ''ثبیر'' بھی مذکور ہے۔ پس قرض کی ادائیگی کے لیے یہ بہترین دعا ہے۔

١٤٨٧ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۴۸۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم علّم أباه حُصينًا كلمتين يدعو بهما: ((اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

ان کے والد حضرت حصین رضی اللہ عنہ کو دو کلمے سکھائے جن کے ساتھ وہ دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری رشد و ہدایت میرے دل میں ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه البخاری فی ((التاريخ الكبير)) (۳/ ۱)، والترمذی (۳۴۸۳)، والبيهقی فی ((الأسماء والصفات)) (ص ۵۳۴)، والدارمی فی ((الرد علی المريسی)) (ص ۲۴).

یہ حدیث ضعیف ہے' اس لیے کہ اس کی سند میں شبیب صدوق ہے مگر راے وہم ہوتا ہے اور حسن مدلس ہے' اور وہ یہاں ''عن'' سے روایت کر رہا ہے۔

غريب الحديث☆ (الرشد) ''ہدایت'' یعنی گمراہی کی ضد''۔ (أعذنی) ''مجھے بچا''۔

فقه الحديث☆ ❶ شرور نفس اور برے اعمال سے پناہ طلب کرنا واجب ہے اور یہ دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

❷ انسان کو دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے لمحہ بھر کے لیے بھی اس کے نفس کے سپرد نہ کرے' کیونکہ جو شخص اپنے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۴۸۸ـ وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ تَعَالَى، قَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ)) فَمَكَثْتُ أَيَّامًا، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ تَعَالَى، قَالَ لِي: ((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ! سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

۱۴۸۸۔ حضرت ابو الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کا میں اللہ سے سوال کروں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو''۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند دن کے بعد پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز سکھائیں جس کا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرو''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بطرقه ـ أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (۷۲۶)، والترمذی (۳۵۸۱)، وأحمد (۱/ ۲۰۹).

غريب الحديث☆ (العافية) ''عافیت'' یہ مصدر ہے اور یہ گناہوں کی معافی اور آفات و عیوب سے سلامتی پر دلالت کرتا ہے۔ (مكثت أيامًا) ''میں کچھ دن ٹھہرا رہا''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ سلامتی والا ہے' اس لیے اس سے دنیا و آخرت میں سلامتی طلب کرنی چاہیے۔

❷ جس شخص کو عافیت نصیب ہوگئی اسے دنیا و آخرت کی خیر کثیر نصیب ہوگئی۔ دنیا میں عافیت اسقام و آلام اور مصائب و فتن سے سلامتی ہے اور آخرت میں گناہوں کی معافی اور اللہ تعالیٰ کا قرب مراد ہے۔

❸ صحابہ رضی اللہ عنہم خیر و بھلائی اور حصول علم میں مزید کی جستجو میں رہتے تھے۔

۱۴۸۹ـ وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ

۱۴۸۹۔ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ)). رَوَاهُ التِّرمذي، وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

سے عرض کیا اے ام المومنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں ہوتے تو آپ کون سی دعا زیادہ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ آپ ﷺ یہ دعا اکثر کیا کرتے تھے: ''اے دلوں کے پھیرنے اور بدلنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ صحیح بشواهده ۔ أخرجه الترمذی (۳۵۲۲)، وابن أبی عاصم فی ((السنة)) (۲۲۳ و ۲۳۲)، وأحمد (۶/ ۳۰۲ و ۳۱۵)، والآجری فی ((الشريعة)) (۳۱۶).

غریب الحدیث☆ (مقلب القلوب) ''دلوں کو پھیرنے والے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے انہیں پھیرتا اور الٹ پلٹ کرتا ہے۔

❷ رسول اللہ ﷺ کا اپنے آقا و مولیٰ کے سامنے خضوع و تضرع۔

❸ انسان کا انجام اس کے آخری اعمال پر ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

❹ اسلام پر ثابت قدمی بہت بڑی نعمت ہے، بندے کو چاہیے کہ اس کے لیے کوشش کرتا رہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

❺ بندہ لحہ بھر کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر اسلام پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا، اگر وہ ثبات سے نہ نوازے تو بندے کے ایمان کی عمارت زمین بوس ہو جائے۔ دین اسلام پر ثبات بہت بڑی نعمت ہے، میت کو دفنانے کے بعد اسی ثابت قدمی کے لیے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے: (اللهم ثبته بالقول الثابت) پس انسان دنیا و آخرت میں اس ثابت قدمی کا محتاج رہتا ہے۔

❻ اللہ تعالیٰ نے ایسی راہیں متعین کی ہیں جن پر چل کر انسان نعمت تثبیت (ثابت قدمی) سے سرفراز ہو جاتا ہے۔ وہ راہیں اور اسباب درج ذیل ہیں:۔

① اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد:۷)

② قول ثابت: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ (ابراھیم:۲۷)

③ انفاق فی سبیل اللہ: ﴿وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ (البقرۃ:۲۶۵)

④ الدعاء: ﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا﴾ (البقرۃ:۲۵۰)

⑤ نیک کام کرنا اور برے کام سے باز رہنا: ﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا﴾ (النساء:۶۶)

⑥ قرآن مجید میں غور و فکر کرنا: ﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل:۱۰۲)

⑦ سابقہ امتوں کے صالحین اور داعیان حق کے واقعات سے تسلی حاصل کرنا۔ رسول اللہ ﷺ اسی لیے صحابہ کرام کو سابقہ امتوں کے واقعات سنایا کرتے تھے تاکہ انہیں ثابت قدم رہنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ آپ نے بتایا کہ پہلی امتوں کے داعی کو گڑھا کھود کر گاڑ دیا جاتا اور پھر آرے کے ساتھ اسے دو ٹکڑے کر دیا جاتا اور کسی کے جسم سے لوہے کی کنگھیوں سے گوشت نوچ لیا جاتا وغیرہ۔

⑧ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت۔

⑨ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت و نفرت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ کفر سے کراہت اور اس کی طرف لوٹ جانے سے بھی کراہت۔

⑪ آپس میں ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین اور آپس میں رحم کرنے کی تلقین۔

⑫ ذکر اللہ: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد: ٢٨)

⑬ ایمانی تربیت۔

⑭ اس بات کا یقین کہ ان شاء اللہ مستقبل اسلام کا ہے۔

مذکورہ بالا اسباب سے اثبات کی نعمت حاصل ہوسکتی ہے۔

١٤٩٠ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٤٩٠۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان' میرے اہل خانہ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذي (٣٥٥٦)، والحاكم (٢/ ٤٣٣)، وابن عساكر (٥/ ٣٥٢/ ٢).

یہ حدیث عبداللہ بن ربیعہ بن یزید دمشقی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی ترغیب اور اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔

❸ نیک لوگوں کی محبت بھی طلب کرنی چاہیے۔

❹ ایسے کام کرنے کی دعا کرنی چاہیے جو انسان کو اللہ کی محبت کے قریب کر دیں۔

❺ اللہ تعالیٰ کی محبت اپنی جان' اپنے اہل خانہ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہونی چاہیے۔

❻ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اسباب اختیار کرنے چاہییں:۔

① دنیا سے بے رغبتی۔

② اللہ تعالیٰ کی معرفت۔

③ تلاوت قرآن اور اس کا فہم۔

④ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت تمام چیزوں کی محبت پر غالب ہونی چاہیے اور ان کی اطاعت سب پر مقدم ہونی چاہیے۔

١٤٩١ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلِظُّوا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رِوَايَةِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِيِّ، قَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

١٤٩١۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا ذاالجلال والإکرام'' کا خوب اہتمام کرو''۔ (ترمذی اور نسائی نے اسے ربیعہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا: حدیث کی سند صحیح ہے)

(اَلِظُّوا) لام پر زیر اور ظاء مشدد، اس کے معنی ہیں اس پکار کا خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَلِظُّوا)) بِكَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاه: اَلْزَمُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ وَاَكْثِرُوا مِنْهَا.

التزام واہتمام کرو۔

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه الترمذى (٣٥٢٥).

فقه الحديث☆ اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے' کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ثنائے تام اور اس کی صفات کمال ہے اور یہ اللہ کی صفات ربوبیت اور الوہیت پر مشتمل ہے۔

۱٤٩٢ ـ **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ، لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا؛ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا؛ فَقَالَ: ((**اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ** ﷺ **وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ** ﷺ **وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۴۹۲۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں' ہم ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رکھ سکے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں کیں لیکن ہم ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں رکھ سکے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں جو ان سب کو جامع ہو؟ تم یہ کہا کرو: ''اے اللہ! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے کیا اور میں اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے شر سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ طلب کی۔ تجھی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھی پر (خیرو بھلائی) پہنچانا ہے' گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا صرف اللہ ہی کی توفیق سے ممکن ہے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذى (٣٥٢١).

اس کی سند ضعیف ہے' اس لیے کہ اس میں لیث بن ابی سلیم اختلاط اور تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

غريب الحديث☆ (وأنت المستعان) ''اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے''۔ (عليك البلاغ) ''تیرے ذمہ پہنچانا ہے'' یعنی دونوں جہاں کی بھلائی تک تو ہی پہنچاتا ہے۔

فقه الحديث☆ چونکہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے قابل حجت اور قابل استدلال نہیں۔

۱٤٩٣ ـ **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ**)). رَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۴۹۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا بھی تھی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کر دینے والی چیزوں کا' تیری مغفرت کو واجب کر دینے والے اعمال کا' ہر گناہ سے سلامتی کا' ہر نیکی کے حصے کا' جنت کی کامیابی کا اور آگ سے نجات کا سوال کرتا ہوں''۔ (امام حاکم ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف جداً ـ أخرجه الحاكم (١/ ٥٢٥).

اس کی سند حمید بن عطاء الاعرج کی وجہ سے ضعیف ہے' کیونکہ وہ متروک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (موجبات رحمتك) ''وہ چیزیں جو تیری رحمت کو واجب کردیں''۔ (عزائم مغفرتك) ''وہ اعمال جو تیری مغفرت کو واجب کردیں''۔ (البر) ''اطاعت، نیکی''۔

فقہ الحدیث☆ یہ حدیث ضعیف ہے' اس لیے قابل استدلال اور قابل حجت نہیں۔ ضعیف حدیث سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا خواہ وہ احکام میں سے ہو یا فضائل میں سے۔

۲۵۱۔ بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۲۵۱۔ باب: پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی موجودگی میں بھی حق کے ساتھ اس کی مدد کرتا ہے۔ وہ اسے ظالم کے سپرد کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ بلکہ اسلام نے تو اپنے پیروکاروں کو یہ ترغیب دی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے ان کی غیر موجودگی میں ہدایت و ارشاد اور طلب مغفرت کے لیے دعائیں کرتے رہیں' تاکہ ان کے دل اور زبان اس کے لیے خیر کے متعلق مصروف و مشغول رہیں اور ان کی غیبت سے محفوظ رہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ [الحشر : ١٠]. وَقَالَ تَعَالىٰ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد : ١٩]. وَقَالَ تَعَالىٰ اِخْبَارًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ﷺ: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ [ابراهيم : ٤١].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور (ان کے لیے جو ان کے بعد آئے' وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے''۔

نیز فرمایا: ''اور اپنے گناہ کی بخشش مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے (بھی)''۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بابت خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''اے ہمارے رب! مجھے بخش دے' میرے والدین کو اور مومنوں کو جس دن حساب قائم ہوگا''۔

شرح الآیات☆ ان تمام آیات میں پیٹھ پیچھے دوسروں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا بیان ہے۔ پہلی آیت میں مومنوں کے طرز دعا کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے سے پہلے ایمان لانے والے بھائیوں کے بارے میں دعائیں کرتے ہیں کہ یا اللہ! ان کی مغفرت فرما۔ دوسری آیت میں رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے کہ آپ اپنے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کریں۔

تیسری آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ انھوں نے اپنے والدین اور مومنوں کے لیے دعائے مغفرت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد کے لیے یہ دعا شروع میں تھی لیکن جب اللہ نے انہیں بتادیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو پھر انھوں نے بیزاری ظاہر کردی' جیسا کہ سورۂ توبہ میں ہے: ''اور ابراہیم کا اپنے والد کے لیے دعائے مغفرت مانگنا' وہ صرف وعدہ کے سبب تھا جو انہوں نے اس سے کرلیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہوگئے۔ واقعی ابراہیم بڑے رحیم المزاج اور حلیم الطبع تھے''۔ (التوبۃ:۱۱۴)

١٤٩٤ ـ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ

۱۴۹۴۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب بھی کوئی مسلمان اپنے (دینی) بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ)). رواه مسلم. مثل ہو"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٣٢).

غريب الحديث☆ (لأخيه) "اپنے بھائی کے لیے" یعنی مسلمان بھائی کے لیے۔ (بظهر الغيب) "پیٹھ پیچھے"۔ (بمثل) اس کی مثل جو تو نے دعا کی۔

١٤٩٥ ۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِيْنَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ)). رواه مسلم.

۱۴۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: "مسلمان آدمی کی اپنے (دینی) بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا قبول ہوتی ہے' اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے' وہ آدمی جب بھی اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٧٣٣).

غريب الحديث☆ (مستجابة) "قبول ہوتی ہے" سین مبالغے کے لیے ہے۔ (ملك موكل) اس عمل کے لیے خصوصی طور پر جو فرشتہ مامور ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ اسلام تمام حالات واوقات میں مسلمانوں کے درمیان رابطے اور رشتہ اخوت کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہے۔

❷ پیٹھ پیچھے دعا کرنا قبولیت کے زیادہ قریب ہے' اس لیے کہ اس میں اخلاص اور حضور قلب زیادہ ہوتا ہے' یہ کوئی رسمی یا رواجی دعا نہیں ہوتی۔

❸ مسلمان بھائیوں کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت اور یہ کہ ایسی دعا رد نہیں کی جاتی۔

❹ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے اور اپنے مسلمان بھائی کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرے۔

❺ فرشتوں میں سے بعض فرشتے اس کام پر مامور ہیں کہ جہاں کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو یہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ فرشتے صرف خیر و بھلائی کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

❻ ابوبکر طرطوشی نے "الدعاء المأثور و آدابه (ص:۷۰)" میں بیان کیا ہے کہ اس حدیث سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرتے ہو تو وہ قبول ہوتی ہے' اس لیے کہ وہ آپ کے پاس موجود نہیں اور ہمیں امید ہے کہ تمہارے بارے میں فرشتے کی دعا بھی قبول ہوگی' اس لیے کہ تم بھی تو فرشتے سے غائب ہو۔

٢٥٢ ۔ بَابٌ فِيْ مَسَائِلَ مِنَ الدُّعَاءِ

۲۵۲۔ باب: دعا کے متعلق بعض مسائل

١٤٩٦ ۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ، فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسنٌ صحيحٌ.

۱۴۹۶۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے ساتھ کوئی نیک سلوک کیا جائے اور وہ اس نیک سلوک کرنے والے کے لیے "جزاک الله خيرا" (اللہ تعالیٰ تجھے اس کی بہترین جزا دے) کہہ دے تو اس نے) اس محسن کی) خوب تعریف کی۔" (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (٢٠٣٥)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (١٨٠)، ومن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقه ابن السنی فی ((عمل الیوم واللیلة)) (۲۷۵)، والطبرانی فی ((الصغیر)) (۲/۱٤۸).

غریب الحدیث☆ (أبلغ فی الثناء) ''اس نے (اس محسن کی) خوب تعریف کی یعنی اس شخص نے اپنی عاجزی کا اظہار کیا اور اس کے اجر کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔

فقه الحدیث☆ ❶ مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب۔

❷ نیکی کرنے والے کو نیک بدلہ دینا چاہیے۔

❸ اگر احسان کے بدلے میں احسان کرنے کی استطاعت نہ ہو تو پھر احسان کرنے والے کے حق میں دعائے خیر کرنی چاہیے۔

❹ اہل فضل کی فضیلت کا اعتراف اور اس کے لیے اچھے جذبات رکھنا مومنوں کا شیوہ ہے۔

❺ مسلمان اپنے بھائیوں کے ساتھ معاملات صاف رکھتا ہے' تکلف سے کام نہیں لیتا۔

❻ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے' انسان جس معاملے میں عاجز ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے' اس لیے کہ وہ ہر چیز پر قادر و غالب ہے۔

❼ بندوں کی نسبت اللہ تعالیٰ پوری پوری اور بہتر جزا عطا فرماتا ہے۔

❽ بعض لوگ ''جزاک اللہ خیرا'' کے ساتھ ''وأطعمك طيرًا وزوجك الله حورًا'' کے الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں' یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں اضافہ ہے اور دعا میں زیادتی ہے۔

١٤٩٧ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءً، فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ)). رواه مسلم.

۱۴۹۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے لیے بددعا کرو نہ اپنی اولاد کے لیے اور نہ اپنے اموال ہی کے لیے بددعا کرو (ہو سکتا ہے کہ) تم اللہ کی طرف سے اس گھڑی کو پالو جس میں اس سے جو مانگا جائے تو وہ تمہارے لیے قبول کر لے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۳۰۰۹).

فقه الحدیث☆ ❶ انسان طبعاً جلد باز ہے' ذرا سی تکلیف پر گھبرا جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے یا پھر فوراً طیش میں آ جاتا ہے اور بددعائیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس حدیث میں انسان کو اپنے لیے' اپنی اولاد کے لیے اور اپنے اموال اور کاروبار کے لیے بددعا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

❷ بددعا کرنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ کہیں یہ بددعا وقت اجابت کو پا لے اور بعد میں انسان کف افسوس ملتا ہے۔

❸ بددعا نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بارے میں دعائے خیر ہی کیا کرو۔ اس لیے کہ تم جو دعا کرتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔''

❹ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے لیکن کچھ ایسے اوقات بھی ہیں کہ ان میں کی گئی دعائیں زیادہ قبول فرماتا ہے' جیسے رات کا آخری وقت' جمعہ کا دن' اذان و اقامت کے درمیان' سجدوں کے دوران' فرض نمازوں کے بعد' گھمسان کی لڑائی کے وقت' بارش کے وقت' عرفہ کے دن' مرغ کی آواز (اذان) سنتے وقت' میت کی آنکھیں بند کرتے وقت' شب قدر میں' افطار کے وقت اور روزہ دار کی دعا۔ ان تمام اوقات کی تفصیل کے لیے الشیخ الهلالی کی کتاب ''النبذا لمستطابة فی الدعوات المستجابة'' ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ بندے کو چاہیے کہ زبان سے کوئی بات نکالتے وقت اس اصول پر عمل کرے "پہلے تولو پھر بولو"۔

١٤٩٨۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)). رواه مسلم.

١٤٩٨۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے' پس تم سجدے میں خوب دعا کیا کرو"۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٤٢٨) ملاحظہ فرمائیں۔

١٤٩٩۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ: يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ، فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ، وَيَدَعُ الدُّعَاءَ)).

١٤٩٩۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے' (یعنی) وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن وہ میرے حق میں قبول ہی نہیں ہوئی"۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی روایت میں ہے: "بندہ جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے"۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "بندہ کہتا ہے میں نے دعا کی پھر دعا کی لیکن مجھے تو وہ اپنے حق میں قبول ہوتی نظر نہیں آتی' پس وہ اس وقت مایوس ہو جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے"۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ١٤٠ ۔ فتح)، ومسلم (٢٧٣٥)' والرواية الثانية لمسلم (٢٧٢٥ ۔(٩٢)

غريب الحديث☆ (مالم يستعجل) "جب تک وہ جلد بازی نہ کرے"۔ (إثم) "گناہ' معصیت"۔ (يستحسر) "وہ مایوس ہو جاتا ہے' تھک جاتا ہے"۔

فقه الحديث☆ ❶ دعا کرنے کی ترغیب' اس لیے کہ یہ عبادت کا مغز ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کی ضمانت دی ہے۔

❸ دعا کی قبولیت کے راستے میں جلد بازی' گناہ کی دعا' مایوسی اور دعا کرنا چھوڑ دینا رکاوٹیں ہیں۔

❹ جلد بازی انسان کو دعا جیسی عبادت سے دور کر دیتی ہے۔

❺ تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں' اس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا ہے اور ہر کام کے لیے وقت مقرر ہے۔ وہ بندوں کی جلدی مچانے سے اپنے پروگرام میں تبدیلی نہیں کرتا۔

١٥٠٠۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: ((جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ

١٥٠٠۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: گیا کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: "رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد"۔ (ترمذی۔ حدیث حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَكْتُوبَاتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ. ہے)

توثيق الحديث☆ حسن بشواهده ـ أخرجه الترمذي (٣٤٩٩)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (١٠٨).

اس حدیث کی سند ضعیف ہے' کیونکہ ابن سابط نے ابوامامہ سے کچھ نہیں سنا' لیکن اس کا ایک شاہد ترمذی (۳۵۶۰۔تحفۃ)' نسائی (۱/۱۷۹) اور الحاکم (۱/۲۰۹) میں موجود ہے۔ اسے امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

غريب الحديث☆ (جوف الليل) ''رات کے آخری حصے کے وقت''۔ (دبر الصلوات المكتوبات) ''فرض نمازوں کے بعد''۔

فقه الحديث☆ ❶ رات کی گھڑیوں میں کی گئی دعا قبول ہوتی ہے' اس وقت ہر طرف سکون ہوتا ہے' لوگ سوئے ہوتے ہیں' مگر یہ شخص بیدار ہو کر آسمان و زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرتا ہے' اپنے دل میں خالق کی عظمت بٹھاتا ہے' اپنے رب کے سامنے اپنی حاجت پیش کرتا ہے اور رب سے رحمت کی امید کے ساتھ دست سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الذاریات: ۱۸-۱۷) ''وہ اہل جنت) راتوں کو کم ہی سویا کرتے تھے اور اوقات سحر میں وہ استغفار (معافی کے لیے دعائیں) کیا کرتے تھے''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں گا' جو مجھ سے سوال کرے گا میں اسے عطا کروں گا اور جو شخص مجھ سے مغفرت طلب کرے گا میں اسے معاف کر دوں گا''۔

رات کو کسی بھی وقت دعا کی جاسکتی ہے لیکن رات کے آخری حصے میں دعا کرنا زیادہ افضل اور بہتر ہے۔ جیسا کہ حدیث باب سے واضح ہے۔ ابوبکر طرطوشی نے ''الدعاء المأثور وآدبه (۶۸)'' میں لکھا ہے: ''وہ شخص فقیہ نہیں جسے اللہ سے کوئی کام اور حاجت ہو اور پھر وہ شب زندہ نہ ہو''۔

❷ فرض نمازوں کے بعد قبولیت کا وقت ہے' نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دعا کرنی چاہیے' اس وقت قبولیت کے امکانات زیادہ ہیں۔ اور آیا یہ دعا انفرادی طور پر کی جائے یا اجتماعی طور پر؟ تو یہ بھی ایک اختلافی مسئلہ ہے' مختصر یہ کہ اجتماعی دعا کے بارے میں کوئی واضح نص نہیں' دوسری بات یہ ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے کا حکم ہے' باجماعت دعا کرنے کا حکم نہیں۔

١٥٠١ـ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا، أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذًا نُكْثِرُ قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْثَرُ)). رَوَاهُ الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ: ((أَوْ يَدَّخِرَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهَا)).

۱۵۰۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روئے زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے یا اس سے اس کی مثل کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں کرتا''۔ پس لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی: تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ بھی خوب کثرت سے دینے والا ہے''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ زیادہ بیان کیا ہے: ''یا اس کے لیے اس کی مثل اجر ذخیرہ فرما دیتا ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ صحیح ـ أخرجه الترمذی (۳۵۷۳)، وأما حديث أبی سعيد الخدری ؛ فأخرجه أحمد (۳/ ۱۸)، والحاكم (۱/ ۴۹۳).

غریب الحدیث☆ (إذا نكثر) ''تب تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے''۔ (الله أكثر) ''اللہ تعالیٰ تمہاری مانگ سے زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے، رد نہیں ہوتی لیکن اس کے کچھ آداب و شروط ہیں، اس لیے بندے کو دعا کی قبولیت کے لیے جلدی نہیں مچانی چاہیے۔

❷ مسلمان کی دعا تین امور کے تحت ہے:۔

① دعا قبول ہوگئی جو مانگا مل گیا۔

② اسی کی مثل کوئی تکلیف دور ہوگئی۔

③ روز قیامت کے لیے ذخیرہ کرلی گئی، وہاں اس کی مثل اجر و ثواب ملے گا۔

❸ اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے پڑے ہیں اور اللہ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں، وہ دن رات خرچ کرتا ہے لیکن ان میں کمی نہیں آتی۔

❹ دعا میں خضوع اور الحاح ہونا چاہیے، اس میں اللہ کے حضور تضرع اور عاجزی و محتاجی کا اظہار ہو۔

❺ اللہ کی عظمت و شان بہت بلند ہے، اس لیے اس ذات سے سوال بھی اس کی شان و عظمت کے مطابق ہونا چاہیے۔

۱۵۰۲ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)). متفق عليه.

۱۵۰۲ـ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف اور بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عظمتوں والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا مالک ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۱۱/ ۱۴۵ ـ فتح)، ومسلم (۲۷۳۰).

غریب الحدیث☆ (الكرب) ''تکلیف، بے چینی''۔

فقه الحدیث☆ ❶ تکلیف اور بے چینی کے وقت اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

❷ تکلیف، مصیبت اور بے چینی کے وقت بہترین دعا یہی ہے کہ اللہ کی توحید کو دل میں بٹھایا جائے، اللہ کے اسماء و صفات کے ساتھ اس کے حضور دعا کی جائے، اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ اس دعا میں اللہ کی عظمت اور بردباری کا ذکر ہے۔ عظمت سے مراد اللہ کی تمام امور پر قدرت ہے اور حلم و بردباری اللہ کے علم پر دلالت کرتی ہے۔

❸ آسمانوں، زمین اور عرش عظیم کا مالک اللہ ہے اور وہی معبود حقیقی ہے۔

۲۵۳ـ بَابُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَفَضْلِهِمْ

۲۵۳ـ باب: اولیاء کی کرامات اور ان کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سن لو! اللہ کے ولی ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [يونس : ٦٢-٦٤]. وَقَالَ تعالىٰ: ﴿ وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ ﴾ [مريم : ٢٥،٢٦] وقال تعالىٰ: ﴿ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ [آل عمران : ٣٧]. وَقَالَ تَعَالىٰ: ﴿ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَأْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ ﴾ [الكهف : ١٦،١٧].

غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوش خبری ہے۔ اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں' یہ ہے بڑی کامیابی''۔

اور فرمایا: ''اے مریم! اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا' تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی' پس کھاؤ اور پیو''۔

نیز فرمایا: ''جب بھی زکریا علیہ السلام حضرت مریم کے حجرے میں آتے تو ان کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے۔ انھوں نے پوچھا: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آئے؟ انھوں نے کہا اللہ کے پاس سے۔ بے شک اللہ جس کو چاہے بے حساب روزی دیتا ہے''۔

اور فرمایا: ''جب تم ان کافروں اور ان کے ان معبودوں سے الگ ہو گئے جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں تو اب غار کی طرف ٹھکانا پکڑو' تمھارے لیے تمھارا رب اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمھارے کام میں آسانی مہیا کر دے گا۔ اور تو دیکھے گا سورج کو کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار کے داہنی طرف کو ہو کر نکلتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف کو ان سے کترا کر نکل جاتا ہے''۔

شرح الآیات☆ کرامت: کسی مخلص مسلمان سے خرق عادت کسی واقعہ کے ظہور کو کرامت کہتے ہیں اور یہ غیر نبی سے ظاہر ہوتی ہے جبکہ نبی سے خرق عادت ظہور پذیر ہونے والے واقعہ کو معجزہ کہتے ہیں۔ کرامت ہو یا معجزہ دونوں میں سے کوئی بھی ولی یا نبی کے حکم سے ظاہر نہیں ہوتا اور نہ یہ ان کے اختیار میں ہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

خرق عادت واقعہ سے مراد عام عادی اسباب سے ہٹ کر کسی واقعہ کا ظہور پذیر ہونا' جیسے آگ کا کام جلانا ہے لیکن وہ نہ جلائے اور سوکھے درخت سے غیر موسم کے پھل ظاہر ہو جانا وغیرہ۔

پہلی آیت میں اولیاء اللہ کی پہچان بتائی گئی ہے کہ وہ مومن اور متقی ہیں۔ پس ہر متقی و مومن شخص اللہ کا ولی ہے' جب یہ اللہ کے دربار میں پیش ہوں گے تو انہیں قیامت والے دن کی ہولناکیوں کا خوف ہوگا نہ وہ دنیا کے بارے میں غمگین ہوں گے۔ پھر ان کے لیے دنیا و آخرت کی زندگی کے لیے خوشخبری ہے اور یہ خوشخبری اس ذات باری تعالیٰ کی طرف سے ہے جس کی بات بدلتی نہیں۔ پس یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

دوسری آیت میں حضرت مریم علیہا السلام سے کہا جا رہا ہے کہ آپ اس کھجور کے تنے کو ہلائیں' اللہ تعالیٰ پکی ہوئی کھجوریں گرا دے گا۔ اس آیت سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) اولیاء اللہ کے لیے کرامت ثابت ہے۔

(۲) حالت نفاس میں عورت کے لیے تازہ کھجور سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

(۳) تازہ کھجوریں گرنے میں دو کرامتیں ہیں' تازہ کھجوروں کا گرنا بھی کرامت ہے اور حضرت مریم علیہا السلام کا اس تکلیف دہ حالت میں اس تنے کو ہلانا بھی کرامت ہے اور یہ سب کچھ اللہ کی توفیق سے ہوا۔

تیسری آیت میں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ جس جگہ عبادت کرتی تھیں وہاں ان کے پاس غیر موسم کے پھل ہوتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام (حضرت مریم علیہا السلام کے ماموں) جب بھی ان کے پاس جاتے تو وہاں غیر موسم کے پھل دیکھ کر پوچھتے کہ مریم! یہ کہاں سے آئے؟ وہ بیان کرتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے روزی دیتا ہے۔

چوتھی آیت میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ مومن لوگ اپنا ایمان بچانے کے لیے اپنا وطن چھوڑ کر غار میں پناہ گزیں ہو گئے اور اللہ نے اپنے ان مومن بندوں کی اس طرح حفاظت فرمائی کہ وہ تین سو نو سال تک وہاں سوئے رہے اور اللہ نے ان کی خاطر سورج کے راستے کو بدل دیا کہ طلوع و غروب کے وقت وہ ان کے غار کے منہ سے کترا کر گزرتا۔ یہ وہ خرق عادت امور ہیں جو نیک لوگوں سے ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن ان کے ظہور میں ان کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے۔ ولی کے لیے مومن اور متقی ہونا تو شرط ہے لیکن ولی سے کرامت کا ظاہر ہونا ولایت کی شرط نہیں۔ کرامت ایک الگ شرف و فضیلت ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہے عنایت فرمادے۔

١٥٠٣ - وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَرَّةً: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ، فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ، فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ)) أَوْ كَمَا قَالَ، وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ وَقَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا، فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لَا هَنِيئًا، وَاللّٰهِ! لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا

۱۵۰۳۔ حضرت ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقیر قسم کے لوگ تھے' ایک دفعہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو (اپنے ساتھ) لے جائے اور جس شخص کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں اور چھٹے آدمی کو ساتھ لے جائے''۔ یا جیسے آپ نے فرمایا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے چلے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی ﷺ کے ساتھ کھایا پھر کچھ دیر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ نماز عشاء ادا کی' پھر رات کا جتنا حصہ اللہ نے چاہا گزر چکا تو آپ گھر لوٹے' پس آپ کی بیوی نے کہا آپ کو اپنے مہمانوں کی ضیافت سے کس چیز نے روک رکھا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا؟ ان کی بیوی نے کہا: انھوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا حالانکہ گھر والوں نے تو انہیں کھانا پیش کر دیا تھا۔ حدیث کے راوی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں تو جلدی سے گیا اور چھپ گیا' پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ناداں! پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ: يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْآنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ. ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الْاَجَلُ، فَتَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ.

وفي رِوَايَةٍ: فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَطْعَمُهٗ، فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لَا تَطْعَمُهٗ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ ـ اَوِ الْاَضْيَافُ ـ اَنْ لَا يَطْعَمَهٗ، اَوْ يَطْعَمُوْهُ حَتّٰى يَطْعَمَهٗ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ! فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا، فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا، فَقَالَ: يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْآنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَاْكُلَ، فَاَكَلُوْا، وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: دُوْنَكَ اَضْيَافَكَ، فَاِنِّيْ مُنْطَلِقٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِيْءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَاَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهٗ، فَقَالَ: اطْعَمُوْا؛ فَقَالُوْا: اَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ: اطْعَمُوْا، قَالُوْا: مَا نَحْنُ بِاٰكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ، فَاِنَّهٗ اِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا، لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَاَبَوْا، فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ

وہ مجھ سے ناراض ہوئے اور برا بھلا کہا اور (مہمانوں سے) کہا: کھاؤ' تمہارے لیے خوشگوار نہ ہو! اللہ کی قسم! میں تو اسے چکھوں گا بھی نہیں۔ راوی حدیث حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم جو بھی لقمہ لیتے تو کھانا اس کے نیچے سے اس سے کئی گنا بڑھ جاتا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ ہو گیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کی طرف دیکھا تو اپنی بیوی سے کہا: اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! (یہ غیر اللہ کی قسم حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے) یہ کھانا تو اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں سے کھایا اور کہا: وہ (کھانا نہ کھانے کی قسم کا واقعہ) شیطان کی طرف سے تھا۔ پھر انھوں نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا پھر اس کھانے کو نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو وہ کھانا صبح تک آپ کے پاس رہا۔ ان دنوں ہمارے اور ایک قوم کے درمیان ایک معاہدہ تھا اور اس کی مدت ختم ہو چکی تھی' پس ہم بارہ آدمی (بطور نگران یا بطور جاسوس) ادھر ادھر گئے ہوئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ لوگ تھے' ان کی تعداد کا علم اللہ کو ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے' پس ان سب نے اس میں سے کھانا کھایا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے' (اس کی) بیوی نے بھی قسم کھالی کہ وہ بھی نہیں کھائے گی' ایک مہمان یا سب مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے حتیٰ کہ وہ (میزبان) بھی ہمارے ساتھ کھائے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قسم شیطان کی طرف سے ہے۔ پس انھوں نے کھانا منگوایا اور کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ وہ جو بھی لقمہ اٹھاتے تو کھانا نیچے سے اور زیادہ ہو جاتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ تو اب ہمارے کھانا کھانے سے پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ پس ان سب نے کھایا اور پھر اسے نبی ﷺ کو بھی بھیجا۔ راوی نے ذکر کیا کہ آپ نے بھی اس میں سے کھایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! فَسَكَتُّ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! فَسَكَتُّ، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ لَمَا جِئْتَ! فَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلْ اَضْيَافَكَ، فَقَالُوْا: صَدَقَ، اَتَانَا بِهِ. فَقَالَ: اِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِيْ وَاللّٰهِ! لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُوْنَ: وَاللّٰهِ! لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَاءَ بِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ. الْاُوْلٰى مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا. متفقٌ عليه.

قَوْلُهُ: ((غُنْثَر)) بِغَيْنٍ معجمةٍ مضمومةٍ، ثم نونٍ ساكنةٍ، ثم ثاءٍ مثلثةٍ وَهُوَ: الغَبِيُّ الْجَاهِلُ، وقوله: ((فَجَدَّعَ)) اي: شَتَمَهُ، وَالْجَدْعُ: الْقَطْعُ. قوله: ((يَجِدُ عَلَيَّ)) هو بكسر الجيم، أَيْ: يَغْضِبُ.

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اپنے مہمانوں کا خیال رکھنا اور میں نبی ﷺ کے ساتھ جارہا ہوں' پس تم میرے آنے سے پہلے ان کی خاطر مدارات سے فارغ ہوجانا۔ پس عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ گئے اور جو کچھ تھا ان کی خدمت میں لے آئے اور کہا: کھانا کھاؤ' مہمانوں نے کہا: ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ حضرت عبدالرحمٰن نے پھر کہا: کھاؤ! انھوں نے کہا: ہم تو کھانا نہیں کھائیں گے' حتیٰ کہ ہمارے گھر کا مالک (میزبان) آجائے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا آپ ہماری طرف سے مہمان نوازی قبول کریں' اس لیے کہ اگر وہ آگئے اور تم نے کھانا نہیں کھایا ہوگا تو ہمیں ان کی طرف سے ناراضی سہنا پڑے گی۔ لیکن انھوں نے انکار کردیا۔ پس میں نے جان لیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہوں گے۔ پس جب وہ آئے تو میں ان سے ایک طرف ہوگیا (سامنے نہ آیا) انھوں نے مہمانوں سے پوچھا تم نے کیا کیا؟ انھوں نے آپ کو بتادیا (کہ ابھی کھانا نہیں کھانا) حضرت ابوبکر نے آواز دی کہ اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا' انھوں نے پھر کہا اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا' پھر انھوں نے کہا: اے نادان! میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تم میری آواز سنتے ہو تو ضرور آجاؤ!' پس میں نکل کر آیا تو عرض کیا: آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں (میں تو کھانا لے کر آیا تھا انھوں نے نہیں کھایا)۔ مہمانوں نے کہا: اس نے سچ کہا' یہ ہمارے پاس کھانا لایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو تم نے میرا انتظار کرتے رہے (اور کھانا نہیں کھایا) اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا اللہ کی قسم! جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: افسوس ہے تم پر! تمھیں کیا ہوا کہ تم ہماری مہمان نوازی قبول نہیں کرتے؟ (عبدالرحمٰن سے کہا) کھانا لاؤ' وہ کھانا لایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رکھا اور بسم اللہ پڑھی اور کہا: پہلی حالت (جب کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی تھی) شیطان کی طرف سے تھی' پھر انھوں نے کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(غنثر) غین پر پیش، نون ساکن اور پھر ثاء ''بے سمجھ و نادان''۔
(فجدع) ''برا بھلا کہا'' جدع کا معنی ہے ''قطع کرنا''۔ (یجد علّی) جیم پر زیر ''وہ مجھ پر ناراض ہوں گے''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۲/ ۷۵۔ ۷۶ ۔ فتح)، ومسلم (۲۰۵۷).

فقه الحدیث☆ ❶ فقراء کا مساجد میں آنا اور اپنی ضرورت پیش کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ چمٹ کر اور الحاح و زاری سے سوال نہ کریں اور نمازیوں میں تشویش پیدا نہ کریں۔ پس ایسے لوگوں سے ہمدردی اور غم گساری کرنی چاہیے۔
❷ اگر گھر میں مہمان نوازی کا پورا انتظام ہو تو مہمانوں کو گھر چھوڑ کر گھر کے سربراہ کا گھر سے باہر چلے جانا جائز ہے۔
❸ رات کے وقت مہمانوں اور اہل خانہ کے ساتھ بات چیت کرنا جائز ہے۔
❹ آدمی سے اذن خاص کے بغیر عورت مہمان کو کھانا وغیرہ کھلا سکتی ہے۔
❺ تادیب کے طور پر والد اپنی اولاد کو ڈانٹ سکتا ہے۔
❻ مباح چیز ترک کرنے پر قسم اٹھانا جائز ہے۔
❼ سچی بات میں تاکید پیدا کرنے کے لیے قسم کھانا جائز ہے۔
❽ اور پھر قسم کو توڑنا اور اس کا کفارہ ادا کرنا بھی جائز ہے۔
❾ کرامت کا اثبات ہے کہ اللہ تعالیٰ تھوڑے سے کھانے یا تھوڑی سی چیز میں برکت ڈال سکتا ہے اور کم افراد کا کھانا زیادہ افراد کو کفایت کر سکتا ہے۔
❿ جس کھانے میں برکت ظاہر ہوا سے بڑوں کی خدمت میں پیش کرنا جائز ہے، جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ برکت والا کھانا نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ نے بھی اسے تناول فرمایا۔
⓫ مہمانوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔

١٥٠٤ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ)). رواه البخاري، ورواه مسلم من رواية عَائِشَةَ، وفي رِوَايَتِهِمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: ((مُحَدَّثُوْنَ)) أَيْ: مُلْهَمُوْنَ.

۱۵۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث (الہامی) ہوتے تھے، اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہوتا تو وہ عمر ہوتے''۔ (بخاری اور مسلم نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بیان کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ ابن وہب نے کہا (محدثون) کا معنی ہے ''الہامی یا الہام یافتہ لوگ''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۷/ ٤۲ ۔ فتح) من حدیث أبی هریرة رضی الله عنه۔ وأخرجه مسلم (۲۳۹۸) من حدیث عائشة رضی الله عنها.

غریب الحدیث☆ (محدث) جسے الہام ہوتا ہو، ایسا آدمی جس کی زبان پر درست بات جاری کر دی گئی ہو بغیر کسی کسب و قصد کے۔
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''مدارج السالکین'' میں بیان کیا ہے کہ ''تحدیث'' الہام سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، اس لیے کہ الہام تو ہر مومن کو اس کے ایمان کے مطابق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس کی ہدایت کا الہام اور راہنمائی فرماتا ہے جبکہ تحدیث کے بارے میں فرمایا کہ اگر اس امت میں کوئی محدث ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ پس تحدیث الہام سے زیادہ اہم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث ☆ ❶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

❷ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خصوصی ذکر فرمایا' اس لیے کہ قرآن مجید میں کئی آیات ان کی رائے کے موافق نازل ہوئیں اور آپ صائب الرائے تھے۔

❸ "محدثون" کا معنی ہے "ملھمون" یعنی ایسے لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی کے دل میں کوئی بات ڈال دیتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ اگر اندیشہ محسوس کریں تو موسیٰ علیہ السلام کو سمندر میں ڈال دینا۔

❹ الہام سے کوئی شرعی مسئلہ ثابت نہیں ہوسکتا' اگر یہ الہام شریعت کے مطابق ہو تو اس پر عمل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔

۱۵۰۵۔ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا' يَعْنِي: ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ! اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ! اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَ اُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ! وَ اَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا ۔ اَوْ رِجَالًا ۔ اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْئَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَ يُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا' حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ اَمَا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَ لَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَ لَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: اَمَا وَ اللّٰهِ! لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا' قَامَ رِيَاءً وَ سُمْعَةً فَاَطِلْ عُمُرَهٗ وَ اَطِلْ فَقْرَهٗ وَ عَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ. وَ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ.

۱۵۰۵۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ان کا گورنر بنا دیا۔ پس انھوں نے (سعد کی) کئی شکایتیں کیں حتیٰ کہ انھوں نے یہ شکایت بھی کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے ۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا تو فرمایا: اے ابو اسحاق! (حضرت سعد کی کنیت) ان لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نماز بھی صحیح نہیں پڑھاتے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اللہ کی قسم! انھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' میں نماز عشاء پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں قیام لمبا کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! میرا تمھارے بارے یہی خیال تھا۔ اور ان کے ساتھ ایک آدمی یا چند آدمی کوفے بھیجے تا کہ وہ اہل کوفہ سے حضرت سعد کے متعلق معلوم کریں۔ پس انھوں نے ہر مسجد میں جا کر ان کے بارے میں پوچھا تو سب نے ان کی تعریف کی حتیٰ کہ وہ بنو عبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا' جس کا نام اسامہ بن قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی۔ پس اس نے کہا اب اگر تم نے ہم سے پوچھا ہی ہے تو پھر سنو! سعد جہاد کے لیے لشکر کے ساتھ نہیں جاتے تھے' مال غنیمت برابر برابر تقسیم نہیں کرتے تھے اور فیصلے بھی انصاف سے نہیں کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں بھی تین دعائیں ضرور کروں گا: اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریاکاری اور شہرت کے لیے کھڑا ہوا ہے تو پھر اس کی عمر دراز کر، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاوِى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَ إِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِى فِى الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ. متفق عليه.

کی محتاجی میں اضافہ فرما اور اسے فتنوں سے دو چار کر۔ (پس پھر ایسے ہی ہوا) اس کے بعد جب اس (ابوسعدہ) سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا: بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور فتنوں میں مبتلا ہوں' مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔

عبدالملک بن عمیر جو حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعد میں اسے دیکھا تھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے دونوں ابرو اس کی آنکھوں پر گرے پڑے تھے اور وہ راستے میں لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا اور انہیں اشارے کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخارى (۲/ ۲۳٦-۲۳۷ ـ فتح)، ومسلم (٤٥۳).

غريب الحديث☆ **(استعمل عليهم عمارا)** ''حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ان (اہل کوفہ) پر گورنر مقرر کردیا''۔ **(فشكوا)** ''انھوں نے شکایت کی'' یہ فاء عاطفہ نہیں بلکہ تفسیریہ ہے۔ **(يا أبا إسحاق)** حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت۔ **(لا أخرم)** ''میں کمی نہیں کرتا''۔ **(فاركد فى الأولیين)** ''میں پہلی دو رکعتوں میں قیام لمبا کرتا ہوں''۔ **(ذلك الظن بك)** ''تیرے متعلق یہی گمان تھا''۔ **(بنو عبس)** قیس کا ایک بہت بڑا قبیلہ۔ **(نشدتنا)** ''تو نے ہم سے پوچھا ہے''۔ **(لا يسير بالسرية)** ''وہ کسی لشکر کے ساتھ نہیں جاتے''۔ **(القضية)** ''فیصلہ''۔ **(لأدعون)** ''میں ضرور بددعا کروں گا''۔ **(رياء وسمعة)** ''ریاکاری اور شہرت کے لیے''۔

فقه الحديث☆ ❶ حکومتی نمائندے کے خلاف اگر کوئی شکایت ہو تو حاکم وقت کو بتانا چاہیے اور حاکم وقت کو چاہیے کہ وہ شکایت کی پوری تحقیق کرے اور پھر کوئی فیصلہ کرے۔

❷ کنیت سے پکارنا جائز ہے' جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ابو اسحاق کہہ کر پکارا۔

❸ نیک اور صالح لوگوں کے خلاف سازشیں کرنے والے لوگ ہر دور میں موجود رہے ہیں۔

❹ اللہ تعالیٰ اپنے مظلوم بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔

❺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت کہ وہ مستجاب الدعوات تھے' انھوں نے اس شخص کے خلاف تین بددعائیں کہیں اور وہ تینوں قبول ہوئیں۔ اس شخص نے بھی حضرت سعد پر تین الزام لگائے تھے تو ان کے مقابلے میں تین بددعائیں ہوئیں۔

❻ اگر کسی حکومتی نمائندے کے خلاف شکایت ہو اور وہ ثابت بھی نہ ہو تو پھر بھی مصلحت کے تحت اس نمائندے کو معزول کر کے نیا نمائندہ مقرر کر دینا جائز ہے' جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا۔

١٥٠٦ـ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَ ادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِى سَمِعْتُ

۱۵۰۶۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور مروان بن حکم (مدینہ کے گورنر) تک اپنی شکایت پہنچائی اور اس نے یہ دعویٰ کیا کہ سعید نے اس کی کچھ زمین غصب کرلی ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (غصب کے بارے میں وعید) سننے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟! قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ)) فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ: لَا اَسْئَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَ اقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا. قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَ بَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ: وَ اَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَ اَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا، فَوَقَعَتْ فِيْهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

بعد اس کی زمین کا کچھ حصہ غصب کر سکتا ہوں؟! مروان نے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس شخص نے ناجائز طریقے سے کسی کی ایک بالشت زمین بھی ہتھیالی تو اسے قیامت والے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا''۔ مروان نے ان سے کہا: اس کے بعد میں تم سے کوئی دلیل یا ثبوت طلب نہیں کروں گا۔ پس حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کی زمین ہی میں موت دے۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ مرنے سے پہلے وہ اندھی ہوگئی اور ایک دفعہ وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گر گئی اور مرگئی۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے ہے، وہ بھی اسی کے ہم معنی ہے کہ انھوں (محمد بن زید جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو چکی ہے اور دیواروں کو ٹٹول ٹٹول کر چل رہی ہے۔ وہ کہتی تھی مجھے (حضرت سعید) کی بددعا لگ گئی ہے اور وہ ایک کنویں پر سے گزری جو اسی احاطے میں تھا جس کے بارے میں اس نے جھگڑا کیا تھا، پس وہ اس میں گر پڑی اور وہی جگہ اس کی قبر بنی۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۵/ ۱۰۳ ـ فتح)، و مسلم (۱۶۱۰) (۱۳۸) و (۱۳۹).

غریب الحدیث☆ (خاصمته) ''اس نے (حضرت سعید سے) جھگڑا کیا''۔ (طوقه) ''اس کی گردن میں طوق ڈالا جائے گا''۔ (سبع أرضین) ''سات زمینیں''۔ (بینة) ''دلیل، حجت''۔ (تلتمس الجدار) ''دیواروں کو ٹٹول ٹٹول کر چلنا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور کرامت۔

❷ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا جذبۂ اتباع سنت۔

❸ یہ حدیث مروان بن حکم کی فضیلت اور بلند اس کے مرتبہ پر دلالت کرتی ہے کہ اس نے حدیث سن کر کہا: ''میں اس کے بعد آپ سے کسی دلیل کا مطالبہ نہیں کروں گا''۔

❹ خبر واحد حجت ہے۔

❺ علمائے ربانی، داعیان حق، صالحین اور اولیائے متقین کو ایذا پہنچانے سے اجتناب کرنا چاہیے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

۱۵۰۷۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ

۱۵۰۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب غزوۂ احد ہوا تو میرے والد نے رات کے وقت مجھے بلایا اور فرمایا: میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جو پہلے شہید ہوں گے میں بھی انھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا۔ فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ؛ وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخَرَ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ آخَرَ، فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ غَيْرَ أُذُنِهِ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ. رواه البخاري.

میں سے ہوں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات کے علاوہ تجھ سے بڑھ کر عزیز کسی کو چھوڑ کر نہیں جا رہا' مجھ پر قرض ہے' پس اُسے ادا کرنا' اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کرنا۔ پس جب صبح ہوئی تو وہ سب سے پہلے شہید ہونے والے تھے' پس میں نے ان کو ایک اور آدمی کے ساتھ قبر میں دفن کیا' پھر میرا دل اس پر مطمئن نہ ہوا کہ میں اپنے والد کو کسی اور کے ساتھ (قبر میں) رہنے دوں' پس میں نے انہیں چھ ماہ کے بعد نکالا تو وہ ایک کان کے علاوہ اسی طرح ہی تھے جس طرح قبر میں رکھے جانے والے دن تھے' پھر میں نے ان کو الگ قبر میں دفن کر دیا۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٢١٤، ٢١٥ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (حضرت أحد) ''غزوۂ احد کا معرکہ پیش آیا''۔ (ما أراني) ''میرا خیال ہے''۔ (لم تطب نفسي) ''میرا دل مطمئن نہ ہوا''۔

فقه الحديث☆ ❶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کرامت کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ شہداء میں سے پہلے ہوں گے اور پھر جب انہیں چھ ماہ بعد قبر سے نکالا گیا تو وہ بالکل اسی روز کی طرح تھے جس روز انہیں دفن کیا گیا تھا۔

❷ بچوں کو اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی وصیت۔

❸ صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ سے اپنے بچوں سے بھی زیادہ محبت تھی۔

❹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کیا اور ان کے قرض کو ادا کیا اور اپنی بہنوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کیا۔

❺ ضرورت کے تحت میت کو دفنانے کے بعد قبر سے نکالنا جائز ہے۔

❻ وصیت کرنا جائز ہے۔

١٥٠٨ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا، صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ. رواه البخاري مِنْ طُرُقٍ؛ وَفِي بَعْضِهَا أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ؛ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

١٥٠٨۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایک اندھیری رات میں نبی ﷺ کے پاس سے گئے اور ان کے ساتھ ان کے آگے آگے چراغ نما کوئی دو چیزیں تھیں' پس جب وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا حتیٰ کہ وہ اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ (بخاری نے اسے کئی سندوں سے روایت کیا ہے اور ان میں بعض میں ہے کہ وہ دو آدمی حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے۔)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٥٥٧ ـ ٥٥٨ ـ فتح)، والرواية الثانية عنده (٧/ ١٢٤ ـ ١٢٧ ـ فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور کرامت کہ وہ اندھیری رات میں نبی ﷺ کے پاس سے روانہ ہوئے تو ان کے آگے آگے روشنی کا انتظام ہو گیا۔ یہ روشنی کس چیز کی تھی؟ بعض نے کہا ہے کہ ان کے ہاتھ میں جو چھڑی یا لاٹھی تھی وہی مشعل بن گئی اور بعض نے نورِ نبوت کی روشنی قرار دیا ہے۔

❷ جو شخص اللہ کے فریضے کی ادائیگی کے لیے کوشش کرتا ہے تو اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔

۱۵۰۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا سَرِيَّةً، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْهَدْأَةِ، بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ؛ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ لِحْيَانَ، فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ، لَجَؤُوْا إِلٰى مَوْضِعٍ، فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوْا انْزِلُوْا، فَأَعْطُوْا بِأَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ! أَمَّا أَنَا، فَلَا أَنْزِلُ عَلٰى ذِمَّةِ كَافِرٍ: اَللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ ﷺ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا، وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ. فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ أَطْلَقُوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا. قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ! لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً، يُرِيْدُ الْقَتْلٰى، فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ، فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ، فَقَتَلُوْهُ، وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ، حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ؛ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا حَتّٰى أَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهِ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ،

۱۵۰۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں کا لشکر جاسوس بنا کر بھیجا اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا، پس وہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب وہ عسفان اور مکہ کے درمیان "ہداۃ" کے مقام پر پہنچے تو ہذیل کے قبیلے بنولحیان کو ان کے بارے میں اطلاع کر دی گئی اور وہ سو کے قریب تیر انداز لے کر ان کے مقابلے کے لیے نکل آئے اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کے بارے میں پتا چلا تو انھوں نے ایک جگہ پناہ لے لی۔ تیر اندازوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے حوالے کر دو، ہم تمھیں عہد و میثاق دیتے ہیں کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ پس حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ساتھیو! جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں کسی کافر کے عہد پر نیچے نہیں اتروں گا، اے اللہ! ہمارے متعلق اپنے نبی ﷺ کو خبر پہنچا دے۔ انھوں نے تیر برسائے اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، جبکہ تین آدمی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور آدمی ان کے عہد و میثاق پر نیچے اتر آئے۔ پس جب انھوں نے ان تینوں پر قابو پا لیا تو ان کی کمانوں کی تانتیں کھول کر ان سے انہیں باندھ دیا۔ اس تیسرے آدمی نے کہا: یہ پہلی بدعہدی ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، میرے لیے ان میں نمونہ ہے۔ یعنی جو مقتول ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں نے انہیں کھینچا اور ان سے لڑے لیکن انھوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پس انھوں نے انہیں قتل کر دیا اور وہ حضرت خبیب اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو لے کر چل پڑے حتیٰ کہ انھوں نے ان دونوں کو مکے میں بیچ دیا اور یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد کا ہے۔ بنوحارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ وہ آدمی تھے جنھوں نے غزوۂ بدر کے دن حارث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِفَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ، فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ: اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ ـ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا رَاَيْتُ اَسِيرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَاْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَاِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: اِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَوْلَا اَنْ تَحْسَبُوا اَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ: اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا، وَقَالَ:

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ، وَاَخْبَرَ ـ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ ـ اَصْحَابَهُ يَوْمَ اُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا اَنَّهُ قُتِلَ اَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا اَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا. رواه البخاري.

قَوْلُهُ: اَلْهَدَاَةُ: مَوْضِعٌ، وَالظُّلَّةُ: السَّحَابُ. وَالدَّبْرُ: النَّحْلُ. وَقَوْلُهُ: ((**اقْتُلْهُمْ بِدَدًا**)) بِكَسْرِ

کو قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس بطور قیدی رہے حتیٰ کہ انھوں نے انہیں قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ پس اسی قید کے دوران ایک دن حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے زیر ناف بال مونڈنے کے لیے استرا مانگا تو اس نے انہیں دے دیا۔ اس کا ایک بچہ جب کہ وہ غافل تھی' حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا۔ پس اس نے بچے کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی ران پر بیٹھا ہوا پایا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا' وہ عورت گھبرا گئی۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی اس کیفیت کو بھانپ لیا اور فرمایا کیا تمھیں اندیشہ ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا ؟ میں ایسا کرنے والا نہیں۔ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا' اللہ کی قسم! میں نے ایک روز انہیں انگور کا گچھا ہاتھ میں لیے کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکے میں کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ کہنے لگی یقیناً یہ وہ رزق ہے جو اللہ نے خبیب کو دیا تھا۔ پس جب وہ انہیں لے کر حدود حرم سے ''حل'' (حدود حرم سے باہر) کی طرف نکلے تا کہ انہیں وہاں قتل کریں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا مجھے چھوڑ دو' میں دو رکعتیں پڑھ لوں۔ پس انھوں نے حضرت خبیب کو چھوڑ دیا تو انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مجھے موت سے خوف ہے تو میں اور زیادہ لمبی نماز پڑھتا۔ (پھر انھوں نے یہ دعا کی) ''اے اللہ! ان سب کو گن لے' ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مار اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ''۔ پھر انھوں نے یہ شعر پڑھے:

''جب میں حالت اسلام میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر اللہ تعالیٰ کے لیے میری موت واقع ہوگی اور میری یہ موت اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے وہ اگر چاہے تو کٹے ہوئے جسم کے اعضا میں برکت ڈال دے''۔

اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنھوں نے ہر مسلمان کے لیے' جس کو باندھ کر قتل کیا جائے' نماز کا طریقہ جاری کیا اور نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان کی خبر اسی دن دی جس دن ان کو شہید کیا گیا۔ قریش نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الباءِ وفتحِها، فمن كسر، قال: هو جمع بِدَّةٍ بكسرِ الباءِ، وهي النصيب، ومعناه: اقْتُلْهُمْ حِصَصًا مُنْقَسِمَةً لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَصِيبٌ، وَمَنْ فَتَحَ، قَالَ: مَعْنَاهُ: مُتَفَرِّقِينَ فِي الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِنَ التَّبْدِيدِ.

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ سَبَقَتْ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، مِنْهَا حَدِيثُ الْغُلَامِ الَّذِي كَانَ يَأْتِي الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ، وَمِنْهَا حَدِيثُ جُرَيْجٍ، وَحَدِيثُ أَصْحَابِ الْغَارِ الَّذِينَ أَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ، وَحَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي سَمِعَ صَوْتًا فِي السَّحَابِ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَالدَّلَائِلُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

کچھ لوگوں کو عاصم بن ثابت کی طرف بھیجا' جب ان کو بتایا گیا کہ وہ قتل کر دیے گئے ہیں کہ وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے کر آئیں' جس سے ان کی شناخت کی جا سکے' کیونکہ انھوں نے ان (قریش) کے بڑوں میں سے ایک بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس اللہ نے حضرت عاصم کی حفاظت کے لیے شہد کی مکھیوں کی ایک جماعت کو بادل کے سائے کی طرح بھیج دیا' پس انھوں نے انہیں قریش کے فرستادوں سے بچایا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ (بخاری)

(الهدأة) ''ایک جگہ کا نام۔ **(الظلة)** ''بادل''۔ **(الدبر)** ''شہد کی مکھی''۔ **(اقتلهم بددا)** باء کی زیر اور زبر کے ساتھ۔ جو باء کے نیچے زیر کہتے ہیں ان کے نزدیک یہ (بِدَّةٌ) کی جمع ہے' باء کے نیچے زیر یعنی حصے۔ اس کا معنی ہے یا اللہ! ان کو حصوں میں تقسیم کر کے مار' ہر ایک کے لیے اس میں سے حصہ ہو اور جو کہتے ہیں باء پر زبر تو اس کے معنی ہیں انھیں یکے بعد دیگرے الگ الگ کر کے مار اور یہ ''تبدید'' سے مشتق ہے۔

اس باب کے متعلقہ کئی ایک احادیث ہیں جو اس کتاب میں کئی جگہ گزر چکی ہیں' جیسے ایک لڑکے کا واقعہ جو ایک راہب اور جادوگر کے پاس جاتا تھا' جناب جریج رحمہ اللہ کا واقعہ' اسی طرح اصحاب غار کا واقعہ جو ایک غار میں تھے اور ایک پتھر نے اس کا دہانہ بند کر دیا اور ایک اس آدمی کا واقعہ جس نے بادلوں میں سے آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ ان کے علاوہ بھی اس باب کے متعلقہ کئی ایک مشہور و معروف اور زبان زد عام واقعات ہیں۔ (وباللہ التوفیق۔)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۷/ ۳۷۸ ۔ ۳۷۹ ۔ فتح).

غريب الحديث☆ **(الرهط)** ''آدمیوں کی جماعت''۔ **(عينا)** ''جاسوس''۔ **(الهدأة)** عسفان سے سات میل کے فاصلے پر ایک مقام۔ **(بنو لحيان)** ایک قبیلہ۔ **(نفروا لهم)** ''وہ لڑنے کے لیے تیزی کے ساتھ نکلے''۔ **(اقتصوا آثارهم)** ''ان کے پیچھے پیچھے چلے''۔ **(أحس بهم)** ''ان کی آمد کا پتا چلا''۔ **(أعطوا بأيديكم)** ''خود کو ہمارے حوالے کر دو' ہماری اطاعت قبول کر لو''۔ **(استمكنوا منهم)** ''ان پر قابو پالیا''۔ **(أطلقوا أوتار قسيسهم فربطوهم)** ''انھوں نے ان کی کمانوں کی تانتیں کھول کر ان سے انہیں باندھ دیا''۔ **(ابتاع)** ''خرید لیا''۔ **(يستحد بها)** ''اس کے ساتھ زیر ناف بال مونڈ یں''۔ **(فدرج بني لها)** ''اس کا چھوٹا بچہ گھسٹتا ہوا پہنچ گیا''۔ **(الحل)** حدود حرم سے باہر مقام تنعیم۔ **(جزع)** ''موت کا خوف''۔ **(مصرعي)** ''میری موت''۔ **(أوصال)** ''بکھرے ہوئے اعضاء''۔ **(شلو)** ''کٹا پھٹا ہوا جسم''۔ **(ممزع)** ''ٹکڑے ٹکڑے''۔ **(صبرا)** ''کسی کو باندھ کر قتل کرنا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث ☆ ❶ دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے لیے جاسوس بھیجنے چاہییں۔

❷ ''رھط'' تین سے دس افراد پر مشتمل جماعت کو کہتے ہیں' اس جماعت میں حضرت عاصم بن ثابت، مرثد بن ابی مرثد، خبیب بن عدی، زید بن دثنہ، عبداللہ بن طارق' خالد بن بکیر رضی اللہ عنہم اور دیگر چار اصحاب شامل تھے۔

❸ مشرک عہد شکن ہوتے ہیں' ان کے عہد و میثاق کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی' وہ مومنوں کے بارے میں کسی قرابت یا ذمہ کا لحاظ نہیں رکھتے۔

❹ مسلمان مشرکین سے عہد کریں تو وہ اس کی وفا کریں اور ان کے بچوں کو قتل نہ کریں۔

❺ مقتول کے ساتھ نرمی کرنی چاہیے۔

❻ حضرت عاصم بن زید رضی اللہ عنہ کی کرامت کہ اللہ نے ان کی لاش کو دشمنوں سے محفوظ رکھا۔

❼ اللہ نے ان کے واقعے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی۔

❽ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی اس دعا کو قبول فرمایا: ''یا اللہ! مجھے کوئی مشرک ہاتھ نہ لگائے''۔

❾ اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ایسا پھل عطا فرمایا جو مکہ میں نہ تھا۔

❿ مشرکوں کے خلاف عمومی صورت پر دعا کی جا سکتی ہے۔

⓫ شہادت کے وقت دشمن سے مہلت لے کر دو رکعت نماز پڑھنا جائز ہے۔

⓬ شہادت کے وقت شعر پڑھنا جائز ہے۔ یہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی قوت ایمانی، دین میں پختگی اور ثابت قدمی کی دلیل ہے۔

⓭ اس بات کا اثبات کہ اللہ تعالیٰ ایک ذات ہے۔

⓮ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو جس طرح چاہتا ہے آزماتا ہے۔

⓯ مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ زندگی اور موت کے بعد دونوں حالتوں میں مکرم و معزز ہے۔

⓰ مشرکین بھی حرمت والے مہینوں اور حرم کی تعظیم کرتے تھے' اسی لیے وہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے حدود حرم سے باہر لے کر گئے تھے۔

⓱ دشمن اگر سختی کا مظاہرہ کرے تو اس کی امان قبول کرنے سے انکار کر دیا جائے' چاہے اس کے نتیجے میں اسے مار ہی دیا جائے۔ البتہ جہاں نرمی کا امکان ہو وہاں امان طلب کر کے جان بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

١٥١٠ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ: اِنِّي لَاَظُنُّهُ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بھی کسی معاملے کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرا اس معاملے کے بارے میں یہ خیال ہے تو وہ معاملہ ان کے خیال کے مطابق ہی ظہور پذیر ہوتا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (٧/ ١٧٧ ـ فتح).

غریب الحدیث ☆ (إلا كان كما يظن) یعنی وہ معاملہ ان کے خیال کے مطابق ہی ہوتا۔

فقہ الحدیث ☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت' ان کی فراست اور ذکاء کا بیان ہے' اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''میری امت میں اگر کوئی محدث (الہامی) ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوتے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْأُمُوْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا

حرام کردہ کاموں کا بیان

۲۵۴- بَابُ تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ وَالْأَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ﴾ [الحجرات: ١٢]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [الإسراء: ٣٦]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ١٨].

اِعْلَمْ أَنَّهُ يَنْبَغِي لِكُلِّ مُكَلَّفٍ أَنْ يَحْفَظَ لِسَانَهُ عَنْ جَمِيعِ الْكَلَامِ إِلَّا كَلَامًا ظَهَرَتْ فِيهِ الْمَصْلَحَةُ، وَمَتَى اسْتَوَى الْكَلَامُ وَتَرْكُهُ فِي الْمَصْلَحَةِ، فَالسُّنَّةُ الْإِمْسَاكُ عَنْهُ، لِأَنَّهُ قَدْ يَنْجَرُّ الْكَلَامُ الْمُبَاحُ إِلٰى حَرَامٍ أَوْ مَكْرُوهٍ وَذٰلِكَ كَثِيرٌ فِي الْعَادَةِ، وَالسَّلَامَةُ لَا يَعْدِلُهَا شَيْءٌ.

۲۵۴- باب: غیبت کی حرمت اور زبان کی حفاظت کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو' یقیناً اللہ بہت رجوع کرنے والا' نہایت مہربان ہے''۔

نیز فرمایا: ''اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں' بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب ہی سے باز پرس ہوگی''۔

اور فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران تیار ہے''۔

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جان لیجیے کہ ہر مکلف کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو ہر قسم کی گفتگو سے محفوظ رکھے' صرف وہ گفتگو کرے جس میں مصلحت ہو۔ اور جب مصلحت کے اعتبار سے بولنا اور خاموش رہنا برابر ہو تو پھر خاموش رہنا سنت ہے' اس لیے کہ بعض دفعہ جائز گفتگو بھی حرام یا مکروہ تک پہنچا دیتی ہے اور یہ عام طور پر ہوتا ہے اور سلامتی کے برابر تو کوئی چیز نہیں۔

شرح الآیات: اہل علم کا اتفاق ہے کہ غیبت حرام ہے' اس لیے کہ کتاب وسنت میں اس کی حرمت کی صراحت ہے۔ غیبت کی تعریف یہ ہے کہ اپنے بھائی کا اس انداز میں ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو' اگر تم نے اس کی کسی ایسی چیز کا ذکر کیا جو اس میں نہیں تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا۔ پہلی آیت میں غیبت کی حرمت کی شدت ظاہر کرنے کے لیے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ غیبت کا معنی ہے پیٹھ پیچھے کسی کا ذکر کرنا' اس لیے آیت میں غائب شخص کو مردہ سے تشبیہ دی ہے' اس لیے کہ مردہ بھی اپنے نفس سے کسی کو دور کر سکتا ہے نہ اپنا دفاع کر سکتا ہے اور جس طرح اسے یہ بھی علم نہیں کہ کوئی شخص اس کا گوشت کھا رہا ہے' جس طرح غائب شخص نہیں جانتا کہ کوئی اس کی غیبت کر رہا ہے۔

غیبت کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ تم مردہ بھائی کا گوشت کھانا ناپسند کرتے ہو' لہٰذا غیبت کرنا بھی ناپسند کرو' نیز جس طرح تم یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہو کہ تمہاری کوئی غیبت نہ کرے اسی طرح تم بھی کسی کی غیبت نہ کرو اور جس طرح ہر کوئی چاہتا ہے کہ مردوں کے محاسن بیان ہوں اسی طرح اپنے بھائیوں کی پیٹھ پیچھے بھی ان کے محاسن بیان کرنے چاہییں۔

دوسری آیت میں مختلف انسانی اعضا کے نام لے کر بتادیا گیا کہ ان کے بارے میں قیامت والے دن باز پرس ہوگی' اس لیے ان کا استعمال درست ہونا چاہیے۔ تیسری آیت میں فرمایا کہ تم جو بات بھی کرتے ہو اسے لکھنے کے لیے ہمارا مقرب فرشتہ موجود ہوتا ہے' جو ہر بات لکھ لیتا ہے' اس لیے انسان کو چاہیے کہ پہلے تولے پھر بولے۔ اس لیے کہ انسان جو بھی بات کرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے یا ناراض ہوتا ہے' جب انسان صبح کرتا ہے تو سارے اعضا زبان سے کہتے ہیں اللہ سے ڈرتی رہنا' ہم تیرے تابع ہیں' اگر تو درست رہی تو ہم درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے اور جہنم میں اکثر لوگ اس زبان کے غلط استعمال ہی کی وجہ سے جائیں گے۔

١٥١١ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَصْمُتْ)). متفقٌ عليه.

وَهٰذَا الْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا إِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا، وَهُوَ الَّذِي ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهُ، وَمَتَى شَكَّ فِي ظُهُورِ الْمَصْلَحَةِ، فَلَا يَتَكَلَّمْ.

۱۵۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر و بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بارے میں واضح ہے کہ بندے کو گفتگو صرف اسی وقت کرنی چاہیے جب اس میں بھلائی ہو اور یہ وہی بات ہے جس کی مصلحت ظاہر ہو اور جب مصلحت کے ظاہر ہونے میں شک ہو تو پھر گفتگو نہ کی جائے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۰۹) ملاحظہ فرمائیں۔

١٥١٢ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)). متفقٌ عليه.

۱۵۱۲۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٥٤ ـ فتح)، ومسلم (٤٢).

فقه الحديث☆ ❶ مسلمانوں کو قولی اور عملی ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھنا چاہیے' اسی لیے زبان اور ہاتھ کا ذکر فرمایا جو قول و عمل پر دلالت کرتے ہیں۔

❷ مسلمانوں کے مختلف مراتب ہیں' سب سے افضل وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اپنے شر سے محفوظ رکھے اور اس سے کسی ایک کو بھی تکلیف نہ پہنچے۔

❸ مسلمانوں کو شر پہنچانے سے منع کیا گیا ہے' جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انہیں خیر و بھلائی پہنچائی جائے۔

١٥١٣ـ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)). متفقٌ عليه.

۱۵۱۳۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے دے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو چیز اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۳۰۸ ـ فتح)، ولم أره في ((صحيح مسلم)).

غريب الحديث☆ (يضمن) ''ضمانت دے دے''۔ (ما بين لحييه) ''جو چیز دو جبڑوں کے درمیان ہے'' یعنی زبان۔ (ما بين رجليه) ''جو چیز دو ٹانگوں کے درمیان ہے'' یعنی شرم گاہ۔

فقه الحديث☆ ❶ جوارح و اعضا کی حفاظت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کا استعمال کرنا واجب ہے۔

❷ زبان کو غیر شرعی اور غیر ضروری کلام کرنے سے روکنا چاہیے۔

❸ دنیا میں آدمی کے لیے سب سے بڑی آزمائش اس کی زبان میں اور شرم گاہ میں ہے' جو شخص ان کے شر سے محفوظ رہا وہ سب سے بڑے شر سے محفوظ ہو گیا۔

❹ گناہوں سے بچنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل و کرم سے دخول جنت کا ذریعہ ہے۔

❺ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت بہت بڑا عمل ہے' اسی لیے آپ نے ان کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی ہے۔

١٥١٤ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). متفقٌ عليه.

ومعنى: ((يَتَبَيَّنُ)) يَتَفَكَّرُ أَنَّهَا خَيْرٌ أَمْ لَا.

۱۵۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بندہ کبھی ایک بات کرتا ہے اور وہ اس کے (خیر و شر ہونے کے) بارے میں غور و فکر نہیں کرتا تو وہ اس ایک بات کی وجہ سے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی آگ کی طرف گر جاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

(يتبين) ''غور و فکر نہیں کرنا'' کہ آیا وہ بات اچھی ہے یا بری۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۳۰۸ ـ فتح)، ومسلم (۲۹۸۸).

غريب الحديث☆ (الكلمة) ''بات خواہ لمبی ہو یا چھوٹی''۔ (يزل بها إلى النار) ''اس بات کی وجہ سے جہنم میں گرے گا''۔

فقه الحديث☆ ❶ زبان کی حفاظت کرنے کی ترغیب۔

❷ بات کرنے سے پہلے غور و فکر لینا چاہیے اور جب تک اس بات میں کوئی مصلحت نہ ہو' نہیں کرنی چاہیے' اگر آدمی کو کسی بات کے اچھے یا برے انجام کا پتا نہ ہو تو پھر ایسی ہی بات نہیں کرنی چاہیے' کیونکہ ممکن ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی والا کلمہ منہ سے نکل جائے اور پھر اس کلمے کا انجام جہنم ہے۔ (أعاذنا الله منها)

١٥١٥ ـ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ)). رواه البخاري.

۱۵۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والا (ایک ایسا) کلمہ بولتا ہے اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے اور (بعض اوقات) بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی والا کلمہ بولتا ہے' وہ یہ کلمہ بے خیالی میں کہہ دیتا ہے لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۳۰۸ ـ فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (لا یلقی لھا بالا) ''وہ توجہ کے ساتھ وہ کلمہ ادا نہیں کرتا''۔ (یھوی) ''نیچے جا گرتا ہے''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ کلام دو طرح کا ہے' اچھا اور برا' اگر اچھی بات چیت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بن جاتی ہے اور اگر بات اچھی نہ ہو تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث بنتی ہے۔

❷ جنت کے درجات ہیں' جو اوپر کو بڑھتے ہیں اور جہنم میں طبقات اور درکات ہیں جو نیچے کو جاتے ہیں۔

❸ خیر و بھلائی کی بات کرنے کی ترغیب اور بری بات کرنے پر وعید ہے۔

١٥١٦ - وَعَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ)). رواهُ مالكٌ في ((الْمُوَطَّا)) والترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

١٥١٦۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی والا کلمہ بولتا ہے' اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچ جائے گا؟ اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اس آدمی کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے اور آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا کلمہ بولتا ہے' اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچے گا؟ لیکن اللہ اس کی وجہ سے اپنی ملاقات کے دن (قیامت) تک اس کے لیے اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے''۔ (موطا، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه مالك (٢/ ٩٨٥)، والترمذي (٢٣١٩)، وابن ماجه (٣٩٦٩)، وأحمد (٣/ ٤٦٩).

فقہ الحدیث☆ ❶ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے قول و فعل پر تدبر اور غور و فکر کرے اور بات کرنے سے پہلے سوچے کہ میری یہ بات اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب بنے گی یا ناراضی کا' کیونکہ بعض اوقات معمولی سی غفلت اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے اور انسان کی ہلاکت کا باعث۔ اس کے برعکس اچھا بول جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے' انسان کے لیے بلندیٔ درجات کا باعث بن جاتا ہے۔

❷ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی گناہ کو حقیر جاننا انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت رضا و غضب کا اثبات۔

١٥١٧ - وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ؟ قَالَ: ((قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا)). رواه الترمذي وَقَالَ: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

١٥١٧۔ حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں کہ جس پر میں مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم اور ثابت ہو جاؤ''۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ کون سی چیز خیال کرتے ہیں؟ آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا' پھر فرمایا: ''یہ (یعنی زبان)''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بطرقه ۔ أخرجه الترمذي (٢٤١٠)، وابن ماجه (٣٩٧٢)، وأحمد (٣/ ٤١٣).

اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں عبدالرحمٰن بن ماعز ہے اور اس سے صرف زہری روایت کرتا ہے۔ لیکن یہ اختصار سے مسلم (٣٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی موجود ہے اور اسے دارمی (۲/ ۲۹۸، ۲۹۹) نے بھی روایت کیا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دین کے بارے میں سوال کیا جس سے صحابہ کرام کے شوق تعلیم اور خیر و بھلائی کی طرف رغبت کے بارے میں پتا چلتا ہے کہ وہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونے کے لیے کس طرح آپ سے مسائل پوچھتے رہتے تھے۔

❷ رسول اللہ ﷺ کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے' آپ نے مختصر سی بات فرمائی کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ کہ وہی تمہارا رب ہے اور پھر اس پر ثابت قدم رہو' اس دعویٰ کے عوض تمہیں جتنی بھی تکلیفیں آئیں انہیں برداشت کرو اور تمہارے قدموں میں لغزش نہ آئے۔

❸ رسول اللہ ﷺ کا فرمانا، فرمان الٰہی کی تفسیر اور بیان ہوتا ہے۔

❹ انسان کے لیے سب سے خطرناک چیز زبان ہے' اس لیے اس کی حفاظت کرنی چاہیے اور اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیے۔

❺ اصل استقامت دل کی استقامت ہے' جب دل قائم اور درست ہو جائے تو پھر باقی اعضا بھی قائم اور درست ہو جاتے ہیں اور دل کی درستی کے لیے زبان کی درستی ضروری ہے۔

١٥١٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي)). رواه الترمذي.

۱۵۱۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ اور زیادہ باتیں نہ کرو' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ اور زیادہ باتیں دل کی سختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور سخت دل (والا آدمی) ہے''۔ (ترمذی)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذي (٢٤١١).

اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب ہے جس کے بارے میں ابن القطان نے التہذیب (۱/ ۱۳۳) میں کہا ہے: ''لا یعرف حاله'' کہ یہ غیر معروف ہے۔

فقه الحديث☆ ضعیف حدیث قابل استدلال و حجت نہیں ہوتی' بہر حال یہ بات درست ہے کہ زیادہ باتیں کرنے سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور ذکر الٰہی سے دل نرم ہوتے ہیں۔

١٥١٩ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۵۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (شرم گاہ) تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه الترمذي (٢٤٠٩).

یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے' اس میں محمد بن عجلان صدوق راوی ہے اور مسلم میں موجود سہل بن سعد رضی اللہ عنہ والی روایت اس کا شاہد گزر چکی ہے۔

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۱۳) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٥٢٠ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۲۰۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس طرح ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کافی ہونا چاہیے اور اپنی غلطیوں پر خوب رویا کرو۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه ابن المبارك في ((الزهد)) (١٣٤)، وعنه أحمد (٥/ ٢٥٩)، والترمذي (٢٤٠٦).

یہ حدیث اس سند سے تو ضعیف ہے' کیونکہ اس میں عبید اللہ بن زحر اور علی بن یزید ضعیف راوی ہیں لیکن مسند احمد (۴/ ۱۴۸) اور طبرانی (۵۹۰/۱۷ من المنتخب منہ) وغیرہ میں اس کے شاہد موجود ہیں' اس لیے یہ حدیث بالجملہ صحیح ہے۔

غريب الحديث☆ (أمسك عليك لسانك) ''اپنی زبان پر قابو رکھ'' یعنی اس کی حفاظت کر۔ (وليسعك بيتك) ''تمہارا گھر تمہیں کافی ہونا چاہیے'' یعنی غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نہ جایا کرو' اپنے گھر تک محدود رہو۔ (وابك على خطيئتك) ''اپنے گناہوں پر نادم ہو کر خوب رویا کرو''۔

فقه الحديث☆ ❶ صحابہ رضی اللہ عنہم نجات کے بارے میں فکرمند رہتے تھے اور آپ سے اس کے بارے میں سوال کرتے رہتے تھے۔

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیمانہ اسلوب سے جواب دیا' اس لیے کہ سوال نجات کی حقیقت کے بارے میں تھا اور آپ نے نجات کے اسباب بیان فرمائے۔

❸ انسان کو اپنی زبان پر قابو رکھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث بننے والی باتیں نہیں کرنی چاہییں۔

❹ لوگوں کے ساتھ زیادہ میل جول رکھنے اور بلاضرورت ان کی محفلوں کو زینت بخشنے سے پرہیز کرنا چاہیے' کیونکہ عموماً اس طرح کی مجلسوں میں غیبت اور غیر اخلاقی باتیں ہوتی ہیں' اس لیے غیر ضروری طور پر اپنے گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے' اپنا گھر انسان کے لیے کافی ہونا چاہیے۔

❺ اپنے گناہوں پر نادم ہو کر رونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر توبہ کر کے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔

❻ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات کا عملی پروگرام بیان فرمایا کہ زبان کی حفاظت، غیر ضروری روابط سے اجتناب یعنی عمل کی حفاظت اور پھر انسان سے جو گناہ سرزد ہو جائیں ان پر نادم و پریشان ہونا اور خفت و ندامت کے آنسو چاہیے' اس لیے کہ جب انسان کے گناہ معاف ہو جائیں تو پھر نجات ہی نجات ہے۔

١٥٢١ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، تَقُولُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا، فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ: فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا)). رواه الترمذي.

معنى ((تُكَفِّرُ اللِّسَانَ)): أَيْ تَذِلُّ وَتَخْضَعُ لَهُ.

۱۵۲۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان صبح کرتا ہے تو تمام اعضا زبان سے بڑی عاجزی کے ساتھ درخواست کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' ہم تو تیرے ساتھ وابستہ اور تیرے تابع ہیں' پس اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے''۔ (ترمذی)

(تكفر اللسان) ''زبان کے سامنے عاجزی اور خشوع و خضوع سے درخواست کرتے ہیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه الترمذي (٢٤٠٧)، وأحمد (٣/ ٩٥-٩٦)، وابن المبارك في ((الزهد)) (١٠١٢).

غريب الحديث☆ (إذا أصبح) "جب صبح کرتا ہے" یعنی ہر روز۔ (الأعضاء) "عضو کی جمع ہے" کسی چیز کے حصے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ (العوج) عین پر زبر اس سے مراد جسم کے اعضا کی بے اعتدالی اور (العوج) عین پر زیر ہو تو مطلب ہے دین کے بارے میں ٹیڑھا پن۔ بعض اہل علم نے ان دونوں الفاظ میں یہ فرق کیا ہے کہ جو کجی نظر آئے وہ پہلے لفظ عین پر زبر کے ساتھ ہے اور جو کجی نظر نہ آئے وہ دوسرے لفظ عین پر زیر کے ساتھ ہے۔ (نحن بك) "ہم تو تیرے تابع ہیں"۔

فقه الحديث☆ ❶ انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت میں ہے' اس لیے کہ یہ دل کی ترجمان ہے' یہ اس کی خلیفہ ہے' جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر ظاہر ہوتا ہے' انسان ان دو چھوٹی چیزوں قلب و لسان کا نام ہے۔

❷ ہر صبح انسان کے تمام اعضا زبان کی منت سماجت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سیدھی رہنا' ہمارا سیدھا رہنا تیری وجہ سے ہے' اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو پھر ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے اور تیری ذرا سی لغزش کا خمیازہ ہم سب کو بھگتنا پڑے گا۔

❸ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں مبتلا ہونے سے بچائے اور نجات و تقویٰ والی راہ اپنائے۔

١٥٢٢ ـ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ١٦، ١٧]. ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ، وَعَمُوْدِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي

۱۵۲۲۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم کی آگ سے دور کردے؟ آپ نے فرمایا: "تم نے یقیناً بہت بڑی چیز کے بارے میں پوچھا ہے' لیکن وہ اس شخص پر یقیناً آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ اسے آسان فرما دے' تم اللہ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو"۔ پھر فرمایا: "کیا میں تمہیں خیر و بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے اور رات کے آخری حصے میں آدمی کا نماز پڑھنا"۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: "ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں ......"۔ آپ نے (یعلمون) تک تلاوت فرمائی' پھر فرمایا: "کیا میں تمہیں دین کے سر اس کے ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے بارے میں نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: "دین کا سر اسلام ہے' اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے"۔ پھر فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب کا دار و مدار ہے؟" میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! پس آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: "اس کو روک کر رکھو"۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جو اس کے ذریعے بات چیت کرتے ہیں' کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ عَلٰی وُجُوهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ، وَقد سبق شرحه.

اس پر ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں تجھے گم پائے! لوگوں کو ان کی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتیاں ہی تو اوندھے منہ جہنم میں گرائیں گی۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے' اس کی شرح اس سے پہلے گزر چکی ہے)

توثیق الحدیث☆ صحيح بطرقه ـ أخرجه الترمذي (٢٦١٦)، وابن ماجه (٣٩٧٣)، وأحمد (٥/ ٢٣١).
اس کے کئی ایک طرق ہیں جو علت سے خالی نہیں' لیکن اس کے جملوں کے الگ الگ شواہد موجود ہیں جن کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

غریب الحدیث☆ (جُنَّة) ''ڈھال، آگ سے بچاؤ''۔ (جوف اللیل) ''رات کا آخری حصہ''۔ (تتجافی) ''دور رہتے ہیں''۔ (المضاجع) ''بستر''۔ (ذروۃ) ''کسی چیز کا سب سے اوپر والا حصہ''۔ (السنام) ''کوہان''۔ (ملاك) ''جس پر کسی چیز کا دارومدار ہو''۔ (کف) ''روک کر رکھو''۔ (ثکلتك أمك) ''تیری ماں تجھے گم پائے'' اگرچہ بظاہر یہ بددعا معلوم ہوتی ہے لیکن یہ بددعا نہیں بلکہ محض ایک عربی محاورہ ہے۔ (یکب) ''اوندھے منہ گرائے گا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ متعلم کو اپنے استاذ سے افضل اعمال کے بارے میں پوچھنا چاہیے' تاکہ وہ جنت میں چلا جائے اور جہنم سے بچ جائے۔
❷ عالم کو بھی چاہیے کہ وہ متعلم کے سوال کو اہمیت دے اور اسے شافی کافی جواب دے لیکن اسلوب انتہائی آسان اور کلام مختصر ہو۔
❸ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے سوال سے پتا چلتا ہے کہ نیک اعمال جنت میں جانے کا سبب ہیں جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے جنت میں جائے گا' تو ان دونوں باتوں میں کوئی تعارض نہیں' کیونکہ عمل کی توفیق بھی تو اس کی رحمت ہی سے ملتی ہے۔ پس جنت میں داخلہ اس کی رحمت سے ہوگا۔
❹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے سوال کو ''عظیم'' قرار دیا' اس لیے کہ دخول جنت اور جہنم سے نجات ایک عظیم امر اور عظیم نجات ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو جائے تو پھر کوئی کام مشکل نہیں رہتا بلکہ آسان ہو جاتا ہے۔
❺ سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنا ہے۔
❻ نماز دین کا ستون ہے نیز زکوۃ کی ادائیگی' روزے اور حج بھی دخول جنت والے اعمال ہیں۔
❼ حسب موقع سوال سے زائد جواب دینا جائز ہے۔
❽ خیر و بھلائی کے بہت سے دروازے ہیں۔
❾ روزے کے بارے میں فرمایا کہ وہ ڈھال ہے' یہ دنیا میں گناہوں سے ڈھال اور بچاؤ ہے اور آخرت میں جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا۔
❿ صدقہ اور قیام اللیل بھی گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں۔
⓫ تمام حقائق و فضائل کی اصل اور بنیاد اسلام ہے' اس لیے کہ اسلام کے بغیر کیے گئے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں' جیسا کہ آپ نے ایک غزوے کے موقع پر ایک آدمی سے فرمایا: ((اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ)) ''پہلے اسلام قبول کرو اور پھر جہاد کرو''۔
⓬ ارکان اسلام کے بعد جہاد فی سبیل سب سے افضل عمل ہے۔
⓭ زبان کے خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے کہ جہنم میں بہت سے لوگوں کو زبان کا غلط استعمال ہی اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ زبان کا استعمال صحیح ہونا چاہیے اور یاد رہے کہ زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ لکھ لیا جاتا ہے۔

◆ رسول اللہ ﷺ نے زبان کے استعمال کو کھیتی کے کاٹنے سے تشبیہ دی' جو کہ بہت ہی بلیغ ہے کہ جس طرح کھیتی کاٹتے وقت درانتی رطب و یابس اور اچھے برے میں تمیز نہیں کرتی' اسی طرح جو شخص زبان کا صحیح استعمال نہیں کرتا وہ بھی کسی تمیز کے بغیر اچھی بری بات کر جاتا ہے۔

تنبیہ: مصنف رحمہ اللہ نے جو فرمایا ہے کہ اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے یہ صحیح نہیں' اس لیے کہ یہ روایت پہلے نہیں گزری۔ (واللہ اعلم)

١٥٢٣ ـ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). رواه مسلم.

۱۵۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو''۔ آپ سے عرض کیا گیا: آپ فرمائیں کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں ہو (تو کیا پھر بھی وہ بات غیبت ہوگی)؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تو وہ چیز اس میں ہے جو تم کہتے ہو تو یقیناً تم نے غیبت کی اور اگر وہ چیز اس میں نہیں جو تم نے بیان کی تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٢٥٨٩).

غریب الحدیث☆ (الغیبة) ''کسی شخص کا اس کی پیٹھ پیچھے ایسا ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو''۔ (أفرأیت) ''آپ بتائیں''۔ (بهته) ''تم نے اس پر بہتان باندھا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ معلم اپنے شاگردوں سے سوال کر کے بات کا آغاز کر سکتا ہے تاکہ طلبا بات کی طرف زیادہ توجہ کریں۔

❷ کسی بات کا علم نہ ہو تو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف کرنا مستحب ہے۔

❸ غیبت اور بہتان میں فرق بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص میں موجود کسی برائی کا اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا جائے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ چیز اس میں نہ ہو اور پھر بھی اسے بیان کیا جائے تو یہ بہتان ہے۔

❹ غیبت بیان کرنا حرام ہے' اس لیے اپنی مجلسوں کو اس برائی سے پاک رکھنا چاہیے۔

١٥٢٤ ـ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ، حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ)). متفق عليه.

۱۵۲۴۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عیدالاضحیٰ کے دن منیٰ کے مقام پر اپنے خطبے میں فرمایا: ''بے شک، تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے' سن لو! کیا میں نے (دین) پہنچا نہیں دیا؟'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (١/ ١٥٧ـ ١٥٨ ـ فتح)، ومسلم (١٦٧٩).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (یوم النحر) ''عیدالاضحیٰ کا دن''۔ (العرض) ''عزت''۔ (یومکم هذا) ''تمہارا یہ دن'' (قربانی کا دن)۔ (شهر کم هذا) ''تمہارا یہ ذوالحجہ کا مہینا''۔ (بلد کم هذا) ''تمہارا یہ شہر'' یعنی مکہ مکرمہ۔

فقه الحدیث☆ ❶ شرعی حق کے بغیر کسی کا خون بہانا حرام ہے۔

❷ شرعی وجہ کے بغیر کسی کا مال ہتھیانا حرام ہے۔

❸ کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا حرام ہے بلکہ اس کی عزت و آبرو قابل احترام ہے۔

❹ دس ذوالحجہ، ماہ ذوالحجہ اور مکہ مکرمہ کی حرمت کا بیان۔

❺ کیونکہ عربوں کے ہاں ان تینوں چیزوں کی بہت عظمت تھی' اس لیے ان کی مثال دے کر تین چیزوں کی حرمت بیان فرمائی جان، مال اور عزت' بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے بندے کی ان تینوں چیزوں کی حرمت مذکورہ تینوں چیزوں سے زیادہ ہے۔

❻ قربانی والے دن منیٰ کے مقام پر خطبہ دینا۔

١٥٢٥ - وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قلت للنبي ﷺ: حسبك من صفية كذا وكذا. قال بعض الرواة: تعني قصيرة، فقال: ((لقد قلت كلمة لو مزجت بماء البحر لمزجته!)) قالت: وحكيت له إنسانا فقال: ((ما أحب أني حكيت إنسانا وإن لي كذا وكذا)). رواه أبوداود، والترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

ومعنى: ((مزجته)) خالطته مخالطة يتغير بها طعمه، أو ريحه لشدة نتنها وقبحها، وهذا من أبلغ الزواجر عن الغيبة، قال الله تعالى: ﴿وما ينطق عن الهوى إن هو إلا وحي يوحى﴾.

۱۵۲۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ کے لیے صفیہ (آپ کی زوجہ محترمہ) کا ایسا ایسا ہونا کافی ہے' بعض راویوں نے بیان کیا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ وہ پستہ قد ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: ''تم نے ایسی بات کہی ہے اگر اسے سمندر کے پانی میں ملادیا جائے تو یہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل ہی اتاری ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی آدمی کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال ملے''۔ (ابوداود۔ ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

(مزجته) اس کے معنی ہیں کہ کسی چیز کا پانی کے ساتھ ایسے مل جانا کہ اس کی سخت بدبو اور سڑانڈ سے پانی کا ذائقہ یا اس کی بو بدل جائے۔ غیبت کی ممانعت میں یہ تشبیہ نہایت بلیغ ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہمارا پیغمبر خواہش نفس سے نہیں بولتا' وہ جو کچھ بولتا ہے وہ وحی ہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے''۔

توثيق الحديث☆ صحيح - أخرجه أبو داود (٤٨٧٥)، والترمذي (٢٥٠٢)، وأحمد (٦/ ١٨٩).

غریب الحدیث☆ (حسبك) ''آپ کے لیے کافی ہے''۔ (حکیت له إنسانا) ''میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل اتاری ہے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ کسی جسمانی عیب کا بیان کرنا بھی غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے غیبت کی بہت جامع تعریف بیان فرمائی کہ تیرا اپنے بھائی کے متعلق ایسا بیان دینا جو اسے ناگوار اور ناپسند ہو' یہ ذکر اس کے بدن کے متعلق بھی ہوسکتا ہے جیسے کسی کو لنگڑا' اندھا' کانا یا پستہ قد وغیرہ کہنا اور اسے دین کے بارے میں عیب لگائے اور اس کی غیبت بیان کرنا یعنی اسے فاسق، خائن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کہنا، اس کے علاوہ کسی کو متکبر، ریاکار یا اس طرح کے القاب دینا یہ سب غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔
- کسی شخص کی نقل اتارنا جس میں اس کی تحقیر یا تنقیص ہوتی ہو جائز نہیں۔
- غیبت کس قدر قبیح ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی سے ملا دیا جائے تو یہ اس سارے پانی کے ذائقے کو بدل ڈالے۔
- اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی کوئی حقیقت یا حیثیت نہیں۔

١٥٢٦ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ!؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَيَقَعُوْنَ فِيْ أَعْرَاضِهِمْ!)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۲۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے' میں نے کہا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے''۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه ابو داود (٤٨٧٨) و أحمد (٣/ ٢٢٤)، وابن أبي الدنيا في ((الصمت)) (١٦٥ و ٥٧٢).

غريب الحديث☆ (عرج بی) ''جب مجھے معراج کرائی گئی''۔ (يخمشون) ''نوچ رہے تھے''۔ (يأكلون لحوم الناس) ''لوگوں کا گوشت کھاتے تھے'' یعنی ان کی غیبت کرتے تھے۔ اس حدیث میں بھی غیبت کرنے کو گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (يقعون في أعراضهم) ''غلط قسم کی باتیں کر کے ان کی عزتیں پامال کرتے تھے''۔ اس کا لفظی معنی تو یہ ہے کہ وہ ان کی عزتوں میں واقع ہوتے اور گرتے تھے اور یہ تشبیہ دی گئی ہے کہ جو لوگوں کی عزتوں کو پامال کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ سوچیں کہ وہ کہاں گر رہے ہیں۔

فقه الحديث☆
1. رسول اللہ ﷺ کے معجزہ معراج کا اثبات کہ آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔
2. جہنمیوں کو قیامت والے دن قوت دی جائے گی' تاکہ انہیں خود ان کے ہاتھوں سزا دی جائے' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔
3. غیبت کی حرمت کا بیان کہ اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی۔
4. لوگوں کے حسب نسب پر طعن کرنا' ان کی ساکھ مجروح کرنے کی کوشش کرنا' یہ سب حرام ہے۔

١٥٢٧ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ)). رواه مسلم.

۱۵۲۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا خون' اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٥٦٤).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۲۴) ملاحظہ فرمائیں۔

٢٥٥ - بَابُ تَحْرِيْمِ سَمَاعِ الْغِيْبَةِ وَأَمْرِ مَنْ سَمِعَ غِيْبَةً مُحَرَّمَةً بِرَدِّهَا، وَالْإِ

۲۵۵۔ باب: غیبت سننا حرام ہے' اگر کوئی شخص غیبت محرمہ سنے تو وہ اس کا رد کرے اور غیبت کرنے والے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُكَارِ عَلٰى قَائِلِهَا فَإِنْ عَجَزَ، أَوْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ، فَارَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ إِنْ أَمْكَنَهُ

منع کرے اگر وہ عاجز ہو یا اس کی بات نہ مانی جائے تو ممکن ہو تو اس مجلس سے الگ ہو جائے

امام نووی رحمہ اللہ نے ''الاذکار'' میں بیان فرمایا ہے: جان لیجیے کہ جس طرح غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح غیبت کا سننا بھی حرام ہے' پس جو شخص غیبت سنے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے آغاز ہی پر روکے بشرطیکہ کوئی ظاہری نقصان نہ ہوتا ہو' ہاں اگر کسی ظاہری نقصان کا اندیشہ ہو تو پھر اس کو دل سے برا جاننا چاہیے اور اس مجلس سے الگ ہو جانا چاہیے اور اگر کوئی شخص طاقت ہونے کے باوجود غیبت کا رد نہ کرے یا کسی دوسرے موضوع کو شروع نہ کرے تو پھر یہ بھی گناہ گار ہے۔

اگر کوئی شخص زبان سے تو کہتا ہے کہ غیبت نہ کرو لیکن اس کا دل چاہتا ہو کہ یہ ''پر لطف ذکر'' جاری رہنا چاہیے تو پھر یہ نفاق ہے اور اس حالت میں بھی یہ شخص برابر کا گناہ گار ہے۔ اگر کوئی شخص غیبت کا رد نہیں کر سکتا اور نہ اس مجلس سے الگ ہو سکتا ہے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اس گفتگو پر توجہ نہ دے اور اپنے آپ کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھے اور موقع ملتے ہی اس مجلس سے الگ ہو جائے۔ اسی موضوع کے متعلق چند اشعار ہیں:

وَسَمْعَكَ صُنْ عَنْ سَمَاعِ الْقَبِيحِ كَصَوْنِ اللِّسَانِ عَنِ النُّطْقِ بِهْ
فَإِنَّكَ عِنْدَ سَمَاعِ الْقَبِيحِ شَرِيكٌ لِقَائِلِهِ فَانْتَبِهْ

''قبیح باتیں سننے سے اپنے آپ کو بچاؤ' جس طرح تم قبیح باتیں کرنے سے بچتے ہو' اس لیے کہ قبیح کو سننا قبیح کہنے والے کے ساتھ شریک ہونا ہے''۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ﴾ [القصص: ٥٥].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جب وہ کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کر لیتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ [المؤمنون: ٣]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [الإسراء: ٣٦]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾. [الأنعام: ٦٨].

نیز فرمایا: ''مومن بے ہودہ باتوں سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں''۔

اور فرمایا: ''بے شک کان، آنکھ اور دل' ان سب سے باز پرس ہوگی''۔

نیز فرمایا: ''جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو ہمارے حکموں میں طعن و تشنیع کر رہے ہوں تو ان سے اعراض کر لے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ''۔

شرح الآیات ☆ ان آیات میں مومنوں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں' جس جگہ اور مجلس میں اس طرح کی باتیں ہو رہی ہوں جن کی شریعت میں اجازت نہ ہو تو مومن ایسی مجلس میں شریک نہیں ہوتے اور اگر ان کی موجودگی میں ایسا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع ہو جائے تو وہ اس کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر اس مجلس سے الگ ہو جاتے ہیں' اس لیے کہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت والے دن ان کے کان، آنکھ اور دل ان سب اعضا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

١٥٢٨ ـ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ، رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۵۲۸۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کے چہرے کو آگ سے محفوظ رکھے گا''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح أو حسن ـ أخرجه الترمذى (١٩٣١)، وأحمد (٦/ ٤٥٠)، والدولابى فى ((الكنى)) (١/ ١٢٤)، وابن أبي الدنيا في ((الصمت)) (٢٥٠).

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص کسی مسلمان کی غیبت ہوتی سنے تو وہ اس کا رد کرے اور اگر طاقت نہ ہو تو وہ اس مجلس سے الگ ہو جائے۔

❷ جو شخص کسی غیبت کرنے والے کو منع کرتا ہے تو وہ دراصل اسے حرام کام کے ارتکاب سے منع کرتا ہے۔

❸ کسی مسلمان کا دفاع کرنا اور اس کی عزت بچانا، قیامت والے دن ایسے انسان کے لیے عذاب جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اس میں غیبت سے منع کرنے کی فضیلت ہے۔

❹ حرمت مسلم کی تعظیم اور اس کو نقصان پہنچانے کی قباحت کا بیان۔

❺ اسلامی معاشرے کے آپس میں اتحاد و اتفاق کی مثال ایک دیوار کی مانند ہے یعنی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تقویت پہنچاتی ہے۔

١٥٢٩ ـ وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ الْمَشْهُورِ الَّذِي تَقَدَّمَ فِي بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَقَالَ: ((أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلَا رَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ! وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)). متفقٌ عليه.

۱۵۲۹۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی اس مشہور اور طویل حدیث میں جو ''باب الرجاء'' میں گزر چکی ہے' بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''مالک بن دخشم کہاں ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: وہ تو منافق ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسے مت کہو' کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے اور وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضامندی چاہتا ہے' بے شک اللہ نے اس شخص کو آگ پر حرام قرار دیا ہے جس نے اللہ کی رضامندی کی خاطر لا الہ الا اللہ کہا''۔ (متفق علیہ)

((وَعِتْبَانُ)) بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُورِ، وَحُكِيَ ضَمُّهَا، وَبَعْدَهَا تَاءٌ مثناةٌ مِنْ فَوْقُ، ثُمَّ باءٌ موحدةٌ. و ((الدُّخْشُمُ)) بِضَمِّ الدَّالِ وَإِسْكَانِ الْخَاءِ، وَضَمِّ الشِّينِ الْمُعْجَمَتَيْنِ.

(عتبان) عین پر زیر زیادہ مشہور ہے اور پیش بھی بیان کی گئی ہے' اس کے بعد تاء پھر باء۔ (دخشم) دال پر پیش' خاء ساکن اور شین پر پیش۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۱۷) ملاحظہ فرمائیں۔

١٥٣٠ ـ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي

۱۵۳۰۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی اس طویل حدیث میں جوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ التَّوْبَةِ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. متفقٌ عليه.

((عِطْفَاهُ)): جَانِبَاهُ، وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى إِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ.

کی توبہ کے قصے کے بارے میں ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تبوک میں لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا: ''کعب بن مالک نے کیا کیا؟'' بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور اس کے دونوں کناروں پر نظر کرنے (یعنی خود پسندی) نے روک لیا۔ (یہ سن کر) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بہت بری بات کی' اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہم تو اس کے بارے میں صرف خیر ہی جانتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

(عطفاہ) اس کے دونوں کنارے جو ان کی خود پسندی کی طرف اشارہ ہے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۱) ملاحظہ فرمائیں۔

٢٥٦۔ بَابُ بَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيبَةِ

اِعْلَمْ أَنَّ الْغِيبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيحٍ شَرْعِيٍّ لَا يُمْكِنُ الْوُصُولُ إِلَيْهِ إِلَّا بِهَا، وَهُوَ سِتَّةُ أَسْبَابٍ:

الْأَوَّلُ: التَّظَلُّمُ، فَيَجُوزُ لِلْمَظْلُومِ أَنْ يَتَظَلَّمَ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلَايَةٌ، أَوْ قُدْرَةٌ عَلَى إِنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهِ، فَيَقُولُ: ظَلَمَنِي فُلَانٌ بِكَذَا.

الثَّانِي: الْإِسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ، وَرَدِّ الْعَاصِي إِلَى الصَّوَابِ، فَيَقُولُ لِمَنْ يَرْجُو قُدْرَتَهُ عَلَى إِزَالَةِ الْمُنْكَرِ: فُلَانٌ يَعْمَلُ كَذَا، فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ، وَيَكُونُ مَقْصُودُهُ التَّوَصُّلَ إِلَى إِزَالَةِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَّمْ يَقْصِدْ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا.

الثَّالِثُ: الْإِسْتِفْتَاءُ، فَيَقُولُ لِلْمُفْتِي: ظَلَمَنِي أَبِي، أَوْ أَخِي، أَوْ زَوْجِي، أَوْ فُلَانٌ بِكَذَا، فَهَلْ لَهُ ذٰلِكَ؟ وَمَا طَرِيقِي فِي الْخَلَاصِ مِنْهُ، وَ تَحْصِيلِ حَقِّي، وَ دَفْعِ الظُّلْمِ؟ وَنَحْوَ

۲۵۶۔ باب: غیبت کی جائز صورتیں

جان لیجیے کہ کسی صحیح شرعی مقصد کے لیے غیبت کرنا جائز ہے' جب کہ اس کے بغیر اس مقصد تک پہنچنا ممکن نہ ہو اور اس کے چھ اسباب ہیں:۔

(۱) کسی سے ظلم کی شکایت کرنا: مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ بادشاہ' قاضی یا کسی صاحب اختیار شخص یا ایسے شخص سے اپنے ظلم کی شکایت کرے جس سے ظالم کے خلاف انصاف ملنے کی توقع ہو۔ اس کے پاس جا کر کہے کہ فلاں شخص نے اس طرح مجھ پر ظلم کیا ہے۔

(۲) برائیوں اور گناہوں کو روکنے اور گناہ گار کو راہ راست پر لانے کے لیے مدد طلب کرنا: پس جس شخص سے یہ امید ہو کہ اس میں برائی کو روکنے کی قوت ہے تو اسے یہ بتانا کہ فلاں شخص یہ برائی کر رہا ہے' پس وہ اس شخص کو ڈانٹ ڈپٹ کرے یا اس طرح کی کوئی بات کرے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ برائی کو روکا جائے۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہ ہو تو پھر ایسی شکایت کرنا حرام ہوگا۔

(۳) فتویٰ طلب کرنا: کوئی شخص مفتی کو یہ بتائے کہ میرے باپ یا میرے بھائی یا میرے خاوند یا فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا ہے' کیا اس کو یہ حق پہنچتا ہے؟ اور اس سے نجات پانے کا میرے لیے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ. فَهٰذَا جَائِزٌ لِلْحَاجَةِ، وَلٰكِنَّ الْاَحْوَطَ وَالْاَفْضَلَ اَنْ يَقُوْلَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَوْ شَخْصٍ، اَوْ زَوْجٍ، كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ كَذَا؟ فَاِنَّهٗ يَحْصُلُ بِهِ الْغَرَضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ وَمَعَ ذٰلِكَ. فَالتَّعْيِيْنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ حَدِيْثِ هِنْدٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

طریقہ ہے' تاکہ مجھے میرا حق مل جائے اور میں اس کے ظلم سے بچ جاؤں؟ اور اس طرح کی کوئی بات کرے تو بوقت ضرورت جائز ہے لیکن افضل اور محتاط طریقہ یہ ہے کہ وہ نام لیے بغیر اس طرح کہے کہ آپ ایسے آدمی یا شخص یا خاوند کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کا معاملہ اس طرح ہے؟ اس طرح وہ کسی کا نام لیے بغیر اپنا مقصد یعنی فتویٰ حاصل کرسکتا ہے۔ لیکن کسی کا نام لینا بھی جائز ہے جیسا کہ ہم حدیث ہند میں اس کا تذکرہ کریں گے۔ (ان شاءاللہ)

الرَّابِعُ: تَحْذِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ، وَذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهٍ:

مِنْهَا جَرْحُ الْمَجْرُوْحِيْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ، وَذٰلِكَ جَائِزٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، بَلْ وَاجِبٌ لِلْحَاجَةِ.

وَمِنْهَا الْمُشَاوَرَةُ فِيْ مُصَاهَرَةِ اِنْسَانٍ، اَوْ مُشَارَكَتِهٖ، اَوْ اِيْدَاعِهٖ، اَوْ مُعَامَلَتِهٖ، اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، اَوْ مُجَاوَرَتِهٖ، وَيَجِبُ عَلَى الْمُشَاوِرِ اَنْ لَا يُخْفِيَ حَالَهٗ، بَلْ يَذْكُرُ الْمَسَاوِئَ الَّتِيْ فِيْهِ بِنِيَّةِ النَّصِيْحَةِ.

وَمِنْهَا اِذَا رَاٰى مُتَفَقِّهًا يَتَرَدَّدُ اِلٰى مُبْتَدِعٍ، اَوْ فَاسِقٍ يَاْخُذُ عَنْهُ الْعِلْمَ، وَخَافَ اَنْ يَتَضَرَّرَ الْمُتَفَقِّهُ بِذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ نَصِيْحَتُهٗ بِبَيَانِ حَالِهٖ، بِشَرْطِ اَنْ يَقْصِدَ النَّصِيْحَةَ، وَهٰذَا مِمَّا يُغْلَطُ فِيْهِ. وَقَدْ يَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمَ بِذٰلِكَ الْحَسَدُ، وَيُلَبِّسُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ، وَيُخَيِّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ نَصِيْحَةٌ فَلْيُتَفَطَّنْ لِذٰلِكَ.

وَمِنْهَا اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وِلَايَةٌ لَا يَقُوْمُ بِهَا عَلٰى وَجْهِهَا: اِمَّا بِاَنْ لَا يَكُوْنَ صَالِحًا لَهَا، وَاِمَّا بِاَنْ يَكُوْنَ فَاسِقًا، اَوْ مُغَفَّلًا، وَنَحْوَ ذٰلِكَ فَيَجِبُ ذِكْرُ ذٰلِكَ لِمَنْ لَهٗ عَلَيْهِ وِلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيْلَهٗ، وَيُوَلِّيَ مَنْ يَصْلُحُ، اَوْ يَعْلَمَ ذٰلِكَ مِنْهُ

(۴) مسلمانوں کو برائی سے ڈرانا اور ان کی خیر خواہی کرنا: اس کے متعدد طریقے ہیں' مثلاً سند کے مجروح راویوں اور گواہوں کے بارے میں جرح کرنا' یہ مسلمانوں کے اجماع سے جائز ہے بلکہ ضرورت کے تحت واجب ہے۔ یا جیسے کسی سے شادی کا تعلق قائم کرنے یا کاروباری شراکت کرنے یا اس کے پاس امانت رکھوانے یا اس کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ کرنے یا اس کی ہمسائیگی اختیار کرنے کے بارے میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنا ہے۔ پس اس صورت میں جس شخص سے مشورہ کیا جائے اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی کوئی بات نہ چھپائے بلکہ خیر خواہی کی نیت سے اس کی تمام برائیاں بیان کردے (تاکہ وہ شخص اس قسم کے لوگوں سے معاملات کرنے سے بچ جائے)۔

اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص کسی طالب علم کو کسی بدعتی یا فاسق شخص کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے جاتا ہوا دیکھے اور اسے اندیشہ ہو کہ اس طالب علم کو ایسے شخص سے نقصان پہنچے گا تو پھر اس طالب علم سے خیر خواہی کرتے ہوئے اس کے حالات بیان کرنا اس شخص پر واجب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خیر خواہی ہی مقصود ہو۔ اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں غلطیوں کا ارتکاب ہوجاتا ہے' کبھی حسد ایسی بات کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور شیطان اس پر معاملے کو خلط ملط کردیتا ہے اور اسے یہ بات باور کراتا ہے کہ یہ خیر خواہی ہے۔ پس اس مسئلے میں انسان کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ شیطان کی چال کا شکار نہ ہوجائے۔ یا یہ صورت ہو کہ کسی شخص کے پاس کوئی عہدہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيُعَامِلَهُ بِمُقْتَضَى حَالِهِ، وَلَا يَغْتَرَّ بِهِ، وَأَنْ يَسْعَى فِيْ أَنْ يَحُثَّهُ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ أَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهِ.

الخَامِسُ: أَنْ يَكُوْنَ مُجَاهِرًا بِفِسْقِهِ أَوْ بِدْعَتِهِ كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ، وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ، وَأَخْذِ الْمَكْسِ، وَجِبَايَةِ الْأَمْوَالِ ظُلْمًا، وَتَوَلِّي الْأُمُوْرِ الْبَاطِلَةِ، فَيَجُوْزُ ذِكْرُهُ بِمَا يُجَاهِرُ بِهِ؛ وَيَحْرُمُ ذِكْرُهُ بِغَيْرِهِ مِنَ الْعُيُوْبِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ لِجَوَازِهِ سَبَبٌ آخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ.

السَّادِسُ: التَّعْرِيْفُ، فَإِذَا كَانَ الْإِنْسَانُ مَعْرُوْفًا بِلَقَبٍ؛ كَالْأَعْمَشِ وَالْأَعْرَجِ وَالْأَصَمِّ، وَالْأَعْمَى؛ وَالْأَحْوَلِ، وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيْفُهُمْ بِذٰلِكَ؛ وَيَحْرُمُ إِطْلَاقُهُ عَلَى جِهَةِ التَّنَقُّصِ؛ وَلَوْ أَمْكَنَ تَعْرِيْفُهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ أَوْلَى.

فَهٰذِهِ سِتَّةُ أَسْبَابٍ ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَأَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ؛ وَدَلَائِلُهَا مِنَ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةٌ. فَمِنْ ذٰلِكَ:

منصب ہو لیکن وہ اس کا صحیح حق ادا نہ کر رہا ہو، یا تو اس لیے کہ اس میں اس کی صلاحیت ہی نہیں یا یہ کہ وہ فاسق ہے یا اس ذمہ داری سے غافل ہے، تو پھر ایسے شخص کے بارے میں اس کے امیر کو بتانا واجب ہے تاکہ وہ اسے ہٹا دے اور ایسے شخص کو اس منصب پر فائز کرے جو اس کی اصلاح کرے یا وہ اس معاملے کی اصل صورت حال سے باخبر ہو جائے گا تاکہ وہ حالات کے تقاضے کے مطابق اس میں معاملہ کرے اور اس کے بارے میں کسی دھوکے میں مبتلا نہ ہو اور یہ اس بات کی کوشش کرے کہ اسے سیدھے راستے پر قائم رہنے کی ترغیب دے یا پھر اسے بدل دے۔

(۵) یا پھر کوئی علانیہ طور پر اپنے فسق یا بدعت کا ارتکاب کرنے والا ہو جیسے کوئی علانیہ شراب نوشی کرے، لوگوں پر ظلم کرے، ٹیکس وصول کرے، لوگوں سے ظلماً مال حاصل کرے اور امور باطلہ کی سرپرستی کرے۔ پس وہ جو کام کھلم کھلا کرے تو اسے بیان کرنا جائز ہے، اس کے علاوہ اس کے دوسرے مخفی عیوب بیان کرنا حرام ہے، الا یہ کہ اس کے جواز کا کوئی دوسرا سبب ہو جو ہم نے بیان کیا ہے۔

(۶) کسی کو معروف نام سے پکارنا: جب انسان کسی لقب سے معروف ہو جیسے اعمش (چندھا)، اعرج (لنگڑا)، اصم (بہرا)، اعمی (اندھا) اور احول (بھینگا) وغیرہ تو ان ناموں کے ساتھ جو تعارفی نام ہیں، پکارنا جائز ہے، لیکن کسی کی تحقیر و تنقیص کے لیے اس طرح پکارنا حرام ہے اور اگر اس کے علاوہ اس کا تعارف ممکن ہو تو وہ بہتر ہے۔

یہ وہ چھ اسباب ہیں جو علماء نے بیان کیے ہیں اور ان میں سے اکثر پر علماء کا اتفاق ہے اور احادیث صحیحہ سے ان کے دلائل مشہور ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۵۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((**ائْذَنُوْا لَهُ، بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ؟**)). متفق عليه.

اِحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ جَوَازِ غِيْبَةِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ.

۱۵۳۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو، یہ اپنے خاندان کا برا آدمی ہے۔'' (متفق علیہ)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے اہل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٤٧١ ـ فتح)، ومسلم (٢٥٩١).

فقه الحديث☆ ❶ اس حدیث میں علم وادب دونوں چیزوں کو جمع کیا گیا ہے' علمی طور پر اس طرح کہ اس میں غیبت کا پہلو موجود ہے اور ادبی پہلو یہ ہے کہ جب وہ شخص اندر آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے بڑے اچھے انداز سے اس سے گفتگو فرمائی' یعنی ادب اور اخلاق کا پہلو بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔

❷ اہل فساد اور مشتبہ لوگوں کا ذکر کرنا جائز ہے' اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے کہ اہل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت بیان کرنا جائز ہے۔

❸ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص میں کوئی برائی دیکھے تو وہ کسی تیسرے شخص کو اس کے شر سے بچانے کے لیے اس کے کردار کے بارے میں بتا سکتا ہے۔

١٥٣٢ ـ وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا)). رواه البخاريُّ. قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: هٰذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ.

۱۵۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا کہ فلاں فلاں شخص ہمارے دین کے بارے میں کچھ جانتے ہوں''۔ (بخاری) اس حدیث کے راوی لیث بن سعد بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں آدمی منافقین میں سے تھے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٤٨٥ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ منافقین بھی اہل فساد اور مشتبہ افراد کے زمرے میں آتے ہیں' اس لیے ان کے حالات سے مسلمانوں کو باخبر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے تاکہ لوگ ان کے شر سے بچ کر رہیں۔

❷ اسلام میں جس ظن یعنی گمان سے منع کیا گیا ہے وہ مسلمانوں کے بارے میں ان کے دین اور عزت کے متعلق سوئے ظن ہے' حسن ظن تو مسلمانوں کے دین اور ان کی عزت کے بارے میں رکھنا چاہیے۔

١٥٣٣ ـ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ، فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ، فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ)) وَهُوَ تَفْسِيرٌ لِرِوَايَةِ: ((لَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ)) وَقِيلَ: مَعْنَاهُ: كَثِيرُ الْأَسْفَارِ.

۱۵۳۳۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا کہ ابوجہم اور معاویہ ان دونوں نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے (آپ مجھے مشورہ دیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو فقیر آدمی ہے' اس کے پاس کوئی مال نہیں ہے اور رجو ابوجہم ہے وہ تو اپنے کندھے سے لاٹھی اتارتا ہی نہیں''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''ابوجہم تو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے''۔ اور یہ پچھلی روایت کے الفاظ ''وہ تو اپنے کندھے سے لاٹھی اتارتا ہی نہیں'' کی تفسیر ہے اور بعض نے کہا اس کے معنی ہیں: ''وہ بہت زیادہ سفر کرنے والا ہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٤٨٠).

تنبیہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ صرف امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (الصعلوك) ''فقیر، محتاج''۔

فقه الحدیث☆ ❶ ضرورت کے تحت اجنبی مرد اور اجنبی عورت ایک دوسرے سے بات کر سکتے ہیں، جیسے کوئی مسئلہ وغیرہ پوچھنے کے لیے بات کرنا۔

❷ اگر کوئی شخص پیغام نکاح بھیجے اور اس کی تحقیق کے دوران کوئی شخص اس میں موجود نقص بیان کرے تو یہ غیبت محرمہ نہیں، اس لیے کہ یہ کسی کی خیر خواہی اور بہتری کے لیے ہے، اپنے کسی ذاتی مقصد کے لیے نہیں۔

❸ آدمی کو خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کرتے رہنا چاہیے خواہ اسے ناگوار گزرے حالانکہ اس میں اس شخص کی بہتری ہے۔

❹ اس آدمی سے نکاح کرنا مستحب اور بہتر ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے آسانی پیدا کرنے والا ہو، تنگی کرنے والا نہ ہو۔

❺ اگر کوئی شخص مشورہ طلب کرے تو مشورہ دینے والا اپنی طرف سے کوئی بہتر مشورہ بھی دے سکتا ہے۔ جیسا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ اور ابوجہم رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا کہ انھوں نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے لیکن آپ نے انہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرنے کا مشورہ دیا۔

❻ اگر عورت راضی ہو تو غیر کفو میں بھی نکاح کرنا جائز ہے، جیسا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہوا، حضرت زید غلام تھے اور وہ قریشیہ تھیں۔

١٥٣٤ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ، فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ: مَا فَعَلَ، فَقَالُوْا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوْهُ شِدَّةٌ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيقِي: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُؤُوْسَهُمْ. متفق عليه.

۱۵۳۴۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، تو عبداللہ بن ابی نے کہا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو حتیٰ کہ وہ منتشر ہو جائیں اور اس نے کہا اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے تو ہم میں سے معزز شخص وہاں سے ذلیل شخص کو نکال دے گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو اس بارے میں بتایا۔ آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا تو اس نے بڑی پختہ قسم کھا کر کہا کہ اس نے تو ایسے نہیں کہا۔ پس لوگوں نے کہا زید نے رسول اللہ ﷺ کو جھوٹ بتایا، ان کی اس بات پر مجھے دلی صدمہ ہوا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورۃ المنافقون (اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ) نازل فرمائی، نبی ﷺ نے پھر ان (منافقین) کو بلایا تاکہ آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں لیکن انھوں نے اعراض کرتے ہوئے اپنے سروں کو پھیر لیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٨/ ٦٤٤ ـ فتح)، ومسلم (٢٧٧٢).

غریب الحدیث☆ (ينفضوا) ''آپ سے دور ہو جائیں، منتشر ہو جائیں''۔ (شدة) ''شدید تکلیف''۔ (لوّوا) ''انہوں نے اعراض کرتے ہوئے منہ موڑ لیا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ قوم کے سرداروں اور لیڈروں کی ہفوات کا مؤاخذہ نہ کرنا جائز ہے، تاکہ ان کے ماتحت دین سے دور نہ ہو جائیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے عذر قبول کرنا اوران کے ایمان کی تصدیق کرنا جائز ہے اگر چہ قرائن اس کے برعکس ہوں اور یہ تانیس و تالیف کے لیے ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ سلوک کیا۔

❷ اگر کہیں اسلام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو ان کے متعلق اپنے کسی بڑے کو بتانا غیبت نہیں' جس طرح کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن ابی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔

❸ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی فضیلت کہ جب عبداللہ بن ابی نے ان کی بات کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تصدیق میں سورۃ المنافقون نازل فرمائی۔

❹ کفار مسلمانوں کے خلاف مختلف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور انہیں اسلام سے دور ہٹانے کے لیے ہر قسم کے حربے استعمال کرتے ہیں' جیسا کہ غزوہ بنی مصطلق کے دوران عبداللہ بن ابی نے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ سے دور ہٹانے کے لیے یہ حربہ استعمال کیا کہ ان کی ''اقتصادی امداد'' بند کردو' لیکن ان کا کوئی حربہ کارگر ثابت نہ ہوا۔

١٥٣٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَتْ هِنْدُ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ؟ قَالَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ)). متفقٌ عليه.

۱۵۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہند رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں' وہ مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتے کہ مجھے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو الا یہ کہ جو میں انہیں بتائے بغیر ان کے مال میں سے خود لے لوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم معروف طریقے سے اتنا لے لیا کرو جو تجھے اور تیرے بچوں کو کفایت کر جائے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٩/ ٥٠٤ و ٥٠٧ ـ فتح)، ومسلم (١٧١٤).

غریب الحدیث☆ (الشح) ''بخل مع الحرص''۔ (**بالمعروف**) ''اسراف و بخل کے درمیان معروف طریقے سے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ مسئلہ پوچھنے کے لیے کسی شخص کی کیفیت بیان کرنا جائز ہے۔

❷ کسی ایک فریق کی غیر موجودگی میں دوسرے فریق سے بات سننا جائز ہے۔

❸ مسئلہ وغیرہ پوچھنے کی غرض سے اجنبی مرد اور اجنبی عورت ایک دوسرے سے بات کر سکتے ہیں۔

❹ بیوی بچوں کا نان و نفقہ خاوند پر واجب ہے۔

❺ جن امور میں شریعت نے کسی چیز کا تعین نہیں کیا تو ان میں دستور کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

❻ اگر خاوند ضرورت کے مطابق خرچہ نہ دے تو بیوی بقدر ضرورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر لے سکتی ہے۔

❼ عورت خاوند کی اجازت اور رضامندی سے ضرورت کے تحت گھر سے باہر جا سکتی ہے۔

٢٥٧ـ بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلٰى جِهَةِ الْإِفْسَادِ

۲۵۷۔ باب: چغل خوری حرام ہے' چغل خوری سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے ایک کی بات دوسرے سے بیان کرنا

لسان العرب میں نمیمہ کے کئی ایک معانی ہیں' جیسے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے بات کو دوسروں تک پہنچانا۔
(۲) جھوٹ سے ملمع سازی کرنا۔
(۳) ایسا شخص جو بات کی رازداری کرتا ہے نہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

یعنی چغل خوری سے مراد یہ ہے کہ ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا اور اسے جھوٹ کا مرچ مسالہ لگا کر بیان کرنا' تا کہ ان دو کے درمیان لڑائی وفساد ہو۔ اور یہ بات آگے کیوں پہنچاتا ہے؟ اس لیے کہ یہ شخص بات چھپانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ عربی زبان میں چغل خور کے لیے بہت سے نام ہیں مثلاً: نمام، قتات، قساس، دراج، غماز، هماز، مائس اور مماس وغیرہ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ [ن: ۱۱].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بہت عیب جو یا غیبت کرنے والے اور چغلی کے ذریعے سے فساد برپا کرنے والے کی'' (بات نہ مان)۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ۱۸].

نیز فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی نگران فرشتہ موجود ہوتا ہے''

۱۵۳۶۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)). متفق عليه.

۱۵۳۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۴۷۲ ـ فتح)، ومسلم (۱۰۵).

تنبیہ: (نمام) لفظ صحیح مسلم میں ہے' صحیحین میں (قتات) کا لفظ ہے' معنی ومفہوم ایک ہی ہے۔

غريب الحديث☆ (القتات، النمام)'' چغل خور''۔

فقه الحديث☆ ❶ اگر کوئی شخص کسی کے پاس جا کر چغل خوری کرے تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ اس کی تصدیق نہ کرے اور جس کے بارے میں بات بتائی جائے اس کے متعلق کوئی رائے قائم نہ کی جائے اور نہ اس کی تحقیق وغیرہ کی جائے' بلکہ اس چغل خور کو منع کیا جائے کہ میرے سامنے ایسی باتیں نہ کرو۔

❷ اگر کوئی شخص چغل خوری کو حلال سمجھتے ہوئے چغلی کرتا ہے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ یہ تو حرام ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے چغل خور کے لیے جنت حرام فرما دیتا ہے' ہاں اگر کوئی شخص اسے حرام سمجھتا ہے اور انسان ہونے کے ناتے اس سے چغلی ہو جاتی ہے تو پھر اس کا معاملہ اللہ کی مشیت کے تحت ہے' وہ چاہے تو اسے گناہ کے مطابق سزا دے اور چاہے تو معاف کر دے۔

❸ چغل خور سے بغض وعداوت رکھنا واجب ہے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بھی اسے پسند نہیں فرماتا اور اس سے بغض رکھتا ہے۔

۱۵۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: ((اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ! بَلٰى اِنَّهُ كَبِيرٌ: اَمَّا اَحَدُهُمَا، فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ)). متفق عليه، وَهٰذَا لَفْظُ اِحْدَى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ.

۱۵۳۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں وہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا''۔ پھر فرمایا: ''کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی تو ہے' ان میں سے ایک تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا''۔ (متفق علیہ) اور یہ الفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى: ((وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ)) أَيْ: كَبِيرٍ فِي زَعْمِهِمَا وَقِيلَ: كَبِيرٌ تَرْكُهُ عَلَيْهِمَا.

علماء نے کہا ہے "انہیں کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا" اس کا مطلب یہ ہے کہ "ان کے خیال میں یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی" (یعنی انھوں نے اسے معمولی سمجھا) اور بعض نے کہا ہے کہ ان دونوں کاموں کا ترک کرنا ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی (وہ بڑی آسانی سے ان دونوں کاموں کو چھوڑ سکتے تھے)۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۳۱۷ ـ فتح)، ومسلم (۲۹۲).

غريب الحديث☆ (لا يستتر) ایک روایت میں (لا يستنزه) اور ایک اور روایت میں (لا يستبرىء) کے الفاظ ہیں اور یہ سب درست ہیں ان کا معنی یہ ہے کہ یہ شخص پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔

فقه الحديث☆ ❶ گناہوں کو چھوٹا اور حقیر نہیں سمجھنا چاہیے اس لیے کہ ان کا انجام بھیانک بھی ہو سکتا ہے۔

❷ نجاست کو صاف کرنا چاہیے اور یہ صرف نماز کے لیے خاص نہیں بلکہ ہمیشہ پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہیے۔

❸ پیشاب نجس ہے اس لیے اس سے بچنا واجب ہے۔

❹ عذاب قبر کا اثبات اور یہ کہ وہ حق ہے۔

❺ چغل خوری کی سخت حرمت کا بیان اس لیے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

تنبیہ: صحیحین کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ کے دو ٹکڑے کیے اور انہیں دونوں قبروں پر گاڑ کر فرمایا: "شاید کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے"۔ یہ عمل نبی ﷺ کے لیے خاص ہے اللہ نے آپ کو وحی کے ذریعے بتادیا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے جبکہ عام آدمی کو کیا معلوم کہ کسے عذاب ہو رہا ہے اور کسے نہیں۔ اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "میری شفاعت سے ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا"۔ اس سے ثابت ہوا کہ عذاب میں تخفیف ٹہنیاں لگانے سے نہیں بلکہ آپ کی شفاعت سے ممکن ہوئی۔

اور قبروں پر درخت لگانا یا شاخیں لگانا مشروع نہیں یہ بدعت ہے اور گمراہی ہے سلف صالحین میں سے کسی نے ایسے نہیں کیا اس لیے اس بدعت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جانا اس امر کی دلیل ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص اگر توبہ کیے بغیر فوت ہو جائے تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہو جاتا جس طرح کہ بعض تکفیری لوگوں کا یہ نظریہ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کسی کافر کے لیے شفاعت نہیں کرتے۔

۱۵۳۸ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ، الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ)). رواه مسلم.

۱۵۳۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں "عضہ" کے متعلق نہ بتاؤں کہ وہ کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے (یعنی) لوگوں میں (کسی کی) بات کرنا"۔ (مسلم)

((الْعَضْهُ)): بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ، وَإِسْكَانِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ، وَبِالْهَاءِ عَلَى وَزْنِ الْوَجْهِ، وَرُوِيَ: ((الْعِضَةُ)) بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى وَزْنِ الْعِدَةِ، وَهِيَ: الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ، وَعَلَى

(الْعَضْه) عین پر زبر ضاد ساکن اور ہاء بروزن "الوجه" اور اگر یہ (عِضَة) عین کے نیچے زیر، ضاد پر زبر "اِلعِدَة" کے وزن پر بھی ہے۔

اس کے معنی ہیں جھوٹ اور بہتان۔ اور پہلی روایت کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرِّوَايَةُ الْأُولَى: اَلْعَضْهُ مَصْدَرٌ، يُقَالُ: عَضَهَهُ عَضْهًا، أَيْ: رَمَاهُ بِالْعَضْهِ.

(العضه) مصدر ہے کہا جاتا ہے ''عضهه عضها'' یعنی اسے جھوٹ کے ساتھ متہم کیا یا اس پر بہتان باندھا۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٠٦).

غريب الحديث☆ (العضه) ''کاذب، فاحش''۔ (القالة) ''فساد پیدا کرنے کے لیے لوگوں کے درمیان باتیں پھیلانا''۔

فقه الحديث☆ ❶ فاحش، کاذب اور چغل خور کے متعلق لوگوں کو بتانا چاہیے تاکہ وہ اس کے شر سے بچ جائیں۔

❷ چغل خوری کی مذمت۔

۲۵۸۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْلِ الْحَدِيْثِ وَكَلَامِ النَّاسِ إِلَى وُلَاةِ الْأُمُورِ إِذَا لَمْ تَدْعُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَنَحْوِهَا

۲۵۸۔ باب: جب کسی مصلحت کا تقاضا یا کسی فساد وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو تو پھر امراء سے لوگوں کی شکایت کرنا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ٢]. وَفِي الْبَابِ الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو''۔

اور اس باب میں وہی حدیثیں ہیں جو اس سے ماقبل باب میں بیان ہوئی ہیں (ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں)۔

١٥٣٩ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُبَلِّغْنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۵۳۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ میں سے کوئی شخص کسی کے متعلق کوئی بات مجھ تک نہ پہنچائے' اس لیے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے درمیان اس حال میں آؤں کہ (ہر ایک کے بارے میں) میرا سینہ صاف ہو''۔ (ابوداؤد' ترمذی)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (٤٨٦٠)، والترمذي (٣٨٩٦، ٣٨٩٧)، وأحمد (١/ ٣٩٥ـ ٣٩٦).

اس حدیث کی سند میں ولید بن ابی ہشام مولیٰ حمدان اور اس کے استاد زید بن زائد دونوں مجہول راوی ہیں' اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔

فقه الحديث☆ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرنی چاہیے اور احکام بالا تک لوگوں کی شکایات نہیں پہنچانی چاہئیں' ہاں اگر حکمت اور مصلحت کا تقاضا ہو یا ان کے شر اور فساد سے بچنے کا یہی طریقہ ہو تو پھر ان کی شکایت کرنا ضروری ہے' تاکہ اسلامی معاشرے میں امن وامان کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

۲۵۹۔ بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ

۲۵۹۔ باب: دو رخے شخص کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا﴾ [النساء: ١٠٨].

چھپتے حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے' جب وہ راتوں کو ایسی باتوں میں مشورہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کا احاطہ کرنے والا ہے''۔

١٥٤٠ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا، وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)). متفقٌ عليه.

۱۵۴۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے' ان میں جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں' جب وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔ تم اس امارت وحکمرانی کے بارے میں ان لوگوں کو بہتر پاؤ گے جو اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتے ہوں گے اور تم سب سے زیادہ برا دو رخے شخص کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور دوسرے لوگوں کے پاس ایک اور (دوسرا) رخ لے کر جاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٦/ ٥٢٥ ـ فتح)، ومسلم (٢٥٢٦).

غريب الحديث☆ **(المعدن)** کان جس سے معدنیات نکالی جاتی ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بھی کسی اصل اور بنیاد کے مالک ہوں گے جس کی طرف وہ منسوب ہوں گے اور جس کی وجہ سے وہ فخر کریں گے۔ **(فقهوا)** جب وہ احکام شریعت سیکھ لیں گے۔ **(الشان)** ''امارت، حکومت''۔

فقه الحديث☆ ❶ لوگوں کی حسب نسب کے لحاظ سے تقسیم یعنی جو لوگ زمانہ جاہلیت میں ممتاز قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی اپنے لوگوں میں بڑی عزت تھی تو ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی عزت و توقیر میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی معزز ہیں لیکن اسلام میں باعث اعزاز تفقہ فی الدین (دین میں سمجھ بوجھ) ہے۔

❷ دوسری بات یہ بیان کی گئی کہ امارت وحکومت کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل وہ لوگ ہیں جو اسے ناپسند کرتے ہیں یعنی وہ اس کے طالب نہیں ہوتے۔ جو لوگ حکومت کا مطالبہ کرتے ہیں گویا ان کے اپنے اغراض و مقاصد اور مفادات ہوتے ہیں' جن کے حصول کے لیے وہ کوشاں ہوتے ہیں اور جو لوگ حکومت حاصل کرنے کو ناپسند کرتے ہیں ان کے اپنے کوئی مقاصد نہیں ہوتے' اس لیے جب انہیں حکومت مل جائے تو وہ دینی اور قومی مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتے ہیں۔

❸ دو رخے شخص کو سب سے بدترین قرار دیا ہے' اس لیے کہ وہ کسی شخص کے ساتھ بھی مخلص نہیں ہوتا' وہ جن کے پاس جاتا ہے ان سے وفاداری ظاہر کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کی برائیاں بیان کرتا ہے اور جب دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے تو پھر ان سے وفاداری ظاہر کرتا ہے اور پہلے فریق کے خلاف باتیں کرتا ہے یعنی وہ تمام لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے' اس لیے یہ بدترین شخص ہے۔

١٥٤١ـ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِجَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ

۱۵۴۱۔ حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ جب ہم اپنے بادشاہوں اور حکمرانوں کے پاس ہوتے ہیں تو ہم ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں کے خلاف ہوتی ہیں جو ہم ان کی عدم موجودگی میں کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. رواه البخاري.

ہیں۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایسے رویے کو نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۳/ ۱۷۰ ۔ فتح).

تنبیہ: پہلی بات تو یہ ہے کہ بخاری کی روایت میں (سلاطینا) جمع کی بجائے (سلطاننا) مفرد کا صیغہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ (علی عھد رسول اللہ ﷺ) کے الفاظ بخاری میں نہیں بلکہ ابوداؤد طیالسی کی روایت میں ہیں۔

غريب الحديث☆ (سلاطینا) ''ہمارے حکمران''۔

فقه الحديث☆ ❶ بعض اہل علم نے حکمرانوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے' اس لیے کہ اس کے مفاسد بہت ہیں' ابن جوزی نے ''تلبیس ابلیس'' میں لکھا ہے کہ یہ بھی ابلیس کا فریب ہے کہ علماء اور فقہاء حکمرانوں کی مجلس میں حاضری دیں' اس لیے کہ وہ ان کے سامنے مداہنت اختیار کر لیتے ہیں اور ان کی خرابیوں کی تردید نہیں کرتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب علماء اور فقہاء امراء کی مجالس میں جاتے ہیں اور ان سے مفادات حاصل کرتے ہیں تو پھر امراء کو اپنے ناجائز کاموں پر بھی سند جواز حاصل ہو جاتی ہے کہ اگر میرا یہ کام ٹھیک نہیں تو یہ علماء میرے پاس کیوں آتے اور میرا مال کیوں کھاتے؟ پس علماء کا امراء کے پاس جانا دین کے لیے باعث نقصان ہے۔

❷ جو شخص امراء کے پاس تو ان کی تعریف کرے اور باہر آ کر ان کی برائیاں بیان کرے تو ایسا شخص دورخے پن کا شکار ہے اور یہ نفاق ہے۔

❸ دین کے بارے میں فہم صحابہ رضی اللہ عنہم معتبر ہے اور یہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے حجت ہے۔

۲۶۰۔ بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ

۲۶۰۔ باب: جھوٹ کی حرمت

جھوٹ کے معنی ہیں کہ کسی چیز کے بارے میں خلاف واقعہ خبر دینا' خواہ یہ عمداً ہو یا جہالت کی وجہ سے ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [الإسراء: ۳۶]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ۱۸].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس چیز کا علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو''۔ اور فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ایک نگران فرشتہ تیار رہتا ہے''۔

۱۵۴۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)). متفق عليه.

۱۵۴۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بلاشبہ نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ''صدیق'' (سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ گناہوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں' بے شک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں ''کذاب'' (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۴۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ

۱۵۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''چار خصلتیں (ایسی) ہیں جس شخص میں وہ ہوں گی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ، كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ، كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْ نِفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). متفقٌ عليهِ.

وقد سبقَ بيانه مع حديث أَبي هُرَيْرَةَ بنحوهِ في ((باب الوفاء بالعهد)).

خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے (اور وہ یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔'' (متفق علیہ)

اس کی تفصیل ''باب الوفاء بالعهد'' میں مذکور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تحت گزر چکی ہے جو اس کی مثل ہے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۸۹-۶۹۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٥٤٤ـ وعن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: ((مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ، كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً، عُذِّبَ، وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). رواه البخاري.

((تَحَلَّمَ)) أَيْ: قَالَ إِنَّهُ حَلَمَ فِي نَوْمِهِ وَرَأَى كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ كَاذِبٌ. و ((الْآنُكُ)) بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّونِ وتخفيفِ الكاف: وهو الرَّصَاصُ الْمُذَابُ.

۱۵۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو روز قیامت اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ یہ کام نہیں کر سکے گا اور جو شخص لوگوں کی باتوں کو کان لگا کر سنے حالانکہ وہ اس کے لیے اس (سننے) کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت والے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جس شخص نے (کسی جاندار کی) تصویر بنائی تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے حالانکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔'' (بخاری)

(**تحلم**) اس کے معنی ہیں کہ وہ بیان کرے کہ اس نے نیند میں یہ خواب دیکھا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔ (**الآنك**) مد کے ساتھ اور نون پر پیش اور کاف بغیر تشدید کے ''پگھلا ہوا سیسہ۔''

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٢/ ٤٢٧ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ خواب کے بارے میں اپنی طرف سے جھوٹ بیان کرنا حرام ہے' اس پر شدید وعید ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے' اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے جبکہ عام جھوٹ مخلوق کے متعلق ہوتا ہے۔

❷ بعض اوقات تکلیف تعذیب کی شکل میں ہوتی ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ بندوں کو مختلف قسم کا عذاب دیتا ہے اور یہ عذاب جنس عمل سے ہوتا ہے۔

❹ ''حلم'' عموماً شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ جھوٹا خواب ہوتا ہے جبکہ سچے خواب کو ''رؤیا'' کہتے ہیں۔

❺ اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق کے بارے میں مقابلہ کرنا حرام ہے۔

❻ جو شخص عبودیت سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے وہ عقوبت کا مستحق ٹھہرتا ہے یعنی تصویر سازی پر سخت وعید ہے۔ اب اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ کیا فقط ہاتھ سے بنائی ہوئی تصویر حرام ہے یا کیمرے کی تصویر بھی اسی حکم کے تحت ہے؟ بعض حضرات کیمرے کی تصویر کو حرام نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے اسے عکس قرار دیتے ہیں' لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے' اس میں اور ہاتھ سے بنائی گئی تصویر میں کوئی فرق نہیں۔

◆ تجسس، تحسس اور دوسروں کے بارے میں سوئے ظن حرام ہے اور لوگوں کی باتیں سننے والے کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے۔

١٥٤٥ ـ وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: ((أفرى الفرى أن يري الرجل عينيه ما لم تريا)). رواه البخاري.

ومعناه: يقول: رأيت فيما لم يره.

۱۵۴۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انھوں نے نہیں دیکھی''۔ (بخاری)

اس کے معنی یہ ہیں کہ آدمی کہے کہ میں نے (خواب میں) فلاں چیز دیکھی ہے حالانکہ اس نے اسے نہیں دیکھا۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٢/ ٤٢٨ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (الفرى) ''فرية'' کی جمع ہے' اس کا معنی ہے بہت بڑا جھوٹ' جسے سن کر لوگ حیران و ششدر رہ جائیں۔

فقه الحديث☆ خواب کے بارے میں جھوٹ بولنے کی حرمت کا بیان ہے کہ اس جھوٹ کو سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا گیا ہے۔

١٥٤٦ ـ وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ مما يكثر أن يقول لأصحابه: ((هل رأى أحد منكم من رؤيا؟)) فيقص عليه من شاء الله أن يقص، وإنه قال لنا ذات غداة: ((إنه أتاني الليلة آتيان، وإنهما قالا لي: انطلق، وإني انطلقت معهما، وإنا أتينا على رجل مضطجع، وإذا آخر قائم عليه بصخرة، وإذا هو يهوي بالصخرة لرأسه، فيثلغ رأسه، فيتدهده الحجر هاهنا، فيتبع الحجر فيأخذه، فلا يرجع إليه حتى يصح رأسه كما كان، ثم يعود عليه، فيفعل به مثل ما فعل المرة الأولى!)) قال: ((قلت لهما: سبحان الله! ما هذان؟ قالا لي: انطلق انطلق، فانطلقنا، فأتينا على رجل مستلق لقفاه وإذا آخر قائم عليه بكلوب من حديد، وإذا هو يأتي أحد شقي وجهه فيشرشر شدقه إلى قفاه، ومنخره إلى قفاه، وعينه إلى قفاه، ثم يتحول إلى الجانب الآخر فيفعل به مثل ما فعل بالجانب الأول فما يفرغ من ذلك الجانب حتى يصح ذلك

۱۵۴۶۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اپنے صحابہ کرام سے پوچھا کرتے تھے: ''کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟'' پس کوئی شخص جو اللہ تعالیٰ چاہتا' آپ کے سامنے بیان کرتا۔ ایک روز صبح کے وقت آپ نے ہمیں فرمایا: ''بے شک رات کے وقت دو آنے والے (خواب میں) میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے کہا چلیے' میں ان کے ساتھ چل پڑا' ہم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی پتھر لیے اس کے اوپر کھڑا تھا' وہ اس کے سر پر پتھر مارتا اور اس کے سر کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ پس پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے' وہ آدمی اس پتھر کے پیچھے جاتا ہے اور اسے پکڑ لاتا ہے' وہ ابھی واپس نہیں پہنچتا کہ اس کا سر پہلے کی طرح ٹھیک ہو جاتا ہے۔ وہ آدمی پھر اس کی طرف لوٹتا ہے اور اس کے ساتھ پھر پہلی مرتبہ والا سلوک کرتا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں نے ان دونوں سے پوچھا: سبحان اللہ! یہ دونوں کیا ہیں؟ ان دونوں (جو میرے ساتھ چل رہے تھے) نے مجھے کہا: چلیے چلیے' پس ہم چلتے گئے اور ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک اور آدمی لوہے کا آنکڑا لیے اس کے اوپر کھڑا تھا' وہ اس کے چہرے کی ایک طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے اور اس کے نتھنے اور اس کی آنکھ کو بھی اس کی گدی تک چیر دیتا ہے پھر وہ دوسری طرف ہو جاتا ہے اور ادھر بھی اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى)) قَالَ: ((قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ)) فَأَحْسِبُ أَنَّهُ قَالَ: ((فَإِذَا فِيْهِ لَغَطٌ، وَأَصْوَاتٌ، فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَإِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ)) حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((أَحْمَرُ مِثْلُ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ، يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً، وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ، فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ، فَغَرَ لَهُ فَاهُ، فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ، أَوْ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْأًى، فَإِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ، قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ وَمَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا إِلٰى دَوْحَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ أَرَ دَوْحَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا، وَلَا أَحْسَنَ! قَالَا لِي: ارْقَ فِيْهَا، فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا إِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ

طرح کرتا ہے جس طرح اس نے پہلی طرف کیا تھا' ابھی وہ دوسری طرف سے فارغ نہیں ہوتا تو اس کی پہلی طرف پہلے کی طرح صحیح ہوجاتی ہے۔ وہ پھر اس کی طرف لوٹتا ہے اور وہ ایسے ہی کرتا ہے جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا''۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کیا ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''ان دونوں نے مجھے کہا چلیے چلیے' پس ہم چلتے گئے تو ہم ایک تنور جیسے گڑھے پر آئے''۔ (راوی بیان کرتا ہے) میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اس میں بہت شور اور آوازیں تھیں' ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں' ان کے نیچے سے ان کی طرف آگ کا ایک شعلہ بلند ہوتا ہے' جب وہ شعلہ ان تک پہنچتا تو وہ چیختے چلاتے ہیں آپ نے فرمایا: ''میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ ان دونوں نے مجھے کہا: چلیے چلیے' پس ہم چلتے گئے اور ایک نہر پر پہنچ گئے''۔ (راوی بیان کرتا ہے) میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ''وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک تیراک تیر رہا تھا جب کہ نہر کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے' جب وہ تیراک تیرتا ہوا اس آدمی کے پاس پہنچتا ہے جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے ہیں تو یہ اس کے سامنے اپنا منہ کھولتا ہے اور یہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا ہے' یہ شخص پھر چلا جاتا ہے' تیرنے لگتا ہے اور وہ پھر اس آدمی کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ جب بھی اس کی طرف لوٹتا ہے تو اس کے سامنے اپنا منہ کھول دیتا ہے اور وہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہیں تو وہ مجھے کہتے ہیں چلیے چلیے۔ ہم چلتے گئے تو پھر ایک بہت ہی کریہ منظر آدمی کے پاس پہنچے' یا (فرمایا) سب سے بدصورت آدمی کی طرف جو تم نے دیکھا ہو' اس کے پاس پہنچے' اس کے پاس آگ ہے اور وہ اسے جلا رہا ہے اور اس کے ارد گرد دوڑتا ہے' میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے مجھے کہا چلیے چلیے۔ پس ہم چلتے گئے اور ایک بڑے شاداب باغ میں پہنچے جس میں لمبے لمبے درخت کثرت سے لگے ہوئے تھے اور اس میں بہار کے ہر قسم کے کھلے ہوئے پھول تھے' جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ! وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ! قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهْرِ، وَإِذَا هُوَ نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ. قَالَ: قَالَا لِي: هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ. فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ. قَالَا لِي: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا، فَذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ. قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا، وَأَنْتَ دَاخِلُهُ. قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا؟ فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَا لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ: أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ هُمْ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ، وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ، فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ، فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ))، وَفِي رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ: ((وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

باغ میں ایک طویل القامت انسان تھا اور اس کے لمبے قد کی وجہ سے قریب نہیں تھا کہ میں اس کا سر دیکھ سکوں اور اس کے اردگرد بہت سے بچے ہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ لیکن انھوں نے مجھے یہی کہا کہ چلیے چلیے۔ پس ہم چلتے گئے اور ایک بہت بڑے درخت کے پاس آئے اور میں نے اس سے بڑا اور اچھا درخت کبھی نہیں دیکھا' ان دونوں نے مجھے کہا اس پر چڑھیے۔ پس ہم اس پر چڑھے تو وہاں ایک شہر نظر آیا جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ ہم شہر کے دروازے پر پہنچے تو ہم نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو اسے ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہو گئے تو ہم نے وہاں بہت سے آدمی دیکھے' ان کا آدھا جسم تو اس خوبصورت ترین آدمی کی طرح تھا جسے تم نے دیکھا ہو اور ان کا باقی آدھا جسم اس قبیح ترین آدمی کی طرح تھا جسے تم نے دیکھا ہو۔ ان دونوں نے انہیں کہا چلو اور اس نہر میں کود جاؤ اور وہ نہر عرضاً بہ رہی تھی اور اس کا پانی دودھ کی طرح نہایت ہی سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود گئے پھر وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کے آدھے جسم کا قبیح پن دور ہو چکا تھا اور وہ مکمل طور پر بہت خوبصورت بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی منزل ہے۔ میری نظر جو اوپر اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل تھا' پھر ان دونوں نے مجھے بتایا کہ یہ ہے آپ کا مقام۔ میں نے انہیں کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے' مجھے ذرا چھوڑ دو کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں' ان دونوں نے کہا: ابھی نہیں' البتہ آپ ہی اس میں داخل ہوں گے' میں نے انہیں کہا کہ میں نے اس رات بڑی عجیب چیزیں دیکھی ہیں' پس میں نے جو دیکھا ہے وہ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ ہم عنقریب آپ کو بتلائے دیتے ہیں' وہ جو پہلا آدمی تھا' جس کے پاس سے آپ گزرے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا' یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن یاد کیا تھا اور اسے بھلا دیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ آئے تھے اور اس کے جبڑے' نتھنے اور آنکھ کو اس کی گدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ)). رواه البخاري.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَهُ وَقَالَ: ((فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ؛ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا، وَإِذَا خَمَدَتْ، رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ)) وَفِيهَا: ((حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ)) وَلَمْ يَشُكَّ ((فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهَرِ، وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ جَعَلَ يَرْمِي فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ)). وَفِيهَا: ((فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ)) وَفِيهَا: ((الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَفِيهَا: ((الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ، فَيُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي،

تک چیرا جارہا تھا' یہ وہ شخص تھا جو صبح اپنے گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آفاق (آسمان کے کناروں) تک پہنچ جاتا۔ اور وہ جو برہنہ مرد اور برہنہ عورتیں تندور نما گھڑے میں تھیں' وہ زانی مرد اور زانی عورتیں تھیں۔ وہ آدمی جس کے آپ پاس گئے تھے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جارہا تھا' وہ سود خور تھا۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے تھے اور وہ کریہ المنظر تھا اور آگ کے پاس تھا' اسے جلا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا' وہ جہنم کا داروغہ تھا۔ اور جو طویل القامت آدمی باغ میں تھا' وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے ارد گرد تھے' یہ وہ تمام بچے تھے جو فطرت اسلام پر فوت ہوئے تھے''۔ برقانی کی روایت میں ہے: ''یہ وہ بچے ہیں جو فطرت پر پیدا ہوئے تھے''۔ بعض مسلمانوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مشرکوں کے بچے (بھی وہیں تھے)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کے بچے بھی۔ اور وہ لوگ جن کے جسم کا آدھا حصہ خوبصورت اور آدھا قبیح تھا یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے برے ہر قسم کے ملے جلے عمل کیے تھے اور اللہ نے ان سے درگزر فرمایا''۔ (بخاری)

اور بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے رات کو دو آدمی دیکھے کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے''۔ پھر وہی واقعہ بیان کیا اور فرمایا: ''ہم چلتے چلتے تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے' اس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا حصہ کشادہ تھا' اس کے نیچے آگ جل رہی تھی' جب وہ آگ اوپر کو اٹھتی تو اس میں موجود لوگ بھی اوپر کو اٹھتے حتیٰ کہ وہ باہر نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب وہ آگ بجھ جاتی تو وہ پھر اس میں واپس نیچے چلے جاتے اور اس میں برہنہ حالت میں مرد اور عورتیں تھیں''۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے ''ہم خون کی ایک نہر پر آئے''۔ اس میں راوی نے شک نہیں کیا (جیسے پہلی روایت میں شک تھا) ''اس میں ایک آدمی نہر کے وسط میں کھڑا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر کھڑا ہے اور اس کے سامنے پتھر ہیں اور جو آدمی نہر میں ہے' وہ آگے بڑھتا ہے اور نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو باہر کنارے والا آدمی اس کے منہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ، أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ)). رواه البخاري.

قَوْلُهُ: ((يَثْلَغُ رَأْسَهُ)) هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يَشْدَخُهُ وَيَشُقُّهُ. قَوْلُهُ: ((يَتَدَهْدَهُ)) أَيْ: يَتَدَحْرَجُ. وَ ((الْكَلُّوبُ)) بِفَتْحِ الْكَافِ، وَضَمِّ اللامِ المشددة، وهو معروف. قوله: ((فَيُشَرْشِرُ)) أَيْ: يُقَطِّعُ. قوله: ((ضَوْضَوْا)) وَهُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ، أَيْ: صَاحُوا. قَوْلُهُ: ((فَيَفْغَرُ)) هُوَ بِالْفَاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يفتح. قَوْلُهُ: ((المرآة)) هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ، أَيْ: الْمَنْظَرِ. قَوْلُهُ: ((يَحُشُّهَا)) هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يُوقِدُهَا. قَوْلُهُ: ((رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ)) هُوَ بِضَمِّ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ التَّاءِ وَتَشْدِيدِ الْمِيمِ، أَيْ: وَافِيَةِ النَّبَاتِ طَوِيلَتِهِ. قَوْلُهُ: ((دَوْحَةٌ)) وَهِيَ بِفَتْحِ الدَّالِ، وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ. قَوْلُهُ: ((الْمَحْضُ)) هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ اللَّبَنُ. قَوْلُهُ: ((فَسَمَا بَصَرِي)) أَيْ: ارْتَفَعَ. ((وَصُعُدًا)): بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ، أَيْ: مُرْتَفِعًا. ((وَالرَّبَابَةُ)): بِفَتْحِ الرَّاءِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ مُكَرَّرَةً، وَهِيَ السَّحَابَةُ.

ایک پتھر پھینک دیتا ہے اور اسے وہیں لوٹا دیتا ہے جہاں وہ تھا' پس وہ شخص جب بھی نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے اور وہ وہیں واپس لوٹ جاتا ہے' جیسے وہ تھا'۔ اور اس میں یہ بھی ہے: ''وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے اور انھوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کردیا' جس سے خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا' اس میں کچھ بوڑھے مرد تھے اور کچھ جوان''۔ اور اسی روایت میں ہے: ''آپ نے جو اس شخص کو دیکھا جس کا جبڑا چیرا جارہا ہے' وہ بہت جھوٹا آدمی تھا' وہ جھوٹ بولتا اور وہ جھوٹی بات اس کی طرف سے بیان کی جاتی اور وہ پہنچتی پہنچتی آفاق تک پہنچ جاتی۔ پس آپ نے جو دیکھا قیامت تک اس کے ساتھ ویسے ہی کیا جاتا رہے گا''۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے: ''آپ نے جو وہ شخص دیکھا کہ اس کے سر کو کچلا جارہا ہے' پس وہ آدمی ہے جسے اللہ نے قرآن حکیم سکھایا لیکن یہ اس سے بے پروا ہو کر رات کو سویا رہتا اور دن کو بھی اس پر عمل نہیں کرتا تھا' پس اس کے ساتھ بھی روز قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا۔ وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے' وہ عام مومنوں کا گھر تھا اور جبکہ یہ گھر شہداء کا گھر ہے' میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں' آپ اپنا سر اٹھائیں۔ پس میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ میرے اوپر بادل کی مانند کوئی چیز ہے' ان دونوں نے کہا: یہ آپ کا ٹھکانا ہے۔ میں نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے گھر میں داخل ہوجاؤں۔ ان دونوں نے کہا: ابھی آپ کی عمر باقی ہے جسے آپ نے مکمل نہیں کی' پس جب آپ اسے مکمل کرلیں گے تو اپنے ٹھکانے میں تشریف لے آئیں گے''۔ (بخاری)

(یثلغ رأسه) ثاء اور غین کے ساتھ ''اس کے سر کو کچلتا اور چیرتا تھا''۔ (یتدهده) ''لڑھکتا ہے''۔ (الکلوب) کاف پر زبر' لام پر پیش اور شد اس کے معنی مشہور ہیں یعنی'' آنکڑا''۔ (فیشرشر) ''چیرتا ہے''۔ (ضوضوا) دو ضاد کے ساتھ ''وہ چیخے''۔ (فیفغر) فاء اور غین کے ساتھ ''کھولتا ہے''۔ (المرآة) میم پر زبر ''منظر''۔ (یحشّها) یاء پر زبر' حاء پر پیش اور شین ''اسے جلاتا ہے''۔ (روضة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتمة) میم پر پیش' عین ساکن' تاء پر زبر اور میم پر شد" لمبے اور زیادہ درختوں والا شاداب"۔ **(دوحة)** دال پر زبر' واؤ ساکن اور پھر حاء "بڑا درخت"۔ **(المحض)** میم پر زبر' حاء ساکن اور پھر ضاد' "دودھ"۔ **(فسما بصری)** "میری نظر اوپر اٹھی"۔ **(صعدا)** صاد اور عین پر پیش "بلند ہونے والا"۔ **(الربابة)** راء پر زبر اور باء دو بار' اس کا معنی ہے "بادل"۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۱۲/ ٤٣٨ ـ ٤٣٩ ـ فتح)' والرواية الثانية (۳/ ۲٥۱ ـ ۲٥۲ ـ فتح).

غريب الحديث☆ **(ذات غداة)** ذات زائدہ ہے اور یہ کسی چیز کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے کے لیے ہے "ایک صبح" **(يهوى)** "گرتا ہے"۔ **(مستلق لقفاه)** "اپنی گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا"۔ **(شدقه)** "اس کا جبڑا"۔ **(التنور)** "تندور"۔

فقه الحديث☆ ❶ خواب کی تعبیر کے لیے صبح کا وقت زیادہ موزوں ہے' اس لیے کہ اس وقت خواب دیکھے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی ہوتی۔

❷ جس شخص نے خواب دیکھا ہو اس سے اس کے بارے میں پوچھنا اور اسے سننا مستحب ہے۔

❸ عذاب قبر کا اثبات اور یہ کہ بعض گناہ گاروں کو عالم برزخ میں عذاب دیا جائے گا۔

❹ علم اور بات کی تلخیص جائز ہے' وہ اس طرح کہ باتوں کو ذہن میں محفوظ کیا جائے اور پھر ترتیب وار ان کا جواب دیا جائے۔

❺ فرض نماز پڑھے بغیر سو جانے سے ڈرنا چاہیے۔

❻ جس شخص کو قرآن یاد ہو اور وہ اسے بھول جائے تو اسے بھی ڈرنا چاہیے۔

❼ زنا' سود اور عمداً جھوٹ بولنا نہایت خطرناک اور مہلک گناہ ہیں۔

❽ علم حاصل کرنے کی ترغیب۔

❾ شہداء کی فضیلت اور یہ کہ وہ جنت میں اعلیٰ منزل پر ہوں گے۔

❿ جن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گے اللہ ان سے درگزر فرمائے گا۔

۲٦۱۔ باب بيان ما يجوز من الكذب

إِعْلَمْ اَنَّ الْكَذِبَ، وَاِنْ كَانَ اَصْلُهُ مُحَرَّمًا، فَيَجُوْزُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ بِشُرُوْطٍ قَدْ اَوْضَحْتُهَا فِيْ كِتَابِ: ((الْاَذْكَارِ))، وَمُخْتَصَرُ ذٰلِكَ: اَنَّ الْكَلَامَ وَسِيْلَةٌ اِلَى الْمَقَاصِدِ، فَكُلُّ مَقْصُوْدٍ مَحْمُوْدٍ يُمْكِنُ تَحْصِيْلُهُ بِغَيْرِ الْكَذِبِ يَحْرُمُ الْكَذِبُ فِيْهِ، وَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْ تَحْصِيْلُهُ اِلَّا بِالْكَذِبِ، جَازَ الْكَذِبُ. ثُمَّ اِنْ كَانَ تَحْصِيْلُ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ مُبَاحًا كَانَ الْكَذِبُ مُبَاحًا، وَاِنْ كَانَ وَاجِبًا، كَانَ الْكَذِبُ وَاجِبًا. فَاِذَا

۲٦۱۔ باب: جھوٹ کی بعض جائز صورتیں

جان لیجیے کہ جھوٹ اگرچہ اصل میں تو حرام ہے لیکن بعض احوال میں چند شروط کے ساتھ جھوٹ بولنا جائز ہے' جنہیں میں نے "کتاب الاذکار" میں واضح کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کلام مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے' پس وہ ہر اچھا مقصود جس کا حصول جھوٹ کے بغیر ممکن ہے تو اس بارے میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر اس کا حصول جھوٹ کے بغیر ممکن نہ ہو تو پھر جھوٹ بولنا جائز ہے' پھر اگر اس مقصود کا حصول مباح ہے تو اس کے لیے جھوٹ بولنا بھی مباح ہوگا اور اگر اس مقصود کا حصول واجب ہے تو پھر اس کے بارے میں جھوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخْتَفَى مُسْلِمٌ مِنْ ظَالِمٍ يُرِيدُ قَتْلَهُ، أَوْ أَخْذَ مَالِهِ، وَأَخْفَى مَالَهُ، وَسُئِلَ إِنْسَانٌ عَنْهُ، وَجَبَ الْكَذِبُ بِإِخْفَائِهِ، وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ، وَأَرَادَ ظَالِمٌ أَخْذَهَا، وَجَبَ الْكَذِبُ بِإِخْفَائِهَا. وَالْأَحْوَطُ فِي هَذَا كُلِّهِ أَنْ يُوَرِّيَ، وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ: أَنْ يَقْصِدَ بِعِبَارَتِهِ مَقْصُودًا صَحِيحًا لَيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فِي ظَاهِرِ اللَّفْظِ، وَبِالنِّسْبَةِ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ، وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَأَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكَذِبِ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِي هَذَا الْحَالِ.

بولنا بھی واجب ہوگا۔ مثال کے طور پر جب کوئی شخص کسی ظالم سے چھپ جائے جو اسے قتل کرنا چاہتا ہے یا اس کا مال حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ اپنا مال چھپالے اور کسی انسان سے اس کے بارے میں پوچھا جائے تو پھر اس کے معاملے کو چھپائے رکھنے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی امانت ہے اور ظالم اسے لینا چاہتا ہے تو بھی اسے چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ ان تمام صورتوں میں زیادہ محتاط طریقہ یہ ہے کہ ''توریہ'' اختیار کیا جائے اور ''توریے'' کا معنی یہ ہے کہ ایسی بات کی جائے جس کا ایک ظاہری مفہوم ہو اور ایک باطنی' یعنی وہ اپنی گفتگو سے صحیح مقصد کی نیت اور قصد کرے اور اس کی طرف نسبت کرنے میں وہ جھوٹا نہ ہو' اگرچہ ظاہری الفاظ میں اور اس چیز کی طرف نسبت کرنے میں جسے مخاطب سمجھے' وہ جھوٹا ہو اور اگر توریے کی بجائے صاف جھوٹ ہی بول دے تو بھی اس حالت میں جھوٹ بولنا حرام نہیں ہے۔

وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ لِجَوَازِ الْكَذِبِ فِي هَذَا الْحَالِ بِحَدِيثِ أُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا)). متفق عليه.

زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ: **((قَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ))** تَعْنِي: الْحَرْبَ، وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

علماء نے اس حالت میں جھوٹ بولنے کا جواز حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں وہ بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے' وہ بھلائی کی بات پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کرتا ہے''۔ (متفق علیہ)

امام مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میں نے آپ ﷺ کو تین مواقع کے سوا لوگوں کو گفتگو سے متعلق رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا۔'' ان کی مراد یہ تھی: جنگ کا موقع ' لوگوں کے درمیان صلح کرانا اور مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے گفتگو کرنے کا موقع۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٥/ ٢٩٩ ـ فتح)، ومسلم (٢٦٠٥).

غريب الحديث ☆ (ينمي) ''وہ بات کو پہنچاتا ہے''۔

فقه الحديث ☆ ❶ جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے کوئی جھوٹ بولتا ہے تو وہ شخص جھوٹا تصور نہیں کیا جائے گا۔

❷ قابل مذمت جھوٹ وہ ہے جس کے نتائج نقصان دہ ہوں۔

❸ حدیث میں مذکورہ تینوں مواقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦٢۔ بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّثَبُّتِ فِيمَا يَقُولُهُ وَيَحْكِيهِ

۲۶۲۔ باب: انسان جو بات کرے یا اسے آگے بیان کرے اس کی تحقیق کرنے کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تعالى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [الإسراء: ٣٦]. وقَالَ تعالى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ١٨].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔''

نیز فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے''۔

١٥٤٧۔ وعن أبي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَالَ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)). رواه مسلم.

۱۵۴۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو سنے اسے (تحقیق کیے بغیر آگے) بیان کردے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم في مقدمة ((صحيحه)) (٥).

فقه الحديث: انسان جو بات سنے اسے تحقیق کے بغیر آگے بیان نہ کرے' اس پر سخت وعید ہے۔ اس لیے کہ انسان عموماً سچ اور جھوٹ سنتا ہے اگر وہ تحقیق کے بغیر ہر بات آگے بیان کردے تو اس طرح وہ جھوٹ بیان کرنے والوں میں شامل ہوجائے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ کوئی بات کرنے یا اسے آگے بیان کرنے سے پہلے تحقیق کرلی جائے۔

١٥٤٨۔ وعن سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ)). رواه مسلم.

۱۵۴۸۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے جب کہ وہ سمجھتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم في مقدمة ((صحيحه)) (١/٩).

فقه الحديث☆ ❶ جب تک کسی حدیث کے صحیح ہونے کا یقین نہ ہو اسے آگے بیان نہیں کرنا چاہیے۔

❷ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرکے جھوٹی روایات بیان نہیں کرنی چاہیے۔

❸ اس حدیث میں ان واعظین کے لیے تنبیہ ہے جو اپنے وعظ اور تقریر کو جھوٹی حدیثوں سے لچھے دار بناتے ہیں۔

١٥٤٩۔ وعن أسماءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أنَّ امرأةً قالَتْ: يا رسُولَ اللّٰهِ! إنَّ لي ضَرَّةً فهَلْ عَلَيَّ جُناحٌ إنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوجِي غَيرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فقالَ النَّبيُّ ﷺ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ)). متفق عليه.

الْمُتَشَبِّعُ: هُوَ الَّذِي يُظْهِرُ الشِّبَعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَانَ، ومعناهُ هُنَا: أنَّهُ يُظْهِرُ أنَّهُ حَصَلَ لَهُ فَضِيلَةٌ وَلَيْسَتْ

۱۵۴۹۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری ایک سوتن (سوکن) ہے' کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ اگر میں ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے یہ کچھ ملا ہے حالانکہ وہ اس نے مجھے نہ دیا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''متشبع (وہ شخص جو تکلف کے ساتھ کسی چیز کے ملنے کا اظہار کرے جبکہ وہ اسے نہ ملی ہو) اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے''۔ (متفق علیہ)

(المتشبع) ''اس شخص کو کہتے ہیں جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ سیر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ اصلہ: ((وَلَابِس ثَوْبَيْ زُوْرٍ)) أَيْ: ذِي زُوْرٍ، وَهُوَ الَّذِي يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ، بِأَنْ يَتَزَيَّى بِزِيِّ أَهْلِ الزُّهْدِ أَوِ الْعِلْمِ أَوِ الثَّرْوَةِ؛ لِيَغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ. وَقِيلَ غَيْرُ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حالانکہ وہ سیر نہیں ہوتا اور یہاں اس کا معنی یہ ہے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ اسے یہ فضیلت حاصل ہے جبکہ وہ اسے حاصل نہ ہو۔ اور (لابس ثوبی زور) یعنی ''جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا'' اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو دھوکا دیتا ہے' مثلاً وہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے زاہدوں، عالموں یا اہل ثروت والا لباس پہنتا ہے اور ان جیسی ہیئت اختیار کرتا ہے جبکہ فی الحقیقت اس میں وہ صفات نہیں ہوتیں اور بعض نے اس کے اور معنی بھی بیان کیے ہیں۔ اللہ اعلم!

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۹/ ۳۱۷ ۔ فتح)، ومسلم (۲۱۳۰).

غريب الحديث: (المتشبع) ''طمع ساز''۔ (ضرة) ''سوتن، سوکن''۔ (جناح) ''گناہ''۔

فقه الحديث: ❶ سوتن سے اس لیے غیظ وغضب کا سلوک نہیں کرنا چاہیے کہ وہ سوتن ہے بلکہ اس کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

❷ طمع ساز شخص دہرے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' وہ جھوٹ کے ذریعے اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے اور پھر دوسروں کو بھی دھوکا دیتا ہے۔

❸ انسان میں جو اہلیت وصلاحیت نہ ہو تو پھر جھوٹ موٹ کے طور پر اس اہلیت کو ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔

❹ عورت کو اپنے خاوند اور سوتن سے خواہ مخواہ جھگڑتے نہیں رہنا چاہیے۔

❺ سوتن کو غصہ دلانے کے لیے غلط بیانی نہیں کرنی چاہیے۔

۲۶۳۔ بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

۲۶۳۔ باب: جھوٹی گواہی کی شدید حرمت

جھوٹی گواہی بھی جھوٹ اور بہتان کے زمرے میں آتی ہے لیکن یہ حرمت کے لحاظ سے دیگر مہلکات سے زیادہ شدید ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ [الحج: ۳۰]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [الإسراء: ۳۶]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ۱۸]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر: ۱۴]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّوْرَ﴾ [الفرقان: ۷۲].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم جھوٹی بات سے بچو''۔
نیز فرمایا: ''اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو''۔
اور فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ موجود ہوتا ہے''۔
نیز فرمایا: ''تیرا رب یقیناً گھات میں ہے''۔
اور فرمایا: ''اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے''۔

شرح الآيات: اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں عمومی طور پر زبان کی حفاظت کرنے پر زور دیا ہے۔ زبان کی حفاظت میں یہ بھی ہے کہ جھوٹ بولا جائے نہ جھوٹی گواہی دی جائے اور جس بات کا علم نہیں وہ بات نہ کی جائے' نیز یہ فرمایا کہ تم جو بھی لفظ منہ سے نکالتے ہو وہ ہوا میں تحلیل نہیں ہو جاتا بلکہ اسے لکھنے کے لیے ہمارا نمائندہ تیار ہوتا ہے' اس لیے تم سوچ سمجھ کر بات کیا کرو کہ کیا اس بات سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض۔ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات میں مومنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

۱۵۵۰۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)) وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ!)) فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. متفقٌ عليه.

۱۵۵۰۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا''۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا: ''سنو! اور جھوٹی بات''۔ آپ یہ جملہ بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموشی اختیار فرمالیں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۳۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۶۴۔ بَابُ تَحْرِيْمِ لَعْنِ إِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ أَوْ دَابَّةٍ

۲۶۴۔ باب: کسی خاص شخص یا جانور پر لعنت کرنا حرام ہے

۱۵۵۱۔ عَنْ اَبِي زَيْدٍ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ)). متفقٌ عليه.

۱۵۵۱۔ حضرت ابوزید ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ جو بیعت رضوان کے شرکا میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی عمداً جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسے ہی ہے جیسے اس نے کہا اور جس شخص نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو قیامت والے دن اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جس کا وہ مالک نہیں ہے اور مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲۲٦ ـ فتح)، ومسلم (۱۱۰).

غريب الحديث☆ (الملة) ''دین وشریعت''۔

فقه الحديث☆ ❶ دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرنا حرام ہے۔ کسی اور دین کی قسم کھانے سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں یہودی یا عیسائی ہو جاؤں۔ اگر اس نے عزم کے ساتھ اور اس دین کو جائز اور پسند کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے تو پھر وہ انہی جیسا ہو جائے گا' اس لیے کہ عزم کفر بھی کفر ہے۔

❷ اسلام میں خودکشی کرنا حرام ہے' انسان دنیا میں جس چیز کے ساتھ خودکشی کا ارتکاب کرے گا تو قیامت والے دن اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

❸ قاتل جس آلے سے کسی کو قتل کرے اسے بھی قصاص میں اسی آلے اور اسی طرح قتل کیا جائے۔

❹ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا ضروری نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❺ مسلمان کو لعنت کرنے کی شدید حرمت کا بیان کہ وہ اسے قتل کرنے کی مثل ہے۔

١٥٥٢۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا)). رواه مسلم.

۱۵۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدیق (راست باز شخص) کے لیے مناسب نہیں کہ بہت زیادہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٥٩٧).

فقه الحديث☆ ❶ لعن طعن کرنے کی ممانعت' اس لیے کہ یہ کوئی صفت جمیلہ نہیں' لعنت تو کسی کے خلاف بد دعا ہے یعنی رحمت الٰہی سے دوری کی بد دعا اور مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے اس طرح کی بد دعا کرے۔

❷ کثرت سے لعن طعن کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے' اس لیے کہ یہ کمال ایمان اور کمال صدق کے منافی ہے۔

١٥٥٣۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رواه مسلم.

۱۵۵۳۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لعن طعن کرنے والے قیامت والے دن سفارشی ہوں گے نہ گواہ''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٥٩٨).

فقه الحديث☆ ❶ کثرت سے لعن طعن کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے کہ وہ قیامت والے دن کسی کی سفارش کریں گے نہ وہ کسی کے گواہ بنیں گے جب کہ قیامت والے دن مومن اپنے بھائیوں کی سفارش کریں گے۔

❷ قیامت والے دن جو شاہد اور شفیع بننا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ ان میں خلاف مروت کوئی وصف نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر لعن طعن نہ کریں۔

❸ مومن اپنے مخالف کے لیے عذاب کی دعا کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ تو صابر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

١٥٥٤۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِهِ، وَلَا بِالنَّارِ)). رواه أبوداود، والترمذي وقالا: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۵۵۴۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم آپس میں اللہ تعالیٰ کی لعنت' اس کے غضب اور جہنم کی آگ کے ساتھ لعن طعن نہ کرو''۔ (ابوداود، ترمذی۔ دونوں نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن بشواهده ـ أخرجه أبو داود (٤٩٠٦)، والترمذي (١٩٧٦)، وأحمد (٥/٥)، والحاكم (١/ ٤٨).

اس حدیث کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں لیکن اس میں حسن کی عنعنہ ہے لیکن مصنف عبدالرزاق (۱۹۵۳۱) اور شرح السنۃ (۱۳/ ۱۳۵) میں بھی یہ حدیث موجود ہے جس کے سب راوی ثقہ ہیں لیکن وہ مرسل ہے اور بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ لعنت کرنے کی حرمت۔

❷ کسی شخص کے لیے آگ کی بد دعا نہیں کرنی چاہیے۔

❸ اللہ کے غصے کے ساتھ بد دعا دینا بھی جائز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ اللہ کا تجھ پر غضب نازل ہو یا تو جہنم کی آگ میں جلے اس طرح کی بددعا نہایت شدید بددعا ہے اس سے بچنا چاہیے۔

١٥٥٥ـ وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

۱۵۵۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن (کسی پر) طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعن طعن کرنے والا اور وہ فحش گو ہوتا ہے نہ فضول گو اور چرب زبان''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (٣٣٢)، والترمذي (١٩٧٧)، وأحمد (١/ ٤٠٤ ـ ٤٠٥)، والحاكم (١/ ١٢)، وأبو نعيم في ((الحلية)) (٤/ ٢٣٥، ٥/ ٥٨)، والخطيب البغدادي في ((تاريخه)) (٥/ ٣٣٩).

غريب الحديث☆ (الطعان) غیبت و بدگوئی وغیرہ کے ذریعے لوگوں کی عزتوں کو اچھالنا۔ (الفاحش) ''فحش گوئی کرنے والا''۔

فقه الحديث☆ ❶ اس حدیث میں کامل مومن کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ مسلمانوں کی عزتوں کو پامال نہیں کرتا۔

❷ وہ کسی پر لعنت نہیں کرتا۔

❸ وہ فحش گو نہیں ہوتا۔

❹ وہ فضول گفتگو سے اجتناب کرتا ہے اور وہ چرب زبان نہیں ہوتا۔

❺ طعنہ زنی کرنا، لعنت کرنا، فحش کلام اور فضول گفتگو کرنا حرام ہے۔

١٥٥٦ـ وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا، صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ أَهْلًا لِذٰلِكَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا)). رواه أبو داود.

۱۵۵۶۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے لیکن اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے لیے زمین کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں اور بائیں جاتی ہے، پس جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو وہ اس چیز کی طرف آتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے اگر تو وہ اس لعنت کی مستحق ہوتی ہے تو ٹھیک ورنہ پھر وہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے''۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ حسن لغيره ـ أخرجه أبو داود (٤٩٠٥)، وابن أبي الدنيا في ((الصمت)) (٣٨١).

یہ حدیث اور سند کے ساتھ مسند احمد (۱/ ۴۰۸، ۴۲۵) اور شعب الایمان (۲/۹۲/۲) میں بھی موجود ہے اور یہ بالجملہ حسن درج کی ہے۔ (واللہ اعلم)

غريب الحديث☆ (مساغا) ''راستہ''۔

فقه الحديث☆ ❶ لعنت کی بڑی عجیب حالت ہے کہ بعض اوقات یہ لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ اس کے بندے ایک دوسرے پر لعنت بھیجیں پس اس سے اجتناب ہی کرنا چاہیے۔

١٥٥٧ـ وعن عمران بن الحصين رضي الله عنهما قال: بينما رسول الله ﷺ في بعض

۱۵۵۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر تھے اور ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أسفاره، وامرأة من الأنصار على ناقة، فضجرت، فلعنتها، فسمع ذلك رسول الله ﷺ فقال: ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا؛ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قال عمران: فكأني أراها الآن تمشي في الناس ما يعرض لها أحد. رواه مسلم.

پس اس نے اونٹنی کے رویے سے تنگ آ کر اس پر لعنت کی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے سنا تو فرمایا: ''اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اسے چھوڑ دو' اس لیے کہ اس پر لعنت کی گئی ہے''۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اب بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے درمیان چل رہی ہے اور کوئی بھی اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۲۵۹۵).

غریب الحدیث○ (۱) (ضجرت) ''وہ اونٹنی کے رویے سے تنگ آ گئی''۔ (خذوا ما علیها) ''اس پر جو سامان لدا ہوا ہے اسے اتار لو''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ چوپاؤں پر سامان سمیت سوار ہونا جائز ہے۔

www.KitaboSunnat.com

❷ جانوروں کو لعنت کرنا جائز نہیں۔

❸ جس جانور پر لعنت کی جائے اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں۔

۱۵۵۸۔ وعن أبي برزة نضلة بن عبيد الأسلمي رضي الله عنه قال: بينما جارية على ناقة عليها بعض متاع القوم، إذ بصرت بالنبي ﷺ وتضايق بهم الجبل، فقالت: حَلْ، اللهم العنها. فقال النبي ﷺ: ((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ)). رواه مسلم.

قوله: ((حَلْ)): بفتح الحاء المهملة، وإسكان اللام، وهي كلمة لزجر الإبل.

واعلم أن هذا الحديث قد يستشكل معناه، ولا إشكال فيه، بل المراد النهي أن تصاحبهم تلك الناقة، وليس فيه نهي عن بيعها وذبحها وركوبها في غير صحبة النبي ﷺ بل كل ذلك وما سواه من التصرفات جائز لا منع منه، إلا من مصاحبته ﷺ بها، لأن هذه التصرفات كلها كانت جائزة فمنع بعض منها، فبقي الباقي على ما كان. والله أعلم.

۱۵۵۸۔ حضرت ابوبرزہ، نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک لڑکی ایک اونٹنی پر سوار تھی اور اس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی تھا' اس نے اچانک نبی ﷺ کو دیکھا تو (دشوار گزار راستہ ہونے کی وجہ سے) لوگوں پر پہاڑ تنگ ہو گیا اور اونٹنی رک گئی' پس اس لڑکی نے اونٹنی کو چلانے کے لیے) کہا: ''حل'' (اونٹ کو تیز چلانے کے لیے کلمۂ زجر) اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر لعنت ہو''۔ (مسلم)

(حل) حاء پر زبر اور لام ساکن' یہ اونٹ کو تیز چلانے کے لیے کلمۂ زجر ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کے معنی میں اشکال پیش کیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں اس میں کوئی اشکال نہیں ہے' بلکہ اس ممانعت سے مراد یہ ہے کہ یہ اونٹ ان کے ساتھ نہ چلے' جبکہ اس کو بیچنے، ذبح کرنے اور اس پر سواری کرنے کی ممانعت نہیں ہے' بس یہ شرط ہے کہ اس میں نبی ﷺ کی صحبت نہ ہو' جبکہ نبی ﷺ کی مصاحبت کے علاوہ مذکورہ تمام کام اور دیگر تصرفات جائز ہیں' ان میں کوئی ممانعت نہیں۔ اس لیے کہ یہ سارے تصرفات بنیادی طور پر جائز تھے' آپ نے ان میں سے صرف اس چیز سے منع فرما دیا کہ یہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مصاحبت اختیار نہیں کر سکتی اور باقی تمام تصرفات کو آپ نے ان کی اصل اور بنیادی حالت پر قائم رکھا۔ اللہ اعلم!

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۵۹٦).

غريب الحديث☆ (جارية) ''لڑکی، نوجوان عورت''۔ (حل) ''ڈانٹ کے لیے کلمہ ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ اس حدیث کے بارے میں یہ اشکال تھا کہ شاید اس اونٹنی کو یونہی چھوڑ دیا گیا تھا اور اس سے کسی قسم کا استفادہ نہ کیا گیا' حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں' اسے صرف نبی ﷺ کی مصاحبت سے منع کیا گیا کہ جس چیز پر لعنت کی جائے وہ آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی' باقی دیگر تصرفات کو جائز رکھا۔

۲٦۵۔ بَابُ جَوَازِ لَعْنِ بَعْضِ أَصْحَابِ الْمَعَاصِي غَيْرِ الْمُعَيَّنِيْنَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ [هود: ١٨]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الاعراف: ٤٤].

وَثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)) (١) وَاَنَّهٗ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبَا)) (٢) وَاَنَّهٗ لَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ (٣) وَاَنَّهٗ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)) (٤) اَيْ: حُدُوْدَهَا؛ وَاَنَّهٗ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ)) (٥) وَاَنَّهٗ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ)) (٦) ((وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ)) (٧) وَاَنَّهٗ قَالَ: ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا، اَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)) (٨) وَاَنَّهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ؛ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)) (٩) وَهٰذِهٖ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، وَاَنَّهٗ

۲٦۵۔ باب: متعین کیے بغیر اہل معاصی پر لعنت بھیجنا جائز ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سن لو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے''۔

نیز فرمایا: ''پس ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سود خور پر لعنت فرمائے''۔

اور آپ ﷺ نے تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی۔

اور آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زمین کی حدود میں ردو بدل کرنے والے پر لعنت فرمائے''۔

اور آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس چور پر لعنت کرے جو انڈے کی چوری کرتا ہے''۔

اور آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والدین پر لعنت بھیجتا ہے''۔

اور آپ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص پر لعنت فرمائے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جانور ذبح کرے''۔

اور آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس (مدینے) میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی' پس اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں

(۱) اس حدیث کی توثیق اور شرح ان شاء اللہ حدیث نمبر (۱۶۴۲) کے تحت آئے گی۔ (۲) اس حدیث کی توثیق اور شرح ان شاء اللہ حدیث نمبر (۱۶۱۵) کے تحت آئے گی۔ (۳) أخرجه البخاري (٤/ ٣١٤ ـ ٤٢٦). (۴) أخرجه مسلم (١٩٧٨). (۵) أخرجه مسلم (١٩٧٨). (٦) أخرجه مسلم (١٩٧٨). (۷) أخرجه مسلم (١٩٧٨). (۸) توثیق الحدیث اور اس کی شرح ان شاء اللہ حدیث نمبر (۱۸۰۴) کے تحت آئے گی۔ (۹) أخرجه البخاري (٧/ ٣٨٥ ـ فتح)، ومسلم (٦٧٥).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) (۱) وَاَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. (۲)

وَجمِيعُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ فِي الصَّحِيحِ، بَعْضُهَا فِي صَحِيحَي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَبَعْضُهَا فِي اَحَدِهِمَا، وَاِنَّمَا قَصَدتُ الْاِخْتِصَارَ بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا، وَسَاَذْكُرُ مُعْظَمَهَا فِي اَبْوَابِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

کی لعنت ہو‘‘۔

اور آپ نے فرمایا: ’’اے اللہ! رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلوں پر لعنت فرما جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی‘‘۔ اور یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں۔

اور آپ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے انھوں نے اپنے انبیاء ﷩ کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا‘‘۔

اور آپ نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

یہ تمام جملے جو مذکور ہوئے ہیں صحیح احادیث میں ہیں، ان میں سے بعض تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہیں اور بعض کسی ایک میں ہیں، میں نے ان کی طرف اشارہ کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے اور ان احادیث کا بیشتر حصہ میں اس کتاب کے مختلف ابواب میں ذکر کروں گا۔ (ان شاء اللہ)

امام نووی ﷫ بیان کرتے ہیں کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’واصلہ (جو دوسروں کے بال اپنے بالوں کے ساتھ ملائے) پر اور مستوصلہ‘‘ (جو کسی دوسری سے بال لگوائے) پر اللہ لعنت فرمائے‘‘۔

غریب الحدیث☆ (منار) ’’منارۃ‘‘ کی جمع ہے، ایسی علامت یا نشانی جو دو حدوں کے درمیان حد فاصل ہو۔

فقہ الحدیث: ❶ تصویر بنانا حرام ہے، اسی لیے تصویر بنانے والے لعنت کے مستحق ہیں۔

❷ زمین کی حدوں میں رد و بدل کرنا حرام ہے، اس لیے کہ یہ تغیر ظلماً ہوتا ہے اور جو شخص بالشت برابر بھی کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرے گا اسے قیامت والے دن ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

❸ چوری کی حرمت، اس لیے کہ یہ مہلکات میں سے ہے اور چور اللہ کی رحمت سے دوری کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

❹ والدین کی نافرمانی کرنا، انہیں قولاً یا فعلاً ایذا پہنچانا حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

❺ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا حرام ہے۔

❻ یہ عرب کے تین قبیلے ہیں، جنھوں نے بئر معونہ کے مقام پر ستر قراء صحابہ کرام کو شہید کر دیا تھا، جنہیں رسول اللہ ﷺ نے معلم بنا کر بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مہینا بھر نماز صبح میں ان قبیلوں کے خلاف قنوت نازلہ میں بددعا کی۔

❼ ① رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں پر لعنت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بیان فرمایا کہ انھوں نے اپنے انبیاء ﷩ کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔

② امت اسلامیہ کو یہود و نصاریٰ کی اتباع کرنے سے ڈرایا گیا ہے کہ انبیاء ﷩ اور صالحین کی قبروں کو عبادت گاہ بنانا اللہ کی لعنت کا سبب

(۱) أخرجه البخاری (۱/ ۵۳۲)، ومسلم (۵۳۰)۔ (۲) اس کی توثیق اور شرح ان شاء اللہ حدیث نمبر (۱۶۳۱) کے تحت آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

③ قبرستان میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

④ قبروں کی تعظیم اوران کی طرف ثواب کے قصد سے سفر کرنا حرام ہے۔

٢٦٦۔ بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

۲۶۶۔ باب: مسلمانوں کو ناحق برا بھلا کہنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ [الأحزاب: ٥٨].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں تو انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔

شرح الآیة☆ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کا دفاع کیا ہے اور ان لوگوں کو صریح جھوٹا اور الزام تراش قرار دیا جو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جن سے وہ بری ہیں اور ان کی طرف ایسے کام منسوب کرتے ہیں جو انھوں نے نہیں کیے۔ اور یہ بتایا گیا کہ اس قسم کے الزام تراش بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ پس جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے بارے میں اس طرح کے جذبات رکھتے ہیں انہیں اپنے طرز فکر اور طرز عمل کی اصلاح کرنی چاہیے۔ اور پھر ایسی پاکباز ہستیوں کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کہنا کہ وہ لوگ سچے مسلمان نہیں تھے یا انہیں سب وشتم کرنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے ''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ'' کے سرٹیفکیٹ عطا فرمادیے۔

١٥٥٩۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). متفقٌ عليه.

۱۵۵۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ١١٠ ـ فتح)، ومسلم (٦٤).

غریب الحدیث☆ (الفسق) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے خروج اور عرف شرع میں یہ عصیان سے زیادہ شدید ہے۔ (السباب) ''سب وشتم کرنا اور کسی شخص کے عیب بیان کرنا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ مسلمان کے حق کی تعظیم اور جو شخص اسے ناحق سب وشتم کرتا ہے وہ فاسق ہے۔

❷ بعض اعمال کی شدت کی وجہ سے ان پر لفظ کفر کا اطلاق کردیا جاتا ہے اور یہ کفر ''کفر دون کفر'' کے زمرے میں آتا ہے۔

❸ اس میں مرجئہ فرقے کا رد ہے جو اعمال کو ایمان سے الگ تصور کرتے ہیں اور ایمان کی تعریف میں تصدیق بالقلب کے قائل ہیں اور گناہ گاروں کے ایمان کو بھی کامل سمجھتے ہیں جبکہ گناہ سے ایمان کم ہوتا ہے اور نیک اعمال کرنے سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

١٥٦٠۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ أَوِ الْكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ، كَذٰلِكَ)). رواهُ البخاري.

۱۵۶۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے اس لیے کہ اگر وہ (جس پر یہ تہمت لگائی جا رہی ہے) ایسا نہ ہوا تو پھر یہ تہمت اسی لگانے والے کی طرف لوٹ آتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۱۰/ ٤٦٤ ۔ فتح).

غریب الحدیث☆ (ارتدت علیه) '' اس پر لوٹ آتی ہے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ جو شخص کسی کو فاسق یا کافر کہتا ہے اگر اس میں یہ فسق و کفر نہ ہو تو پھر وہ کہنے والا اس کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

❷ اگر کسی شخص کے پاس کسی کے فاسق و کافر ہونے کی دلیل ہو تو وہ لوگوں کو اس کے فتنے سے بچانے کے لیے اس کی وضاحت کر سکتا ہے۔

❸ مسلمانوں کو آپس میں فاسق یا کافر کہنے سے ڈانٹا گیا ہے کہ یہ طرز عمل ٹھیک نہیں۔

١٥٦١ ۔ وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((**المُتَسَابَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ**)). رواه مسلم.

۱۵۶۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گالی دینے والے دو شخص ایک دوسرے کو جو بھی کہیں گے تو اس کا گناہ ان میں سے ابتدا کرنے والے کو ہوگا حتیٰ کہ مظلوم زیادتی کا ارتکاب کرے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۲۵۸۷).

غریب الحدیث☆ (المتسابان) ''جو ایک دوسرے کو سب وشتم کرتے ہیں''۔ (ما قالا) ''وہ دونوں جو بھی گالی وغیرہ دیتے ہیں''۔ (حتی یعتدی المظلوم) ''یہاں تک کہ مظلوم بدلے کی حد سے تجاوز کرے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ مسلمان کو گالی دینا حرام ہے۔

❷ جس شخص کو گالی دی جائے وہ اسی قدر بدلہ لینے کا حق رکھتا ہے۔

❸ جب کوئی شخص گالی دے کر اپنی گالی کا بدلہ لے لیتا ہے تو پھر دونوں کا ایک دوسرے پر کوئی حق نہیں رہتا البتہ ابتدا کرنے والے کو اس ابتدا کا گناہ ہوگا۔

❹ جب مظلوم زیادتی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ بھی گنہگار ٹھہرتا ہے۔

❺ صبر کرنا اور عفو و درگزر کرنا مستحب ہے تاکہ آپس میں عداوت اور دشمنی پیدا نہ ہو۔

❻ جو شخص کسی برائی یا بدعت کی ابتدا کرتا ہے تو اس پر اس ابتدا کرنے کی وجہ سے ان سب لوگوں کا گناہ بھی ہوتا ہے جو اس برائی یا بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں۔

١٥٦٢ ۔ وعنه قال: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ برجل قد شرب قال: ((**اضْرِبُوهُ**)) قال أبو هريرة: فمنا الضارب بيده، والضارب بنعله، والضارب بثوبه. فلما انصرف، قال بعض القوم: أخزاك الله، قال: ((**لَا تَقُولُوا هٰذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ**)). رواه البخاري.

۱۵۶۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی، آپ نے فرمایا: ''اسے مارو''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے پس جب وہ (مار کھانے کے بعد) واپس جانے لگا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ نے فرمایا: ''تم یہ نہ کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۱۲/ ۷۵ ۔ فتح).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (قد شرب) ''اس نے شراب پی ہوئی تھی''۔ (لا تعینوا علیه الشیطان) ''اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو'' اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پوری کوشش ہے کہ وہ معصیت کو مزین کر کے پیش کرے تا کہ انسان کو رسوائی ہو اب اگر کوئی مسلمان کسی کے لیے رسوائی کی دعا کرتا ہے تو گویا وہ شیطان کے مشن و مقصود کی تکمیل کرتا ہے۔

فقہ حدیث☆ ❶ جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے تو یہ حدیث ایسی فکر کے حاملین کا رد کرتی ہے۔

❷ اس حدیث میں شراب نوش کے کمال ایمان کی نفی ہے' کلی ایمان کی نفی نہیں۔

❸ شراب نوش کی سزا چالیس کوڑے ہیں لیکن یہ واقعہ حد مقرر ہونے سے پہلے کا ہے' جب اسے تعزیر کے طور پر ہاتھوں جوتوں اور کپڑوں سے مارا گیا۔

❹ شیطان بندوں کو رسوا کرنا چاہتا ہے' اس لیے کسی کو رسوا ہونے کی بد دعا نہیں دینی چاہیے' اس میں شیطانی مشن کی تکمیل ہوتی ہے۔

۱۵۶۳۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنٰى يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ)). متفقٌ عليهِ.

۱۵۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی تو قیامت والے دن اس مالک پر حد لگائی جائے گی مگر یہ کہ وہ (مملوک) ویسے ہی ہو جیسے اس نے کہا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۲/ ۱۸۵ ـ فتح)، ومسلم (۱۶۶۰).

غریب الحدیث☆ (قذف) ''تہمت لگائی''۔ (الحد) ''سزا' عقوبت'' اور تہمت لگانے کی سزا اسی (۸۰) کوڑے ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ شریعت میں حدود تادیباً اور تعذیباً نافذ کی جاتی ہیں۔

❷ بندوں پر حد قائم کرنا واجب ہے خواہ وہ آزاد ہوں یا غلام۔

❸ ایک دوسرے پر تہمت لگانے سے ڈانٹا گیا ہے۔

❹ جس شخص سے دنیا میں بدلہ نہ لیا جائے تو اس سے آخرت میں بدلہ لیا جائے گا۔ حدیث میں جو مالک کا ذکر ہے کہ اگر وہ اپنے مملوک پر تہمت لگائے گا تو اس پر قیامت والے دن حد قذف لگائی جائے گی' اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں مملوک کی کیا حیثیت کہ وہ مالک کی بات اور فیصلے کو چیلنج کر سکے۔ پس آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جب بے لاگ انصاف ہوگا تو پھر مظلوم طبقے کی وہاں دادرسی ہوگی' اس لیے مالکوں اور صاحب اقتدار و اختیار لوگوں کو اپنے معاملات دنیا ہی میں درست کر لینے چاہئیں' ورنہ اللہ کی عدالت میں پیش ہونا پڑے گا۔

۲۶۷۔ بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمَصْلِحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

وَهُوَ التَّحْذِيْرُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهِ فِيْ بِدْعَتِهِ، وَفِسْقِهِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ؛ وَفِيْهِ الْآيَةُ وَالْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

۲۶۷۔ باب: فوت شدگان کو ناحق اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر برا بھلا کہنا حرام ہے

اور شرعی مصلحت یہ ہے کہ کسی بدعتی اور فاسق وغیرہ کی بدعت اور فسق وغیرہ میں پیروی کرنے سے لوگوں کو بچانا اور اس میں وہی آیات اور احادیث ہیں جو اس سے پہلے باب میں گزریں۔

۱۵۶۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ؛ فَاِنَّهُمْ قَدْ

۱۵۶۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم فوت شدگان کو برا بھلا نہ کہو' اس لیے کہ انھوں نے جو عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوْا)). رواه البخاري.

آگے بھیجے وہ ان کو پہنچ گئے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲۵۸ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (أفضوا) ''پہنچ گئے''۔ (ما قدموا) ''جو عمل انھوں نے آگے بھیجے''۔

فقه الحديث☆ ❶ مردوں کو گالی دینا اور برا بھلا کہنا حرام ہے۔

❷ فوت شدگان نے جو اچھے یا برے عمل کیے تھے وہ ان تک پہنچ گئے' اس لیے اب انہیں گالی دینے کا کیا فائدہ؟

❸ جس طرح زندہ مسلمانوں کی حرمت ہے اسی طرح فوت شدہ مسلمانوں کی بھی حرمت ہے۔

۲۶۸۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِيْذَاءِ

۲۶۸۔ باب: تکلیف پہنچانے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الأحزاب: ۵۸].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو ناحق مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں انھوں نے یقیناً بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔

۱۵۶۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ)). متفقٌ عليه.

۱۵۶۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۵۳ ـ فتح)، ومسلم (۴۱).

غريب الحديث☆ (الهجر) ''ترک کرنا، چھوڑ دینا''۔

فقه الحديث☆ ❶ مسلمان کے اسلام کی دلیل یہ ہے کہ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور یہ کہ بندے کا اپنے رب کے ساتھ اچھا تعلق ہو۔

❷ زبان سے وہ چیز ظاہر ہوتی ہے جو دل میں ہے اور اسی طرح ہاتھ سے۔

❸ ہر اس چیز سے دور رہنا چاہیے جو مسلمانوں کی ایذا کا باعث بنے۔

❹ اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس کے متبعین اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف رکھیں اور نیک اعمال کریں اور فسوق وعصیان سے اپنے آپ کو دور رکھیں' اصل مہاجر یہی ہے۔

۱۵۶۶۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُّؤْتٰى إِلَيْهِ)). رواه مسلم.

وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ سَبَقَ فِيْ بَابِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ.

۱۵۶۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اسے آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو چاہیے کہ اس کو موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں سے وہی سلوک کرے، جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔ (مسلم)

اور یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے جو پہلے ''باب طاعة ولاة الأمور'' میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۶۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۶۹۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّدَابُرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ١٠]. وقَالَ تَعَالَى: ﴿أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ [المائدة: ٥٤]. وقَالَ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ [الفتح: ٢٩].

۲۶۹۔ باب: باہم بغض رکھنے، قطع تعلق کر لینے اور ایک دوسرے سے اعراض کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مومن تو بھائی بھائی ہیں''۔

نیز فرمایا: ''وہ مومنوں پر نرم ہیں اور کافروں پر سخت ہیں''۔

اور فرمایا: ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان''۔

١٥٦٧۔ وعن انس رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال: ((لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)). متفق عليه.

۱۵۶۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''باہم بغض رکھو نہ حسد کرو، ایک دوسرے سے اعراض کرو نہ قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (١٠/ ٤٨١، ٤٩٢ ـ فتح)، ومسلم (٢٥٥٩).

غریب الحدیث☆ **(الحسد)** جس سے حسد کیا جائے اس کے بارے میں اور تمنا یہ آرزو کرنا کہ اس کے پاس جو نعمت ہے وہ چھن جائے۔ **(التدابر)** ''ایک دوسرے سے اعراض کرنا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ مسلمانوں کو آپس میں بغض رکھنے سے منع کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا ہے اور بھائی تو آپس میں محبت کرتے ہیں، بغض نہیں رکھتے۔

❷ مسلمانوں کو آپس میں حسد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حسد طباع بشر میں مرکوز ہے اور وہ اس طرح کہ انسان اپنے سے برتر کسی کو دیکھنا نہیں چاہتا، اس لحاظ سے لوگوں کو تین اقسام ہیں۔

پہلا تو محسود (جس سے حسد کیا جائے) سے زوال نعمت کی خواہش کرتے ہیں۔

دوسرا کی خواہش ہوتی ہے کہ محسود سے نعمت چھن کر ہمیں مل جائے۔

اور تیسرا کی خواہش ہوتی ہے کہ محسود سے نعمت چھن جائے۔

یہ تیسرا حسد پہلی دونوں حالتوں سے زیادہ برا ہے اور ابلیس بھی اسی حسد کا مرتکب ہوا تھا جو اس نے آدم علیہ السلام کے بارے میں کیا تھا۔ جب اللہ نے انہیں تمام فضائل عطا فرما کر جنت میں بسایا تو شیطان نے ہر ممکن کوشش کی اور انہیں جنت سے نکلوا کر دم لیا۔

❸ تین دن سے زائد کسی مسلمان بھائی سے تدابر، تقاطع اور جدائی سے منع کیا گیا ہے اور یہ ممانعت امور دنیا کے متعلق ہے، اگر یہ ناراضی اور قطع تعلقی دینی امور کی وجہ سے ہے تو پھر تین دن سے زائد تک بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا غزوۂ تبوک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس رہ جانے کا واقعہ ہے کہ پچاس روز تک ان سے قطع تعلقی رہی' پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

❼ مسلمانوں کو دین کی بنیاد پر اپنے تعلقات استوار کرنے چاہئیں' اس سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

۱۵۶۸۔ وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا! اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا!)). رواه مسلم.

وفي رواية له: ((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ)) وذكر نحوه.

۱۵۶۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں' پس ہر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا' سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے کسی (مسلمان) بھائی کے درمیان عداوت ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دی جائے حتیٰ کہ یہ دونوں صلح کر لیں' ان دونوں کو مہلت دی جائے حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں''۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے: ''ہر جمعرات اور پیر کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں''۔ اور آگے وہی حدیث بیان کی۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۵۶۵) والرواية الثانية عنده (۲۵۶۵) (۳۶).

غريب الحديث☆ (الشحناء) ''عداوت''۔ (أنظروا هذين) ''ان دونوں کو مہلت دو''۔

فقه الحديث☆ ❶ پیر اور جمعرات کے دن کی فضیلت۔

❷ ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں حالانکہ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

❸ شرک اور آپس کی عداوت کے علاوہ تمام گناہ استغفار سے معاف کر دیے جاتے ہیں۔

❹ عداوت کی شدید حرمت بیان کی گئی ہے کہ اسے شرک کے ساتھ بیان کیا ہے۔

❺ مسلمانوں کی باہمی عداوت اور قطع تعلقی دخول جنت سے رکاوٹ کا باعث ہے۔

❻ آپس میں ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہنا چاہیے' وہ اس طرح کہ مظلوم کی نصرت کی جائے اور ظالم کو ظلم کرنے سے روکا جائے۔

۲۷۰۔ بَابُ تَحْرِيمِ الْحَسَدِ

۲۷۰۔ باب: حسد کی حرمت

وهو تمني زوال النعمة عن صاحبها: سواء كانت نعمة دين او دنيا. قال الله تعالى: ﴿اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النساء: ۵۴]. وفيه حديث انس السابق في الباب قبله.

کسی صاحب نعمت سے زوال نعمت کی آرزو کرنے کا نام حسد ہے' وہ نعمت خواہ دینی ہو یا دنیوی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا وہ لوگوں سے اس نعمت پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے''۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث (۱۵۶۷) ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

۱۵۶۹۔ وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال: ((اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ

۱۵۶۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حسد سے بچو' اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے' یا آپ نے فرمایا:''جس طرح آگ خشک گھاس کو کھا جاتی ہے، جلا دیتی ہے''۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (۴۹۰۳).

توثيق الحديث☆ اس کی سند ابراہیم بن ابی اسید کے دادا کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ابن ماجہ (۴۲۱۰) میں اس کا ایک شاہد ہے لیکن اس کی سند میں یحیٰی بن ابی عیسیٰ الحناط ہے' وہ متروک ہے' قابل اعتبار نہیں۔

فقه الحديث☆ حدیث ضعیف ہے' اس لیے قابل استدلال اور قابل حجت نہیں۔ بہر حال حسد کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

۲۷۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَالتَّسَمُّعِ لِكَلَامِ مَنْ يَكْرَهُ اسْتِمَاعَهُ

۲۷۱- باب: ٹوہ لگانے اور کسی کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی بات سننے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ [الحجرات: ۱۲]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا﴾ [الأحزاب: ۵۸].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''ٹوہ مت لگاؤ''۔

اور فرمایا:''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں' پس انھوں نے یقیناً بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔

شرح الآيات☆ اللہ تعالیٰ ستر پوشی کو پسند کرتا ہے اور مسلمانوں کے عیوب و نقائص کی ٹوہ لگانے اور انہیں لوگوں میں نشر کرنے سے منع فرماتا ہے کیونکہ اس سے معاشرے میں بگاڑ اور فساد پیدا ہوتا ہے۔

۱۵۷۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا، التَّقْوٰى هٰهُنَا)) وَيُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهِ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَعِرْضُهُ، وَمَالُهُ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)).

۱۵۷۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بدگمانی سے بچو' اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے' اور کسی کے عیبوں کی ٹوہ میں مت لگو، جاسوسی نہ کرو، کسی کے حصے کو غصب کرنے کی حرص اور رغبت نہ کرو' باہم حسد نہ کرو' بغض نہ کرو' اور ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو۔ اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ' جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑے اور نہ اسے حقیر سمجھے۔ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ تو یہاں ہے''۔ اور آپ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرماتے (پھر فرمایا)''آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر اس کا خون' اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے۔ بلاشبہ اللہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے' تو وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے''۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا

ایک روایت میں ہے:''تم باہم حسد کرو نہ بغض' جاسوسی کرو نہ ٹوہ لگاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا)).

وفي رواية: ((لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا)).

وفي رواية: ((لَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ)).

رواه مسلم بكل هذه الروايات، وروى البخاري أكثرها.

اور محض دھوکا دینے کے لیے بولی بڑھا کر مت لگاؤ اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ''۔

اور ایک روایت میں ہے: ''ایک دوسرے سے تعلقات نہ توڑو، ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو، باہم بغض رکھو نہ حسد کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ''۔

اور ایک روایت میں ہے: ''آپس میں تعلقات نہ توڑو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے''۔

یہ ساری روایات مسلم نے بیان کی ہیں اور ان میں سے اکثر باتیں امام بخاری نے بھی روایت کی ہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۸/ ۱۹۸- ۱۹۹ - فتح)، ومسلم (۲۵۶۳ و ۲۵٦٤)، والرواية الثانية عند مسلم (۲۵٦۳) (۳۰)، والثالثة (٤/ ۱۹۸٦)، والرابعة (۲۵٦۳) (۲۹).

غریب الحدیث☆ (التحسس) ''کسی کے پسند نہ کرنے کے باوجود اس کی بات سننا''۔ (التجسس) ''کسی کے عیوب کی ٹوہ لگانا''۔ (التنافس) ''کسی کے حصے کو غصب کرنے کی حرص اور رغبت کرنا''۔ (یخذلہ) ''بے یار و مددگار چھوڑنا''۔ (التناجش) ''محض دھوکا دینے کے لیے بولی میں قیمت بڑھانا''۔

فقه الحديث☆ ❶ بدگمانی سے بچنا چاہیے اس سے معاشرے میں فساد پیدا ہوتا ہے اور اسے سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا گیا ہے۔

❷ جاسوسی کرنے اور کسی کے عیبوں کی ٹوہ لگانے کی تحریم۔

❸ ظلم ہر حال میں حرام ہے۔

❹ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی نصرت ترک کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

❺ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی اہانت اور تحقیر کرنے سے روکا گیا ہے۔

❻ مسلمانوں کی عزت، مال اور خون پامال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

❼ اعمال کی درستی کا معیار اخلاص نیت پر ہے، شکل و صورت پر نہیں۔

❽ ایمان و صلاح کی اصل اور محل دل ہے۔

❾ محض دھوکا دینے کے لیے بولی بڑھانا حرام ہے۔

❿ مسلمانوں کا آپس میں محبت کرنا واجب ہے۔

⓫ اس حدیث میں جو تعلیم دی گئی ہے اس کا مقصد مسلم معاشرے میں امن و سلامتی اور محبت و آشتی کی فضا قائم کرنا ہے۔

۱۵۷۱ - وعن معاوية رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْسَدْتَهُمْ، اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ)) حديث صحيح، رواه أبو داود بإسناد صحيح.

۱۵۷۱۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم مسلمانوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم انہیں فساد میں مبتلا کر دو گے یا قریب ہے کہ تم انہیں فساد میں مبتلا کر دو''۔ (حدیث صحیح ہے۔ ابوداود نے اسے صحیح سند سے روایت کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٤٨٨٨) وسنده صحيح كما قال المصنف.

فقه الحديث☆ ❶ مسلمانوں کے عیوب کی ٹوہ لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

❷ حکام کو بھی رعیت کے عیب تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

١٥٧٢ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ لَهُ: هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا، فَقَالَ: إِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ، وَلٰكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ، نَأْخُذْ بِهِ. حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ).

۱۵۷۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا تو اس کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ فلاں آدمی ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے گر رہے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں عیب تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے' لیکن اگر ہمارے سامنے کوئی چیز ظاہر ہوگی تو ہم اس پر اس کی گرفت کریں گے۔ (حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداود نے اسے ایسی سند سے روایت کیا ہے جو بخاری و مسلم کی شرط پر ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (٤٨٩٠) بسند صحيح.

فقه الحديث☆ محض شبے پر حد یا تعزیر قائم نہیں ہوتی۔

٢٧٢ـ بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ ضُرُوْرَةٍ

۲۷۲۔ باب: بلاضرورت مسلمانوں سے بدگمانی کرنا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾ [الحجرات: ١٢].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! زیادہ بدگمانی کرنے سے بچو' اس لیے کہ بعض بدگمانی گناہ ہے''۔

١٥٧٣ ـ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ)). متفقٌ عليه.

۱۵۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو' اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

٢٧٣ـ بَابُ تَحْرِيْمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِيْنَ

۲۷۳۔ باب: مسلمانوں کو حقیر جاننا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے استہزا نہ کرے' ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے استہزا کریں' ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [الحجرات: ١١]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [الهمزة: ١]

(مومن بھائیوں) کو عیب مت لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں پس وہی لوگ ظالم ہیں''۔

نیز فرمایا: ''ہر اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو طعنہ زنی کرنے والا، عیب جو اور چغل خور ہے''۔

شرح الآیات: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آپس میں ایسا استہزا کرنے سے منع فرمایا ہے' جس سے دوسرے مسلمانوں کی تحقیر ہوتی ہو' اس طرح کا استہزا حرام ہے' اس لیے کہ ممکن ہے جسے استہزا کیا جارہا ہے وہ اس استہزا کرنے والے کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ توقیر و تعظیم ہو۔ اس میں عورتوں کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اس سے اجتناب کریں' پھر ایک دوسرے کو طعنہ زنی کرنے ، الزام لگانے اور برے القاب سے پکارنے سے منع کیا اور اس کے ارتکاب کو فسق قرار دیا۔ آیت کے آخر میں انہیں توبہ کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا اگر کوئی ان برائیوں کے ارتکاب کے بعد توبہ بھی نہ کرے تو پھر وہ ظالم ہے۔

دوسری آیت میں ''ھماز'' اور ''لماز'' کے لیے ہلاکت اور تباہی و بربادی کی وعید شدید ہے' **ھماز** اور **لماز** وہ لوگ ہیں جو اپنے قول و فعل کے ذریعے لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کی تحقیر کرتے ہیں' ایسے لوگوں کے لیے ''ویل'' ہے۔

١٥٧٤ ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ قَرِيبًا بِطُولِهِ.

۱۵۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے''۔ (مسلم) اور یہ روایت تفصیل کے ساتھ قریب ہی گزری ہے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٥٧٥ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَمَعْنَى ((بَطَرُ الْحَقِّ)): دَفْعُهُ، ((وَغَمْطُهُمْ)): اِحْتِقَارُهُمْ، وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ اَوْضَحَ مِنْ هٰذَا فِيْ بَابِ الْكِبْرِ.

۱۵۷۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا''۔ پس ایک آدمی نے عرض کی: بے شک آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا (لباس) اچھا ہو اور اس کی جوتی اچھی ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے' تکبر تو حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے''۔ (مسلم)

(**بطر الحق**) اس کا معنی ہے حق سے دور رہنا اور (**غمطھم**) کا معنی ہے لوگوں کو حقیر جاننا۔ اس کا بیان اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ ''باب الکبر'' میں گزر چکا ہے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر ۶۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٥٧٦ - وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ! إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)). رواه مسلم.

۱۵۷۶۔ حضرت جندب بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا' تو اللہ عزوجل نے فرمایا: کون ہے وہ جو مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا؟ (یہ بات کرنے والے سن لے) بے شک میں نے اسے تو معاف کر دیا اور تیرے اعمال میں نے برباد کر دیے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٢١).

غريب الحديث☆ (يتألى) ''اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہے''۔ (أحبطت) ''میں حبط و برباد کر دیے''۔

فقه الحديث☆ ❶ مسلمان کی تحقیر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لیے رحمت و مغفرت کی وسعت کا بیان۔

❸ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی منع ہے۔

❹ اپنی عبادت اور زہد و تقویٰ پر گھمنڈ کرتے ہوئے کسی شخص کے بارے میں حتمی طور پر یہ نہیں کہنا چاہیے کہ فلاں شخص کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف نہیں کرنا' یہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی ہے اور اس کے احکام میں مداخلت ہے اور اس طرح کی مداخلت حرام ہے۔

❺ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو توبہ کے بغیر بھی معاف کر سکتا ہے۔

❻ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ ادب کے پہلو کو ملحوظ رکھیں۔

٢٧٤- بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

۲۷۴۔ باب: مسلمان کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ١٠]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ [النور: ١٩].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مومن تو بھائی بھائی ہیں''۔
نیز فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو اہل ایمان کے اندر بے حیائی پھیلانے کو پسند کرتے ہیں' ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے''۔

١٥٧٧ - وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ، فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۷۷۔ حضرت واثلہ بن اسقع ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ) اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرما دے اور تجھے کسی تکلیف سے دوچار کر دے''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذي (٢٥٠٦).

اس کی سند ضعیف ہے' اس میں مکحول شامی ثقہ مدلس ہے اور ''عن'' سے روایت کرتا ہے اور اس کے واثلہ سے سماع کے متعلق اختلاف ہے' ابو حاتم نے ''مراسیل (ص ۱۶۶)'' میں لکھا ہے کہ وہ واثلہ کے پاس پہنچا لیکن اس سے سنا نہیں۔ (واللہ اعلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (الشماتة) ''کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے پر خوش ہونا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس میں بہت سے معانی ہیں جو عمومات شریعت پر دلالت کرتے ہیں:۔

❷ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرنا چاہیے اور کسی ایک کو مصیبت کے پہنچنے پر تمام مسلمانوں کو اسے محسوس کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن تو آپس میں رحم کرنے کے لحاظ سے ایک جسم کی مانند ہیں' اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔

مولانا ظفر علی خاں نے مسلم اخوت کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں   تو ہندوستان کا ہر پیروجواں بے تاب ہوجائے

❸ بندوں پر مصائب عقوبت وابتلا کی وجہ سے نازل ہوتے ہیں یا گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں یا پھر رفع درجات کا باعث بنتے ہیں۔

❹ بھائیوں کی تکلیف پر خوش ہونا شیطان کی نصرت کرنا اور اسے خوش کرنا ہے۔

وفي الباب حديث أبي هريرة السابق في باب التجسس: ((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ)) الحديث.

اور اس باب میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے جو اس سے پہلے ''باب التجسس'' میں گزر چکی ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) ''ہر مسلمان (کا خون' عزت اور مال) دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

توثیق الحدیث اور فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۵۔ بَابُ تَحْرِيمِ الطَّعْنِ فِي الْأَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِي ظَاهِرِ الشَّرْعِ

۲۷۵۔ باب: شرعی طور پر ثابت نسب میں طعن کرنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الأحزاب: ٥٨].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف دیتے ہیں یقینا انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔

١٥٧٨ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)). رواه مسلم.

۱۵۷۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں میں دو چیزیں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث ہیں۔ نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٦٧).

غریب الحدیث☆ (اثنتان) ''دو خصلتیں''۔ (هما بهم كفر) یعنی یہ اعمال کفار اور دور جاہلیت کی صفات و اخلاق ہیں' جو شخص ان دونوں چیزوں کی حرمت کا علم ہونے کے باوجود انہیں حلال سمجھتا ہے وہ کافر ہے۔ (النياحة) ''میت پر بین کرنا اور اونچی آواز سے رونا''۔

فقه الحدیث☆ ❶ نسب میں طعن کرنا اور میت پر بین کرنا اعمال کفار اور اخلاق جاہلیت میں سے ہے۔

❷ بعض گناہوں کی شدت کی وجہ سے ان پر لفظ کفر کا اطلاق ہوجاتا ہے' جو اس کی شدت حرمت پر تنبیہ ہے اور اس کے ارتکاب سے ڈرایا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

❸ لوگ اپنے انساب کے امین ہوتے ہیں' ان میں طعن کرنا جائز نہیں' نیز کسی پیشے کی وجہ سے کسی کو حقیر جاننا اسلامی اقدار کے منافی ہے' اسلام میں تو وہ معزز ہے جو زیادہ متقی ہے۔

٢٧٦ـ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ [الأحزاب : ٥٨].

١٥٧٩ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا، فَلَيْسَ مِنَّا)). رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ!؟)) قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)).

٢٧٦۔ باب ملاوٹ کرنے اور دھوکا دہی کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف دیتے ہیں انھوں نے یقیناً بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔

١٥٧٩۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمیں دھوکا دے وہ بھی ہم میں سے نہیں''۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں کو تری لگی' آپ نے فرمایا: ''اے غلے والے! یہ کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پر بارش ہوگئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہ کر دیا حتیٰ کہ لوگ اسے دیکھ لیتے! سن لو! جس شخص نے ہمیں دھوکا دیا تو وہ ہم میں سے نہیں''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٠١)' والرواية الثانية له (١٠٢).

غريب الحديث☆ (صبرة) ''ڈھیر''۔

توفيق الحديث☆ ❶ مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھانا یعنی ان کے خلاف خروج و بغاوت کرنا اور بلاوجہ کسی مسلمان کو قتل کر دینا' جیسے آج کل دہشت گردی عام ہے یہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ نہیں۔

❷ جعل سازی اور ملاوٹ سے سودا بیچنا حرام ہے۔

❸ سودے کی تمام خوبیاں اور خامیاں بیان کرنی چاہییں تاکہ بیچنے والا بری الذمہ ہو جائے اور خریدنے والا دھوکے سے محفوظ ہو جائے۔

❹ حاکم وقت کو بازاروں کی نگرانی کرنی چاہیے اور ملاوٹ و جعل سازی کرنے والوں کو سزائیں دینی چاہییں' جو اللہ کے بندوں کو دھوکا دیتے ہیں اور باطل طریقے سے ان کا مال کھاتے ہیں۔

❺ ملاوٹ اور جعل سازی سے امت اسلامیہ کی اقتصادی ساکھ مجروح ہوتی ہے اور امت اسلامیہ کے دشمنوں کی پوری کوشش ہے کہ اسلامی معیشت کو تباہ کر دیں' تاکہ مسلمان ان کے زیردست ہو جائیں' جس طرح آج امت اسلامیہ ''ورلڈ بنک'' اور ''آئی ایم ایف'' کے زیر تسلط ہے۔ (أعاذنا الله من كيد أعداء الدين).

١٥٨٠ـ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنَاجَشُوا)). متفق عليه.

١٥٨٠۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دھوکا دینے اور قیمت بڑھانے کے لیے بولی نہ دو''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث (۲۳۵) اور (۱۵۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٥٨١ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ. متفقٌ عليهِ.

۱۵۸۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے محض دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھا کر بولی دینے سے منع فرمایا ہے (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٥٥ ـ فتح)، ومسلم (١٥١٦).

غریب الحدیث☆ (النجش) ''کسی دوسرے شخص کو دھوکا دینے کے لیے سودے کی قیمت بڑھا کر بولی دینا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ بیع نجش حرام ہے۔

❷ مسلمانوں کو دھوکا دینے سے ڈرایا گیا ہے۔

١٥٨٢ـ وَعَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَايَعْتَ، فَقُلْ لَا خِلَابَةَ)). متفقٌ عليهِ.

((الْخِلَابَةُ)) بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ مَكْسُوْرَةٍ، وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ: وَهِيَ الْخَدِيْعَةُ.

۱۵۸۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت کے وقت وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس سے سودا کرو تو اسے کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں ہونا چاہیے''۔ (متفق علیہ)

(الخلابۃ) خاء کے نیچے زیر اور باء' اس کے معنی ہیں ''دھوکا و فریب''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٣٧ ـ فتح)، ومسلم (١٥٣٣).

فقہ الحدیث☆ (۱) شرط خیار کے ساتھ خرید و فروخت کرنا جائز ہے اور شرط خیار صرف اکیلے خریدار کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔ شرط خیار سے مراد یہ ہے کہ سودا طے کرتے وقت کوئی شرط طے کر لی جائے کہ اس شرط کے ساتھ ہماری بیع منعقد ہوگی' تو اس شرط کا لحاظ نہ رکھنے پر سودا منسوخ ہو جائے گا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ''دھوکا نہیں ہونا چاہیے'' تو اب اگر دھوکا ہوگا تو بیع فسخ ہو جائے گی۔

۲) خرید و فروخت میں دھوکا دہی حرام ہے۔

١٥٨٣ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِىءٍ، اَوْ مَمْلُوْكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

((خَبَّبَ)) بخاءٍ معجمةٍ، ثم باءٍ موحدة مكررة: اَيْ: افسدَهُ وَخدعَهُ.

۱۵۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی آدمی کی بیوی یا اس کے مملوک کو ورغلایا (یعنی کوئی الٹی سیدھی پٹی پڑھائی) تو وہ ہم میں سے نہیں''۔ (ابوداؤد)

(خبب) خاء پھر باء دو مرتبہ یعنی ''اسے دھوکا دیا''۔

توثیق الحدیث☆ صحيح۔ أخرجه أبو داود (٢١٧٥ و ٥١٧٠)، وأحمد (٢/ ٣٩٧).

فقہ الحدیث☆ ❶ میاں بیوی کے درمیان غلط فہمی پیدا کر کے کسی ایک کو دوسرے کے خلاف کر دینا رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے خلاف ہے۔

❷ مومن کی شان تو نیکی اور تقویٰ کے امور میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا اور ایک دوسرے کی اصلاح کرنا ہے' آپس میں فساد پیدا کرنا' اور بیوی کو خاوند کے خلاف اور غلام کو مالک کے خلاف بھڑکانا حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۷۔ بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ [المائدة: ۱]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ [الإسراء: ۳۴].

۱۵۸۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ، كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ، كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). متفق عليه.

۲۷۷۔ باب: بدعہدی حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! ''عہدوں کو پورا کرو''۔

اور فرمایا: ''عہد کو پورا کرو اس لیے کہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔

۱۵۸۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار خصلتیں (ایسی) ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو بے وفائی کرے اور جب کسی سے جھگڑے تو گالی گلوچ کرے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۹۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۸۵۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). متفق عليه.

۱۵۸۵۔ حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر عہد توڑنے والے کے لیے قیامت والے دن ایک جھنڈا ہوگا' کہا جائے گا یہ فلاں کی بدعہدی کا جھنڈا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۶/ ۲۸۳ ـ فتح)، ومسلم (۱۷۳۶).

۱۵۸۶۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ)). رواه مسلم.

۱۵۸۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر بدعہدی کرنے والے کے لیے قیامت والے دن اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا' اسے اس کی بدعہدی کے برابر بلند کیا جائے گا۔ سنو! عام لوگوں کے بدعہد امیر و حاکم سے بڑا بدعہدی کرنے والا کوئی نہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۷۳۸).

غریب الحدیث☆ (اللواء) ایک بڑا جھنڈا جسے امیر لشکر اٹھایا کرتا تھا اور یہ خطاب عرب دستور کے مطابق ہے' اس لیے کہ وہ وفا کے لیے سفید جھنڈا بلند کرتے تھے اور بدعہدی کے لیے سیاہ جھنڈا بلند کرتے تھے' تاکہ وہ عہد شکن کی مذمت و ملامت کریں۔ (استہ) ''اس کی سرین''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ عہد شکن کی شدید حرمت بیان کی گئی ہے اور خاص طور پر امیر اور حکمران کی طرف سے بدعہدی اور عہد شکنی تو بہت بڑی عہد شکنی ہے۔ کیونکہ اس سے پوری رعایا بلکہ ہمسایہ ممالک تک متاثر ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ عہد شکنی کس قدر بری صفت ہے کہ یہ عہد شکن کو قیامت والے دن تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گی' کیونکہ عہد شکنی کے لیے ایک مخصوص جھنڈا ہوگا۔

❸ عہد شکنی کی رسوائی میں اضافہ کرنے کے لیے اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا نصب ہوگا' حالانکہ عام طور پر جھنڈا سامنے اور بلند ہوتا ہے جبکہ عہد شکن کے لیے جھنڈا پیچھے اور نیچے کی طرف ہوگا۔

❹ قیامت والے دن لوگوں کو ان کے آباء کے نام سے پکارا جائے گا' جیسا کہ حدیث میں ہے: ((هذه غدرة فلان بن فلان)) ماں کی طرف نسبت سے پکارے جانے والی بات صحیح نہیں۔

١٥٨٧ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَ رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ)). رواه البخاري.

۱۵۸۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت والے دن میں خود جھگڑا کروں گا: ایک وہ آدمی جس نے میرے نام سے عہد کیا پھر اسے توڑ ڈالا' دوسرا وہ آدمی جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھالی اور تیسرا وہ آدمی جس نے کسی مزدور کو اجرت پر رکھا' اس سے پوری خدمت لی لیکن اسے اس کی اجرت نہیں دی''۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٤١٧ ـ فتح).

توثيق الحديث: ان تینوں قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ خود جھگڑا کرے گا' اس سے اس کی سنگینی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر عہد کرکے اسے توڑنا' آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جانا اور مزدور کی مزدوری ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ پس عہدوں کو پورا کرنا چاہیے' آزاد شخص کو فروخت نہیں کرنا چاہیے اور پھر مزدور سے پورا کام کرا کر اس کی اجرت روکنی نہیں چاہیے۔

٢٧٨ ـ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا

۲۷۸۔ باب: عطیہ وغیرہ دینے کے بعد احسان جتلانا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى﴾ [البقرة: ٢٦٤].

وقال تعالى: ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى﴾ [البقرة: ٢٦٢].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات ضائع مت کرو''۔

نیز فرمایا: ''وہ لوگ جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان جتلاتے ہیں نہ تکلیف پہنچاتے ہیں''۔

١٥٨٨ ـ وعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)) قال: فقرأها رسول الله ﷺ ثلاث مرات. قال

۱۵۸۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام نہیں فرمائے گا' ان کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہیں کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)). رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ)) يَعْنِي: الْمُسْبِلَ إِزَارَهُ وَثَوْبَهُ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ.

ہوگا''۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے' یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا، احسان کر کے احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا''۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے: ''اپنے ازار کو نیچے لٹکانے والا'' یعنی اپنے ازار اور کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۹۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۹۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْيِ

۲۷۹۔ باب: فخر کرنے اور سرکشی کرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ [النجم: ٣٢]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الشورى: ٤٢].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنی بابت پاکیزگی کا دعویٰ نہ کرو' تم میں سے جو متقی ہیں انہیں وہ خوب جانتا ہے''۔

نیز فرمایا: ''بے شک ملامت کے لائق وہ لوگ ہیں جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

١٥٨٩۔ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)). رواه مسلم.

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْبَغْيُ: التَّعَدِّي وَالْاِسْتِطَالَةُ.

۱۵۸۹۔ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم و سرکشی نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر فخر کرے''۔ (مسلم)

اہل لغت نے کہا ہے (البغی) کے معنی ہیں' ظلم و سرکشی، زیادتی اور دست درازی''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٨٦٥) (٦٤).

فقه الحديث☆ ❶ اپنے آپ کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دینا منع ہے' اس لیے کہ اس سے تفاخر پیدا ہوتا ہے اور پھر یہ دوسرے لوگوں پر دست درازی کرتا ہے۔

❷ کلی اور عمومی طور پر کسی کی تکفیر و تفسیق کرنا جائز نہیں۔

❸ کبر سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے تفاخر اور تفاخر سے ظلم و سرکشی جنم لیتی ہے۔

❹ تواضع اور عاجزی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

❺ سنت اور حدیث بھی وحی ہے لیکن یہ غیر متلو ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٥٩٠ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)) رواه مسلم.

الرِّوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ: ((أَهْلَكُهُمْ)) بِرَفْعِ الْكَافِ، وَرُوِيَ بِنَصْبِهَا. وَهٰذَا النَّهْيُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ، وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ، وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ، فَهٰذَا هُوَ الْحَرَامُ. وَأَمَّا مَنْ قَالَهُ لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ مِنْ نَقْصٍ فِي أَمْرِ دِينِهِمْ، وَقَالَهُ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ، وَعَلَى الدِّينِ، فَلَا بَأْسَ بِهِ. هٰكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوهُ، وَمِمَّنْ قَالَهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالْخَطَّابِيُّ، وَالْحُمَيْدِيُّ وَآخَرُونَ، وَقَدْ أَوْضَحْتُهُ فِي كِتَابِ ((الْأَذْكَارِ)).

۱۵۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے“۔ (مسلم)

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: مشہور روایت کے مطابق (أَهْلَكُهُمْ) کاف پر پیش ہے اور یہ زبر کے ساتھ بھی مروی ہے۔ یہ کہنا کہ ”لوگ ہلاک ہو گئے“ اس شخص کے لیے منع ہے جو اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھے اور لوگوں کو حقیر جانے اور اپنے آپ کو ان پر برتر خیال کرے، پس یہ صورت حرام ہے۔ ہاں جو شخص لوگوں میں دین داری کے لحاظ سے کوئی نقص دیکھتا ہے اور اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے وہ یہ الفاظ کہہ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء نے اس کی تفسیر اور تفصیل اسی طرح بیان کی ہے اور جن ائمہ اعلام نے یہ تفسیر بیان کی ہے ان میں امام مالک بن انس، امام خطابی، امام حمیدی رحمہم اللہ اور دیگر ائمہ ہیں۔ میں نے اسے ”کتاب الاذکار“ میں واضح کیا ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٢٣).

تنبیہ: حلیۃ الأولیاء (۷/۱۴۱) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ((فَهُوَ مِنْ أَهْلَكِهِمْ)) اور اس کی سند صحیح ہے۔

غريب الحديث☆ (أهلكهم) ”ان میں سے سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا“۔

فقه الحديث☆ ❶ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل و برتر سمجھنا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر جاننا منع ہے، اس لیے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کس کا کیا مقام ہے؟ اور جو شخص اس طرح کا ذہن اور سوچ و فکر رکھتا ہے وہ دوسرے لوگوں سے زیادہ بری حالت کا شکار ہو جاتا ہے۔

❷ مسلمان کو تو چاہیے کہ جب وہ لوگوں میں کوئی کمی کوتاہی دیکھے تو وہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے، انہیں شفقت اور محبت سے سمجھائے اور ان کے لیے نزول عذاب کے لیے جلدی نہ مچائے۔

٢٨٠ ـ بَابُ تَحْرِيمِ الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا لِبِدْعَةٍ فِي الْمَهْجُورِ، أَوْ تَظَاهَرَ بِفِسْقٍ، أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ

۲۸۰ باب: مسلمانوں کو آپس میں تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا حرام ہے، البتہ بدعتی شخص سے یا علانیہ فسق و فجور کے مرتکب وغیرہ سے قطع تعلق کرنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ [الحجرات: ١٠]. وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومن تو بھائی بھائی ہیں، پس اپنے (لڑے ہوئے) بھائیوں کے درمیان صلح کرادو“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة : ۲].

نیز فرمایا: ''گناہ اور زیادتی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو''۔

مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت کرے' ان سے الفت رکھے اور ہر مشروع طریقے سے ان سے پیار کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے انہیں تکلیف پہنچے یا ان کی تکلیف کا باعث بنے۔ جب اسلام میں باہمی محبت اور بھائی چارہ مطلوب و مقصود ہے تو پھر آپس میں تعلقات توڑنا' ایک دوسرے سے بے رخی برتنا اور اعراض کرنا ممنوع اور حرام ہے۔ البتہ بدعتی شخص سے اور علانیہ فسق و فجور کے مرتکب شخص سے قطع تعلق کرنا جائز ہے۔ اس قطع تعلقی کی بھی دو قسمیں ہیں' ایک تو اس شخص کی زجر و توبیخ کے لیے ہے کہ شاید وہ سمجھ جائے اور راہ راست پر آ جائے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو اس میں شامل ہونے سے بچانے کے لیے قطع تعلق کرے۔

۱۵۹۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا. وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)). متفقٌ عليه.

۱۵۹۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم آپس میں تعلقات منقطع نہ کرو' ایک دوسرے سے بے رخی برتو نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع رکھے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۶۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۲۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ: يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هٰذَا وَ يُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). متفقٌ عليه.

۱۵۹۲۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع رکھے' دونوں آمنے سامنے آ جائیں تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۴۹۲ ـ فتح)، ومسلم (۲۵۶۰).

فقه الحديث☆ ❶ اسلام دین فطرت ہے اور انسانی فطرت کے تقاضوں سے مکمل ہم آہنگ ہے۔ انسان کی طبیعت اور فطرت میں ہے کہ اسے غصہ آتا ہے' جب کسی سے جھگڑا ہو جائے تو انسان کا فریق مخالف سے بولنے کو دل نہیں چاہتا' تو اس کی اس چاہت کو پورا کرنے کے لیے تین دن تک نہ بولنے کی اجازت دے دی کیونکہ اگر زیادہ دن تک تعلقات توڑ لیے جائیں تو پھر اس ناراضگی کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور نفرت و عداوت کا پودا تناآور درخت بن جاتا ہے۔

❷ حدیث میں مسلمانوں کو بھائی کہہ کر پکارا ہے کہ ان میں جو رشتہ ہے وہ رشتہ اخوت ہے' اس لیے اس رشتہ میں انقطاع نہیں آنا چاہیے۔

❸ اسلام بہت ہی پیارا دین ہے' اس نے اس انقطاع کو ختم کرنے کا انتہائی آسان طریقہ بتا دیا کہ ایک دوسرے کو سلام کرو' اس سے محبت کا رشتہ پھر سے دوبارہ استوار ہو جائے گا۔

❹ ترغیب کے لیے فرمایا: ''ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۹۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا امْرَءًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)). رواه مسلم.

۱۵۹۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیر اور جمعرات کو اعمال (اللہ تعالیٰ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں' پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو معاف کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو۔ پس وہ فرماتا ہے ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۶۸) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)). رواه مسلم.

((التَّحْرِيْشُ)): الْإِفْسَادُ وَتَغْيِيْرُ قُلُوْبِهِمْ وَتَقَاطُعُهُمْ.

۱۵۹۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک شیطان اس چیز سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں مسلمان اس کی عبادت کریں گے لیکن وہ ان کے درمیان فساد ڈالتا رہے گا''۔ (مسلم)

(التحریش) اس کے معنی ہیں ''فساد ڈالنا، دلوں کو بدل دینا اور آپس میں تعلقات منقطع کر دینا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۸۱۲).

غريب الحديث☆ (أيس) ''وہ مایوس ہو گیا ہے''۔ (المصلون) ''مسلمان''۔

فقه الحديث☆ ❶ کوئی مسلمان بھی خالص طور پر ابلیس کی عبادت نہیں کرتا۔

❷ شیطان مسلمانوں کے درمیان حالات کے بدلنے کا منتظر رہتا ہے۔

❸ شیطان کی مختلف چالیں اور جال ہیں جنہیں وہ مسلمانوں کے درمیان تفریق اور اختلاف ڈالنے کے لیے استعمال کرتا رہتا ہے۔

❹ نماز کلمے کے بعد شعائر دین میں سے سب سے بڑا شعار ہے' اسی لیے حدیث میں ''مسلمین'' کی جگہ ''مصلین'' کا لفظ استعمال کیا گیا کہ مصلین (نمازی) ہی مسلمان ہیں۔

❺ نماز پڑھنے سے مسلمانوں کے درمیان محبت پیدا ہوتی ہے اور اس کا تحفظ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے روابط مضبوط ہوتے ہیں۔

❻ جزیرۂ عرب کو دیگر علاقوں اور جزیروں پر فضیلت حاصل ہے۔

❼ یہ حدیث دلائل نبوت میں سے ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شیطان مسلمانوں کے درمیان فساد ڈالنے میں کامیاب ہو گا اور وہ آج اس مقصد اور مشن میں کامیاب نظر آتا ہے۔

۱۵۹۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۵۹۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کرے' پس جس شخص نے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کیے اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں جائے گا''۔ (ابوداود۔ اس کی سند بخاری اور مسلم کی شرط پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٤٩١٤) بإسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ تعلقات منقطع کرنے پر اصرار ودوام کے سوئے انجام سے مطلع کیا گیا ہے۔

❷ کسی شرعی سبب کے بغیر تعلقات منقطع کرنا کبیرہ گناہ ہے جو قطع تعلق کرنے والے کو جہنم میں لے جائے گا۔ عیاذاً باللہ!

١٥٩٦۔ وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ، وَيُقَالُ السُّلَمِيُّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۵۹۶۔ حضرت ابوخراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی اور بعض کے نزدیک سلمی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے سال بھر تعلقات منقطع رکھے تو اس کا یہ عمل اس کا خون بہانے کی طرح ہے''۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (٤٠٤، ٤٠٥)، وأبوداود (٤٩١٥)، وأحمد (٤/ ٢٢٠).

غريب الحديث☆ (كسفك دمه) اسے دشمنی کی وجہ سے قتل کر دیا۔

فقه الحديث☆ مسلمان بھائی سے تعلقات منقطع کرنے کے گناہ کی سنگینی اور شدت کو بیان کیا گیا ہے اور اسے قتل کرنے کی مثل قرار دیا' اس لیے کہ ترک تعلق بھی ایک طرح سے مصنوعی قتل ہے' اس سے دوسرے مسلمان کو ذہنی اذیت سے گزرنا پڑتا ہے۔

١٥٩٧۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ، فَلْيَلْقَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ، وَ خَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَالَ اَبُوْدَاوُدَ: اِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى، فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا فِيْ شَيْءٍ.

۱۵۹۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مومن سے تین دن سے زائد تعلقات منقطع کرے۔ پس اگر تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے' اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو پھر وہ اجر میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو پھر وہ گناہگار رہا اور سلام کرنے والا ترک تعلق کے گناہ سے نکل گیا''۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہیں)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ترک تعلق اللہ کی رضا کی خاطر ہو تو پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔

توثيق الحديث☆ حسن بالشواهد۔ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (٤١٤)، وأبو داود (٤٩١٢).

اس حدیث کی سند ہلال مدنی راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے' لیکن اس کے شواہد موجود ہیں کہ ابوایوب کی حدیث (۱۵۹۲) جو ابھی گزری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو ابوداؤد (۴۹۱۳) ہے۔ لہٰذا بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے۔ (واللہ اعلم!)

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص ترک تعلق کے بعد سلام کرنے میں پہل کرتا ہے تو وہ اس ترک تعلق کے گناہ سے بری ہو جاتا ہے خواہ دوسرا آدمی سلام کا جواب نہ دے۔

❷ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ترک تعلق جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۱۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِلَّا لِحَاجَةٍ، وَهُوَ أَنْ يَتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُمَا، وَفِي مَعْنَاهُ مَا إِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَا يَفْهَمُهُ

۲۸۱۔ باب: تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر دو آدمیوں کا آپس میں سرگوشی کرنا منع ہے مگر کسی ضرورت کے تحت تیسرے کی اجازت سے ایسے رازدارانہ انداز میں بات کرنا کہ وہ ان کی باتیں نہ سن سکے تو یہ جائز ہے اور اسی معنی میں یہ بھی ہے کہ وہ دو آدمی ایسی زبان میں بات چیت کریں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ [المجادلة: ۱۰].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سرگوشی کرنا تو شیطان کی طرف سے ہے''۔

شرح الآیۃ ☆ شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی طرح مسلمان کو پریشان اور غمگین کردے' سرگوشی کرنا بھی اس کی کوششوں میں سے ہے' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سرگوشی کرنا تو شیطان کی طرف سے ہے''۔ پھر اس کا ہدف بیان کیا ''تاکہ مومنوں کو غمگین کردے''۔ اس کا حل یہ ہے کہ مومن اللہ پر توکل کریں تو وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۱۵۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ)). متفق عليه.

ورواه أبوداود وَزَادَ: قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةً؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

ورواه مالك في ((الْمُوَطَّأ)): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِي فِي السُّوْقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِي، فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً، فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِي دَعَا: اسْتَاْخِرَا شَيْئًا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ)).

۱۵۹۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں''۔ (متفق علیہ)

ابوداؤد نے اسے روایت کیا تو اس میں یہ اضافہ نقل کیا کہ ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر چار آدمی ہوں؟ تو انھوں نے فرمایا: اس میں تیرے لیے کوئی حرج نہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اسے مؤطا میں روایت کیا ہے' حضرت عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما خالد بن عقبہ کے اس گھر کے پاس تھے جو بازار میں تھا' پس ایک آدمی آیا جو ان (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ میرے علاوہ کوئی اور نہیں تھا' پس انھوں نے ایک اور آدمی کو بلایا حتیٰ کہ ہم چار ہوگئے' پس انھوں نے مجھے اور تیسرے آدمی کو جسے انھوں نے بلایا تھا کہا: کچھ دیر کے لیے (ہم سے) الگ ہوجاؤ' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ نے فرمایا: ''ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٨١ ـ فتح)، ومسلم (٢١٨٣)، والزيادة عند البخاري في ((الأدب المفرد)) (١١٧٠)، وأبي داود (٤٨٥٢)، وأحمد (٢/ ١٨، ١٤١، ١٤٢) وإسنادها صحيح على شرط الشيخين. والرواية الأخيرة عند مالك (٢/ ٩٨٨).

غريب الحديث☆ (لا يتناجي) ''سرگوشی نہ کریں''۔ (استأخروا) ''کچھ دیر کے لیے الگ ہو جاؤ''۔

فقه الحديث☆ ❶ سرگوشی کرنا شرعاً جائز ہے بشرطیکہ وہ گناہ، زیادتی اور رسول اللہ ﷺ کی معصیت میں نہ ہو۔

❷ جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو آدمی تیسرے ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں تاکہ وہ تیسرا آدمی کسی بدگمانی کا شکار نہ ہو۔

❸ جب تین سے زیادہ یعنی چار آدمی ہوں تو پھر دو آدمی آپس میں سرگوشی کر سکتے ہیں۔

❹ اسلام عام لوگوں کے حقوق وشعور اور جذبات کی نگرانی اور حفاظت کرتا ہے۔

❺ مسلمانوں کے مابین بغض اور عداوت منع ہے۔

❻ جب دو آدمی سرگوشی کر رہے ہوں تو تیسرے آدمی کو مداخلت کرنے کی اجازت نہیں۔

❼ اسلام ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے کہ اس نے زندگی کے ہر پہلو میں راہنمائی کی ہے۔

١٥٩٩ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ)). متفقٌ عليه.

۱۵۹۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین ہو تو پھر تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تم لوگوں میں گھل مل جاؤ' اس لیے کہ ایسا کرنا اس (تیسرے آدمی) کو غمگین کر دے گا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٨٢ـ٨٣ ـ فتح)، ومسلم (٢١٨٤).

غريب الحديث☆ (حتى تختلطوا) ''حتیٰ کہ تم لوگوں کے ساتھ گھل مل جاؤ'' یعنی تیسرا آدمی بھی باقی لوگوں کے ساتھ بات چیت میں شریک ہو جائے تو پھر تم سرگوشی کر لو۔

فقه الحديث☆ ❶ جب لوگ زیادہ ہوں تو پھر دو آدمی آپس میں سرگوشی کر سکتے ہیں۔

❷ ممنوعہ سرگوشی کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس سے مومن کو تکلیف پہنچتی ہے جبکہ مومن کو تکلیف پہنچانا صریح گناہ اور بہتان ہے۔

٢٨٢ـ بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيْبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَرْاَةِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ اَوْ زَائِدٍ عَلٰى قَدْرِ الْاَدَبِ

۲۸۲۔ باب: غلام، جانور، بیوی اور اولاد کو کسی شرعی عذر کے بغیر یا حد ادب سے زیادہ سزا دینا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ [النساء: ٣٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار پڑوسی اور دور کے پڑوسی، ہم نشین ساتھی اور مسافر کے ساتھ اور ان کے ساتھ جو تمہارے غلام ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٠٠ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، اِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)). متفقٌ عليه.

((خَشَاشُ الْاَرْضِ)) بفتحِ الخاءِ المعجمةِ، وبالشينِ المعجمة المكررة، وَهِيَ هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا.

۱۶۰۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا' اس نے اسے قید کر دیا حتیٰ کہ وہ مرگئی' پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ نہ اس نے خود اسے کھلایا پلایا' جب اس نے اسے قید کیا اور نہ ہی اس نے اسے چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی“۔ (متفق علیہ)

(خشاش الأرض) خاء پر زبر اور شین دو بار' اس کے معنی ہیں ”موذی جانور اور کیڑے مکوڑے“۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ٤١ ـ فتح)، ومسلم (٢٢٤٢).

فقه الحديث☆ ❶ جس چیز کو قتل کرنے کا حکم اللہ نے نہیں دیا اسے قتل کرنا حرام ہے خواہ وہ بلی ہی کیوں نہ ہو۔

❷ حیوانات کو بطور نشانہ قید کرنا منع ہے بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنے کی ترغیب ہے۔

❸ انسان کو ایسے کام پر بھی عذاب دیا جائے گا جسے وہ معمولی سمجھتا ہوگا۔

❹ جانوروں کو قید کرنا جائز ہے بشرطیکہ ان کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کیا جائے اور ان کی خوراک کا مکمل انتظام کیا جائے۔

تنبیہ: بعض روایات میں ہے کہ وہ عورت جسے بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا حمیریہ تھی اور بعض روایات میں ہے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے تھی۔ اس میں تطبیق دینے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں لیکن سب سے بہتر تطبیق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دی ہے' انھوں نے فتح الباری (۶/ ۳۵۷) میں بیان فرمایا ہے: ”ان دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ حمیریہ تھی یا بنی اسرائیل سے تھی' اس لیے کہ حمیر کا ایک قبیلہ یہودی ہو گیا تھا اس لیے کبھی تو اس کی نسبت اس کے دین کی طرف کی گئی تو وہ بنی اسرائیل سے کہلائی اور کبھی اس کی نسبت اپنے قبیلے کی طرف ہوئی تو وہ حمیریہ کہلائی“۔

١٦٠١ - وَعَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ، وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ، مَنْ فَعَلَ هٰذَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. متفقٌ عليه.

((الْغَرَضُ)): بفتح الغينِ المعجمةِ، والراءِ وَهُوَ الْهَدَفُ، وَالشَّيْءُ الَّذِيْ يُرْمٰى اِلَيْهِ.

۱۶۰۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے' انھوں نے ایک پرندے کو نشانہ بنایا ہوا تھا اور اسے تیر مار رہے تھے اور انھوں نے پرندے کے مالک سے یہ طے کیا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہیں لگے وہ اس کا ہے۔ پس جب انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو وہ منتشر ہوگئے۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ کام کس نے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو جس نے یہ کام کیا ہے' بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بنائے۔ (متفق علیہ)

(الغرض) غین اور راء پر زبر' اس کا معنی ہے ”ہدف“ اور یہ وہ چیز ہے جسے نشانہ بنایا جائے اور اس کی طرف تیر پھینکے جائیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٩/ ٦٤٣ ـ فتح)، ومسلم (١٩٥٨).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (نصبوا طیرًا) ''انھوں نے تیراندازی کے لیے ایک پرندے کو ہدف بنایا ہوا تھا''۔ (کل خاطئة من نبلھم) ''جو تیر نشانے پر نہیں لگے گا''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ حیوانات کے ساتھ نرمی کرنا اور اچھا برتاؤ کرنا واجب ہے۔

❷ کسی ذی روح چیز کو نشانہ اور ہدف بنا کر تیراندازی یا فائرنگ وغیرہ کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسے شخص پر لعنت بھیجنا جائز ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی معین گناہ گار شخص پر لعنت کرنا جائز ہے۔

❸ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بلا تاخیر ادا کرنا چاہیے تاکہ موقع ہی پر اصلاح ہو جائے۔

❹ اگر کوئی شخص کسی کو کسی برائی سے منع کرے تو اس کی کتاب وسنت سے دلیل پیش کرے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بات کو رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے مدلل بنایا۔

❺ ایسے کھیل کھیلنا منع ہیں جن سے امت کو فائدہ نہ پہنچتا ہو۔

١٦٠٢۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. متفقٌ عليه.

ومعناه: تُحبس للقتل.

۱۶۰۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (قتل یا نشانے کے لیے) جانوروں کو باندھنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

اس کا معنی ہے کہ قتل کرنے کے لیے اسے قید کیا جائے۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٩/ ٦٤٢ ـ فتح)، ومسلم (١٩٥٦).

غریب الحدیث☆ (تصبر) ''قید کرنا''۔

فقہ الحدیث☆ حیوانات کو قتل یا نشانے کے لیے قید کرنا اور کسی مصلحت کے بغیر انہیں باندھنا حرام ہے۔

١٦٠٣۔ وَعَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِيْ مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا. رواه مسلم.

وفي رِوَايَةٍ: سَابِعَ إِخْوَةٍ لِيْ.

۱۶۰۳۔ حضرت ابوعلی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو بنو مقرن کے سات (بیٹوں) میں سے ساتواں دیکھا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور ہماری صرف ایک ہی کنیز تھی' ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس کنیز کو آزاد کر دیں۔ (مسلم)

اور ایک اور روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں میں سے ساتواں تھا۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (١٦٥٨) (٣٢)، والرواية الثانية له (١٦٥٨) (٣٣).

فقہ الحدیث☆ ❶ کنیز پر بھی لفظ خادم کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

❷ غلام کو بلاوجہ مارنا پیٹنا اور اس پر زیادتی کرنا منع ہے اور اگر کوئی اپنے غلام پر زیادتی کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

❸ اگر کسی قوم کا کوئی چھوٹا فرد غلطی کرتا ہے تو اس کا مؤاخذہ سب سے کیا جائے گا۔ جیسا کہ ابوعلی رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے بھائی نے کنیز کو تھپڑ مارا تو اس کا کفارہ ادا کرنے کے لیے سب کی مشترکہ کنیز کو آزاد کیا گیا۔

❹ یہ ساتوں بھائی صحابی اور مہاجر تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٠٤ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ!)) فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ! أَنَّ اللّٰهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ)) فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ يَدِي مِنْ هَيْبَتِهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى. فَقَالَ: ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ، لَلَفَحَتْكَ النَّارُ، أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)). رَوَاهُ مسلم بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ.

۱۶۰۴۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوڑے کے ساتھ اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: ''ابو مسعود! جان لیجیے''۔ لیکن میں غصے کی وجہ سے وہ آواز پہچان نہ سکا' پس جب وہ (آواز دینے والا) میرے قریب ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور فرما رہے تھے: ''ابو مسعود! جان لیجیے! اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت و اختیار رکھتا ہے جتنا تم اس غلام پر رکھتے ہو''۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کہ میں اس کے بعد کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ کی ہیبت سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔

اور ایک اور روایت میں ہے: پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے آزاد نہ کرتے تو آگ تجھے جلا ڈالتی یا آگ تمہیں ضرور چھوتی''۔ (یہ تمام روایات مسلم نے بیان کی ہیں)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٦٥٩).

غريب الحديث☆ (دنا) ''قریب ہوئے''۔ (لفحتك) ''تجھے جلا دیتی''۔

فقه الحديث☆ ❶ غلام کے ساتھ نرمی کرنے کی ترغیب۔

❷ عفو و درگزر کرنے، غصے پر قابو پانے کی ترغیب اور جس طرح اللہ اپنے بندوں سے عفو و درگزر کا معاملہ کرتا ہے بندوں کو بھی آپس میں اسی طرح کرنا چاہیے۔

❸ رسول اللہ ﷺ کے وعظ و نصیحت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا واجب ہے۔

❹ غلام کو آزاد کر دینا اسے مارنے پیٹنے کا کفارہ ہے۔

❺ رسول اللہ ﷺ کی نصیحت سے اعراض جہنم میں جانے کا باعث ہے۔

❻ صحابہ کرام کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی ہیبت کا بیان۔

١٦٠٥ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)). رَوَاهُ مسلم.

۱۶۰۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے غلام پر کسی ناکردہ جرم کی حد لگائی یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٦٥٧).

غريب الحديث☆ (حدا) ''شریعت میں مقرر سزا''۔ (لم يأته) ''اس نے کیا نہیں''۔ (لطمه) ''اس کے چہرے پر طمانچہ مارا''۔

فقه الحديث☆ ❶ غلاموں سے نرمی کرنے' ان سے اچھا سلوک کرنے اور ان سے تکلیف دور کرنے کی ترغیب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ غلاموں پر حد قائم کرنے کا جواز۔
❸ غلام کو آزاد کرنا اس پر کی گئی زیادتی کا کفارہ ہے۔

١٦٠٦۔ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلَى رُؤُوسِهِمِ الزَّيْتُ! فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيلَ: يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ. وَفِي رِوَايَةٍ: حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)) فَدَخَلَ عَلَى الأمير، فحدَّثه، فأمر بهم فخُلُّوا. رواه مسلم.

((الْأَنْبَاطُ)) الفلَّاحُونَ مِنَ الْعَجَمِ.

۱۶۰۶۔ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ملک شام میں کچھ عجمی کاشتکاروں کے پاس سے گزرے جنھیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا گیا تھا۔ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر دریافت فرمایا: یہ کیا بات ہے؟ انھیں بتایا گیا کہ انہیں خراج کی وجہ سے سزا دی جارہی ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں جزیے کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔ پس حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں''۔ پھر وہ گورنر کے پاس گئے اور اسے حدیث سنائی تو اس نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انہیں چھوڑ دیا گیا۔ (مسلم)

(الأنباط) ''عجمی کاشتکار''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦١٣).

غريب الحديث☆ (فخلوا) ''پس انہیں چھوڑ دیا گیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ لوگوں کو ناحق سزا دینا حرام ہے۔
❷ امیر' گورنر کو رعایا کی طرف سے خیر خواہی والی بات قبول کرلینی چاہیے۔
❸ رعایا کا یہ حق ہے کہ وہ امیر (حکمران) کو خیر خواہی سے اچھے مشورے دیتی رہے۔
❹ ایک مسلمان کی یہی شان ہونی چاہیے کہ ''ادھر حکم محمدی ہو ادھر گردن جھکائی ہو''۔
❺ ''خراج'' اس ٹیکس کو کہتے ہیں جو اس زمین کی پیداوار پر عائد کیا جاتا ہے جو کسی اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے قبضہ تصرف میں ہو اور مسلمانوں کی زمینوں کی پیداوار سے جو مالیہ وصول کیا جاتا ہے اسے ''عشر'' کہا جاتا ہے۔
❻ ''جزیہ'' وہ سالانہ رقم ہے جو اسلامی مملکت میں رہنے والے ذمیوں سے ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے عوض وصول کی جاتی ہے۔ مسلمان سالانہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور غیر مسلم اہل ذمہ جزیہ۔

١٦٠٧۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! لَا أَسِمُهُ إِلَّا أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ)) وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ، فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ. رواه مسلم.

۱۶۰۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو (علامت کے طور پر) داغا ہوا تھا' پس آپ نے اسے ناپسند فرمایا تو (رسول اللہ ﷺ نے یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اللہ کی قسم! میں اسے اس کے چہرے سے سب سے زیادہ دور والے حصے کو داغوں گا'' اور پھر انھوں نے اپنے گدھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((الجَاعِرَتَانِ)): نَاحِيَتَا الوَرِكَيْنِ حَوْلَ الدُّبُرِ.

کے بارے میں حکم دیا تو اس کے دونوں سرینوں کے کناروں پہ داغا گیا۔ پس یہ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے سرینوں کے کناروں کو داغا۔ (مسلم)

(الجاعرتان) ''مقعد کے اردگرد سرینوں کے ابھرے ہوئے کنارے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۱۱۸).

غريب الحديث☆ (موسوم الوجه) ''چہرے کو علامت کے طور پر داغا ہوا تھا''۔

فقه الحديث☆ ❶ حیوان کے چہرے کو داغنا منع ہے جبکہ چہرے کے علاوہ کسی اور حصے کو بطور علامت داغنا جائز ہے۔

❷ اگر کوئی خلاف شرع کام ہوتا ہوا نظر آئے تو اس کی تردید کرنی چاہیے۔

❸ ((والله! لا اسمه إلا أقصى بشيء من الوجه)) یہ قول اللہ کے نبی کا ہے یا ابن عباس کا؟ اس میں اختلاف ہے۔ قاضی عیاض کے نزدیک یہ قول ابن عباس کا ہے۔ واللہ اعلم!

١٦٠٨ - وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ)) رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الوَجْهِ، وَعَنِ الوَسْمِ فِي الوَجْهِ.

۱۶۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ایک گدھے کے پاس سے گزر ہوا' جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے جس نے اسے داغا ہے''۔ (مسلم)

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۱۱۷)، والرواية الثانية عنده (۲۱۱٦).

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص کسی جانور کے چہرے کو داغے اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔

❷ چہرے کو داغنا کبیرہ گناہ ہے' اس لیے کہ داغنے والا لعنت کا مستحق ہے۔

❸ تمام حیوانات کو اور انسانوں کو ان کے چہروں پر مارنا منع ہے۔

❹ حیوانات کے ساتھ نرمی اور شفقت کرنے کا حکم۔

٢٨٣ - بَابُ تَحْرِيمِ التَّعْذِيبِ بِالنَّارِ فِي كُلِّ حَيَوَانٍ حَتَّى النَّمْلَةِ وَنَحْوِهَا

۲۸۳۔ باب: تمام حیوانات حتیٰ کہ چیونٹی وغیرہ کو بھی آگ میں سزا دینا حرام ہے

١٦٠٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: ((إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا)) لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا ((فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

۱۶۰۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا: ''اگر تم فلاں فلاں شخص کو پاؤ'' آپ نے قریش کے دو آدمیوں کا نام لیا'' تو انہیں آگ میں جلا دو''۔ پھر جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)) رواه البخاري.

میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخص کو جلا دینا لیکن (اب نہ جلانا' اس لیے کہ) آگ کا عذاب تو صرف اللہ ہی دے گا' پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٤٩ - فتح).

فقه الحديث☆ ❶ دنیا میں کسی کو آگ کی سزا دینا یا جلانا حرام ہے۔

❷ کسی چیز کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے کے بعد اس سے رجوع کرنا جائز ہے۔

❸ کسی فیصلے کے وقت رفع التباس کے لیے دلیل ذکر کرنا مستحب ہے۔

❹ ''پسو'' یا ''جوں'' وغیرہ کو بھی آگ سے جلانا مکروہ ہے۔

❺ سنت، سنت کو منسوخ کر سکتی ہے۔

❻ اقامت حدود میں نیابت جائز ہے۔

❼ وقت گزرنے سے سزا موقوف نہیں ہوتی۔

❽ حکم کی تعمیل سے پہلے حکم کو منسوخ کرنا جائز ہے۔

❾ آگ کا عذاب دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

١٦١٠ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تُعَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا)) وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: ((مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟)) قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

قَوْلُهُ: ((قَرْيَةُ نَمْلٍ)) مَعْنَاهُ: مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ.

۱۶۱۰۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' پس آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے' ہم نے (چڑیا کی طرح کا) ایک چھوٹا سا سرخ پرندہ دیکھا' اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا تو وہ پرندہ پر پھیلائے ان پر چکر لگانے لگا۔ اتنے میں نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے تو آپ نے پوچھا: ''اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے بے چینی سے دوچار کیا ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو''۔ اور آپ نے چیونٹیوں کی ایک بستی (گھر' بل) دیکھی جسے ہم نے جلا دیا تھا' آپ نے پوچھا: ''اسے کس نے جلایا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ نے فرمایا: ''آگ کا عذاب تو صرف آگ کا رب (مالک) ہی دے سکتا ہے''۔ (ابوداود۔ اس کی سند صحیح ہے)

(قرية نمل) اس کا معنی ہے چیونٹیوں کی ایسی جگہ جہاں وہ موجود ہوں۔

توثيق الحديث☆ صحيح - أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (٣٨٢)، وأبو داود (٢٦٧٥).

غريب الحديث☆ (الحمرة) چڑیا کی طرح چھوٹا سا سرخ پرندہ۔ (تعرش) ''پرندہ پروں کو پھیلائے بے چینی کے ساتھ چکر لگانے لگا''۔ (فجع) ''بے چین کیا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ رفع حاجت کے وقت لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہونا چاہیے۔
❷ حیوانات کے ساتھ نرمی اور شفقت کرنے کی ترغیب۔
❸ ماں اپنے بچوں کی وجہ سے پریشان ہوتی ہے۔
❹ حیوانات، حشرات اور ہر ذی روح کو جلانا حرام ہے۔
❺ آگ کا عذاب دینا صرف رب العالمین کے اختیار میں ہے۔

٢٨٤۔ بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ بِحَقٍّ طَلَبَهُ صَاحِبُهُ

۲۸۴۔ باب: قدرت کے باوجود صاحب حق کے مطالبے پر حق ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ [النساء : ٥٨]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ﴾ [البقرة : ٢٨٣].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کو دے دو''۔
نیز فرمایا: ''پس اگر بعض تمہارا بعض پر اعتبار کرے تو چاہیے کہ جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے وہ امانت واپس کر دے''۔

شرح الآيات☆ اللہ تعالیٰ نے امانتوں کی ادائیگی کے بارے میں عمومی طور پر حکم فرمایا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کو ادا کردو' اس سے مراد وہ تمام امانتیں ہیں جو انسان پر واجب ہیں اور یہ وہ حقوق ہیں جن کی ادائیگی کا حکم ہے خواہ وہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد۔ ان کی ادائیگی دنیا ہی میں کر دینی چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کا بدلہ دلوائے گا حتیٰ کہ سینگوں والی بکری نے سینگوں کے بغیر بکری سے جو زیادتی کی ہوگی اس کا بھی بدلہ دلایا جائے گا۔ دوسری آیت میں فرمایا کہ اگر تمہارا آپس میں اتنا اعتماد ہے کہ گواہ اور گروی کی ضرورت نہیں تو پھر جس شخص کے پاس امانت رکھی جائے اسے چاہیے کہ اس امانت کو ادا کردے' ٹال مٹول سے کام نہ لے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرنے میں طاقت ہونے کے باوجود ٹال مٹول کرنا حرام ہے اور یہ بھی ادائے امانت کے حکم کے منافی ہے۔

١٦١١۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ)). متفقٌ عليه.
معْنَى ((أُتْبِعَ)): أُحِيلَ.

۱۶۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب مال شخص کا (ادائیگی قرض کے وقت) ٹال مٹول کرنا حرام ہے اور جب تم میں سے کسی شخص کو (قرض کی وصولی کے لیے) کسی مالدار آدمی کے سپرد کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اس (مالدار) کے پیچھے لگ جائے (اور اپنے قرض کا مطالبہ کرے)''۔ (متفق علیہ)
(أتبع) ''سپرد یا حوالے کیا جائے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٤٦٤ ـ فتح)، ومسلم (١٥٦٤).

غريب الحديث☆ (المطل) ''قدرت کے باوجود حق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا''۔ (ملیء) ''غنی، مالدار ادائیگی حق پر قادر''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ لوگوں کے درمیان معاملات اچھے انداز میں کرنے چاہییں۔
❷ جب انسان میں قرض کی ادائیگی کی قدرت ہو اور قرض خواہ کی طرف سے مطالبہ بھی ہو تو پھر اس شخص کی طرف سے ٹال مٹول کرنا حرام ہے۔
❸ اگر کوئی مقروض تنگ دست ہو تو اس کے کشائش دست ہونے تک اسے قید کرنا یا اس سے مطالبہ کرنا درست نہیں۔
❹ اگر کوئی شخص قدرت ہونے کے باوجود قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا ہے تو اسے قرض کی ادائیگی کے لیے ہر طریقے سے آمادہ کرنا چاہیے۔ اگر نہ دے تو پھر زبردستی لینا بھی جائز ہے۔
❺ اسلام چاہتا ہے کہ لوگ آپس میں امن و آشتی سے رہیں، تمام معاملات خوش اسلوبی سے طے کریں، اسی لیے ٹال مٹول کرنے کو حرام قرار دیا ہے تاکہ اس وجہ سے مسلمانوں کے درمیان کوئی ناراضی پیدا نہ ہو۔
❻ قرض کی ادائیگی کے معاملے میں اگر کوئی دوسرا شخص ہامی بھر لے اور ضمانت دے دے تو اسے قبول کر لینا چاہیے۔

٢٨٥۔ بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدِ الْإِنْسَانِ فِي هِبَةٍ لَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَى الْمَوْهُوبِ لَهُ وَفِي هِبَةٍ وَهَبَهَا لِوَلَدِهِ وَسَلَّمَهَا أَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا، وَكَرَاهَةِ شِرَائِهِ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ مِنَ الَّذِي تَصَدَّقَ عَلَيْهِ، أَوْ أَخْرَجَهُ عَنْ زَكَاةٍ، أَوْ كَفَّارَةٍ وَنَحْوِهَا، وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِ مِنْ شَخْصٍ آخَرَ قَدِ انْتَقَلَ إِلَيْهِ

۲۸۵۔ باب: ہبہ واپس لینے کی کراہت، سوائے اس ہبہ کے جو ابھی موہوب لہ (جسے ہبہ کیا جائے) کے سپرد ہی نہ کیا ہو اور وہ ہبہ جو اپنی اولاد کو کیا ہو اور خواہ وہ سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو، اس شخص سے وہ چیز خریدنے کی کراہت جو اس پر صدقہ کی ہو یا اسے بطور زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ کے ادا کیا ہو، لیکن کسی دوسرے شخص سے اسے خریدنے میں کوئی حرج نہیں جس کی طرف وہ چیز منتقل ہو گئی ہو

١٦١٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ)). متفقٌ عليه.
وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ، ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ)).
وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ)).

۱۶۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے ہبے کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے''۔ (متفق علیہ)
اور ایک اور روایت میں ہے: ''اس شخص کی مثال جو اپنے صدقے کی طرف لوٹتا (یعنی اسے واپس لیتا) ہے اس کتے کی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کی طرف لوٹتا اور اسے کھاتا ہے''۔
اور ایک اور روایت میں ہے: ''اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی قے کی طرف لوٹنے والے کی طرح ہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ٢٣٤ ـ ٢٣٥ ـ فتح)، ومسلم (١٦٢٢) (٨)، الرواية الثانية عند البخاري (٥/ ٢١٦ ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح)، ومسلم (١٦٢٢)، والثالثة عند البخاري (٥/ ٢٣٤ ـ فتح)، ومسلم (١٦٢٢) (٧).

فقه الحديث☆ ❶ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے ہبے یا اپنے صدقے کو واپس لے۔ حدیث ظاہری طور پر تو اس کی تحریم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو تشبیہ دی گئی ہے وہ انتہائی سخت ہے کہ ہبہ اور صدقہ واپس لینے والے کو کتے سے تشبیہ دی ہے اور جو چیز واپس لی ہے اسے قے سے تشبیہ دی ہے۔

یہ مثال انتہائی سخت ہے' اس سے ہبہ اور صدقہ واپس لینے کی قباحت واضح ہوتی ہے۔

❷ مسلمان کو بری صفات سے متصف نہیں ہونا چاہیے اور پھر ایسی بری صفت جسے انتہائی نجس جانور سے اور اس کی انتہائی قبیح حالت سے تشبیہ دی گئی۔

❸ زجر وتوبیخ اور ڈانٹ ڈپٹ تحریم کے مسئلے میں صیغہ نہی سے بھی زیادہ شدید ہے۔

❹ جس ہبہ کو واپس لینے سے منع کیا گیا ہے وہ ہبہ ہے جو اولاد کے علاوہ کسی اور کو کیا جائے' البتہ اولاد کو ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس لینا احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے' کہ انہیں ان کے باپ نے باقی اولاد کے علاوہ خصوصی طور پر کوئی چیز ہبہ کی تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو یہ چیز عطا کی ہے؟'' انھوں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرو''۔

١٦١٣ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ)). متفقٌ عليه.

قوله: ((حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) مَعْنَاهُ: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى بَعْضِ الْمُجَاهِدِينَ.

۱۶۱۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی مجاہد کو ایک گھوڑا بطور صدقہ دے دیا لیکن جس شخص کے پاس یہ گھوڑا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (یعنی اس کی صحیح دیکھ بھال نہ کی) تو میں نے اسے خریدنا چاہا اور میرا خیال تھا کہ وہ اسے معمولی قیمت پر فروخت کر دے گا۔ پس میں نے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے دے' اس لیے کہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کی طرف لوٹے (یعنی اسے چاٹ لے)''۔ (متفق علیہ)

(حملت على فرس في سبيل الله) اس کا معنی ہے کہ میں نے کسی مجاہد کو ایک گھوڑا بطور صدقہ دیا۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ٣٥٣ ـ فتح)، ومسلم (١٦٢٠).

غريب الحديث☆ (أضاعه) ''اسے ضائع کر دیا'' یعنی اس کی صحیح دیکھ بھال نہ کی اور اس کی خوراک کا صحیح انتظام نہ کیا۔

فقه الحديث☆ ❶ جس شخص کو کوئی چیز ہبہ کر دی جائے تو وہ اس کا مالک ہوتا ہے' وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کرے۔

❷ ہبہ کی ہوئی چیز ہبہ کرنے والے کو اور صدقہ کی ہوئی چیز صدقہ کرنے والے کو بیچنا حرام ہے۔

❸ صدقہ واپس لینا بھی حرام ہے۔

❹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کو گھوڑا دینے اور اس کی ہر لحاظ سے اعانت کرنے کی فضیلت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۶۔ بَابُ تَأْكِيْدِ تَحْرِيْمِ مَالِ الْيَتِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ [النساء: ١٠]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ﴾ [الأنعام: ١٥٢]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ [البقرة: ٢٢٠].

١٦١٤۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ)). متفق عليه.

((الْمُوْبِقَاتُ)) الْمُهْلِكَاتُ.

۲۸۶۔ باب: یتیم کے مال کی حرمت کی تاکید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ناجائز طریقے سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں تو وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈال رہے ہیں اور عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے''۔

نیز فرمایا: ''مال یتیم کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو''۔

اور فرمایا: ''یہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں' ان سے فرما دیجیے ان کی اصلاح کرنی بہتر ہے اور اگر تم ان کو خرچ میں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے ہی بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون؟''

۱۶۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو''۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ سات مہلک چیزیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، ناحق کسی جان کو قتل کرنا' جسے اللہ نے قتل کرنا حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، کافروں کے ساتھ معرکے کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور بھولی بھالی، پاک دامن' ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ٣٩٣ ـ فتح)، ومسلم (٨٩).

غريب الحديث☆ **(الموبقة)** ''مہلک''۔ **(المحصنات)** ''پاک دامن آزاد عورتیں''۔ **(الغافلات)** ''بھولی بھالی، فواحش سے بے خبر اور لاتعلق''۔ **(التولي يوم الزحف)** ''جب کفار سے گھمسان کا رن پڑے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا''۔

فقه الحديث☆ ❶ کبیرہ گناہ کی تعریف میں اہل علم میں اختلاف ہے لیکن سب سے احسن تعریف یہ ہے کہ ہر وہ گناہ جس پر کتاب و سنت یا اجماع امت سے یہ اطلاق ہوا ہو کہ یہ گناہ کبیرہ ہے یا بڑا ہے یا اس کے بارے میں سخت سزا کا ذکر ہو یا اس پر کوئی حد مقرر ہو یا اس کی شدید تردید کی گئی ہو۔

❷ اس حدیث میں سات کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے جبکہ اس کے علاوہ بھی بہت سے گناہ کبیرہ ہیں لیکن اس حدیث میں جو مذکور ہیں وہ اکبر الکبائر ہیں۔

❸ مومنوں کی خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور انہیں قبائح و شرور سے دور رہنے کے لیے کہا گیا ہے۔

❹ اللہ تعالیٰ کے ہاں گناہ کے لحاظ سے گناہ گاروں کے مختلف درجے ہیں۔

❺ لفظ زجر اور کسی چیز سے اجتناب کے لیے امر تحریم کے لحاظ سے انہی سے بھی زیادہ شدید ہے۔

❻ معاشرے میں ان برائیوں اور مہلکات کا پھیل جانا، ضلال و انحراف اور اختلاف کا باعث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۷۔ بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الرِّبَا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا﴾ [البقرة: ۲۷۵ – ۲۷۸].

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ، مَشْهُوْرَةٌ، مِنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

۲۸۷۔ باب: حرمت سود کی شدت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ (روز قیامت) اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے چھو کر بے حواس کر دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا کہ سود تو کاروبار ہی کی طرح ہے' حالانکہ اللہ نے کاروبار کو تو حلال کیا ہے اور سود کو حرام (پھر دونوں کیسے ایک ہو سکتے ہیں؟) پس جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ (سودخوری سے) باز آ گیا تو اس کے لیے (معاف) ہے جو (وہ زمانہ جاہلیت میں) پہلے لے چکا او راس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو (اس حکم کے باوجود) دوبارہ سودی معاملہ کرے گا تو یہی لوگ ہیں دوزخ والے' جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقوں کو بڑھاتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو او ر پچھلا سود چھوڑ دو اگر تم مومن ہو''۔

اس سے متعلق ''صحیح'' میں بکثرت احادیث ہیں اور مشہور ہیں' انہی میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

١٦١٥ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ)). رواه مسلم.

زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ: ((وَشَاهِدَيْهِ، وَكَاتِبَهُ)).

۱۶۱۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے''۔ (مسلم)

ترمذی وغیرہ نے یہ زیادہ روایت کیا ہے: ''اور سودی لین دین کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر (بھی لعنت فرمائی)''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٥٩٨)، والزيادة عند أبي داود (٣٣٣٣)، والترمذی (١٢٠٦).

غريب الحديث☆ (آكل الربا) ''سود لینے والا'' اگرچہ اس نے کھایا نہ ہو۔ (موكله) ''سود دینے والا' سود کھلانے والا''۔

فقه الحديث☆ ❶ سودی کاروبار کرنے والوں کی تحریر لکھنا یا ان کا اکاؤنٹ (منشی) بننا حرام ہے۔

❷ سودی کاروبار کرنے والوں کا گواہ بننا حرام ہے۔

❸ باطل، گناہ اور زیادتی پر کسی کی مدد کرنا حرام ہے۔

❹ حرمت سود کی شدت کا بیان کہ اس کے کاتب اور گواہوں پر بھی لعنت ہے' باوجود اس کے کہ وہ سود کی مد سے کچھ بھی نہیں لیتے' لیکن جو لوگ سود لیتے اور دیتے ہیں ان کا عذاب تو نہایت سخت اور شدید ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۸۔ بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

۲۸۸۔ باب: ریا کاری کی حرمت

''ریاء'' ''رؤیة'' سے مشتق ہے' ریا کار لوگوں کو دکھانے کے لیے کام کرتا ہے اور وہ ان کے ہاں کوئی مقام و مرتبہ چاہتا ہے یعنی' وہ اپنے عمل کی جزا دنیا ہی میں چاہتا ہے اور وہ اپنے عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے اور دار آخرت کے علاوہ دنیا میں بدلہ چاہتا ہے۔ پس ریا ایک دھوکا ہے جو ریا کار کے سیاہ چہرے، نفس لئیم اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے خالی دل پر ایک پردہ ہے اور یہ ایک سنہری اور چمکدار پردہ ہے جو اپنے اندر مخفی چیزوں کو چھپا دیتا ہے اور یہ اس قدر مخفی ہے کہ ہر آدمی اس سے مطلع اور باخبر نہیں ہوسکتا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ [البينة : ٥]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ﴾ [البقرة : ٢٦٤]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ [النساء : ١٤٢].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اس کے لیے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف یکسو ہوکر''۔

نیز فرمایا: ''اپنے صدقے احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع مت کرو' اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لیے خرچ کرتا ہے''۔

اور فرمایا: ''وہ لوگوں کے سامنے دکھلاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں''۔

١٦١٦ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ)). رواه مسلم.

۱۶۱۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمام شریک ٹھہرانے والوں کے شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں' جو کوئی ایسا عمل کرے کہ اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٩٨٥).

غريب الحديث☆ (أشرك فيه معي غيرى) ''اس نے اس عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا'' یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو دکھانے اور سنانے کے لیے عمل کیا۔ (تركته و شركه) ''میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں'' یعنی میں اس کے اجر کو ضائع کر دیتا ہوں اور اسے اس کے ثواب سے محروم رکھتا ہوں۔

فقه الحديث☆ ❶ ریا شرک کی ایک قسم ہے' رسول اللہ ﷺ نے اسے شرک اصغر، شرک سرائر اور شرک خفی قرار دیا ہے۔

❷ ریا عمل اور اجر دونوں کو ضائع کر دیتی ہے۔

❸ اسلام توحید' اخلاص اور اتباع کا دین ہے' یہ کسی طرح کا شریک قبول نہیں کرتا خواہ اس کا رنگ و شکل کیسی ہی کیوں نہ ہو۔

❹ ریا کار اپنے عمل میں ریا کی وجہ سے گناہ اور عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

❺ بندے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا اعتراف و اقرار کریں گے خواہ انھوں نے دنیا میں ان کا انکار کیا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❻ اللہ تعالیٰ بندوں کے سینوں کے بھید بھی جانتا ہے' وہ دلوں میں پوشیدہ ہر خیر و شر کو جانتا ہے۔

۱٦۱۷۔ وعنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ: ((إنَّ أوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يومَ القيامةِ عليهِ رَجُلٌ استُشْهِدَ، فأُتيَ بهِ، فعرَّفَهُ نعمتَهُ، فعرَفها، قالَ: فما عمِلْتَ فيها؟ قالَ: قاتلْتُ فيكَ حتَّى استُشهِدْتُ. قالَ: كذبْتَ، وَ لكنَّكَ قاتلْتَ لِأَنْ يُقالَ: جريءٌ، فقدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بهِ، فسُحِبَ على وجهِهِ حتَّى أُلقِيَ في النَّارِ. ورجُلٌ تعلَّمَ العِلمَ وعلَّمَهُ، وقرأَ القرآنَ، فأُتيَ بهِ، فعرَّفَهُ نعمَهُ فعرَفها. قالَ: فما عمِلْتَ فيها؟ قالَ: تعلَّمْتُ العِلمَ وعلَّمتُهُ، وقرأْتُ فيكَ القرآنَ، قالَ: كذبْتَ، ولكنَّكَ تعلَّمْتَ ليُقالَ: عالمٌ وقرأْتَ القرآنَ ليُقالَ: هو قارئٌ، فقدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بهِ، فسُحِبَ على وجهِهِ حتَّى أُلقِيَ في النَّارِ. ورجُلٌ وسَّعَ اللهُ عليهِ، وأعطاهُ مِنْ أصنافِ المالِ، فأُتيَ بهِ فعرَّفَهُ نعمَهُ، فعرَفها. قالَ: فما عمِلْتَ فيها؟ قالَ: ما تركْتُ مِنْ سبيلٍ تُحِبُّ أنْ يُنفَقَ فيها إلَّا أنفقْتُ فيها لكَ. قالَ: كذبْتَ، ولكنَّكَ فعلْتَ ليُقالَ: هو جوادٌ! فقدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بهِ فسُحِبَ على وجهِهِ ثُمَّ أُلقِيَ في النَّارِ)) .رواه مسلم.

((جريءٌ)) بفتحِ الجيمِ وكسرِ الرَّاءِ وبالمدِّ، أي: شجاعٌ حاذقٌ.

۱٦۱۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک قیامت والے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا (ان میں سے) ایک وہ آدمی ہوگا جسے شہید کر دیا گیا تھا' پس اسے اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا' وہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا تو وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے انہیں کیسے استعمال کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا البتہ تو تو اس لیے لڑا تھا کہ تجھے جری اور بہادر کہا جائے۔ پس وہ تو (دنیا میں) کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن مجید پڑھا' پس اسے (اللہ کے حضور) پیش کیا جائے گا تو وہ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا تو وہ انہیں پہچان لے گا' پھر اللہ فرمائے گا: تو نے ان کا استعمال کیسے کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا اور میں نے تیری رضا کے لیے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا) تو نے تو اس لیے علم حاصل کیا تھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے گا اور تو نے قرآن مجید اس لیے پڑھا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ وہ بڑا قاری ہے' پس وہ تو (دنیا میں) کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک اور آدمی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے کشائش عطا فرمائی اور اسے مختلف قسم کا مال عطا کیا تھا' پس (اسے اللہ کے حضور) پیش کیا جائے گا تو اللہ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا' پس وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا کہ تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی کہ تو پسند کرتا ہو کہ اس راہ میں خرچ کیا جائے مگر میں نے تیری رضا کی خاطر وہاں ضرور خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے تو یہ اس لیے کیا تھا کہ کہا جائے کہ وہ بڑا سخی ہے' پس وہ تو (دنیا میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔ (مسلم)

(جریء) جیم پر زبر، راء کے نیچے زیر اور مد "شجاع، بہادر"۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۱۹۰۵).

غریب الحدیث☆ (یقضی یوم القیامة علیه) "قیامت والے دن اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا"۔ (عرّفه نعمته) "اسے اپنی نعمتوں کی پہچان اور اقرار کرائے گا"۔ (سحب) "گھسیٹا جائے گا"۔ (جواد) "بہت سخی ہر کسی کی ہر ضرورت پوری کرنے والا"۔

فقه الحدیث☆ ❶ ریاکار صرف دنیا میں بدلہ چاہتے ہیں اور وہ اس طرح کہ لوگ ان کی مدح وتعریف کریں اور وہ قیامت والے دن صرف عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔

❷ ریاکاروں کی تذلیل و توہین کے لیے انہیں اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

❸ عمل میں ریا کی حرمت کی شدت کا بیان کہ اس پر سزا بھی بہت سخت ہے۔

❹ تمام اعمال میں اخلاص واجب ہے۔

❺ ریا بندے میں اس طرح گردش کرتی ہے جس طرح خون گردش کرتا ہے تاکہ انسان کے تمام اعمال کو باطل اور ضائع کر دے۔

❻ معلوم ہونا چاہیے کہ ریا کی اصل حب جاہ ہے اور جاہ سے مراد لوگوں کے دلوں میں مقام پیدا کرنا ہے' خواہ یہ مقام علم کے لحاظ سے ہو یا عبادت کے لحاظ سے یا نسب و قوت کے لحاظ سے یا کسی اور سبب سے۔ اب جس شخص کا مطمح نظر یہ ہو کہ لوگوں کے دلوں میں مقام پیدا ہو جائے تو وہ پھر ہر کام اسی مقصد کے تحت کرتا ہے اور وہ اپنی اصل حالت لوگوں پر ظاہر نہیں کرتا اور یہ نفاق کا بیج ہے اور فساد کی اصل یعنی بنیاد اور جڑ ہے اور یہ اس قدر پوشیدہ امر ہے کہ ہر کوئی اس کیفیت کو نہیں بھانپ سکتا۔ ریاکار کے تین مقاصد ہوتے ہیں:۔

(اول) حمد و تعریف کی لذت کا حصول۔

(دوم) مذمت سے فرار۔

(سوم) اور لوگوں کی چیزوں پر نظر رکھنا اور حصول کا طمع کرنا۔

اس کی وضاحت حدیث سے ہوتی ہے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ کوئی آدمی حمیت کی خاطر جہاد کرتا ہے' کوئی شجاعت کی خاطر اور کوئی ریا کی خاطر' پس اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو اس لیے جہاد کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے"۔ (متفق علیہ)

اس میں شجاعت سے مراد تعریف کا مقصود ہے' حمیت سے مذمت سے فرار اور ریا سے مراد لوگوں کو اپنا مقام و مرتبہ بتانا مقصود ہے اور لوگوں سے داد وصول کرنا مقصود ہے۔

❼ ریا کی مختلف قسمیں ہیں:۔

① علم میں ریا: اپنی علمیت ظاہر کرنا کہ لوگ کہیں بڑا عالم ہے' ایسی سوچ و فکر کے حامل عالم کے لیے آگ ہے۔

② جہادی میدانوں میں ریا یعنی اپنی بہادری و شجاعت ظاہر کرنا تاکہ لوگ کہیں کہ یہ بہت بڑا مجاہد ہے۔

③ مال و دولت کے ذریعے ریا: یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرنا۔ اس میں بھی تعریف اور شہرت ہی مقصود ہوتی ہے کہ لوگ کہیں فلاں شخص بڑا سخی ہے۔

④ بدنی ریا: بعض لوگ اپنے جسم کے دبلے پن اور پیلے رنگ کے ذریعے ریا کرتے ہیں اور اسے ولایت کی علامت ظاہر کرتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کہیں فلاں شخص تو بڑا بزرگ ہے کہ وہ تو کئی کئی روز کھانا ہی نہیں کھاتا' وہ اللہ کا بڑا مقرب ہے۔ اسی طرح بال بکھیر کر بھی مستغرق فی الدین ہونے کا اظہار کیا جاتا ہے اور بعض "چپ" کا روزہ رکھ لیتے ہیں' بات نہیں کرتے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ یہ بھی اللہ کے بہت مقرب ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں فرمایا: "جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوش نما معلوم ہوں' یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر اپنا کان لگا لیں گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئیں"۔ (المنافقون: ۴)

⑤ لباس کے ذریعے ریا: بعض لوگ موٹا لباس پہنتے ہیں تاکہ ان کے زہد کا اظہار ہو' بعض جبے وغیرہ پہنتے ہیں تاکہ ان کی علمیت کا اظہار ہو اور بعض دنیا دار بڑے قیمتی قسم کے لباس پہنتے ہیں تاکہ ان کی امیری ظاہر ہو۔

⑥ ریا بالقول: بعض لوگ بڑی بڑی کتابیں اور اقوال و اخبار اور آثار یاد کر لیتے ہیں تاکہ وہ مجلس میں بات کر کے اپنی دھاک بٹھا سکیں۔ بعض لوگ خوف و حزن ظاہر کرنے کے لیے بڑی پر سوز آواز سے تلاوت کرتے ہیں۔ (اللہ اعلم!)

اور اہل دنیا اشعار و امثال یاد کر کے اور بڑے پر تکلف انداز میں بات کر کے اس ریا کا اظہار کرتے ہیں۔

⑦ عمل کے ذریعے ریا: دین دار لوگ لمبے لمبے قیام رکوع اور سجدے اور کثرت نوافل اور اذکار کے ذریعے اس مقصد کو حاصل کرتے ہیں جبکہ دنیا دار قیمتی لباس' اعلیٰ مکان اور مغرورانہ اور نزاکت والی چال وغیرہ کے ذریعے اس کا اظہار کرتے ہیں۔

⑧ ریا بالاصحاب والزوار: بعض لوگ اپنا علمی مقام بڑھانے اور اسے ظاہر کرنے کے لیے بڑے بڑے علماء کو اپنے ہاں دعوت دیتے ہیں کہ وہ تشریف لائیں' تاکہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کے پاس تو بہت سے علماء تشریف لاتے ہیں اور دیگر لوگ بھی بہت آتے ہیں اور بعض اپنے شیوخ کی تعداد میں اضافہ ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ میں نے اتنے شیوخ کی زیارت کی' ان سے فیض حاصل کیا وغیرہ وغیرہ۔

پس یہ وہ مختلف پہلو ہیں جن میں لوگ ریا کاری کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ریا کاری بہت بڑا فتنہ ہے جو انسان کے تمام اعمال کو برباد کر دیتا ہے۔ شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ انسان کو نیک عمل نہ کرنے دے' اگر وہ اس کوشش میں ناکام ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس شخص کے کیے ہوئے نیک عمل کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان بربادیٔ اعمال کے اسباب میں سے ریا کاری بہت بڑا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ ریا کاری سے محفوظ رکھے اور اخلاص کی دولت سے نوازے۔ آمین!

١٦١٨۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا قَالُوا لَهُ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سَلَاطِينِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. رواه البخاري.

۱۶۱۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے انہیں کہا کہ جب ہم اپنے حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو ہم ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں کے خلاف ہوتی ہیں جو ہم ان کی عدم موجودگی میں کرتے ہیں (اس کیفیت کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں اسے نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۴۱) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦١٩۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ)). متفق عليه.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۶۱۹۔ حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ (قیامت والے دن) اسے رسوا کر دے گا اور جو شخص لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لیے نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چھپے ہوئے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا"۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنهما.

((سَمَّعَ)) بِتَشْدِيدِ الْمِيمِ، وَمَعْنَاهُ: أَظْهَرَ عَمَلَهُ لِلنَّاسِ رِيَاءً ((سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ)) أَيْ: فَضَحَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَعْنَى: ((مَنْ رَاءَى)) أَيْ: مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمْ. ((رَاءَى اللّٰهُ بِهِ)) أَيْ: أَظْهَرَ سَرِيرَتَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ.

اسے مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔

(سمع) میم کی شد کے ساتھ' اس کے معنی ہیں'' وہ شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے عمل کو ظاہر کرتا ہے''۔ (سمع الله به)''اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رسوا کرے گا''۔ (من راءى)''جو شخص اپنا نیک عمل لوگوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے تاکہ وہ ان کی نظروں میں بڑا ہوجائے''۔ (راءى الله به)''اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ عیبوں کو تمام مخلوق کے سامنے ظاہر کردے گا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٣٣٦ ـ فتح)، ومسلم (٢٩٨٧)، وحديث ابن عباس رضي الله عنهما عند مسلم (٢٩٨٦).

فقه الحديث ☆ ❶ عمل صالح کو چھپانا مستحب ہے۔

❷ جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ ایسے شخص کو دنیا میں اس کے اس دکھلاوے کے عمل کی جزا دے دیتا ہے کہ اس کا چرچا اور مشہوری ہوجاتی ہے اور آخرت میں صرف دردناک عذاب اس کا مقدر بنتا ہے۔

❸ جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا اور یہ عدم اخلاص کی جزا ہے۔

١٦٢٠ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَعْنِي: رِيحَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

وَالْأَحَادِيثُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ.

۱۶۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' جو شخص اس علم کو جس کے ذریعے سے اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے' اس لیے سیکھتا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کا مال و متاع حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت والے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا''۔ (عرف) کے معنی ہیں خوشبو۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

اور اس باب میں بہت سی احادیث ہیں اور وہ مشہور ہیں۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٦٦٤)، وابن ماجه (٢٥٢)، وأحمد (٢/ ٣٣٨).

اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے' اس لیے کہ فلیح بن سلیمان صدوق اور ''سيء الحفظ'' ہے لیکن ابو سلیمان خزاعی نے جامع بیان العلم (۱/۱۹۰) میں اس کی متابعت کی ہے اور ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ (واللہ اعلم!)

غريب الحديث☆ (يبتغى) '' حاصل کی جاتی ہے''۔ (العرض)''متاع دنیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے علم حاصل کرنا چاہیے۔

❷ ریا کار قیامت والے دن عذاب میں مبتلا ہوگا اور وہ دخول جنت سے محروم رہے گا۔

٢٨٩ـ بَابُ مَا يُتَوَهَّمُ أَنَّهُ رِيَاءٌ وَلَيْسَ

۲۸۹۔ باب: ایسی چیزیں جن کے بارے میں ریا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ رِيَاءٌ
وہم ہوتا ہے حالانکہ وہ ریا نہیں ہوتیں

١٦٢١ـ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)). رواه مسلم.

۱۶۲۱۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ اس آدمی کے بارے میں بتائیں جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں (کیا یہ ریاکاری تو نہیں)؟ آپ نے فرمایا: ''یہ تو مومن کے لیے فوری انعام اور بشارت ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٤٢).

غريب الحديث☆ (أرأيت) ''آپ بتائیں''۔

فقه الحديث ☆ ❶ اگر کوئی شخص اخلاص کے ساتھ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں تو یہ ریاکاری نہیں۔

❷ اگر کوئی شخص اخلاص کے ساتھ عمل کرتا ہے تو اللہ اسے دنیا و آخرت میں جزا عطا فرماتا ہے' دنیا میں لوگ اسے ذکر خیر سے یاد کرتے ہیں اور آخرت میں اللہ جنت عطا فرمائے گا۔

❸ لوگوں کا ایسے شخص سے محبت کرنا اور ذکر خیر سے اسے یاد کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ ایسے شخص سے محبت کرتا ہے' اسی لیے لوگ اس سے محبت کرتے اور اس کی بات قبول کرتے ہیں۔

❹ لوگوں سے اپنی تعریف کی امید رکھنا مذموم ہے۔

❺ اگر کار خیر پر لوگ کسی شخص کی تعریف کریں تو اسے اللہ کی طرف سے پیشگی خوشخبری سمجھنا چاہیے' یہ وہ شہادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ بندوں کے منہ سے نکلوا رہا ہے اور فرشتے لکھ رہے ہیں اور یہ گواہی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس عمل کی قبولیت کی دلیل ہے۔

٢٩٠ـ بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ وَالْأَمْرَدِ الْحَسَنِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ
۲۹۰۔ باب: اجنبی عورت اور بے ریش خوبصورت لڑکے کی طرف کسی شرعی ضرورت کے بغیر دیکھنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ [النور : ٣٠] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [الإسراء : ٣٦]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ [غافر : ١٩]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر : ١٤].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ مومن مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں''۔

نیز فرمایا: ''بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں باز پرس ہوگی''۔

اور فرمایا: ''وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں میں چھپی باتوں کو جانتا ہے''۔

نیز فرمایا: ''یقیناً تیرا رب گھات میں ہے (ہر ایک عمل کو دیکھ رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے)''۔

١٦٢٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَى مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ)).

متفقٌ عليه. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَرِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ مُخْتَصَرَةٌ.

١٦٢٢۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کے لیے اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے' وہ یقینا اسے پانے والا ہے' آنکھوں کا زنا (غیر محرم کی طرف) دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (حرام آواز کا) سننا ہے' زبان کا زنا (ناجائز) کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (ناجائز) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (ناجائز کام کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت مختصر ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٢٦ ـ فتح)، ومسلم (٢٦٥٧) (٢١).

غريب الحديث☆ (كتب) ''لکھ دیا گیا ہے' مقدر کر دیا گیا ہے''۔ (مدرك ذلك لا محالة) ''لامحالہ اسے پانے والا ہے'' یعنی وہ ضرور اسے کرے گا۔ (البطش) ''ظلم وزیادتی سے کوئی چیز لینا''۔ (القلب يهوى ويتمنى) ''دل خواہش کرتا اور آرزو کرتا ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ زنا کا اطلاق صرف شرم گاہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ نظر ونطق اور سننے پر بھی زنا کا اطلاق ہوتا ہے' اس لیے کہ یہ حقیقی زنا کی طرف دعوت دیتے ہیں' اسی لیے کہا گیا ہے ''شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔

❷ نظر ونطق اور استماع کو بھی اگرچہ زنا کہا گیا ہے لیکن ان کے زنا پر حد جاری نہیں ہوتی بلکہ یہ تو اسباب زنا ہیں' حد زنا شرم گاہ والے زنا ہی پر نافذ ہوتی ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنا، سننا اور ان کے بارے میں کلام کرنا انواع زنا میں سے ہے۔

❹ اللہ تعالیٰ ازل سے لوگوں کی تقدیر کے بارے میں جانتا ہے' کوئی چیز اس کے علم کے خلاف واقع نہیں ہوتی اور اس کا علم تمام چیزوں کی معرفت سے پیچھے نہیں رہ سکتا۔

❺ جب بندہ اپنی خواہش نفس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز سے اجتناب کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں بندے کو حلال چیز سے نوازتا ہے۔

❻ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ولا تقربوا الزنا﴾ ''زنا کے قریب نہ جاؤ'' کی تفسیر اس حدیث سے ہوتی ہے کہ اسباب زنا سے بھی اجتناب کرو۔

١٦٢٣ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ:

١٦٢٣۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو''۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے وہاں بیٹھے بغیر چارہ نہیں' ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے وہاں ضرور بیٹھنا ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو''۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو روکنا (ہٹانا)، سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)). متفقٌ عليه.

کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۹۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦٢٤ ـ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فقامَ عَلَيْنا فقالَ: ((مَالَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ)) فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ: قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ، وَنَتَحَدَّثُ. قَالَ: ((إِمَّا لَا، فَأَدُّوْا حَقَّهَا: غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ)). رواه مسلم.

((الصُّعُدَاتُ)) بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ، أَيْ: الطُّرُقَاتُ.

۱۶۲۴۔ حضرت ابوطلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم گھر سے باہر چبوترے پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تمھیں کیا ہے کہ تم راستوں پر مجلسیں قائم کرتے ہو؟ راستوں پر مجلسیں قائم کرنے (بیٹھنے) سے بچو''۔ ہم نے عرض کیا: ہم تو یہاں صرف پرامن طریقے سے بیٹھتے ہیں، ہم یہاں مذاکرے اور بات چیت کے لیے بیٹھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم بیٹھنا ترک نہیں کر سکتے تو پھر اس (راستے) کا حق ادا کیا کرو: نظر نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا (اس کا حق ہے)''۔ (مسلم)

(الصعدات) ''صاد اور عین پر پیش ''راستے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۱۶۱).

غريب الحديث☆ (الأفنية) ''گھر کے باہر چبوترہ، ڈیوڑھی وغیرہ''۔

فقه الحديث☆ ❶ راستوں میں بیٹھنا پسندیدہ امر نہیں اگر ضرور ہی بیٹھنا ہے تو پھر ان کا حق ادا کرنا چاہیے اور وہ ہے نظر نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا، سلام کو عام کرنا، تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

❷ ایسی جگہ جانے سے اجتناب کرنا چاہیے جہاں جانا فتنے کا باعث ہو۔

❸ مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بننا چاہیے۔

١٦٢٥ ـ وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَقَالَ: ((اصْرِفْ بَصَرَكَ)). رواه مسلم.

۱۶۲۵۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی نظر فوراً پھیر لو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۱۵۹).

غريب الحديث☆ (الفجأة) ''غیر ارادی طور پر اچانک''۔

فقه الحديث☆ ❶ اگر غیر ارادی طور پر اچانک کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ فوراً اپنی نظر ہٹا لے۔

❷ یہ نہیں کہ وہ پہلی بار ہی مسلسل دیکھتا رہے اور کہے کہ یہ پہلی نظر ہے۔

❸ عورت کو چاہیے کہ وہ راستے میں چلتے ہوئے اپنے چہرے کو کا بھی پردہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ نظر نیچی رکھنے کی ترغیب۔

١٦٢٦ - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ، فَاَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِحْتَجِبَا مِنْهُ)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى: لَا يُبْصِرُنَا، وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ!؟)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالترمذي وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۲۶۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور یہ ہمیں پردے کا حکم ملنے کے بعد کا واقعہ ہے، پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں اس سے پردہ کرو''۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ نابینے نہیں ہیں، وہ ہمیں دیکھتے ہیں نہ ہمیں پہچانتے ہیں؟ پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بھی نابینی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھتیں؟'' (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (٤١١٢)، والترمذي (٢٧٧٨).

یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں نبہان مولی ام سلمہ راوی مجہول ہے۔

فقه الحديث☆ ضعیف حدیث قابل حجت نہیں۔ بہر حال سورۂ نور کی آیت نمبر (۳۰۔۳۱) کے تحت مومن مردوں اور عورتوں سب کو نظریں نیچی رکھنی چاہئیں۔

١٦٢٧ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)). رواه مسلم.

۱۶۲۷۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ دو آدمی (برہنہ حالت میں) ایک کپڑے میں لیٹیں اور نہ دو عورتیں (برہنہ حالت میں) ایک کپڑے میں لیٹیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٣٣٨).

غريب الحديث☆ (لا يفضي) یہ ''افضاء'' سے ہے، اس کے معنی ہیں ''پہنچنا'' اور اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ برہنہ حالت میں ایک کپڑے میں نہ لیٹے۔

فقه الحديث☆ ❶ مرد کا مرد کی شرم گاہ کو اور عورت کا عورت کی شرم گاہ کو دیکھنا حرام ہے۔

❷ ستر کی کسی بھی جگہ کو ہاتھ لگانا منع ہے۔

❸ اسلام معاشرے کو پاک صاف رکھنا چاہتا ہے اور شیطان کی تمام راہوں کو بند کرنا چاہتا ہے، جن سے فحاشی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ آج کل کے دور میں ٹی وی، وی سی آر اور کیبل سسٹم اس برائی اور فحاشی کو پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں اور اسے حکومتی سرپرستی حاصل ہے۔ دن بدن یہ برائی بستی اور عام ہو رہی ہے اور اسے ثقافت کا نام دیا جا رہا ہے۔ مسلمانو! کیا یہ اسلامی ثقافت ہے جس کے تمہارے اسلاف امین تھے؟ دشمن اپنے مشن میں کامیاب ہے اور وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اب جنگ کرنے کی ضرورت نہیں رہی، ہم نے اپنی ثقافت مسلمانوں میں نفوذ کر دی ہے اور اس کا عملی مظاہرہ ہم اپنے معاشرے میں دیکھ سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۱۔ بَابُ تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ

۲۹۱۔ باب: اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْاَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ [الأحزاب : ٥٣].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب تم ان (امہات المومنین) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی آڑ میں مانگو''۔

شرح الآیۃ ☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے اور ان کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا ہے بلکہ فرمایا کہ اگر کوئی چیز لینی دینی ہے تو وہ بھی پردے کے پیچھے سے۔ یہ آیت امہات المومنین کے بارے میں نازل ہوئی لیکن عمومی طور پر پوری امت کے لیے حکم ہے۔

١٦٢٨۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: ((اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ)). متفقٌ عليه.

((اَلْحَمْوُ)) قَرِيْبُ الزَّوْجِ كَاَخِيْهِ، وَابْنِ اَخِيْهِ، وَابْنِ عَمِّهٖ.

۱۶۲۸۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو''۔ پس ایک انصاری آدمی نے عرض کیا: آپ ''حمو'' (شوہر کے قریبی رشتہ دار) کے بارے میں فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: ''شوہر کا قریبی رشتہ دار تو موت ہے''۔ (متفق علیہ)

(الحمو) شوہر کا قریبی رشتہ دار جیسے شوہر کا بھائی، اس کا بھتیجا اور اس کا کزن۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٩/ ٣٣٠ ـ فتح)، ومسلم (٢١٧٢).

غریب الحدیث ☆ (ایاکم) ''بچو''۔ (الدخول علی النساء) ''اجنبی عورتوں کے پاس تنہائی میں جانا''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ آدمی کا قریبی رشتہ دار اس کی بیوی کے لیے اجنبی ہی رہتا ہے' لہٰذا اسے خلوت میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہیے۔ جب ان رشتے داروں کو اجازت نہیں تو پھر دوستوں کے لیے کس طرح اجازت ہو سکتی ہے؟

❷ اکثر واقعات شوہر کے قریبی رشتہ داروں ہی کی طرف سے پیش آتے ہیں' اس لیے کہ آدمی ان پر اعتماد کرتا ہے اور ان کی آمد و رفت گھر میں رہتی ہے۔

❸ شوہر کے قریبی رشتے دار کو ''موت'' قرار دیا ہے' اس لیے کہ جس طرح موت سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے' اسی طرح ان سے بھی بچنا چاہیے۔ اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اسلام میں زنا کی سزا رجم یعنی موت ہے اور آدمی کے قریبی رشتہ داروں کا اس کی بیوی کے پاس آنا جانا اور ان کا فتنے میں مبتلا ہو جانا رجم یعنی موت کا باعث بن سکتا ہے۔

١٦٢٩۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)). متفقٌ عليه.

۱۶۲۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص محرم کے بغیر کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٩/ ٣٣٠ـ ٣٣١ ـ فتح)، ومسلم (١٣٤١).

فقہ الحدیث ☆ ❶ محرم کی موجودگی سے خلوت ختم ہو جاتی ہے' اس لیے کسی فتنے کا امکان نہیں رہتا لیکن اس صورت میں بھی پردے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہتمام ہونا چاہیے۔

❷ اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام ہے' اس لیے کہ یہ خلوت فتنے کا باعث بن سکتی ہے۔ پس اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

١٦٣٠۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي أَهْلِهِ، فَيَخُوْنُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شَاءَ حَتّٰى يَرْضٰى)) ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا ظَنُّكُمْ؟)). رواه مسلم.

۱۶۳۰۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں پر ایسے ہی ہے جیسے ان کی اپنی ماؤں کی حرمت ہے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو شخص کسی مجاہد کے گھر والوں کا نگران بنتا ہے اور پھر وہ ان کے بارے میں اس کی خیانت کرتا ہے تو قیامت والے دن اسے مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور یہ مجاہد اس شخص کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے گا لے لے گا حتیٰ کہ یہ راضی ہو جائے گا''۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے (کیا یہ اس کے پاس کوئی نیکی چھوڑے گا)؟'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٨٩٧).

غريب الحديث☆ (**يخلف رجلا من المجاهدين في أهله**) ''یہ شخص کسی مجاہد کے گھر والوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے اور ان کی نگرانی کرتا ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ مجاہدین کی عورتوں سے تعرض' ان کی طرف دیکھنا یا ان سے خلوت اختیار کرنا حرام ہے۔

❷ مجاہدین کی عورتوں کے بارے میں خیانت کی نہایت شدید حرمت ہے' اس لیے کہ مجاہدین تو دین کی نصرت، دفاع اور گھروں میں بیٹھے رہنے والوں کی حفاظت کرتے ہیں' تو کیا انہیں یہ صلہ دینا چاہیے کہ ان کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا جائے؟

❸ مسلمانوں کو باہم تعاون کرنے کی ترغیب ہے۔

❹ مجاہدین کی عورتوں سے خیانت کرنے والا قیامت والے دن نیکیوں سے محروم ہو جائے گا۔

❺ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کو ماؤں کی حرمت سے تشبیہ دی ہے' اس لیے کہ ماں کے متعلق برا سوچا بھی نہیں جاتا اور ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے' تو مجاہدین کی عورتوں سے بھی ایسا ہی سلوک کرنا چاہیے۔

٢٩٢۔ بَابُ تَحْرِيْمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَتَشَبُّهِ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ فِي لِبَاسٍ وَحَرَكَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

۲۹۲۔ باب: لباس اور حرکت و ادا میں مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

١٦٣١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ

۱۶۳۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں جیسی عادات و اطوار اور اخلاق و لباس اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں جیسی عادات و اطوار اور اخلاق و لباس اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. رواه البخاري.

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳۳۲، ۳۳۳ ـ فتح).

غریب الحدیث☆ (المخنثین) "مخنث" کی جمع ہے" وہ آدمی جو حرکات و عادات اور لباس و گفتگو میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرے"۔ (المترجلات) "مترجلة" کی جمع ہے یعنی" وہ عورت جو حرکات و عادات اور لباس میں مردوں سے مشابہت اختیار کرے"۔

فقه الحدیث☆ ❶ عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کرنا جائز ہے۔

❷ مخنث اور مترجلہ اپنی اس فطرت سے اعراض کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس پر اللہ نے انہیں پیدا فرمایا ہے' ایسا کرنا حرام ہے۔

❸ مردوں کا عورتوں سے اور عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے' یہ ممانعت عمومی ہے یعنی جو کام مردوں کو تفویض کیے گئے ہیں وہ مردوں ہی کو کرنے چاہییں عورتوں کو مردوں کے میدان میں نہیں آنا چاہیے۔

۱۶۳۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۶۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۴۰۹۸).

فقه الحدیث☆ اس حدیث میں لباس کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے' اس لیے کہ یہ زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ پس مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کے مشابہ لباس نہیں پہننا چاہیے' یہ کبیرہ گناہ ہے' اس لیے کہ اس پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ آج کل مسلمان ہر کام میں یہود و نصاریٰ کی نقالی کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا: "تم اپنے سے پہلی قوموں کی ضرور نقالی کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر ہوتی ہے اور بازو بازو کے برابر ہوتا ہے' حتیٰ کہ اگر وہ سانڈے کی بل میں گھسیں گے تو تم بھی ضرور اس میں داخل ہو گے"۔ آج مسلمان اس ہلاکت و گراوٹ کی راہ پر مکمل طور پر عمل پیرا ہیں' یہ یہود و نصاریٰ سے مرعوب ہو چکے ہیں اور ان کی نقالی اور پیروی میں عزت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ عزت تو اللہ کے لیے' اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے لیے ہے۔ اس نقالی کا انجام اچھا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے جس قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔" یعنی اس کا انجام انہی کے ساتھ ہوگا۔

۱۶۳۳۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ

۱۶۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا' ایک تو وہ لوگ ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے' جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دو عورتیں ہوں گی جو لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن وہ ننگی ہوں گی' لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گے' ان کے سر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَا وَكَذَا)). رواهُ مسلم.

مَعْنَى ((كَاسِيَاتٌ)) أَيْ: مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ، ((عَارِيَاتٌ)) مِنْ شُكْرِهَا. وَقِيلَ: مَعْنَاهُ: تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا، وَتَكْشِفُ بَعْضَهُ إِظْهَارًا لِجَمَالِهَا وَنَحْوِهِ، وَقِيلَ: تَلْبَسُ ثَوْبًا رَقِيقًا يَصِفُ لَوْنَ بَدَنِهَا. وَمَعْنَى ((مَائِلَاتٌ)) قِيلَ: عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَا يَلْزَمُهُنَّ حِفْظُهُ، ((مُمِيلَاتٌ)): أَيْ: يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فِعْلَهُنَّ الْمَذْمُومَ، وَقِيلَ: مَائِلَاتٌ يَمْشِينَ مُتَبَخْتِرَاتٍ، مُمِيلَاتٍ لِأَكْتَافِهِنَّ، وَقِيلَ: مَائِلَاتٌ يَمْتَشِطْنَ الْمِشْطَةَ الْمَيْلَاءَ: وَهِيَ مِشْطَةُ الْبَغَايَا. وَ ((مُمِيلَاتٌ)): يُمَشِّطْنَ غَيْرَهُنَّ تِلْكَ الْمِشْطَةَ. ((رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ)) أَيْ: يُكَبِّرْنَهَا وَيُعَظِّمْنَهَا بِلَفِّ عِمَامَةٍ أَوْ عِصَابَةٍ أَوْ نَحْوِهِ.

بختی اونٹ کے (لچکدار) کوہان کی طرح ہوں گے۔ وہ جنت میں جائیں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آئے گی"۔ (مسلم)

(**کاسیات**) اللہ تعالیٰ کی نعمت کا لباس تو پہنے ہوئے ہوگی اور (**عاریات**) نعمت کا شکر ادا کرنے سے عاری ہوں گی۔ اور یہ معنی بھی کیے گئے ہیں کہ اس نے اپنے جسم کے بعض حصے کو ڈھانپا ہوگا اور اپنے حسن و جمال کو ظاہر کرنے کے لیے کچھ حصہ کھولا ہوگا۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ وہ اس قدر باریک لباس پہنیں گی کہ ان کے جسم کا رنگ واضح ہوگا۔ (**مائلات**) وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور ان چیزوں سے جن کی حفاظت ان کے لیے ضروری تھی اعراض کرنے والی ہوں گی۔ (**ممیلات**) وہ اپنا مذموم فعل اپنے علاوہ دوسری عورتوں کو سکھائیں گی۔ اور بعض نے کہا (**مائلات**) کے معنی ہیں اٹھکیلیاں کرتی ہوئی چلیں گی' اپنے کندھوں کو مٹکاتے ہوئے اور بعض نے کہا (**مائلات**) کے معنی ہیں اپنے بالوں کو اس طرح سنواریں گی کہ دیکھنے والے اس کی طرف مائل ہوں اور یہ بدکار عورتوں کا طریقہ ہے۔ (**ممیلات**) وہ اپنے علاوہ دوسری عورتوں کے بالوں کو بھی اسی طرح سنواریں گی۔ (**رؤوسھن کأسنمة البخت**) ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں گے یعنی انھوں نے پگڑی یا کوئی کپڑا (باندھ کر اس کو) اونچا اور بڑا کیا ہوگا۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢١٢٨).

فقه الحديث☆ ❶ یہ حدیث دلائل نبوت میں سے ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایسے ہوگا اور پھر ویسے ہی ہوا اور یہ کیفیت آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

❷ تنگ یا باریک لباس نہیں پہننا چاہیے جس سے اعضا کی ہیئت اور جسم کا رنگ ظاہر ہوتا ہو۔

❸ ظالم کی اس کے ظلم پر معاونت کرنا حرام ہے۔ اس لیے کسی ظالم حکمران کی فوج یا پولیس کی ملازمت جائز نہیں۔

❹ ان دونوں چیزوں کا ایک ساتھ ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ تلازم فی الحقیقت واقع ہے۔ یعنی ظالم حکمرانوں کے دور میں فحاشی فروغ پاتی ہے۔

❺ یہ دونوں صفات جہنمیوں کی ہیں۔ (عیاذاً باللہ)

❻ حدیث میں جو بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے بالوں کو سنواریں گی اور دوسری عورتوں کے بالوں کو بھی سنواریں گی' یہ آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کی "مسلمان خواتین" کس طرح بالوں کو سنوارتی ہیں' اس مقصد کے لیے بیوٹی پارلر ہیں جہاں خواتین مختلف قسم کے ہیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسٹائل بنواتی ہیں اور پھر وہ اپنی چال ڈھال' ناز و ادا اور اٹھکیلیوں سے مردوں کو پرچاتی اور لبھاتی ہیں' خود بھی اس حیا باختگی کو اپناتی ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب اور تعلیم دیتی ہیں۔ (نعوذ باللہ منھا)

۲۹۳۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشَبُّهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ

۲۹۳۔ باب: شیطان اور کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت

١٦٣٤ ـ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)). رواه مسلم.

۱۶۳۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ' اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٠١٩).

١٦٣٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)). رواه مسلم.

۱۶۳۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے نہ پیے' اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٠٢٠) (١٠٦).

فقه الأحاديث☆ ❶ ان دونوں حدیثوں میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

❷ شیطان کے دو ہاتھ ہیں' وہ کھاتا اور پیتا ہے۔

❸ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور ہمیں اس کی مخالفت میں دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے' لیکن افسوس کہ بہت سے مسلمان شیطان اور انگریز کی نقالی میں بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں اور وہ اسے ''سٹیٹس کا سمبل'' سمجھتے ہیں اور اسلام پر عمل کرنے کو دقیانوسی سمجھتے ہیں۔ (إنا لله وإنا إليه راجعون)

١٦٣٦ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ)). متفق عليه.

الْمُرَادُ: خِضَابُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ الْأَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ، وَأَمَّا السَّوَادُ، فَمَنْهِيٌّ عَنْهُ كَمَا سَنَذْكُرُ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۶۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ (داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ سے) رنگتے نہیں پس تم ان کی مخالفت کرو''۔ (متفق علیہ)

مطلب یہ ہے کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا چاہیے' البتہ انہیں سیاہ کرنا منع ہے' جیسا کہ ہم آئندہ باب میں اسے بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ!

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٥٤ ـ فتح)، ومسلم (٢١٠٣).

فقه الحديث☆ ❶ عادات و اعمال میں اہل کتاب کی مخالفت کرنے کی ترغیب ہے اور بعثت نبوی کا مقصد بھی یہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا مستحب ہے۔

۳ امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار (۱۴۸/۱) میں اس حدیث کی وضاحت میں لکھا ہے کہ بالوں کو رنگنے کی علت یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت کی جائے' اسی لیے بالوں کو رنگنا مستحب ہے اور اس کی تاکید ہے۔ رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کی مخالفت میں شدت اختیار کرتے تھے اور اس کا حکم بھی فرماتے تھے۔ سلف صالحین اس پر عمل کرتے تھے' اسی لیے مورخین جب کسی کا تعارف بیان کرتے تو وہ یہ بھی لکھتے تھے کہ فلاں اپنے بالوں کو رنگتا تھا اور فلاں نہیں رنگتا تھا۔

۲۹۴۔ بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ

۱۶۳۷ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ وَالِدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَيِّرُوا هٰذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)). رواه مسلم.

۲۹۴۔ باب: مرد اور عورت دونوں کو اپنے بال سیاہ رنگ کرنا منع ہے

۱۶۳۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر اور داڑھی ثغامہ بوٹی کی طرح سفید تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے سفید بالوں کو بدل دو اور انہیں سیاہ کرنے سے بچو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۱۰۲).

غريب الحديث☆ (الثغامة) ''سفید رنگ کی بوٹی''۔

فقه الحديث☆ ۱ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی سفید بالوں کو رنگنا چاہیے۔

۲ کالے رنگ سے بال رنگنا حرام ہے۔

۲۹۵۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ دُوْنَ بَعْضٍ، وَإِبَاحَةِ حَلْقِهِ كُلِّهِ لِلرَّجُلِ دُوْنَ الْمَرْأَةِ

۱۶۳۸ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ. متفق عليه.

۲۹۵۔ باب: سر کے کچھ بال مونڈنا اور کچھ چھوڑ دینا منع ہے' البتہ سر کے سارے بال مونڈنا جائز ہے لیکن عورت کے لیے نہیں

۱۶۳۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳٦٤ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۲۰).

غريب الحديث☆ (القزع) سر کا کچھ حصہ مونڈ لینا اور کچھ چھوڑ دینا۔

۱٦۳۹ - وَعَنْهُ قَالَ: رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: ((احْلِقُوْهُ كُلَّهُ، أَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ)).

۱۶۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے کچھ حصے کو مونڈا ہوا تھا اور کچھ کو چھوڑا ہوا تھا' پس آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور فرمایا: ''اس کا سارا سر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه أبو داوٗد بإسناد صحيح على شرط البخاري ومسلم.

مونڈ دیا سارا چھوڑ دو'' ۔ (ابوداؤد ۔ اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه أبو داود (٤١٩٥) والنسائي (٨/ ١٣٠).

١٦٤٠ ۔ **وعن** عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما ان النبي ﷺ أمهل آل جعفر رضي الله عنه ثلاثا، ثم اتاهم فقال: ((**لا تبكوا على اخي بعد اليوم**)). ثم قال: ((**ادعوا لي بني اخي**)) فجيء بنا كانا افرخ فقال: ((**ادعوا لي الحلاق**)) فامره، فحلق رؤوسنا. رواه أبوداود بإسناد صحيح على شرط البخاري ومسلم.

۱۶۴۰۔ حضرت عبداللہ بن جعفر ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آل جعفر کو (حضرت جعفر ﷺ کی شہادت پر رونے کی) تین دن مہلت دی' پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا'' ۔ پھر فرمایا: ''میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ'' ۔ پس ہمیں لایا گیا تو ہماری حالت یہ تھی کہ گویا ہم چوزے ہیں' آپ نے فرمایا: ''میرے پاس حجام کو بلاؤ'' ۔ پس آپ نے اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیے ۔ (ابوداؤد ۔ اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه أبو داود (٤١٩٢)، والنسائي (٨/ ١٢٨).

غريب الحديث☆ (أفرخ) ''فرخ'' کی جمع ہے' پرندے کے بچے' چوزے''۔

فقه الحديث☆ ❶ حضرت جعفر طیار ﷺ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے' یہ حضرت علی ﷺ کے بھائی اور رسول اللہ ﷺ کے چچازاد تھے ۔

❷ رسول اللہ ﷺ کے دور میں بھی سوگ منایا جاتا تھا اور رونے کی اجازت تھی لیکن بین کرنے کی اجازت نہیں تھی ۔

❸ سوگ منانے اور رونے کی اجازت تین دن تک کے لیے ہے ۔

❹ حضرت جعفر ﷺ کے بچے والد کی جدائی میں رو رو کر نڈھال ہو گئے تھے' اس لیے انہیں چوزوں سے تشبیہ دی گئی ہے ۔

❺ سر کا مونڈنا غم کے ازالے سے تعبیر ہے ۔

❻ یتیموں کی کفالت کرنے اور ان کے ساتھ نرمی کرنے کی ترغیب ۔

❼ سر کے سارے بال مونڈنے چاہییں ۔

١٦٤١ ۔ **وعن** علي رضي الله عنه قال: نهى رسول الله ﷺ ان تحلق المرأة رأسها. رواه النسائي.

۱۶۴۱۔ حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا ہے ۔ (نسائی)

توثيق الحديث☆ ضعيف ۔ أخرجه النسائي (٨/ ١٣٠)، والترمذي (٩١٤).

امام ترمذی نے اسے مضطرب قرار دیا ہے' اس لیے کہ ہمام کبھی اسے حضرت علی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور کبھی حضرت عائشہ ﷺ سے ۔

فقه الحديث☆ امام ترمذی ﷫ نے فرمایا: ''اہل علم کے نزدیک عورت کو سر نہیں منڈانا چاہیے بلکہ اسے بال کترانے چاہییں'' ۔ لیکن یہ مسئلہ حج اور عمرے سے متعلق ہے جیسا کہ حدیث ابن عمر ﷺ اس مسئلہ کے متعلق ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۶۔ بَابُ تَحْرِيمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَهُوَ تَحْدِيدُ الْأَسْنَانِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنَاثًا وَّإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيْدًا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ [النساء: ۱۱۷-۱۱۹].

۲۹۶۔ باب: مصنوعی بال ملانے (وگ لگانے) گودنے اور دانتوں کو باریک کرنے کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کے سوا مؤنث چیزوں ہی کو پکارتے ہیں اور صرف سرکش شیطان کی پوجا کرتے ہیں' جس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیطان نے (اللہ سے) کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ ضرور لوں گا اور انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوؤں میں مبتلا کروں گا اور میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ (بتوں کے نام) پر جانوروں کے کانوں کو چیریں اور میں انہیں حکم دوں گا' پس وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں میں مزید تبدیلی کریں گے''۔

شرح الآیات ☆ مشرک جن چیزوں کی پوجا کیا کرتے تھے اس کا بیان ہے کہ وہ جن کی پوجا کرتے تھے ان دیویوں کے مؤنثوں والے نام تھے اور یہ مؤنث قسم کی چیزوں کی عبادت کرتے تھے اور انھوں نے ان کی صورتیں بنا کر اپنے پاس رکھ لیں اور ان کی عبادت شروع کر دی حالانکہ وہ نہیں سمجھتے کہ شیطان نے انہیں اس چیز کا حکم دیا ہے اور اسے ان کے لیے مزین کر دیا ہے اور وہ فی الحقیقت شیطان ہی کی پوجا کر رہے ہیں' جسے اللہ نے اپنے قرب سے دھتکار دیا اور اسے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ پس اس نے انسانوں کو ایسا گمراہ کیا کہ انہیں اپنے پیچھے لگا لیا اور انہیں مختلف قسم کی گمراہیوں میں مبتلا کر دیا' ان میں سے ایک اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں میں تبدیلی کرنا ہے' اس کی وضاحت اس باب کی احادیث میں موجود ہے۔

۱۶۴۲۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)).

قَوْلُهَا: ((فَتَمَرَّقَ)) هُوَ بِالرَّاءِ، وَمَعناه: انْتَثَرَ وَسَقَطَ. وَالْوَاصِلَةُ: الَّتِي تَصِلُ شَعْرَهَا، أَوْ شَعْرَ غَيْرِهَا بِشَعْرٍ آخَرَ. ((وَالْمَوْصُوْلَةُ)): الَّتِي يُوْصَلُ شَعْرُهَا. ((وَالْمُسْتَوْصِلَةُ)): الَّتِي تَسْأَلُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَهَا.

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوُهُ، متفقٌ عليه.

۱۶۴۲۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیٹی کو خسرے کی بیماری لگی جس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی کر دی ہے' کیا میں اس میں مصنوعی بال ملا سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ نے ''واصلہ'' اور ''موصولہ'' پر لعنت فرمائی ہے''۔ (متفق علیہ)

اور ایک اور روایت میں ہے: ''الواصلہ'' اور ''مستوصلہ'' پر لعنت فرمائی ہے۔''

(فتمرق) راء کے ساتھ' اس کا معنی ہے ''اس کے بال جھڑ گئے ہیں''۔ (واصلة) ''جو عورت اپنے یا کسی اور کے بال دوسرے بالوں کے ساتھ جوڑتی ہے''۔ (الموصولة) ''وہ عورت جس کے بال ملائے جائیں''۔ (المستوصلة) ''وہ عورت جو اپنے بال ملوانے یا جڑوانے کی فرمائش کرے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳۷۴، ۳۷۸ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۲۲)' وأما حديث عائشة هو عند البخاري (۱۰ / ۳۷۴ـ فتح)، ومسلم (۲۱۲۳).

غريب الحديث☆ (الحصبة) ''خسرے کی بیماری''۔

فقه الحديث☆ ❶ اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال ملانا' جیسے وگ وغیرہ لگانا' حرام ہے اور ایسا کرنے والے پر لعنت کرنا جائز ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔

❷ جو شخص کسی حرام کام کے کرنے میں معاونت کرتا ہے تو یہ معاون بھی اس کام کے کرنے والے کے ساتھ گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

❸ وگ لگانا ہر حال میں حرام ہے' خواہ کوئی عذر ہو یا شوق۔

۱٦٤٣ - وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ! اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟! سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ. وَيَقُوْلُ: ((اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ)). متفقٌ عليه.

۱۶۴۳۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے حج کے سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اور انھوں نے بالوں کا ایک گچھا پکڑا جو ایک شاہی محافظ کے ہاتھ میں تھا' انھوں نے فرمایا: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کے کاموں سے منع کرتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے: ''بنو اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس کام کو اختیار کیا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳۷۳ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۲۷).

غريب الحديث☆ (قصة) ''بالوں کا گچھا''۔ (حرسي) ''شاہی محافظ''۔

فقه الحديث☆ ❶ آدمی کے بال پاک ہیں' انہیں ہاتھ لگانا جائز ہے۔

❷ حکمران اگر کوئی برائی دیکھیں تو وہ لوگوں کو اس سے روکیں' برائی سے روکنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے لیکن امراء اور علماء کی زیادہ ذمہ داری ہے۔

❸ جن برائیوں کی وجہ سے پہلی قومیں تباہ ہوئیں اگر وہی برائیاں معاشرے میں ظاہر ہو رہی ہوں تو لوگوں کو ان کے انجام سے ڈرانا چاہیے۔

❹ بنی اسرائیل سے روایت بیان کرنا مباح ہے۔

❺ علماء کو اپنے درس و خطبہ کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کرتے رہنا چاہیے۔

١٦٤٤ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. متفقٌ عليه.

۱۶۴۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بال ملانے والی اور ملوانے والی، جسم گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳۷۴ ـ فتح)، ومسلم (۲۱۲۴).

فقه الحديث☆ ❶ وصل اور وشم دونوں صورتیں حرام ہیں۔ وصل یعنی مصنوعی بال لگانا اور وشم کی یہ صورت ہے کہ جسم میں سوئی وغیرہ چبھو کر خون نکالنا اور پھر اس جگہ سرمہ یا نیل وغیرہ بھر دینا تاکہ وہ جگہ سیاہ یا نیلی وغیرہ ہو جائے' جیسے لوگ اپنے جسم پر نام لکھواتے ہیں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مور وغیرہ بنواتے ہیں۔ ایسا یہ کام کرنا یا کروانا دونوں صورتوں میں حرام ہے۔

١٦٤٥ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ! فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟! قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر: ٧]. متفق عليه.

((الْمُتَفَلِّجَةُ)): هِيَ الَّتِي تَبْرُدُ مِنْ أَسْنَانِهَا لِيَتَبَاعَدَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَلِيْلًا، وَتُحَسِّنُهَا وَهُوَ الْوَشْرُ، وَالنَّامِصَةُ: هِيَ الَّتِي تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا، وَتُرَقِّقُهُ لِيَصِيْرَ حَسَنًا، وَالْمُتَنَمِّصَةُ: الَّتِي تَأْمُرُ مَنْ يَفْعَلُ بِهَا ذٰلِكَ.

۱۶۴۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، پلکوں کے بال اکھڑوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائے۔ پس ایک عورت نے ان سے اس بارے میں بحث کی تو انھوں نے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور وہ کتاب اللہ میں موجود ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''رسول جو تمھیں دے وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے اس سے رک جاؤ''۔ (متفق علیہ)

(المتفلجة) ''وہ عورت جو اپنے دانتوں کو رگڑواتی ہے تاکہ ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہو جائے اور وہ خوبصورت ہو جائیں'' اور یہی (وشر) ہے۔ (نامصة) ''وہ عورت جو دوسری عورت کی پلکوں کے بال باریک کرتی ہے تاکہ وہ خوبصورت ہو جائیں''۔ (المتنمصة) ''بال اکھڑوانے والی'' یعنی جو کہہ کر یہ کام کراتی ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٧٤ - فتح)، ومسلم (٢١٢٥).

فقه الحديث☆ ❶ جسم گودنا، پلکوں کے بال نوچنا اور دانتوں کو رگڑنا حرام ہے' اس کے فاعل ومفعول دونوں پر لعنت ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا حرام ہے۔

❸ جس پر اللہ اور رسول اللہ لعنت کریں اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔

❹ حدیث اور سنت حجت ہے' اسی لیے حضرت ابن مسعودؓ نے اس کی حجیت کے لیے قرآن مجید کی آیت سے استدلال کیا ہے۔

❺ اپنے خیال کے مطابق حسن میں اضافہ کرنے کے لیے جسم گدوانا، پلکیں باریک کرنا اور دانت رگڑ کر باریک کرنا اور ان کے درمیان فاصلہ کرنا' اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے کے مترادف ہے۔ اب جو مسلمان عورتیں اس قسم کے فیشن میں مبتلا ہیں انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے اور یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ ملعون ہیں اور اللہ کی رحمت سے دور ہیں۔

٢٩٧ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ مِنَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ وَغَيْرِهِمَا، وَعَنْ نَتْفِ الْأَمْرَدِ شَعْرَ لِحْيَتِهِ عِنْدَ أَوَّلِ طُلُوْعِهِ

۲۹۷۔ باب: ڈاڑھی اور سر وغیرہ کے سفید بال اکھاڑنا اور بے ریش لڑکے کو ڈاڑھی کے بال اکھاڑنا منع ہے جب اس کی ڈاڑھی کے بال نکلنا شروع ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٤٦ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ حَسَنَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۴۶۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفید بالوں کو نہ اکھیڑو، اس لیے کہ قیامت والے دن یہ مسلمان کا نور ہوں گے''۔ (حدیث حسن ہے۔ ابوداود، ترمذی اور امام نسائی نے اچھی سند سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا: حدیث حسن ہے۔)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٤٢٠٢)، والترمذى (٢٨٢١)، والنسائى (٨/ ١٣٦)، وابن ماجه (٣٧٢١).

فقه الحديث☆ ❶ سفید بال اکھیڑنا منع ہے' اس لیے کہ سفید بال مومن کے لیے آخرت میں نور ہوں گے اور یہ دنیا میں بھی عزت و وقار کی علامت ہیں۔

❷ سفید بال اکھیڑنا ایک قسم کی تدلیس (دھوکا) ہے' اس لیے کہ سفید بال عموماً بڑھاپے اور سن رسیدگی کی علامت ہوتے ہیں اور سفید بال اکھیڑنے والا اس عمر کو ظاہر نہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

❸ سفید بال انسان کے لیے انتباہ ہیں کہ اب تم عمر کے آخری حصے کو پہنچ چکے ہو' اس لیے گناہوں سے کنارہ کش ہو جاؤ اور آخرت کی تیاری کرو۔

١٦٤٧ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۶۹) ملاحظہ فرمائیں۔

٢٩٨ - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ وَمَسِّ الْفَرْجِ بِالْيَمِينِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

۲۹۸۔ باب: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور بلا عذر دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کو چھونے کی کراہت

١٦٤٨ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ)). متفقٌ عليه. وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ.

۱۶۴۸۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے شرم گاہ پکڑے نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی برتن میں سانس لے''۔ (متفق علیہ۔ اور اس باب میں بہت سی صحیح احادیث ہیں)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخارى (١/ ٢٥٣، ٢٥٤ ـ فتح)، ومسلم (٢٦٧).

فقه الحديث☆ ❶ دائیں ہاتھ سے شرم گاہ پکڑنا اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

❷ برتن میں سانس لینا بھی منع ہے۔

❸ اسلام دین نظافت ہے' اس نے بندے کو ہر لحاظ سے طہارت و پاکیزگی اور نظافت کی ترغیب دلائی ہے اور ہر قسم کی برائی اور گندگی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفرت دلائی ہے اور منع کیا ہے۔

◆ دائیں ہاتھ کی فضیلت ہے کہ اسے اچھے کاموں کے لیے مختص کیا ہے۔

٢٩٩۔ بَابُ كَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، أَوْ خُفٍ وَاحِدٍ لِغَيْرِ عُذْرٍ، وَكَرَاهَةِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ قَائِمًا لِغَيْرِ عُذْرٍ

۲۹۹۔ باب: کسی عذر کے بغیر ایک جوتے یا ایک موزے میں چلنا اور کھڑے کھڑے جوتا اور موزا پہننے کی کراہت

١٦٤٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ ((أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا)). متفقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، اسے چاہیے کہ دونوں جوتے پہنے یا پھر دونوں ہی اتار دے“۔

ایک اور روایت میں ہے: ”یا دونوں پاؤں کو ننگا کرلے“۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٠٩ ـ فتح)، ومسلم (٢٠٩٧).

غريب الحديث☆ (ينعلهما جميعا) ”دونوں پاؤں میں جوتے پہنے“۔ (ليخلعهما جميعًا) ”دونوں پاؤں سے جوتا اتار دے“۔

١٦٥٠۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتّٰى يُصْلِحَهَا)). رواهُ مسلم.

۱۶۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ جب تک اس کی مرمت نہ کرالے دوسرا جوتا بھی پہن کر نہ چلے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٠٩٨).

غريب الحديث☆ (الشسع) ”تسمہ“۔

فقه الأحاديث☆ ◆ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر اور دوسرے کو ننگا رکھ کر چلنا منع ہے، اس لیے کہ جب بندے کے ایک پاؤں میں جوتا ہو اور دوسرے میں نہ ہو تو پھر وہ صحیح متوازن طریقے سے نہیں چل سکے گا۔ اس لیے کہ جوتے کا مقصد پاؤں کو ہر قسم کی تکلیف سے بچانا ہے، جب ایک پاؤں میں جوتا ہوگا تو یہ محفوظ ہوگا اور دوسرا غیر محفوظ اور آدمی چلتے وقت ننگے پاؤں کو بچانے کی کوشش کرے گا جس سے چلنے کے انداز میں فرق آجائے گا، اس سے جگ ہنسائی بھی ہوتی ہے اور یہ انسان کے وقار کے خلاف بھی ہے۔

◆ حدیث میں جس تسمے کا ذکر ہے، یہ تسمہ ہمارے بوٹوں والے تسمے جیسا نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ تسمہ جوتے کو پاؤں کے ساتھ باندھ کر رکھتا تھا اور اس کے ٹوٹ جانے سے چلنا ممکن نہیں ہوتا تھا، اس لیے فرمایا کہ اس کی مرمت کیے بغیر نہیں چلنا چاہیے۔

١٦٥١۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

۱۶۵۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود۔ سند حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بإسناد حسن. ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه أبو داود (٤١٣٥).

اس کی سند اگرچہ ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے کئی ایک شاہد ہیں جیسے سیدنا عمرؓ سیدنا انس اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ لہٰذا بالجملہ یہ حدیث صحیح ہے۔

غريب الحديث ☆ (ينتعل) ''اپنا پاؤں جوتے میں داخل کرے''۔

فقه الحديث ☆ ❶ کھڑے کھڑے جوتا پہننا مکروہ ہے اور بیٹھ کر پہننا مستحب ہے۔ مناوی رحمہ اللہ نے ''فیض القدیر'' میں لکھا ہے کہ حدیث میں کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت ہدایت و رہنمائی کے لیے ہے' اس لیے کہ بیٹھ کر جوتا پہننا زیادہ آسان ہے۔

❷ اسلام نے زندگی کے ہر شعبے کے لیے آداب سکھائے ہیں تاکہ مسلمان ایک اچھی اور بہتر زندگی بسر کر سکے۔

٣٠٠ـ بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ النَّارِ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهِ سَوَاءٌ كَانَتْ فِي سِرَاجٍ أَوْ غَيْرِهِ

۳۰۰۔ باب: سوتے وقت یا اس طرح کے کسی اور وقت گھر کے اندر جلتی ہوئی آگ چھوڑنے کی ممانعت' خواہ وہ چراغ کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں

١٦٥٢ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)). متفقٌ عليه.

۱۶۵۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑا کرو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١١/ ٨٥ ـ فتح)، ومسلم (٢٠١٥).

١٦٥٣ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ، فَأَطْفِئُوهَا)). متفقٌ عليه.

۱۶۵۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک گھر رات کے وقت اپنے گھر والوں سمیت جل گیا' جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے' پس جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۶۱) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦٥٤ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ، وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ

۱۶۵۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، مشکیزے کا منہ بند کر دیا کرو، دروازہ بند کر دیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو' اس لیے کہ شیطان (بند) مشکیزے کو (بند) دروازے کو اور (ڈھکے ہوئے) برتن کو نہیں کھولتا' اگر تم میں سے کسی کو کوئی چیز نہ ملے تو وہ اس کی چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے' اس لیے کہ ایک چوہا بھی گھر کو گھر والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)). رواه مسلم.

((الْفُوَيْسِقَةُ)): الفَأْرَةُ، و ((تُضْرِمُ)): تُحرِقُ.

سمیت جلا دیتا ہے"۔ (مسلم)

(الفيسقة) "چوہا"۔ (تضرم) "جلا دیتا ہے"۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٨٥، ٨٧ ـ فتح) مختصرًا، ومسلم (٢٠١٢) واللفظ له.

غريب الحديث☆ (أو كئوا) "باندھو"۔ (السقاء) "مشکیزہ"۔

فقه الأحاديث☆ ❶ اس باب میں تین احادیث بیان کی گئی ہیں' پہلی حدیث میں سوتے وقت گھر میں جلتی ہوئی آگ چھوڑ کر سونے سے منع کیا گیا ہے' دوسری حدیث میں اس کی حکمت بیان کی گئی ہے کہ اس سے آگ لگنے کا اندیشہ ہے اور تیسری حدیث میں بتایا گیا ہے کہ بعض اوقات ایک چوہا بھی پورے گھر کو جلا دیتا ہے۔

❷ اسلام نے دین و دنیا کی حفاظت کے بارے میں بندوں کی رہنمائی کی ہے۔

❸ رات کو سوتے وقت ہر قسم کی آگ بجھا کر سونا چاہیے۔

❹ کھانے پینے کے برتن ڈھانپ کر رکھنے چاہییں۔

❺ ہر قسم کے خطرے سے بچنے کے لیے گھروں کے دروازے بند رکھنے چاہییں۔

❻ اسلام ہر حال میں شیطان کے مکر و فریب کو دبانا چاہتا ہے۔

٣٠١ـ بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ وَهُوَ فِعْلٌ وَقَوْلٌ مَا لَا مَصْلَحَةَ فِيهِ بِمَشَقَّةٍ

۳۰۱۔ باب: تکلف برتنے سے ممانعت اور یہ قول و فعل میں کسی مصلحت کے بغیر مشقت کا نام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص: ٨٦].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "(اے پیغمبر!) آپ فرما دیں میں اس (دعوت و تبلیغ) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں"۔

١٦٥٥ـ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ. رواهُ البُخَارِي.

۱۶۵۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٣/ ٢٦٤ـ ٢٦٥ ـ فتح).

فقه الحديث☆ اسلام انتہائی آسان اور سادگی والا دین ہے' یہ اپنے پیروکاروں سے بھی سادگی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اصل میں سادگی میں اخلاص ہوتا ہے جبکہ اس کے برعکس تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے' جسے تکلف کہتے ہیں۔ تکلف میں خلاف حقیقت کا اظہار کیا جاتا ہے' خواہ وہ دین و دنیا کے کسی بھی امر سے متعلق ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

١٦٥٦ـ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

۱۶۵۶۔ حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا: اے لوگو! جسے جس بات کا علم ہو وہ اسے بیان کرے اور جسے جس بات کا علم نہ ہو وہ وہاں کہہ دے "اللہ أعلم" (اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) اس لیے کہ جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو اس کے بارے میں "اللہ أعلم" کہہ دینا ہی علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾. رواه البخاري.

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ''آپ فرما دیں میں اس (دعوت و تبلیغ) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٨/ ٥٤٧ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ علمی مسائل میں تکلف سے جواب دینے اور استفسار میں تعنت برتنے سے منع کیا گیا ہے۔

❷ تکلف، تعمق اور تعنت نہ برتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اقتدا و اتباع کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

❸ عالم کو چاہیے کہ جب اس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور اسے اس کے بارے میں علم نہ ہو تو وہ یہ کہہ دے ''لا أدري'' (میں نہیں جانتا) یا کہہ دے ''الله أعلم'' (اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) اور اس طرح کہنے سے عالم کی شان و منزلت میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ تو اس کے دین دار اور متقی ہونے کی علامت ہے۔ اس لیے کہ ہر عالم سے برتر ایک عالم ہے' جیسا کہ اللہ نے فرشتوں سے فرمایا: ''مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو''۔ تو فرشتوں نے عرض کیا: ''اے اللہ! تو ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہے' ہمیں علم نہیں بجز اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا، بے شک تو جاننے والا حکمت والا ہے''۔ فرشتوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کر دیا۔

امام شعبی رحمہ اللہ سے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: ''لا أدري'' پوچھنے والے نے کہا: آپ اتنے بڑے فقیہ ہیں اور آپ کو یہ بات کہتے ہوئے حیا یا جھجک محسوس نہیں ہوئی؟ انھوں نے فرمایا: جب فرشتوں کو چیزوں کے نام نہیں آتے تھے تو انھوں نے بھی ''لا علم لنا'' (ہمیں کوئی علم نہیں) کا اظہار و اقرار کیا تھا۔ صحابہ کرام اور سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دین کے بارے میں اپنی رائے اور سوچ سے کسی قسم کا فتویٰ نہیں دیتے تھے۔ پس آج کل کے مفتیان کو بھی فتویٰ دیتے وقت بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

٣٠٢- بَابُ تَحْرِيمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ، وَلَطْمِ الْخَدِّ، وَشَقِّ الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ، وَحَلْقِهِ، وَالدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ

۳۰۲۔ باب: میت پر بین کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، بال اکھاڑنا، سر کے بال منڈوانا اور ہلاکت و بربادی کی بددعا کرنا حرام ہے

١٦٥٧ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)).

وفي رواية: ((مَا نِيحَ عَلَيْهِ)). متفق عليه.

۱۶۵۷۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کی قبر میں اس پر بین کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے''۔

اور ایک اور روایت میں ہے: ''جب تک اس پر بین کیا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ١٦١ ـ فتح)، ومسلم (٩٢٧) (١٧).

غريب الحديث☆ (ما نيح عليه) ''نياحة'' سے ہے' اس کے معنی ہیں میت کے اوصاف بیان کر کے اونچی آواز سے رونا' بین کرنا۔ اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک اس میت پر بین کیا جاتا ہے تب تک اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ میت پر بین کرنا حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ اس حدیث کے مفہوم میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے اور اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں:۔
① حدیث کو اس کے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ ہر وہ میت جس پر بین کیا جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔
② مطلق انکار کیا ہے۔
③ حدیث میں ہے "بما نیح علیه"۔"بما" میں جو باء ہے وہ حال کے لیے ہے کہ جب اس پر بین کیا جاتا ہے تو اسے عذاب دیا جاتا ہے۔
④ بعض کا یہ خیال ہے کہ راوی نے حدیث کا بعض حصہ سنا ہے اور بعض نہیں اور (المیت) میں لام کسی خاص میت کے لیے ہے۔
⑤ اس میت کو عذاب ہوتا ہے جس کا اپنا عمل بھی اسی طرح کا تھا۔
⑥ جو شخص اپنے گھر والوں کو بین کرنے کی وصیت کر جائے اسے عذاب ہوگا۔
⑦ جس شخص نے اپنے گھر والوں کو بین کرنے سے روکنے میں سختی نہ کی ہو۔
⑧ جتنا وہ کسی کو رلاتا اور بین کراتا تھا اسے اسی قدر عذاب دیا جائے گا۔
⑨ جب گھر والے میت پر بین کرتے ہیں تو فرشتے اسے ڈانٹتے جھڑکتے ہیں۔
⑩ بین کرنے کی وجہ سے میت کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے۔

ان تمام توضیحات وتوجیہات میں جو بہتر توضیح وتوجیہ ہے وہ یہ ہے کہ عمومی طور پر کسی کی غلطی سے دوسرے کو سزا نہیں دی جاتی۔ قیامت والے دن بھی یہی اصول کارفرما ہوگا' انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے کوشش کی ہوگی' اگر تو اس بندے کا اپنی زندگی میں بین کرنے کا معمول تھا یا وہ اپنے لواحقین کو بین کرنے کی وصیت کر جائے تو پھر اسے ان گھر والوں کے بین کرنے کی وجہ سے عذاب ہوگا ورنہ نہیں۔

١٦٥٨ ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)). متفق عليه.

۱۶۵۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے بول بولے (بین کرے)"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٣/ ١٦٣ ـ فتح)، ومسلم (١٠٢).

غريب الحديث☆ (الجيوب) "جیب" کی جمع "گریبان"۔ (دعوى الجاهلية) "جاہلیت کے بول بین کرنا"۔

فقه الحديث☆ ❶ (لیس منا) "وہ ہم میں سے نہیں" یعنی ایسے کام کرنے والا شخص اسلام اور مسلمانوں کے طریقے پر نہیں۔ یہ تتنی شدید وعید ہے' پس ایسے شخص سے اعراض اور ترک تعلق جائز ہے۔

❷ بین کرنا، گریبان چاک کرنا اور چہرے کو پیٹنا اور ماتم وغیرہ کرنا حرام ہے۔ جاہلیت کے بول بولنے سے مراد بین کرنا ہے یعنی ایسے کہنا: ہائے میرے شیر! میرے سر کے تاج! بچوں کو کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہو' وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کی باتوں کو جاہلیت کی باتیں قرار دیا گیا ہے' یعنی اس طرح کی باتیں کرنا اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا اسلامی طریقے کے خلاف ہے۔

١٦٥٩ ۔ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَى، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ،

۱۶۵۹۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے اور ان پر غشی طاری ہوگئی' ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَقْبَلَتْ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا؛ فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِىءَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِيءَ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقَّةِ. متفقٌ عليه.

((الصَّالِقَةُ)): الَّتِي تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنِّيَاحَةِ وَالنَّدْبِ ((وَالْحَالِقَةُ)): الَّتِي تَحْلِقُ رَأْسَهَا عِنْدَ الْمُصِيبَةِ. ((وَالشَّاقَّةُ)): الَّتِي تَشُقُّ ثَوْبَهَا.

وہ بلند آواز سے رونے لگی اور حضرت ابوموسی (بے ہوشی کی وجہ سے) اسے منع نہ کر سکے' جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا: میں اس سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے' بے شک رسول اللہ! صالقہ، حالقہ اور شاقہ عورت سے بیزار ہیں۔ (متفق علیہ)

(الصالقة) ''وہ عورت جو بلند آواز سے بین کرے''۔ (الحالقة) ''وہ عورت جو کسی مصیبت کے وقت اپنا سر منڈا لے''۔ (الشاقة) ''وہ عورت جو اپنے کپڑے پھاڑ لے''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱٦٥ ـ فتح)، ومسلم (۱۰٤).

غريب الحديث ☆ (حجر) ''گود''۔ (أفاق) ''بے ہوشی سے افاقہ ہوا''۔ (الرنة) ''بلند آواز سے رونا''۔ (الندب) ''میت کے اوصاف بیان کرنا''۔

فقه الحديث ☆ ❶ کسی مصیبت کے وقت بین کرنا، سر کے بال مونڈنا اور گریبان وغیرہ چاک کر لینا حرام ہے۔

❷ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ایسے شخص سے بیزاری کا اظہار کرنا چاہیے جس سے رسول اللہؐ نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ صحابہ کرام ؓ نے اس کا عملی مظاہرہ کیا۔

۱٦٦٠ ـ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). متفقٌ عليه.

۱۶۶۰۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص پر بین کیا جائے اسے اس بین کیے جانے کی وجہ سے قیامت والے دن عذاب دیا جائے گا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱٦۰ ـ فتح)، ومسلم (۹۳۳).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۶۵۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱٦٦۱ ـ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ ـ بِضَمِّ النُّونِ وَفَتْحِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۱۔ حضرت ام عطیہ نسیبہ ؓ (نون پر پیش اور زبر' دونوں طرح مروی ہے) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت یہ عہد لیا کہ ہم بین نہیں کریں گی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱۷٦ ـ فتح)، ومسلم (۹۳٦).

فقه الحديث ☆ ❶ عورتوں سے بیعت لینا جائز ہے اور یہ بیعت زبانی کلامی ہوتی تھی' رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی غیر محرم عورت کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیا' بیعت کے وقت یا کسی دیگر موقع پر' پس غیر محرم عورتوں سے ہاتھ ملانا حرام ہے۔

❷ محرمات کے ترک کرنے پر بیعت لینا مستحب ہے۔

❸ بیعت ایک شرعی عقد اور میثاق ربانی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر لیا جاتا ہے۔

❹ بین کرنا ایک جاہلانہ طریقہ ہے' اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ جاہلانہ رسم ورواج سے کنارہ کش رہے۔

❺ بین کرنا مرد وزن دونوں کے لیے حرام ہے لیکن چونکہ زیادہ تر خواتین اس کا ارتکاب کرتی ہیں اس لیے خصوصی طور پر ان سے اس کے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی بیعت لی۔

١٦٦٢۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ تَبْكِي، وَتَقُولُ: وَاجَبَلَاهُ، وَاكَذَا، وَاكَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ. فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: أَنْتَ كَذٰلِكَ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی بہن رونے لگی اور وہ کہتی تھی: ہائے اے پہاڑ! ہائے ایسے اور ایسے! وہ ان کی خوبیاں شمار کرتی تھی۔ حضرت نعمان بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو بھی کہا اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم اسی طرح ہی ہو؟! (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٧/ ٥١٦ ـ فتح).

غریب الحدیث☆ **(تعدد عليه)** ''وہ (جاہلی طریقے کے مطابق) ان کے اوصاف گن رہی تھی''۔ **(أأنت كذلك)** ''کیا تم اسی طرح ہی ہو؟'' یہ سوال انکاری توبیخ کے لیے ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ میت کے لیے بین کرنا حرام ہے۔

❷ ایسی صفات کا بیان کرنا حرام ہے جو بندے میں نہ ہوں۔

❸ بین کرنے پر گرفت ہو سکتی ہے۔

١٦٦٣۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَكْوٰى، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، وَجَدَهُ فِي غَشْيَةٍ فَقَالَ: ((أَقَضٰى؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَبَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا، قَالَ: **((أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا))** وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ **((أَوْ يَرْحَمُ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی معیت میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ ان کے پاس گئے تو وہ غشی کی حالت میں تھے' آپ نے فرمایا: ''کیا یہ فوت ہو گئے ہیں؟'' صحابہ نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! پس رسول اللہ ﷺ رو پڑے۔ جب لوگوں نے نبی ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ وہ تو اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے'' اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا ''یا رحم فرماتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۹۲۵) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦٦٤۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۶۴۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بین کرنے والی اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت والے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کا کرتہ اور خارش کی زرہ ہوگی''۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩٣٤).

غريب الحديث☆ **(السربال)** ''قمیص، کرتہ''۔ **(قطران)** ''تارکول''۔ **(الجرب)** ''خارش''۔

فقه الحديث☆ ❶ بین کرنے کی حرمت۔

❷ توبہ کی قبولیت موت سے پہلے ہی ممکن ہے۔

❸ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے' بین کرنے والی کے آنسو تارکول کی طرح آگ بھڑکانے کا کام کریں گے۔

١٦٦٥ - وَعَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ التَّابِعِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ: أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا، وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا، وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعْرًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

١٦٦٥۔ حضرت اسید بن ابو اسید تابعی بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے بتایا کہ بھلائی کے وہ کام جن سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم ان کاموں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں (وہ یہ ہیں): ہم چہرہ نہ نوچیں، ہلاکت کی بددعا نہ کریں، گریبان چاک نہ کریں اور ہم بال نہ بکھیریں۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (٣١٣١) بإسناد حسن كما قال المصنف رحمه الله.

غريب الحديث ☆ **(أن لا نخمش)** ''ہم اپنا چہرہ نہ نوچیں یعنی چہرہ نہ پیٹیں''۔ **(لا ندعو ويلا)** ''ہم ہلاکت کی بددعا نہ کریں''۔ **(أن لا ننشر شعرا)** ''بال نہ بکھیریں''۔

فقه الحديث☆ ❶ چہرہ نوچنا' بین کرنا اور بال بکھیرنا حرام ہے۔

❷ ترک محرمات اور فعل طاعات پر بیعت لینا جائز ہے۔

١٦٦٦ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ، فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ، فَيَقُولُ: وَاجَبَلَاهُ، وَاسَيِّدَاهُ، أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ: أَهٰكَذَا كُنْتَ؟!)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

((اللَّهْزُ)): الدَّفْعُ بِجُمْعِ الْيَدِ فِي الصَّدْرِ.

١٦٦٦۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی فوت ہو جاتا ہے اور اس پر رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا اس طرح کے اور الفاظ تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو اسے سینے میں مکے (گھونسے) مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا؟!'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

(اللهز) ''سینے میں مکا مارنا''۔

توثيق الحديث☆ صحيح لغيره ـ أخرجه الترمذي (١٠٠٣)، وابن ماجه (١٥٩٤).

اس حدیث کی سند حسن ہے لیکن اسی باب میں سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے' جو اس کی شاہد ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ بین کرنا حرام ہے۔

❷ جس شخص کو معلوم ہو کہ ہمارے گھر یا معاشرے میں بین کرنے کا رواج ہے اور پھر وہ انہیں اس سے منع نہیں کیا کرتا تھا تو ایسے شخص سے مرنے کے بعد اس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے۔

١٦٦٧ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

١٦٦٧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)). رواه مسلم.

فرمایا: ''لوگوں میں دو چیزیں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث ہیں: نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۷۸) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٠٣ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِينَ وَالْعَرَّافِ، وَأَصْحَابِ الرَّمْلِ، وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصَى وَبِالشَّعِيرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

۳۰۳۔ باب: کاہنوں، نجومیوں، قیافہ شناسوں، اصحاب رمل اور کنکریوں اور جو وغیرہ کے ذریعے سے پرندوں کو اڑا کر نیک شگونی یا بدشگونی لینے والوں کے پاس جانے کی ممانعت

١٦٦٨ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ، فَيَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۶۸۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے کاہنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کی کچھ بھی حیثیت نہیں''۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ بعض اوقات ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاتے ہیں تو وہ صحیح نکلتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حق کی بات جو صحیح نکلتی ہے وہ ہے جسے جن اچک لیتا ہے اور اسے اپنے (کاہن) دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر وہ اس ایک سچی بات کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتے ہیں''۔ (متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَيَسْتَرِقُ الشَّيْطَانُ السَّمْعَ، فَيَسْمَعُهُ، فَيُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ)).

اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور اس امر کے بارے میں بات کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہوتا ہے' پس شیطان اس بات کو چوری سے سن لیتا ہے اور اسے کاہنوں تک پہنچا دیتا ہے پھر وہ اپنی طرف سے سو جھوٹ اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں''۔

قَوْلُهُ: ((فَيَقُرُّهَا)) هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ، وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّاءِ. أَيْ: يُلْقِيهَا. ((وَالْعَنَانُ)) بِفَتْحِ الْعَيْنِ.

(فیقرھا) یاء پر زبر' قاف اور راء پر پیش' یعنی ''وہ ڈال دیتا ہے''۔
(العنان) عین پر زبر ''بادل''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۲۱٦، ۵۹۵ ـ فتح)، ومسلم (۲۲۲۸).

غريب الحديث☆ (الخطف) ''اچک لینا''۔ (ولیه) ''اس کا دوست'' یعنی کاہن جو جن کا دوست ہوتا ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ کاہنوں کے پاس جانا حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ کاہنوں کی بات کی تصدیق نہیں کرنی چاہیے' اگرچہ ان کی کوئی بات سچی بھی ثابت ہو۔
❸ کاہن کی جو بات سچی ہوتی ہے وہ شیطان نے چوری چھپے فرشتوں سے سنی ہوتی ہے اور وہ جن کو القا کر دیتا ہے۔
❹ جن انسانوں میں سے اپنے دوست بنا لیتے ہیں۔
❺ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے جن آسمان دنیا تک پہنچ جاتے تھے اور وہاں سے باتیں سن آتے تھے لیکن آپ کی بعثت کے بعد ان کا جانا ممنوع قرار پایا اور انہیں شہاب ثاقب مارے جاتے ہیں۔
❻ پرندوں کو اڑا کر نیک شگونی یا بدشگونی لینا حرام ہے' وہ اس طرح کہ پرندے کو کنکری مار کر یا جو وغیرہ ڈال کر انہیں اڑانا' وہ اگر دائیں طرف اڑیں تو نیک شگون اور اگر بائیں طرف اڑیں تو بدشگون لینا۔ حدیث میں مذکور تمام قسم کے لوگوں کے پاس جانا اور ان سے مستقبل کے حالات پوچھنا اور ان کی تصدیق کرنا وغیرہ یہ سب حرام ہیں۔

١٦٦٩۔ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَصَدَّقَهُ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا)). رواه مسلم.

۱۶۶۹۔ حضرت صفیہ بنت ابی عبید نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک سے روایت کرتی ہیں کہ نبی نے فرمایا: ''جو شخص کسی نجومی یا پیشین گو کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے پھر اس کی تصدیق کرے تو ایسے شخص کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں کی جائے گی''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٢٣٠).

غريب الحديث☆ (العراف) ''غیبی امور کے جاننے کا دعویدار' کسی شخص کی گم شدہ چیز کے متعلق بتانے والا''۔

فقه الحديث☆ ❶ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانا حرام ہے۔
❷ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانا ہی مہلک ہے' خواہ جانے والا ان کی تصدیق نہ کرے اور ان کی تصدیق کرنا تو کفر ہے اور ان کے پاس صرف جانے سے عمل اور ثواب باطل ہو جاتا ہے' جس طرح بعض لوگ چوری کا سراغ لگانے یا اپنے کسی بھی مشن میں کامیابی کے بارے میں پوچھنے کے لیے ان کے پاس جاتے ہیں اور پھر ان کی ہدایات کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ یہ سب حرام ہے' غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔
❸ کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانے سے چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی یعنی اس کا اجر و ثواب اور اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں لیکن اس کا فرض ادا ہو جائے گا' کسی بھی اہل علم نے اسے دوبارہ پڑھنے کا نہیں کہا۔

١٦٧٠۔ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ، وَالطَّرْقُ، مِنَ الْجِبْتِ)).

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وقَالَ: الطَّرْقُ، هُوَ الزَّجْرُ، أَيْ: زَجْرُ الطَّيْرِ، وَهُوَ أَنْ يَتَيَمَّنَ أَوْ يَتَشَاءَمَ بِطَيَرَانِهِ، فَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَمِيْنِ، تَيَمَّنَ، وَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَمَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: ((وَالْعِيَافَةُ)):

۱۶۷۰۔ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عیافہ، طیرہ اور طرق سب جبت سے ہیں''۔

(ابوداود نے اسے حسن سند سے روایت کیا ہے اور فرمایا: ''طرق'' کا معنی ہے پرندے کا اڑانا کہ وہ اڑ کر دائیں جانب جاتا ہے یا بائیں جانب' اگر تو وہ اپنی دائیں طرف اڑے تو اسے نیک شگون سمجھتے اور اگر وہ اپنی بائیں جانب اڑے تو پھر وہ اسے بدشگون سمجھتے تھے۔ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخط۔

قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي ((الصَّحَاحِ)): الْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ.

ابوداؤد نے فرمایا: العيافة کے معنی ہیں ''لکیر کھینچنا''۔

جوہری نے ''صحاح'' (لغت کی کتاب) میں کہا (الجبت) ایسا کلمہ ہے جس کا اطلاق صنم، کاہن اور ساحر اور اس طرح کے دیگر لوگوں پر ہوتا ہے۔

توثيق الحديث☆ ضعيف ۔ أخرجه أبو داود (۳۹۰۷)، وأحمد (۳/ ۴۷۷) .

اس کی سند میں حیان بن علاء راوی مجہول ہے' جس وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

غريب الحديث☆ (الطيرة) ''فال لینا''۔

فقه الحديث☆ یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے قابل استدلال نہیں۔ بہر حال ''العیافہ'' لکیر کھینچنا بھی فال لینے کا ایک طریقہ تھا کہ نجومی یا کاہن کسی شخص کے کہنے پر زمین کے نرم حصے میں گنے بغیر تیزی سے لکیریں کھینچتا پھر انہیں دو دو کر کے مٹاتا اگر آخر پر دو لکیریں رہ جاتیں تو اسے کامیابی کی اور اگر آخر پر ایک لکیر رہ جاتی تو اسے ناکامی کی علامت تصور کیا جاتا۔ بہر حال اس طرح کے جتنے بھی طریقے ہیں وہ حرام ہیں۔

۱۶۷۱ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ)).

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۶۷۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے علم نجوم میں سے کچھ حصہ سیکھا تو اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا' وہ جس قدر علم نجوم میں بڑھتا گیا اسی قدر جادو میں بڑھتا گیا''۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ۔ أخرجه أبو داود (۳۹۰۵)، وابن ماجه (۳۷۲۶)، وأحمد (۱/ ۲۲۷، ۳۱۱) .

غريب الحديث☆ (اقتبس) ''سیکھا' حاصل کیا''۔ (شعبة) ''حصہ''۔

فقه الحديث☆ ❶ جادو کا علم سیکھنا کفر ہے اور یہ مہلکات میں سے ہے۔

❷ علم نجوم کی تمام قسموں سے منع کیا گیا ہے' اس لیے کہ یہ بھی جادو کی ایک قسم ہے' نجومی ستاروں سے قیافے لگاتے ہیں' ان کی چال اور ان کے مقام طلوع سے اندازہ لگا کر مستقبل کے حالات کے بارے میں بتاتے ہیں۔

❸ نجومیوں کی باتوں کو سچ نہیں سمجھنا چاہیے' یہ بھی مکار قسم کے جادوگر ہیں۔

❹ علم فلکیات علم نجوم سے مختلف ہے کیونکہ علم نجوم میں تو پیش گوئیاں کی جاتی ہیں جو علم غیب سے متعلق ہوتی ہیں اور علم غیب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے جبکہ علم فلکیات میں سورج کے طلوع و غروب اور زوال وغیرہ کے اوقات کا تعین کیا جاتا ہے۔

۱۶۷۲ ۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: ((فَلَا تَأْتِهِمْ)) قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِي صُدُوْرِهِمْ، فَلَا يَصُدُّهُمْ)) قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ

۱۶۷۲۔ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا عہد جاہلیت ابھی قریب ہی ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق عطا فرمادی ہے اور ہم میں سے بعض آدمی کاہنوں کے پاس جاتے ہیں (ان کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان کے پاس نہ جانا''۔ میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ وہ چیز ہے جسے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخُطُّونَ؟ قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ، فَذَاكَ)). رواه مسلم.

اپنے سینوں میں پاتے ہیں لیکن یہ انہیں (کام وغیرہ کرنے سے) نہ روکے''۔ میں نے عرض کیا اور ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (اور ان کے ذریعے فال لیتے ہیں؟) آپ نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے' پس جس کی لکیر ان کی لکیر کے موافق ہوگئی وہ درست ہے''۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۷) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦٧٣ ـ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ)). متفقٌ عليه.

۱۶۷۳۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٤٢٦ ـ فتح)، ومسلم (١٥٦٧).

غریب الحدیث ☆ (ثمن الكلب) ''کتے کی قیمت'' یعنی کتے کو فروخت کر کے قیمت وصول کرنا۔ (البغی) ''زانیہ''۔ (مهر البغی) ''زانیہ کی کمائی''۔ اسے مہر اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اس مال کے عوض اپنے آپ کو اس زانی شخص کے سپرد کرتی ہے۔ (حلوان الکاهن) ''کاہن کی شیرینی'' یعنی کاہن جو مستقبل کے بارے میں خوشخبری سناتا ہے' اسے جو ہدیہ اور نذرانہ دیا جاتا ہے وہ اس کی شیرینی ہے۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ کتے کو بیچنا اور اس کی قیمت وصول کرنا حرام ہے اور جو شخص کتے کی قیمت طلب کرے اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دینا چاہیے۔ حدیث کے عمومی حکم سے ہر قسم کے کتے کی قیمت وصول کرنا منع ہے خواہ وہ شکاری کتا ہو یا حفاظت کے لیے رکھا ہوا۔

❷ کتے کی قیمت' زانیہ کی کمائی جو وہ اس زنا کے بدلے میں وصول کرتی ہے اور کاہن کے ہدیے اور نذرانے یہ سب کسب خبیث ہیں۔

٣٠٤ ـ بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ

۳۰۴۔ باب: بدشگونی لینے کی ممانعت

زمانہ جاہلیت میں لوگ پرندوں اور ہرن وغیرہ کے ذریعے شگون لیا کرتے تھے' وہ پرندے کو اڑاتے یا ہرن کو بھگاتے' اگر وہ اپنی دائیں جانب مڑتے تو اس سے نیک شگون لیتے اور اگر وہ بائیں طرف مڑتے تو اس سے بدشگون لیتے تھے لیکن شریعت نے اسے حرام قرار دیا اور ان سب طریقوں کو باطل قرار دیا۔

فِيهِ الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

اس باب میں وہ حدیثیں ہیں جو ماقبل باب میں بیان ہوئی ہیں اور چند مزید احادیث درج ذیل ہیں:۔

١٦٧٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ)) قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: ((كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ)). متفقٌ عليه.

۱۶۷۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی ہے نہ بدشگونی لینے کی کوئی حیثیت ہے لیکن مجھے فال اچھی لگتی ہے''۔ صحابہ نے عرض کیا: فال سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اچھی بات''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٢١٤ ـ فتح)، ومسلم (٢٢٢٤).

غریب الحدیث ☆ (لا عدوی) ''کوئی بیماری متعدی نہیں''۔ (الفأل) ''اچھی بات سننا اور اس سے اچھی امید وابستہ کرنا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحدیث ☆ ❶ ''کوئی بیماری متعدی نہیں'' اس میں اس چیز کی نفی اور اس عقیدے کا ابطال مقصود ہے کہ ایک مریض سے دوسرے لوگ مریض ہو جاتے ہیں بلکہ بیماری تو اللہ کی مشیت کے تحت لگتی ہے۔ اگر بنیادی طور پر مرض متعدی ہوتا تو پھر اگر ایک گھر کے کسی فرد کو وہ بیماری لگی ہوئی ہے تو پھر گھر کے تمام افراد اور ہسپتال کے پورے سٹاف کو وہ مرض لگنا چاہیے جبکہ ایسا نہیں ہوتا۔ پس عقیدے کی درستی کے ساتھ اس قسم کے مریض سے احتیاط کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں' جیسا کہ آپ نے فرمایا: ''مجذوم سے ایسے بھاگو جس طرح شیر سے بھاگا جاتا ہے'' لیکن عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ ہر کام اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے' کوئی بیماری متعدی ہے نہ کسی دوا میں شفا ہے۔

❷ بدشگونی لینا بھی منع ہے' اس سے بھی عقیدہ توحید کمزور پڑتا ہے بلکہ یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ جو ہوگا اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوگا۔

❸ اچھی بات کرنا اور اچھی بات سننا جس سے دل کو تسلی ہو' جائز ہے۔

❹ مسلمانوں کو خوشخبری سنانا جائز ہے' اس سے دل کو تسلی ملتی ہے اور مایوسی ختم ہوتی ہے۔

١٦٧٥ ـ وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَإِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ، فَفِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)). متفقٌ عليه.

۱۶۷۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی ہے نہ بدشگونی لینے کی کوئی حقیقت ہے' اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ گھر میں' عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٢١٢ ـ فتح)، ومسلم (٢٢٢٥).

غریب الحدیث ☆ (الشوم) ''نحوست، برائی''۔

فقه الحدیث ☆ ❶ اس حدیث میں بھی کسی بیماری کے متعدی ہونے اور بدشگونی لینے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں لہٰذا کسی وسوسے کا شکار ہو کر اپنے عقیدے کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔

❷ کوئی بھی چیز بذات خود منحوس نہیں البتہ بعض چیزیں اپنی صفات کی وجہ سے بعض لوگوں کے لیے منحوس یعنی تکلیف کا باعث ہو سکتی ہیں۔ اس لیے آپ نے کسی بھی چیز کے منحوس ہونے کی نفی فرمائی' کوئی بھی چیز منحوس نہیں۔

١٦٧٦ ـ وعن بُرَيْدَةَ رضي الله عنه أن النبيّ ﷺ كان لا يتطيّر. رواه أبو داود بإسنادٍ صحيح.

۱۶۷۶۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

توثیق الحدیث ☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٩٢٠)، وأحمد (٥/ ٣٤٧).

فقه الحدیث ☆ رسول اللہ کی اقتدا و اتباع میں بدشگونی نہیں لینی چاہیے۔

١٦٧٧ ـ وعن عُرْوَةَ بن عامرٍ رضي الله عنه قال: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عند رسول الله ﷺ فقال: ((أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ)). حديثٌ صحيحٌ رواه أبو داود بإسنادٍ صحيح.

۱۶۷۷۔ حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے فال لینے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ان میں سب سے اچھی چیز تو نیک فال ہے اور بدشگونی کسی مسلمان کو (کسی کام کے کرنے سے) نہ روکے' پس جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناگوار گزرے تو اسے یہ کلمات کہنے چاہییں ''اے اللہ! تمام بھلائیاں صرف تو ہی لاتا ہے اور تمام تکلیفیں صرف تو ہی دور کرتا ہے' نیز برائی سے بچنا اور نیکی کرنا محض تیری ہی توفیق سے ممکن ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (٣٩١٩) بإسناد ضعيف.

یہ حدیث ضعیف ہے، اس لیے کہ اس کی سند میں عروہ بن عامر مختلف فیہ اور حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور عن سے روایت کرتا ہے۔ پس ضعیف حدیث قابل حجت نہیں۔

٣٠٥ـ بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ الْحَيْوَانِ فِي بِسَاطٍ أَوْ حَجَرٍ أَوْ ثَوْبٍ أَوْ دِرْهَمٍ، أَوْ مِخَدَّةٍ، أَوْ دِينَارٍ، أَوْ وِسَادَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَتَحْرِيمِ اتِّخَاذِ الصُّورَةِ فِي حَائِطٍ وَسِتْرٍ وَعِمَامَةٍ وَثَوْبٍ وَنَحْوِهَا، وَالْأَمْرِ بِإِتْلَافِ الصُّوَرِ

۳۰۵۔ باب: بستر، پتھر، کپڑے، درہم و دینار اور تکیے وغیرہ پر کسی جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت، اسی طرح دیوار، پردے، عمامے اور کپڑے وغیرہ پر تصویر بنانے کی حرمت اور تصویروں کو تلف کرنے کا حکم

١٦٧٨ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ)) متفق عليه.

۱۶۷۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت والے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی تھیں اب انہیں زندہ کرو۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٨٢ ـ ٣٨٣ ـ فتح)، ومسلم (٢١٠٨).

فقه الحديث☆ ❶ تصویر بنانے کی تمام صورتیں حرام ہیں خواہ وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرے کے ذریعے' اس لیے کہ حدیث میں ہاتھ اور کیمرے کی کوئی تخصیص نہیں۔

❷ جاندار چیزوں کی تصویر بنانا حرام ہے جبکہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے۔

❸ حرمت تصویر کی علت یہ ہے کہ مصور تخلیق کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے' حالانکہ کہ خالق حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں جب کہ مصور اللہ تعالیٰ کی صفت خالق میں شریک ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

❹ اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والوں کو عذاب سے دوچار کرے گا اور فرمائے گا کہ تم نے جن جن چیزوں کی تصویریں بنائیں اب ان میں روح پھونکو اور انہیں زندہ کرو۔ لیکن وہ کیسے زندہ کرسکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور ان کی عاجزی ظاہر کرے گا۔

❺ البتہ ضرورت کے تحت تصویر بنانا جائز ہے جیسے شناختی کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ کے لیے۔

١٦٧٩ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي

۱۶۷۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے گھر کی ڈیوڑھی یا طاقچے پر ایک پردہ ڈالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، تَلَوَّنَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ)) قَالَتْ: فَقَطَعْنَاهُ، فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ. متفقٌ عليه.

((الْقِرَامُ)) بِكَسْرِ الْقَافِ، هُوَ: السِّتْرُ. ((وَالسَّهْوَةُ)) بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ: الصُّفَّةُ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ، وَقِيْلَ: هِيَ الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

ہوا تھا، جس پر تصویریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کے مشابہ چیزیں بنانے کی کوشش کرتے ہیں''۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: ہم نے اس (پردے) کے ٹکڑے کر دیے اور اس کے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔ (متفق علیہ)

(القرام) قاف کے نیچے زیر ''پردہ''۔ (السھوۃ) سین پر زبر، گھر کے سامنے ڈیوڑھی یا چبوترہ وغیرہ اور بعض نے کہا طاقچہ یا روشن دان جو دیوار میں ہوتا ہے۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۶۵۰) ملاحظہ فرمائیں۔

١٦٨٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ. متفقٌ عليه.

۱۶۸۰۔ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر مصور جہنمی ہے، اس کی ہر تصویر کے بدلے میں جو اس نے بنائی ہوگی، ایک شخص بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا''۔ حضرت ابن عباس ؓ نے (سائل سے) فرمایا: اگر تم نے ضرور ہی تصویر بنانی ہے تو پھر درخت کی اور بے جان چیز کی تصویر بناؤ۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٤١٦ ـ فتح)، ومسلم (٢١١٠).

فقه الحديث ☆ ❶ قیامت والے دن تصویر بنانے والوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ تم نے جو چیزیں بنائی تھیں ان میں روح پھونکو اور وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

❷ درختوں اور بے جان چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے۔

١٦٨١ ـ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا، كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). متفقٌ عليه.

۱۶۸۱۔ حضرت ابن عباس ؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو قیامت والے دن اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ روح پھونکنے کی استطاعت نہیں رکھے گا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٩٣ ـ فتح)، ومسلم (٢١١٠) (١٠٠).

غريب الحديث ☆ (كلف) ''اسے مجبور اور پابند کیا جائے گا''۔ (ليس بنافخ) ''وہ روح پھونکنے کی استطاعت نہیں رکھے گا''۔

فقه الحديث ☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصویر بنانے والوں کے لیے وعید ہے کہ وہ انہیں قیامت والے دن رسوا کرے گا اور انہیں کہے گا اس میں روح پھونکو، لیکن وہ یہ کام کیسے کر سکیں گے!! جس سے ان کی عاجزی ظاہر ہوگی پھر انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٨٢ـ وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((إنّ أشدّ النّاس عذابًا يوم القيامة المصوّرون)). متفق عليه.

۱۶۸۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت والے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٩٣ ـ فتح)، ومسلم (٢١٠٩).

فقه الحديث☆ تصویر بنانے والے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

١٦٨٣ـ وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((قال الله تعالى: ومن أظلم ممّن ذهب يخلق كخلقي! فليخلقوا ذرّةً أو ليخلقوا حبّةً، أو ليخلقوا شعيرةً)). متفق عليه.

۱۶۸۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرتا ہے! پس انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ ہی پیدا کردیں یا ایک دانہ پیدا کردیں یا پھر ایک جو (کا دانہ) ہی پیدا کر دکھائیں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٨٥ ـ فتح)، ومسلم (٢١١١).

غريب الحديث☆ (يخلق كخلقي) ''وہ میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرتا ہے'' یہ تشبیہ شکل وصورت بنانے کے لیے ہے ہر جہت کے لحاظ سے نہیں۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنا یعنی جس طرح اللہ نے حقیقی طور پر چیزوں کو پیدا فرمایا ہے' تصویریں بنا کر اس طرح کی چیزیں بنانے کو اللہ کی تخلیق کے مشابہ قرار دیا گیا ہے اس لیے ایسا کرنا حرام ہے خواہ مصور کی اس طرح کی نیت ہو یا نہ ہو۔ اس سے تصویر بنانے والوں کے کام کی شدید قباحت ظاہر ہوتی ہے۔

❷ ہر طرح کی جاندار چیز کی تصویر بنانا حرام ہے۔

❸ تصویر بنانے والوں کے عجز کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ تو ایک ذرہ، چیونٹی، کوئی دانہ یا ''جو'' وغیرہ بھی نہیں بنا سکتے۔

❹ رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کا بیان ہے کہ پوری دنیا مل جائے تو وہ اللہ کی پیدا کردہ کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز بنانے پر بھی قادر نہیں اور یہ قیامت تک کے لیے پیشین گوئی ہے' اس میں ذرا تبدیلی نہیں آسکتی۔

١٦٨٤ـ وعن أبي طلحة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: ((لا تدخل الملائكة بيتًا فيه كلبٌ ولا صورةٌ)). متفق عليه.

۱۶۸۴۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا کوئی تصویر ہو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٣٨٠ ـ فتح)، ومسلم (٢١٠٦).

فقه الحديث☆ ❶ شکاری کتے یا حفاظت پر مامور کتوں کے علاوہ بلا مقصد کتے گھر میں رکھنا حرام ہے۔

❷ دیواروں پر تصویریں لٹکانا حرام ہے لیکن افسوس کہ اب تصویروں کو لٹکانا گھر یا دفتر کی زینت کا ضروری حصہ بن چکا ہے۔

❸ ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں جاتے'' اس سے مراد صرف رحمت کے فرشتے ہیں جو گھر والوں کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جبکہ بندوں کی حفاظت پر مامور فرشتے تو بندوں سے جدا اور الگ نہیں ہوتے۔

١٦٨٥ـ وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال:

۱۶۸۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعد رسول اللّٰہ ﷺ جبریل ان یاتیہ، فراث علیہ حتی اشتد علی رسول اللّٰہ ﷺ، فخرج فلقیہ جبریل فشکا الیہ، فقال: انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ. رواہ البخاری.

((راث)): ابطا، وھو بالثاء المثلثۃ.

نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کا وعدہ کیا لیکن انھوں نے تاخیر کردی حتیٰ کہ یہ تاخیر رسول اللہ ﷺ پر گراں گزری۔ پس آپ باہر تشریف لائے تو جبرائیل علیہ السلام آپ کو ملے' آپ نے ان سے تاخیر کی شکایت کی تو انھوں نے فرمایا: ''ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا کوئی تصویر ہو''۔ (بخاری)

(راث) ''تاخیر کی''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳۹۱ ـ فتح).

۱۶۸۶ـ **وعن** عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت: واعد رسول اللّٰہ ﷺ جبریل علیہ السلام فی ساعۃ ان یاتیہ، فجاءت تلک الساعۃ ولم یاتہ! قالت: وکان بیدہ عصا، فطرحہا من یدہ وھو یقول: **((ما یخلف اللّٰہ وعدہ ولا رسلہ))** ثم التفت، فاذا جرو کلب تحت سریرہ. فقال: **((متی دخل ھذا الکلب؟))** فقلت: واللّٰہ! ما دریت بہ، فامر بہ فاخرج، فجاءہ جبریل علیہ السلام: فقال رسول اللّٰہ ﷺ: **((وعدتنی، فجلست لک ولم تاتنی))** فقال: منعنی الکلب الذی کان فی بیتک، انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ. رواہ مسلم.

۱۶۸۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کسی گھڑی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کا وعدہ کیا' پس وہ وقت موعود تو آ گیا لیکن حضرت جبریل علیہ السلام تشریف نہ لائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمانے لگے: ''اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف کرتا ہے اور نہ اس کے رسول''۔ پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا ایک بچہ تھا' آپ نے فرمایا: ''یہ کتا کب آیا تھا؟'' پس میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے تو اس کے بارے میں کوئی پتا نہیں۔ پس آپ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے باہر نکال دیا گیا۔ تب جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے مجھ سے آنے کا وعدہ کیا تھا' میں آپ لیے بیٹھا رہا لیکن آپ میرے پاس نہیں آئے''۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: مجھے اس (پلّے) نے آنے سے روک دیا تھا جو آپ کے گھر میں تھا' اس لیے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا تصویر ہو۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۲۱۰۴).

فقه الاحادیث☆ ❶ گھروں میں تصویریں یا کتے رکھنا امور خبیثہ میں سے ہے' جس کی وجہ سے رحمت کے فرشتے دور چلے جاتے ہیں۔

❷ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ اس دور میں تصویریں بنانا اور کتے پالنا عیسائیوں اور کافروں کا شعار ہے لیکن مسلمان بھی ان کی نقالی میں یہ کام کرتے ہیں اور پھر اسے ترقی پسند اور ترقی یافتہ ہونے کی علامت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے ڈرائنگ روم اور دفاتر میں قد آور تصاویر آویزاں کی جاتی ہیں اور کہیں پورٹریٹ لگائے جاتے ہیں' کسی نے حصول برکت کے لیے اپنے کسی بزرگ کی تصویر لٹکائی ہوتی ہے حالانکہ تصویر کا لٹکانا تو رحمت و برکت سے محرومی کا ذریعہ ہے کہ وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ناراضی سے بچائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ وعدے کی وفا واجب ہے۔

❹ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

١٦٨٧ - وَعَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ حَيَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ اَنْ لَا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۸۷۔ حضرت ابو ہیاج حیان بن حصین بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ وہ یہ ہے کہ تم ہر تصویر کو مٹا ڈالو اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دو۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩٦٩).

غريب الحديث☆ (طمستها) ''تم اسے مٹا ڈالو؛ اس کے نشانات بدل ڈالو''۔ (سويته) ''تم اسے زمین کے برابر کر دو''۔

فقه الحديث☆ ❶ قبروں کے بارے میں یہ مسئلہ ہے کہ انہیں سطح زمین سے زیادہ بلند نہ کیا جائے' اسی لیے ان پر عمارت بنانا اور انہیں پختہ کرنا حرام ہے۔

❷ تصویروں کو مٹانا اور پھاڑنا واجب ہے۔

❸ حکمرانوں کے لیے واجب ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں۔

❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی تطبیق و تبلیغ کے لیے صدق و امانت سے بھرپور جدوجہد کی۔

٣٠٦ - بَابُ تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ اِلَّا لِصَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ اَوْ زَرْعٍ

۳۰۶۔ باب: شکار یا مویشی یا کھیتی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھنے کی حرمت

١٦٨٨ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)). متفقٌ عليه.

وفي رِوَايَةٍ: ((قِيْرَاطٌ)).

۱۶۸۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص شکار یا مویشی کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: ''ایک قیراط کم ہو جاتا ہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٩/ ٦٠٨ - فتح)، ومسلم (١٥٧٤).

غريب الحديث☆ (اقتنى) ''تجارتی مقصد کے لیے کوئی چیز لینا'' یہاں اس سے مراد پالنا ہے۔ (الماشية) ''مویشی'' گائے، بکری اور اونٹ وغیرہ۔

١٦٨٩ - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا، فَاِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ

۱۶۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کھیتی یا مویشی کی حفاظت کے علاوہ (کسی اور مقصد کے تحت) کتا باندھا تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاشِيَةٍ)). متفقٌ عليه.

ہوتا رہتا ہے۔“ (متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ، وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ)).

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”جس شخص نے شکار یا مویشی یا زمین کی حفاظت کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتا پالا تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہتے ہیں۔“

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ٥ ـ فتح)، ومسلم (١٥٧٥) (٥٩).

فقه الحديث☆ ❶ بلاضرورت کتا رکھنے والے کے اجر سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے۔

❷ شکار، کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے۔

٣٠٧ـ بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعْلِيقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَكَرَاهِيَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

۳۰۷۔ باب: اونٹ یا دیگر جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے اور دوران سفر کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنے کی ممانعت

١٦٩٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ)). رواه مسلم.

۱۶۹۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔“ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢١١٣).

غريب الحديث☆ (لا تصحب) ”ساتھ نہیں ہوتے، رفاقت اختیار نہیں کرتے“۔ (رفقة) ”قافلہ“۔

١٦٩١ـ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۶۹۱۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: ”گھنٹی شیطان کا آلہ موسیقی ہے۔“ (ابوداود۔ صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه أبو داود (٢٥٥٦)۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث صحیح مسلم (۲۱۱۴) کی طرف منسوب ہے۔

غريب الحديث☆ (مزمار) ”آلہ موسیقی“ بانسری وغیرہ۔

فقه الحديث☆ ❶ فرشتے اس قافلے کے ساتھ شریک سفر نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔

❷ گھنٹی میں ناقوس (بگل) نصاریٰ کے ساتھ تشبیہ ہے۔

❸ گھنٹی آلہ موسیقی ہے جسے شیطان پسند کرتا ہے اور فرشتے اس سے دور بھاگتے ہیں' پس فرشتوں کی پسند والا کام کرنا چاہیے' اس سے یقیناً اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔

❹ گھنٹیاں لٹکانا حرام ہے' بالخصوص انہیں جانوروں کے گلے میں لٹکانا تو اور بھی حرام ہے۔

❺ موسیقی حرام ہے' اس لیے کہ یہ شیطان کی روح کی غذا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۸۔ بَابُ كَرَاهَةِ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيرُ أَوِ النَّاقَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ، فَإِنْ أَكَلَتْ عَلَفًا طَاهِرًا فَطَابَ لَحْمُهَا، زَالَتِ الْكَرَاهَةُ

۳۰۸۔ باب: جلالہ پر سوار ہونا منع ہے' جلالہ سے مراد گندگی کھانے والا اونٹ یا اونٹنی ہے' اگر وہ پاک چارہ کھائے اور اس کا گوشت پاک ہو جائے تو پھر ممانعت کا حکم باقی نہیں رہے گا

١٦٩٢ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۶۹۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٢٥٥٨) بإسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ گندگی کھانے والے جانوروں پر سوار ہونا مکروہ ہے' اس سے مراد ایسے جانور ہیں جن کی زیادہ تر خوراک گندگی ہوتی ہے اور یہ گندگی ان کے جسم کا حصہ بن جاتی ہے اور پھر ان کے جسم سے بد بو آتی ہے۔ پس ایسے جانوروں پر سوار ہونا اور ان کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ تھوڑی بہت گندگی کھانے والے جانور اس زمرے میں نہیں آتے' اس لیے کہ یہ ان کی عام خوراک نہیں ہوتی۔ ❷ اسلام دین نظافت ہے' اس نے طہارت و نظافت کی تاکید اور گندگی و نجاست سے بچنے کی بڑی تلقین کی ہے۔

۳۰۹۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْأَمْرِ بِإِزَالَتِهِ مِنْهُ إِذَا وُجِدَ فِيهِ، وَالْأَمْرِ بِتَنْزِيهِ الْمَسْجِدِ عَنِ الْأَقْذَارِ

۳۰۹۔ باب: مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اگر اس میں تھوک پڑا ہو تو اسے دور کرنے اور مسجد کو دیگر گندگیوں سے پاک رکھنے کا حکم

١٦٩٣ ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا**)). متفقٌ عليه.

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ تُرَابًا أَوْ رَمْلًا وَنَحْوَهُ، فَيُوَارِيهَا تَحْتَ تُرَابِهِ. قَالَ أَبُو الْمَحَاسِنِ الرُّوْيَانِيُّ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي كِتَابِهِ ((**الْبَحْرِ**)) وَقِيلَ: الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ، أَمَّا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطًا أَوْ مُجَصَّصًا، فَدَلْكُهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهِ أَوْ بِغَيْرِهِ كَمَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ الْجُهَّالِ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ

۱۶۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن (صاف) کر دینا ہے''۔ (متفق علیہ)

دفن کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا ریت وغیرہ ہو یعنی وہ کچی ہو تو پھر اسے مٹی کے نیچے چھپا دے۔ یہ بات ہمارے ساتھیوں میں سے ابو المحاسن رویانی نے اپنی کتاب ''البحر'' میں بیان کی ہے اور بعض نے کہا دفن کرنے سے مراد اسے مسجد سے باہر نکال دینا ہے لیکن جب مسجد پتھروں کی بنی ہوئی ہو یا چونا گچ ہو تو پھر جوتے یا جھاڑو وغیرہ کے ذریعے اسے وہاں مل دینا جیسا کہ بہت سے جاہل لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدفنٍ، بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيئَةِ وَتَكْثِيرٌ لِلْقَذَرِ فِي الْمَسْجِدِ، وَعَلَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَمْسَحَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهِ اَوْ بِيَدِهِ اَوْ غَيْرِهِ اَوْ يَغْسِلَهُ.

کرتے ہیں' ایسا کرنا تھوک کو دفن کرنا نہیں بلکہ گناہ میں زیادتی اور مسجد میں گندگی کو بڑھانا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو پھر اسے اس کے بعد اپنے کپڑے یا اپنے ہاتھ وغیرہ سے اسے صاف کرے یا پھر اسے دھو دے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۵۱۱ ـ فتح)، ومسلم (۵۵۲).

غريب الحديث☆ (البصاق) ''تھوک''۔ (دفنها) ''اسے دفن کرنا یا اسے صاف کرنا ہے''۔ (خطيئة) ''گناہ''۔

فقه الحديث☆ ❶ مساجد کو گندگی وغیرہ سے پاک صاف رکھنا اور ان کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا واجب ہے' اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔

❷ مساجد میں تھوکنا یا کسی بھی طور پر وہاں گندگی پھیلانا حرام ہے۔

❸ اگر کوئی شخص مسجد میں کوئی گندگی پھیلائے تو اسے فوراً اس کی صفائی کرنی چاہیے تاکہ وہ گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے۔

۱۶۹٤ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا، اَوْ بُزَاقًا، اَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ. متفقٌ عليه.

۱۶۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلے والی دیوار پر رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱/ ۵۰۹ ـ فتح)، ومسلم (۵٤۹).

غريب الحديث☆ (المخاط) ''رینٹ' جو غلاظت ناک سے نکلتی ہے''۔ (البزاق) ''تھوک''۔ (النخامة) ''بلغم''۔ (فحكه) ''اسے کھرچ کر صاف کر دیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ مسجد کی صفائی ستھرائی کرنی چاہیے اور اس کی عملاً ترغیب دلانی چاہیے۔

❷ برائی کو ہاتھ سے روکنا اور اس کی اصلاح کرنا سب سے بڑا درجہ ہے۔

❸ مسجد میں تھوکنا یا بلغم وغیرہ پھینکنا یا وہاں کسی بھی طور پر گندگی پھیلانا حرام ہے۔

۱٦۹۵ ـ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)) اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. رواه مسلم.

۱۶۹۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ مساجد پیشاب کرنے اور گندگی وغیرہ پھیلانے کے لیے نہیں ہیں' بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لیے ہیں'' یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۸۵).

غريب الحديث☆ (لاتصلح) ''اس کام کے لیے نہیں''۔

فقه الحديث☆ ❶ آدمی کا پیشاب نجس ہے۔

❷ مساجد کا احترام کرنا اور انہیں ہر قسم کی گندگی سے پاک رکھنا واجب ہے۔

❸ مساجد کو ذکر' نماز اور تلاوت قرآن کے ذریعے آباد کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ راوی نے روایت کے آخر میں فرمایا ((أو كما قال رسول الله ﷺ)) (یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) راوی یہ الفاظ حدیث بیان کرنے کے بعد احتیاط کے طور پر کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم نے ممکن حد تک امانت کے ساتھ حدیث بیان کر دی ہے' درست بات وہی جو آپ نے فرمائی۔ اس طرح کہنے سے وہ کذب کے گناہ سے محفوظ رہتے تھے۔ ایک طرف سلف صالحین کی یہ احتیاط اور دوسری طرف متعصب واعظین جو اپنے مسلک اور طریقے کو سچا اور درست ثابت کرنے کے لیے حدیث گھڑتے وقت یا صحیح حدیث کی تردید کرتے ہوئے ذرا نہیں ڈرتے۔

٣١٠ـ بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيْهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْإِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ

۳۱۰۔ باب: مسجد میں جھگڑا کرنے، آواز بلند کرنے، گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرنے، خرید و فروخت کرنے اور مزدوری وغیرہ کے معاملات کرنے کی ممانعت

١٦٩٦ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے چاہیے کہ یہ کہے "اللہ تعالیٰ تجھ پر یہ (چیز، حیوان وغیرہ) نہ لوٹائے" اس لیے کہ مساجد اس مقصد کے لیے نہیں بنائی جاتیں"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٥٦٨).

غريب الحديث☆ (ينشد) "اعلان کرتا ہے"۔ (الضالة) گم شدہ جانور وغیرہ۔

فقه الحديث☆ ❶ مسجد میں گم شدہ چیز یا جانور وغیرہ کا اعلان کرنا منع ہے۔

❷ مساجد عبادت اور ذکر و علم کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

❸ نمازیوں کو تشویش میں مبتلا کرنا حرام ہے۔

❹ نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا واجب ہے' جب اور جہاں کوئی خلاف شریعت کام ہوتا ہو اس کی مقدور بھر اصلاح کرنی چاہیے۔

❺ مسجد میں خرید و فروخت اور مزدوری وغیرہ کے معاملات طے کرنا منع ہے۔

١٦٩٧ـ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ؛ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

۱۶۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو "کہو اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت کو نفع مند نہ بنائے" اور جب تم کسی شخص کو (مسجد میں) کسی گمشدہ جانور یا چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو تو کہو "اللہ تعالیٰ اسے تم پر نہ لوٹائے"۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ صحیح ۔ أخرجه الترمذی (۱۳۲۱)، والدارمی (۱/ ۳۲۶)، والحاکم (۲/ ۵۶) وغیرھم.

غریب الحدیث☆ (یبتاع) ''خریدتا ہو''۔

فقه الحدیث☆ ❶ مسجد میں خرید وفروخت کرنا اورکسی گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرنا منع ہے۔

❷ اہل معاصی اور خواہش پرستوں کے خلاف بد دعا کرنا جائز ہے۔

❸ مساجد آخرت کے بازار ہیں' آخرت کے بازاروں میں امور دنیا کی خرید وفروخت کرنا آداب کے منافی ہے' اس لیے کہ امور دنیا کا امور آخرت سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۶۹۸۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَجَدْتَ، اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ)) رواه مسلم.

۱۶۹۸۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں اعلان کرتے ہوئے کہا کون ہے جو مجھے سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''تو نہ پائے' مسجدیں تو صرف اسی لیے بنائی گئی جس کے لیے بنائی گئی ہیں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۵۶۹)۔

غریب الحدیث☆ (دعا الی) ''پتا بتائے''۔ (لمابنیت له)''جس مقصد کے لیے بنائی گئی ہیں'' یعنی ذکر، نماز، قرات قرآن اور درس و تدریس کے لیے۔

فقه الحدیث☆ ❶ گمشدہ چیز یا جانور وغیرہ کا مسجد میں اعلان کرنا منع ہے۔

❷ مساجد تمام مسلمانوں کے دین و دنیا کے مصالح عامہ کے لیے بنائی جاتی ہیں' کسی خاص شخص یا جماعت کے مفادات کے لیے نہیں۔

❸ اگر کوئی شخص گمشدہ جانور کا مسجد میں اعلان کرے تو اس کے بارے میں یہ کہنا کہ تمہاری یہ چیز واپس نہ آئے جائز ہے۔

❹ مسجد میں کثرت سے ذکر الٰہی اور تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتحمید کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۱۶۹۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ، اَوْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۶۹۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے، گمشدہ چیز یا جانور کا اعلان کرنے اور شعر پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث☆ حسن ۔ أخرجه أبو داود (۱۰۷۹)، والترمذی (۳۲۲)، والنسائی (۲/ ۴۷ ۔ ۴۸)، وابن ماجه (۷۴۹).

فقه الحدیث☆ مسجد میں عام شعر پڑھنا منع ہے جبکہ توحید حمد ونعت' سنت اور اصلاحی مضامین پر مشتمل شعر پڑھنا جائز ہے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابتؓ نبیؐ کی موجودگی میں مسجد نبوی میں شعر پڑھتے تھے۔

۱۷۰۰۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اذْهَبْ فَائْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مَنْ اَيْنَ

۱۷۰۰۔ حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکری ماری' میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے' انھوں نے مجھے فرمایا: جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ۔ پس میں ان دونوں کو آپ کے پاس لے آیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْتُمَا؟ فَقَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ، لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ! رَوَاهُ الْبُخَارِي.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم طائف سے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مدینہ شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمھیں ضرور سزا دیتا' تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١/ ٥٦٠ ـ فتح).

غريب الحديث ☆ (١) (حصبني) ''مجھے کنکری ماری''۔

فقه الحديث ☆ ❶ حاکم وقت یا اس کا نائب اللہ کی مخالفت میں کام کرنے والے کو تعزیری طور پر بدنی سزا دے سکتا ہے۔
❷ کسی لاعلم آدمی کو آداب مساجد یا دیگر آداب نرمی کے ساتھ بتائے جائیں۔
❸ اگر کسی شخص کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو اور وہ کوئی غلطی کرے تو اس کی لاعلمی کا عذر قبول کرنا جائز ہے۔
❹ کسی شخص کو متوجہ کرنے کے لیے چھوٹی سی کنکری مارنا جائز ہے۔
❺ مسجد میں اونچی آواز سے باتیں کرنا خلاف ادب ہے' اس سے اجتناب ضروری ہے' مسجد کے تقدس کو برقرار رکھنا چاہیے۔

٣١١ـ بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ غَيْرَهُ مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهِ إِلَّا لِضَرُورَةٍ

۳۱۱۔ باب: لہسن' پیاز یا گندنا یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر اس کی بدبو زائل کیے بغیر مسجد میں داخل ہونا منع ہے' مگر بوقت ضرورت جائز ہے

١٧٠١ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ـ يَعْنِي الثُّومَ ـ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مَسَاجِدَنَا)).

۱۷۰۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس درخت سے کھائے یعنی لہسن کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''ہماری مساجد کے قریب نہ آئے''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٣٩ ـ فتح)، ومسلم (٥٦١).

١٧٠٢ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّا، وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا)). متفقٌ عليه.

۱۷۰۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس درخت سے کھائے تو وہ ہمارے قریب آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٣٩ ـ فتح)، ومسلم (٥٦٢).

١٧٠٣ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا)). متفقٌ عليه.

۱۷۰۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لہسن کھائے یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے دور رہے یا فرمایا ہماری مسجد سے دور رہے''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ، وَالْكُرَّاثَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ)).

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''جو شخص پیاز، لہسن اور گندنا کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے' اس لیے کہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ٣٣٩ ـ فتح)، ومسلم (٥٦٤).

غريب الحديث☆ (الكراث) ''گندنا'' یہ پیاز جیسی ہی ایک سبزی ہے جو بدبودار ہوتی ہے۔

١٧٠٤ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ. لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا، فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. رواه مسلم.

۱۷۰۴۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو اپنے خطبے میں فرمایا: لوگو! تم دو ایسے درخت (سبزیاں) کھاتے ہو جنہیں میں اچھا نہیں سمجھتا' وہ پیاز اور لہسن ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مسجد میں کسی آدمی سے ان دو چیزوں کی بدبو محسوس کرتے تو آپ اس کے بارے میں حکم فرماتے تو اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ پس جو شخص انہیں کھائے تو وہ پکا کر ان کی بدبو زائل کرلے۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٥٦١).

غريب الحديث☆ (ما أراهما) ''میں انہیں (اچھا) نہیں سمجھتا''۔ (خبيثين) ''ناقص، نکمی''۔ (البقيع) ''مدینے کا قبرستان''۔ (فليمتنها) ''ان کی بدبو زائل کرلے''۔

فقه الأحاديث☆

❶ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں جاتے وقت پیاز، لہسن اور گندنا وغیرہ جیسی بدبودار چیزیں کھانا منع ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جاتے وقت کے ساتھ خاص ہے' ویسے یہ سبزیاں حلال ہیں' بس بدبو کی وجہ سے ممانعت ہے' عام حالات میں ان کا استعمال جائز ہے۔

❷ جتنی بدبودار چیزیں ہیں مسجد میں جانے سے پہلے ان کا استعمال کرنا جائز نہیں' جب پیاز اور لہسن جیسی حلال چیزیں استعمال کرنے کی اجازت نہیں تو پھر سگریٹ جیسی حرام اور نہایت بدبودار چیز کے استعمال سے اجتناب تو عام حالات میں بھی نہایت ضروری ہے۔

❸ جن چیزوں سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں ان سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ پس ایسی چیزیں استعمال کرکے مساجد اور علمی حلقوں میں نہیں جانا چاہیے بلکہ حدیث میں ہے ایسے شخص کو اپنے گھر میں بیٹھے رہنا چاہیے۔

❹ اسلام اپنے پیروکاروں کو مل جل کر اکٹھے رہنے کی ترغیب دیتا ہے اور تنفیر و تفریق سے روکتا ہے۔ پس مسلمانوں کو ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں جن سے تفریق پیدا ہو۔

❺ سردیوں کے موسم میں بعض حضرات کی جرابوں سے سخت بدبو آتی ہے' جس سے تعفن پیدا ہوجاتا ہے' انہیں بھی چاہیے کہ وہ جرابیں اتار کر نماز پڑھ لیا کریں' اگرچہ مسح جائز ہے۔

٣١٢ ـ بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ لِأَنَّهُ يَجْلُبُ

۳۱۲۔ باب: جمعہ کے دن دوران خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنا مکروہ ہے' اس لیے کہ اس سے نیند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّوْمَ، فَيُفَوِّتُ اسْتِمَاعَ الْخُطْبَةِ وَيُخَافُ انْتِقَاضُ الْوُضُوءِ

آتی ہے جس وجہ سے خطبہ نہیں سنا جاتا اور وضو کے ٹوٹنے کا بھی اندیشہ ہے

۱۷۰۵۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ رواه أبو داود، والترمذي وَقَالَا: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۰۵۔ حضرت معاذ بن انس جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے جمعہ کے دن دوران خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (۱۱۱۰)، والترمذي (۵۱٤) وغيرهما وإسناده حسن.

غريب الحديث☆ (الحبوة) گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر ہاتھوں کا حلقہ باندھ کر بیٹھنا۔

فقه الحديث☆ ❶ دوران خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ بیٹھنے کی یہ ہیئت نیند کو دعوت دیتی ہے جس سے بندہ خطبہ سننے سے محروم رہتا ہے اور وضو بھی ٹوٹ سکتا ہے۔

❷ دوران خطبہ متنبہ ہو کر بیٹھنا چاہیے۔

۳۱۳۔ بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحَجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ عَنْ أَخْذِ شَيْءٍ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ حَتّٰى يُضَحِّيَ

۳۱۳۔ باب قربانی کا ارادہ رکھنے والے کو ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک اپنے بال یا ناخن نہیں کاٹنے چاہییں

۱۷۰۶۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۰۶۔ حضرت ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو' جسے وہ ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں سے کچھ نہ کاٹے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۹۷۷) (٤۲).

غريب الحديث☆ (ذبح) ''قربانی کا جانور''۔ (فلا يأخذن) ''نہ کاٹے''۔

فقه الحديث☆ جس شخص نے قربانی کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد اپنی حجامت وغیرہ نہ بنائے اور ناخن بھی نہ کترائے اور جب قربانی سے فارغ ہو جائے تو پھر حجامت وغیرہ بنوائے' تاکہ اس کی قربانی سنت کے مطابق ہو۔ اسی طرح بعض روایات میں ہے کہ جو شخص قربانی نہیں کر سکتا' اگر وہ بھی ان دس ایام میں بال وغیرہ نہ کٹوائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ بعض حضرات جو داڑھی منڈواتے ہیں وہ بھی اس سنت کی اتباع میں دس دن داڑھی نہیں منڈواتے' یہ اچھا اور نیک جذبہ ہے لیکن قربانی کرنے کے بعد جب وہ شیو کراتے ہیں تو پھر کس سنت پر عمل کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے اور حقیقی معنوں میں اتباع سنت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣١٤۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِمَخْلُوقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْآبَاءِ وَالْحَيَاةِ وَالرُّوحِ وَالرَّأْسِ، وَحَيَاةِ السُّلْطَانِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ، وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْأَمَانَةِ وَهِيَ مِنْ أَشَدِّهَا نَهْيًا

۳۱۴۔ باب: مخلوق کی قسم کھانے کی ممانعت جیسے نبی، کعبہ، فرشتوں، باپ دادا، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی زندگی اور اس کے انعامات کی اور کسی کی قبر کی اور امانت کی قسم کھانا نیز امانت کی قسم کھانے کی شدید ممانعت ہے

١٧٠٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، أَوْ لِيَصْمُتْ)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: ((فَمَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ أَوْ لِيَسْكُتْ)).

۱۷۰۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ، پس جس شخص نے قسم کھانی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے''۔ (متفق علیہ)

اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے: ''پس جس شخص نے قسم کھانی ہو تو وہ صرف اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٥٣٠ ـ فتح)، ومسلم (١٦٤٦) (٣).

غريب الحديث☆ (الحلف) ''قسم''۔ (ليصمت) ''خاموش رہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ باپ دادا اور ان کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کی بھی قسم کھانا حرام ہے۔

❷ قسم صرف اللہ ہی کی کھانی چاہیے۔

❸ اگر کوئی شخص قسم کھانا چاہے تو اسے اللہ کی قسم کھانی چاہیے یا پھر وہ خاموش رہے اور غیر اللہ کی قسم نہ کھائے۔

١٧٠٨۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي، وَلَا بِآبَائِكُمْ)). رواه مسلم.

((الطَّوَاغِي)): جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِيَ الْأَصْنَامُ، وَمِنْهُ الْحَدِيثُ: ((هٰذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ)): أَيْ: صَنَمُهُمْ وَمَعْبُودُهُمْ. وَرُوِيَ فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ: ((بِالطَّوَاغِيتِ)) جَمْعُ طَاغُوتٍ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ.

۱۷۰۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بتوں کی قسم کھاؤ نہ باپ دادا کی''۔ (مسلم)

(الطواغی) یہ ''طاغیة'' کی جمع ہے، اس کا معنی ہے ''بت''۔ جس طرح ایک حدیث میں ہے: ((هذه طاغية دوس)) ''یہ دوس کا بت ہے'' یعنی ان کا صنم اور معبود ہے اور مسلم کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں ''طواغی'' کی بجائے ''الطواغيت'' مروی ہے جو طاغوت کی جمع ہے، اس کا معنی ہے شیطان اور صنم۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٦٤٨)، والرواية الثانية عند النسائي (٧/ ٧).

فقہ الحدیث:۔ بتوں اور باپ دادا کی قسم کھانا حرام ہے، اسی طرح ان کے علاوہ کسی اور ذات کی قسم کھانا بھی حرام ہے، اس لیے کہ قسم صرف عبادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مستحق ذات کی کھائی جاتی ہے اور عبادت کی مستحق ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں' وہ یکتا ہے۔

١٧٠٩ ۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ، فَلَيْسَ مِنَّا)). حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۷۰۹۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں''۔ (حدیث صحیح ہے۔ ابوداود نے اسے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٢٥٣)، وأحمد (٥/ ٣٥٢)، والحاكم (٤/ ٢٩٨).

فقه الحديث☆ ❶ قسم صرف اللہ کے نام کی یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کی کھائی جائز ہے اور امانت اللہ کی کوئی صفت نہیں' یہ تو اس کا ایک حکم ہے' اس لیے امانت کی قسم نہیں کھانی چاہیے۔ اگر کوئی شخص امانت کی قسم کھاتا ہے تو وہ اسے اللہ کے نام اور اس کی صفات کے مشابہ قرار دیتا ہے جو صحیح نہیں۔ حکم اور صفت میں فرق ہے۔

❷ اللہ کے نام اور صفات میں سے کسی صفت کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھانا جائز نہیں' ہمارے ہاں جو علاقائی قسمیں کھائی جاتی ہیں' یہ جائز نہیں۔ جیسے مجھے دودھ پتر کی قسم، میرے ہاتھ میں رزق ہے، میں روزی کی گدی پر بیٹھا ہوا ہوں، سورج غروب ہو رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

١٧١٠ ۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا، فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۷۱۰۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھائے اور یہ کہے میں اسلام سے بیزار ہوں' اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر وہ ویسے ہی ہے جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی وہ اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ ہرگز نہیں لوٹے گا''۔ (ابوداود)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (٣٢٥٨)، والنسائي ٧/ ٦)، وابن ماجه (٢١٠٠).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۵۱) ملاحظہ فرمائیں۔

١٧١١ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَا وَالْكَعْبَةِ! قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ)). رواه الترمذي وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَفَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ: ((كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ)) عَلَى التَّغْلِيْظِ، كَمَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرِّيَاءُ شِرْكٌ)).

۱۷۱۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو کعبے کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو انھوں نے فرمایا: تم اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم نہ کھاؤ' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

بعض علماء نے ''اس نے کفر کیا یا شرک کیا'' کی تفسیر اور وضاحت کی ہے کہ آپ نے یہ الفاظ سخت تنبیہ کے طور پر فرمائے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ریاکاری شرک ہے''۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه الترمذي (١٥٣٥)، وأحمد (٢/ ٣٤ و ٦٩ و ٨٦ و ٨٧) بإسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ غیر اللہ کی قسم نہیں کھانی چاہیے خواہ اس چیز کی کتنی ہی عظمت کیوں نہ ہو' جیسے کعبہ، انبیاء علیہم السلام اور اولیاء وغیرہ۔

❷ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا شرک یا کفر ہے۔

۳۱۵۔ بَابُ تَغْلِيْظِ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ ———— ۳۱۵۔ باب: عمداً جھوٹی قسم کھانے کی شدید ممانعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمْدًا

١٧١٢ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهٖ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ [آل عمران: ٧٧] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کا مال ہتھیانے کے لیے ناحق قسم اٹھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا''۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی تصدیق کے لیے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ کر ہمیں سنائی: ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لیتے ہیں۔'' آیت کے آخر تک۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ٣٣ ـ فتح)، ومسلم (١٣٨).

غريب الحديث☆ (حلف) ''قسم اٹھائی''۔ (بغير حقه) ''وہ اپنی قسم اٹھانے میں سچا یا حقدار نہیں''۔

فقه الحديث☆ ❶ جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کی حرمت اور شدید ممانعت۔

❷ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانا حرام ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کی صفت غضب کا بیان۔

❹ دنیا کا مال و متاع زائل ہونے والا اور قلیل و حقیر ہے جبکہ آخرت کی کامیابی بڑی کامیابی ہے۔

❺ جھوٹی قسم قیامت والے دن بہت بڑے عذاب کا سبب ہوگی' ایسا شخص قیامت والے دن ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہوگا' اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا' وہ اس سے کلام فرمائے گا نہ نظر رحمت سے اس کی طرف دیکھے گا۔

❻ قرآن و سنت ایک دوسرے کی تفسیر کرتے ہیں۔

١٧١٣ ـ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ. وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ)). رواه مسلم.

۱۷۱۳۔ حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان آدمی کا حق لے لے تو اللہ ایسے شخص کے لیے جہنم کو واجب اور جنت کو اس پر حرام کر دیتا ہے''۔ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر چہ وہ چیز معمولی اور تھوڑی سی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث و فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۱۴) ملاحظہ فرمائیں۔

١٧١٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ)). رواه البخاري.

۱۷۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا''۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةٍ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: ((اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ)) قُلْتُ: وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ!)) يَعْنِي بِيَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ.

اور ایک اور روایت میں ہے: ''ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا''۔ اس نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''جھوٹی قسم''۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: جھوٹی قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان آدمی کا مال لے لے۔'' یعنی ایسی قسم کے ساتھ مال لے لے جس میں وہ جھوٹا ہو۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۴۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶۔ بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ الْمَحْلُوْفَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهِ

۳۱۶۔ باب: جو شخص کسی کام پر حلف اٹھا لے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام کو بہتر سمجھے تو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ اسے اختیار کر لے اور قسم کا کفارہ ادا کر دے

١٧١٥۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَائْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ)). متفق عليه.

۱۷۱۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب تم کسی کام پر حلف اٹھالو پھر تم اس کے علاوہ دوسرے کام کو بہتر سمجھو تو اس بہتر کام کو اختیار کرلو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۷۴) ملاحظہ فرمائیں۔

١٧١٦۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ)). رواه مسلم.

۱۷۱۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کام پر حلف اٹھائے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام کو بہتر سمجھے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور جو بہتر کام ہے وہ کرلے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (١٦٥٠).

فقه الحديث ☆ ❶ ایسی قسم توڑنا مستحب ہے جس پر عمل نہ کرنا اللہ کے ہاں افضل و بہتر ہو۔

❷ جو شخص اپنی قسم توڑے وہ قسم کا کفارہ ادا کرے اور کفارہ قسم توڑنے پر مرتب ہوتا ہے ویسے نہیں۔

❸ یہ حدیث مصالح اور مفاسد کے اصول کے لیے دلیل ہے جس پر شریعت کا مدار ہے' پس جس کام میں مصلحت ہو اسے مقدم کرنا راجح ہے' اسی طرح فساد کو دور کرنا بھی راجح ہے۔

١٧١٧۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۱۷۱۷۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنِّيْ وَاللّٰهِ! اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ، ثُمَّ اَرٰى خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ، وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ)). متفقٌ عليه.

فرمایا: ''بے شک اللہ کی قسم! اللہ نے چاہا تو میں جب کسی کام پر حلف اٹھاؤں گا پھر میں اس سے بہتر کام دیکھوں گا تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کردوں گا اور وہ کام اختیار کرلوں گا جو بہتر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۵۱۷ ـ فتح)، ومسلم (۱۶۴۹).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۷۱۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۱۸ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَاَنْ يَلَجَّ اَحَدُكُمْ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ آثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ اَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). متفقٌ عليه.

قوْلُهُ: ((يَلَجَّ)) بِفَتْحِ اللَّامِ، وَتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ: اَيْ يَتَمَادٰى فِيْهَا، وَلَا يُكَفِّرُ، وقولُهُ: ((آثَمُ)) هو بالثاءِ المثلثة، اَيْ: اَكْثَرُ اِثْمًا.

۱۷۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کا اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم پر اڑے رہنا اور اس کا کفارہ ادا نہ کرنا اس کے لیے اللہ کے ہاں اس بات سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اس قسم کا کفارہ ادا کردے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے''۔ (متفق علیہ)

(يلج) لام پر زبر' جیم پر شد' قسم پر اڑا رہے اور اسے توڑ کر کفارہ ادا نہ کرے''۔ (آثم) ثاء کے ساتھ ''زیادہ گناہگار''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۵۱۷ ـ فتح)، ومسلم (۱۶۵۵).

فقه الحديث☆ ❶ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص ایسی قسم اٹھالے جو اس کے گھر والوں کے متعلق ہو اور اس میں ان کا نقصان ہو تو پھر اسے اپنی قسم توڑ دینی چاہیے اور کفارہ ادا کرنے کے بعد وہ کام کرلینا چاہیے جو بہتر ہے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ میں قسم نہیں توڑوں گا' اس سے میں گناہ گار ہوجاؤں گا' لہٰذا میں اپنی قسم پر اڑا رہوں گا تو اس کی یہ سوچ درست نہیں بلکہ اس کا قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کی بات ہے۔

❷ اگر قسم توڑنے میں مصلحت ہو تو پھر قسم کا توڑنا افضل ہے۔

❸ اپنے گھر والوں سے تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے' صرف اپنی خواہش کی تکمیل نہیں کرنی چاہیے۔

❹ خطا اور غلطی سے رجوع کرلینا اس پر اڑے رہنے اور اصرار کرنے سے بہتر ہے' اسے رجوع کرنے والے کی غلطی کی کمزوری تصور نہیں کرنا چاہیے۔

❺ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا یا ان کو لباس پہنانا یا ایک گردن (غلام) آزاد کرنا ہے' اگر طاقت نہ ہو تو پھر تین دن کے روزے رکھنا ہے۔

۳۱۷۔ بَابُ الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْيَمِيْنِ وَاَنَّهٗ لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ، وَهُوَ مَا يَجْرِيْ عَلَى اللِّسَانِ بِغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِيْنِ كَقَوْلِهٖ عَلَى الْعَادَةِ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ، وَنَحْوِ

۳۱۷۔ باب: لغو قسم کے معاف ہونے کا بیان اور یہ کہ اس میں کفارہ نہیں اور لغو قسم وہ ہے جو ارادۂ قسم کے بغیر عادت کے طور پر زبان پر آجائے' جیسے لا واللہ، وبلی واللہ اور اس طرح کے دیگر الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا أَيْمَانَكُمْ﴾ [المائدة: ٨٩].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ لغو (لایعنیٰ بے فائدہ) قسموں پر تمہارا مؤاخذہ نہیں فرماتا بلکہ وہ ان قسموں پر مؤاخذہ کرتا ہے جن کو تم نے مضبوطی سے باندھا۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یا ایک گردن آزاد کرنا ہے۔ پس جو اس کی طاقت نہ رکھے تو وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔''

شرح الآیۃ: لغو قسم جس کا کفارہ اور مؤاخذہ نہیں' یہ وہ ہیں کہ جو انسان عادت کے طور پر کھاتا رہتا ہے لیکن جو ارادۃً اور پختہ قسمیں کھائی جائیں تو انہیں توڑنے کی صورت میں ان کا کفارہ بیان کیا گیا ہے اور ان مذکورہ چیزوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کا حق دیا گیا ہے اور کفارہ کی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام تدریج کے اصول پر کاربند ہے یعنی آسان سے مشکل کی طرف۔ اگر کوئی شخص کھانا کھلانے یا لباس پہنانے یا گردن آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ متواتر تین روزے رکھے۔ پس یہ قسم کا کفارہ ہے اور یہ بھی بتایا کہ قسم کی حفاظت کرنی چاہیے' اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر معاملے میں قسم کھانے سے اجتناب کرو اور اگر قسم کھاؤ تو اسے پورا کرو بشرطیکہ گناہ کا کام نہ ہو۔

١٧١٩ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ﴾ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۱۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ﴾ ایسے آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو ویسے ہی کہتا رہتا ہے اللہ کی قسم! کیوں نہیں اللہ کی قسم! (وغیرہ)۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٨/ ٢٧٥ ـ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر وسعت رحمت کا بیان ہے کہ وہ ان پر ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ رحیم ہے۔

❷ ارادۂ قسم کے بغیر عادت کے طور پر قسم کے الفاظ زبان پر آ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس پر مؤاخذہ نہیں فرماتا۔

❸ لغو قسم کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ یہ ایسی قسم ہے جو ارادے کے بغیر زبان پر آ جائے۔

❹ قسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) یمین غموس: جھوٹی قسم۔ اس کے لیے توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ صاحب حق کو اس کا حق ادا کیا جائے۔ (۲) لغو قسم: اس پر گناہ ہے نہ کفارہ۔ (۳) دل کے پورے ارادے کے ساتھ قسم کھانا: اس کے توڑنے پر کفارہ ہے۔

٣١٨ـ بَابُ كَرَاهَةِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

۳۱۸۔ باب: بیع کرتے وقت قسم اٹھانے کی کراہت اگرچہ وہ سچا ہی ہو

١٧٢٠ـ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۷۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ)). متفق عليه.

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قسم سودے کے بکنے کا ذریعہ ہے لیکن کمائی (کی برکت) مٹانے کا بھی ذریعہ ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٨/ ٢٧٥ ـ فتح)، ومسلم (١٦٠٦).

غريب الحديث☆ (منفقة) یہ سودے کے (زیادہ اور جلد) بکنے کا ذریعہ ہے۔ (السلعة) ''سودا''۔ (ممحقة للكسب) یہ اسماعیلی اور نسائی کے الفاظ ہیں یعنی قسم برکت کو لے جاتی ہے بخاری کی روایت میں ''ممحقة للبركة'' کے الفاظ ہیں ''برکت کو ختم کرنے والی ہے''۔ اور مسلم کی روایت میں ''ممحقة للربح'' کے الفاظ ہیں ''نفع کو ختم کرنے والی ہے'' ان الفاظ میں کوئی تضاد نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تفسیر ہیں۔

١٧٢١ـ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)). رواه مسلم.

۱۷۲۱۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بیع کرتے وقت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو' اس لیے کہ اس سے سودا تو زیادہ اور جلد بک جاتا ہے لیکن یہ طریقہ برکت کو ختم کر دیتا ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٦٠٧).

فقه الحديث☆ ❶ سودا بیچتے وقت قسمیں نہ اٹھانے کی ترغیب' اس لیے کہ قسمیں اٹھانے کے درج ذیل چند ایک نقصانات ہیں:۔

① اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کو سودا بیچنے اور دنیا کا فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام کے شایان شان نہیں۔

② قسمیں اٹھانے سے خریدار دھوکے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

◆ سودا بیچتے وقت سچی قسم اٹھانا بھی مکروہ ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر یہ جھوٹی قسم ہے۔

◆ قسم اٹھا کر سودا بیچنے سے سودا تو جلد اور زیادہ بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔

٣١٩ـ بَابُ كَرَاهَةِ اَنْ يَسْاَلَ الْاِنْسَانُ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ غَيْرَ الْجَنَّةِ، وَكَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَتَشَفَّعَ بِهِ

۳۱۹۔ باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے سے جنت کے علاوہ کسی اور چیز کا سوال کرنا نامناسب ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگنے والے اور اس کے ذریعے سفارش کرنے والے کو انکار کرنا ناپسندیدہ ہے

١٧٢٢ـ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۱۷۲۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر صرف جنت کا سوال کیا جائے۔'' (ابوداود)

توثيق الحديث☆ ضعیف ـ أخرجه أبو داود (١٦٧١).

یہ حدیث ضعیف ہے' اس لیے کہ اس کی سند میں سلیمان بن معاذ راوی ضعیف ہے' بہت سے ائمہ جرح و تعدیل نے اس پر کلام کیا ہے۔

غريب الحديث☆ (لا يسأل) ''نہ مانگا جائے' طلب نہ کیا جائے''۔ (بوجه الله) ''اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطے سے''۔ (إلا الجنة) ''مگر جنت'' یعنی صرف جنت کا سوال کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ یہ حدیث چونکہ ضعیف ہے' اس لیے قابل استدلال اور قابل حجت نہیں۔ اس میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ صرف جنت کا سوال کیا جائے' اس طرح حصر پیدا کرنا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور صراط مستقیم کا سوال کیا جا سکتا ہے جو انسان کو جنت تک لے جاتا ہے اور ویسے بھی امام نووی رحمہ اللہ نے کراہت کا باب باندھا ہے نہ کہ عدم جواز کا۔

١٧٢٣ - وعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ، فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ، فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ، فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ، فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ)). حَدِيثٌ صَحِيحٌ رواه أبو داود، والنسائي بأسانيد الصحيحين.

۱۷۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے واسطے سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو' جو شخص اللہ کے واسطے سے مانگے تو اسے عطا کر دو اور جو شخص تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ نیکی اور احسان کرے تو تم اسے بدلہ دو اور اگر تم اسے بدلہ دینے کے لیے کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اتنی دعا کرو حتیٰ کہ تمہیں یقین آ جائے کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے''۔ (ابوداؤد اور نسائی نے اسے صحیحین کی سندوں سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے)

توثيق الحديث ☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (١٦٧٢)، والنسائي (٥/ ٨٢) وغيرهم بإسناد صحيح.

غريب الحديث ☆ (استعاذ) ''پناہ طلب کرے''۔ (كافئوه) ''اس کے احسان کے برابر احسان کرو یعنی پورا پورا بدلہ دو''۔

فقه الحديث ☆ ❶ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دینے کی ترغیب ہے' اس لیے کہ اس نے جس ذات کے واسطے سے پناہ طلب کی ہے اس کی عظمت کا تقاضا ہے کہ اسے پناہ دی جائے۔

❷ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے واسطے سے کسی سے کوئی چیز طلب کرے تو اگر اس کے پاس وہ چیز ہو تو اسے ضرور دینی چاہیے۔ لیکن اگر سائل کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ ضرورت مند نہیں بلکہ یہ پیشہ ور گداگر ہے تو پھر اسے نہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں' تاکہ اس گداگری کی حوصلہ شکنی ہو۔

❸ اگر کوئی شخص دعوت دے تو اسے قبول کرنا چاہیے لیکن اللہ تعالیٰ کی معصیت والی دعوت کا انکار کرنا چاہیے۔

❹ مسلمان کے اخلاق کا تقاضا ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے ساتھ نیکی کرے تو بدلے میں یہ بھی اس کے ساتھ نیکی اور اچھا سلوک کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اس کے حق میں خوب دعا کرنی چاہیے اور ''جزاك الله خيرا'' کہنا چاہیے۔ اس لیے کہ یہ کلمہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس میں احسان کرنے والے کی تعریف میں مبالغہ ہے۔

٣٢٠ـ بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِ شَاهِنْشَاه لِلسُّلْطَانِ وَغَيْرِهِ، لِأَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُوكِ، وَلَا يُوصَفُ بِذَلِكَ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

۳۲۰۔ باب: بادشاہ وغیرہ کو شہنشاہ کہنا حرام ہے' اس لیے کہ اس کے معنی ہیں بادشاہوں کا بادشاہ اور یہ وصف صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کے شایان شان ہے

١٧٢٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۱۷۲۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے ذلیل ترین نام یہ ہے کہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)). متفقٌ عليه.

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: ((مَلِكُ الْأَمْلَاكِ)) مِثْلُ شَاهِنْشَاه.

آدمی اپنا نام شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) رکھے''۔ (متفق علیہ)

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ ملک الاملاک اور شہنشاہ دونوں ہم معنی ہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۵۸۸ ـ فتح)، ومسلم (۲۱٤۳).

غريب الحديث☆ (أخنع) ''ذلیل ترین''۔

فقه الحديث☆ ❶ جو شخص خود کو شہنشاہ کہلوائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل ترین اور حقیر ترین لوگوں میں سے ہے۔

❷ اس نام میں تکبر اور بڑائی کا پہلو ہے اور یہ صرف اللہ ہی کے شایان شان ہے اور اسی طرح اللہ کے اسماء میں سے کوئی نام رکھنا حرام ہے اور اس کی صفات میں سے کسی صفت کی مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرنا بھی حرام ہے۔

❸ ہر چیز میں ادب واجب ہے۔

❹ اگر اللہ تعالیٰ کے باغی و کروفر شان و شکوہ کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو ان کی اس شان و شوکت سے کسی غلطی فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے' اس لیے کہ معصیت کی ذلت ان کی گردنوں پر ہے۔

❺ ایسے القابات جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے شایان شان ہیں' ان سے مخلوق میں سے کسی کو متصف کرنا حرام ہے جیسے بادشاہ کو ''جلالة السلطان'' اور ''صاحب السمو'' وغیرہ کہنا۔ اسی طرح ''قاضي القضاة '' کہنا بھی درست نہیں' البتہ ''اقضى القضاة'' کہنا درست ہے۔ واللہ اعلم!

۳۲۱۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدِي وَنَحْوِهِ

۳۲۱۔ باب: فاسق اور بدعتی کو سید (سردار، آقا) وغیرہ کہنے کی ممانعت

۱۷۲۵۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا، فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۷۲۵۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم منافق کو سید (سردار، آقا) نہ کہو' اس لیے کہ اگر وہ سردار بھی ہوا تو تم نے (اسے سردار کہہ کر) اپنے رب عزوجل کو ناراض کر لیا''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (۷٦۰)، وأبو داود (٤۹۷۷)، وأحمد (۵/ ۳٤٦ـ ۳٤۷).

اس کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

غريب الحديث☆ (السيد) ''سردار، آقا''۔ لفظ سید کا اطلاق قوم کے بڑے شخص پر ہوتا ہے' جسے دوسرے لوگوں پر فوقیت اور اعلیٰ قدر و منزلت حاصل ہو' نیز اس کا اطلاق زعیم و فاضل اور حلیم و کریم اور مالک و زوج پر بھی ہوتا ہے۔ (إن يك سيدًا) ''اگر وہ سردار ہوا''۔ (اسخطتم ربكم) ''تم نے اس منافق کو سردار کہہ کر اپنے رب کو ناراض کر لیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ منافق اور اس قسم کے کردار کے حامل شخص کی تعظیم کرنا حرام ہے۔

❷ ایسے لوگوں کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

❸ مسلم معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ وہ منافقوں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز نہ کریں کہ مسلمانوں کے امور ان کے اختیار میں چلے جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمان ان کے ماتحت ہو جائیں بلکہ ایسے لوگوں کو ذلت اور پستی کی زندگی گزارنے پر مجبور کرنا چاہیے' اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی مخالفت کی ہے۔

❸ منافق کے اس حکم میں فاسق، کافر، ملحد، مشرک، بدعتی اور اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ ﷺ کو اہمیت نہ دینے والے تمام قسم کے لوگ شامل ہیں۔

تنبیہ: اہل ایمان اور اہل علم وفضل کے لیے ''سید'' کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے جیسے:

① صحیح بخاری میں ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ((ان ابنی هذا سيد و لعل الله تعالى أن يصلح به بين فئتين من المسلمين)).

② صحیحین کی روایت میں ہے کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ((قوموا إلى سيدكم)).

③ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ((انظروا إلى ما يقول سيدكم)).

٣٢٢۔ بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمّٰى

۳۲۲۔ باب: بخار کو برا بھلا کہنا ناپسندیدہ ہے

١٧٢٦۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ' اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: ((مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ. اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ. تُزَفْزِفِيْنَ؟)) قَالَتْ: اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا' فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)).

رواه مسلم.

((تُزَفْزِفِيْنَ)) اَيْ: تَتَحَرَّكِيْنَ حَرَكَةً سَرِيْعَةً، وَمَعْنَاهُ: تَرْتَعِدُ، وَهُوَ بِضَمِّ التَّاءِ وَبِالزَّاي الْمُكَرَّرَةِ، والفاء المكررة، ورُوِي أيضا بالراء المكررة والقافين.

۱۷۲۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سائب یا ام مسیب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا: ''اے ام سائب! یا اے ام مسیب! کیا وجہ ہے کہ تم کانپ رہی ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: بخار ہے' اللہ تعالی اس میں برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم بخار کو برا بھلا نہ کہو' اس لیے کہ یہ انسان کے گناہ اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل اور زنگ وغیرہ دور کر دیتی ہے''۔ (مسلم)

(تزفزفین) یعنی تیزی سے حرکت کر رہی تھیں' اس کا معنی ہے کہ وہ کانپ رہی تھیں۔ یہ تاء کی پیش کے ساتھ ہے اور زاء اور فاء دونوں مکرر ہیں اور یہ راء مکرر اور قاف مکرر کے ساتھ بھی مروی ہے (یعنی تُرَفْرِقِیْنَ)۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٥٧٥).

غريب الحديث ☆ (الحمى) ''بخار''۔ (خطایا) ''گناہ''۔ (الکیر) ''بھٹی''۔ (خبث الحدید) ''لوہے کی میل کچیل'' یعنی زنگ وغیرہ۔

فقه الحديث ☆ ❶ مسلمان کو جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں وہ اس کے گناہوں کا کفارہ اور اس کے رفع درجات کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

❷ جو چیز اللہ تعالی کے قرب کا ذریعہ ہو اسے برا بھلا نہیں کہنا چاہیے خواہ انسان کو اس میں تکلیف برداشت کرنی پڑے۔

❸ اللہ تعالی کی تقدیر کو بھی برا بھلا نہیں کہنا چاہیے' اس لیے کہ یہ صبر ورضا کے منافی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ رسول اللہ ﷺ نے علوم دین کو سمجھانے کے لیے بہت آسان انداز تعلم اختیار فرمایا اور معروف قسم کی مثالیں بیان فرمائیں تاکہ بات آسانی کے ساتھ سمجھ آ جائے۔ جیسا کہ اس حدیث میں بھٹی کی مثال بیان فرمائیں۔

۳۲۳۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ، وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوبِهَا

۳۲۳۔ باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت اور ہوا کے چلتے وقت کی دعا

۱۷۲۷۔ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

۱۷۲۷۔ حضرت ابو منذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا کو برا بھلا نہ کہو جب تم اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو'' اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے اس ہوا کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے پناہ طلب کرتے ہیں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (٧١٩)، والترمذي (٢٢٥٢)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٩٣٣)، وأحمد (٥/ ١٢٣) وغيرهم.

غريب الحديث☆ (ما تكرهون) یعنی ہوا کی شدت جو تمہیں ناپسند اور ناگوار ہو۔ (خير هذه الريح) ''اس ہوا کی بھلائی'' یعنی بادلوں کو جمع کرنے والی جس سے بارش ہوتی ہے۔ (خير ما فيها) ''وہ بھلائی جو اس میں ہے'' جیسے کشتیوں کا چلنا۔ (شر هذه الريح) ''اس ہوا کے شر'' یعنی اس کی تندی اور شدت۔ (وشر ما فيها) ''اس شر سے جو اس میں ہے'' یعنی تباہی وغیرہ سے۔

فقه الحديث☆ ❶ ہوا کی ظاہری کیفیت دیکھ کر اسے برا بھلا نہیں کہنا چاہیے اس لیے کہ اس میں جو خیر یا شر ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔

❷ اگر کسی چیز میں خیر و شر کے دونوں پہلو ہوں تو اللہ سے اس کی بھلائی والا پہلو طلب کرنا چاہیے اور اس کے شر والے پہلو سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

❸ ظواہر کونیہ اللہ کی آیات میں سے ہیں' ان میں خیر و بھلائی اور رحمت ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے خیر و بھلائی سے نواز دیتا ہے اور ان میں ہلاکت و بربادی کا سامان بھی ہوتا ہے' وہ جسے چاہتا ہے ہلاکت سے دوچار کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے رحمت و عافیت طلب کرتے رہنا چاہیے۔

۱۷۲۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا)). رواه أبو داود

۱۷۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہوا بھی بندوں کے لیے اللہ کی رحمت ہے' یہ رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے' جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا نہ کہو' اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرو اور اس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو''۔ (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بإسنادٍ حسنٍ.

قَوْلُهُ ﷺ: ((مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ)) هُوَ بِفَتْحِ الرَّاءِ: اَيْ: رَحمتِهِ بِعِبادِهِ.

(من روح الله) راء پر زبر یعنی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے۔

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (۷۲۰) وأبو داود (۵۰۹۷) ابن ماجه (۳۷۲۷).

۱۷۲۹ ـ وَعَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ)). رواه مسلم.

۱۷۲۹۔حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے' سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے' تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۸۹۹) (۱۵).

غريب الحديث☆ (عصفت) ''تندوتیز''۔

فقه الحديث☆ ❶ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک حصہ ہے' اس لیے اسے برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔

❷ ہوا میں بلاد وعباد کے لیے خیر کثیر بھی ہے اور حرث ونسل کی تباہی کا سامان بھی' اس لیے بندے کو چاہیے کہ اس کی خیر کا سوال کرے اور اس کے شر سے پناہ طلب کرے۔

❸ اگر کوئی خوفناک صورت حال ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔

❹ برا بھلا کہنا اور گالی دینا مسلمان کی شان ہے نہ اس کا شیوہ۔

❺ امام شافعی ؒ نے فرمایا: کسی بھی بندے کے لیے لائق نہیں کہ وہ ہوا کو برا بھلا کہے' اس لیے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے' اس کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے اور اس کی مطیع ہے' وہ جب چاہتا ہے اسے رحمت بنا دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اسے عذاب بنا دیتا ہے۔

۳۲۴۔ بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيْكِ

۳۲۴۔ باب: مرغ کو برا بھلا کہنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۳۰ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ، فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ)). رواه أبوداود بإسنادٍ صحيحٍ.

۱۷۳۰۔حضرت زید بن خالد جہنی ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرغ کو برا بھلا نہ کہو' اس لیے کہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۵۱۰۱).

فقه الحديث☆ مرغ کو برا بھلا کہنا منع ہے' اس لیے کہ یہ لوگوں کو نماز کے لیے جگاتا ہے' پس ہر اس چیز کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے جو نیکی میں مسلمان کی ممد ومعاون ہو' ایسی چیزوں کی قدر کرنی چاہیے خواہ وہ مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

۳۲۵۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الْإِنْسَانِ:

۳۲۵۔ باب: یہ کہنا منع ہے کہ ہمیں فلاں ستارے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وجہ سے بارش نصیب ہوئی

۱۷۳۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي، وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا. فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ)).

متفق عليه.

وَالسَّمَاءُ هُنَا: الْمَطَرُ.

۱۷۳۱۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر رات کی بارش کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے کچھ نے یہ صبح مجھ پر ایمان کے ساتھ کی ہے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کر کے کی ہے۔ پس جس نے تو یوں کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے بارش نصیب ہوئی ہے تو یہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے یوں کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی ہے تو یہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے''۔ (متفق علیہ)

(السماء) یہاں اس کے معنی بارش کے ہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۳۳۲ ۔ فتح)، ومسلم (۷۱).

غريب الحديث☆ (اثر سماء) ''بارش کے بعد''۔ (نوء) ''ستاروں کے طلوع وغروب کی وجہ سے''۔

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی نعمت بیان کرنا اور اس کے فضل کو صرف اسی طرف منسوب کرنا چاہیے۔

❷ اگر کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو صاف کہہ دینا چاہیے ''الله أعلم'' اور یونہی اٹکل پچو نہیں لگانے چاہییں۔

❸ شرک کی تمام اقسام حرام ہیں۔

❹ امام شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے یہ کہہ دیا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصیب ہوئی ہے جیسا کہ مشرک کہا کرتے تھے اور وہ حالات وحوادثات اور ستاروں کے طلوع وغروب کو نزول بارش کا سبب سمجھتے تھے' تو یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے' اس لیے کہ ''نوء'' (ستارہ) مخلوق ہے اور مخلوق اپنے یا کسی اور کے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتی۔ پس اس حدیث نے جاہلیت کے تمام ظنون باطلہ کا رد کر دیا جو وہ کہا کرتے تھے کہ فلاں ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ایسے ہوتا ہے اور فلاں ستارہ غروب ہوتا ہے تو ایسے ہوتا ہے۔ بعض لوگ دم دار ستارے کو منحوس سمجھتے ہیں کہ اس کے طلوع ہونے سے مصائب نازل ہوتے ہیں' ایسی کوئی بات نہیں' فاعل حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' وہی تمام امور کی تدبیر کرتا ہے پس ہر کام کی نسبت اسی کی طرف کرنی چاہیے جو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔

۲۲۶۔ بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ: يَا كَافِرُ

۲۲۶۔ باب: کسی مسلمان کو کافر کہنا حرام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧٣٢ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ)). متفقٌ عليه.

۱۷۳۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کو اے کافر! کہتا ہے تو یہ کلمہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے' اگر تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے تو ٹھیک ورنہ پھر یہ کلمۂ کفر اس کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٥١٤ ـ فتح)، ومسلم (٦٠).

غريب الحديث☆ (باء) ''لوٹ آتا ہے''۔

١٧٣٣ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ)). متفقٌ عليه.

((حَارَ)): رجع.

۱۷۳۳۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی آدمی کو کافر کہہ کر پکارا یا اسے اللہ تعالیٰ کا دشمن قرار دیا' جب کہ وہ ایسا نہ ہو' تو یہ کفر اسی کی طرف لوٹ آتا ہے''۔ (متفق علیہ)

(حار) اس کا معنی ہے''لوٹ آتا ہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٤٦٤ ـ فتح)، ومسلم (٦١).

فقه الأحاديث☆ ❶ کسی مسلمان بھائی کو اے کافر! کہنے پر سخت ڈانٹ ہے۔

❷ فتنۂ تکفیر سے دو میں سے ایک ضرور متاثر ہوتا ہے' اگر تو وہ آدمی جس کے بارے میں فتویٰ کفر صادر اور مہر کفر ثبت کی جاتی ہے' کافر نہیں ہے تو پھر یہ فتویٰ اسی مفتی کی طرف لوٹ آتا ہے جو بڑی تیزی کے ساتھ مسلمانوں کو کافر بنا رہا ہے' حالانکہ اس کا کام تو کافروں کو مسلمان بنانا تھا لیکن یہ الٹی راہ پر چل نکلا۔

❸ اس حدیث سے یہ قاعدہ معلوم ہوا کہ ظن و تخمین اور احتمالات کی وجہ سے کسی کو کافر نہیں کہنا چاہیے' ہاں اگر کسی شخص کے بارے میں ٹھوس ثبوت اور دلائل موجود ہوں کہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد ہی کا دشمن ہے تو پھر ایسے شخص کی تکفیر ضروری ہے تاکہ دوسرے مسلمان اس کے فتنے سے محفوظ رہیں۔

٣٢٧ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ

۳۲۷۔ باب: فحش گوئی اور بدزبانی کی ممانعت

١٧٣٤ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۷۳۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا اور وہ فحش گو ہوتا ہے نہ بدزبان''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۵۵) ملاحظہ فرمائیں۔

١٧٣٥ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

۱۷۳۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

فرمایا: ''بے ہودگی جس چیز میں بھی ہوگی اسے عیب دار اور ناقص بنادے گی اور حیا جس چیز میں بھی ہوگی اسے خوبصورت اور کامل بنادے گی''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ۔ أخرجه البخاري في ((الأدب المفرد)) (۶۰۱)، والترمذي (۱۹۷۴)، وابن ماجه (۴۱۸۵).

غريب الحديث☆ (الفحش) ''بدزبانی''۔ (شانه) ''اسے عیب دار اور ناقص بنادیا''۔ (زانه) ''اسے خوبصورت اور کامل بنادیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ فحش گوئی اور بے ہودگی ترک کرنے کی ترغیب ہے' اس لیے کہ فحش گو ناقص' عیب دار اور خلاف مروت کاموں کا شکار ہو جاتا ہے۔

❷ اگر کوئی شخص بے ہودگی کا شکار ہو جاتا ہے تو پھر اس کی شخصیت عیب دار اور مجروح ہو جاتی ہے۔

❸ حیا کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اس سے آراستہ ہونے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

❹ حیا انسان کو ایسے کام ترک کرنے پر آمادہ کرتی ہے جو اس کے لیے قابل ملامت ہوں اور انسان کو عیب اور نقص والی زندگی سے باز رکھتی ہے' اسی لیے جس میں حیا ہو وہ لوگوں کی نظروں میں مزین اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

۳۲۸۔ بَابُ كَرَاهَةِ التَّقْعِيرِ فِي الْكَلَامِ وَالتَّشَدُّقِ فِيْهِ وَتَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ، وَاسْتِعْمَالِ وَحْشِيِّ اللُّغَةِ، وَدَقَائِقِ الْإِعْرَابِ فِيْ مُخَاطَبَةِ الْعَوَامِّ وَنَحْوِهِمْ

۳۲۸۔ باب: گفتگو میں تصنع کرنا، باچھیں کھولنا، تکلف سے فصاحت کا اظہار کرنا اور عوام وغیرہ سے مخاطب ہوتے وقت غیر معروف الفاظ اور دقیق معانی بیان کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۳۶۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

((اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ)): اَلْمُبَالِغُوْنَ فِي الْأُمُوْرِ.

۱۷۳۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مبالغہ آرائی کرنے والے اور تکلف سے کام لینے والے ہلاک ہوگئے''۔ آپ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔ (مسلم)

(المتنطعون) ''امور میں مبالغہ آرائی کرنے والے''۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۴۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۳۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، والترمذي، وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۷۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ آدمیوں میں سے بلاغت کا اظہار کرنے والے اس شخص کو برا جانتا ہے جو بات کرتے وقت اپنی زبان کو اس طرح پھیرتا ہے جس طرح گائے جگالی کرتے وقت اپنی زبان کو پھیرتی ہے''۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده ۔ أخرجه أبو داود (۵۰۰۵)، والترمذي (۲۸۵۳)، وأحمد (۲/ ۱۶۵ و ۱۸۷).

اس کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے عاصم بن سفیان کے' وہ صدوق ہے۔ اور مسند احمد (۱/ ۱۷۵-۱۷۶' ۱۸۴) میں سیدنا سعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حدیث اس کی شاہد ہے اور بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

غریب الحدیث☆ (یتخلل بلسانه کما تتخلل البقرة) ''وہ بات کرتے وقت اپنی زبان کو اس طرح موڑتا اور پھیرتا ہے جس طرح گائے جگالی کرتے وقت اپنی زبان پھیرتی ہے''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ اسلام میں تکلف، تصنع، بناوٹ اور ملمع سازی کی کوئی حیثیت نہیں۔ اسلام سادگی اور اخلاص کو پسند کرتا ہے' جو لوگ بات کرتے وقت بڑا فصیحانہ انداز خطابت اختیار کرتے ہیں اور مشکل سے مشکل الفاظ استعمال کرتے ہیں' ان کا بس ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ ان کی سامعین پر دھاک بیٹھ جائے اور لوگ مرعوب ہو جائیں' حالانکہ ایسا انداز خطابت اللہ تعالیٰ کو قطعاً پسند نہیں بلکہ وہ ایسے شخص سے ناراض ہوتا ہے۔

❷ پس مسلمان کو چاہیے کہ وہ سادہ انداز تکلم اختیار کرے۔

❸ تاہم خطبات اور مواعظ میں اچھے الفاظ کا استعمال قابل مذمت نہیں' لیکن خطاب لوگوں کی صلاحیت اور اہلیت کے مطابق ہونا چاہیے۔

١٧٣٨ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا وَ إِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الثَّرْثَارُوْنَ، وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ، وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ)). رواه الترمذي وقال: حديث حسن، وقد سبق شرحُهُ في باب حُسْنِ الْخُلُقِ.

۱۷۳۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت والے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق تم میں سے بہت اچھے ہوں گے اور بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت والے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے زیادہ باتیں کرنے والے، باچھیں کھول کر گفتگو کرنے والے اور منہ بھر کر کلام کرنے والے ہیں''۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۳۱) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٢٩ - بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِهِ: خَبُثَتْ نَفْسِي

۳۲۹۔ باب: یہ کہنا ناپسندیدہ ہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے

١٧٣٩ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي)). متفقٌ عليه.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى خَبُثَتْ غَثَتْ، وَهُوَ مَعْنَى ((لَقِسَتْ)) وَلٰكِنْ كَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ.

۱۷۳۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا لیکن اسے چاہیے کہ یہ کہے میرا نفس لقس (بے چین' سست) ہو گیا ہے''۔ (متفق علیہ)

علماء نے بیان کیا ہے کہ (خبثت) کے معنی ہیں (غَثَتْ) اور یہ (لقست) کے معنی ہے لیکن آپ نے لفظ ''خبث'' پسند نہیں فرمایا۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (١٠ / ٥٦٣ ـ فتح)، ومسلم (٢٢٥٠).

فقہ الحدیث☆ ❶ مسلمانوں کے حالات بیان کرتے وقت برے الفاظ استعمال کرنا ناپسندیدہ ہے۔

❷ ہر چیز کا نام لیتے اور ذکر کرتے وقت ادب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ اسلام میں ادب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے' پس مسلمان کو اپنے رب' مخلوق' اپنے نفس اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

❹ برے لفظ کی جگہ اچھا لفظ استعمال کرنا مستحب ہے۔

❺ مسلمان کو اپنے آپ کو خبیث نہیں کہنا چاہیے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عزت اور شان بخشی ہے۔

۳۳۰۔ بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْماً

۳۳۰۔ باب: انگور کا نام کرم رکھنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمُ)). متفق عليه. وهذا لفظ مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)). وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: ((يَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ، إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

۱۷۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انگور کا نام کرم نہ رکھو' اس لیے کہ کرم تو مسلمان ہے''۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور ایک اور روایت میں ہے: ''کرم تو مومن کا دل ہے''۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے: ''یہ لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہیں' حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۵٦٤ ـ فتح)، ومسلم (۲۲٤۷) (۸)' والرواية الثانية عند مسلم (۲۲٤۷) (۹)' والثالثة عند البخاري (۱۰/ ۵٦٦ ـ فتح)، ومسلم (۲۲٤۷) (۷).

غريب الحديث☆ (لا تسموا) ''تم اس کا نام نہ رکھو''۔ (فإن الكرم المسلم) ''بے شک کرم تو مسلمان ہے'' یعنی مسلمان اس نام کا زیادہ مستحق ہے۔

۱۷٤۱۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوا: الْعِنَبُ، وَالْحَبَلَةُ)). رواه مسلم.

((الْحَبَلَةُ)) بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ، وَيُقَالُ أَيْضًا بِإِسْكَانِ الْبَاءِ.

۱۷٤۱۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم انگور کو کرم نہ کہو' بلکہ تم اسے عنب اور حبلہ کہو''۔ (مسلم)

(الحبلة) حاء اور باء پر زبر اور اسے باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۲٤۸) (۱۲).

غريب الحديث☆ (الحبلة) ''انگور کا درخت''۔

فقه الأحاديث☆ ❶ انگور کا نام کرم رکھنا ناپسندیدہ ہے، حافظ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ نے زاد المعاد (۴/۳۶۹) میں بیان فرمایا ہے کہ عرب انگور کے بہت سے فوائد کی وجہ سے اسے کرم کہتے تھے' پس نبی ﷺ نے ناپسند فرمایا کہ اس کا نام کرم رکھا جائے۔ اس لیے کہ اس سے ان کے دلوں میں انگور کی محبت اور اس سے حاصل ہونے والی شراب کی محبت دبا گزیں ہو جاتی کہ یہ تو کرم ہے حالانکہ شراب ام الخبائث ہے۔ پس آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ اس کا نام احسن الاسماء رکھا جائے۔ گویا کہ فرمایا کہ تم انگور کے بہت سے فوائد کی وجہ سے اس کا نام کرم رکھ رہے ہو جبکہ مومن کا دل اس نام کا زیادہ مستحق ہے' اس لیے کہ مومن تو سارے کا سارا خیر ہے اور اس کے دل میں ایمان، خیر و بھلائی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جود وسخاوت، نور و ہدایت اور تقویٰ جیسی صفات ہیں۔ پس مومن کا دل اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا نام کرم رکھا جائے۔

٣٣١۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ وَصْفِ مَحَاسِنِ الْمَرْأَةِ لِرَجُلٍ لَا يَحْتَاجُ إِلٰى ذٰلِكَ لِغَرَضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحِهَا وَنَحْوِهِ

٣٣١۔ باب: کسی مرد کے سامنے کسی عورت کے محاسن بیان کرنا منع ہے، بجز اس کے کہ کسی شرعی مقصد جیسے نکاح وغیرہ کے لیے اس کی ضرورت ہو

١٧٤٢۔ عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا)). متفقٌ عليه.

١٧٤٢۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت دوسری عورت کے جسم کے ساتھ اپنا جسم نہ ملائے اور نہ اپنے خاوند سے اس کے اوصاف اس طرح بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٩/ ٣٣٨ ـ فتح).

تنبیہ: یہ روایت مجھے مسلم میں نہیں ملی۔

غریب الحدیث☆ **(لا تباشر)** اس کے معنی ہیں کہ کوئی عورت کسی عورت کو اس طرح دیکھے نہ اس کے جسم کے ساتھ جسم ملائے کہ وہ اس کے تمام ظاہری اور باطنی محاسن سے واقف ہو جائے۔ **(كأنه ينظر إليها)** ''گویا کہ وہ آدمی اس عورت کو دیکھ رہا ہے''

فقه الحدیث☆ ❶ یہ حدیث سد باب کے لیے اصل کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ یہ اوصاف بیان کرنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ اس سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ خاوند اس عورت کے محاسن سے متاثر ہو کر کسی فتنے کا شکار نہ ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی اس بیوی کو طلاق دے دے۔

❷ عورت کو عورت کے اور مرد کو مرد کے ساتھ جسم نہیں ملانا چاہیے، جیسا کہ حدیث نمبر (١٦٢٧) میں اس کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

❸ عورت کا عورت کی شرم گاہ کی طرف اور مرد کا مرد کی شرم گاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

❹ عورتوں کو ایسی عورتوں کے سامنے اپنے محاسن ظاہر نہیں کرنے چاہییں جو یہ محاسن اپنے خاوندوں سے بیان کرتی ہیں، کیونکہ اس سے فتنے کا اندیشہ ہے۔ پس آپ ﷺ نے سد باب کے طور پر اس طرح کرنے سے منع فرما دیا ہے۔

٣٣٢۔ بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ بَلْ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ

٣٣٢۔ باب: انسان کا یہ کہنا ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے'' ناپسندیدہ ہے، بلکہ یقین کے ساتھ دعا کی جائے

١٧٤٣۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ)). متفق عليه.

وفي رواية لمسلم: ((وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعْظِمِ

١٧٤٣۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اسے چاہیے کہ یقین کے ساتھ سوال کرے، اس لیے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّغْبَةَ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ)).

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''اور لیکن عزم و یقین کے ساتھ سوال کرے اور خوب رغبت و الحاح کا اظہار کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی یا مشکل نہیں جو وہ مانگنے والے کو عطا کرتا ہے''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۱۳۹ ـ فتح)، ومسلم (۲۶۷۹) (۹).

غريب الحديث☆ (ليعزم المسالة) ''یقین و پختہ ارادے کے ساتھ طلب کرے''۔ (ليعظم الرغبة) ''خوب رغبت اور الحاح کا اظہار کرے''۔

۱۷۴۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ، فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُولَنَّ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ، فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ)). متفقٌ عليه.

۱۷۴۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یقین کے ساتھ سوال کرے ایسے نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما' اس لیے کہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ۱۳۹ ـ فتح)، ومسلم (۲۶۷۸).

فقه الأحاديث☆ ❶ دعا کرتے وقت عزم و جزم اور پختہ یقین کی کیفیت ہونی چاہیے اور خوب رغبت کا اظہار ہو اور طلب میں بے نیازی کا اظہار نہ ہو۔

❷ دعا کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے معلق نہیں کرنا چاہیے کہ اگر تو چاہے تو ایسا کر دے' اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سائل تو بے نیاز ہے کہ اگر اللہ چاہے تو اس کا کام کر دے نہ چاہے تو نہ کرے نیز یہ مطلوبہ چیز سے بے نیازی کا اظہار ہے۔

❸ دعا خوب عزم و جزم اور رغبت و الحاح سے کرنی چاہیے۔

❹ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

۳۳۳۔ بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ

۳۳۳۔ باب: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو فلاں چاہے کہنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۴۵۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۷۴۵۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس طرح نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے''۔ (ابوداود۔ سند صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه أبو داود (۴۹۸۰)، وأحمد (۵/ ۳۸۴ و ۳۹۴ و ۳۹۸)، والبيهقي (۳/ ۲۱۶).

فقه الحديث☆ ❶ بندے کو اللہ کے ساتھ لفظاً یا معناً کسی بھی حالت میں شریک ٹھہرانا حرام ہے۔

❷ اللہ ہی بندوں کے امور کا مدبر و متصرف ہے' اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

❸ اس طرح کہنا کہ جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے منع ہے' البتہ اس طرح کہنا جائز ہے کہ جو اللہ چاہے اور پھر جو فلاں چاہے' اس میں اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشیت پہلے ہے اور اس کے بعد بندے کی مشیت ہے جو اللہ کی مشیت کے تابع ہے۔

۳۳۴۔ بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۳۳۴۔ باب: عشاء کے بعد باتیں کرنے کی کراہت

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيثُ الَّذِي يَكُونُ مُبَاحًا فِي غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِعْلُهُ وَتَرْكُهُ سَوَاءٌ، فَأَمَّا الْحَدِيثُ الْمُحَرَّمُ أَوِ الْمَكْرُوهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ، فَهُوَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ أَشَدُّ تَحْرِيمًا وَكَرَاهَةً. وَأَمَّا الْحَدِيثُ فِي الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ، وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَالْحَدِيثُ مَعَ الضَّيْفِ، وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوَ ذٰلِكَ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ، بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ. وَكَذَا الْحَدِيثُ لِعُذْرٍ وَعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيهِ، وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ عَلَى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهُ.

اس سے مراد وہ باتیں ہیں جو اس وقت کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں مباح اور جائز ہیں اور ان کا کرنا اور چھوڑنا برابر ہو۔ جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے جو اس وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں حرام یا مکروہ ہوں تو ان کا اس وقت کرنا زیادہ حرام اور زیادہ مکروہ ہوگا۔ لیکن خیر و بھلائی کی بات جیسے علمی مذاکرہ، صالحین کی حکایات، مکارم اخلاق کا تذکرہ، مہمان کے ساتھ بات چیت اور کسی ضرورت مند کے ساتھ بات چیت کرنا تو اس میں کوئی کراہت نہیں بلکہ یہ تو مستحب ہے۔ اور اسی طرح کسی عذر یا سبب کی وجہ سے گفتگو کرنا تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں۔ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اس پر صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں۔

۱۷۴۶۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. متفق عليه.

۱۷۴۶۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات چیت کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ٤٩ ـ فتح)، ومسلم (٦٤٧) (٢٣٧).

فقه الحديث☆ ❶ نماز عشاء سے پہلے سونا اس لیے ناپسندیدہ ہے کہ کہیں سونے سے نماز عشاء فوت نہ ہو جائے اور اسی طرح نماز عشاء کے بعد بات چیت کرنا اس لیے ناپسندیدہ ہے کہ کہیں تاخیر سے سونے کی وجہ سے نماز تہجد یا نماز فجر فوت نہ ہو جائے جس وجہ سے انسان بہت بڑے اجر و ثواب سے محروم ہو جائے۔

❷ نمازوں کی ان کے وقت پر ادائیگی کی حفاظت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور انہیں ترک کرنے یا ان کے بارے میں تغافل برتنے سے منع کیا گیا ہے۔

❸ نماز عشاء کے بعد ایسی کسی بھی سرگرمی میں حصہ نہیں لینا چاہیے جس سے نماز فجر کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو خواہ وہ علمی مذاکرہ ہو یا دعوتی و تبلیغی جلسے ہوں۔ یاد رہے کہ جب نماز فجر کی حفاظت کے لیے نماز عشاء کے بعد جائز کام کرنے میں احتیاط کرنی چاہیے تو پھر ناجائز اور حرام کاموں میں مصروف رہنے کے بارے میں کتنی سختی اور وعید ہوگی۔

۱۷۴۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ؟ فَإِنَّ عَلٰى

۱۷۴۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات کے آخری دور میں نماز عشاء پڑھائی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: "مجھے بتاؤ کہ یہ رات کون سی ہے؟ پس جو شخص آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ، لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدٌ)). متفق عليه.

روئے زمین پر زندہ ہے وہ ایک سو سال (صدی) کے پورے ہونے تک باقی نہیں رہے گا"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۵٤)، ومسلم (۲۵۳۷).

غريب الحديث☆ (أرأيتكم) "مجھے بتاؤ"۔

فقه الحديث☆ ❶ نماز عشاء کے بعد علمی گفتگو کرنا جائز ہے اور ایسی باتیں کرنا بھی جائز ہے جو مصلحت پر مبنی ہوں' جن کا انجام خیر ہو۔

❷ یہ حدیث دلائل نبوت میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی کہ آج جو شخص روئے زمین پر زندہ ہے وہ ایک صدی کے پورا ہونے کے بعد زندہ نہیں رہے گا۔ پس ایسے ہی ہوا کہ پہلی صدی ہجری مکمل ہونے تک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم وفات پا چکے تھے' سب سے آخر پر ۱۱۰ھ میں وفات پانے والے صحابی ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

❸ ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ آپ کے امتیوں کی عمریں طویل نہیں ہوں گی۔

۱۷٤۸ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمُ انْتَظَرُوا النَّبِيَّ ﷺ، فَجَاءَهُمْ قَرِيبًا مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَصَلَّى بِهِمْ، يَعْنِي الْعِشَاءَ، قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا، ثُمَّ رَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ)). رواه البخاري.

۱۷٤۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (نماز عشاء کے لیے) نبی ﷺ کا انتظار کیا' آپ تقریباً نصف شب کے وقت ان کے پاس تشریف لائے تو انہیں عشاء پڑھائی پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: "سنو! بے شک (دوسرے) لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں لیکن تم جتنی دیر تک نماز کا انتظار کرتے رہے برابر (مسلسل) نماز ہی میں رہے"۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۷۳ ـ فتح)، ومسلم (٦٤٠).

غريب الحديث☆ (شطر الليل) "نصف شب"۔

فقه الحديث☆ ❶ نماز عشاء کے بعد خیر و بھلائی کی باتیں کرنا، علمی مذاکرہ کرنا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا' اس طرح کے کام جائز ہیں۔

❷ نماز عشا کو مؤخر کرنا مستحب ہے اور نماز عشاء کا آخری وقت نصف شب تک ہے۔

❸ نماز کا انتظار کرنا اجر عظیم کا باعث ہے' اس لیے کہ انتظار کرنے والا جب تک انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ نماز پڑھنے والوں کی طرح اجر و ثواب پاتا ہے اور یہ اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ بندہ نماز کے انتظار میں بیٹھا خواہ کھاتا پیتا رہے' لیکن جب تک وہ حالت انتظار میں رہے گا' نماز پڑھنے والے کی طرح اجر و ثواب حاصل کرے گا۔

۳۳۵ـ بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِ الْمَرْأَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا إِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا عُذْرٌ شَرْعِيٌّ

۳۳۵۔ باب: شرعی عذر کے بغیر عورت کے لیے اپنے خاوند کے بلانے پر اس کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے

۱۷٤۹ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى

۱۷٤۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)). متفقٌ عليه.

وفي رِوَايَةٍ: ((حَتَّى تَرْجِعَ)).

اور خاوند اس سے ناراضی کی حالت میں رات بسر کرے تو فرشتے صبح ہونے تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں"۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے: "حتیٰ کہ وہ عورت لوٹ آئے"۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۸۱) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٣٦۔ بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا وَزَوْجُهَا حَاضِرٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۳۳۶۔ باب: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کا نفلی روزہ رکھنا حرام ہے

١٧٥٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). متفقٌ عليه.

۱۷۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے اور یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت دے"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۸۲) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٣٧۔ بَابُ تَحْرِيمِ رَفْعِ الْمَأْمُومِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ أَوِ السُّجُودِ قَبْلَ الْإِمَامِ

۳۳۷۔ باب: مقتدی کا رکوع یا سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانا حرام ہے

١٧٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ! أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ)). متفقٌ عليه.

۱۷۵۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی ایک جب اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے تو وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اللہ اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ١٨٢ـ ١٨٣ ـ فتح)، ومسلم (٤٢٧).

فقه الحديث☆ ❶ نماز میں امام سے پہل کرنا حرام ہے اس لیے کہ اس طرح تو امام کی اہمیت اور مقصد فوت ہو جاتا ہے کیونکہ امام تو اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔

❷ امام سے پہل کرنے پر سخت وعید ہے کہ پہل کرنے والے کو اس بات سے ڈر نہیں لگتا کہ اللہ اس کے سر یا اس کی صورت کو گدھے کے سر یا گدھے کی صورت میں تبدیل کر دے۔

❸ نماز میں امام کی اقتدا کرنی چاہیے' ہر رکن اس کے بعد ادا کرنا چاہیے' اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔

٣٣٨۔ بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى

۳۳۸۔ باب: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا ناپسندیدہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلَاةِ

١٧٥٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. متفقٌ عليه.

۱۷۵۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (۳/ ۸۸ ـ فتح)، ومسلم (۵۴۵).

غريب الحديث☆ (الخصر) "کوکھ"۔

فقه الحديث☆ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے' اس لیے کہ یہ متکبرین کی صفت اور انداز ہے' جب کہ نماز تو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کا نام ہے۔

٣٣٩۔ بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتُوقُ إِلَيْهِ أَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْبَثَيْنِ: وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ

۳۳۹۔ باب: کھانے کی موجودگی میں جب کہ طبیعت کھانے کی طرف راغب ہو یا پیشاب' پاخانے کی شدید حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے

١٧٥٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ)). رواه مسلم.

۱۷۵۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: "کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب پیشاب' پاخانے کی شدید حاجت ہو"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۵۶۰).

غريب الحديث☆ (بحضرة الطعام) کھانے کی موجودگی میں جب کہ اس کی رغبت اور ضرورت بھی ہو۔ (الأخبثان) "پیشاب اور پاخانہ"۔

فقه الحديث☆ اگر بھوک پیاس ہو اور کھانے پینے کا سامان بھی موجود ہو تو پھر نماز پڑھنے سے پہلے کھانے پینے سے فارغ ہونا چاہیے اور اسی طرح اگر پیشاب پاخانے کی شدید حاجت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہونا چاہیے تاکہ نماز خشوع وخضوع، یکسوئی اور حضوری قلب سے ادا ہو سکے۔ ہاں اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر کھانے پینے کے لیے بیٹھ جائے تو نماز فوت ہو جائے گی تو اس صورت میں پہلے نماز پڑھ لینی چاہیے۔ اللہ اعلم!

٣٤٠۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۳۴۰۔ باب: دوران نماز آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا منع ہے

١٧٥٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ

۱۷۵۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی نماز میں اپنی نگاہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ!)) فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: ((لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ!)). رواه البخاري.

آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں''۔ پس یہ بات کرتے ہوئے آپ کا لہجہ سخت ہوگیا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: ''وہ اس حرکت سے باز آجائیں یا پھر ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۲۳۳ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (ما بال) ''لوگوں کو کیا ہوگیا، لوگوں کا کیا حال ہے؟''۔ (لتخطفن أبصارهم) ''ان کی نگاہیں اچک لی جائیں''۔

فقه الحديث☆ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا حرام ہے' اس لیے کہ آپ ﷺ نے بڑی سختی سے اس سے منع فرمایا ہے اور پھر خطف بصر کی وعید سنائی ہے۔ البتہ نماز کے علاوہ عام حالات میں غور وفکر کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

۳۴۱۔ بَابُ كَرَاهَةِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

۳۴۱۔ باب: کسی عذر کے بغیر دوران نماز ادھر ادھر دیکھنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۵۵ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۵۵۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو ایک جھپٹ ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اچانک جھپٹ لیتا ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۲/ ۲۳٤ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (اختلاس) ''جھپٹ لینا۔ چک لینا''۔

فقه الحديث☆ کسی عذر کے بغیر نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے' جو شخص نماز میں ادھر ادھر دیکھتا ہے تو گویا وہ نماز سے غافل ہے اور یہ غفلت شیطان کی طرف سے ہے جو انسان کو اس کی نماز سے غافل کر دیتا ہے۔

۱۷۵٦ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكَ وَالْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ، فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ)). رواه الترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

۱۷۵٦۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچو' اس لیے کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت ہے۔ اگر ضرور ہی دیکھنا ہو تو نفلی نماز میں دیکھا جاسکتا ہے' فرض نماز میں نہیں۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه الترمذي (٥٨٩) بإسناد ضعيف.

یہ حدیث ضعیف ہے' حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد (۲۴۹/۱) میں دو علتوں کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے:۔

(الف) سعید کی انس سے روایت کا کوئی علم نہیں۔

(ب) اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ہے۔

فقه الحديث☆ یہ حدیث چونکہ ضعیف ہے' اس لیے قابل حجت نہیں۔ لہٰذا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا جائز نہیں خواہ نفل ہو یا فرض' نیز نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے ممانعت کی بہت سی صحیح احادیث ہیں۔ اللہ اعلم!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۲۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقُبُوْرِ

۳۴۲۔ باب: قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا منع ہے

١٧٥٧۔ عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا)). رواه مسلم.

۱۷۵۷۔ حضرت ابومرثد کناز بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: ''قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو نہ ان کے اوپر بیٹھو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩٧٢) (٩٨).

فقه الحديث☆ ❶ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا حرام ہے۔

❷ قبروں کے اوپر بیٹھنا حرام ہے۔

❸ قبروں کی اتنی تعظیم کرنا جائز نہیں کہ انہیں سجدہ گاہ بنالیا جائے اور نہ ان کی توہین کرنے کی اجازت ہے کہ ان کے اوپر بیٹھا جائے' اس لیے کہ مسلمان کی جس طرح اس کی زندگی میں حرمت ہے اسی طرح موت کے بعد بھی اس کی حرمت ہے۔

۳۴۳۔ بَابُ تَحْرِيْمِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۳۴۳۔ باب: نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے

١٧٥٨۔ عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)). قَالَ الرَّاوِيُّ: لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. متفقٌ عليه.

۱۷۵۸۔ حضرت ابوجہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس (دن' ماہ یا سال) تک کھڑے رہنا اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر سمجھے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ٥٨٤ ـ فتح)، ومسلم (٥٠٧)۔

غريب الحديث☆ (لكان أن يقف أربعين) اگر اسے معلوم ہو جائے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ اس گناہ سے بچنے کے لیے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال تک کھڑے رہنے کو ترجیح دے اور اس کے آگے سے نہ گزرے۔

فقه الحديث☆ ❶ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے' خواہ نماز فرض ہو یا نفل' مسجد میں ہو یا گھر میں۔

❷ وعید کی صورت میں لفظ ''لو'' کا استعمال ہو سکتا ہے۔

۳۴۴۔ بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوْعِ الْمَأْمُوْمِ

۳۴۴۔ باب: مؤذن کے اقامت شروع کرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ سَوَاءٌ كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلَاةِ أَوْ غَيْرَهَا

بعد مقتدی کے لیے نفلی نماز پڑھنا مکروہ ہے خواہ وہ اس نماز کی سنت ہو یا کوئی اور نماز

١٧٥٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)). رواه مسلم.

۱۷۵۹۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب فرض نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧١٠)۔

غريب الحديث☆ (المكتوبة) ''فرض نماز''۔

فقه الحديث☆ ❶ جب فرض نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو پھر کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں خواہ وہ نفل نماز اقامت سے پہلے شروع کی جائے یا اقامت کے بعد۔ اگر نفل نماز شروع کی ہو اور اقامت ہو جائے تو پھر نفل نماز توڑ کر فرض نماز کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیے۔ لیکن ہمارے ہاں اکثر مساجد میں یہ دیکھا گیا ہے کہ فرض نماز ہو رہی ہوتی ہے اور لوگ پیچھے سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں' بالخصوص فجر کی نماز میں تو یہ عموماً ہوتا ہے۔ یہ طرز عمل رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے' اگر کوئی شخص فرض نماز کے ہوتے ہوئے اپنی کوئی الگ نماز پڑھتا رہتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اتباع سنت کی توفیق عطا فرمائے۔

٣٤٥۔ بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِيصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ أَوْ لَيْلَتِهِ بِصَلَاةٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

۳۴۵۔ باب: جمعے کے دن کو روزے کے لیے یا جمعے کی رات کو دیگر راتوں سے نماز کے لیے مخصوص کرنا ناپسندیدہ ہے

١٧٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ)). رواه مسلم.

۱۷۶۰۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''باقی راتوں میں سے جمعے کی رات کو قیام کے لیے مخصوص کرو نہ باقی ایام میں سے جمعے کے دن کو روزے کے لیے خاص کرو' الا یہ کہ وہ جمعہ اس مدت میں آجائے جس میں تمہارا کوئی ایک روزے رکھتا ہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١١٤٤) (١٤٨).

فقه الحديث☆ ❶ جمعے کے دن کو روزے کے لیے اور اس کی رات کو نماز کے لیے خاص کر لینا منع ہے۔ حدیث میں اس طرح کی تخصیص کر لینے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ کہیں اہل کتاب سے مشابہت نہ ہو جائے جس طرح انھوں نے خالص عبادت کے لیے بعض ایام کو مخصوص کر لیا تھا' اس روز وہ دنیا کا کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ چونکہ جمعے کے دن کو باقی ایام پر فضیلت حاصل ہے اس بنا پر اسے روزے کے لیے اور اس کی رات کو عبادت کے لیے خاص کر لینا درست نہیں' کیونکہ روزہ اور نماز عبادت ہیں اور اس تخصیص کے لیے کسی شرعی دلیل کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ویسے تو جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے لیکن اگر کسی شخص کا معمول ہو کہ وہ ایام بیض کے روزے رکھتا ہے اور ان میں جمعہ کا دن آجاتا ہے تو پھر اس دن روزہ رکھنا جائز ہے' اسی طرح اگر کوئی شخص شوال کے روزے رکھتا ہے یا عرفہ کے دن کا روزہ رکھتا ہے اور ان ایام میں جمعہ آجاتا ہے تو پھر اس دن روزہ رکھنا جائز ہے۔

۱۷۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَصُومَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ)). متفقٌ عليه.

۱۷۶۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک جمعے کے دن روزہ نہ رکھے' البتہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد (بھی روزہ رکھے' تو پھر جمعہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں) ''۔ متفق علیه

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٣٢ ـ فتح)، ومسلم (١١٤٤).

فقه الحديث☆ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا منع ہے' البتہ اگر اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ ملا لینے سے یہ ممانعت ختم ہو جاتی ہے۔

۱۷۶۲۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. متفقٌ عليه.

۱۷۶۲۔ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں! (منع فرمایا ہے)۔ (متفق علیه)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٣٢ ـ فتح)، ومسلم (١١٤٣).

فقه الحديث☆ رسول اللہ ﷺ نے صرف جمعہ کے دن خصوصی طور پر روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۷۶۳۔ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: ((اَصُمْتِ اَمْسِ؟)) قَالَتْ: لَا، قَالَ: ((تُرِيدِينَ اَنْ تَصُومِي غَدًا؟)) قَالَتْ: لَا، قَالَ: ((فَاَفْطِرِي)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۶۳۔ حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ روزے سے تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟'' انھوں نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا: ''کیا تم کل کا روزہ رکھنا چاہتی ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پس تم روزہ افطار کرلو''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٣٢ ـ فتح).

فقه الحديث☆
- صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے' لیکن اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ رکھنے سے یہ ممانعت ختم ہو جاتی ہے۔
- نفلی روزہ رکھ لینے کے بعد توڑ لینا جائز ہے' اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔
- آدمی کو اپنے گھر والوں کے حالات و عبادات سے واقف ہونا چاہیے اور اگر کہیں اصلاح کی ضرورت ہو تو اس کی ضرور اصلاح کرنی چاہیے۔
- اگر کسی نے صرف جمعے کا روزہ رکھا ہو اور اگلے دن کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر اسے اس دن کا روزہ توڑ دینا مستحب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٤٦- بَابُ تَحْرِيمِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ وَهُوَ أَنْ يَصُوْمَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ، وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ بَيْنَهُمَا

٣٤٦- باب: صوم وصال کی حرمت یعنی دو یا اس سے زیادہ دن کچھ کھائے پیے بغیر مسلسل روزہ رکھنا منع ہے

١٧٦٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ. متفقٌ عليه.

١٧٦٤- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وصال کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخارى (٤/ ٢٠٥ - فتح)، ومسلم (١١٠٣)، من حديث أبى هريرة رضی اللہ عنہ. وأخرجه البخارى (٤/ ٢٠٢ - فتح)، ومسلم (١١٠٥) من حديث عائشة رضى الله عنها.

فقه الحديث☆ ❶ آپ ﷺ نے واضح طور پر وصال کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

❷ جو کام اللہ نے مشروع قرار نہیں دیا اس کے بارے میں تکلف و تعمق برتنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

❸ اللہ کی اپنے بندوں پر وسعت رحمت کا بیان ہے کہ وہ انہیں کسی مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا' اس لیے وصال کے روزے سے منع فرمایا۔ وصال کے روزے سے یہ مراد ہے کہ دو دن یا اس سے زیادہ دن کچھ کھائے پیے بغیر مسلسل روزہ رکھنا۔ اب اگر کوئی شخص اس ممانعت کے باوجود وصال کا روزہ رکھتا ہے تو وہ بھوک ہڑتال ہوگی' روزہ نہیں ہوگا' عبادت وہی جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے اور فرمان کے مطابق ہو' ورنہ پھر وہ محض ریاضت و تھکاوٹ ہے۔

١٧٦٥- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ. قَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى)). متفقٌ عليه، وهذا لَفْظُ الْبُخَارِي.

١٧٦٥- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا: آپ خود تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں تم جیسا نہیں ہوں' اس لیے کہ مجھے تو اللہ کی طرف سے کھلایا پلایا جاتا ہے''۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں)۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخارى (٤/ ٢٠٢ - فتح)، ومسلم (١١٠٢).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٢٣٠) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٤٧- بَابُ تَحْرِيمِ الْجُلُوْسِ عَلَى قَبْرٍ

٣٤٧- باب: قبر پر بیٹھنے کی حرمت

١٧٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ، فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ)). رواه مسلم.

١٧٦٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا جو اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس کا اثر اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس کے لیے کسی قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩٧١).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غريب الحديث☆ (فتخلص إلى جلده) ''پس اس کا اثر اس کی جلد تک پہنچ جائے (اور اسے جلا دے)''۔

فقه الحديث☆ ❶ اس سخت وعید سے ثابت ہوا کہ قبر پر بیٹھنا حرام ہے۔

❷ مردوں کی عزت اور حرمت واجب ہے' اسی لیے قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں مردے کی اہانت کا پہلو ہے۔

٣٤٨۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا

٣٤٨۔ باب: قبر کو پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت

١٧٦٧ ـ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ. رواه مسلم.

۱۷۶۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٩٧٠).

غريب الحديث☆ (يجصص) ''پختہ یا چونا گچ کیا جائے''۔ (يبنى عليه) ''اس پر قبہ بنایا جائے''۔

فقه الحديث☆ ❶ قبروں کو چونا گچ کرنا، ان پر بیٹھنا، ان پر قبے اور گنبد تعمیر کرنا منع ہے' اس لیے کہ یہ انسان کو شرک تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ مزید دیکھیے حدیث نمبر (۱۶۸۷)۔

٣٤٩۔ بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ إِبَاقِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ

۳۴۹۔ باب: غلام کا اپنے آقا سے فرار ہونا سخت حرام ہے

١٧٦٨ ـ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)). رواه مسلم.

۱۷۶۸۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام (اپنے آقا کی خدمت کرنے سے) فرار ہو جائے تو اس سے عہد و پیمان کا ذمہ ختم ہو گیا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٦٩).

غريب الحديث☆ (أبق) ''جو غلام اپنے آقا کی خدمت سے) فرار ہو جائے''۔ (برئت منه الذمة) ''اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے'' یعنی اس سے کوئی عہد و پیمان نہیں۔

١٧٦٩ ـ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ)). رواه مسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَقَدْ كَفَرَ)).

۱۷۶۹۔ سابق راوی ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام (اپنے آقا کی خدمت سے) بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی''۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے: ''پس اس نے کفر کیا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٧٠) والرواية الثانية عنده (٦٨).

فقه الاحاديث☆ ❶ اگر غلام اپنے آقا کی معروف امور میں اطاعت کرنے سے گریز کرتا ہے تو اس پر سخت وعید ہے اور جو غلام اپنے آقا کی خدمت کرنے سے خروج کرتا ہے تو اس کے لیے کوئی عہد و پیمان نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ غلام کا اپنے آقا سے بھاگ جانا اس کے اعمال کی قبولیت سے مانع ہے' ایسے مفرور غلام کی نماز بھی قبول نہیں کی جاتی بلکہ ایک اور روایت میں ہے کہ اس شخص نے کفر کیا۔

۳۵۰۔ بَابُ تَحْرِيمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

۳۵۰۔ باب: حدود میں سفارش کرنے کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [النور: ٢].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''زانی مرد اور زانیہ عورت' ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تعمیل میں تمہیں رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے' اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو''۔

شرح الآیۃ ☆ اس آیت کریمہ میں زانی مرد اور زانیہ عورت کو جو سو (۱۰۰) کوڑے مارنے کی سزا کا ذکر ہے وہ غیر شادی شدہ کے لیے ہے' اس لیے کہ شادی شدہ زانی مرد یا زانیہ عورت کے لیے رجم یعنی سنگسار کی حد ہے' اس پر امت کا اجماع ہے' نیز حد رجم رسول اللہ ﷺ کے دور میں نافذ کی گئی ہے۔ اس آیت میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ اس سزا کی تنفیذ میں تمہیں رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے' اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو یعنی ان سزاؤں کی تنفیذ میں کسی قسم کی نرمی، رعایت اور مداہنت ایمان کے منافی ہے۔ اس مداہنت کو تو ایمان کے منافی قرار دیا گیا ہے اور جو لوگ سرے ہی سے ان سزاؤں کو وحشیانہ اور ظالمانہ قرار دیتے ہیں ان کے پاس کس درجے کا ایمان ہے؟

١٧٧٠۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَجْتَرِىءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ، اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ! لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). متفقٌ عليه.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟!)) قَالَ اُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ، فَقُطِعَتْ يَدُهَا.

۱۷۷۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخزومی عورت کے معاملے نے' جس نے چوری کی تھی' قریش کو پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا' انھوں نے مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو (سفارش) کرے؟ پس انھوں نے کہا کہ یہ جرأت تو رسول اللہ ﷺ کے چہیتے اور پیارے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہی کر سکتے ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا' اس میں فرمایا: ''اسی چیز نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی معزز اور طاقتور شخص چوری کر لیتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی ضعیف اور کمزور آدمی چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے تھے' اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا''۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں سفارش کرتے ہو؟'' اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت طلب فرمائیں۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ نے اس عورت کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٦٥١) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٥١۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِي طَرِيقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ وَنَحْوِهَا

٣٥١۔ باب: لوگوں کے راستے، ان کی سایہ دار جگہوں میں اور پانی کے گھاٹ اور اس طرح کی دیگر جگہوں میں قضائے حاجت کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الأحزاب: ٥٨].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں، پس تحقیق انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔

١٧٧١۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ)) قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ قَالَ: ((اَلَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ فِي ظِلِّهِمْ)). رواه مسلم.

١٧٧١۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت کا سبب بننے والے دو کاموں سے بچو''۔ صحابہ نے عرض کیا: لعنت کا سبب بننے والے دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو لوگوں کے راستے میں یا ان کی سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کرتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٦٩).

غريب الحديث☆ (اللاعنان) ''دو کام جو لعنت کا باعث بنتے ہیں''۔ (يتخلى) ''قضائے حاجت کرتا ہے''۔

فقه الحديث☆ ❶ ایسے کاموں سے بچنا چاہیے جو لوگوں کی لعنت کا سبب بن سکتے ہیں۔

❷ لوگوں کے راستوں میں یا ان کے سائے کی جگہوں میں پیشاب وغیرہ کرنا منع ہے۔

❸ اسلام معاشرے کو تکلیفوں سے پاک رکھنا چاہتا ہے اور انہیں ہر قسم کے نقصان اور تکلیف سے بچاتا ہے۔

❹ اسلام نظافت وطہارت پر بہت زور دیتا ہے اور معاشرے کو آلودگی اور گندگی وغیرہ سے پاک صاف رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

٣٥٢۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ وَنَحْوِهِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

٣٥٢۔ باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنا منع ہے

١٧٧٢۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ. رواه مسلم.

١٧٧٢۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۲۸۱).

غریب الحدیث☆ (الراکد) ''ٹھہرا ہوا پانی''۔

فقه الحدیث☆ ❶ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ نہیں کرنا چاہیے اس سے نجاست پیدا ہوتی ہے اور پانی بھی استعمال کے قابل نہیں رہتا۔

❷ اسلام نے پانی کے گھاٹوں اور چشموں کی حفاظت کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور انہیں کسی بھی لحاظ سے خراب کرنے کی اجازت نہیں دی۔

۳۵۳۔ بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ الْوَالِدِ بَعْضَ أَوْلَادِهِ عَلَى بَعْضٍ فِي الْهِبَةِ

۱۷۷۳۔ عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟)) فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَارْجِعْهُ)).

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ)) فَرَجَعَ أَبِي، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَشِيرُ! أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هٰذَا؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)).

وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ)).

وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِي!)) ثُمَّ قَالَ: ((أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَلَا إِذًا)). متفق عليه.

۳۵۳۔ باب: باپ کا ہبہ یا عطیہ میں اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو دوسروں پر ترجیح دینا ناپسندیدہ ہے

۱۷۷۳۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرا باپ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے جو میرا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سارے بچوں کو اس طرح کا ہبہ کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس تم اس سے بھی واپس لے لو''۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سارے بچوں کے ساتھ ایسے ہی کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے بارے میں عدل و انصاف کرو''۔ پس میرے والد واپس آئے اور وہ صدقہ (ہبہ) واپس لے لیا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا اس بچے کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان سب کو اسی طرح کا ہبہ کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پس پھر تم مجھے گواہ نہ بناؤ اس لیے کہ میں ظلم و ناانصافی پر گواہ نہیں بنتا''۔

ایک اور روایت میں ہے: ''تم مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ''۔

اور ایک اور روایت میں ہے: ''اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لو''۔ پھر فرمایا: ''کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری ساری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنے میں برابر ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: جی ہاں! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر ایسے نہ کرو''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٥/ ٢١٠-٢١١ - فتح)، ومسلم (١٦٢٣)، والرواية الثانية عند البخاري (٥/ ٢١١ - فتح)، ومسلم (١٦٢٣) (١١)، والرواية الثالثة عند مسلم (١٦٢٣) (١٤)، والرابعة عند البخاري (٥/ ٢١١-فتح)، ومسلم (١٦٢٣) (١٦)۔ والخامسة عند مسلم (١٦٢٣) (١٧).

غریب الحدیث☆ (نحلت) ''تو نے ہبہ کیا' عطیہ دیا''۔ (جور) ''ظلم''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ اولاد کے درمیان عدل و انصاف کرنا چاہیے اور ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس سے کسی بچے کی حق تلفی ہو اور کسی کو زیادہ دے دیا جائے' اس طرح ان کی آپس میں دشمنی' ناراضی اور حسد کے ساتھ ساتھ ان میں والدین کی نافرمانی کے جذبات پیدا ہوں گے اور بھائی بھائی کے خلاف محاذ کھڑا کرلے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ شیطان ان کے درمیان کوئی بہت بڑا فساد پیدا کردے۔

❷ تمام امور میں اسلام کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور کتاب و سنت کے فیصلے کو تسلیم کرلینا چاہیے' جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے والد حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہبہ کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا اور پھر آپ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے ہبہ واپس لے لیا۔

❸ ہبہ کے لیے صدقے کا لفظ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

❹ ہبہ پر کسی کو گواہ بنالینا مستحب ہے' اگرچہ یہ واجب نہیں۔

❺ ظلم و جور اور ناانصافی پر گواہ نہیں بننا چاہیے۔

❻ قیاس کا اثبات اور یہ کہ یہ حجت ہے جیسا کہ آپ نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری ساری اولاد تمہارے ساتھ ایک جیسا حسن سلوک کرے؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں' تو آپ نے فرمایا: پھر تم یہ کام نہ کرو کہ کسی ایک بیٹے کو دوسرے پر ترجیح دو' تم انہیں برابر برابر عطیہ دو تب وہ بھی تم سے برابر برابر سلوک کریں گے۔

❼ والد اپنے بیٹے کو ہبہ یا عطیہ دینے کے بعد واپس لے سکتا ہے جبکہ عمومی طور پر ایسے کرنا سخت منع ہے۔

٣٥٤- بَابُ تَحْرِيمِ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرَةَ أَيَّامٍ

٣٥٤- باب: عورت کے لیے کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرنا حرام ہے' البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے

١٧٧٤- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا. ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

١٧٧٤- حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی' جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ فوت ہوچکے تھے' انھوں نے ایک خوشبو منگائی جس میں زرد رنگ کی خلوق یا کوئی اور چیز ملی ہوئی تھی۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ خوشبو ایک لونڈی کو لگائی پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: اَمَا وَاللّٰهِ! مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). متفقٌ عليه.

ہے، جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرے سوائے خاوند پر، اس پر چار مہینے دس دن تک جائز ہے''۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، جب ان کا بھائی وفات پاچکا تھا، انھوں نے بھی خوشبو منگائی اور اس میں سے کچھ لگائی پھر کہا: سنو! اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں بجز اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے خاوند پر، وہ چار مہینے دس دن تک جائز ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۱٤٦ ـ فتح)، ومسلم (۱٤۸٦ و ۱٤۸۷).

غريب الحديث ☆ (خلوق) خوشبو کے ساتھ جو کوئی دوسری چیز ملائی جاتی ہے۔ (تحد) ''سوگ منانا''۔

فقه الحديث ☆ ❶ عورت کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا حرام ہے، سوائے اپنے خاوند کے۔

❷ عورت اپنے خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ منائے گی، وہ اس لیے کہ اگر عورت حاملہ ہے تو وہ حمل اس مدت میں مکمل اور واضح ہو جاتا ہے اور بچے (جنین) میں اس مدت کے بعد روح پھونک دی جاتی ہے، اس طرح نسب بھی واضح ہو جاتا ہے۔

❸ سوگ کی صورت میں خوشبو لگانا، سرمہ لگانا اور اچھے کپڑے پہننا وغیرہ منع ہے۔

❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ اتباع رسول کا بیان۔

۳۵۵۔ بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلٰى اَخِيْهِ وَالْخِطْبَةِ عَلٰى خِطْبَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ اَوْ يَرُدَّ

۳۵۵۔ باب: شہری کا دیہاتی کے لیے سودا کرنا، تجارتی قافلوں کو (بازار پہنچنے سے پہلے راستے میں) ملنا، اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرنا اور اس کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجنا حرام ہے مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے یا وہ رد کر دے

۱۷۷۵۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ. متفقٌ عليه.

۱۷۷۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا کرے، اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی ہو۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ۳۷۲ـ ۳۷۳ ـ فتح)، ومسلم (۱۵۲۳).

غريب الحديث ☆ (حاضر) ''شہری''۔ (باد) ''دیہاتی''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ شہری کا دیہاتی کے لیے سودا کرنا حرام ہے۔ اس کی صورت اس طرح ہے کہ کوئی دیہاتی آدمی اپنا سودا بیچنے کے لیے شہر میں آتا ہے تو شہری اسے ملتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ اپنا سودا میرے پاس رکھ دیں' ابھی اس کی قیمت کم ہے' میں اسے بتدریج قیمت بڑھنے کے ساتھ ساتھ زیادہ قیمت پر فروخت کردوں گا۔ اس طرح سودا بیچنا منع ہے۔

❷ اگر شہری دیہاتی کی بیع کرے تو یہ بیع فاسد ہے اور ان دونوں کو اسے فسخ کر دینا چاہیے۔

❸ اسلام نے ہر شخص کے حق کی حفاظت کی ہے اور یہ اس کے حقوق کا ضامن ہے' اسی لیے ملاوٹ اور دھوکے کو حرام قرار دیا ہے تاکہ کسی کا نقصان نہ ہو۔

❹ قانون سب کے لیے برابر ہوتا ہے' نسبی رشتے سے اس میں کوئی لچک یا نرمی اور رعایت کی کوئی گنجائش نہیں' اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

١٧٧٦ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ)). متفقٌ عليه.

۱۷۷۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (آگے بڑھ کر) سامان (مال تجارت) کو نہ ملو حتیٰ کہ اسے بازاروں میں اتار لیا جائے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٥٣ - فتح)، ومسلم (١٥١٧).

غریب الحدیث☆ (السلع) یہ ''سلعة'' کی جمع ہے ''وہ سامان جسے بیچنے کے لیے لایا جائے''۔ (حتى يهبط بها إلى الأسواق) ''حتیٰ کہ وہ مال' سامان بازار میں پہنچ جائے'' اور فروخت کنندہ کو موجودہ قیمت کے بارے میں پتا چل جائے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ سامان کو بازار میں پہنچنے سے پہلے خریدنا حرام ہے حتیٰ کہ صاحب سامان بازار کے موجودہ بھاؤ سے واقف ہو جائے اور وہ کسی نقصان اور دھوکے کے بغیر اپنا سامان اطمینان اور تسلی سے بیچ سکے۔

❷ سامان لانے والے قافلوں سے ملنے سے جو منع کیا گیا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہ اپنا سامان بازار میں لائیں اور بھاؤ کا پتا کریں اور پھر اپنا سامان فروخت کریں۔

❸ دھوکے اور نقصان کی ہر قسم حرام ہے' یہ احادیث اسی دھوکے اور نقصان کے سدباب کے لیے ہیں۔

١٧٧٧ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ)) فَقَالَ لَهُ طَاوُسٌ: مَا قَوْلُهُ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا. متفقٌ عليه.

۱۷۷۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (سامان لانے والے) قافلوں سے نہ ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔'' حضرت طاؤس نے اپنے استاد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ''شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے'' اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: دیہاتی کا کوئی دلال (بروکر) نہ بنے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٧٠ و ٣٧٣ و ٤٥١ - فتح)، ومسلم (١٥٢١).

غریب الحدیث☆ (تلقي الركبان) سامان لانے والے قافلوں سے ملنے سے مراد یہ ہے کہ ابھی سامان تجارت شہر میں نہیں پہنچا اور وہ قافلہ ابھی راستے ہی میں ہے اور یہ شہری وہاں راستے میں ان سے ملاقات کرتا ہے اور انہیں بتاتا ہے کہ وہاں تو کساد بازاری ہے، بڑا مندا ہے' کوئی گاہک ہی نہیں۔ اس طرح کی جھوٹی باتیں کر کے ان سے سامان ارزاں قیمت پر خرید لیتا ہے۔ یہ دھوکا ہے اور اسلام ہر قسم کے دھوکے سے منع کرتا ہے۔ (سمسار) دلال (بروکر) جو خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان سودا کراتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۷۷۵) اور (۱۷۷۶) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۷۸۔ وعَنْ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أخِيْهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إنَائِهَا.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي وَأنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأعْرَابِيِّ، وَأنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَأنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أخِيْهِ، وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ. متفقٌ عليه.

۱۷۷۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے اور فرمایا صرف دھوکا دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ' کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے نہ اس کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تا کہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے اسے الٹ دے۔

اور ایک اور روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تجارتی قافلوں کو (آگے بڑھ کر) ملنے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید وفروخت کرے اور یہ کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط کرے اور یہ کہ آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور آپ نے دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے اور جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر جانور کو فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٥٣ و ٥/ ٣٢٣ ـ فتح)، ومسلم (١٥١٥) (١٠، ١١، ١٢).

غريب الحديث ☆ (النجش) کسی دوسرے شخص کو دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھا کر بولی دینا جبکہ خریدنے کی نیت نہ ہو۔ (لتكفأ ما في إنائها) ''اس کے برتن میں جو کچھ ہے اسے الٹ دے'' یعنی اپنی مسلمان بہن کو طلاق دلوا کر خود اس سے شادی کر لینا۔ (يستام الرجل على سوم أخيه) اس کا مطلب یہ ہے کہ سودے کا مالک اور خریدار سودا لینے دینے پر راضی اور متفق ہیں لیکن ابھی بیع منعقد نہیں ہوئی کہ تیسرا آدمی بیچنے والے سے کہتا ہے کہ اس سودے کا میں خریدار ہوں۔ (التصرية) جب کسی جانور کو بیچنے کا ارادہ ہو تو پھر کئی دن تک اس کے تھنوں میں دودھ روک لینا تا کہ خریدار سمجھے کہ یہ جانور بہت دودھ دیتا ہے۔ یہ سب دھوکا ہے' اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔

فقه الحديث☆ اسلام اخلاص، خیر خواہی اور امن و آشتی کا دین ہے' یہ دھوکا' فریب' کسی کو نقصان پہنچانے اور فتنہ و فساد سے منع کرتا ہے اور اس کے تمام ذرائع کا سد باب بھی کرتا ہے۔ حدیث میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان سب میں مسلمانوں اور دیگر لوگوں سے خیر خواہی کرنے کا حکم ہے اور انہیں دوسروں کو دھوکا دینے اور نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے تا کہ آپس میں الفت و محبت ہو اور بغض و عناد ختم ہو۔ نیز دھوکا کی تمام صورتیں حرام ہیں۔

۱۷۷۹۔ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أخِيْهِ إلَّا أنْ يَأْذَنَ لَهُ)). متفقٌ عليه وهذا لَفظُ مسلم.

۱۷۷۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع کرے نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجے مگر یہ کہ وہ اس کی اجازت دے دے''۔ (متفق علیہ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٤/ ٣٧٤ ـ فتح)، ومسلم (١٤١٢) (٥٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (یخطب علی خطبة أخیه) ''اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجنا'' یہاں بھائی سے مراد مسلمان بھائی ہے' اگر کسی کی شادی کی بات چل رہی ہو تو کسی دوسرے مسلمان کو وہاں اپنی بات نہیں چلانی چاہیے حتیٰ کہ ان کی بات کا کوئی فیصلہ ہو جائے یا وہ آدمی خود اجازت دے دے۔

۱۷۸۰۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ)). رواه مسلم.

۱۷۸۰۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن مومن کا بھائی ہے' پس کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے حتیٰ کہ وہ خود چھوڑ دے''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۱٤۱٤).

غریب الحدیث☆ (یذر) ''ترک کر دے، چھوڑ دے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ بیع پر بیع کرنا حرام ہے۔

❷ پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجنا حرام ہے' ہاں اگر وہ پہلا آدمی اجازت دے دے یا وہ پہلا شخص اپنی بات ختم کر دے تب کوئی اور آدمی وہاں پیغام نکاح بھیج سکتا ہے۔

❸ اسلام نے مومنوں کو اپنے سایۂ رحمت کے تحت جمع کیا ہے اور انہیں آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے' پس اب اس رشتۂ اخوت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور ایثار و قربانی اور باہمی احترام کو شعار بنایا جائے اور حق تلفی و خود غرضی سے اجتناب کیا جائے۔

۳۵۶۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فِيْ غَيْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ أَذِنَ الشَّرْعُ فِيْهَا

۳۵۶۔ باب: ایسی جگہوں میں جہاں شریعت نے اجازت نہیں دی مال ضائع کرنا منع ہے

۱۷۸۱۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ)). رواه مسلم، وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ.

۱۷۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین چیزیں ناپسند' پس وہ تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور یہ کہ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور متفرق نہ ہو جاؤ اور وہ تمہارے لیے بے فائدہ اور بے مقصد باتوں' کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے''۔ (مسلم۔ اس کی شرح گزر چکی ہے۔)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (۱۷۱۵).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۴۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۸۲۔ وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۷۸۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب حضرت وراد بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) وَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ، وَوَاْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ . متفقٌ عليه وسَبَقَ شَرْحُهُ.

مجھ سے لکھوایا کہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے اور ہر قسم کی حمد و تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو جو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور تو جسے منع کر دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی بڑے کی بڑائی تیرے ہاں کوئی نفع مند نہیں''۔ اور ان کی طرف یہ بھی لکھا: آپ ﷺ بے مقصد گفتگو کرنے ، مال کے ضائع کرنے، بے مقصد کثرت سے سوال کرنے سے منع فرماتے تھے اور آپ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے اور لوگوں کو خود نہ دینے اور ان سے مانگتے رہنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (متفق علیہ۔ اس کی شرح گزر چکی ہے)

حدیث کے پہلے حصے کی توثیق اور شرح کے لیے حدیث نمبر (۱۴۱۶) اور حدیث کے دوسرے حصے کے لیے حدیث نمبر (۳۴۰) ملاحظہ فرمائیں۔

۳۵۷۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ اِلٰى مُسْلِمٍ بِسَلَاحٍ وَنَحْوِهٖ سَوَاءٌ كَانَ جَادًّا اَوْ مَازِحًا، وَالنَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

۳۵۷۔ باب: کسی مسلمان کی طرف قصداً یا مزاحاً ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا منع ہے اور ننگی تلوار پکڑنا بھی منع ہے

۱۷۸۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ، فَيَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ)). متفقٌ عليه.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ)).

قَوْلُهُ ﷺ: ((يَنْزِعُ)) ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّايِ، وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِهَا

۱۷۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے' اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے (وہ ہتھیار) چلوا دے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے''۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی تیز دھار آلے کے ذریعے اپنے مسلمان بھائی کی طرف اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ اسے رکھ نہ دے' اگرچہ وہ اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی بھائی ہی ہو''۔

ومعناهما مُتَقارِبٌ، وَمَعْنَاهُ بالمُهْمَلَةِ يَرْمِي، والمُعْجَمَةِ أَيْضًا يَرْمِي وَيُفْسِدُ، وَأَصْلُ النَّزْعِ: الطَّعْنُ وَالْفَسادُ.

(ينزع) یہ عین کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے اور زاء کے نیچے زیر ہے اور اسے غین اور زاء پر زبر کے ساتھ بھی ضبط کیا گیا ان دونوں کا معنی ایک جیسا ہی ہے۔ ''ینزع'' عین کے ساتھ معنی ہوں گے: ''وہ پھینکتا ہے'' اور غین (ینزغ) کے ساتھ بھی یہی معنی ہیں: ''وہ پھینکتا ہے اور فساد کراتا ہے'' اور ''نزع'' کے اصل معنی ہیں ''نیزہ مارنا اور فساد کرنا''۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۳/ ۲۳ ـ فتح)، ومسلم (۲٦۱۷)، والرواية الثانية عند مسلم (۲٦۱٦).

فقه الحديث☆ ❶ ایسے اسباب اختیار کرنا حرام ہیں جو کسی بھی طور پر مسلمانوں کی اذیت کا باعث بن سکتے ہیں۔

❷ مسلمان سے لڑائی جھگڑا کرنا یا اسے قتل کرنا حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم کا گڑھا ہے۔

❸ کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے خواہ وہ مذاق ہی کے طور پر ہو۔

❹ شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے درمیان بغض و عداوت پیدا کر دے' اسی لیے وہ لوگوں کو ہتھیاروں کی نمائش پر ابھارتا ہے اور اس نمائش کے دوران وہ کسی سے یہ ہتھیار چلوا دیتا ہے اور کوئی مسلمان فوت ہو جاتا ہے جس سے شیطان کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔

❺ مسلمانوں کو ڈرانے دھمکانے سے بھی منع کیا گیا ہے' لہٰذا کسی مسلمان کو ڈرانا دھمکانا حرام ہے۔

❻ جس چیز کے نتائج اور انجام خطرناک ہو اس کی مبادیات سے بھی بچنا چاہیے اور ایسے کام قصداً یا مزاحاً بھی نہیں کرنے چاہییں۔

❼ آج کل ہتھیاروں کی نمائش اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اس کا استعمال بے دریغ ہے اور شادی وغیرہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر ہوائی فائرنگ کا بھی عام رواج ہے' جس کے نقصانات آئے دن سامنے آتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی اس سے باز نہیں آتے۔ یہ حدیث سد ذرائع کے لیے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

۱۷۸٤ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَعاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا. رَوَاهُ أَبُو داود، والترمذي وقال: حديثٌ حسنٌ.

۱۷۸۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار پکڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود' ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ حسن ـ أخرجه أبو داود (۲٥۸۸)، والترمذي (۲۱٦۳).

اس کا ایک شاہد مستدرک حاکم (۲۹۰/۴) میں موجود ہے اور یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔ ان شاء اللہ۔

غريب الحديث☆ (يتعاطى) ''پکڑایا جائے، دیا جائے''۔ (مسلولا) ''بے نیام، ننگی تلوار''۔

فقه الحديث☆ ❶ ننگی تلوار پکڑنا منع ہے' اس لیے کہ اس طرح وہ آدمی زخمی ہو سکتا ہے۔

❷ تلوار کی طرح دیگر تیز دھار آلات کے بارے میں یہی حکم ہے۔

٣٥٨ـ بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا لِعُذْرٍ حَتَّى

۳۵۸۔ باب: اذان کے بعد کسی عذر کے بغیر فرض نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا ناپسندیدہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ

۱۷۸۵۔ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي، فَأَتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رواه مسلم.

۱۷۸۵۔ حضرت ابوشعثاء بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی‘ پس ایک آدمی مسجد سے کھڑا ہوا اور چلنے لگا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بغور اسے دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ مسجد سے باہر نکل گیا‘ تب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو! اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٦٥٥) .

فقه الحديث☆ ❶ اذان سننے کے بعد فرض نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا ناپسندیدہ امر ہے‘ اس لیے کہ اس میں نبی ﷺ کی سنت کی مخالفت ہے۔

❷ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔

۳۵۹۔ بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانَ لِغَيْرِ عُذْرٍ

۳۵۹۔ باب: بلاعذر خوشبو کا ہدیہ واپس کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۸۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلَا يَرُدَّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ، طَيِّبُ الرِّيحِ)). رواه مسلم.

۱۷۸۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو ریحان (خوشبودار بوٹی) پیش کی جائے تو وہ اسے نہ لوٹائے‘ اس لیے کہ وہ ہلکی اور خفیف سی ہے اور اس کی خوشبو بہت اچھی ہے“۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٢٥٣) .

غريب الحديث☆ (خفيف المحمل) ”اٹھانے میں ہلکی ہے“ یعنی وزنی نہیں۔

۱۷۸۷۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. رواه البخاري.

۱۷۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی ﷺ خوشبو کا ہدیہ رد نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٥/ ٢٠٩ ـ فتح) .

فقه الأحاديث☆ ❶ خوشبو یا خوشبودار چیز کا ہدیہ قبول کرنا مستحب ہے۔ اس لیے کہ اسے لینے یا اٹھانے میں کوئی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔

❷ مسلمان کو چاہیے کہ وہ خوشبو استعمال کرے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی پیش کرے‘ بالخصوص عید اور جمعے کے اجتماعات کے موقع پر انہیں خوشبو لگائے‘ اس سے مسلمانوں کی باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

❸ خوشبو کی یہ خاصیت ہے کہ فرشتے اسے پسند کرتے ہیں اور شیاطین اس سے نفرت کرتے ہیں‘ اسی طرح اچھی طبیعت اور اچھے مزاج کے لوگ اپنی جیسی طبیعت و مزاج کے لوگوں کو پسند کرتے ہیں اور العکس بالعکس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٦٠ـ بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِي الْوَجْهِ لِمَنْ خِيفَ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ مِنْ إِعْجَابٍ وَنَحْوِهِ، وَجَوَازِهِ لِمَنْ أَمِنَ ذٰلِكَ فِي حَقِّهِ

٣٦٠ـ باب: کسی ایسے شخص کی منہ پر تعریف کرنا ناپسندیدہ ہے جس کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ وہ فخر وغرور میں مبتلا ہو جائے گا اور جس کے بارے میں یہ اندیشہ نہ ہو تو اس کے منہ پر اس کی تعریف کرنا جائز ہے

١٧٨٨ـ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ، فَقَالَ: ((**أَهْلَكْتُمْ، أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ**)). متفقٌ عليه.

((**وَالْإِطْرَاءُ**)): الْمُبَالَغَةُ فِي الْمَدْحِ.

۱۷۸۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی آدمی کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا، جو تعریف میں مبالغہ آرائی کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی''۔ (متفق علیہ)

(الإطراء) ''مدح وتعریف میں مبالغہ آرائی کرنا''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٥/ ٢٧٦ ـ فتح)، ومسلم (٣٠٠١).

فقه الحديث ☆ کسی آدمی کی اس کے منہ پر تعریف کرنا حرام ہے، اس لیے کہ اس سے آدمی کے دل میں فخر وغرور اور تکبر جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں، آدمی عجب کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ عجب اور خود پسندی بندے کے دین کے لیے مہلک ہے۔

١٧٨٩ـ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**وَيْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ**)) يَقُولُهُ مِرَارًا: ((**إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ، وَلَا يُزَكَّى عَلَى اللّٰهِ أَحَدٌ**)). متفقٌ عليه.

۱۷۸۹۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا تو دوسرے آدمی نے اس کی تعریف کی، پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''افسوس ہے تجھ پر، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی''، آپ نے کئی بار ایسے فرمایا (پھر فرمایا): ''اگر تم میں سے کسی نے ضرور ہی کسی کی تعریف کرنی ہو تو اسے ایسے کہنا چاہیے کہ میں اسے ایسا اور ایسا سمجھتا ہوں، اگر وہ سمجھتا ہے کہ وہ اسی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا حساب لینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کے پاک صاف ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٥/ ٢٧٤ ـ فتح)، ومسلم (٣٠٠٠).

غريب الحديث ☆ **(ويحك)** اگر کسی شخص سے کوئی ایسا کام ہو جائے جس کا اسے حق نہیں تو پھر اس کے لیے یہ کلمہ ترحم بولا جاتا ہے کہ افسوس ہے تجھ پر۔ **(لا محالة)** ''ضروری، لازمی، ایسا کام جسے ترک نہ کیا جا سکے''۔ **(أحسبه)** ''میں اسے اس طرح خیال کرتا ہوں، اسے ایسے سمجھتا ہوں''۔ **(لا يزكى)** کسی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہوں سے پاک قرار نہیں دیا جانا چاہیے۔

فقه الحديث ☆ اگر کوئی شخص کسی کی لازمی طور پر تعریف کرنا چاہے تو اسے اپنی رائے بیان کرنے کے بعد باقی معاملات کو اللہ کے سپرد کرنا چاہیے، وہی تمام حالات سے باخبر ہے اور یہ تعریف حسن ظن کے طور پر ہونی چاہیے، قطعی علم تو اللہ کو ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧٩٠- وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ، فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ، فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ)). رواهُ مسلم.

فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ فِي النَّهْيِ، وَجَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ.

۱۷۹۰۔ حضرت ہمام بن حارث حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی (ان کے منہ پر) تعریف کرنے لگا تو مقداد رضی اللہ عنہ نے (اس کے منہ میں مٹی ڈالنے کا) ارادہ کیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: یہ تم کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم (منہ پر) تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے مونہوں میں مٹی ڈالو''۔ (مسلم)

یہ ممانعت کی احادیث ہیں جبکہ منہ پر تعریف کرنے کے جواز کی بہت سی احادیث وارد ہیں۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٣٠٠٢) (٦٩)

غريب الحديث☆ (عمد) ''قصد وارادہ کیا''۔ (جثا) ''گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے''۔ (یحثو) ''پھینکنے لگے''۔ (الحصباء) ''کنکریاں''۔

فقه الحديث☆ ❶ دلائل ونصوص پر عمل کرنے کے بارے میں یہ اصول ہے کہ ان کے ظاہری الفاظ پر عمل کیا جائے' جس کا عربی زبان تقاضا کرتی ہے الا یہ کہ کوئی قرینہ ظاہری الفاظ سے کوئی اور معنی بتائے جیسا کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کیا۔

❷ منہ پر تعریف کرنے والوں کی طرف توجہ نہ دی جائے اور انہیں اس مدح سرائی پر کسی انعام و اکرام سے بھی نہ نوازا جائے' بلکہ ہو سکے تو ان کے منہ میں خاک ڈالی جائے۔

❸ صحابہ کرام کے جذبہ اتباع رسول کا بیان' جیسا کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کیا اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی خاموش رہے۔

❹ کئی مسائل تمام صحابہ کرام کو معلوم نہیں تھے' کسی کو کسی مسئلے کے بارے میں پتا تھا اور کسی کو کسی کے بارے میں' جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ مسئلہ معلوم نہیں تھا' اسی لیے انھوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَطَرِيْقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُقَالَ: اِنْ كَانَ الْمَمْدُوْحُ عِنْدَهُ كَمَالُ اِيْمَانٍ وَيَقِيْنٍ، وَرِيَاضَةُ نَفْسٍ، وَمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَا يَفْتَتِنُ، وَلَا يَغْتَرُّ بِذٰلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلَا مَكْرُوْهٍ، وَاِنْ خِيْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ، كُرِهَ مَدْحُهُ فِيْ وَجْهِهِ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً، وَعَلٰى هٰذَا التَّفْصِيْلِ تُنَزَّلُ الْاَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِيْ ذٰلِكَ. وَمِمَّا جَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ قَوْلُهُ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ((اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)) اَيْ: مِنَ الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيْعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُوْلِهَا، وَفِي الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ: ((لَسْتَ مِنْهُمْ))، اَيْ:

علماء بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث میں جمع وتطبیق کا یہ طریقہ ہے کہ اگر ممدوح ایمان ویقین میں کامل ہو' اسے اپنے نفس پر ضبط ہو اور اس کے بارے میں مکمل معرفت ہو کہ اگر اس کے منہ پر تعریف کی گئی تو وہ کسی فتنے میں مبتلا ہوگا نہ کسی غرور میں اور نہ ہی اس کا نفس اس بات پر خوش ہوگا تو ایسی صورت میں منہ پر تعریف کرنا حرام ہے نہ مکروہ اور اگر اس ممدوح کے بارے میں ان امور میں سے کسی امر کا بھی اندیشہ ہو تو پھر اس کے منہ پر تعریف کرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔ اور اس تفصیل پر اس بارے میں وارد مختلف احادیث کو دلیل بنایا جائے گا۔ اور جو احادیث اباحت اور جواز کے بارے میں ہیں ان میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''مجھے امید ہے کہ تم انہی میں سے ہوگے''۔ یعنی ان لوگوں میں سے جنہیں جنت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَسْتَ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْبِلُوْنَ أُزُرَهُمْ خُيَلاءَ. وَقَالَ ﷺ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ((**مَا رَآكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ**)) وَالْأَحَادِيْثُ فِي الْإِبَاحَةِ كَثِيْرَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِنْ أَطْرَافِهَا فِي كِتَابِ: ((**الْأَذْكَارِ**)).

آٹھوں دروازوں سے پکارا جائے گا کہ اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا: ''تم ان میں سے نہیں ہو''۔ یعنی آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو لوگ فخر و غرور سے اپنے ازار نیچے لٹکاتے ہیں تم ان میں سے نہیں اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''شیطان تمھیں جس راستے پر چلتا ہوا دیکھ لیتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے''۔ اور منہ پر تعریف کرنے کے جواز کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں اور ان میں سے کچھ احادیث میں نے ''کتاب الاذکار'' میں ذکر کی ہیں۔

۳۶۱۔ بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ وَقَعَ فِيْهَا الْوَبَاءُ فِرَارًا مِنْهُ وَكَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ

۳۶۱۔ باب: جس شہر میں وبا پھیل جائے وہاں سے جانے اور کسی دوسرے شہر سے اس شہر میں آنے کی کراہت

قَالَ تَعَالٰى: ﴿**أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ**﴾ [النساء : ۷۸] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة : ۱۹۵].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم جہاں بھی ہو گے موت تمھیں پا لے گی' اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو''۔ اور فرمایا: ''تم اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

شرح الآیات☆ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو خبردار کیا ہے کہ موت کا ایک وقت متعین ہے جس میں لمحہ بھر کی تقدیم و تاخیر نہیں اور اس سے کسی کو مفر نہیں' خواہ انسان اس سے بچنے کی جتنی بھی کوشش کر لے' کتنی بھی محفوظ جگہ اور مضبوط قلعے میں چلا جائے' موت وہاں بھی آ کر رہے گی۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ جس علاقے میں وبا پھیلی ہوئی ہے اگر تم موت سے بچنے کے لیے کسی اور جگہ جاؤ گے تو موت وہاں بھی آ سکتی ہے' لہٰذا یہاں سے بھاگنے کی ضرورت نہیں اور دوسری آیت ''تم اپنے آپ کو ایک ہلاکت میں نہ ڈالو'' سے یہ مفہوم لیا ہے کہ اگر کسی جگہ وبا پھیلی ہوئی ہے تو تم وہاں نہ جاؤ یعنی اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یہ آیت کے ظاہری الفاظ سے استدلال ہے جبکہ اس آیت کا شان نزول یہ نہیں ہے۔

۱۷۹۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ - أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ - فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ لِيْ عُمَرُ: اُدْعُ لِيَ

۱۷۹۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملک شام کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ آپ مقام ''سرغ'' پر پہنچے تو آپ کو ''اجناد'' (شام کے شہروں) کے امراء حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ملے تو انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ملک شام میں تو وبا پھیل چکی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوْا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتَ لِاَمْرٍ، وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ، فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ، وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ: اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ!- وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ- نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ، فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، اِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ، وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ، فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ**)) فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْعُدْوَةُ: جَانِبُ الْوَادِيْ.

کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے انہیں بلایا تو حضرت عمر ؓ نے ان سے مشورہ طلب کیا اور انہیں بتایا کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے (اب کیا کرنا چاہیے)؟ ان کے درمیان اختلاف ہوگیا' بعض نے کہا: آپ ایک (اچھے) مقصد کے تحت روانہ ہوئے ہیں' ہم نہیں سمجھتے کہ آپ اس مقصد سے رجوع کریں' بعض نے کہا: آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور کچھ دیگر لوگ ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ آپ انہیں لے کر اس وبا میں چلے جائیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم میرے پاس سے چلے جاؤ' پھر فرمایا کہ میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ پس میں نے انہیں بلایا تو انھوں نے ان سے مشورہ کیا تو انھوں نے بھی مہاجرین کا سا انداز اختیار کیا اور انہی کی طرح اختلاف رائے کا اظہار کیا' تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم بھی میرے پاس سے چلے جاؤ' پھر فرمایا: میرے پاس یہاں موجود قریش کے ان عمر رسیدہ لوگوں کو بلاؤ جنھوں نے فتح مکہ کے وقت ہجرت کی۔ میں نے انہیں بلایا تو ان میں سے کسی دو آدمیوں نے بھی اس مسئلے میں اختلاف نہ کیا بلکہ ان سب نے کہا: ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ آپ ان لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور انہیں اس وبا کی طرف لے کر نہ جائیں۔ پس حضرت عمر ؓ نے لوگوں میں اعلان کرادیا کہ میں صبح کو (مدینے کی طرف) واپس لوٹوں گا' لہٰذا تم بھی صبح اس کی تیاری کرو۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے فرار اختیار کرتے ہو؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: کاش! یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا' حضرت عمر ؓ ان سے اختلاف کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے' (اور کہا) ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے، اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں' مجھے بتاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوا ور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں' ان میں سے ایک سرسبز و شاداب ہو اور دوسرا بنجر' تو کیا ایسے نہیں کہ اگر تم اسے سرسبز و شاداب حصے میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے اور اگر بنجر حصے میں چراؤ گے تو بھی اللہ کی تقدیر ہی سے چراؤ گے؟ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: اتنے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے' وہ اپنی کسی ضرورت کے تحت کہیں گئے ہوئے تھے' انھوں نے فرمایا: میرے پاس اس بارے میں علم ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم اس وبا کے بارے میں سنو کہ یہ فلاں جگہ پھیلی ہوئی ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب یہ وبا ایسی جگہ پھیلے جہاں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگنے کے لیے مت نکلو'' ۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور وہاں سے واپس ہو گئے ۔ (متفق علیہ)

(العدوة) ''وادی کا کنارہ''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٠/ ١٧٩ ـ فتح)، ومسلم (٢٢١٩)

غريب الحديث ☆ (سرغ) شام کی طرف جاتے ہوئے مدینے سے تیرھویں مرحلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔ (الأجناد) ملک شام کے شہر فلسطین اردن، دمشق، حمص اور قنسرین۔ (الوباء) ''طاعون''۔ (مصبح على ظهر) ''(مدینے کی طرف) لوٹنے والا ہوں''۔

فقه الحديث ☆ ❶ مسائل و احکام کے بارے میں مشاورت کرنی چاہیے۔

❷ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام تمام اہم امور میں آپس میں مشاورت کرتے تھے۔

❸ شوریٰ حکمران کو اپنی رائے اور مشورہ دے سکتی ہے' اس پر اپنا فیصلہ ٹھونس نہیں سکتی' جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشوروں کے لیے مہاجرین و انصار کو بلایا اور ان کے مشورے کو قبول نہیں کیا اور پھر قریش کے عمر رسیدہ لوگوں کو بلایا اور ان کے مشورے کو قبول کرتے ہوئے مدینہ لوٹنے کا اعلان فرمایا۔

❹ ''علم'' قرآن و حدیث کا نام ہے' جب صحیح علم آ جائے تو پھر اپنی رائے سے رجوع کرتے ہوئے علم پر عمل کرنا چاہیے۔

❺ اگر نص (دلیل) نہ ملے تو قیاس کرنا جائز ہے' جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو وادی کی مثال دیتے ہوئے مسئلہ واضح کیا۔

❻ مسلمانوں کے حکمرانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی رعیت کی بہتری اور خیر و خواہی نیز سلامتی اور حفاظت کے لیے منصوبہ بندی کریں۔

❼ اگرچہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے لیکن بندے کو اپنی طرف سے احتیاط ضرور کرنی چاہیے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جہاں طاعون کی وبا پھیلی ہو وہاں مت جاؤ اور جو وہاں موجود ہے وہ وہاں سے نہ نکلے تاکہ دوسرے شہروں میں یہ وبا پھیل نہ جائے۔

❽ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حدیث سنائی۔

❾ جب حق بات تک رسائی ہو جائے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس ذات باری تعالیٰ نے حق تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائی۔

❿ اگر کوئی عالم بشری کمزوری کی وجہ سے غلط مسئلہ بتا دے تو اس کا مؤاخذہ نہیں کرنا چاہیے' جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا مؤاخذہ نہیں کیا۔ اللہ اعلم!

١٧٩٢ـ وعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ، وَأَنْتُمْ فِيْهَا، فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا)). متفقٌ عليه.

۱۷۹۲ـ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سنو کہ کسی جگہ وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب یہ وبا ایسی جگہ پھیل جائے جہاں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے نہ نکلو''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٠/ ١٧٨ـ ١٧٩ ـ فتح)، ومسلم (٢٢١٨)

غریب الحدیث☆ (الطاعون) ایک وبا کی قسم ہے جو اس کا شکار ہوتا ہے وہ موت سے نہیں بچتا اور وہ اگر مسلمان ہے تو اس کا شمار شہداء میں ہوتا ہے۔

فقه الحدیث☆ نبی ﷺ نے امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ جس شہر میں طاعون کی بیماری پھیلی ہو وہاں نہیں جانا چاہیے اور اگر کوئی شخص اس شہر میں ہو جہاں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو اسے وہاں سے نہیں نکلنا چاہیے۔ پہلی صورت میں یہ حکمت ہے کہ اپنے آپ کو تکلیف میں خود بخود پیش نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرنا شرعاً اور عقلاً درست نہیں۔ اور طاعون زدہ علاقے سے نہ نکلنے میں یہ حکمت ہے کہ انسان اللہ پر توکل، اعتماد اور بھروسا کرے' نیز اس کے حکم پر رضامندی اور صبر کا اظہار کرے۔ اور دوسری حکمت جو ائمہ طب نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ طاعون کے مریض کے لیے بیماری کی حالت میں سفر کرنا نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے اور اس حالت میں کسی کے پاس جانا اس کے لیے تکلیف کا باعث بن سکتا ہے۔

پس پہلی صورت (نہ جانے) میں تادیب و تعلیم ہے اور دوسری صورت (نہ نکلنے) میں تفویض و تسلیم ہے۔ اللہ اعلم!

٣٦٢ـ بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَحْرِيمِ السِّحْرِ

٣٦٢ـ باب: جادو کی شدید حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ الآية [البقرة: ١٠٢]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(حضرت) سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا' وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے''۔

شرح الآیة: شیاطین نے ایک کتاب میں جادو اور کہانت لکھی اور اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے نیچے دفن کر دیا' حضرت سلیمان علیہ السلام غیب نہیں جانتے تھے۔ پس جب وہ فوت ہو گئے تو انھوں نے وہ کتاب نکال کر لوگوں کو دکھائی کہ یہ دیکھو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس جادو کا یہ علم تھا جس کی وجہ سے وہ حکومت کرتے تھے۔ انھوں نے لوگوں کو مغالطہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس الزام کو یہ فرما کر رد کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا یعنی جادو سیکھنا سکھانا کفر ہے جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور وہ وحی کی اتباع اور تبلیغ کرتے تھے اور جو لوگ جادو سیکھتے سکھاتے ہیں وہ کافر ہیں۔

١٧٩٣ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ)). متفقٌ عليه.

١٧٩٣ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سات مہلک چیزوں سے بچو''۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا جسے قتل کرنا اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے موقع پر پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث و فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٦١٤) ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٦٣۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسَافَرَةِ بِالْمُصْحَفِ إِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِي الْعَدُوِّ

٣٦٣۔ باب: کافروں کے علاقوں میں قرآن مجید ساتھ لے کر سفر کرنا منع ہے' جب اس کا دشمن کے ہاتھوں میں جانے کا اندیشہ ہو

١٧٩٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ. متفقٌ عليه.

١٧٩٤۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کے ساتھ دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٣٣ ـ فتح)، ومسلم (١٨٦٩).

فقه الحديث☆ ❶ قرآن مجید کی تعظیم واجب ہے' اسے ایسی جگہ لے کر نہیں جانا چاہیے جس سے اس کی شان میں فرق آتا ہو۔
❷ دشمن کے علاقوں میں قرآن مجید لے کر نہیں جانا چاہیے' کہیں وہ اس کی توہین نہ کریں' اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو پھر جائز ہے۔

٣٦٤۔ بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَإِنَاءِ الْفِضَّةِ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الْاِسْتِعْمَالِ

٣٦٤۔ باب: کھانے پینے' طہارت اور استعمال کی دیگر صورتوں میں سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا حرام ہے

١٧٩٥۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). متفقٌ عليه.
وفي رِوايةٍ لِمُسْلِمٍ: ((اِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)).

١٧٩٥۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے"۔ (متفق علیہ)
اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: "بے شک جو شخص سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے (تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے)"۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٧٧٨) ملاحظہ فرمائیں۔

١٧٩٦۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: ((هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَلْبَسُوا

١٧٩٦۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں ریشم اور دیباج کے استعمال سے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: "یہ دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہوں گے"۔ (متفق علیہ)
اور صحیحین میں ایک اور روایت ہے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم ریشم پہنو نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا)).

دیباج اور نہ ہی سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں، پلیٹوں میں کھاؤ"۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۷۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۹۷۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوسِ، فَجِيءَ بِفَالُوذَجٍ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ، فَقِيلَ لَهُ حَوِّلْهُ، فَحَوَّلَهُ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ خَلَنْجٍ، وَجِيءَ بِهِ فَأَكَلَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

((الْخَلَنْجُ)): الْجَفْنَةُ.

۱۷۹۷۔ حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ مجوسیوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چاندی کے برتن میں مٹھائی لائی گئی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے نہیں کھایا' پس اسے کہا گیا کہ اسے کسی اور برتن میں ڈال لیں۔ اس نے اسے ایک پیالے میں بدل دیا اور پھر اسے لایا گیا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔ (بیہقی۔ سند حسن ہے)

(الخلنج) "پیالہ"۔

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البيهقي (۱/ ۲۸).

غریب الحدیث☆ (فالوذج) "فالودہ یا مٹھائی کی کوئی قسم"۔ (خلنج) یہ سرخ اور زرد رنگ کے مابین ایک قسم کا درخت ہے جس کی لکڑی سے برتن بنائے جاتے ہیں۔ (الجفنة) "پیالہ" یہ "صحفة" (بمعنی پیالہ) سے بڑا ہوتا ہے۔

فقہ الحدیث☆ ❶ اگر حلال کھانا سونے یا چاندی کے برتنوں میں رکھا ہوا ہو تو وہ کھانا حرام نہیں ہو جاتا بلکہ اس برتن میں کھانا حرام ہے' اگر اس کھانے کو کسی اور برتن میں ڈال دیا جائے تو پھر وہی کھانا کھانا جائز ہوگا۔

❷ اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھانا رکھ کر کھانے کے لیے دعوت دے تو ایسی دعوت قبول نہیں کرنی چاہیے حتیٰ کہ وہ اسے کسی دوسرے برتن میں ڈال دے۔

❸ مسلمان کی یہ شان ہونی چاہیے کہ جب اسے کسی شرعی مسئلے کے بارے میں پتا چلے تو وہ اس کی اتباع کرے اور اپنے عمل کو اس کے تابع کر لے۔

❹ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے اور ریشمی لباس پہننے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ اس میں کبر و غرور پایا جاتا ہے' جس کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں' اسلام تو سادگی اور تواضع کا درس دیتا ہے۔ نیز ریشمی لباس میں نزاکت کا پہلو ہے جو مردانگی کے خلاف ہے اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے مترادف ہے' اس لیے کہ عورتوں کے لیے سونے کے زیور اور ریشمی لباس پہننا جائز ہے۔

۳۶۵۔ بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ الرَّجُلِ ثَوْبًا مُزَعْفَرًا

۳۶۵۔ باب: آدمی کے لیے زعفرانی رنگ کا لباس پہننا حرام ہے

۱۷۹۸۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آدمی کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۳۰۴ ۔ فتح)، ومسلم (۲۱۰۱)

غریب الحدیث☆ (یتزعفر) "اپنے کپڑے کو زعفرانی رنگ سے رنگے یا اپنے جسم پر زعفرانی رنگ مل لے"۔ (الزعفران) یہ ایک بوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، جس کا رنگ زرد ہے اس کے ساتھ رنگ دیا جاتا ہے۔

۱۷۹۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟)) قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: ((بَلْ اَحْرِقْهُمَا)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ، فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)). رواه مسلم.

۱۷۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: کیا میں انہیں دھوڈالوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ انہیں جلادو''۔

اور ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''یہ کافروں کا لباس ہے، پس تم اسے مت پہنو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۰۷۷) (۲۸)» والرواية الثانية عنده (۲۰۷۷) (۲۸)

غريب الحديث ☆ (معصفرين) ''زرد رنگ سے رنگے ہوئے دو کپڑے''۔ (العصفر) ''زرد رنگ کی بوٹی''۔

فقه الاحاديث ☆ ❶ زعفران یا عصفر بوٹی سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے اور یہ ممانعت صرف مردوں کے لیے ہے، عورتوں کے لیے نہیں۔

❷ مردوں کو عورتوں سے مشابہ لباس پہننا حرام ہے۔

❸ کفار جیسا لباس پہننا حرام ہے۔

❹ تمام معاملات میں مسلمان کی امتیازی شان ہونی چاہیے۔

۳۶۶۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ

۳۶۶۔ باب: ایک دن اور رات تک خاموش رہنا منع ہے

۱۸۰۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ، وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَانَ مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ، فَنُهُوْا فِي الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ، وَاُمِرُوْا بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيْثِ بِالْخَيْرِ.

۱۸۰۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان یاد کیا ہے: ''بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں اور ایک دن اور رات تک خاموش رہنے کی کوئی حیثیت نہیں''۔ (ابوداود۔ سند حسن ہے)

امام خطابی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جاہلیت کی عبادات میں خاموش رہنا بھی تھا، پس اسلام میں ایسی عبادت سے منع کردیا اور انہیں ذکر الٰہی کرنے اور خیر و بھلائی کی بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

توثيق الحديث ☆ صحيح دون قوله: ((ولا صمات يوم إلى الليل))، أخرجه أبو داود (۲۸۷۳) بهذا اللفظ.

حدیث کا پہلا حصہ صحیح ہے کہ ''بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں'' جبکہ دوسرا حصہ ''ایک دن اور رات تک خاموش رہنے کی کوئی حیثیت نہیں'' صحیح سند سے ثابت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غريب الحديث☆ (لا يتم) ''کوئی یتیمی نہیں'' یتیم اسے کہتے ہیں جس کا والد فوت ہو جائے اور وہ ابھی صغر سنی میں ہو اور بالغ نہ ہوا ہو۔ (احتلام) ''بلوغت''۔ (صمات) ایک دن اور رات تک خاموش رہنا' چپ کا روزہ رکھنا۔

۱۸۰۱۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ، فَرَآهَا لَا تَتَكَلَّمُ. فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوْا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِيْ فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ، هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ! فَتَكَلَّمَتْ. رواه البخاري.

۱۸۰۱۔ حضرت قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس تشریف لائے' جسے زینب کہا جاتا تھا' آپ نے اسے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں تو آپ نے فرمایا: اسے کیا مسئلہ ہے' یہ بات کیوں نہیں کرتی؟ انھوں نے بتایا کہ اس نے خاموش رہنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا: تم بات چیت کرو' اس لیے کہ یہ جائز نہیں' یہ تو عمل جاہلیت میں سے ہے۔ پس اس نے بات چیت کرنا شروع کر دیا۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۷/ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ فتح)

غريب الحديث☆ (من عمل الجاهلية) یہ ان کی عبادت کا طریقہ ہے' جس کے ذریعے سے وہ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا زعم باطل رکھتے تھے۔

فقه الأحاديث☆ ❶ جاہلیت کے اعمال و احوال کی مخالفت کرنا واجب ہے۔

❷ جب کوئی یتیم بچہ بالغ ہو جائے گا تو اس پر لفظ یتیم کا اطلاق نہیں ہوگا' نہ اس پر یتیم کے احکام نافذ ہوں گے۔

❸ خاموشی اختیار کر لینے اور بات چیت نہ کرنے کو عبادت سمجھ لینا شعائر اسلام میں سے نہیں۔

❹ بات چیت کرتے وقت اس چیز کا خیال رہے کہ وہ خیر و بھلائی پر مبنی ہو۔

❺ اگر کوئی شخص بات نہ کرنے کی قسم اٹھالے تو اسے قسم توڑ کر بات چیت کرنی چاہیے۔ اللہ اعلم!

❻ اگر کوئی شخص سورۂ مریم کی آیت نمبر (۲۶) سے استدلال کرتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے بھی تو کسی انسان سے بات چیت نہ کرنے کا روزہ رکھا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہماری شریعت نہیں ہے' ان کی شریعت میں ایسے چپ کا روزہ رکھنا جائز تھا جبکہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔

۳۶۷۔ بَابُ تَحْرِيمِ انْتِسَابِ الْإِنْسَانِ إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَتَوَلِّيهِ غَيْرَ مَوَالِيهِ

۳۶۷۔ باب: انسان کا اپنے باپ یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہونے کی حرمت

۱۸۰۲۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). متفقٌ عليه.

۱۸۰۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف جھوٹا منسوب کیا اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۱۲/ ۵۴۔ فتح)، ومسلم (۶۳)

غريب الحديث☆ (ادعى إلى) ''کسی کی جھوٹا منسوب ہوا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٨٠٣ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيْهِ، فَهُوَ كُفْرٌ)). متفقٌ عليه.

۱۸۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا سے اعراض اور بے رغبتی نہ کرو' پس جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو یہ کفر ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٢/ ٥٤ ـ فتح)، ومسلم (٦٢)

فقه الاحاديث☆ ❶ جانتے بوجھتے ہوئے اپنے آپ کو اپنے آباء کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا حرام ہے' پس جس شخص نے اس کام کو جائز سمجھتے ہوئے کیا تو اس نے کفر کیا اور وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے شخص پر جنت حرام ہے''۔

❷ اسلام نے نسب کی حفاظت کی بہت تاکید کی ہے۔

❸ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب ہے۔

١٨٠٤ـ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ! مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيْهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيْهَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا، أَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ، أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا)). متفقٌ عليه.

((ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ)) أَيْ: عَهْدُهُمْ وَأَمَانَتُهُمْ. ((وَأَخْفَرَهُ)): نَقَضَ عَهْدَهُ. ((وَالصَّرْفُ)): التَّوْبَةُ، وَقِيْلَ: الْحِيْلَةُ. ((وَالْعَدْلُ)): الْفِدَاءُ.

۱۸۰۴۔ حضرت یزید بن شریک بن طارق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا اور انہیں خطاب فرماتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کتاب اللہ کے علاوہ کوئی اور کتاب نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ انھوں نے اس صحیفے کو پھیلایا تو اس میں (دیت کے) اونٹوں کی عمریں اور کچھ زخموں (کی دیت) کے بارے میں احکامات تھے اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے۔ پس جس شخص نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس سے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ مسلمانوں کا عہد ایک ہے' جس کے ساتھ ان کا ایک ادنیٰ آدمی بھی کوشش کر سکتا ہے (یعنی وہ پناہ دے سکتا ہے اور اس کی پناہ کی حفاظت کی جائے گی)۔ جس شخص نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے' اللہ قیامت والے دن اس سے فرض قبول کرے گا نہ نفل اور جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' اللہ قیامت والے دن اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل''۔ (متفق علیہ)

(ذمة المسلمين) ''مسلمانوں کا عہد اور امان''۔ **(أحفره)** ''اس کے عہد کو توڑا''۔ **(الصرف)** ''توبہ'' بعض کہتے ہیں ''حیلہ''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(العدل) کے معنی ہیں "فدیہ"۔

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۴/ ۸۱ ۔ فتح)، ومسلم (۱۳۷۰)

غریب الحدیث☆ (أسنان الإبل) "دیت کے اونٹوں کی عمریں" (عیر و ثور) مدینہ منورہ میں دو پہاڑوں کے نام۔ (أحدث) "بدعت کو ایجاد کیا"۔ (الذمة) "عہد و پیمان"۔ (الصرف) "فرض"۔ (العدل) "نفل"۔

فقہ الحدیث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت کو لوگوں کے علاوہ کوئی خصوصی علم عطا نہیں فرمایا' اس لیے کہ آپ نے لوگوں سے کوئی بات نہیں چھپائی۔ اس حدیث میں ان لوگوں کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس کچھ خصوصی علم تھا جو آپ کو پوشیدہ طور پر دیا گیا۔ نبوت کا مطلب ابلاغ عام ہے نہ کہ خاص۔

❷ علم کی کتابت کرنا جائز ہے نیز حدیث رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی لکھی گئی۔

❸ اہل بدعت پر لعنت بھیجنا جائز ہے۔

❹ تمام مسلمانوں کا ذمہ برابر اہمیت رکھتا ہے' اگر کوئی ایک مسلمان کسی کافر کو امان دے دے تو کسی دوسرے کو اس عہد و امان کو توڑنے کی اجازت نہیں۔

❺ عہد کو توڑنا حرام ہے۔

❻ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے تو ایسا شخص لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

❼ عیر اور ثور دو پہاڑ ہیں' ان کے درمیان جو علاقہ ہے وہ مدینے کا حرم ہے' وہاں سے درخت وغیرہ کاٹنا، شکار کو بھگانا یا شکار کرنا، گری پڑی چیز کو اٹھانا، لڑائی کے لیے اسلحہ وغیرہ اٹھانا حرام ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مدینے کو حرم قرار دیا۔

❽ تاکید کے طور پر قسم اٹھانا جائز ہے۔

❾ دین میں بدعت ایجاد کرنا حرام ہے' بدعتی شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور اس کی لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے اور بدعتی کی عزت و توقیر اور احترام کرنا اور اسے پناہ دینا حرام ہے۔

❿ مدینہ منورہ کی فضیلت کا بیان نیز اس میں گناہ کی کیفیت عام جگہوں سے مختلف یعنی شدید ہے۔

۱۸۰۵۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ.

۱۸۰۵۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس شخص نے بھی جانتے بوجھتے اپنے آپ کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو اس نے کفر کیا اور جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں' وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور جس شخص نے کسی کو کافر کہہ کر پکارا یا اسے کہا: اے اللہ کے دشمن! اور وہ ایسا نہ ہوا تو وہ کلمہ اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے"۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۶/ ۵۳۹ ۔ فتح)، ومسلم (۶۱)

غریب الحدیث☆ (وليتبوأ مقعده من النار) "وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے"۔ (دعا رجلا بالكفر) "کسی آدمی کو اے کافر! کہہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارنا"۔ (حار علیه) "اس پر لوٹ آتا ہے"۔

فقه الحدیث☆ ❶ اپنے نسب سے انکار کر کے کسی اور نسب کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرنا حرام ہے۔

❷ شریعت نے بعض گناہوں پر لفظ کفر کا اطلاق کیا ہے' جو ان کی حرمت شدید پر دلالت کرتا ہے۔

❸ جس شخص نے حدیث میں مذکور چیزوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق ٹھہرا اور اس نے اپنی گردن سے اسلام کی ذمہ داری (پٹے) کو اتار دیا۔

❹ تمام قسم کے جھوٹے دعوے کرنا حرام ہے۔

❺ کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارنا اور اس پر کفر کی تہمت لگانا حرام ہے۔

٣٦٨- بَابُ التَّحْذِيرِ مِنِ ارْتِكَابِ مَا نَهَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَوْ رَسُوْلُهُ ﷺ عَنْهُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ [النور : ٦٣]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ﴾ [آل عمران : ٣٠]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ [البروج : ١٢]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ [هود : ١٠٢]

١٨٠٦- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). متفقٌ عليه.

٣٦٨- باب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان کے ارتکاب سے ڈرانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو اس کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈر جانا چاہیے کہ ان پر کوئی بڑی آفت آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے"۔

اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے"۔

نیز فرمایا: "بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے"۔

اور فرمایا: "اور اسی طرح ہے تیرے رب کی گرفت جب وہ بستیوں والوں کو پکڑتا ہے جب کہ وہ ظلم کا ارتکاب کرتی ہیں' بے شک اس کی پکڑ نہایت دردناک ہے"۔

١٨٠٦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حرام کیا ہے"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٦٤) ملاحظہ فرمائیں۔

٣٦٩- بَابُ مَا يَقُوْلُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنِ ارْتَكَبَ مَنْهِيًّا عَنْهُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ [فصلت : ٣٦]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ

٣٦٩- باب: جب کوئی شخص کسی منع کردہ کام کا ارتکاب کرلے تو وہ کیا پڑھے اور کیا کرے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر شیطان کی چھیڑ چھاڑ تمہیں (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی) پر ابھارے تو اللہ کی پناہ طلب کرو"۔

نیز فرمایا: "بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں جب ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَذَكَّرُوْا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ [الأعراف: ٢٠١].

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أُولٰئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٣٥، ١٣٦]. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور: ٣١].

کو شیطان کی طرف سے وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور وہ (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں“۔

اور فرمایا: ”وہ لوگ جو کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیتے ہیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (نیک) کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر ہے“۔

اور فرمایا: ”تم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو، اے ایمان والو! تاکہ تم فلاح پاؤ“۔

شرح الآیات ☆ ان تمام آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان سے کوئی نہ کوئی غلطی ہو جاتی ہے، یہ کوئی بڑی بات نہیں البتہ غلطی ہو جانے پر اصرار نہیں کرنا چاہیے بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنی چاہیے، وہ تو تمام گناہوں کو معاف کرنے پر قادر ہے اور جو لوگ اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں وہ فلاح پانے والے ہیں۔

١٨٠٧۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)). متفقٌ عليه.

١٨٠٧۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے قسم اٹھائی اور اپنی قسم میں کہا: لات و عزیٰ کی قسم! تو اسے چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے: آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے“۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٨/ ٦١١ ـ فتح)، ومسلم (١٦٤٧)

فقه الحديث ☆

1. معصیت سے رجوع کرنا واجب ہے۔
2. بتوں کے نام کی قسم اٹھانا حرام ہے، اس سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔
3. جوئے کی تمام صورتیں حرام ہیں۔
4. برائی کی دعوت دینا ایک اور معصیت ہے۔
5. اگر کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کرنی چاہیے۔
6. بتوں کی قسم کا کفارہ لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے۔
7. جوئے کی دعوت دینے کا کفارہ صدقہ کرنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْمَنْثُوْرَاتِ وَالْمِلَحِ

متفرق احادیث اور علامات قیامت کا بیان

۳۷۰۔ بَابُ الْمَنْثُوْرَاتِ وَالْمِلَحِ

۱۸۰۸۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيْهِ ورفع حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ، عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَّضْتَ فِيْهِ ورَفَّعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ، فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! فَاثْبُتُوْا)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لَا، اقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ:

۳۷۰۔ باب: متفرق احادیث اور علامات قیامت

۱۸۰۸۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ نے اس فتنے کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اسے بڑا خطرناک بتایا' یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ وہ قریب ہی کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ پس جب ہم شام کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے متعلق ہمارے اندر اثرات محسوس کیے تو آپ نے فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے صبح کے وقت دجال کا ذکر فرمایا تھا اور آپ نے اسے کبھی حقیر اور کبھی بڑا خطرناک کر کے بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ قریب ہی کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ اور چیزوں سے زیادہ شدید اندیشہ ہے' اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں تمہارے علاوہ اکیلا ہی اس سے نمٹ لوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلے گا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے۔ اور وہ (دجال) نوجوان اور گھنگریالے بالوں والا ہوگا اور اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ پس تم میں سے جو شخص اسے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۂ کہف کا ابتدائی حصہ پڑھے۔ بے شک وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا اور وہ دائیں بائیں سب پھر جائے گا' اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا''۔ صحابہ کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ، وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ، فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ، فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَيُقْبِلُ، وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ﷺ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ، قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي إِلَى حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى ﷺ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى عِيسٰى ﷺ إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس دن اور (ان میں سے پہلا) دن ایک سال کی طرح ہوگا اور (دوسرا) دن ایک مہینے کی طرح اور (تیسرا) دن ایک جمعہ کی طرح اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے''۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی (پانچ) نمازیں ہی کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم اس دن کا اس کے مطابق اندازہ کرنا (اور اس حساب سے نمازیں پڑھتے رہنا)''۔ ہم نے عرض کیا اس کی زمین میں چلنے کی رفتار اور تیزی کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''بارش کی طرح' جس کے پیچھے ہوا ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی۔ جب ان کے جانور شام کو ان کے پاس واپس آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں لمبے ہوں گے' ان کے تھن مکمل طور پر بھرے ہوں گے' ان کی کوکھیں (سیر ہونے کی وجہ سے) زیادہ پھیلی ہوئی اور کشادہ ہوں گی۔ پھر وہ ایک دوسری قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہیں کریں گے' وہ ان کے پاس سے واپس جائے گا تو وہ فوراً قحط زدہ ہو جائیں گے اور ان کے مال میں سے ان کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ وہ کسی بنجر زمین پر سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دو' تو اس کے خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے آدمی کو بلائے گا اور اس پر تلوار کا وار کرے گا جو اسے تیر انداز کے نشانے کی طرح دو ٹکڑے کر دے گا پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ آئے گا اور اس کا چہرہ چمکتا دمکتا اور ہنستا ہوا ہوگا۔ پس دجال اس (فتنہ و فساد کی) حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا۔ پس وہ (آسمان سے) دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار پر زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ، وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى ﷺ، وَأَصْحَابُهُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى ﷺ، وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى ﷺ، وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ، فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ، أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ؛ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ)). رواه مسلم.

قَوْلُهُ: ((خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ)): أَيْ: طَرِيقًا بَيْنَهُمَا. وَقَوْلُهُ: ((عَاثَ)) بالعين المهملة والثاء المثلثة، وَالْعَيْثُ: أَشَدُّ الْفَسَادِ. ((وَالذُّرٰى)): بِضَمِّ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَعَالِي الْأَسْنِمَةِ. وَهُوَ جَمْعُ

اتریں گے‘ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے گریں گے اور جب سر کو اٹھائیں گے تو ان سے موتی کی طرح چاندی کی بوندیں گریں گی (یعنی ان سے پانی کے قطرے موتی کی طرح چاندی کی بوندیں بن کر یعنی نہایت سفید چمکدار بن کر گریں گی)‘ آپ کے سانس کی بھاپ جس کافر کو بھی پہنچے گی وہ مرجائے گا اور آپ کا سانس آپ کی حد نظر تک پہنچے گا‘ آپ دجال کا تعاقب کریں گے‘ حتیٰ کہ اسے ”باب لد“ کے پاس جالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے اس دجال کے فتنے سے بچالیا ہوگا‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔ پس وہ (عیسیٰ علیہ السلام) ابھی اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں‘ آپ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر ان کی حفاظت فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے پستی کی طرف تیزی سے دوڑیں گے۔ ان کا پہلا قافلہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور وہ اس کا سارا پانی پی جائے گا اور جب ان کا بعد والا قافلہ وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا اور اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور رہیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک کو بیل کی ایک سری تمہارے آج کے کسی ایک کے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ ان (یاجوج ماجوج) کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس سے وہ ایک جان کی طرح مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو وہ زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں پائیں گے جو ان کی (لاشوں کی) گندگی اور سخت بدبو سے خالی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ ایسے بڑے پرندے بھیجے گا جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذِرْوَةٍ بِضم الذّالِ وَكَسْرِهَا ((وَالْيَعَاسِيْبُ)): ذُكُوْرُ النَّحْلِ. ((وَجِزْلَتَيْنِ)) اَيْ: قِطْعَتينِ، ((وَالْغَرَضُ)): الْهَدَفُ الَّذِيْ يُرْمٰى اِلَيْهِ بِالنَّشَّابِ، اَيْ: يَرْمِيْهِ رَمْيَةً كَرَمْيِ النَّشَّابِ اِلَى الْهَدَفِ. ((وَالْمَهْرُوْدَةُ)) بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ، وَهِيَ: الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ. قَوْلُهٗ: ((لَا يَدَانِ)) اَيْ: لَا طَاقَةَ. ((وَالنَّغَفُ)): دُوْدٌ. ((وَفَرْسٰى)): جَمْعُ فَرِيْسٍ، وَهُوَ الْقَتِيْلُ: وَ ((الزَّلَقَةُ)): بفتح الزَّاي وَاللَّامِ وبِالْقَافِ، وَرُوِيَ ((الزُّلْفَةُ)) بِضَمِّ الزَّاي وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبِالْفَاءِ، وَهِيَ الْمِرْآةُ. ((وَالْعِصَابَةُ)): الْجَمَاعَةُ. ((وَالرِّسْلُ)) بِكَسْرِ الرَّاءِ: اللَّبَنُ ((وَاللِّقْحَةُ)): اللَّبُوْنُ، ((وَالْفِئَامُ)) بكسرِ الفاء وَبعدها همزة ممدُوْدَةٌ: الجَمَاعَةُ. ((وَالْفَخِذُ)) مِنَ النَّاسِ: دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ.

ہیں۔ پس وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو ہر مکان اور خیمے پر برسے گی اور وہ ساری زمین کو دھو دے گی حتیٰ کہ وہ اسے شیشے کی طرح صاف کر دے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا۔ پس اس دور میں ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور وہ اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی حتیٰ کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کو کافی ہوگی۔ اور دودھ دینے والی ایک بکری لوگوں میں سے ایک گھرانے کو کافی ہوگی پس وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان کو ان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گی اور وہ ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور پھر صرف بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو اس زمین پر گدھوں کی طرح علانیہ لوگوں کے سامنے عورتوں سے جماع کریں گے۔ پس انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی''۔ (مسلم)

(خلة بين الشام والعراق) ''شام اور عراق کے درمیان راستہ''۔ (عاث) عین اور ثاء کے ساتھ اور عیث کے معنی ہیں ''سخت ترین فساد''۔ (الذری) ذال پر پیش ''کوہانوں کی بلندی'' یہ ذروۃ کی جمع ہے' ذال پر پیش اور زیر دونوں جائز ہیں۔ (اليعاسيب) ''شہد کی نر مکھیاں''۔ (جزلتين) ''دو ٹکڑے''۔ (الغرض) ''وہ نشانہ جسے تیر مارا جائے'' یعنی اسے اس طرح (تلوار) مارے گا جس طرح تیر نشانے پر مارتے ہیں۔ (المهرودة) ''رنگا ہوا کپڑا''۔ (لا يدان) ''نہیں طاقت''۔ (النغف) ''کیڑا''۔ (فرسى) یہ فریس کی جمع ہے ''مقتول''۔ (الزلقة) ''زاء پر زبر اور لام پھر قاف یہ ''زلفة'' زاء پر پیش' لام ساکن اور پھر فاء کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے ''شیشہ''۔ (العصابة) ''جماعت''۔ (الرسل) راء پر زیر ''دودھ''۔ (اللقحة) ''دودھیل جانور''۔ (الفئام) فاء پر زیر ہمزہ ممدودہ ''جماعت''۔ (الفخذ من الناس) ''قبیلے سے کم لوگ، خاندان' گھرانا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (۲۹۳۷) (۱۱۰)

غریب الحدیث☆ (خفض فيه ورفع) ''آپ نے اسے حقیر اور بڑا خطرناک کر کے بیان کیا''۔ (حتی ظنناه فی طائفة النخل) ''حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ یہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ہے''۔ (قطط) ''گھنگھریالے بال''۔ (عینه طافية) ''اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی ہوگی''۔ (عبد العزی بن (قطن) بنو مصطلق میں سے خزاعہ قبیلے کا ایک آدمی جو جاہلیت میں فوت ہوگیا تھا۔ (استدبرته الریح) اس کا فتنہ اس طرح تیزی سے پھیلے گا جس طرح بارش کے پیچھے ہوا تیزی سے آتی ہے۔ (ویستجیبون له) ''اس کی بات مانیں گے''۔ (فتروح) ''شام کو واپس آتے ہیں''۔ (سارحتهم) ''ان کے چرنے والے جانور''۔ (واسبغه ضروعا) ''ان کے تھن کامل طور پر دودھ سے بھرے ہوں گے''۔ (یصبحون) ''وہ ہو جائیں گے''۔ (أمده خواصر) ''خوب سیر ہونے کی وجہ سے ان کی کوکھیں کشادہ ہوں گی''۔ (ممحلین) ''قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے''۔ (الخربة) ''ویران جگہ''۔ (ممتلئ شبابا) ''بھرپور جوان''۔ (قطر) ''پانی کے قطرے گرنا''۔ (جمان اللولؤ) ''اس سے پانی کے قطرے موتیوں کی طرح گریں گے''۔ (لد) بیت المقدس کے قریب ایک جگہ کا نام۔ (حدب) ''اونچی جگہ''۔ (ینسلون) ''تیزی سے ظاہر ہوں گے''۔ (طبرية) ''بحیرہ طبریہ''۔ (زهمهم) ''سخت بدبو''۔ (کموت نفس واحدة) ''وہ ایک ہی دفعہ سب مر جائیں گے''۔ (المدر) ''گھر''۔ (الوبر) ''خیمہ''۔ (یتهارجون تهارج الحمر) ''وہ گدھوں کی طرح لوگوں کے سامنے عورتوں سے جماع کریں گے''۔

فقه الحدیث☆ ❶ فتنہ دجال کے ظہور کا اثبات اور یہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔

❷ دجال کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ اس کے بال گھنگھریالے ہوں گے اور اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی ہوگی یعنی وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔

❸ دجال عراق اور شام کے درمیان ظاہر ہوگا اور وہ چالیس روز قیام کرے گا' پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے اور حدیث کو اس کے ظاہری الفاظ کے مطابق سمجھا جائے گا' البتہ اگر کوئی قرینہ ہو تو پھر اس کے مطابق معنی کیا جائے گا۔

❹ دجال کا فتنہ بڑی تیزی کے ساتھ پوری زمین پر پھیل جائے گا' صرف مکہ اور مدینہ اس کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

❺ دجال کو عجیب وغریب اختیارات دیے جائیں گے۔

❻ امت اسلامیہ کو فتنہ دجال سے ڈرانا چاہیے۔

❼ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کا بیان کہ اس نے فتنہ دجال سے بچنے کے طریقے بتا دیے' اس کا پورا حلیہ بیان کر دیا' سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات یاد کرنے کی ترغیب دی کہ یہ اس سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

❽ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علم سے محبت کا اظہار' وہ آپ ﷺ سے مسائل پوچھتے رہتے تھے تاکہ اس کے مطابق عمل کریں جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اس کا ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا تو انھوں نے نمازوں کے متعلق پوچھا کہ وہ نمازیں کیسے پڑھیں؟

❾ تمام انبیاء علیہم السلام پر صلوۃ وسلام پڑھنا چاہیے اور ان کے نام کے ساتھ لکھنا بھی جائز ہے۔

❿ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات اور یہ کہ دجال کو وہی قتل کریں گے۔

⓫ جو لوگ فتنہ دجال کے وقت ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں گے ان کا ٹھکانا جنت ہے۔

⓬ یاجوج ماجوج کے فتنے سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا' ہر ایک کو ان سے تکلیف پہنچے گی۔

⓭ قرب قیامت تمام مسلمان فوت ہو جائیں گے اور صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔

⓮ اس حدیث میں ایک اہم مسئلہ بتایا گیا ہے کہ جن ممالک میں کئی کئی ماہ دن رہتا ہے اور پھر کئی کئی رات رہتی ہے وہ عام دنوں کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کا اندازہ کر کے نمازیں پڑھیں گے۔

۱۸۰۹۔ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ: ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)) فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۰۹۔ حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود انصاری کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں جو سنا ہے وہ مجھے بتائیں؟ انھوں نے کہا: ''بے شک دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس لوگ جسے پانی سمجھیں گے وہ آگ ہوگی۔ جو جلا دینے والی ہوگی اور لوگ جسے آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہوگا۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو وہ جسے آگ سمجھتا ہو اس میں گرے' اس لیے کہ وہ تو شیریں اور عمدہ پانی ہوگا۔'' پس حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤٩٤ ـ فتح)، ومسلم (٢٩٣٤ و٢٩٣٥)

غریب الحدیث ☆ (عذب) ''میٹھا''۔ (طیب) ''پاکیزہ، صاف''۔

فقه الحدیث ☆ ❶ فتنہ دجال ایک بہت بڑا فتنہ ہے' مسلمان کو اس سے پناہ مانگنی چاہیے۔

❷ دجال کو خوارق عادت چیزیں دی جائیں گی۔

❸ دجال کے پاس دو چیزیں ہوں گی' ایک کو لوگ پسند کریں گے اور ایک کو ناپسند' یعنی پانی اور آگ۔ لوگ اپنے معمول کے مطابق آگ کو ناپسند کرتے ہیں اور پانی کو پسند کرتے ہیں لیکن دجال کے پاس جو آگ ہوگی وہ میٹھا پانی ہوگا اور جو پانی ہوگا وہ فی الحقیقت آگ ہوگی اور دجال یہ کام جادو کے ذریعے سے کرے گا۔

❹ اس سے ثابت ہوا کہ انسانی حواس کبھی دھوکا بھی کھا جاتے ہیں' جس طرح وہ اس آگ۔ اور پانی سے دھوکا کھا جائیں گے۔

❺ پس جو شخص فتنہ دجال کو پالے اسے چاہیے کہ وہ جسے آگ سمجھتا ہو اس میں داخل ہو کیونکہ وہ پانی ہوگا۔

۱۸۱۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ، لَا أَدْرِي أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالَى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ﷺ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ،

۱۸۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس تک رہے گا' میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال' پھر اللہ عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا' وہ اسے تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے' پھر لوگ سات سال تک اسی طرح رہیں گے کہ کسی دو آدمیوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہوگا مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کر لے گی' حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے اندر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ دَخَلَ فِيْ کَبِدِ جَبَلٍ، لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰی تَقْبِضَهُ، فَيَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا، وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ. اَوْ قَالَ: يُنْزِلُ اللّٰهُ. مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ، وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ؛ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)). رواه مسلم.

((اللِّيْتُ)) صَفْحَةُ الْعُنُقِ، وَمَعْنَاهُ: يَضَعُ صَفْحَةَ عُنُقِهِ وَيَرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْاُخْرٰی.

گھسا ہوگا تو ہوا وہاں بھی پہنچ کر اس کی روح قبض کر لے گی۔ اور پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے' جن میں (شر انگیزی اور قضائے شہوت کے اعتبار سے) پرندوں کی سی پھرتی اور (ایک دوسرے کے تعاقب اور خونریزی میں) خونخوار جانوروں کی سی درندگی ہوگی۔ وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ کسی برائی کو برائی۔ پس شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ پس وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا اور وہ اپنے رزق سے فائدہ حاصل کرتے ہوں گے اور ان کی زندگی بڑے آرام سے گزر رہی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا۔ پس جو شخص بھی اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو جھکا لے گا اور پھر اسے اٹھائے گا۔ سب سے پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ ہے جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی اور درستی کر رہا ہوگا تو وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا یا فرمایا اللہ بارش نازل فرمائے گا گویا کہ وہ بارش شبنم کی طرح ہوگی' جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے' پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو پھر سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر انہیں کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو اور (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں ٹھہراؤ' اس لیے کہ ان سے باز پرس ہوگی پھر کہا جائے گا: ان میں سے جہنمیوں کو نکال لو۔ پوچھا جائے گا: کتنے؟ جواب دیا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ پس یہ ایسا دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھولی جائے گی''۔ (مسلم)

(اللیت) ''گردن کا کنارہ'' اور اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ گردن کا ایک کنارہ رکھے گا اور اس کے دوسرے کنارے کو بلند کرے گا۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٩٤٠) .

غريب الحديث☆ (١) (فيبقى شرار الناس في خفة الطير وأحلام السباع) ''پس بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو شر و فساد پھیلانے اور قضائے شہوت کے اعتبار سے پرندوں کی سی پھرتی اور ظلم و زیادتی کرنے میں درندوں کی طرح وحشی ہوں گے''۔ (دار رزقهم) ''انہیں روزی مل رہی ہوگی اور وہ اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہوں گے''۔ (يلوط حوض إبله) ''اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی اور درستی کر رہا ہوگا''۔ (اصغى) ''جھکایا''۔ (أخرِ اصغى جوا بعث النار) ''جہنمیوں کو نکال لو''۔

فقه الحديث☆ ❶ دجال چالیس روز تک زمین میں رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ دجال کو ''باب لد'' پر قتل کریں گے۔

❸ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی تناقض نہیں' اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی نئی شریعت لے کر نازل نہیں ہوں گے جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کر دے بلکہ وہ تو آپ ﷺ کی اتباع میں تشریف لائیں گے اور وہ آپ ہی کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے اور ان امور کو زندہ کریں گے جو لوگوں نے چھوڑ رکھے ہوں گے۔

❹ اسلام اپنے پیروکاروں کے سینوں سے حقد و حسد اور کینہ و بغض کو نکال دینا چاہتا ہے' اسی لیے قرب قیامت کے سات سالہ دور میں لوگ اس طرح باہم محبت سے رہیں گے کہ کسی دو کے درمیان بھی کوئی عداوت نہیں ہوگی۔

❺ قیامت سے پہلے اہل ایمان کی روحیں قبض کر لی جائیں گی۔

❻ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی' وہ فحاشی اور ظلم کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے اور وہ اسی لیے کسی نیکی کو نیکی اور کسی برائی کو برائی نہیں سمجھیں گے۔

❼ شیطان انسانی شکل میں آ سکتا ہے اور اس کی یہی کوشش رہتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح انسانوں کو شرک میں مبتلا کر دے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کو پوجنا شروع کر دیں۔

❽ نفخہ اولیٰ کو جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہو جائے گا اور نفخہ ثانیہ مردوں کو زندہ کرنے اور انہیں قبروں سے اٹھانے کے لیے ہوگا۔

❾ اثبات معاد اور حشر و حساب نیز یہ کہ بندوں سے ان کے اعمال دنیا کے متعلق پوچھا جائے گا۔

❿ اللہ تعالیٰ کا پنڈلی کھولنے کا اثبات۔ اس کی تفسیر ایک صحیح حدیث سے اس طرح ہوتی ہے کہ قیامت والے دن اللہ اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد اور عورت اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے' البتہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی ریڑھ کی ہڈی کے منکے تختے کی طرح ایک ہڈی بن جائیں گے جس کی وجہ سے ان کے لیے جھکنا ناممکن ہو جائے گا۔ (صحیح بخاری' تفسیر سورۃ نون والقلم) اللہ تعالیٰ کی یہ پنڈلی کس طرح کی ہوگی اس کی کیفیت معلوم نہیں اور ہم بلا کیف و بلا تشبیہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۱۸۱۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهُمَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ)). رواه مسلم.

۱۸۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں داخل ہوگا اور مکہ اور مدینہ کے ہر داخلے کے راستے اور پہاڑی درے پر فرشتے صفیں باندھے ان دونوں کی حفاظت کرنے پر مقرر ہوں گے۔ پس وہ (مدینے کے قریب) شور والی زمین پر اترے گا تو مدینہ تین مرتبہ زلزلوں سے لرز اٹھے گا اور اللہ تعالیٰ مدینے سے ہر کافر و منافق کو باہر نکال دے گا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۹۴۳).

غريب الحديث ☆ (نقب) ''سوراخ، پہاڑی راستہ''۔ (السبخة) ''شور والی زمین جہاں کوئی چیز نہیں اگتی''۔

فقه الحديث ☆ ❶ فتنہ دجال پوری زمین پر پھیل جائے گا اور سب لوگوں کی آزمائش ہوگی۔

❷ فرشتے مکہ اور مدینہ کی حفاظت کریں گے اور وہ دجال کو وہاں داخل ہونے سے منع کریں گے۔

❸ مدینہ اپنے رہنے والوں میں سے برے لوگوں کو اس طرح الگ کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کو میل کچیل اور زنگ سے صاف کر دیتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لیے مدینے میں تین زلزلے آئیں گے تاکہ منافق قسم کے لوگ وہاں سے نکل جائیں اور خالص مومن باقی رہ جائیں۔

۱۸۱۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)). رواه مسلم.

۱۸۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے جنھوں نے جسموں پر سبز چادریں لپیٹی ہوں گی''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٩٤٤).

فقه الحديث ☆ ❶ یہودی دجال کی پیروی کریں گے' اس سے ان کے بدطینت ہونے کا پتا چلتا ہے کہ وہ دنیا کی تباہی و بربادی کی منصوبہ بندی کرتے رہتے ہیں اور وہ اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی یہ کوششیں دور حاضر میں بھی پوشیدہ اور مخفی نہیں۔

❷ اہل بدعت ایسے ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے وہ دوسروں سے ممتاز نظر آئیں' دجال کے پیروکار بھی اسی فرق کو ظاہر کرنے کے لیے سبز رنگ کی چادریں اپنے جسموں پر لپیٹیں گے۔ اس فکر کے حامل لوگوں کی دور حاضر میں بھی کمی نہیں۔

❸ اصفہان فارس یعنی موجودہ ایران کا ایک شہر ہے۔

۱۸۱۳۔ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَنْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)). رواه مسلم.

۱۸۱۳۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ دجال کے خوف سے فرار ہو کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٩٤٥).

فقه الحديث ☆ مواطن فتن سے دور بھاگنا چاہیے اور اس حدیث میں فتنہ دجال اور اس کے شر کی شدت کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۸۱۴۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)). رواه مسلم.

۱۸۱۴۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیام قیامت تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٩٤٦).

غريب الحديث ☆ (أمر اكبر من الدجال) ''دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں''۔

فقه الحديث ☆ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت برپا ہونے تک تمام فتنوں سے بڑا فتنہ فتنہ دجال ہے اور اس سے صرف وہی بچے گا جسے اللہ بچائے گا۔

۱۸۱۵۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ: مَسَالِحُ الدَّجَّالِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اِلٰى اَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ' فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ

۱۸۱۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف جائے گا' پس راستے میں دجال کے پہرے دار اور جاسوس اسے ملیں گے' وہ اس سے پوچھیں گے: تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ اسے کہیں گے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ! فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ، فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هٰذَا الدَّجَّالَ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ، فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشُجُّوهُ، فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا، فَيَقُولُ: أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ! فَيُؤْمَرُ بِهِ، فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ، فَيَسْتَوِي قَائِمًا. ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً. ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا، فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

رواه مسلم. وروى البخاري بعضه بمعناه.

((الْمَسَالِحُ)): هُمُ الْخُفَرَاءُ وَالطَّلَائِعُ.

کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے ہو؟ وہ جواب دے گا: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں۔ پس وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو' پھر وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا کہ تم نے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا۔ تب وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مومن اسے دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا تھا۔ دجال اس کے بارے میں حکم دے گا کہ اسے پیٹ کے بل لٹایا جائے' پھر کہے گا کہ اسے پکڑو اور اس کے سر اور چہرے پر مارو۔ پس اس طرح مار مار کر اس کی پیٹھ اور پیٹ کو کشادہ کر دیا جائے گا' پھر وہ پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ مومن جواب دے گا: تو تو مسیح کذاب ہے۔ پس اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس کو سر کے درمیان سے آرے کے ساتھ چیر دیا جائے گا حتیٰ کہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے اس کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔ پھر دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر اسے کہے گا: کھڑا ہو جا! تو وہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر وہ دجال اس سے پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ مومن جواب دے گا: تیرے بارے میں تو میری بصیرت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر وہ کہے گا: اے لوگو! (سن لو!) میرے بعد یہ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ بھی اس طرح نہیں کر سکے گا۔ پس دجال اسے پکڑے گا تا کہ اسے ذبح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی تک کے حصے کو تانبا بنا دے گا۔ پھر وہ اسے قتل کرنے کی کوئی سبیل نہیں پائے گا تو وہ اسے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا' لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اسے آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈال دیا گیا ہوگا۔'' پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رب العالمین کے نزدیک یہ شخص سب لوگوں سے زیادہ بڑی شہادت والا ہوگا''۔ (مسلم۔ بخاری نے بھی اسی مفہوم میں بعض حصہ روایت کیا ہے)

(المسالح) ''پہرے دار اور جاسوس''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۹۳۸) (۱۱۳)، وأما بعضه الذى أخرجه البخارى (۱۳/ ۱۰۱ ـ فتح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (قبله) ''اس کی طرف''۔ (أين تعمد) ''تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟''۔ (يشبح) ''اسے پیٹ کے بل لٹایا جائے گا''۔ (الشج) ''سر اور چہرے میں زخم لگانا''۔ (یوشر) ''اسے چیرا جائے گا''۔ (مفرقة) ''سر کا وسط جہاں سے بالوں کی مانگ نکالی جاتی ہے''۔ (ترقوة) ''ہنسلی''۔

فقه الحدیث☆ ❶ دجال میں کچھ ایسے اوصاف ہیں جو اس کے جھوٹے ہونے پر دلالت کریں گے' ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ وہ رب ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

❷ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات کامل ہیں' ان میں کسی قسم کا نقص نہیں جبکہ دجال بھی رب ہونے کا دعویٰ کرے گا لیکن وہ اس دعویٰ کے باوجود اپنے کانے پن کو دور نہیں کر سکے گا۔

❸ مسلمان پر جب کوئی مصیبت یا آزمائش آتی ہے تو اس کی بصیرت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پس بندے کو چاہیے کہ وہ مصیبت کے وقت صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہنچنے والی ہر قسم کی مصیبت کو خندہ پیشانی سے قبول اور برداشت کرے' خواہ اسے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

❹ دجال وہ کام نہیں کر سکے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار نہیں دیا ہوگا۔ جیسے وہ اس مومن کو قتل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن وہ اسے دوبارہ قتل نہیں کر سکے گا' اللہ تعالیٰ اس مومن کی گردن اور ہنسلی کے درمیانی حصے کو تانبا بنا دے گا اور دجال بے بس ہو جائے گا۔

❺ مومن آدمی کو اسلام پر ثابت قدم رہنا چاہیے خواہ اسے دنیوی مصائب کا سامنا کرنا پڑے اور جو شخص ثابت قدمی اور صبر کا مظاہرہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم سے نوازتا ہے' جس طرح اس حدیث میں اس مومن کی شہادت کو عظیم شہادت قرار دیا گیا ہے۔

اس حدیث سے مندرجہ ذیل چیزیں بھی ثابت ہوتی ہیں:۔

① صحیح سنت نبوی آخری دور تک محفوظ رہے گی' جیسے کہ وہ شخص دجال کو دیکھتے ہی کہے گا کہ یہ وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا' تو یہ بات اسے حدیث ہی سے معلوم ہوگی۔

② تمام مسائل کا حل کتاب وسنت میں ڈھونڈنا چاہیے۔ پس جو شخص صحیح دین کی معرفت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ کتاب وسنت کا علم سیکھے۔

③ احادیث کی اسناد کا علم قیامت تک جاری رہے گا۔ کیونکہ بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ((أشهد أنك الدجال الذى حدثنا رسول الله ﷺ حديثه))

④ خبر واحد حجت ہے خواہ احکام شریعت ہوں یا عقائد۔

⑤ رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن کر مومن کی بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

⑥ دجال کے پاس فوج ہوگی جو اس کی حفاظت کرے گی اور اس کے پہرے دار اور جاسوس ہوں گے۔

۱۸۱۶۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ: ((مَا يَضُرُّكَ؟)) قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ! قَالَ: ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)). متفق عليه.

۱۸۱۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے سوال نہیں کیے' آپ نے مجھے فرمایا: ''اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا''۔ میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے''۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۱۳/ ۸۹ ـ فتح)، ومسلم (۲۹۳۹) (۱۱۵)

غریب الحدیث ☆ (ما یضرك) ''تمہیں کیا نقصان پہنچے گا''۔ (هو أهون على الله من ذلك) ''وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے'' یعنی اللہ تعالیٰ پر یہ بڑا آسان ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے وہ مومنوں کی گمراہی اور ان کے دلوں کے لیے مشکوک وشبہات کا سامان بنا دے' لیکن اللہ تعالیٰ اسے مومنوں کے لیے ایمان میں اضافے کا باعث اور کافروں اور منافقوں پر حجت بنا دے گا۔

فقه الحدیث ☆ ❶ جس فتنے کا خوف ہو اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سوال کرنے جائز ہیں تا کہ اس کا علم حاصل ہو اور اس سے بچا جا سکے۔

❷ دجال کو غیر معمولی اختیارات دیے جائیں گے لیکن یہ مومن کے لیے بصیرت ویقین میں اضافے کا باعث ہو گا اور شکوک وشبہات کا وہی شکار ہو گا جس کے دل میں کج روی ہو گی۔

۱۸۱۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر)). متفقٌ عليه.

۱۸۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار! دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک۔ ف۔ ر'' لکھا ہوا ہو گا''۔ (متفق علیہ)۔

فقه الحدیث ☆ ❶ کانے جھوٹے دجال کے بارے میں تمام انبیاء علیہم السلام کو معلوم تھا' اس لیے ان سب نے اپنی امت کو اس فتنے سے ڈرایا۔

❷ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اس منہج پر تھی کہ وہ مجرمین کی راہ سے واقفیت حاصل کرتے تھے' تا کہ وہ اس راہ سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

❸ دجال کانا ہو گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر (کفر) حروف مقطعات میں ''ک ف ر'' لکھا ہوا ہو گا' تا کہ ہر شخص اسے پڑھ لے اور اس کے فتنے سے بچے۔

❹ اس حدیث سے بعض اہل علم نے اللہ تعالیٰ کے لیے دو آنکھوں کا ثبوت لیا ہے' وہ اس طرح کہ حدیث میں ہے ''تمہارا رب کانا نہیں ہے''۔ کانا ایک آنکھ سے ہوتا ہے' دوسری آنکھ درست ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی دونوں آنکھیں درست ہیں۔ واللہ اعلم!

۱۸۱۸۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ! اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ)). متفقٌ عليه.

۱۸۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی' سن لو! وہ کانا ہے اور جب وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی دو چیزیں ہوں گی' پس وہ چیز جسے وہ جنت کہے گا وہ دوزخ ہو گی''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٧٠ ـ فتح)، ومسلم (۲۹۳٦)

فقه الحدیث ☆ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کی خیر خواہی کے لیے کس قدر فکر مند تھے کہ آپ نے انہیں دجال کی تمام صفات بیان کر دیں

• تا کہ اسے پہچاننے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ آپ نے اس کے بارے میں بتایا کہ وہ کانا ہو گا جب کہ اس کی یہ صفت آپ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائی تھی' اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ دین مکمل ہے اس میں کسی قسم کی کمی نہیں اور یہ امت تمام امتوں سے افضل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٨١٩۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَي النَّاسِ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)). متفقٌ عليه.

١٨١٩۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے' سن لو! مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے' گویا اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٧٠ ـ فتح)، ومسلم (٤/ ٢٢٤٧) (١٠٠)

غريب الحديث ☆ (بين ظهراني الناس) ''لوگوں کے سامنے''۔

فقه الحديث ☆ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے۔

١٨٢٠۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِیءَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ، اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ)). متفقٌ عليه.

١٨٢٠۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور پھر یہودی جس پتھر یا درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت بول کر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے' پس آؤ اور اسے قتل کرو' سوائے غرقد درخت کے' اس لیے کہ یہ یہودیوں کا درخت ہے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ١٠٣ ـ فتح)، ومسلم (٢٩٢٢)

غريب الحديث ☆ (الغرقد) کانٹے دار درخت جو بیت المقدس کے علاقے میں مشہور ہے۔

فقه الحديث ☆ ❶ اللہ تعالیٰ جسے چاہے قوت گویائی عطا فرما دے خواہ وہ درخت ہو یا پتھر۔

❷ اسلام آخری دور تک باقی رہے گا۔

❸ یہودیوں کو قتل کرنے اور ان سے جنگ کرنے کی تاکید ہے' تاکہ زمین کو ان کے شر سے پاک کر دیا جائے اور آج کل بظاہر تو یہودی مسلمانوں پر غالب نظر آتے ہیں لیکن ایک ایسا وقت آئے گا جب شجر و حجر تک ان کے مخالف اور مسلمانوں کے مدد و معاون بن جائیں گے۔

١٨٢١۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِالْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ، مَا بِهٖ اِلَّا الْبَلَاءُ)). متفقٌ عليه.

١٨٢١۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا: کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین کی وجہ سے نہیں کہے گا بلکہ اس کا سبب آزمائش ہوگا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٣/ ٧٤ـ٧٥ ـ فتح)، ومسلم (٤/ ٢٢٣١) (٥٤)

غريب الحديث ☆ (يتمرغ) ''مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگا''۔ (ما به إلا البلاء) ''وہ موت کی تمنا آزمائش اور فتنوں کی وجہ سے کرے گا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ آخری دور میں فتنوں کا ظہور کثرت سے ہوگا' ان فتنوں سے بچنے کے لیے آدمی موت کی آرزو کرے گا اور یہ حدیث موت کی آرزو کرنے کے جواز کی دلیل نہیں بلکہ اس میں تو بتایا گیا ہے کہ آخری دور میں ایسے ہوگا اور جب ایسے حالات ہو جائیں کہ آدمی ان حالات کا مقابلہ نہ کر سکے تو اسے چاہیے کہ موت کی تمنا کرنے کے بجائے اس طرح کہے "اے اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا بہتر ہے تب تک مجھے زندہ رکھنا اور جب مرنا میرے لیے بہتر ہو تب مجھے موت دے دینا"۔ نیز قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔

۱۸۲۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ، فَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْ)).

وَفِي رِوَايَةٍ: ((يُوْشِكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). متفقٌ عليه.

۱۸۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا' اس پر لڑائی ہوگی اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔ پس ان میں سے ہر آدمی یہ کہے گا کہ شاید میں بچ جاؤں"۔

اور ایک اور روایت میں ہے: "قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کے خزانے ظاہر کر دے۔ پس جو شخص اس وقت حاضر ہو تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۱۳/ ۷۸۔ ۷۹۔ فتح)، ومسلم (۲۸۹۴)

غریب الحدیث☆ (یوشك) "قریب ہے"۔ (یحسر) "ظاہر کر دے گا"۔

فقہ الحدیث☆ ❶ قرب قیامت کے متعلق متنبہ کیا گیا ہے اور لوگ اس کی ہولناکیوں کے بارے میں غافل ہیں۔

❷ لوگوں کی سونے کے خزانے کے متعلق جو رغبت ہے اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اسے حاصل کرنے کے لیے پوری کوشش کرتے ہیں اور مرنے مارنے تک چلے جاتے ہیں۔

❸ قیامت سے پہلے دریائے فرات کا پانی خشک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے نیچے سے سونے کا پہاڑ یا سونے کا خزانہ ظاہر کرے گا' اس سونے سے کچھ لینا حرام ہے' اس لیے کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے"۔ پس جو شخص دنیوی حرص و طمع سے بچ کر اس خزانے سے کچھ نہیں لے گا وہ محفوظ رہے گا۔

۱۸۲۳۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِي - يُرِيْدُ: عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا، حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا)). متفقٌ عليه.

۱۸۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "لوگ مدینہ کو خیر و بھلائی میں ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے' صرف درندے اور پرندے ہی اس طرف رخ کریں گے' آخر میں مزینہ قبیلے کے دو چرواہے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے مدینے کو جا رہے ہوں گے' تو وہ اسے وحشی جانوروں (اور پرندوں) کا مسکن پائیں گے حتیٰ کہ جب وہ ثنیۃ الوداع کے مقام پر پہنچیں گے تو وہ دونوں اپنے چہروں کے بل گر پڑیں گے"۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٨٩۔ ٩٠ ۔ فتح)، ومسلم (١٣٨٩) (٣٩٩)

غریب الحدیث ☆ (لا يغشاها) ''اس کا ارادہ نہیں کرے گا''۔ (ينعقان) ''وہ ہانک رہے ہوں گے''۔ (الثنية) ''پہاڑی راستہ''۔

فقہ الحدیث ☆ نبی ﷺ نے ان امور کے متعلق بتایا جو آخری دور میں ہوں گے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کے ذریعے سے بتا دیا کہ ایسے ہوگا' لوگ مدینے میں بہت خوش حال زندگی بسر کرنے کے باوجود اسے چھوڑ جائیں گے اور وحشی جانور وہاں بسیرا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے برپا ہونے کے بارے میں کس قدر مکمل تفصیلات دیں کہ آپ نے فرمایا: دو چرواہے مزینہ قبیلے سے ہوں گے جو مدینہ جانا چاہتے ہوں گے لیکن جب ثنیۃ الوداع کے مقام پر پہنچیں گے تو وہ اپنے چہروں کے بل گر پڑیں گے اور قیامت قائم ہو جائے گی' اتنی مکمل معلومات ایک نبی ہی بتا سکتا ہے' اس لیے کہ وہ وحی کے بغیر نہیں بولتے۔

۱۸۲۴۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يَحْثُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ)). رواه مسلم.

۱۸۲۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا اور وہ اسے شمار بھی نہیں کرے گا''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (٢٩١٤)

غریب الحدیث ☆ (يحثو) ''لپ بھرنا''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ اس میں مومنوں کے لیے خوشخبری ہے کہ آخری دور میں مال کی کثرت اور فراوانی ہوگی' مال غنیمت کثرت سے ہاتھ آئے گا اور پھر ان کے خلیفہ بھی بے حساب خرچ کریں گے۔

❷ آخری دور میں خلافت راشدہ کا نظام قائم ہوگا' اس لیے کہ آپ نے فرمایا: ''آخری دور میں تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ......''۔

❸ مسند احمد اور طیالسی کی روایت میں اس کی وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر منہج نبوت پر خلافت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا''۔ پھر مختلف قسم کے بادشاہوں کا ذکر فرمایا' آخر پر فرمایا: ''پھر منہاج نبوت کے مطابق خلافت ہوگی' اور اس سے آگے آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

۱۸۲۵۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ)). رواه مسلم.

۱۸۲۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''البتہ لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی سونے کے مال کا صدقہ لیے چکر لگائے گا لیکن وہ کوئی ایسا آدمی نہیں پائے گا جو اسے لے لے اور یہ حالت بھی دیکھی جائے گی کہ چالیس چالیس عورتیں ایک آدمی کی حفاظت میں ہوں گی اور یہ آدمیوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (١٠١٢)

غریب الحدیث ☆ (يلذن) ''اس کے ساتھ پناہ پکڑیں گی''۔

فقہ الحدیث ☆ ❶ صدقہ نکالنے میں جلدی کرنے کی ترغیب ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی صدقہ لینے والا نہ ملے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لوگوں کے پاس مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جو صدقہ قبول کرے یعنی کوئی محتاج نہیں رہے گا' سب مالدار ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ آخری دور میں مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے' اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں: ایک تو یہ کہ آخری دور میں کثرت سے جنگیں ہوں گی جس میں مرد کثرت سے ہلاک ہو جائیں گے یا پھر عورتوں کی شرح پیدائش مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہو جائے گی۔

۱۸۲۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ، اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ، وَلَمْ اَشْتَرِ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْاَرْضُ: اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ: اَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ اَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ: اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا)). متفقٌ عليه.

۱۸۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی' پس جس شخص نے زمین خریدی اس نے اپنی زمین میں سونے کا ایک گھڑا پایا' تو اس نے زمین بیچنے والے سے کہا: اپنا سونا لے لو' میں نے تو تم سے زمین خریدی تھی' سونا نہیں خریدا تھا۔ زمین کے مالک نے اسے کہا: میں نے تمھیں زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب فروخت کیا تھا۔ پس وہ دونوں اپنا فیصلہ کرانے کے لیے ایک آدمی کے پاس گئے تو اس آدمی نے جس کے پاس وہ فیصلہ کرانے کے لیے گئے تھے' کہا: کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ پس اس فیصلہ کرنے والے شخص نے کہا: لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر دو اور اس سونے میں سے ان پر خرچ کرو اور دونوں صدقہ کرو''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٥١٢-٥١٣ - فتح)، ومسلم (١٧٢١)

غريب الحديث ☆ (العقار) ''زمین' مملوکہ جائداد' خواہ وہ گھر ہو' باغ ہو یا خالی زمین''۔

فقه الحديث ☆ ❶ ورع و تقویٰ اختیار کرنے اور شک و شبہ والی بات ترک کرنے کی فضیلت۔

❷ حق داروں کو ان کے حقوق واپس کرنے چاہییں۔

❸ معاملات میں صدق و سچائی اختیار کرنے کی ترغیب۔

❹ جب کسی شخص کو فیصلہ کرنے کے لیے منتخب کر لیا جائے تو اس کے فیصلہ پر عمل درآمد کرنا چاہیے' البتہ وہ فیصلہ کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو اور حاکم کو چاہیے کہ دو فریقوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرے۔

❺ نیک لوگوں کو باہم اپنی اولاد کا نکاح کرنا چاہیے' اسلام میں ذات' برادری اور خاندان کی اہمیت نہیں' اسلام میں تو دین، تقویٰ اور کردار و اخلاق کی اہمیت ہے۔

❻ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❼ صدقہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب۔

❽ اگر کسی شخص کو دفینہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں سے پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرائے اور باقی مال کا خود مالک بن جائے' اسے رکاز کہتے ہیں۔

۱۸۲۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا،

۱۸۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دو عورتیں تھیں اور ان دونوں کے ساتھ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْأُخْرٰى: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَا اِلٰى دَاوُدَ ﷺ، فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ﷺ، فَأَخْبَرَتَاهُ. فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا تَفْعَلْ، رَحِمَكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا. فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى)) متفق عليه.

کے بیٹے بھی تھے' بھیڑیا آیا اور وہ ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ پس اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا: بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے' دوسری نے کہا: وہ تو تمہارے بیٹے کو لے کر گیا ہے۔ پس وہ فیصلہ کرانے کے لیے حضرت داوٗد علیہ السلام کے پاس گئیں تو انھوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ یہ وہاں سے نکلیں اور سلیمان بن داوٗد علیہ السلام کے پاس چلی گئیں' پس انھوں نے انہیں بتایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: مجھے چھری دو، میں اسے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں میں تقسیم کر دوں۔ پس چھوٹی نے کہا: آپ ایسے نہ کریں' اللہ آپ پر رحم فرمائے' یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس انھوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ٤٥٨ ـ فتح)، ومسلم (١٧٢٠).

فقه الحديث ☆ فہم و ذکاء اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے' وہ جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے' یہ عمر کے چھوٹے یا بڑے ہونے سے تعلق نہیں رکھتی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام قرینے اور حیلے کی مدد سے معاملے کی تہ تک پہنچ گئے۔ حق تک پہنچنے کے لیے حیلہ اختیار کرنا جائز ہے اور حق سے گریز کرنے کے لیے حیلہ اختیار کرنا حرام ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو فرمایا کہ چھری لاؤ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کرتا ہوں تو یہ ایک حیلہ تھا' وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ بچہ کس کا ہے۔ کیونکہ حقیقی ماں اپنے سامنے اپنے بچے کے ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھ سکتی' اس لیے وہ چھوٹی عورت فوراً بول اٹھی کہ یہ بچہ اس بڑی کا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے اندازہ لگایا کہ یہ لڑکا اس چھوٹی کا ہے' بڑی کا نہیں۔

١٨٢٨ـ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً)). رواه البخاري.

١٨٢٨۔ حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیک لوگ ایک دوسرے کے بعد ایک ایک کر کے دنیا سے اٹھ جائیں گے اور جو یا کھجور کی بھوسی کی مانند نکمے قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے' اللہ ان کی کوئی پروا نہیں فرمائے گا''۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٧/ ٤٤٤ ـ فتح).

غريب الحديث ☆ (لا يباليهم الله بالة) ''اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی''۔ (حثالة) ''ردی' نکمے قسم کے لوگ' بھوسا''۔

فقه الحديث ☆ ❶ اہل علم و فضل اور نیک لوگوں کی موت علامات قیامت میں سے ہے' اس لیے اہل علم و فضل کی عزت و تکریم کرنی چاہیے اور ان کے وجود کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔

❷ آخری دور میں جاہل قسم کے لوگ رہ جائیں گے' جو کسی نیکی کو نیکی اور کسی برائی کو برائی نہیں سمجھیں گے' پس ایسے لوگوں ہی پر قیامت قائم ہوگی۔

١٨٢٩ـ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا

١٨٢٩۔ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے کہا: تم اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: ((مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ)) اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ. رواه البخاري.

بدر کو اپنے میں کیسا شمار کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''تمام مسلمانوں میں سے افضل''۔ یا آپ نے اسی قسم کا کوئی کلمہ فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح وہ فرشتے بھی سب فرشتوں سے افضل ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۷/ ۳۱۱۔ ۳۱۲ ۔ فتح).

فقه الحديث☆ ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بدری صحابہ کرام کی فضیلت کا بیان۔

❷ غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کرام باقی صحابہ کرام سے افضل ہیں اور اسی طرح وہ فرشتے دیگر فرشتوں سے افضل ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

❸ غزوۂ بدر میں فرشتوں کے حاضر ہونے کی دلیل نیز فرشتے مومنوں کے ساتھ مل کر اس غزوے میں لڑے تھے اور مومنوں کے قدموں کو ثابت رکھا تھا۔

❹ غزوۂ بدر کی اہمیت' اس سے اسلام اور مسلمانوں کو نصرت وتقویت حاصل ہوئی اور کافروں کی شان وشوکت خاک میں مل گئی۔

۱۸۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ)). متفقٌ عليه.

۱۸۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو یہ عذاب اس قوم میں موجود تمام افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے پھر قیامت والے دن وہ اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (۱۳/ ۶۰ ۔ فتح)، ومسلم (۲۸۷۹).

فقه الحديث☆ ❶ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی ادائیگی سے خاموشی اختیار کرنے پر سختی سے ڈرایا گیا ہے۔

❷ اہل ظلم وفسق اور اہل معاصی کی مجالس میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔

❸ دنیا کا عمومی عذاب کافر اور مومن سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے' پھر قیامت والے دن تمام لوگ اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے' مومن اپنے ایمان پر اور کافر اپنے کفر پر اٹھایا جائے گا۔

۱۸۳۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، يَعْنِي فِي الْخُطْبَةِ. فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ، سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ.

وفي روايةٍ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ.

وفي روايةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ

۱۸۳۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کھجور کا ایک تنا تھا' دوران خطبہ نبی ﷺ اس کا سہارا لیا کرتے تھے' پس جب منبر (بنا کر) رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی آواز کی مانند رونے کی آواز سنی حتیٰ کہ نبی ﷺ منبر سے نیچے اترے اور آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔

اور ایک روایت میں ہے: جب جمعہ کا دن ہوا تو نبی ﷺ منبر پر بیٹھے تو کھجور کا وہ تنا جس کے پاس آپ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے' چیخ کر رونے لگا حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا۔

اور ایک اور روایت میں ہے: وہ تنا بچے کی طرح چیخ کر رونے لگا' پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: ((بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ)). رواه البخاري.

نبی ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے حتیٰ کہ آپ نے اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ملالیا' اس نے اس بچے کی طرح سسکیاں لینا شروع کر دیں جسے چپ کرایا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہوگیا' آپ نے فرمایا: ''یہ اس لیے رویا کہ یہ اللہ کا ذکر جو سنا کرتا تھا''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۳/ ۳۹۷، ٦/ ٦٠٢ - فتح)

غریب الحدیث☆ (جذع) ''کھجور کا تنا''۔ (العشار) ''عشراء'' کی جمع' دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ، دس ماہ کے حمل سے بچہ جننے تک کی مدت والی اونٹنی ۔

فقه الحدیث☆ ❶ خطبہ جمعہ کے لیے مسنون طریقہ یہ ہے کہ منبر پر ہو اور یہ اس لیے ہے تا کہ خطیب کو دیکھنے اور سننے میں آسانی رہے۔

❷ اللہ تعالیٰ جمادات کو بھی حیوانات کی طرح ادراک عطا کر دیتا ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ جمادات سے بھی شفقت فرماتے تھے' اس لیے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔

❹ بندوں کے دلوں کو اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے حتیٰ کہ کھجور کا تنا بھی ذکر الٰہی سے قرار حاصل کرتا تھا' لیکن جب آپ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپ اس پر خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو اس تنے نے رونا شروع کر دیا' کیونکہ اس کا قرار ختم ہوگیا تھا۔

❺ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے۔

۱۸۳۲۔ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا)). حديثٌ حسنٌ رواه الدَّارَقُطْنِي وغَيْرُهُ.

۱۸۳۲۔ حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں انہیں ضائع نہ کرو' اس نے حدیں مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو' اس نے کئی چیزیں حرام قرار دی ہیں ان کا ارتکاب کر کے ان کی حرمت کو نہ توڑو اور اس نے تم پر رحمت و مہربانی کرتے ہوئے بغیر بھول کے کچھ چیزوں سے خاموشی اختیار فرمائی ہے' پس تم ان کے بارے میں بحث و جستجو نہ کرو''۔ (حدیث حسن ہے۔ دار قطنی وغیرہ)

توثیق الحدیث ☆ ضعيف - أخرجه الدارقطني (٤/ ١٨٤)، والبيهقي (١٠/ ١٢ - ١٣)

اس کی سند ضعیف ہے' اس میں دو علتیں ہیں' ایک یہ کہ مکحول کا ابوثعلبہ سے سماع ثابت نہیں اور دوسری یہ کہ ابوثعلبہ تک اس کی سند پہنچنے میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کا شاہد ہے لیکن شاہد کے لیے وہ بھی درست نہیں۔ اس حدیث کے دو طریق ہیں: ایک اصرم بن حوشب کے طریق سے اور دوسرا نہشل خراسانی کے طریق سے اور یہ دونوں کذاب ہیں۔ اس معنی کی حدیث مستدرک حاکم (۲/ ۳۷۵) میں ہے جو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسے امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

غریب الحدیث☆ (فلا تضيعوها) ''انہیں ضائع نہ کرو' یعنی فرائض ترک نہ کرو۔ (فلا تعتدوها) ''پس تم اس کی حد سے تجاوز نہ کرو''۔

فقه الحدیث☆ ❶ یہ اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس میں قواعد شریعت کی طرف نشاندہی کی گئی ہے کہ حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسول ﷺ کی سنت میں حلال قرار دیا ہے اور حرام کے بارے میں بھی یہی اصول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ اللہ کی حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے بلکہ حق تو یہ ہے کہ ان پر توقف کیا جائے۔

❸ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت و شفقت کا بیان۔

❹ جس مسئلہ کے بارے میں شریعت خاموش ہے اس میں امت کی عافیت ہے۔ پس امت کو چاہیے کہ وہ اس عافیت کو قبول کرے اور خواہ مخواہ مسائل کے بارے میں بحث و تمحیص نہ کرے۔

❺ ہمارے رب نے اپنے علم کے ذریعے سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے' کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے نہ وہ بھولتا ہے۔

١٨٣٣۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. متفقٌ عليه.

۱۸۳۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی' ہم ٹڈیاں (مکڑیاں) کھاتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے: ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٩/ ٦٢٠ ـ فتح)، ومسلم (١٩٥٢)

فقه الحديث ☆ ❶ ٹڈی کھانا جائز ہے' خواہ وہ کسی طرح بھی فوت ہوئی ہو۔

❷ رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان کہ آپ عام مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو جاتے تھے۔

١٨٣٤۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)). متفقٌ عليه.

۱۸۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاتا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (١٠/ ٥٢٩ ـ فتح)، ومسلم (٢٩٩٨)

فقه الحديث ☆ ❶ مومن کو بڑا چوکنا اور خبردار رہنا چاہیے تاکہ وہ بار بار دھوکا نہ کھا سکے۔

❷ یہ مومن کی شان اور شیوہ نہیں کہ وہ دھوکے باز سے دھوکا کھاتا رہے' اسے مکار لوگوں کے مقابلے میں اپنے حق کے بارے میں ہر وقت حلم سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اسے اللہ کی رضا کی خاطر ناراض ہونا چاہیے اور ایسے دھوکے باز قسم کے آدمی سے انتقام بھی لینا چاہیے۔

١٨٣٥۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا، فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى، وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ)). متفقٌ عليه.

۱۸۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایک وہ آدمی جس کے پاس جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہے اور وہ مسافر کو بھی اس کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا' دوسرا وہ آدمی جو کسی آدمی سے نماز عصر کے بعد اپنے سامان کا سودا کرے اور اللہ کی قسم اٹھائے کہ اس نے یہ سامان اتنے اتنے میں لیا تھا' پس وہ دوسرا آدمی اس کی تصدیق کر دے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو اور تیسرا وہ آدمی جو کسی امام کی حصول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی خاطر بیعت کرے' اگر وہ امام دنیا کے مال میں سے کچھ اسے دے دے تو وہ اس سے وفا کرے اور اگر وہ اس میں سے اسے کچھ نہ دے تو وہ وفا نہ کرے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٥/ ٣٤ ـ فتح)، ومسلم (١٠٨).

غريب الحديث☆ (رجل على فضل ماء) "وہ آدمی جس کے پاس ضرورت سے زائد پانی ہو"۔ (الفلاة) "جنگل' بیاباں"۔ (ابن السبيل) "مسافر"۔

فقه الحديث☆ ❶ ضرورت کے وقت کنویں کا مالک مسافر کی نسبت زیادہ حقدار ہے' جب مالک اپنی ضرورت پوری کر لے تو پھر اسے زائد از ضرورت پانی سے کسی کو منع نہیں کرنا چاہیے۔

❷ پانی پلانا افضل صدقہ ہے۔

❸ سودا بیچنے کے لیے عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھانا سخت حرام ہے' اس لیے کہ یہ صبح شام کے فرشتوں کے اکٹھے ہونے کا وقت ہے۔

❹ بیعت توڑنے اور امام کے خلاف بغاوت کرنا سخت منع ہے۔

❺ اگر کوئی شخص عمل کرتے وقت اپنی نیت درست نہیں کرتا اور عمل اللہ کی رضا جوئی کے لیے نہیں کرتا تو وہ عند اللہ ماجور نہیں ہوتا بلکہ گناہ گار ہوتا ہے۔

❻ بخل' دھوکا اور بدعہدی حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے' اس لیے کہ اس پر شدید وعید ہے۔

١٨٣٦ـ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ)) قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالُوا: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ ((وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ، ثُمَّ يُنَزِّلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٣٦۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "دونفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا" لوگوں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! چالیس دن کا؟ وہ کہتے ہیں: میں نے بتانے سے انکار کر دیا' لوگوں نے کہا: چالیس سال کا؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: چالیس مہینوں کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے معلوم نہیں "اور انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے آخری مہرے کے' اسی سے انسان کو دوبارہ تخلیق کیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو لوگ اسی طرح اگیں گے جس طرح سبزی اگتی ہے"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٨/ ٥٥١ ـ فتح)، ومسلم (٢٩٥٥).

غريب الحديث☆ (عجب الذنب) ریڑھ کی ہڈی کا آخری مہرہ جو سرین کے قریب ہے۔ (البقل) "سبزی"۔ (أبيت) "میں نے (مدت کے تعین کرنے سے) انکار کیا"۔

فقه الحديث☆ ❶ بندے کو چاہیے کہ جب اسے کسی چیز کے بارے میں علم نہ ہو تو وہ صاف کہہ دے کہ مجھے علم نہیں۔

❷ انسان کا پورا جسم بوسیدہ ہو جائے گا سوائے ریڑھ کی ہڈی کے آخری مہرے کے' اسی مہرے سے انسان کو دوبارہ تخلیق کیا جائے گا۔

❸ بندے کو دوبارہ پیدا کرنے میں اللہ کی قدرت اور مشیت کا بیان کہ وہ قیامت والے دن لوگوں کو قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٨٣٧۔ وَعَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ، فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟)) قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ، فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: ((إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۳۷۔ سابق راوی ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا' اس نے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات کو جاری رکھا' پس بعض لوگوں نے کہا: آپ نے وہ بات سن لی ہے جو اس نے کہی ہے لیکن آپ نے اس کی بات کو ناپسند فرمایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا (ایسی بات نہیں) بلکہ آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ نے اپنی گفتگو مکمل فرمائی تو فرمایا: ''قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو''۔ اس نے عرض کیا: امانت کا ضائع کرنا کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''جب معاملات نا اہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں گے تو پھر قیامت کا انتظار کرو''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١/ ١٤١۔١٤٢ ۔ فتح).

غريب الحديث☆ (وسد الأمر إلى غير أهله) ''جب معاملات نا اہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں گے''۔

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ غیب کے بارے میں نہیں جانتے' وہ تو اتنا ہی جانتے ہیں جو اللہ نے آپ کو بتا دیا ہے۔

❷ عالم اور متعلم کے آداب بیان کیے گئے ہیں کہ عالم کو سائل پر ناراض نہیں ہونا چاہیے اور متعلم کو چاہیے کہ اگر عالم محو گفتگو ہو تو اسے اپنی بات مکمل کر لینے دینا چاہیے اور اپنے سوال و جواب کے لیے انتظار کرے' اس لیے کہ پہلے کا حق مقدم ہے۔

❸ اگر سائل کو جواب کی سمجھ نہ آئے تو عالم کو چاہیے کہ وہ جواب دوبارہ بتا دے اور اس کی پہلے سے زیادہ وضاحت کر دے اور سوال و جواب وسائل تعلیم میں سے ہیں۔

❹ دوران گفتگو سوال کرنا جائز ہے لیکن عالم کو اختیار ہے کہ وہ سوال کا جواب فوراً دے یا اسے مؤخر کر دے۔

❺ نبی ﷺ نے قرب قیامت کی ایک نہایت اہم علامت بیان فرمائی کہ لوگوں کے امور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آ جائیں گے جو اس کے اہل نہیں ہوں گے' یہ نا اہلی خواہ دین، زہد اور تقویٰ کے لحاظ سے ہو یا علم کے لحاظ سے اور یہ امور خواہ دینی ہوں یا دنیوی۔

١٨٣٨۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَؤُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۳۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (حکمران) تمہیں نماز پڑھائیں گے' اگر تو وہ درست پڑھائیں گے تو تمہارے لیے اجر ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لیے تو اجر ہے اور غلطی کا گناہ اور بوجھ انہی پر ہے''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٢/ ١٨٧ ۔ فتح).

تنبیه: اور بعض نسخوں میں (فإن أصابوا فلكم) کے بعد (ولهم) کے الفاظ ہیں اور یہ مسند احمد (۲/۳۵۵۔۳۵۷) کی روایت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث☆ (یصلون لکم) ''وہ حکمران تمہیں نماز پڑھائیں گے''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ امام کی غلطی مقتدی کی نماز پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

❷ امام وحکمران ضامن ہوتا ہے۔

❸ ان لوگوں کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ امام کی نماز غلط ہو تو مقتدیوں کی نماز بھی غلط ہو جاتی ہے۔

❹ باجماعت نماز کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کی محافظت کی ترغیب ہے، معمولی معمولی اختلاف پر الگ مسجد بنالینا اور الگ نماز پڑھنا وحدت امت کے لیے نقصان دہ ہے۔

۱۸۳۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَأْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ.

۱۸۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ آیت ﴿کنتم خیر أمه أخرجت للناس﴾ کی تفسیر اس طرح ہے کہ لوگوں کے لیے لوگوں میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو انہیں ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاری (۸/ ۲۲٤ ۔ فتح).

غریب الحدیث☆ (یأتون بهم فی السلاسل) ''وہ جنگ میں انہیں قیدی بنا کر اور زنجیروں میں جکڑ کر لاتے ہیں''۔

۱۸٤۰۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ)). رواهما البُخاري.

معناهُ: يُؤْسَرُوْنَ وَيُقَيَّدُوْنَ، ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

۱۸۴۰۔ سابق راوی ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں پہنچ جاتے ہیں''۔ (بخاری)

اس کا معنی یہ ہے کہ انہیں قید کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے پھر وہ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاری (٦/ ١٤٥ ۔ فتح).

فقہ الأحادیث☆ ❶ امت محمدیہ تمام امتوں سے افضل وبہتر ہے، اس لیے کہ یہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتی ہے باقی ادیان کے ظلم سے رہائی دلا کر اسلام کے عادلانہ نظام میں داخل کرتی ہے اور جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کرتی ہے۔

❷ جہاد فی سبیل اللہ لوگوں کو طاغوت کی پوجا سے نکال کر ایک اللہ کی عبادت پر لگانے کا بہترین طریقہ ہے اور یہی اس کی غایت ہے۔

❸ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت تعجب کا اثبات اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور یہ صفت تعجب مختلف واقعات کے مطابق مختلف ہوتی ہے، کبھی خوشی کے لیے کبھی ناراضی کے لیے۔

۱۸٤۱۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا)). رواه مسلم.

۱۸۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو شہروں کے تمام حصوں میں سے وہ حصے زیادہ پسند ہیں جہاں مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کو شہروں کے تمام حصوں میں سے ناپسندیدہ وہ حصے ہیں جہاں بازار ہیں''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه مسلم (٦٧١).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ جس جگہ مساجد ہوں وہ قابل تعظیم ہیں' اس لیے کہ وہاں اللہ کے گھر ہیں' ان میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے' اذانیں دی جاتی ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔

❷ بازار اس لیے ناپسندیدہ ہیں کہ وہاں دھوکا فریب، سود، جھوٹی قسمیں، وعدہ خلافی، ذکر الٰہی سے اعراض اور محرمات کی طرف دیکھنے جیسے ناجائز کام ہوتے ہیں۔

۱۸٤۲۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصُبُ رَايَتَهُ. رواه مسلم هكذا.

وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِي صَحِيْحِهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا. فِيْهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ)).

۱۸٤۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے' انھوں نے فرمایا: اگر تم استطاعت رکھو تو سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں وہاں سے نکلنے والے نہ بنو' اس لیے کہ وہ شیطان کا اڈا ہے اور وہ اپنا جھنڈا بھی وہیں نصب کرتا ہے۔ (مسلم)

اور امام برقانی نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور وہاں سے سب سے آخر پر نکلنے والے نہ بنو' اس لیے کہ شیطان وہیں انڈے اور بچے دیتا ہے''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٤٥١).

غريب الحديث☆ (المعركة) ''اڈا، میدان جنگ''۔

فقه الحديث☆ ❶ اماکن غفلت (غافل کرنے والے مقامات) جیسے بازار وغیرہ' ان میں کم جانا چاہیے۔

❷ بلا ضرورت دیر تک بازار میں وقت گزارنا منع ہے۔

❸ بازار ایسی جگہ ہے جہاں شیطان اپنا جھنڈا گاڑتا ہے اور بے حیائی و برائی پھیلانے کا بازار گرم رکھتا ہے۔

❹ بازار شیطان کے اڈے ہیں' وہ وہاں اپنے چیلوں کے ساتھ اکٹھا ہوتا ہے اور وہیں ساری پلاننگ کرتا ہے۔

۱۸٤۳۔ وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ: ((وَلَكَ)) قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ لَهُ: اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد: ١٩] . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۳۔ حضرت عاصم احول حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے فرمایا ''اور اللہ تیری بھی مغفرت فرمائے''۔ عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لیے مغفرت طلب کی؟ انھوں نے کہا: ہاں! اور تیرے لیے بھی مغفرت فرمائی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور آپ اپنے لیے او ر مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب فرمائیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٣٤٦).

فقه الحديث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت طلب فرمائی' اس لیے کہ آپ کو اس بارے میں حکم دیا گیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ رسول اللہ ﷺ اگرچہ مغفور ہیں لیکن آپ کی مزید عظمت و رفعت کے لیے آپ کے لیے مغفرت طلب کرنا جائز ہے۔

١٨٤٤ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۴۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے پہلے انبیاء علیہم السلام کے کلام سے جو باتیں حاصل کیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ جب تم شرم و حیا نہیں کرتے تو پھر جو چاہو کرو''۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٥١٥ - فتح).

فقه الحديث☆ ❶ حیا کے بارے میں تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتوں کو حکم دیا اور ہر آنے والے نے اپنے سے پہلے سے اسے حاصل کیا اور یہ حکم لوگوں میں متداول اور مشہور تھا۔

❷ حدیث میں جو فرمایا ہے ''جب تم شرم و حیا نہیں کرتے تو پھر جو چاہو سو کرو'' اس کا یہ مطلب نہیں کہ بے حیا شخص کو ہر کام کرنے کی اجازت ہے بلکہ یہ تو خبر کے معنی میں ہے کہ بے حیا شخص کے لیے کوئی کام بھی کرنے میں جھجک نہیں ہوتی' وہ ہر کام کر گزرتا ہے۔ آج کے دور میں اسلام دشمن قوتوں نے یہی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے اندر سے شرم و حیا کو ختم کر دیا جائے اور وہ ''انفارمیشن ٹیکنالوجی'' کے نام پر اس مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں اور وہ اس مقصد میں کافی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں۔ شرم و حیا برائی کے آگے بند اور رکاوٹ ہے' جب اس میں دراڑیں اور شگاف پڑتے ہیں تو پھر اس سیلاب کو روکنا مشکل اور ناممکن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے اور انہیں دین کی طرف واپس لائے۔

١٨٤٥ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کے بارے میں فیصلے کیے جائیں گے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٣٩٥ - فتح)، ومسلم (١٦٧٨).

فقه الحديث☆ ❶ انسانی جان کی حرمت کی تعظیم اور اسے ناحق قتل کرنا حرام ہے۔

❷ قتل کرنا کتنا بڑا جرم ہے کہ قیامت والے دن سب سے پہلے اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

تنبیہ: ایک حدیث میں ہے کہ قیامت والے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب ہوگا اور یہاں خون کا ذکر ہے' ان دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں' اس لیے کہ نماز والی حدیث حقوق اللہ سے متعلق ہے اور یہ حدیث حقوق العباد سے متعلق ہے۔

١٨٤٦ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے نور سے، جن آگ کی لو سے اور آدم علیہ السلام اس (مٹی) سے پیدا کیے گئے ہیں جو تمہارے لیے بیان کی گئی ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٩٩٦).

غريب الحديث☆ (المارج) آگ کی لو جو سرخ' زرد اور سبز رنگ کی ملی جلی صورت میں ہوتی ہے۔ (مما وصف لکم) ''اس سے جو تمہارے لیے بیان کی گئی ہے یعنی مٹی''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث ☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا بیان۔

❷ فرشتوں، جنوں اور انسانوں کی خلقت کے اصل مادے کا بیان۔

❸ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے، جنوں کو آگ سے اور انسانوں کو مٹی سے پیدا فرمایا۔

١٨٤٧ ـ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ. رواه مسلم في جملة حديث طويل.

۱۸۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ (مسلم نے اسے ایک لمبی حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٧٤٦).

فقه الحديث ☆ ❶ قرآن مجید کتاب ہدایت ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے نازل فرمایا تاکہ لوگ اس کے احکام پر عمل کریں، اس کے حلال کردہ کاموں کو حلال اور اس کے حرام کردہ کاموں کو حرام سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے بطور مثال رسول اللہ ﷺ کا انتخاب کیا، آپ کی حیات مبارک قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے تاکہ لوگ آپ کے عمل مبارک کو دیکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

❷ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی مدح و تعریف کہ وہ وحی کی روشنی کے مطابق تھے۔

❸ اسلام میں اعلیٰ اخلاق سے مراد یہ ہے کہ کلمہ توحید پر ثابت قدمی اختیار کرتے ہوئے نیک اعمال بجا لائے جائیں اور یہ صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں ممکن ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الأحزاب: ٢١)

١٨٤٨ ـ وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ! قَالَ: ((لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). رواه مسلم.

۱۸۴۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ تو ہم سب ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے، البتہ (بوقت موت) جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور بے شک (بوقت موت) کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (٢٦٨٤).

فقه الحديث ☆ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرنا یا ناپسند کرنا، یہ کیفیت نزع اور روح کے نکلنے کے وقت ہوتی ہے اور ایسی حالت میں توبہ بھی قبول نہیں ہوتی، مومن کو جب موت کے وقت جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا اللہ تعالیٰ سے شوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات بڑھ جاتا ہے اور جب کافر کو اس وقت جہنم اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی اطلاع دی جاتی ہے تو اس کے دل میں حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش اسے موت نہ آتی۔

۱۸۴۹۔ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا، فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِيْ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا. فَقَالَ ﷺ: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ. وَإِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا. أَوْ قَالَ: شَيْئًا.)). متفقٌ عليه.

۱۸۴۹۔ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے کہ میں ایک رات آپ سے ملنے کے لیے حاضر ہوئی' میں نے آپ سے بات چیت کی پھر میں واپس آنے کے لیے کھڑی ہوئی تو آپ بھی میرے ساتھ ہی کھڑے ہوگئے تاکہ آپ مجھے رخصت کریں۔ اتنے میں انصار کے دو آدمی ادھر سے گزرے (اللہ ان سے راضی ہو) جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو وہ تیز تیز چلنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو' یہ صفیہ بنت حیی ہیں''۔ ان دونوں نے عرض کیا: سبحان اللہ یا رسول اللہ! (ہمیں آپ پر کیسے شک ہوسکتا ہے)۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون رگوں میں دوڑتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بری بات نہ ڈال دے'' یا فرمایا: ''کوئی چیز نہ ڈال دے''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ٢٧٨ ـ فتح)، ومسلم (٢١٧٥)

غريب الحديث ☆ (لأنقلب) ''تاکہ میں گھر کی طرف واپس جاؤں''۔ (على رسلكما) ''ذرا ٹھہرو اور (اور میری بات سنو!)''۔

فقه الحديث ☆ ❶ دوران اعتکاف مباح کاموں میں مصروف ہونا جائز ہے' جیسے مہمان کے ساتھ بات چیت کرنا۔

❷ عورت اپنے خاوند سے ملاقات کرنے کے لیے معتکف میں جاسکتی ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ شکوک وشبہات کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔

❹ بدگمانی سے بچنا واجب ہے بلکہ ایک حدیث میں فرمایا کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

❺ علماء اور داعیان حق کو چاہیے کہ وہ ایسا کوئی عمل نہ کریں جس سے بدگمانی پیدا ہوتی ہو۔

❻ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا جائز ہے۔

❼ ایمانی تربیت کے لیے یہ حدیث بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۸۵۰۔ وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ،

۱۸۵۰۔ حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا۔ پس میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور ہم آپ سے جدا نہیں ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ جب مسلمانوں اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا تو (شروع میں) مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے لیکن رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطفق رسول الله ﷺ يركض بغلته قبل الكفار، وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله ﷺ، اكفها ارادة ان لا تسرع، وابو سفيان آخذ بركاب رسول الله ﷺ، فقال رسول الله ﷺ: **((اي عباس! ناد اصحاب السمرة))** قال العباس! وكان رجلا صيتا: فقلت باعلى صوتي: اين اصحاب السمرة، فوالله! لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها، فقالوا: يا لبيك يا لبيك، فاقتتلوا هم والكفار، والدعوة في الانصار يقولون: يا معشر الانصار! يا معشر الانصار! ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج، فنظر رسول الله ﷺ وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال: **((هذا حين حمي الوطيس))** ثم اخذ رسول الله ﷺ حصيات، فرمى بهن وجوه الكفار، ثم قال: **((انهزموا ورب محمد))**، فذهبت انظر فاذا القتال على هيئته فيما ارى، فوالله! ما هو الا ان رماهم بحصياته، فما زلت ارى حدهم كليلا، وامرهم مدبرا. رواه مسلم.

((الوطيس)) التنور. ومعناه: اشتدت الحرب. وقوله: **((حدهم))** هو بالحاء المهملة، اي: باسهم.

کفار کی طرف بڑھنے کے لیے اپنے خچر کو ایڑھ لگاتے تھے اور میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے اسے روکتا تھا تاکہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عباس! درخت کے نیچے بیعت کرنے والے ساتھیوں کو بلاؤ''۔ حضرت عباس فرماتے ہیں: میں بلند آواز آدمی تھا' پس میں نے اپنی بلند آواز سے کہا: درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! جب انھوں نے میری آواز سنی تو وہ اس طرح پلٹے جس طرح گائے اپنی اولاد کی طرف (اس کی آواز سن کر) پلٹتی اور متوجہ ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا: ہم حاضر ہیں' ہم حاضر ہیں۔ پھر ان کی اور کافروں کی خوب لڑائی ہوئی اور انصار یہ کہہ رہے تھے: اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر یہ پکار بنو حارث بن خزرج تک محدود ہوگئی۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنی خچر پر بیٹھے ہوئے گردن بلند کر کے ان کی معرکہ آرائی دیکھ رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ''یہ جنگ کے زور پکڑنے اور شدت اختیار کرنے کا وقت ہے''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں لیں اور انہیں کافروں کے چہروں کی طرف پھینکا' پھر فرمایا: ''محمد ﷺ کے رب کی قسم! کافر شکست کھا گئے''۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی یہ منظر دیکھنے گیا تو اس وقت معرکہ خوب زوروں پر تھا' پس اللہ کی قسم! جب آپ نے کنکریاں پھینکیں تو تب سے ان کافروں کی قوت کمزور ہوتی گئی اور پھر وہ پیٹھ پھیرنے پر مجبور ہوگئے۔ (مسلم)

(الوطیس) اس کے معنی تندور کے ہیں اور **(حمی الوطیس)** سے مراد ہے لڑائی خوب شدت اختیار کر گئی۔ **(حدھم)** حاء کے ساتھ ''ان کی قوت اور جنگی صلاحیت''۔

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۱۷۵۵).

غريب الحديث ☆ **(یرکض بغلته)** ''آپ اپنے خچر کو ایڑھ لگاتے تاکہ وہ تیز چلے''۔ **(قبل)** ''طرف''۔ **(أكفها)** ''میں اسے روک رہا تھا''۔ **(أصحاب السمرة)** ''درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والے''۔ **(رجل صيت)** ''بلند آواز والا آدمی''۔ **(عطفتهم)** ''ان کا لوٹنا اور متوجہ ہونا''۔ **(عطفة البقر على أولادها)** ''جس طرح گائے اپنی اولاد کی طرف پلٹتی اور متوجہ ہوتی ہے'' یہ تشبیہ ہے کہ صحابہ کرام حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز سنتے ہی بہت تیزی کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور پلٹے۔ **(كليلا)** ''کمزور''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ الحدیث☆ ❶ رسول اللہ ﷺ کی شجاعت و بہادری اور لڑائی کی طرف پیش قدمی کرنے کا بیان ہے کہ جب صحابہ کرام لڑائی کے آغاز پر پیٹھ پھیر کر چلے گئے تھے تو رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر بیٹھے رہے بلکہ اسے ایڑھ لگا کر تیز دوڑاتے تا کہ وہ آگے بڑھے۔ ایک قائد اور سپہ سالار کی یہی شان ہونی چاہیے کہ وہ بہادر اور نڈر ہو تا کہ باقی لشکر والے اپنے قائد کی زیر قیادت بہادری کے ساتھ لڑیں۔

❷ تنگی و تکلیف کے وقت قریبی عزیز باقی لوگوں کی نسبت زیادہ خیر خواہی اور مدد کرتے ہیں جیسا کہ غزوۂ حنین کے وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خچر کی لگام تھام لی اور ابوسفیان بن حارث نے رکاب۔

❸ مسلمانوں نے جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو وہ فوراً حق کی طرف پلٹے اور ایک مسلمان کی یہی شان ہونی چاہیے کہ جب اسے حق کی طرف بلایا جائے یا اسے حق کی یاد دہانی کرائی جائے تو وہ فوراً اسے قبول کرے۔

❹ صحابہ کرام میدان جہاد سے بھاگ کر کہیں دور نہیں چلے گئے تھے بلکہ وہ اچانک اور غیر متوقع حملے سے وقتی طور پر بچنے کے لیے کہیں قریب ہی چھپ گئے تھے' اسی لیے تو وہ فوراً پلٹ آئے تھے۔

❺ رسول اللہ ﷺ کے معجزے کا بیان کہ آپ نے مٹھی بھر کنکریاں پھینکیں اور کافروں کو شکست ہونے لگی' یہ معجزہ تھا ورنہ کنکریوں میں کیا قوت ہے اور ان کی تعداد بھی کوئی زیادہ نہیں تھی کہ وہ تمام کافروں کے لیے کافی ہوتیں۔ اور معجزہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے وہی اس میں قوت و تاثیر پیدا فرماتا ہے۔

❻ حقیقی قوت افراد اور اسلحہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس پر توکل کرنے میں ہے۔

١٨٥١ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَأَنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾)) ثُمَّ ذَكَرَ: ((الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ!؟)). رواه مسلم.

۱۸۵۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک چیز ہی پسند فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو''۔ اور فرمایا: ''اے ایماندارو! ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی طویل سفر کرتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں' گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اور اے رب! اے رب! کہہ کر دعا کرتا ہے' اس حال میں کہ اس کا کھانا حرام ہے' اس کا پینا حرام ہے' اس کا لباس حرام ہے اور اسے غذا ہی حرام دی گئی ہے' پس ایسے شخص کی دعا کیوں کر قبول کی جائے!؟'' (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (١٠١٥).

غريب الحديث☆ (إن الله طيب) ''بے شک اللہ تعالیٰ تمام نقائص و عیوب سے پاک اور منزہ ہے''۔ (لا يقبل إلا طيبا) ''وہ صرف پاکیزہ چیزیں قبول فرماتا ہے'' یعنی ایسے صدقات قبول فرماتا ہے جو حلال کمائی سے ہوں اور ایسے اعمال قبول فرماتا ہے جو خالص اور سنت کے مطابق ہوں۔ (أشعث) ''بکھرے ہوئے بالوں والا''۔ (فاني يستجاب لذلك) ''پس ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی ذات مع صفات تمام نقائص و عیوب سے پاک اور منزہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. حلال مال میں سے خرچ کرنے کی ترغیب۔
3. مومن کے لیے واجب ہے کہ اس کا کھانا پینا اور لباس خالص حلال ہو' اس میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔
4. انبیاء علیہم السلام اور مومن احکام دین پر عمل کرنے میں برابر ہیں' البتہ وہ احکام الگ ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہیں۔
5. تمام پاکیزہ چیزوں کا کھانا مباح ہے۔
6. حرام مال کھانے سے دعا قبول نہیں ہوتی۔
7. آداب دعا کے لیے یہ حدیث اصولی حیثیت رکھتی ہے' نیز یہ ثابت ہوا کہ دعا کی قبولیت کے لیے حلال مال کھانا ضروری ہے۔

١٨٥٢۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)). رواهُ مسلم.

((الْعَائِلُ)): الْفَقِيرُ.

١٨٥٢۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن کلام فرمائے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ہی (نظر رحمت سے) ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر''۔ (مسلم)

(العائل) اس کے معنی ہیں ''فقیر''۔

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٦١٧) ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٥٣۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ)). رواهُ مسلم.

١٨٥٣۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ سب جنت کی نہروں میں سے ہیں''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٨٣٩).

غريب الحديث☆ (سيحان و جيحان) یہ خراسان کے علاقے میں دو بہت بڑے دریا ہیں۔ (الفرات) یہ شام اور جزیرے کے درمیان حد فاصل ہے۔ (النیل) یہ مصر میں ہے۔

فقه الحديث☆ 1. اس حدیث کے ظاہری مفہوم ہی کو لیا جائے گا اور اسے حقیقت ہی سمجھا جائے گا اور اس کی تخلیق کے اسرار سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔
2. جنت پیدا کی جا چکی ہے اور وہ اب بھی موجود ہے۔
3. یہ نہریں باعث برکت ہیں۔
4. اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان علاقوں تک اسلام پھیل جائے گا اور یہاں کے بہت سے لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

١٨٥٤۔ وَعَنْهُ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ

١٨٥٤۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتے کے دن پیدا فرمایا، اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کیے، پیر کے دن درخت پیدا فرمائے، ناپسندیدہ چیزیں منگل کے دن پیدا کیں، بدھ کے دن روشنی پیدا کی اور جمعرات کے دن اس میں جانور پیدا کیے اور حضرت آدم علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ آدَمَ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)). رواهُ مسلم.

کو تمام مخلوق کے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری ساعت میں عصر سے رات تک کے وقت میں پیدا فرمایا''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۲۷۸۹) .

فقه الحديث☆ ◆ سامع کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا بہترین انداز ہے کہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر بات کی جائے تاکہ وہ پوری توجہ سے بات سنے۔

◆ امور و معاملات میں عجلت سے کام نہیں لینا چاہیے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس مخلوق کو لفظ ''کن'' (ہو جا) کہہ کر بھی پیدا کر سکتا تھا لیکن اس نے ایسے نہیں کیا بلکہ تدریجاً اس کام کو کیا۔

◆ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث قرآن سے متعارض ہے' اس لیے کہ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا اور اس حدیث میں سات دن کا ذکر ہے۔ الشیخ البانی رحمہ اللہ نے مشکاۃ المصابیح (۱۵۹۸/۳) کی تعلیق پر اس کا جواب دیا ہے کہ آیت اور اس حدیث میں کوئی تعارض نہیں' اس لیے کہ قرآن مجید میں آسمان و زمین کی تخلیق کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ چھ دن میں ہوئی اور پھر زمین دو دن میں پیدا کی گئی' اس حدیث میں زمین پر پیدا کی جانے والی چیزوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ سات دن میں زمین کے متعلق چیزیں پیدا کی گئیں جو زمین سے الگ ہیں' تاکہ زمین رہنے کے قابل ہو سکے' نیز یہ دن کتنا لمبا ہے؟ اس کی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

۱۸۵۵۔ وَعَنْ أَبِيْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ، فَمَا بَقِيَ فِي يَدِيْ إِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَّةٌ. رواه البخاري.

۱۸۵۵۔ حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی تلوار باقی رہی۔ (بخاری)

توثيق الحديث ☆ أخرجه البخاري (۷/ ۵۱۵) .

فقه الحديث☆ ◆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قوت و شجاعت اور دلیری کا بیان کہ وہ لڑائی کے میدان میں نہایت جوانمردی او رثابت قدمی سے لڑتے تھے' اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سیف اللہ یعنی اللہ کی تلوار کا لقب عطا فرمایا تھا۔ مسند احمد میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور وہ ایک بہترین نوجوان ہیں''۔

◆ موتہ شام کے قریب ایک جگہ ہے' یہاں جو معرکہ بپا ہوا اسے غزوہ موتہ کہا جاتا ہے۔

◆ مسلمان میدان جہاد میں ثابت قدمی سے لڑتے ہیں' اس لیے کہ وہ دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کے منتظر ہوتے ہیں' نصرت یا شہادت۔

◆ غزوہ موتہ میں بہت سے رومی مارے گئے' اسی لیے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں۔

۱۸۵۶۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ، فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِنْ

۱۸۵۶۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے پھر وہ درست بات تک پہنچ جائے تو اس کے لیے دو اجر ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَكَمَ وَاجْتَهَدَ، فَأَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ)). متفقٌ عَلَيْهِ.

اور اگر وہ فیصلہ کرے اور اجتہاد کرنے میں اس سے غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (۱۳/ ۳۱۸ ـ فتح)، ومسلم (۱۷۱٦).

فقه الحدیث ☆ ❶ جو شخص اجتہاد کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اس کے لیے اجتہاد کرنا مشروع ہے۔

❷ ہر مجتہد کے لیے اجر تو ہے لیکن ہر مجتہد کا درست بات تک پہنچ جانا ضروری نہیں' اس سے درستی اور غلطی دونوں چیزوں کا امکان ہے' لیکن اگر نیک نیتی سے اجتہاد کیا جائے تو درستی کی صورت میں مجتہد کے لیے دوہرا اجر ہے اور اگر اجتہاد کرنے میں غلطی ہو جائے تو بھی ایک اجر ہے۔

❸ جس معاملے میں شرعی نص نہ ہو تو اس معاملے سے ملتی جلتی شکل کو سامنے رکھ کر جواز یا عدم جواز کا فیصلہ کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔ مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن و حدیث کی صحیح سمجھ رکھتا ہو۔

❹ اسلام میں اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کے لیے کھلا ہے' تا کہ نئے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل نکلتا رہے۔

❺ مجتہد سے اگر غلطی بھی ہو جائے تو اسے ایک اجر ملتا ہے' اس لیے کہ اس نے حق بات تک پہنچنے کی پوری کوشش کی لیکن وہ نہیں پہنچ سکا جبکہ مبتدع کے لیے گناہ ہے' اس لیے کہ وہ تو بدعت کو جاری کرتا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

۱۸۵۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ)). متفقٌ عليه.

۱۸۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بخار جہنم کی شدید حرارت سے ہے' پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کرو"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (٦/ ۳۳۰ ـ فتح)، ومسلم (۲۲۱۰).

غریب الحدیث ☆ (من فیح جهنم) "جہنم کی شدید حرارت سے ہے"۔

فقه الحدیث ☆ حدیث میں بخار کا جو علاج بتایا گیا ہے وہ بالکل درست ہے' اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا علاج ہے اور آج کے ڈاکٹر بھی بخار میں مریض کا یہی علاج کرتے ہیں کہ اسے ٹھنڈے پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کے جسم پر ٹھنڈی پٹیاں لگاتے ہیں تا کہ درجہ حرارت کم ہو جائے۔

۱۸۵۸۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)). متفقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: الْقَرِيْبُ وَارِثًا كَانَ أَوْ غَيْرَ وَارِثٍ.

۱۸۵۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے (نذر کے) روزے ہوں تو اس کا (قریبی) ولی اس کی طرف سے روزے رکھے"۔ (متفق علیہ)

پسندیدہ بات یہی ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھنا جائز ہے۔ ولی سے مراد قریبی عزیز ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو۔

توثیق الحدیث ☆ أخرجه البخاري (٤/ ۱۹۲ ـ فتح)، ومسلم (۱۱٤۷).

فقه الحدیث ☆ ❶ راجح بات یہی ہے کہ یہ نذر کے روزے ہیں' موقف کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت بحری سفر پر تھی' اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے خیریت سے منزل مقصود پہ پہنچا دیا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکھے گی۔ پس اللہ نے اسے صحیح سلامت وہاں پہنچا دیا لیکن اس نے روزے نہ رکھے حتیٰ کہ وہ فوت ہوئی' اس کی ایک قریبی رشتے دار نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا' آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر اس پر کوئی قرض ہوتا تو تم اسے ادا کرتیں؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کے قرض کی ادائیگی اس سے زیادہ ضروری ہے''۔

◆ عبادات میں نیابت نہیں' یعنی ایسے نہیں ہوسکتا کہ کسی شخص کی نیابت کرتے ہوئے کوئی دوسرا شخص نماز پڑھ لے یا روزہ رکھ لے جو عبادت فرض عین کا درجہ رکھتی ہے وہ ہر شخص کو خود ادا کرنی ہوگی۔ حدیث مذکور میں نذر کے روزوں کی بات ہے فرض روزوں کی نہیں۔

۱۸۵۹۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: وَاللّٰهِ! لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ، اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا؛ فَقَالَتْ: اَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَتْ: هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ. فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا، وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَقَالَ لَهُمَا: اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ، فَاَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: اُدْخُلُوْا. قَالُوْا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ اُدْخُلُوْا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوْا، دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا اِلَّا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُوْلَانِ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ

۱۸۵۹۔ حضرت عوف بن مالک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کسی سودے یا عطیے کے بارے میں جو انھوں نے دیا تھا' کہا: اللہ کی قسم! عائشہ رضی اللہ عنہا رک جائیں یا میں ان پر پابندی لگا دوں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (یہ سن کر) فرمایا: کیا انھوں نے ایسے ہی کہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں! تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے یہ مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیر سے کبھی بات نہیں کروں گی۔ جب یہ قطع تعلقی لمبی ہوگئی تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سفارش بھجوائی تو انھوں نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں سفارش قبول نہیں کروں گی اور میں اپنی نذر توڑنے کے گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گی۔ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر یہ معاملہ مزید لمبا ہوگیا تو انھوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی اور انہیں کہا کہ میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلو' اس لیے کہ ان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کی نذر پر قائم رہیں۔ پس حضرت مسور اور عبدالرحمٰن انہیں لے کر گئے حتیٰ کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی' انھوں نے کہا: السلام علیك ورحمة الله وبركاته کیا ہم داخل ہوسکتے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آ جاؤ! انھوں نے کہا: کیا ہم سب آ جائیں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں تم سب آ جاؤ۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کے ساتھ ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ہیں' جب وہ اندر گئے تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما پردے کے اندر چلے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اپنی خالہ) سے لپٹ گئے اور انہیں قسمیں دے دے کر رونے لگے اور مسور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالتَّحْرِيجِ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي، وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِي حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا. رواهُ البُخاري.

ور عبدالرحمٰن بھی (پردے کے باہر سے) انہیں قسمیں دے کر کہنے لگے کہ آپ ابن زبیر سے بات کریں اور ان کا عذر قبول کریں اور وہ کہہ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے قطع تعلقی سے منع فرمایا ہے اور آپ خوب جانتی ہیں اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ پس جب انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے وعظ و نصیحت اور ترک تعلق کے گناہ ہونے کی باتیں کثرت سے کرنا شروع کر دیں تو انھوں نے بھی ان دونوں کو نصیحت کرنا شروع کر دی اور رونے لگیں' نیز فرمانے لگیں: بے شک میں نے نذر مانی تھی اور نذر کا معاملہ بڑا شدید ہے۔ پس وہ دونوں برابر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عائشہ ؓ نے ابن زبیر ؓ سے بات چیت کر لی اور اپنی اس نذر توڑنے کے کفارے میں چالیس گردنیں آزاد کیں۔ حضرت عائشہ ؓ اس کے بعد جب بھی اپنی اس نذر کو یاد کرتیں تو اس قدر روتیں کہ ان کے آنسو ان کی اوڑھنی تر کر دیتے۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۰/ ۴۹۱۔ ۴۹۲ ۔ فتح).

غريب الحديث☆ **(لأحجرن عليها)** میں ان پر ان کے مال کے بارے میں تصرف کرنے پر پابندی لگا دوں گا۔ **(لا أشفع فيه أبدًا)** ''میں اس کے بارے میں کبھی سفارش قبول نہیں کروں گی''۔ **(لا أتحنث نذرى)** ''میں اپنی قسم توڑ کر گناہ گار نہیں ہوں گی''۔ **(انشد كما الله)** ''میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں''۔ **(وطفق)** ''شروع کرنا''۔ **(يناشدانها)** ''وہ دونوں انہیں قسم دے کر کہنے لگے''۔ **(خمارها)** ''ان کی اوڑھنی''۔

فقه الحديث☆

❶ ترک تعلق اگر اللہ کی رضا کی خاطر ہو تو جائز ہے اور اگر دنیوی غرض کی خاطر ہو تو پھر تین دن سے زائد ترک تعلق جائز نہیں۔

❷ اجازت طلب کرنے کی کیفیت اور ادب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ پہلے ''السلام عليك ورحمة الله وبركاته'' کہنا چاہیے اور پھر اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرنی چاہیے۔

❸ مومن بھائی بھائی ہیں' اگر کہیں دو بھائیوں کے درمیان ناراضی پیدا ہو جائے تو ان کی اصلاح کرنی چاہیے اور صلح کرا دینی چاہیے۔

❹ معصیت میں نذر ماننا جائز نہیں۔

❺ اگر کوئی شخص نذر مانے اور دوسرے کام کو بہتر سمجھے تو وہ اپنی نذر توڑ کر دوسرا بہتر کام کر لے اور نذر کا کفارہ ادا کرے۔ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کے لباس کا انتظام کرنا' اگر طاقت نہ ہو تو پھر تین دن کے روزے رکھنا۔

۱۸۶۰۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى قَتْلَى أُحُدٍ، فَصَلّٰى

۱۸۶۰۔ حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد کی طرف تشریف لے گئے' پس آپ نے آٹھ سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، أَلَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا)) قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. متفقٌ عليه.

گزر جانے کے بعد ان کے لیے اس طرح دعا فرمائی جیسے کوئی زندوں اور مُردوں کو رخصت کرنے والا دعا کرتا ہے' پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمہارا پیش رو (میر ساماں) ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا اور بے شک تمہارے وعدے کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اسے اپنے اس مقام سے دیکھ رہا ہوں۔ سن لو! مجھے تم سے یہ اندیشہ نہیں کہ تم شرک کرو گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کے بارے میں رغبت کرنے لگو گے''۔ حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں: یہ آخری نظر تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ پر ڈالی تھی (یعنی اس کے بعد آپ جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئے)۔ (متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

اور ایک روایت میں ہے: ''لیکن مجھے تمہارے بارے میں دنیا کی بابت اندیشہ ہے کہ تم اس میں زیادہ رغبت کرنے لگو گے جس وجہ سے تم آپس میں لڑو گے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے' جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے''۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس یہ آخری مرتبہ تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تھا۔

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ! لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ! مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا)).

اور ایک روایت میں ہے: ''میں تمہارا پیش رو اور میر ساماں ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں' مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور میں تمہارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم اس دنیا کے بارے میں بہت رغبت رکھو گے''۔

وَالْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ: الدُّعَاءُ لَهُمْ، لَا الصَّلَاةُ الْمَعْرُوفَةُ.

شہدائے احد پر ''صلوۃ'' سے مراد ان کے لیے دعا کرنا ہے' معروف نماز جنازہ پڑھنا مراد نہیں۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٧/ ٣٤٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٢٩٦)' والرواية الثانية عند مسلم (٢٢٩٦) (٣١)' والثالثة عند البخاري (٣/ ٢٠٩ ـ فتح).

غريب الحديث☆ (فرط) ''پیش رو''۔ (التنافس) ''کسی چیز میں رغبت ہونا''۔

فقه الحديث☆◆ شہداء کی نماز جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے ''صلوۃ'' سے مراد دعا لی ہے' مگر ان کی یہ تاویل صحیح نہیں' اس لیے کہ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے: ''آپ نے شہدائے احد پر ویسے ہی نماز پڑھی جیسے آپ کسی میت کی نماز جنازہ پڑھتے تھے''۔

◆ رسول اللہ ﷺ کے بعض معجزات کا بیان کہ آپ نے دنیا ہی میں اپنے حوض کوثر کو دیکھ لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ دنیا کی چمک دمک میں رغبت رکھنا دین کے لیے مہلک ہے۔

◆ اسلام کے دوام اور مسلمانوں کے ثبات کی خوشخبری کا بیان کہ پوری روئے زمین پر اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ ان شاء اللہ!

◆ نبی ﷺ کے حوض کوثر کا اثبات۔

◆ قبروں کی زیارت کرنا اور فوت شدگان کے لیے دعا کرنا مستحب ہے' اس سے موت یاد آتی ہے۔

١٨٦١ـ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٦١۔ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھ گئے' آپ نے ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا' پس آپ منبر سے نیچے تشریف لائے' نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ آپ نیچے تشریف لائے' نماز پڑھی' پھر منبر پر تشریف لے گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونا ہے ان سب واقعات کی خبر دی۔ پس ہم میں سے سب سے زیادہ عالم وہ ہے جو ان باتوں کو ہم میں سے سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث☆ أخرجه مسلم (٢٨٩٢).

فقه الحدیث☆ ◆ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو امور دین کی تعلیم دینے کی بہت فکر کرتے تھے۔

◆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ شہادت کہ رسول اللہ ﷺ نے رسالت پہنچا دی' امانت ادا فرما دی اور امت کے لیے خیر خواہی کی اور امت کو بالکل واضح اور روشن طریق پر چھوڑا۔

◆ حفظ وفہم میں لوگوں کے مختلف مراتب ہیں۔

◆ سب سے زیادہ عالم وہ ہے جو ان میں سے کتاب وسنت کو زیادہ جاننے والا ہے۔

١٨٦٢ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٨٦٢۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اسے اس (اللہ تعالیٰ) کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے''۔ (بخاری)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٥٨١، ٥٨٥ ـ فتح).

فقه الحدیث☆ ◆ نذر ماننا جائز ہے' اس لیے کہ یہ عبادات مشروعہ میں سے ہے۔

◆ جو شخص نذر مانے اور اس کی نذر طاعت والی ہو تو اسے اپنی نذر پوری کرنی چاہیے۔

◆ معصیت کی نذر پوری نہیں کرنی چاہیے۔

١٨٦٣ـ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ

١٨٦٣۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ، وَقَالَ: ((كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ)). متفقٌ عليهِ.

انہیں چھپکلیوں کے مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ''یہ ابراہیم علیہ السلام (کی آگ) پر پھونکیں مارتی تھیں''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٥١ ـ فتح)، ومسلم (٢٢٣٧).

١٨٦٤ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُوْنَ الْاُوْلٰى، وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ، كُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ)). رواه مسلم.

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: الْوَزَغُ: الْعِظَامُ مِنْ سَامِّ اَبْرَصَ.

۱۸۶۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پہلی چوٹ میں چھپکلی کو مارے تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو شخص اسے دوسری چوٹ میں مارے تو اس کے لیے پہلی بار سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور اگر وہ اسے تیسری مرتبہ میں مارے تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں''۔

اور ایک اور روایت میں ہے: ''جو شخص پہلی چوٹ میں چھپکلی مار دے تو اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم اور تیسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم''۔ (مسلم)

اہل لغت نے کہا ہے کہ ''وزغ'' سام ابرص سے بڑا جانور ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٢٤٠)، والرواية الثانية عنده (٢٢٤٠) (١٤٧).

فقه الأحاديث☆ ❶ چھپکلیوں کو مارنا واجب ہے اور طاقت ہونے کے باوجود اسے نہ مارنا درست نہیں اور انہیں مارنے کی یہ علت بیان کی گئی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو یہ آگ بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتی تھیں۔

❷ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز کو قتل کرنا چاہیے۔

❸ پہلی چوٹ میں، دوسری چوٹ میں اور تیسری چوٹ میں چھپکلی کو مارنے کی فضیلت اور اس کے اجر کو بیان کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسے جلد از جلد مار دینا چاہیے۔

١٨٦٥ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ؟! لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ

۱۸۶۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کہا (آج رات) میں ضرور صدقہ کروں گا۔ پس وہ اپنا صدقہ لے کر باہر نکلا تو اسے ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ پس صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک چور پر صدقہ کیا گیا ہے۔ پس اس شخص نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں (آج رات) میں ضرور صدقہ کروں گا۔ پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا، صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، کیا ایک زانیہ پر (صدقہ ہو گیا ہے)؟ میں (آج رات) ضرور صدقہ کروں گا۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَعَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ! فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار شخص کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ پس صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک مالدار آدمی پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس آدمی نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں' یہ کہا چور پر، زانیہ پر اور مالدار شخص پر (صدقہ ہو گیا ہے)۔ پس رات کو اسے خواب آیا اور اسے کہا گیا: تیرا وہ صدقہ جو چور پر کیا گیا شاید کہ وہ اس صدقے کی وجہ سے اپنی چوری سے باز آ جائے اور زانیہ پر تو شاید کہ وہ اپنے زنا سے بچ جائے اور رہا وہ غنی شخص تو شاید کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے''۔ (امام بخاری نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۳/ ۲۹۰ ـ فتح)، ومسلم (۱۰۲۲).

غريب الحديث☆ (فاتي) ''اسے خواب میں بتایا گیا''۔

فقه الحديث☆ ❶ جب صدقہ کرنے والے کی نیت درست ہو تو اس کا صدقہ قبول کیا جاتا ہے خواہ وہ کسی مستحق تک نہ بھی پہنچ پائے۔

❷ پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان۔

❸ قضا و قدر پر تسلیم و رضا کی برکت۔

❹ گناہ گاروں اور نافرمان قسم کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ تالیف قلب کے لیے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا بھی مستحب ہے' شاید کہ وہ عبرت حاصل کریں اور گناہوں سے تائب ہو جائیں۔

❺ یہ واقعہ پہلی امتوں میں سے کسی کا ہے۔

۱۸۶۶۔ وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي دَعْوَةٍ، فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: ((اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيهِ اِلٰى مَا بَلَغَكُمْ، اَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: اَبُوكُمْ آدَمُ، وَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ! اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ،

۱۸۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' آپ کو دستی کا گوشت پیش کیا اور وہ آپ کو پسند تھا' آپ اسے کھانے لگے اور فرمایا: ''میں قیامت والے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس لیے ہو گا؟ اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ پس دیکھنے والا ان سب کو دیکھے گا اور ایک پکارنے والا ان سب کو اپنی آواز سنا سکے گا' سورج ان کے قریب ہو گا' لوگ غم اور تکلیف کی ایسی کیفیت سے دوچار ہوں گے جو ان کی طاقت اور برداشت سے باہر ہو گی۔ لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی اس وجہ سے تم کس حالت میں ہو' کیا تم ایسا کوئی شخص نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کے پاس تمہارے لیے سفارش کر سکے؟ پس لوگ آپس میں کہیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوْحِهٖ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ، فَسَجَدُوْا لَكَ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ، وَمَا بَلَغَنَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنَّهٗ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوْا اِلٰى نُوحٍ. فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ! اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا بَلَغَنَا، اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيمَ. فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اِبْرَاهِيمُ! اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنِّي كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوْا اِلٰى مُوسٰى، فَيَاْتُوْنَ مُوسٰى. فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُوسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِي، اذْهَبُوْا اِلٰى عِيسٰى.

تمہارے باپ آدم علیہ السلام جو ہیں۔ پس وہ ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا' آپ کے اندر اپنی روح پھونکی' فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا' کیا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش نہیں کرتے؟ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے جس میں ہم ہیں اور جو تکلیف ہمیں پہنچی ہے؟ وہ فرمائیں گے بے شک میرا رب (آج) اس قدر غصے میں ہے کہ وہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں آیا ہے اور نہ اس کے بعد اس طرح غضبناک ہوگا اور اس نے مجھے ایک درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا لیکن مجھ سے نافرمانی ہوگئی' مجھے تو اپنی فکر ہے، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے' تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ' تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے' کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس تکلیف سے دو چار ہیں اور کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کس قدر بے چینی اور تکلیف پہنچی ہے؟ کیا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش نہیں کرتے؟ وہ جواب دیں گے بے شک میرا رب جس قدر آج غصے میں ہے وہ اس قدر اس سے پہلے غصے میں ہوا ہے نہ اس کے بعد اس قدر غصے میں ہوگا اور مجھے ایک دعا کرنے کا حق تھا لیکن میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی' مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے' اس لیے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ' تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں' آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کریں' کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں؟ وہ انہیں فرمائیں گے: بے شک میرا رب آج جس قدر غصے میں ہے اس قدر وہ اس سے پہلے کبھی ناراض ہوا ہے نہ اس کے بعد اس قدر ناراض ہوگا' میں نے تین باتیں ایسی کی تھیں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا عِيْسٰى! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَيَأْتُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَاَنْطَلِقُ، فَآتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَاْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ، فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ يَا رَبِّ! فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى)). متفقٌ عليه.

بظاہر واقعے کے خلاف تھیں (توریہ کیا تھا) مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے' اس لیے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ' تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اورعرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی اور اپنی ہم کلامی عطا فرما کر تمام لوگوں پر فضیلت دی' آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کریں' کیا آپ وہ حالت نہیں دیکھ رہے جس میں ہم مبتلا ہیں؟ وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرا رب جس قدر آج غضبناک ہے وہ اس قدر غضبناک اس سے پہلے کبھی ہوا ہے نہ اس کے بعد کبھی اس قدر غضبناک ہوگا اور میں نے ایک ایسی جان کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا' مجھے تو اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' مجھے اپنی فکر ہے۔

پس تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ' تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف القا کیا تھا اور اس کی روح ہیں اور آپ نے گہوارے میں لوگوں سے گفتگو کی ہے' آپ اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں' کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس کیفیت میں مبتلا ہیں؟ پس عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: بے شک میرا رب جس قدر آج غضبناک ہے وہ اس قدر آج سے پہلے غضبناک ہوا ہے نہ اس کے بعد اس قدر غضبناک ہوگا۔ انھوں نے اپنے کسی قصور کا ذکر نہیں فرمایا (اور فرمایا) مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے' تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ' تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ''۔

ایک اور روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) ''پس لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں' آپ ہمارے بارے میں اپنے رب سے سفارش کریں۔ کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے جس میں ہم مبتلا ہیں؟ پس میں وہاں سے چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا' پھر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد اور حسن ثنا کے ایسے کلمات القا فرمائے گا کہ مجھ سے پہلے وہ کلمات کسی پر القا نہیں کیے گئے ہوں گے' پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے! مانگیے آپ کو وہ عطا کیا جائے گا' سفارش کیجیے' سفارش قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو کہوں گا: اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! میری امت۔ پس کہا جائے گا: اے محمد! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں طرف کے دروازے سے لے جائیں جن کے ذمہ کوئی حساب نہیں ہے اور وہ دوسرے دروازوں میں بھی اس دروازے کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان یا جتنا فاصلہ مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣٧١ ـ فتح)، ومسلم (١٩٤).

غریب الحدیث☆ (نهس منها نهسة) ''آپ نے اس دستی کے گوشت سے دانتوں سے نوچ کر کھایا''۔ (صعید واحد) ''ایک وسیع میدان''۔ (المصراعين) ''دروازے کے کواڑ''۔

فقه الحدیث ❶ نبی ﷺ کی تواضع کا بیان کہ آپ اپنے ساتھیوں کی دعوت قبول فرماتے تھے اور پھر ان کے ساتھ مل کر تناول فرماتے تھے۔

❷ رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت نہایت مرغوب تھا' پس کسی خاص حصے کے گوشت کو پسند کرنا اور اسے زیادہ تناول کرنا جائز ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ کی دیگر انبیاء ﷩ پر فضیلت کا بیان اور اللہ کے ہاں ان کے مقام فضیلت کا بیان۔

❹ اگر کسی آدمی کو کسی دوسرے بندے سے کام اور ضرورت ہو تو اس کے سامنے اس کی جائز تعریف و توصیف بیان کرنا جائز ہے تا کہ وہ اس کی بات قبول کرے اور اگر وہ شخص اس کی مدد نہ کر سکتا ہو تو اسے معذرت کرتے ہوئے کسی دوسرے شخص کے متعلق بتا دینا چاہیے کہ وہ آپ کی مدد کر سکتا ہے' بھلائی کی رہنمائی کرنا بھی نیکی ہے۔

❺ قیامت والے دن میدان محشر کی ہولناکیوں اور سختیوں کا بیان۔

❻ انبیاء ﷩ کی تواضع کا بیان کہ وہ نبوت کے عظیم منصب پر فائز ہونے کے باوجود اپنی معمولی سی لغزش پر اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرنے سے معذرت کریں گے' یہ ان کے ایمان و تقویٰ کے معیار کا تقاضا ہے کہ وہ اس معمولی سی لغزش کو بھی بہت بڑی کوتاہی محسوس کریں گے۔

❼ تمام انبیاء ﷩ میں سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ ﷩ اور حضرت محمد ﷺ کی زیادہ اہمیت و فضیلت ہے' نیز نوح ؑ سب سے پہلے رسول ہیں۔

❽ رسول اللہ ﷺ کے لیے وسیلے (جنت میں ایک مقام) اور مقام محمود کا اثبات۔

❾ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا سلسلہ لامتناہی ہے' اسی لیے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ کو ایسے کلمات حمد القا فرمائے گا جو اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کسی کو القا نہیں کیے ہوں گے۔

⑩ رسول اللہ ﷺ کی امت دیگر امتوں سے بہتر اور افضل ہے‘ آپ کے امتی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ جنت میں جائیں گے اور جنت کے دروازے سب سے پہلے نبی ﷺ کے لیے کھولے جائیں گے۔ اور آپ کی امت کے بعض لوگوں کی یہ امتیازی فضیلت ہے کہ یہ جنت کے مخصوص دروازے سے داخل ہوں گے‘ جب کہ یہ اس دروازے کے علاوہ باقی دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔

⑪ جنت کی صفت بیان کی گئی ہے کہ اس کے دروازے کے کواڑوں کا درمیانی فاصلہ مکہ اور ہجر یا مکہ اور بصریٰ کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا۔ ہجر بحرین میں ایک شہر ہے اور بصریٰ دمشق کے جنوب میں واقع حوران کی ایک بستی ہے‘ یعنی جنت کا ایک دروازہ اتنا چوڑا ہوگا کہ اس کے دونوں کواڑوں کے درمیان ہزاروں میل کا فاصلہ ہوگا۔

۱۸۶۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ ﷺ بِاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ وَ بِابْنِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَ هِيَ تُرْضِعُهٗ حَتّٰى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَ لَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ وَ وَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَ سِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ: يَا اِبْرَاهِيْمُ! اَيْنَ تَذْهَبُ وَ تَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَ لَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهٗ: ذٰلِكَ مِرَارًا وَ جَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهٗ: آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَتْ: اِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ ﷺ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَشْكُرُوْنَ﴾ وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تُرْضِعُ اِسْمَاعِيْلَ وَ تَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَ عَطِشَ ابْنُهَا وَ جَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى اَوْ قَالَ: يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ

۱۸۶۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اور ان کے بیٹے اسماعیل کو لائے جب کہ وہ ان کو دودھ پلاتی تھیں حتیٰ کہ انہیں بیت اللہ کے نزدیک مسجد حرام کے بالائی حصے میں زمزم کے اوپر واقع ایک درخت کے پاس ٹھہرا دیا۔ ان دنوں مکہ میں کوئی انسان تھا نہ پانی (کا نام ونشان)۔ پس انھوں نے ان دونوں کو وہاں چھوڑا اور ان کے نزدیک ایک تھیلی رکھ دی جس میں کھجوریں تھیں اور ایک مشکیزہ رکھ دیا جس میں پانی تھا‘ پھر ابراہیم علیہ السلام واپس جانے لگے تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور کہا: اے ابراہیم! کیا آپ ہمیں اس وادی میں‘ جہاں کوئی غم خوار ہے نہ کوئی اور چیز ہے‘ چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انھوں نے یہ بات ان سے کئی مرتبہ کہی‘ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کی طرف توجہ نہیں فرماتے تھے۔ آخر انھوں نے حضرت ابراہیم سے کہا: کیا اللہ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! ام اسماعیل نے کہا: تب وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پھر وہ واپس آ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی منزل کی طرف چلے حتیٰ کہ جب وہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے‘ جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں رہے تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا پھر ہاتھ بلند کیے اور ان کلمات کے ساتھ دعا کی: ’’اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی اولاد کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں آباد کیا ہے......‘‘ اور یہاں تک تلاوت فرمائی: ’’تاکہ وہ شکر کریں‘‘۔ اسماعیل کی والدہ اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں اور خود اس (مشکیزے) کے پانی سے پانی پیتی رہیں حتیٰ کہ جب مشکیزے کا پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّفَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا))** فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ: صَهْ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَيْضًا فَقَالَتْ: قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ ۔ اَوْ قَالَ: بِجَنَاحِهِ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَ تَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَ جَعَلَتْ تَغْرِفُ الْمَاءَ فِيْ سِقَائِهَا وَ هُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ وَفِيْ رِوَايَةٍ: بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا))** قَالَ : فَشَرِبَتْ وَ اَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتًا لِلّٰهِ يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَ اَبُوْهُ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَهْلَهُ وَ كَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاءَ ، فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا: اِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَ مَا فِيْهِ مَاءٌ فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّيْنِ فَاِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ فَاَقْبَلُوْا وَ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ الْمَاءِ، فَقَالُوْا: اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَ لٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ ابْنُ

ختم ہو گیا تو انہیں بھی پیاس لگی اور ان کے بیٹے کو بھی اور وہ اسے زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے دیکھنے لگیں۔ پس وہ اس منظر کو ناگوار سمجھتے ہوئے (پانی کی تلاش میں) چلیں تو انھوں نے صفا پہاڑ کو اپنے سب سے قریب پایا۔ پس وہ اس پر کھڑی ہو گئیں پھر وادی کی طرف متوجہ ہو کر دیکھنے لگیں کہ کوئی شخص انہیں نظر آتا ہے؟ لیکن انہیں کوئی نظر نہ آیا تو وہ صفا سے نیچے اتریں حتیٰ کہ وادی میں پہنچیں۔ پس انھوں نے اپنی قمیص کا کنارہ اوپر اٹھایا پھر اس طرح دوڑیں جس طرح کوئی سخت مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے حتیٰ کہ وہ وادی سے پار گزر گئیں پھر مروہ پہاڑی پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو کر نظر دوڑائی کہ کیا کوئی شخص دکھائی دیتا ہے؟ لیکن انہیں کوئی بھی نظر نہ آیا۔ انھوں نے سات مرتبہ ایسے کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پس لوگ جو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں یہ وہی ان کی متابعت (سنت) میں ہے“۔ جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انھوں نے ایک آواز سنی، انھوں نے اپنے آپ سے کہا: خاموش رہ انھوں نے پھر کان لگائے تو ایک آواز سنی تو انھوں نے کہا: تم نے اپنی آواز تو سنا دی ہے، اگر تمہارے پاس کچھ مدد کا سامان ہے تو پھر مدد کو پہنچو۔ پس اچانک دیکھا کہ زم زم کی جگہ ایک فرشتہ ہے، اس نے اپنی ایڑھی سے یا اپنے پر کے ساتھ زمین کو کریدا حتیٰ کہ پانی نکل آیا۔ اسماعیل کی والدہ اس کے لیے حوض بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ کے ساتھ منڈیر بنانے لگیں اور اپنے مشکیزے کو پانی سے بھرنے لگیں، وہ جونہی چلو بھرتیں تو اتنا پانی اور ابل آتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے چلو بھرنے کی مقدار کے برابر پانی ابلتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر وہ زم زم کو یونہی چھوڑ دیتیں“ یا فرمایا: ”چلو سے پانی اکٹھا نہ کرتیں تو زم زم روئے زمین پر بہنے والا چشمہ ہوتا“۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا۔ پس فرشتے نے انہیں کہا: تم اپنے ہلاک ہوجانے کا اندیشہ نہ کرو، اس لیے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے یہ لڑکا اور اس کا والد (از سر نو) تعمیر کریں گے اور اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبّاسٍ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((فَاَلْفٰی ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ وَ هِیَ تُحِبُّ الْاُنْسَ فَنَزَلُوْا وَ اَرْسَلُوْا اِلٰی اَهْلِیْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِهَا اَهْلَ اَبْیَاتٍ وَ شَبَّ الْغُلَامُ وَ تَعَلَّمَ الْعَرَبِیَّةَ مِنْهُمْ وَ اَنْفَسَهُمْ وَ اَعْجَبَهُمْ حِیْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِنْهُمْ وَ مَاتَتْ اُمُّ اِسْمٰعِیْلَ فَجَاءَ اِبْرَاهِیْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمٰعِیْلُ یُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ فَلَمْ یَجِدْ اِسْمٰعِیْلَ فَسَاَلَ امْرَاَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا- وَفِیْ رِوَایَةٍ: یَصِیْدُ لَنَا- ثُمَّ سَاَلَهَا عَنْ عَیْشِهِمْ وَ هَیْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِیْ ضِیْقٍ وَ شِدَّةٍ وَشَكَتْ اِلَیْهِ، قَالَ: فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكِ اقْرَئِیْ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَ قُوْلِیْ لَهٗ یُغَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِهٖ، فَلَمَّا جَاءَ اِسْمٰعِیْلُ كَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَیْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ جَآءَ نَا شَیْخٌ كَذَا كَذَا فَسَاَلَنَا عَنْكَ، فَاَخْبَرْتُهٗ وَ سَاَلَنِیْ كَیْفَ عَیْشُنَا، فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا فِیْ جَهْدٍ وَ شِدَّةٍ قَالَ: فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَیْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ غَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ: ذَاكِ اَبِیْ وَ قَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُفَارِقَكِ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَ تَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰی فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِیْمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ یَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَی امْرَاَتِهٖ فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا، قَالَ: كَیْفَ اَنْتُمْ وَ سَاَلَهَا عَنْ عَیْشِهِمْ وَ هَیْئَتِهِمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَیْرٍ وَ سَعَةٍ وَ اَثْنَتْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ: اللَّحْمُ، قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَاءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِی اللَّحْمِ وَ الْمَاءِ)) قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((وَ لَمْ یَكُنْ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَ لَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِیْهِ)) قَالَ: فَهُمَا لَا یَخْلُوْ

اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اور اس وقت بیت اللہ کی جگہ ٹیلے کی طرح زمین سے بلند تھی۔ وہاں سیلاب آتے تو وہ اس ٹیلے کے دائیں بائیں سے گزر جاتے۔ پس ایک عرصہ تک یہی کیفیت رہی حتیٰ کہ جرہم قبیلے کا قافلہ یا اس کا کوئی گھرانا کداء کے راستے سے آتا ہوا ان کے پاس سے گزرا، انھوں نے مکہ کے زیریں حصے میں پڑاؤ کیا تو انھوں نے ایک پرندے کو ادھر چکر لگاتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے کہا: یہ پرندہ لازمی طور پر پانی پر گھوم رہا ہے لیکن ہمیں تو اس وادی سے گزرتے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا ہے پہلے تو یہاں پانی نہیں ہوتا تھا۔ پس انھوں نے ایک یا دو قاصد بھیجے تو انھوں نے دیکھا کہ وہاں پانی ہے، انھوں نے واپس آ کر اپنے قافلے والوں کو بتایا کہ وہاں پانی ہے۔ وہ وہاں پہنچے تو حضرت ہاجرہ وہاں پانی پر موجود تھیں، انھوں نے کہا کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس پڑاؤ ڈال لیں؟ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات حضرت ہاجرہ کی خواہش کے مطابق ہوئی، وہ انس و محبت کو پسند کرتی تھیں، پس انھوں نے وہاں پڑاؤ ڈال لیا اور اپنے گھر والوں کو پیغام بھیجا تو انھوں نے بھی انہی کے ساتھ پڑاؤ ڈال لیا حتیٰ کہ وہاں بہت سے گھر آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل جوان ہو گئے اور انھوں نے ان لوگوں سے عربی سیکھ لی۔ وہ ان میں سب سے زیادہ پرکشش اور سب سے زیادہ پسندیدہ تھے۔ پس جب وہ بالغ ہوئے تو انھوں نے اپنی ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ حضرت ہاجرہ فوت ہو گئیں۔ حضرت اسماعیل کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں کو دیکھنے آئے تو انھوں نے حضرت اسماعیل کو نہ پایا، انھوں نے ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے رزق کی تلاش میں گئے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے لیے شکار کرنے کے لیے باہر گئے ہوئے ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے ان کی گزران اور عام حالات کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: ہم بہت برے حالات میں ہیں، تنگی اور تکلیف سے وقت گزار رہے ہیں۔ اور اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَجَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: أَلَا تَنْزِلُ، فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ؟ قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ، وَشَرَابُنَا الْمَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ: أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((بَرَكَةُ دَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ ﷺ)) قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثَبِّتْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِّنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ ذَاكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمٰعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، قَالَ: يَا إِسْمٰعِيلُ! إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: وَتُعِينُنِي قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمٰعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ، فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرة: ١٢٨).

وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ، مَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ أُمُّ

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شکایت کی' انھوں نے فرمایا: جب تمہارا خاوند آئے تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں۔ پس جب حضرت اسماعیل علیہ السلام واپس آئے تو انھوں نے کسی چیز کو محسوس کیا تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس اس طرح کے ایک بزرگ آئے تھے' انھوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے انہی بتادیا پھر انھوں نے پوچھا کہ ہماری گزران کیسی ہے؟ تو میں نے بتایا کہ ہم تنگی اور تکلیف میں ہیں۔ حضرت اسمٰعیل نے پوچھا: کیا انھوں نے کوئی وصیت کی تھی؟ اس نے کہا: ہاں! انھوں نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں ان کا سلام پہنچادوں اور آپ کے لیے کہہ گئے تھے کہ آپ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد تھے اور مجھے حکم دے دوں' تم اپنے گھر والوں کے ہاں چلی جاؤ۔ پس انھوں نے اسے دے گئے ہیں کہ میں تمہیں طلاق طلاق دے دی اور ان کی کسی اور عورت سے شادی کرلی۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام جتنی دیر اللہ نے چاہا گزارنے کے بعد ان کے پاس آئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نہ پایا' وہ ان کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے رزق کی تلاش میں گئے ہیں۔ انھوں نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے: تمہاری گزران اور عام حالات کیسے ہیں؟ اس نے بتایا: ہم خیریت سے ہیں اور فراخی میں ہیں اور اس نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ انھوں نے پوچھا: تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس نے کہا گوشت۔ انھوں نے کہا: تم پیتے کیا ہو؟ اس نے کہا پانی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت فرما۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان دنوں ان کے لیے غلہ نہیں تھا اور اگر ان کے لیے ہوتا تو آپ اس کے بارے میں بھی ان کے لیے برکت کی دعا کرتے''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر کوئی شخص مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ صرف ان دو چیزوں (گوشت' پانی) پر گزارہ کرے تو اسے موافق نہیں آئیں گی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو انھوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى اَهْلِهِ، فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءً، نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيمُ! إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللّٰهِ، قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ، فَرَجَعَتْ، وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ اَحَدًا، قَالَ: فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ، سَعَتْ، وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ، وَفَعَلَتْ ذٰلِكَ اَشْوَاطًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ، فَذَهَبَتْ وَ نَظَرَتْ، فَإِذَا هُوَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّا عَلَى حَالِهِ كَاَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ اَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَ نَظَرَتْ، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا حَتَّى اَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيلُ ﷺ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا، وَغَمَزَ بِعَقِبِهِ عَلَى الْأَرْضِ، فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَعَلَتْ تَحْفِنُ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِي بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا.

((الدَّوْحَةُ)): الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ. قَوْلُهُ: ((قَفّٰى)) اَيْ: وَلّٰى ((وَالْجَرِيُّ)): الرَّسُوْلُ: ((وَاَلْفَى)) مَعْنَاهُ: وَجَدَ. قَوْلُهُ: ((يَنْشَغُ)) اَيْ: يَشْهَقُ.

پوچھا: اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا: وہ شکار کرنے گئے ہیں' پھر ان کی بیوی نے کہا: کیا آپ تشریف نہیں رکھیں گے تا کہ آپ کچھ کھا پی لیں؟ انھوں نے پوچھا: تم کیا کھاتے پیتے ہو؟ اس نے کہا: ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما''۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت ہے''۔ انھوں نے فرمایا: جب تمہارا خاوند آئے تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو انھوں نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں! اچھی شکل و صورت والے ایک بزرگ آئے تھے' اس نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کی تعریف کی' انھوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تھا تو میں نے انہیں بتادیا پھر انھوں نے مجھ سے ہماری گزران کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا کہ ہم بالکل ٹھیک ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا: کیا انھوں نے تجھے کوئی وصیت کی تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں! وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور آپ کو حکم دیتے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھو۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا وہ میرے والد تھے اور تم دہلیز ہو' انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے پاس رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تک اللہ نے چاہا کچھ عرصہ گزارنے کے بعد ان کے پاس آئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے تیر درست کر رہے تھے' جب انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ ان کے استقبال کے لیے آگے بڑھے اور پھر ویسے ہی کیا جیسے والد اپنے بیٹے سے اور بیٹا اپنے والد کے ساتھ محبت و احترام کا سلوک کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اسماعیل! اللہ نے مجھے ایک کام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ انھوں نے کہا: آپ کے رب نے جس کام کے کرنے کا حکم فرمایا ہے آپ کر گزرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: تم میری مدد کرو گے؟ انھوں نے کہا: میں تمہاری مدد کروں گا۔ حضرت ابراہیم نے کہا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ ایک گھر تعمیر کروں اور انھوں نے ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا جو اپنے ارد گرد کے حصوں سے بلند تھا۔ پس اسی وقت انھوں نے اس گھر کی دیواریں اٹھائیں۔ پس حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے حتیٰ کہ جب دیواریں بلند ہو گئیں تو وہ یہ (مقام ابراہیم والا) پتھر لائے اور اسے آپ کے لیے رکھا تو وہ اس پر کھڑے ہو گئے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر پکڑاتے جاتے اور وہ دونوں یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ عمل قبول فرما' بے شک تو بہت سننے والا، جاننے والا ہے''۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے' ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا' پس اسماعیل کی والدہ مشکیزے سے پانی پیتیں تو بچے کے لیے ان کی چھاتی میں دودھ خوب اترتا حتیٰ کہ وہ مکہ آ گئے۔ یہاں حضرت ابراہیم نے انہیں ایک درخت کے نیچے بٹھایا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو حضرت ہاجرہ بھی ان کے پیچھے چلتی رہیں حتیٰ کہ جب وہ کداء کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے انہیں پیچھے سے آواز دی: اے ابراہیم! ہمیں کس کے سپرد کر کے چھوڑ چلے ہو؟ انھوں نے کہا: اللہ کے سپرد۔ حضرت ہاجرہ نے کہا: میں اللہ کے سپرد کیے جانے پر راضی ہوں۔ پس وہ واپس آ گئیں اور مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کی چھاتی میں دودھ اترتا رہا' حتیٰ کہ جب پانی ختم ہو گیا تو انھوں نے کہا: میں ادھر ادھر جاؤں اور دیکھوں' کہ شاید کوئی آدمی نظر آ جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ گئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور غور سے دیکھنے لگیں کہ کیا کوئی نظر آتا ہے؟ لیکن انہیں کوئی نظر نہ آیا' پھر وہ وادی میں اتر آئیں اور دوڑیں اور مروہ پر آ گئیں اور انھوں نے اس طرح کئی چکر لگائے (یعنی صفا سے مروہ آئیں اور گئیں) پھر کہا: میں جا کر بچے کو تو دیکھوں کہ اس کا کیا حال ہے؟ وہ گئیں تو دیکھا کہ وہ اسی حال میں تھا گویا کہ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہا تھا۔ حضرت ہاجرہ کے نفس نے قرار نہ پکڑا اور پھر کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جاؤں تو سہی' شاید میں کسی کو پالوں۔ وہ پھر گئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور غور سے دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا حتیٰ کہ انھوں نے سات چکر پورے کیے' پھر انھوں نے کہا میں جاؤں اور دیکھوں کہ بچے کا کیا حال ہے؟ پس وہ وہاں آئیں تو ایک آواز سنی' انھوں نے کہا: اگر تیرے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کر۔ پس یہ جبریل علیہ السلام تھے' انھوں نے اپنی ایڑھی زمین پر ماری اور اپنی ایڑھی سے زمین کو بھینچا تو زمین سے پانی پھوٹ پڑا' جسے دیکھ کر حضرت ہاجرہ خوف زدہ ہوگئیں اور اپنی ہتھیلیوں سے پانی لے کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ (اور راوی نے حدیث پوری تفصیل سے بیان کی' یہ ساری روایات امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیں)

(الدوحة) ''بڑا درخت''۔ (قفی) ''پیٹھ پھیر کر جانا''۔ (الجری) ''قاصد''۔ (ألفی) ''پایا''۔ (ینشغ) ''سانس کا بے ربط ہو جانا'' جیسے زندگی کے آخری لمحات میں ہوتا ہے۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (٦/ ٣٩٥ ـ ٣٩٩ ـ فتح).

غریب الحدیث☆ (أم إسماعیل) حضرت ہاجرہ جنھیں بادشاہ مصر نے سارہ کی خدمت کے لیے وقف کیا تھا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے شادی کرلی۔ (البیت) ''بیت اللہ''۔ (جراب) ''تھیلی''۔ (سقاء) ''مشکیزہ''۔ (الثنیة) ''پہاڑی راستہ، گھاٹی''۔ (یتلبط) ''زمین پر لوٹ پوٹ ہونا''۔ (المجهود) ''مصیبت زدہ آدمی''۔ (تحوضه) ''اسے حوض کی طرح بنانے لگیں''۔ (عینا معینا) ''بہتا چشمہ''۔ (لا تخافوا الضیعة) ''تم ہلاک ہو جانے کا اندیشہ نہ کرو''۔ (طائرًا عائفًا) ''پانی پر چکر لگانے والا پرندہ''۔ (شب الغلام) ''لڑکا جوان ہوگیا''۔ (أنفسهم) ''ان میں سے سب سے زیادہ پرکشش''۔ (یطالع ترکته) ''اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں کا جائزہ لے''۔ (عتبة بابه) ''اپنے دروازے کی دہلیز''۔ (آنس) ''مانوس ہونا''۔ (یبری نبلا) ''وہ تیر درست کر رہے تھے''۔ (فصنع کما یصنع الوالد بالولد والولد بالوالد) ''پس انھوں نے ادب واحترام اور شفقت ومحبت کا وہی مظاہرہ کیا جو والد اپنی اولاد سے اور اولاد اپنے والد سے کرتی ہے''۔ (شنة) ''مشکیزہ''۔

فقه الحدیث☆ ❶ انبیاء علیہم السلام اپنے رب کے ہر حکم کی فوری تعمیل کرتے ہیں' خواہ انھیں اولاد کی قربانی دینی پڑے یا بیوی کی۔

❷ جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے کام اس کے سپرد کر دیتا ہے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ہاجرہ کو یقین تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام انھیں اللہ کے سپرد کر کے جا رہے ہیں' اس لیے وہ اللہ انھیں ضائع نہیں کرے گا۔

❸ دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہونا مستحب ہے۔

❹ حضرت ہاجرہ کا کھانا پینا فقط آب زم زم تھا' اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ کھانا بھی ہے اور بیماری کا علاج بھی۔

❺ مناسک حج حضرت ابراہیم' حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے پورے قصے اور واقعہ کا خلاصہ ہیں۔

❻ عربوں کی ذہانت وفراست کا بیان کہ انھوں نے پرندے کے منڈلانے سے اندازہ لگا لیا کہ یہاں پانی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❼ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بھی عربی زبان کا وجود تھا' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس آباد قبیلے سے عربی سیکھی۔

❽ اگر اشارے کنائے سے طلاق دی جائے تو وہ واقع ہو جاتی ہے۔

❾ بداخلاق اور ناشکر بیوی کو طلاق دینا جائز ہے۔

❿ اگر والد کا حکم معصیت پر مبنی نہ ہو تو اس حکم کی فوری تعمیل کرنی چاہیے۔

⓫ اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں شکر کرتے رہنا چاہیے۔

١٨٦٨ـ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)). متفقٌ عليه.

۱۸۶۸۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کھمبی من کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاري (١٠/ ١٦٣ ـ فتح)، ومسلم (٢٠٤٩).

غریب الحدیث☆ (الكمأة) ''کھمبی''۔ (من) وہ کھانا جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا' من وسلویٰ۔

فقه الحدیث☆ ❶ علاج کرانا مشروع ہے۔

❷ کھمبی کا پانی آنکھ کی بعض بیماریوں کا علاج ہے' اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے' اس کے استعمال سے نظر تیز ہوتی ہے۔

○○○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

توبہ واستغفار کا بیان

۳۷۱۔ بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِغْفَارِ وَفَضْلِهِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد : ١٩]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء : ١٠٦]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ [النصر : ٣]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ [آل عمران : ١٥-١٧]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء : ١١٠]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الأنفال : ٣٣]. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ [آل عمران : ١٣٥] والآيات في الباب كثيرةٌ معلومةٌ.

۳۷۱۔ باب: مغفرت طلب کرنے کا حکم اور اس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ مغفرت طلب کیجیے اپنی لغزش کے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے''۔

نیز فرمایا: ''اللہ سے مغفرت طلب کیجیے' بے شک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے''۔

اور فرمایا: ''اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیجیے اور اس سے بخشش طلب کریں' وہ خوب توبہ قبول کرنے والا ہے''۔

نیز فرمایا: ''متقی لوگوں کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں''۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: ''اور رات کے آخری پہر میں استغفار کرنے والے ہیں''۔

اور فرمایا: ''جو شخص کسی برائی کا ارتکاب کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا' نہایت مہربان پائے گا''۔

نیز فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ کی موجودگی میں ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا جب کہ وہ بخشش مانگتے ہوں''۔

اور فرمایا: ''اور وہ لوگ جب کسی برائی کا ارتکاب کر لیتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی گناہوں کا معاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا نہیں اور وہ اپنے کیے (یعنی گناہ) پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے"۔

اس موضوع پر بہت سی آیات ہیں اور مشہور ہیں۔

١٨٦٩۔ وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٦٩۔ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے دل پر بھی پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں"۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٤) ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٧٠۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)). رواه البخاري.

١٨٧٠۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ کی قسم! میں دن میں ستر بار سے زائد اللہ سے مغفرت طلب کرتا اور توبہ کرتا ہوں"۔ (بخاری)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٣) ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٧١۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا، لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ)). رواه مسلم.

١٨٧١۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ سے مغفرت طلب کریں گے' پس وہ انہیں معاف فرما دے گا"۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٤٢٢) ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٧٢۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

١٨٧٢۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ کہتے ہوئے گن لیتے تھے: "اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رجوع فرما، بے شک تو بہت رجوع فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا ہے"۔ (ابوداود، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح - أخرجه أبو داود (١٥١٦)، والترمذي (٣٤٣٤)، وابن ماجه (٣٨١٤) بإسناد صحيح.

فقه الحديث☆ ❶ آداب دعا میں سے ہے کہ دعا کرنے والا اپنی دعا کے آخر پر دعا کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات بیان کرے۔

❷ نبی ﷺ کی اپنے رب کے سامنے تواضع اختیار کرنے کا بیان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٨٧٣ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۷۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص استغفار کی پابندی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے' ہر غم سے نجات دے دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا''۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث☆ ضعيف ـ أخرجه أبو داود (١٥١٨)، وابن ماجه (٣٨١٩)، والنسائي في ((عمل اليوم والليلة)) (٤٥٦).

اس کی سند میں حکم بن مصعب راوی مجہول ہے۔

فقه الحديث☆ ضعیف حدیث قابل حجت نہیں۔

١٨٧٤ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۸۷۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ دعا پڑھے ''میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں'' تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ وہ میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو''۔ (ابوداود، ترمذی، حاکم۔ امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثيق الحديث☆ صحيح ـ أخرجه البخاري في ((التاريخ الكبير)) (٣/ ٣٧٩-٣٨٠)، وأبو داود (١٥١٧)، والترمذي (٣٥٧٧) والحاكم (١/ ٥١١).

یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بجائے زید مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے ہے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مستدرک حاکم میں ہے۔

فقه الحديث☆ ❶ جب دشمن سے آمنا سامنا ہو تو ایسے وقت میں میدان جہاد سے فرار ہونا بہت سخت گناہ ہے۔

❷ استغفار کی عظمت کا بیان کہ یہ کبیرہ گناہ بھی مٹا دیتا ہے۔

❸ استغفار پر مداومت اختیار کرنے کی فضیلت۔

١٨٧٥ - وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي؛ فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ

۱۸۷۵۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے'' اے اللہ! تو میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اور میں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں' پس تو مجھے معاف کر دے' بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں'' جو شخص یہ کلمات دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). رواه البخاري.

((أَبُوءُ)): بِبَاءٍ مَضْمُومَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَهَمْزَةٍ ممدودةٍ، وَمَعْنَاهُ: أُقِرُّ وَأَعْتَرِفُ.

کے وقت یقین کے ساتھ کہے اور وہ اسی روز شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص رات کے وقت یقین کے ساتھ کہے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے''۔ (بخاری)

(أبوء) باء پر پیش پھر واؤ اور ہمزہ ممدودہ' اس کا معنی ہے ''میں اقرار و اعتراف کرتا ہوں''۔

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (۱۱/ ۹۷۔۹۹).

غریب الحدیث☆ (وأنا علی عهدك ووعدك ما استطعت) ''میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں'' یعنی میں اخلاص کے ساتھ تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تیری اطاعت کرتا ہوں۔ (أعوذ بك من شر ما صنعت) ''میں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' یعنی میں اپنی بداعمالیوں پر مرتب ہونے والے عذاب و ابتلا سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (موقنا) ''یقین رکھتے ہوئے''۔

فقہ الحدیث☆ ❶ یہ دعا توبہ کے تمام معانی کو جامع ہے' اس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی خالق ہے۔ نیز اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد و میثاق پر پابند رہنے کا اقرار اور اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کا بیان ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ تمام نعمتوں کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے اور گناہوں کی اضافت اپنی طرف کرنی چاہیے۔ ان وجوہات کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کو سید الاستغفار قرار دیا ہے۔

❷ کوئی بھی انسان اللہ کے احکامات کی پوری پوری پابندی نہیں کر سکتا' کہیں نہ کہیں کوئی کمی کوتاہی ہو ضرور رہ جاتی ہے' اس لیے یہ الفاظ سکھائے کہ میں استطاعت کے مطابق اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ اور اللہ بھی اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے' وہ استطاعت سے زیادہ کسی کو مکلف نہیں ٹھہراتا۔

❸ بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار و اعتراف کرتا رہے کیونکہ اس کا حق شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اور یاد رہے کہ جو شخص اپنی خطاؤں کا اعتراف کر لے اور اللہ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔

❹ اس حدیث میں اللہ کے بارے میں کمال ادب کا بیان ہے کہ مسلمان تمام نعمتوں کی اضافت صرف اللہ کی طرف کرتا ہے اور اس میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اور گناہوں کا اقرار بھی کرتا ہے اور پھر ان کی نسبت اور اضافت بھی اپنی ہی طرف کرتا ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''الوابل الصیب'' میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب انسان اللہ کی نعمتوں کا اقرار کرتا ہے تو اس سے اس کے دل میں اللہ کی محبت، حمد و ثنا اور اپنے منعم کا شکر ادا کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جبکہ گناہوں کے اقرار و اعتراف اور انہیں اپنی طرف منسوب کرنے سے انسان میں عاجزی' انکسار اور توبہ کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو گناہ گار اور مفلس و نادار سمجھتا ہے' جس وجہ سے اس کے دل میں عمل کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

١٨٧٦۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)).

۱۸۷۶۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سلام پھیر کر اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو آپ اللہ سے تین بار استغفار فرماتے تھے اور پھر یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے' اے عزت و جلال کے مالک! تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ ۔ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ ۔ : كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. رواه مسلم.

بڑی برکتوں والا ہے"۔

حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی امام اوزاعی سے پوچھا گیا کہ آپ کیسے استغفار فرماتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ آپ فرماتے تھے: "أستغفر الله، أستغفر الله" (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)۔ (مسلم)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۴۱۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۷۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ مَوْتِهِ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ)). متفقٌ عليه.

۱۸۷۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات کثرت سے پڑھتے تھے: "اے اللہ! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ' اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع (توبہ) کرتا ہوں"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۱۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۷۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا، لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)). رواه الترمذي وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

((عَنَانَ السَّمَاءِ)) بِفَتْحِ الْعَيْنِ: قِيْلَ: هُوَ السَّحَابُ، وَقِيْلَ: هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا، اَيْ: ظَهَرَ، وَ ((قُرَابُ الْاَرْضِ)) بِضَمِّ الْقَافِ، وَرُوِيَ بِكَسْرِهَا، وَالضَّمُّ اَشْهَرُ، وَهُوَ مَا يُقَارِبُ مَلْاَهَا.

۱۸۷۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تو جس حالت پر بھی ہوگا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں' پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے معاف کردوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین کے بھرنے کے بقدر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے گا' البتہ تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھرنے کے بقدر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملاقات کروں گا"۔ (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

(عنان السماء) عین پر زبر' بعض نے کہا: اس کا معنی "بادل" ہے اور بعض نے کہا "جو چیز ظاہر ہو"۔ (قراب الأرض) قاف پر پیش اور اس کے نیچے زیر بھی مروی ہے لیکن پیش زیادہ مشہور ہے' اس کے معنی ہیں "جو زمین کے بھرنے کے بقدر ہو"۔

توثيق الحديث☆ صحيح بشواهده ـ أخرجه الترمذى (٣٥٤٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت سنداً ضعیف ہے' اس میں کثیر بن فائد راوی ہے جو متابعت کے وقت مقبول ہوتا ہے جبکہ مسند احمد (۵/۱۶۷، ۱۰۸)' دارمی (۳۲۲/۲) اور مستدرک حاکم (۲۴۱/۴) میں اس کا شاہد موجود ہے اور بالجملہ یہ حدیث صحیح ہے۔ واللہ اعلم!

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کا بیان نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے اس سے دعا کریں' اس سے مغفرت کی امید رکھیں اور اس سے بخشش طلب کرتے رہیں۔

❷ گناہوں کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ضروری ہے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شرک اور مشرک کو معاف نہیں کرتا۔

❸ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی خالص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے' خواہ وہ زمین بھرنے کے بقدر ہوں یا وہ آسمان تک پہنچ جائیں۔

١٨٧٩ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ، وَاَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؛ فَاِنِّي رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ)) قَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: مَا لَنَا اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ)) قَالَتْ: مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: ((شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَتَمْكُثُ الْاَيَّامَ لَا تُصَلِّي)). رواه مسلم.

۱۸۷۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو' اس لیے کہ میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے''۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت نے عرض کیا: ہم عورتوں کا زیادہ جہنمی ہونے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو' میں نے عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود تم عورتوں سے زیادہ عقل مندوں پر غالب آنے والا کوئی نہیں دیکھا''۔ اس عورت نے پوچھا: عقل اور دین کے ناقص ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دو عورتوں کی گواہی ایک آدمی کے برابر ہے (یہ عقل کی کمی ہے) اور (حیض و نفاس کی وجہ سے) کئی روز نماز نہیں پڑھتی ہو (یہ دین کی کمی ہے)''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۷۹).

غريب الحديث☆ (تكفرن العشير) ''تم خاوند کی ناشکری کرتی ہو''۔ (لذى لب) ''صاحب عقل، عقل مند''۔

فقه الحديث☆ ❶ عورتوں کو صدقہ کرنے، نیک اعمال کرنے اور کثرت سے استغفار کرنے کی ترغیب ہے' اس لیے کہ وہ کثرت سے لعن طعن کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں' اس وجہ سے انہیں اس کے ازالے کے لیے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے چاہییں۔

❷ خاوند کی ناشکری اور اس کے حقوق کی عدم ادائیگی کبیرہ گناہ ہے' کیونکہ اس پر جہنم کی وعید ہے۔

❸ لعن طعن کرنے کی حرمت' اس لیے کہ یہ بہت قبیح گناہ ہے۔

❹ بعض معاصی پر بھی لفظ کفر کا اطلاق ہو جاتا ہے' اس لیے کفر کی دو قسمیں ہیں: کفر اکبر اور کفر اصغر۔

❺ عورتوں کو رسول اللہ ﷺ کے وعظ کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت کا کیا مقام اور اہمیت ہے۔

❻ جب کسی عالم کی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے دوبارہ پوچھنا جائز ہے۔

❼ عورتوں کا ضبط اور حفظ کمزور اور کم ہوتا ہے۔

❽ عقل و فہم کے بھی کمی بیشی کے لحاظ سے مراتب ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۲۔ بَابُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾ [الحجر: ٤٥۔٤٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِآيَاتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُوْنَ﴾ [الزخرف: ٦٨۔٧٣] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي مَقَامٍ أَمِيْنٍ فِي جَنَّاتٍ وَّ عُيُوْنٍ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِيْنَ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِيْنَ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُوْلَى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [الدخان: ٥١۔ ٥٧] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيْمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ تَعْرِفُ فِي وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَّفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ﴾ [المطففين: ٢٢۔ ٢٨].
والآيات في الباب كثيرة معلومة.

۳۷۲۔ باب: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے جو کچھ جنت میں تیار کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک متقی لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے (انہیں کہا جائے گا) امن وسلامتی کے ساتھ ان میں داخل ہو جاؤ اور جو بغض وکینہ (ایک دوسرے کے بارے میں) ان کے سینوں میں ہوگا وہ ہم نکال دیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ان میں ان کو کوئی تھکاوٹ ہوگی نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے''۔

نیز فرمایا: ''اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف ہوگا نہ تم غمگین ہوگے۔ وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے (ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہارے لیے سامان مسرت بہم پہنچادیے گئے ہیں۔ ان پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا اور اس میں وہ ہوگا جو ان کے نفس چاہیں گے اور جن کو دیکھ کر وہ لذت محسوس کریں گے اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں تمہارے عملوں کے بدلے میں وارث بنادیا گیا ہے، تمہارے لیے اس میں میووں کی فراوانی ہوگی جن میں سے تم کھاؤ گے''۔

اور فرمایا: ''بے شک متقی لوگ امن کی جگہ، باغات اور چشموں میں ہوں گے، اس میں وہ باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (اور اسی طرح رہیں گے)۔ ہم ان کی شادی موٹی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے۔ اس میں وہ ہر قسم کے پھل امن واطمینان سے منگوائیں گے۔ وہاں موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے اس موت کے جس کا مزہ وہ پہلی مرتبہ چکھ چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جہنم کے عذاب سے بچالیا۔ تیرے رب کے فضل سے یہی وہ کامیابی بڑی''۔

نیز فرمایا: ''بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے، تو ان کے چہروں پر آرام و راحت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تروتازگی اور رونق و بہجت محسوس کرے گا۔ ان کو سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر ہوگی (یا اس کے آخر میں تلچھٹ کی بجائے کستوری ہوگی) اور یہی وہ چیز ہے جس میں رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہیے اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ یہ وہ چشمہ ہے جس سے بندگان مقرب پییں گے"۔

اس موضوع پر بہت سی آیات ہیں اور وہ معلوم ہیں۔

۱۸۸۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا، وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ؛ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ، كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)). رواه مسلم.

۱۸۸۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنتی جنت میں کھائیں پییں گے لیکن انہیں بول و براز کی حاجت ہوگی نہ ان کے ناک سے رینٹ نکلے گی اور ان کا یہ کھانا ایک ڈکار ہوگا جو کستوری کی خوشبو کی طرح ہوگا۔ انہیں تسبیح و تکبیر اس طرح القا کی جائے گی جیسے ان کے اندر سانس ڈال دیا جاتا ہے"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۸۳۵) (۱۹).

غريب الحديث☆ **(لا يتغوطون)** "وہ قضائے حاجت کے لیے نہیں جائیں گے"۔ **(لا يمتخطون)** "ان کے ناک سے رینٹ نہیں نکلے گا"۔ **(جشاء)** "خوشگوار ڈکار"۔ **(كرشح المسك)** ان کے جسم سے نکلنے والا پسینا کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ **(كما يلهمون النفس)** جس طرح کسی دشواری کے بغیر سانس چلتا رہتا ہے اسی طرح وہ اللہ کا ذکر نہایت آسانی کے ساتھ کریں گے۔

فقه الحديث☆ ❶ جنت کی نعمتیں دائمی ہیں' ان میں کہیں انقطاع نہیں۔

❷ جنتی جو کھانا کھائیں گے اور جو مشروب پییں گے اس کی وجہ سے جنتیوں کو قضائے حاجت اور پیشاب وغیرہ کی قطعاً حاجت نہیں ہوگی' بس ایک خوشگوار ڈکار سے ان کا کھانا ہضم ہو جائے گا۔ اور ان کے پسینے سے کستوری جیسی خوشبو آئے گی۔

❸ اہل جنت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تسبیح سے لطف اندوز ہوں گے اور راحت محسوس کریں گے اور وہ کسی مشقت کے بغیر اس طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے جس طرح سانس لیا جاتا ہے اور انسان کسی قسم کی دشواری محسوس نہیں کرتا' وہ بالکل سانس کی طرح آرام و سکون کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے۔ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ جس طرح سانس مسلسل لیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی مسلسل کریں گے۔

۱۸۸۱۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾)). [السجدة :

۱۸۸۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے (اس کی تصدیق کے لیے) اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: "کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عملوں کے بدلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

چھپا کر رکھا گیا ہے؟'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٦/ ٣١٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٢٤).

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کے لیے جنت میں کون کون سی نعمتیں تیار کی ہیں' ان سے کسی نفس کو مطلع نہیں کیا' بس کتاب وسنت میں جنت کی کچھ نعمتوں کا تعارف کرایا ہے اور بہت سی کے بارے میں نہیں بتایا۔

❷ جنتی جنت میں عظیم مسرت میں ہوں گے اور انہیں وہاں کسی قسم کا غم اور خوف نہیں ہوگا۔

١٨٨٢ـ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً' لَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ. اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ– عُودُ الطِّيبِ– اَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ' عَلٰى صُورَةِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ)). متفق عليه.

وفي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: ((آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ: قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا)).

قَوْلُهُ: ((عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ)) رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ، وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا، وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

١٨٨٢ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے' پھر بعد میں داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ اور وہ تھوکیں گے نہ ان کی رینٹ بہے گی۔ ان کی کنگھیاں سونے کی اور ان کا پسینا کستوری کا سا ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں جلانے کے لیے خوشبودار لکڑی ہوگی' ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ سب ایک ہی آدمی کی ساخت پر اپنے والد آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے اور ان کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ بلند ہوں گے''۔ (متفق علیہ)

اور بخاری ومسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے: ''اس میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے' ان کے پسینے کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی اور ان میں سے ہر ایک کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی' ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہوگا' ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض' ان کے دل قلب واحد کی طرح ہوں گے اور وہ صبح وشام اللہ کی تسبیح کریں گے''۔

(علی خلق رجل واحد) بعض نے اسے (خلق) یعنی خاء پر زبر اور لام ساکن کے ساتھ پڑھا ہے اور بعض نے (خلق) خاء اور لام دونوں پر پیش کے ساتھ پڑھا ہے' دونوں صورتیں درست ہیں (یعنی پہلی صورت کے مطابق ترجمہ میں بیان کیا گیا ہے اور دوسری صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ ان سب کا اخلاق ایک جیسا ہوگا)۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاری (٦/ ٣٦٢ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٣٤) (١٥)، والرواية الثانية عند البخاری (٦/ ٣١٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٣٤).

غريب الحديث☆ **(الزمرة)** ''گروہ، جماعت''۔ **(كوكب درى)** ''سب سے زیادہ روشن اور چمکدار ستارہ''۔ **(لا يتفلون)** ''وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوکیں گے نہیں''۔ (رشحهم) ''ان کا پسینا''۔

فقه الحديث☆ ❶ جنتی جنت میں نعمتوں سے اسی طرح لطف اندوز اور متمتع ہوں گے جس طرح دنیا میں ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے تھے لیکن جنت کی نعمتوں میں دنیاوالی نعمتوں جیسا کوئی نقص وعیب نہیں ہوگا۔

❷ جنت کی نعمتیں دائمی ہیں' ان میں کوئی انقطاع نہیں۔

❸ اہل جنت کے دل اخلاق مذمومہ سے پاک ہوں گے' ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض وحسد اور نہ کینہ۔

❹ جنتی اپنی خلقت کے لحاظ سے سب اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہوں گے اور ان سب کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا۔

❺ جنتی صبح وشام اللہ کی تسبیح وتحمید بیان کریں گے۔

۱۸۸۳۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَأَلَ مُوْسٰى ﷺ رَبَّهُ ، مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: اَتَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيْتُ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ. فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ فَاَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَرَدْتُ؛ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)). رواہ مُسلم.

۱۸۸۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دریافت کیا: جنتیوں میں سے سب سے کم تر درجے کا جنتی کیسا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا: یہ وہ آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہوجانے کے بعد آئے گا 'اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہوجاؤ۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے داخل ہوجاؤں جب کہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ رہائش اختیار کرچکے ہیں اور انھوں نے اپنے اپنے حصوں پر قبضہ کرلیا ہے؟ اسے کہا جائے گا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لیے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کی طرح بادشاہی (ملکیت) ہو جائے؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں (اس عطا پر) راضی ہوں۔ اللہ فرمائے گا: تمہارے لیے وہ بادشاہی ہے اور مزید اس کی مثل، اس کی مثل، اس کی مثل، اس کی مثل اور پانچویں مرتبہ وہ کہے گا: میرے رب! میں راضی ہوں۔ پس اللہ فرمائے گا: یہ تمہارے لیے ہے اور اس کی مثل دس گنا مزید اور تیرے لیے وہ بھی جس کو تیرا دل چاہے اور جسے دیکھ کر تیری آنکھیں لذت حاصل کریں۔ پس وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں راضی ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: میرے رب! ان میں سے سب سے اعلیٰ درجے والا کیسا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو میری مراد ہیں' میں نے ان کی عزت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس پر مہر لگادی' پس اسے کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے''۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۸۹).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقه الحديث☆ ❶ جنتیوں کے جنت میں مختلف مراتب ہوں گے۔

❷ جنتیوں میں سے سب سے کم درجے کا جنتی دنیا کے بادشاہوں سے کئی گنا بڑی بادشاہت کا مالک ہوگا۔

❸ اللہ تعالیٰ کی سخاوت کا بیان کہ اس کے خزانے بھرے ہوئے رہتے ہیں' وہ ختم نہیں ہوتے۔

❹ اللہ کے لیے ہاتھ کا ثبوت جیسا کہ فرمایا ''میں نے ان کی عزت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا'' یہ جنت میں اعلیٰ مرتبہ کے جنتیوں کے بارے میں فرمایا۔ ہاتھ سے مراد قدرت نہیں' کیونکہ اگر اس سے قدرت مراد لی جائے تو پھر تو تمام جنتیوں کو اپنی قدرت سے بسایا ہے' یہ تخصیص کیسی؟ پس ''ید'' سے مراد ہاتھ ہی ہے۔

١٨٨٤ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَى! فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا، أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي، أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟)) قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يَقُولُ: ((ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۸۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کے بارے میں یقیناً جانتا ہوں جسے جہنمیوں میں سے سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا اور جنتیوں میں سے سب سے آخر میں جنت میں داخل کیا جائے گا' یہ شخص سرین کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا۔ پس اللہ اسے فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ وہاں آئے گا تو یہ سمجھے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے' پس وہ لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر اسے یہی فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ وہاں آئے گا اور اس کے دل میں یہی خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس وہ پھر واپس جائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ پھر فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ' تمہارے لیے دنیا کے برابر اور اس سے دس گنا مزید جنت کا حصہ ہے' یا فرمائے گا: تیرے لیے دنیا کی دس مثل حصہ ہے۔ وہ عرض کرے گا'' کیا تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہو حالانکہ آپ تو بادشاہ ہیں''۔
راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں' آپ فرمایا کرتے تھے: ''یہ سب سے ادنی درجے کا جنتی ہوگا''۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٤١٨ ـ فتح)، ومسلم (١٨٦).

غريب الحديث☆ (حبوا) ''سرین کے بل گھسٹنا''۔ (نواجذه) ''آپ کی داڑھیں''۔

فقه الحديث☆ ❶ انسان کی عادت ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کرتا ہے' اس لیے اس آدمی کو یہی اندیشہ ہوگا کہ اللہ بھی اس سے ہنسی مذاق کر رہا ہے' حالانکہ ایسی بات نہیں' اللہ کے وعدے اور قول بالکل سچے اور حقیقت پر مبنی ہیں' وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ سب سے کم درجے کے جنتی کو دنیا سے دس گنا زیادہ ملے گا۔

❸ رسول اللہ ﷺ کی عام عادت مسکرانا تھی لیکن اس ادنی ترین جنتی پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اوراس آدمی کے انداز تکلم پر کہ "کیا تو میرے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہے اور تو بادشاہ ہے" آپ کو بے اختیار ہنسی آئی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

۱۸۸۵۔ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا. لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُوْنَ، يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

((الْمِيْلُ)): سِتَّةُ آلافِ ذِرَاعٍ.

۱۸۸۵۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مومن کے لیے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا' جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی' مومن کے اس میں کئی گھر والے ہوں گے' مومن ان کے پاس آئے جائے گا لیکن ان میں سے کوئی کسی کو دیکھ نہیں سکے گا"۔ (متفق علیہ)

(المیل) ایک میل چھ ہزار ہاتھ کے برابر ہے۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (٦/ ٣١٨ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٣٨).

فقه الحديث☆ ❶ اللہ تعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں کا بیان ہے جو اس نے جنتیوں کے لیے جنت میں تیار کر رکھی ہیں' جن سے وہ متمتع ہوں گے۔

❷ اہل جنت کا محل ایک موتی سے بنا ہوگا جو اندر سے خالی ہوگا یعنی اس کے خول سے خیمہ تیار کیا جائے گا جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی۔

۱۸۸۶۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَوَيَاهُ فِي ((الصَّحِيْحَيْنِ)) أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا)).

۱۸۸۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ ایک اچھا سوار سبک رو گھوڑے پر سوار ہو کر سو سال چلے' تب بھی اسے طے نہیں کر سکے گا"۔ (متفق علیہ)

اور بخاری ومسلم میں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان ہوئی ہے اس میں آپ نے فرمایا: "ایک گھڑ سوار اس کے سائے میں سو سال چلے تو بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا"۔

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٤١٦ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٢٨)، والرواية الثانية عند البخاري (٦/ ٣١٩-٣٢٠ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٢٦).

غريب الحديث☆ **(الجواد)** "گھوڑا"۔ **(المضمر)** "تضمیر شدہ گھوڑا وہ ہوتا ہے جسے پہلے خوراک دے کر فربہ کیا جاتا ہے پھر بتدریج اس کی خوراک میں کمی کی جاتی ہے تاکہ اس کا وزن کم کیا جائے۔ ایسا گھوڑا دوسرے گھوڑوں کے مقابلے میں طاقت ور اور زیادہ تیز رفتار ہوتا ہے۔

(لا يقطعها) اس درخت کی شاخیں اتنی لمبی ہوں گی کہ اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔

فقه الحديث☆ جنت کے درختوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کی شاخیں اور سائے اس قدر لمبے ہوں گے کہ ایک سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلے گا اور وہ سایہ ختم نہیں ہوگا۔ اور اس حدیث میں اللہ جنت میں اپنے بندوں کو جن عظیم نعمتوں سے نوازے گا ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بیان ہے۔

۱۸۸۷۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۸۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنتی اپنے سے بلند تر درجے والے بالانشینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرق یا مغرب کے افق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور یہ فرق ان کے درمیان باہم مراتب وفضیلت کی وجہ سے ہوگا''۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مراتب کیا انبیاء علیہم السلام کے ہوں گے کہ ان تک ان کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق کی (وہ بھی ان مراتب پر فائز ہوں گے)''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (٦/ ٣٢٠ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٣١).

غریب الحدیث☆ (یتراءون) ''دیکھیں گے''۔ (الغابر) ''افق پر باقی رہنے والا ستارہ''۔

فقه الحدیث☆ ❶ عمل وفضل کے لحاظ سے جنتیوں کے مختلف مراتب ہوں گے۔

❷ سب سے بلند مراتب پر انبیاء علیہم السلام فائز ہوں گے اور جو لوگ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائے اور انھوں نے ان کی تصدیق کی وہ بھی ان انبیاء علیہم السلام کے سے مراتب پر فائز ہوں گے۔

۱۸۸۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۸۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک کمان کی مقدار کے برابر جگہ ان تمام چیزوں (تمام جہان) سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا یا غروب ہوتا ہے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث☆ أخرجه البخاری (٦/ ٣٢٠).

تنبیه: یہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں ہے۔

غریب الحدیث☆ (قاب قوس) ''کمان کے کونے سے قبضہ تک کا فاصلہ''۔

فقه الحدیث☆ ❶ جنت کی نعمتوں کی عظمت اور اس کے مقابلے میں دنیا کی بے ثباتی اور کمتری کا بیان' اس لیے کہ جنت کی نعمتیں دائمی ہیں انہیں فنا نہیں جبکہ دنیا فنا ہو جانے والی ہے۔

۱۸۸۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ. فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ، فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلٰى أَهْلِيهِمْ، وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا

۱۸۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں جنتی ہر جمعے کو آیا کریں گے' پس شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی' وہ ان کے چہروں اور کپڑوں پر ایسے اثرات چھوڑے گی جس سے ان کے حسن و جمال میں مزید اضافہ ہو جائے گا' جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے تو ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَمَالًا، فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ حُسْنًا وَجَمَالًا! فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا!)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔ پس ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! تم تو مزید حسین و جمیل ہو گئے ہو۔ تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تو تم بھی حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (٢٨٣٣).

غريب الحديث☆ (إن في الجنة سوقا) جنت میں ایک بازار ہوگا جس طرح دنیا میں بازار ہوتے ہیں' وہاں جنتی اکٹھے ہوں گے"۔ (تهب) "ہوا کا چلنا"۔ (ريح الشمال) "شمال کی طرف سے چلنے والی ہوا" اس سمت کی ہوا کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ عرب اس سمت سے چلنے والی ہوا سے بارش کی امید رکھتے تھے۔

فقه الحديث☆ جنتیوں کے حسن و جمال میں اضافہ ہوتا رہے گا' دنیا کی طرح نہیں کہ عمر کے بڑھنے اور بڑھاپا آنے پر حسن ماند پڑ جاتا ہے بلکہ وہاں تو ہر جمعہ کے بعد حسن میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔

١٨٩٠۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ)). متفقٌ عَلَيْهِ.

١٨٩٠۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنتی جنت میں بالا خانوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (١١/ ٤١٦ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٣٠).

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (١٨٨٧) ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٩١۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى، ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيْثِهِ: ((فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٨٩١۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی اس مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کا تذکرہ فرمایا حتیٰ کہ آپ نے اختتام کلام پر فرمایا: "اس میں ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا گزر ہوا ہے" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں" اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: "پس کوئی نفس نہیں جانتا جو ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے"۔ (بخاری)

توثيق الحديث☆ مسلم (٢٨٢٥) واللفظ له.

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ یہ روایت صحیح مسلم میں ہے۔

فقه الحديث☆ حدیث نمبر (١٨٨١) میں ملاحظہ فرمائیں۔

١٨٩٢۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ

١٨٩٢۔ حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا، فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا، فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا، فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا)). رواه مسلم.

ایک منادی آواز دے گا: جنتیو! اب تم ہمیشہ کے لیے جنت میں زندہ رہو گے، تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، تم ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور یہ کہ تم ہمیشہ نعمت و راحت میں رہو گے، کبھی تکلیف نہیں اٹھاؤ گے"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۲۸۳۷).

فقه الحديث☆ ❶ جنت کی نعمتیں ابدی اور دائمی ہیں، ان میں انقطاع و فنا نہیں۔

❷ جنتی ناز و نعم میں رہیں گے، وہاں بیماری یا بڑھاپا یا کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔

۱۸۹۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ادنی اور کم مرتبہ جنتی کا یہ مقام و مرتبہ ہو گا کہ اسے کہا جائے گا: تمنا کر، پس وہ تمنا کرے گا پھر تمنا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کیا تو نے تمنا کر لی؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اللہ اسے فرمائے گا: تیرے لیے جو کچھ تو نے تمنا کی ہے وہ بھی ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی ہے"۔ (مسلم)

توثيق الحديث☆ أخرجه مسلم (۱۸۲)، (۳۰۱).

فقه الحديث☆ حدیث نمبر (۱۸۸۳) اور (۱۸۸۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۹٤۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّنَا وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ! فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنتیو! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تمام خیر و سعادت تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں جب کہ آپ نے ہمیں ان نعمتوں سے نوازا ہے جن سے آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں نوازا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: اس سے افضل چیز کون سی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں، اب اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا"۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث☆ أخرجه البخاري (۱۱/ ٤۱٥ ـ فتح)، ومسلم (۲۸۲۹).

غريب الحديث☆ (أحل) "نازل (یا حلال) کرتا ہوں"۔

فقه الحديث☆ جنتیوں کو جنت میں داخل ہونے کے بعد سب سے بڑی نعمت جو حاصل ہو گی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس کی رضامندی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصول ہوگا۔

۱۸۹۵۔ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۵۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''بلاشبہ تم اپنے رب کو واضح طور پر ایسے ہی دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو' اس کے دیکھنے میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۵۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۹۶۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۶۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کسی اور چیز کی خواہش رکھتے ہو کہ میں تمھیں مزید دوں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ پس اللہ پردہ ہٹا دے گا (اور وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے) پس وہ کوئی چیز ایسی نہیں دیے گئے ہوں گے جو انھیں اپنے رب کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو''۔ (مسلم)

توثيق الحديث ☆ أخرجه مسلم (۱۸۱).

غريب الحديث ☆ (فيكشف الحجاب) وہ حجاب اٹھادے گا اور جنتی اللہ کا دیدار کریں گے۔

فقه الحديث ☆ ❶ جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف مومن ہی کریں گے' کافر محروم رہیں گے۔

❸ جنت میں سب سے آخری اور بڑی نعمت دیدار الٰہی ہوگی' اسی لیے مصنف رحمہ اللہ نے کتاب کا اختتام باب کی اس حدیث سے کیا ہے' اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی استدعا ہے اور اللہ ہم سب کو جنت میں اپنے دیدار کی نعمت عظمیٰ سے نوازے۔ آمین!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [يونس: ۹۔۱۰].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ان کو ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے (جنت کا) راستہ دکھائے گا' جن کے نیچے نعمت والے باغوں میں نہریں جاری ہوں گی۔ ان کی پکار اس میں ''سبحانك اللهم'' ہوگی اور ان کی آپس کی ملاقات سلام (کے ساتھ) ہوگی اور ان کی آخری دعا و پکار ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ.

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس کام کی ہدایت عطا فرمائی' اگر اللہ ہمیں اس کی ہدایت سے نہ نوازتا تو ہم خود ہدایت حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر رحمت نازل فرما' جیسے تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔

قَالَ مُؤَلِّفُهُ يَحْيَى النَّوَاوِيُّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ: ((فَرَغْتُ مِنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ رَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ)).

اس کتاب کے مؤلف امام یحیٰ نووی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے' فرمایا: "میں اس کتاب کی تالیف سے بروز پیر ۱۴ رمضان المبارک ۶۷۰ ھ میں (بمقام دمشق) فارغ ہوا"۔

اس کتاب کے شارح ابو اسامہ سلیم بن عید بن محمد بن حسین البلالی ؒ جو عقیدہ اور منہج کے لحاظ سے سلفی ہیں' اردن میں پیدا ہوئے اور وہ پیر کی رات ۱۵ رجب ۱۴۱۵ھ میں اردن کے دارالخلافہ عمان میں اس کتاب کی شرح و تخریج سے فارغ ہوئے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بهجة النّاظرين
شرح
رياض الصالحين